اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

https://www.znzlibrary.com/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : Yaar E Sitamgar

Lams E Junoon By Zoya Ali Shah

Dedar E Yaar By Gumnam Larki

Shehr E Dil Novel By Kitab Chehra

Wajib E Ishq Novel By Gumnam Larki

Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal

Yaar Yaaron Se Ho Na Juda Novel Season 3

Qarar E Mann Romantic Novel By Zara Hayat

Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

مکمل ناول

حسن کنول

تیری ستمگری

وہ 12 سال کی تھی۔۔۔اس کا تعلق متوسط طبقے سے تھا۔۔۔اس کے باوجود ان کے گھر میں دو دو دن کے فاقے ہوا کرتے۔۔۔

وجہ۔۔باپ نکھٹو۔۔۔ایک دن کام پر جاتا۔۔۔دس دن چھٹی مارتا۔۔۔جس کے سبب اسے کوئی ی کام نہیں دیتا تھا۔۔گھر کا گزر بسر نانا کے بھیجے پیسوں پر ہوا کرتا۔۔۔

نانا کے انتقال کے بعد ماموں نے پیسے بھیجنا بند کر دیے۔۔۔

گھر کے حالات مزید خراب ہوئے۔۔۔تو اس کی والدہ کو جاب کرنے کے لیے گھر سے نکلنا پڑا۔۔۔

وہ اریبہ کو صبیحہ بیگم کے گھر چھوڑ جاتیں۔۔۔۔۔

اریبہ۔۔یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟۔۔۔چلو میرے ساتھ کمرے میں" چلو۔۔۔ہم کھیلتے ہیں۔۔۔"فہد اسے لاونج میں بیٹھا دیکھ۔۔۔تیزی سے اس کی جانب آکر۔۔ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے بولا۔۔۔

ہمم۔۔۔چلو۔۔۔"وہ فوراہی اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔ساتھ چل دی۔۔۔"

"ارے فہد۔۔۔کتنی بار کہا ہے کے اس بھوکڑ کو اپنے کمرے میں مت لے کر جایا کرؤ۔۔۔"فہد کی دادی اریبہ سے حد سے زیادہ چڑتی تھیں۔۔۔انھیں اس کا گھر میں آنا جانا بالکل پسند نہ تھا۔۔۔

"امی۔۔۔۔بچی ہے۔۔۔کھیلنے دیں۔۔"صبیحہ بیگم فوراہی انھیں نرمی سے سمجھانے والے انداز میں بولیں۔۔۔

"نظر لگاتی ہے یہ میرے پوتے کے کھانے کو۔۔۔اسی وجہ سے اتنا کمزور ہو گیا ہے۔۔۔۔"وہ سامنے کھڑی بچی کو خاصہ گھورتے ہوئے۔۔۔سرد لہجے میں بولیں۔۔۔

ان کے جملے اس چھوٹی بچی کے دل کو کس قدر زخمی کیا کرتے تھے۔۔۔شاید انھیں اندازہ نہیں۔۔۔۔

"دادی جان۔۔اریبہ میری دوست ہے۔۔۔اسے کچھ مت بولیں۔۔۔"فہد پورے گھر کا لاڈلا شہزادہ تھا۔۔۔اس کی ہر خواہش پر اس کے والدین لبیک کہتے۔۔۔

پورے گھر میں کسی کی مجال نہیں تھی کے اریبہ کو کچھ کہے۔۔۔کیونکے فہد اسے اپنا دوست مانتا تھا۔۔۔اس کے لیے وہ سب سے لڑ جاتا۔۔۔۔

"بیٹا۔۔آپ کمرے میں جاؤ اپنی دوست کو لے کر۔۔۔"صبیحہ بیگم نہیں چاہتی تھیں کے فہد اپنی دادی سے اریبہ کی خاطر بد تمیزی کرئے۔۔۔۔اس لیے فورا اسے کمرے میں جانے کا نرمی سے کہا۔۔۔

رومت۔۔۔۔دادی تو کچھ بھی بولتی ہیں۔۔"وہ کمرے میں جاتے"
ہی۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔فہد اسے روتا
دیکھ۔۔۔فوراہی اپنے چھوٹے ہاتھوں سے اسکے موتی جیسے آنسو صاف
کر۔۔۔نرمی سے بولا۔۔۔

چلو۔۔۔تم یہاں بیٹھو۔۔۔میں تمھارے کھانے کے لیے کچھ فریج سے"
دیکھ کر لاتا ہوں۔۔۔"وہ اسے اپنے بیڈ پر بیٹھا کر۔۔۔ابھی ایک قدم ہی بڑھا
تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔میں کھانا کھا کر آئی ہوں۔۔۔"وہ تیزی سے بولی۔۔۔۔"

فہد واقف تھا وہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔

اس کے نانا کے انتقال کے بعد سے۔۔۔گھر میں فاقے ہو رہے ہیں یہ بات پورا محلہ جانتا تھا۔۔۔

یہاں تک کے گلی کا کوئی ی ایسا گھر نہیں بچا تھا جس سے اریبہ کی والدہ ندا بیگم نے ادھار نہ لیا ہو۔۔۔۔

تھوڑی بے شرم بن جاؤ۔۔۔ہر کسی کی باتوں کو دل پر لو گی تو بھوکی مر" جاؤں گی۔۔۔میں لاتا ہوں تمھارے لیے کچھ۔۔۔" وہ صرف اس بچی سے ایک سال بڑا تھا۔۔۔ مگر اس کے باوجود وہ خاصہ ذہین و ہوشیار تھا۔۔۔اسے سمجھانے والے انداز میں کہ کر۔۔۔وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ پلیٹ میں کلب سینڈوچ لیے کمرے میں آیا۔۔۔

اس نے اریبہ کو پوری پلیٹ پکڑادی۔۔۔

"مجھے واقعی بھوک نہیں ہے۔۔"اس کی دادی کے جملے ابھی بھی نشتر کی طرح اس کے ننھے سینے کو چھب رہے تھے۔۔۔ایسے میں وہ کیسے کچھ کھا لیتی۔۔۔وہ بھی انہی کے گھر کا۔۔۔

"کھالے ناں یار۔۔۔دفع کر سب کو۔۔"فہد خاصہ دوستانہ انداز میں سینڈوچ اٹھا کر۔۔اس کے گلابی لبوں سے بالکل لگا کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

مقابل نے نہ کھایا۔۔۔۔

مجھے دوست نہیں مانتی اپنا؟؟"اس کے سوال پر۔۔۔۔وہ تیزی سے نفی" میں سر ہلانے لگی۔۔۔

تو پھر کھاؤ "یہ کہتے ہوئے۔۔۔اس کے منہ میں زبردستی سینڈوچ" ڈالا۔۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

ندا بیگم اسے آج فہد کے گھر کے باہر ہی چھوڑ گئی یں تھیں۔۔۔جب وہ گھر میں داخل ہوئی ی۔۔۔تو روز معمول کی خاموشی کے بجائے تھوڑا شور محسوس ہوا۔۔۔

وہ اپنے ننھے قدموں سے آہستہ آہستہ چلتی اندر آئی ی۔۔۔تو صوفے کے پاس ایک نہایت ہی خوبصورت لڑکا جو اسی کا ہم عمر معلوم ہو رہا تھا.... بیٹھا نظر آیا۔۔۔

اس کے بال لائی ٹ گولڈن۔۔۔رنگ برف کی طرح سفید۔۔۔

وہ دکھنے سے انگریز معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

اس کے سفید رنگ پر ڈاک نیلے رنگ کی شرٹ خاصہ جچ رہی تھی۔۔۔

وہ بہت چھوٹی تھی۔۔اس کے باوجود اس لڑکے کی خوبصورتی دیکھ۔۔۔اسے کچھ ہوا۔۔۔

کیا؟؟۔۔معلوم نہیں۔۔۔

شاید اچھا لگا۔۔۔

آنکھوں کو بڑا پیارا سہ لگا وہ۔۔۔

اس کے ہاتھ میں بڑی ریموٹ کنڑول کار تھی۔۔۔بالکل ویسی ہی جیسے فہد کے پاس تھی۔۔۔بس کلر کا فرق تھا۔۔۔۔

تم کون؟؟؟"اس نے اچانک نظر اٹھائی تو اس کی بھوری نظریں۔۔۔جو" کرسٹل کی طرح چمک رہی تھیں۔۔۔وہ ذرا فاصلے پر کھڑی لڑکی پر پڑئی یں۔۔۔اس نے انگریزی زبان میں استفسار کیا۔۔۔جو وہ بچی سمجھ نہ سکی۔۔۔

کیا؟"وہ اردو زبان میں۔۔۔"

میں نے پوچھا۔۔۔کون ہو تم؟؟"اس نے پھر انگریزی میں پوچھا۔۔۔"

کیا؟؟"وہ ایک ابرو اچکا کر۔۔۔الجھی نگاہ سے اسکے خوبصورت چہرے کو"
تکتے ہوئے۔۔۔

میری دوست ہے۔۔۔"اچانک ہی فہد اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ"
۔۔اسے خود سے لگاتے ہوئے۔۔۔بھرم سے انگریزی زبان میں
بولا۔۔۔جسے سن۔۔۔مقابل اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔مسکرانے لگا۔۔۔

کیا بول رہا ہے یہ ؟"اریبہ بڑے اشتیاق سے۔۔۔فہد کی جانب "
دیکھ۔۔۔پوچھنے لگی۔۔۔

پوچھ رہا تھا کے تم کون ہو۔۔۔میں نے بتا دیا۔۔۔ہمارے گھر کی نوکرانی کی "
بیٹی۔۔۔"ہنسی ہونٹوں میں دبا کر۔۔۔ سنجیدگی سے کہتے ہی۔۔۔اریبہ کی
آنکھیں احتجاجا بڑی ہوئی یں۔۔۔

کیا؟؟۔۔تم نے مجھے نوکرانی کی بیٹی کہا۔۔۔"وہ شدید دکھی ہو کر۔۔۔"

تو۔۔۔ تمھاری ماں ویسے بھی گھروں میں جا کر جھاڑو پونچا اور برتن ہی "
دھوتی ہے ناں۔۔۔"وہ لاپرواہی سے جواب دینے لگا۔۔۔

ناجانے کیوں فہد کے جملے حقیقت پر مبنی ہونے کے باوجود بھی اسے شدید رنجیدہ کرگ ئی ے۔۔۔۔

کیانام ہےاِس کا؟؟؟"اس کی نیم شہد رنگ آنکھوں میں آنسو بھر" آئے۔۔۔۔اسے اپنا آپ اس حسین لڑکے کے سامنے ذلیل ہوتا محسوس ہوا۔۔۔ایک نگاہ اٹھا کر۔۔اس لڑکے کو دیکھا۔۔۔۔پھر تیزی سے نگاہ جھکالی۔۔۔۔

وہ لائی ٹ پنک رنگ کی پرانی فراک میں ملبوس تھی۔۔۔۔

اس کی سفید دودھیائی ی رنگت اس پنگ رنگ کے ڈریس میں گلاب کی مانند کھل رہی تھی۔۔۔۔

اس کے بالوں کی بڑی موٹی و لمبی چوٹی بنی ہوئی ی تھی۔۔۔جو کمر پر سجی تھی۔۔۔۔

اس کے ننھے چہرے سے بھولا پن جھلک رہا تھا۔۔۔

زین کے استفسار کرتے ہی۔۔۔ فہد نے منہ بسورا۔۔۔

تمھیں کیا مطلب۔۔۔یہ میری دوست ہے۔۔۔"وہ خاصہ نروٹھے پن" سے انگریزی زبان میں جواب دہ ہوا۔۔۔

سن لیا میں نے کے تمھاری دوست ہے۔۔ مگر تمھاری دوست ہونے کا یہ" تو مطلب نہیں۔۔۔کے یہ میری دوست نہیں بن سکتی۔۔۔"زین اسی کی طرز میں گویا ہوا۔۔۔۔

"سوچنا بھی مت۔۔۔اریبہ صرف میری دوست ہے۔۔۔"

فہد کی دوستی جہاں اس لڑکی کے لیے ڈھال بنتی تھی۔۔۔وہیں قید بھی معلوم ہوتی۔۔۔۔

وہ اس جیتی جاگتی لڑکی کو اپنی ملکیت گمان کرنے لگا تھا۔۔۔اور اِس ملکیت میں وہ کسی کو شریک کرئے۔۔۔۔یہ کہاں ممکن۔۔۔۔

زین کو شدید ناگوار گزرا فہد کا رویہ۔۔۔

تم دونوں کیا باتیں کر رہے ہو؟؟"اریبہ تجسس سے۔۔فہد کو دیکھتے" ہوئے۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔

کچھ خاص نہیں۔۔۔تم چلو یہاں سے۔۔۔"وہ زین کے سامنے ہی اریبہ کا" ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے لے گیا تھا۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہونے کے بعد دروازہ اندر سے لاک کر لیا۔۔۔تا کے زین اندر نہ آسکے۔۔۔

تم نے لاک کیوں کیا؟؟"وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔"

تا کے زین اندر نہ آسکے۔۔۔"وہ کہتا ہوا۔۔۔اسی کی جانب آنے لگا۔۔۔"

فہد کے نام لیتے ہی اریبہ کے ہونٹ گول ہوئے۔۔۔۔

تواس لڑکے کا نام زین ہے۔۔۔"وہ آہستگی سے بڑبڑائی ی۔۔۔"

کیوں؟؟ تمھاری لڑائی ہے زین سے؟؟"اس نے نرمی سے پوچھا۔۔۔"

کیوں؟؟ تمھیں دوستی کرنی ہے زین سے؟؟"وہ الٹ کر۔۔گھورتے" ہوئے۔۔غصے سے پوچھنے لگا۔۔۔

میں نے ایسا کب کہا؟؟۔۔۔"وہ نروس ہو کر تیزی سے احتجاجاً بولی۔۔۔"

کہنے کی ہمت بھی مت کرنا۔۔تم صرف میری دوست ہو۔۔۔صرف" اور صرف میری۔۔۔"فہد خاصہ جتاتے ہوئے اعلانیہ گویا ہوا۔۔۔

اریبہ کو پہلی بار فہد کی بات سے اختلاف ہوا۔۔۔

وہ کیوں زین سے دوستی نہیں کر سکتی تھی؟؟۔۔۔

کیا اس کی اپنی کوئی ی مرضی نہیں؟؟۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

امی جان آپ مجھے صبیحہ انٹی کے گھر کیوں چھوڑ کر جاتی ہیں؟؟۔۔مجھے" وہاں بالکل اچھا نہیں لگتا۔۔۔"رات کو اپنی ماں کی گود میں سر رکھے۔۔۔وہ روہانسہ لہجے میں بولی۔۔۔

بیٹا۔۔۔صبیحہ بھابھی بہت نیک و ملنسار عورت ہیں۔پھر میری اچھی بات" چیت ہے ان سے۔۔۔مجھے پتا ہے تمھیں وہاں جانا کیوں اچھا نہیں

لگتا۔۔۔ان کی ساس کی وجہ سے۔۔۔ہے ناں؟؟"ان کے سوال پر۔۔۔۔وہ ٹھیک طرح بیاں نہ کر سکی کے کیا جواب دے۔۔۔

کیونکے فہد کی دادی کی کڑوی باتوں کی تو وہ پہلے سے عادی تھی۔۔۔بری تو اب فہد کی باتیں لگنے لگی تھیں۔۔۔۔خاص طور پر اسکا اپنے کزن سے نوکرانی کی بیٹی کہ کر تعرف کرانا۔۔۔۔

بیٹا بوڑھی عورت ہے۔۔۔۔اپنی دادی سمجھ کر۔۔ان کی کڑوی باتیں" نظر انداز کر دیا کرؤ۔۔۔۔"وہ اسے سمجھانے والے انداز میں کہنے لگیں۔۔۔

امی۔۔۔میں کل سے اپنے گھر میں ہی رہ لوں گی۔۔۔میں نہیں جا رہی" وہاں۔۔۔"اس نے بضد لہجے میں کہا۔۔۔تو ندا بیگم نے مزید اس معاملے میں اس پر زور نہ ڈالا۔۔۔

پر اکیلے کیسے رہو گی گھر میں؟؟۔۔۔تمھارا نکما باپ تو گھر میں ٹکتا نہیں" ۔۔جو گھر میں ہی چھوڑ جاؤں۔۔۔"وہ فکر مند لہجے میں۔۔۔۔

آپ فکر نہ کریں۔۔۔میں رہ لوں گی اکیلے۔۔۔پر کل سے صبیحہ انٹی کے" گھر نہیں جاؤں گی۔۔۔"اس کے کہتے ہی ندا بیگم پریشان ہو گئیں۔۔۔۔

کیونکے وہ دانستہ طور پر اسے صبیحہ بیگم کے گھر چھوڑا کرتی تھیں۔۔انھیں علم تھا کے ان کی بیٹی کو پیٹ بھر کھانا مل جاتا ہے وہاں۔۔۔۔اب جب وہ وہاں نہیں جائے گی۔۔تو یقیناد و پہر میں بھوکی رہے گی۔۔۔

💞*H usny Kanwal*💞

ایک ہفتے تک وہ اپنے گھر میں اکیلے رہی۔۔۔۔۔

بھوک کے مارے وہ دوپہر میں نڈھال ہو کر۔۔۔اکثر سو جایا کرتی۔۔۔۔

اتوار کا دن تھا۔۔۔وہ صحن میں زمین پر بچھے قالین پر سو رہی تھی۔۔۔کے دروازہ بجا۔۔۔

اِس وقت کون آیا ہو گا؟؟۔۔۔جو بھی ہو۔۔۔میں کہ دوں گی امی نہیں" ہے بعد میں آنا۔۔۔" وہ آنکھ مسلتے ہوئے۔۔۔منہ میں بڑبڑاتی۔۔۔دروازے کے پاس آئی ی۔۔۔۔

تین چھوٹے کمروں کا سادہ مگر خوبصورت سہ گھر تھا۔۔۔جواریبہ کے نانا نے اس کی ماں کو خرید کر دیا تھا۔۔۔۔

میں فہد۔۔۔دروازہ کھولو اریبہ" وہ مسلسل زور زور سے دروازہ بجا رہا" تھا۔۔۔۔

دروازہ توڑو گے کیا ہمارا؟؟۔۔۔" وہ دروازہ کھول کر۔۔فہد کو بغور" دیکھ۔۔۔بگڑتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں توڑ دوں گا۔۔۔گھر کیوں نہیں آ رہی تم؟؟"وہ خاصہ برہم انداز میں" پوچھنے لگا۔۔۔۔

میری مرضی۔۔۔"وہ صاف گوئی سے کہ کر۔۔۔دروازہ اس کے منہ" پر ہی بند کرنے لگی۔۔۔۔

اوئے۔۔۔تو کچھ زیادہ ہی نخرے نہیں دیکھا رہی؟؟۔۔"وہ بھی بگڑتے" ہوئے۔۔۔۔دروازہ پکڑ کر بولا۔۔۔

ہاں دیکھا رہی ہوں۔۔۔آخر کو یہ میرا گھر ہے۔۔۔۔۔"وہ اسی کی طرز" میں تیزی سے بولی۔۔۔

کیا مطلب؟؟؟"وہ بالکل نہیں سمجھ سکا۔۔۔کے وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے۔۔۔"

اتنے بھولے مت بنو۔۔کیا کہا تھا تم نے اس گورے لڑکے سے۔۔میں" ملازمہ کی بیٹی ہوں۔۔۔"وہ ناچاہتے ہوئے بھی رونے لگی تھی۔۔۔

اوو۔۔۔تواِس لیے ناراض ہے۔۔۔ارے پاگل۔۔وہ تو میں نے ایسے ہی" تجھے چڑھانے کے لیے کہا تھا۔۔۔میں نے بتادیا تھا اسے۔۔۔کے تو میری دوست ہے۔۔۔"وہ سچ بول رہا تھا۔۔۔مگر اریبہ نے جھوٹ گمان کرتے ہوئے۔۔۔دروازہ بند کرنا چاہا۔۔۔

ارے ارے بچوں۔۔۔کیا کر رہے ہو۔۔۔ابھی ہاتھ آجاتا تم دونوں میں" سے کسی کا۔۔۔"اریبہ کے والد۔۔۔افضل صاحب تیزی سے دروازہ ہاتھوں سے روکتے ہوئے۔۔فکر مند لہجے میں بولے۔۔۔

اپنے والد کو سامنے کھڑا دیکھ۔۔ اریبہ کو نا چاہتے ہوئے بھی دروازہ کھولنا پڑا۔۔۔ فہد منہ چڑھاتا ہوا اس کے والد کے ساتھ فاتحانہ انداز میں اکڑ کر ۔۔۔اندر داخل ہوا۔۔۔

"کمینا۔۔۔۔کتے کا بچہ۔۔۔۔" اتنی ہمت کہاں تھی کے اس کے منہ پر بولتی۔۔۔۔اس لیے دانت پیستے ہوئے۔۔۔ بڑبڑائی ی۔۔۔

"تم مجھے گالیاں دے رہی ہو؟؟۔۔" اس کے کان کی سماعت اتنی اعلی نکلے گی یہ اندازہ نہیں تھا اسے۔۔۔وہ فوراہی ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔جب کے فہد بے یقینی سے اس کا بھولا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

صحیح کہتے ہیں۔۔اپنے گھر میں چوہا بھی شیر ہوتا ہے۔۔۔"وہ واپس بلانے" کے ارادے سے آیا تھا۔۔۔اس لیے جھم گیا۔۔۔ورنہ مقابل کو اچھا سبق سیکھاتا۔۔۔۔

طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہ کر۔۔۔صوفے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

بیٹا پہلی بار فہد ہمارے گھر آیا ہے۔۔۔دیکھو کچن میں جا کر۔۔کچھ کھانے کو" ہو تو۔۔۔"افضل صاحب پیسوں والوں کے بڑے قدر دان تھے۔۔۔اور پھر فہد کی فیملی کی تو بات ہی الگ تھی۔۔۔

وہ حیدر آباد کے امیر کبیر لوگوں سے میں ایک تھے۔۔۔

پاپا کچھ نہیں ہے۔۔۔"وہ فورا بولی۔۔۔"

اگر گھر میں کھانے کے لیے کچھ ہوتا تو اب تک وہ کیوں بھوکی پڑئی ی ہوتی۔۔۔

"ارے دیکھو تو صحیح ایک بار جا کر۔۔"وہ غصیلی آواز میں بولے۔۔۔تو اریبہ کا خون جل گیا۔۔۔

"پاپا۔۔۔کیا آپ نہیں جانتے کے امی جان جو کما کر لاتی ہیں اس سے ایک وقت کا کھانا نصیب ہو جائے یہی بہت بڑی بات ہے۔۔۔۔پھر آپ کے چڑھائے ادھار الگ۔۔۔۔بیچاری میری امی جان دن رات محنت کرتی ہیں۔۔۔جبکے یہ آپ کا فرض تھا کے کما کر لاتے۔۔۔"وہ فہد کے سامنے شرمندہ ہونے کے سبب۔۔۔اپنے باپ پر برس پڑئی ی۔۔۔

اتنی چھوٹی عمر میں اتنی لمبی زبان۔۔۔بالکل ماں پر گئی ہے"
اپنی۔۔۔"انھوں نے غصے سے پاگل ہو کر۔۔۔اس کی نازک و چھوٹی
کلائی کو بری طرح جھنجھوڑا۔۔۔

قریب تھا کے تھپڑ مار کر اپنا غصہ ٹھنڈا کرتے۔۔مگر وہ لڑکا فوراہی صوفے
سے اٹھ کر۔۔۔اس بچی کا نازک ہاتھ ان کی جنونی پکڑ سے آزاد کرانے
لگا۔۔۔۔

فہد کو اریبہ کو بچاتا دیکھ۔۔۔ان کی پکڑ ڈھیلی پڑ ئی ی۔۔۔

مجھے کچھ نہیں کھانا پینا انکل۔۔۔آپ کا پوچھنے کا بہت شکریہ۔۔۔اور"
تم۔۔۔تم میرے ساتھ چلو۔۔۔۔ہم باہر چل کر کھیلتے ہیں۔۔۔"وہ صرف
افضل صاحب کے غصے سے اسے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔اس کا ہاتھ

اپنے چھوٹے مگر مضبوط ہاتھ میں تھام کر۔۔۔اسے لے کر گھر سے باہر نکلا۔۔۔۔

زبان دراز کہیں کی۔۔۔ضرور اس کی ماں نے سیکھایا ہو گا اِسے۔۔۔آنے" دو اسے۔۔۔لگاتا ہوں کلاس" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔صوفے پر لات مار کر۔۔۔اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھ گ ئی ے۔۔۔

اریبہ صرف اس لڑکے کا وہ ہاتھ دیکھ رہی تھی جسے تھامے وہ آگے آگے چل رہا تھا۔۔۔۔

چلو۔۔۔۔میرے گھر چلتے ہیں۔۔۔آرام سے اے۔سی والے روم میں" بیٹھ کر کھیلیں گے۔۔۔ورنہ باہر اس دھوپ میں تو میرا سارا رنگ کالا ہو جائے گا۔۔۔" وہ باہر آتے ہی۔۔۔منہ بسور کر بولا۔۔۔

وہ اپنے رنگ و جلد کی لڑکیوں سے زیادہ کی ئی رکیا کرتا تھا۔۔۔

اسکی بات سنتے ہی اریبہ ہنسنے لگی۔۔۔۔

تم امیروں کی چونچلے بازی ختم ہی نہیں ہوتی۔۔۔میں بھی دھوپ میں " پھرتی ہوں میرا رنگ تو کالا نہیں ہوتا۔۔۔۔" وہ خاصہ اپنے رنگ پر اترا کر۔۔۔استہزائی یہ انداز میں کہنے لگی۔۔۔

اس کے لب و لہجے میں آج کافی فرق محسوس ہوا فہد کو۔۔۔۔

وہ روزانہ اس کے گھر آنے والی ڈرئی ی ڈرئی ی۔۔۔ سہمی ہوئی ی۔۔۔ اریبہ نہیں لگی اسے۔۔۔۔

یہ والی اریبہ اب تک کہاں چھپی تھی؟؟"اس کے سوال پر۔۔۔وہ" الجھی۔۔۔

اس کی ننھی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔

"اب سے ایسے ہی رہنا میرے ساتھ۔۔خاص طور پر دادی کے سامنے۔۔۔اوکے۔۔۔"اسنے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔اور ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

"وہ گورا گیا؟؟"اریبہ نے گھر میں داخل ہوتے ہی۔۔۔۔تجسس سے استفسار کیا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔کل ہی گ ئی ے ہیں۔۔اور گورا نہیں ہے وہ۔۔۔میرا کزن"
"ہے۔۔۔خالہ کا بیٹا۔۔۔۔لندن میں رہتی ہے اُس کی فیملی۔۔۔

اچھا"۔۔فہد کی بات سن۔۔۔۔ناجانے کیوں دل ہلکا سہ مایوس ہوا۔۔۔۔"

💖*Husny Kanwal*💖

فہد کے اسکول کی گرمیوں کی چھٹیاں ختم ہوئی یں۔۔۔۔تواریبہ اور اس کے ملنے کے درمیان دوری آنے لگی۔۔۔۔

صبح اسکول۔۔۔دوپہر میں مدرسہ۔۔۔شام میں ٹیوشن۔۔۔۔اس کے پاس وقت ہی نہیں تھا۔۔

ایک دن وہ ٹیوشن سے واپس آرہا تھا۔۔۔تو اریبہ کو گلی کے لڑکوں کے ساتھ فٹ بال کھیلتا ہوا پایا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ پڑ گئی یں۔۔۔۔

اریبہ اس کی دوست تھی۔۔۔پھر وہ کیسے گلی کے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔۔

ہٹ۔۔۔۔"عمار اریبہ کو انگلی پر رکھ کر۔۔۔فٹ بال گھومانا سیکھا رہا" تھا۔۔۔وہ بہت خوش تھی۔۔۔اس کے چہرے پر بڑی پیاری سی مسکان بکھری ہوئی نظر آرہی تھی۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔فہد بری طرح جلا۔۔۔اس نے تیزی سے اس کے پاس آکر۔۔۔سامنے سے عمار کے منہ پر مکا دے مارا۔۔۔۔

اریبہ اور باقی سب حیران ہو کر دیکھنے لگے۔۔۔

فہد کبھی بھی گلی کے لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلتا تھا۔۔۔نہ ہی وہ کبھی میدان کی جانب آتا۔۔۔

وہ مشہور امیر زادہ تھا۔۔۔جو اکثر گاڑی میں آتا جاتا نظر آتا۔۔۔پھر اس کا اچانک میدان میں بیچ کھیل میں نمودار ہونا۔۔۔سب کو حیران کر گیا تھا۔۔۔

اوپر سے اس امیر زادے نے آتے ہی بلاوجہ عمار سے لڑائی شروع کی۔۔۔

مانا عمار کوئی امیر زادہ نہ تھا۔۔۔مگر اپنے ماں باپ کا لاڈلا وہ بھی تھا۔۔۔کسی سے کبھی مار نہیں کھائی تھی اس نے۔۔۔

مکے کا جواب مکے سے ہی دیا اس نے۔۔۔

دونوں کے درمیان گھتم گھتی شروع ہو گئی۔۔۔۔

لاتیں گھوسے دونوں جانب سے زور و شور سے چل رہے تھے۔۔۔

بمشکل لڑکوں نے ان دونوں کو جدا کیا۔۔۔۔

جب وہ لڑائی سے فارغ ہوا۔۔۔ تو نظر پورے میدان میں دوڑانے لگا۔۔۔ مگر اریبہ وہاں کہیں نظر نہ آئی۔۔۔

💖*Husny Kanwal*💖

تم کوئی ی غنڈے ہو فہد؟؟۔۔کیوں لڑائی ی کی تم نے؟؟۔۔۔ڈرائی یور" نے بتایا مجھے۔۔۔۔اریبہ کو میدان میں کھیلتا دیکھتے ہی تم گاڑی سے اتر گ ئی ے۔۔۔وہ بھی ڈرائی یور کے منع کرنے کے باوجود۔۔۔۔"رئی یس صاحب اس کا لال چہرہ اور پٹھے ہوئے کپڑے دیکھ۔۔۔آگ بگولہ ہو کر ڈانٹ پلانے لگے۔۔۔

وہ بھی ڈھٹائی ی کے اعلی مرتبے پر فائز تھا۔۔...کان میں جوں تک نہ رینگی۔۔۔۔

جب اس کے والد ڈانٹ ڈانٹ کر تھک گ ئی ے۔۔۔تو نظریں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔۔۔

بس؟؟؟۔۔یااور بھی کچھ کہنا ہے؟؟؟"فہد کے سوال پر وہ بری طرح" بگڑ ئے۔۔۔۔

فہد۔۔تم تو بہت بد تمیز ہو گ ئی ے ہو۔۔۔میری ڈانٹ کا کوئی ی اثر" نہیں ہو رہا تم پر۔۔۔"وہ مزید آگ بگولہ ہو کر۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔وہ میری دوست کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔اگر میں اسے مارتا" نہیں تو کیا مٹھائی کھلاتا؟؟۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔آخری جملہ خاصہ طنزیہ انداز میں بولا۔۔۔

رئی یس صاحب کو یقین نہیں آیا کے ان کا تیر اسالہ بیٹا انھیں پلٹ کر جواب دے رہا ہے۔۔۔۔

اس فقیرنی کی خاطر تم اب گلی کے غنڈے بنو گے؟؟"وہ برہم ہو کر پوچھنے لگے۔۔۔۔

نہیں۔۔میں کیوں غنڈا بننے لگا۔۔۔بلکے آپ اسے بھی میرے ساتھ" پڑھائی ی پر لگا دیں۔۔۔پھر اس کے پاس بھی وقت نہیں ہو گا گلی کے آوارہ لڑکوں کے ساتھ کھیلنے کا۔۔۔۔"اسکا انداز بالکل عام بچوں جیسا نہیں تھا۔۔۔وہ خاصہ اطمینان سے اپنے والد کو تجویز دینے 💖💖💖💖💖 لگا۔۔۔۔

میں اس فقیرنی کو کیوں تمھارے اسکول لگانے لگا؟؟۔۔۔وہ قابل نہیں" "تمھارے ساتھ پڑھنے کے۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔آپ اسے میرے ساتھ لگائی یں۔۔۔ورنہ کل سے" میں بھی نہیں جاؤں گا۔۔۔۔"وہ تڑی لگاتے ہوئے رئی یس صاحب کو بالکل بھی تیرا سالہ بچہ نہ لگا۔۔۔۔

وہ اپنی ضد کا بڑا پکا تھا۔۔۔

ایک دن کی بھوک پیاس کی ہڑتال نے ہی اس کے والدین کو اس کی ضد کے آگے جھکنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔۔

رئی یس صاحب نے اریبہ کا داخلہ بھی فہد کے اسکول میں کرا دیا۔۔۔

وہ پڑھائی ی کی بہت شوقین تھی۔۔۔۔

نانا کے انتقال کے بعد کھانے کے لالے پڑئے تھے گھر میں۔۔۔وہ پڑھنے کہاں سے جاتی۔۔۔

مگر فہد کی مہربانی کے سبب۔۔۔وہ دوبارا اپنی تعلیم اسٹارٹ کر سکی۔۔۔۔۔

وہ فہد سے چھوٹی تھی۔۔۔اس کا داخلہ چھٹی جماعت میں ہونا تھا۔۔۔

مگر اُس لڑکے نے ضد کر کے اپنے ساتھ ساتویں جماعت میں بیٹھالیا۔۔۔

اگر وہ ذہین و تعلیم کی شوقین نہ ہوتی تو یقیناً ششماہی امتحان میں فیل ہو جاتی۔۔۔

تمھارا نام اریبہ ہے ناں؟؟"فہد اور اریبہ آگے پیچھے سیٹوں پر بیٹھا"
کرتے۔۔۔ایک لڑکا بریک ٹائم میں آکر۔۔اس لڑکی کی ڈیسک کے پاس
کھڑا ہوا۔۔۔اور مسکرا کر پوچھنے لگا۔۔۔

کے طالب علم کو۔۔۔دنیا کے آٹھوئے عجوبے کی b پوری کلاس اس سیکشن
طرح دیکھ رہی تھی۔۔۔

کلاس میں کس کی مجال تھی جو فہد کی دوست سے بات کرئے۔۔۔

ہاں۔۔۔"اپنا نام اس لڑکے کے منہ سے سنتے ہی اریبہ نے اثبات میں سر"
ہلایا۔۔۔ساتھ ساتھ وہ ہچکچاہٹ کا بھی شکار تھی۔۔۔

مِس رخسانہ نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہے۔۔۔کہ تم مجھے میتھ کے یہ سوال سمجھادو۔۔۔"اس نے کہتے ہوئے۔۔ مسکرا کر میتھ کی بک اریبہ کے آگے کی۔۔۔۔پین سے ٹک لگے ہوئے سوالات کو اسے دیکھانے لگا۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔اوکے۔۔آؤ بیٹھو۔۔۔"اریبہ نے اپنا بیگ ہٹا کر۔۔اس لڑکے کے لیے جگہ بنائی ی۔۔۔

اس بھولے سے چہرے والی لڑکی کے برابر میں بیٹھتے ہی۔۔۔اس لڑکے کے رخسار پر لالی چھاگ ئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جیسے شرما رہا ہو۔۔۔۔

وہ اکثر اسے کنکھیوں سے دور سے دیکھا کرتا۔۔آج اپنے نکمے پنے کی بدولت اسے اس خوبصورت لڑکی کے برابر میں بیٹھنا نصیب ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

تمھارا نام کیا ہے؟؟"اریبہ نے رسمی طور پر استفسار کیا۔۔۔"

ابراہیم"اس نے تیزی سے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔"

ابراہیم۔۔یہ بہت آسان ہے۔۔بس تمھیں تھوڑی توجہ دینی " ہو گی۔۔اور یہ فارمولا یاد کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔"اس لڑکی کی آواز کس قدر پیاری و سریلی تھی شاید وہ خود بھی نہیں جانتی۔۔۔۔

پہلی بار جب اس نے ابراہیم کا نام اپنے گلابی لبوں سے ادا کیا۔۔۔تو وہ اتنا پیارا لگا کانوں کو سننے میں۔۔۔کے وہ مقابل اس کے چہرے کو ٹک ٹکی باندھے تکتا چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔میری اردو تھوڑا کمزور ہے۔۔۔کیا آپ انگلش میں بول سکتا"
ہیں"جب اس لڑکے نے اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو میں اس سے کہا۔۔۔تو اریبہ کو
بے اختیار ہنسی آگ ئی۔۔۔۔

اس کے لیے ابراہیم کو اردو نہ آنا کوئی ی انوکھی بات نہیں تھی۔۔۔کیونکے
یہ ہائی ی کلاس کے بچوں کا اسکول تھا۔۔۔جہاں سب انگریزی زبان میں
بات چیت کرتے۔۔۔اریبہ ایک سرکاری ادارے سے پانچویں جماعت تک
پڑھی تھی۔۔اسے انگریزی زبان پر ابھی زیادہ عبور حاصل نہیں ہوا
تھا۔۔اِس لیے وہ اردو میں ہی بات چیت کرنے کو فوقیت دیتی۔۔۔۔۔۔

اسی لمحے کلاس میں وہ خوبصورت و کم عمر نوجوان داخل ہوا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں یک دم سرخ ہوئی یں۔۔۔۔اریبہ کو اس لڑکے سے ہنستے مسکراتے باتیں کرتے دیکھ۔۔۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی ی میری دوست کے برابر میں بیٹھنے کی؟؟؟"وہ فورا" ہی چنگھاڑتے ہوئے۔۔اس کا گریبان پکڑ کر کھڑا کرنے لگا۔۔۔

فہد۔۔۔مِس نے بھیجا ہے اِسے۔۔۔"اریبہ فورا ہی اسے وضاحت دینے لگی۔۔۔۔۔

کلاس میں اور بھی ذہین بچے موجود ہیں۔۔۔کسی اور سے جا کر" پڑھ۔۔"اس نے دانت پیستے ہوئے کہ کر۔۔۔اس لڑکے کو ایک جھٹکے سے چھوڑا۔۔۔۔

تمھیں کس نے اجازت دی اسے اپنے ساتھ بیٹھانے کی؟؟۔۔۔کیا بھول" گ ئی ہو۔۔ تمھیں میرے ڈیڈ نے لگایا ہے اس اسکول میں۔۔۔ورنہ تمھارا وہ نکھٹو باپ لگا سکتا تھا یہاں؟؟۔۔۔یا تمھاری ماں لگا سکتی تھی۔۔۔جو جھاڑو پونچا کرتی ہے گھر گھر جا کر۔۔۔"فہد جل کر خاک ہوئے جا رہا تھا۔۔۔کے اریبہ نے اس لڑکے کو اپنے قریب بیٹھایا ہی کیسے؟؟۔۔۔

وہ اپنے غصے میں مقابل کو پوری کلاس کے سامنے ذلیل کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

اریبہ اس کے چیخنے پر۔۔۔شدید ذلت محسوس کرنے لگی۔۔۔

اس کی نیم شہد رنگ آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔

ہمت ہی نہ ہوئی ی نظر اٹھا کر کلاس کے دوسرے بچوں کو دیکھنے کی۔۔۔یقینا وہ اسے کمتری کی نگاہ سے دیکھ رہے ہوں گے۔۔۔یہی سوچ کر۔۔۔اپنی قمیض کے دامن کو مٹھیوں میں بھینچنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

وہ پڑھنا چاہتی تھی۔۔۔۔مگر اِس طرح بات بے بات ذلیل ہو کر نہیں۔۔۔۔

اس کے آنسو موتی بن کر گرے۔۔۔تو مقابل کھڑے لڑکے کو احساس ہوا کے وہ غصے میں بہت زیادہ بول گیا ہے۔۔۔۔

میں مِس رخسانہ سے شکایت کرؤں گا تمھاری۔۔۔"ابراہیم دھمکی آمیز" لہجے میں بولا۔۔۔

جس سے چاہے کر۔۔۔پر دفع ہو یہاں سے۔۔۔"ایک لمحہ کے لیے جو" غصہ ٹھنڈا پڑا تھا۔۔۔وہ ابراہیم کی دھمکی سنتے ہی دوبارا بھڑک اٹھا۔۔۔وہ خاصہ لاپرواہی سے دانت پیستے ہوئے جواب دہ ہوا۔۔۔

وہ اُس سنگ دل کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔۔اس لیے ڈیسک پر سر جھکا کر رونے لگی۔۔۔

غم و غصہ مزید تب بڑھا جب اُس سنگ دل نے چپ کرانے تک کی زحمت نہ کی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کیا؟؟۔۔۔کہاں جارہی ہو؟؟۔۔"اسکول سے نکلتے ہی۔۔وہ آج اس" لڑکے کے ساتھ گاڑی میں نہیں بیٹھی۔۔۔بلکے پیدل ہی گھر جانے کی نیت سے۔۔۔اپنے قدم بڑھانے لگی۔۔۔

ابھی دو تین قدم بھی نہ چلی تھی۔۔۔کے اپنا نازک ہاتھ کسی سخت جان کی گرفت میں محسوس ہوا۔۔۔

پلٹ کر دیکھا۔۔تو وہ الجھی نگاہ سے دیکھتے ہوئے استفسار کر رہا تھا۔۔۔

تم سے کوئی ی مطلب نہیں۔۔۔"وہ اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے آزاد" کر۔۔۔۔۔خاصہ بپھر کر بولی۔۔۔

اس کی شہد رنگ آنکھیں مکمل سرخ پڑ چکی تھیں۔۔

رونے کے سبب ان میں نشیلا پن ابھر آیا تھا۔۔۔

"مجھے مزید غصہ مت دلاؤ اریبہ۔۔۔چپ چاپ چلو میرے ساتھ۔۔۔"اس کے غصے کو مکمل اگنور کر۔۔اس کا نازک و سفید بازو تھام کر۔۔۔گاڑی کی جانب کھینچتے ہوئے برہم آواز میں کہا۔۔۔۔

"میں مر کر بھی نہ جاؤں۔۔۔"مقابل کی ہی طرز میں اعلانیہ جواب دیتے ہوئے۔۔اپنا بازو اس کی پکڑ سے آزاد کرا کر۔۔۔۔۔شعلہ بار نگاہوں سے ۔۔۔۔اسے گھوری سے نوازتی ہوئی ی۔۔۔وہاں سے جانے لگی۔۔۔۔

اس کا غصہ واکڑ۔۔۔فہد کو مزید آگ بگولہ کر گ ئی ے تھے۔۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔جب پاؤں دکھیں گے ناں۔۔۔تب پتا چلے گا" تمھیں۔۔۔" وہ باآواز بلند دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔۔

وہ لڑکی اس کے سامنے اپنی پشت کر۔۔ چلتی چلی گ ئی۔۔

بابا۔۔۔آپ بیٹھیں۔۔۔" ڈرائی یور اس کا بیگ لینے ہلکا سہ جھکا۔۔۔تو" اسنے ہاتھ دیکھا کر روکا۔۔۔

وہ پیدل جا رہی ہے۔۔۔تم نے سوچ بھی کیسے لیا کے میں گاڑی میں بیٹھ کر" جاؤں گا۔۔۔" برہمی سے کہتے ہوئے۔۔۔وہ بھی پاؤں غصے سے پٹکتا ہوا۔۔۔اس لڑکی کے پیچھے چل دیا۔۔۔۔

اچھا بیگ اتار کر گاڑی میں رکھوا دو۔۔۔ایسے تو ہاتھ دکھ جائیں گے"
تمھارے۔۔۔۔"اس کے پیچھے چلتے چلتے آدھا رستہ تو پار ہو ہی گیا تھا۔۔۔

اپنے تھکنے کی کسے فکر تھی۔۔۔جان تو اس لڑکی کے لیے ہلکان ہو رہی
تھی۔۔۔۔

غصہ چاہے کتنا ہی کیوں نہ ہو۔۔۔اس کی فکر کرنا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔

مجھ سے بات مت کرؤ تم۔۔۔"وہ پلٹ کر خاصہ غصیلی آواز میں"
"بولی۔۔"اور نہ ہی میرا پیچھا کرؤ

پیچھا کون کر رہا ہے؟؟۔۔بھولو مت۔۔۔میرا گھر بھی اسی طرف ہے جس"
طرف تمھارا ہے۔۔۔"لہجے میں آہستہ آہستہ نرمی اترنے لگی تھی۔۔۔

ارے یار۔۔۔ تھوڑا تو آہستہ چلو۔۔" وہ شہزادہ پیدل کہاں چلا کرتا تھا جو"
اسے عادت ہوتی۔۔۔۔ پاؤں شدید دکھ رہے تھے۔۔۔ مگر اس لڑکی کی
اسپیڈ ذرا کم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ جس پر وہ التجائی انداز میں بولا۔۔۔

آہستہ چلنے کو کہا ہے۔۔۔ بھاگنے کو نہیں۔۔۔" اس کی بات سنتے"
ہی۔۔۔ اریبہ نے اسپیڈ مزید بڑھا دی۔۔۔ جس پر وہ منہ بگاڑتے
ہوئے۔۔۔ پھولے پھولے سانس کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔

کہاں ایک منٹ دھوپ میں نہ کھڑا ہو۔۔۔ کہاں اس کی خاطر ایک گھنٹے سے
دھوپ میں پیدل چل رہا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

بیٹا۔۔۔اسکول جانے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔اٹھ جاؤ۔۔۔"ندا بیگم نے" بڑی محبت سے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے اٹھایا۔۔۔تو روزانہ کی طرح بجائے تیزی سے اٹھ کر بیٹھنے کے۔۔۔اس نے منہ پر کمبل ڈھک لیا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔اسکول نہیں جانا آج؟؟؟"انھوں نے مسکراتے ہوئے" پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔"کمبل کے اندر سے آواز آئی ی۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔کیا ہو گیا؟؟۔۔ٹیچر نے ڈانٹا ہے کیا؟؟"اس کی والدہ واقف" تھیں کے وہ کس قدر پڑھنے کی شوقین ہے۔۔۔پھر اس کا اچانک چھٹی کرنا یقینا بلا وجہ تو نہ ہو گا۔۔۔

نہیں۔۔۔بس دل نہیں چاہ رہا۔۔اور پلیز کچھ دنوں تک نام بھی مت لیجیے" گا میرے سامنے اسکول کا۔۔۔"کمبل سے روہانسہ آواز آئی ی۔۔۔

جس پر ندا بیگم فکر مند ہو کر۔۔۔اس کے چہرے سے کمبل تیزی سے ہٹا کر۔۔۔ بڑے پیار و شفقت سے بولیں۔۔"کیا ہوا ہے اریبہ ؟؟۔۔امی جان کو بتاؤ اپنی"

فہد پل میں تولہ پل میں ماشہ ہوتا ہے۔۔۔وہ کیا بتائے۔۔۔جب وہ خود اسکی پرسنیلٹی کو سمجھ نہیں پا رہی۔۔۔

فہد مجھے اپنا دوست کہتا ہے۔۔۔دوست والے سارے کام بھی کرتا" ہے۔۔۔مگر پھر وہ سب کے سامنے احسان جتا کر شدید ذلیل کیوں کر دیتا ہے

مجھے ؟؟۔۔۔۔۔"وہ اپنی ماں کے گلے لگ کر۔۔۔روتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔۔

اپنی جان سے عزیز بیٹی کو روتا دیکھ۔۔وہ بھی رونے لگیں۔۔۔

اپنی غربت و بیچارگی پر سوائے ماتم کرنے کے۔۔۔وہ کیا کر سکتی تھیں۔۔۔۔

بیٹا صبر کرؤ۔۔اللہ سب بہتر کرئے گا۔۔۔تم رومت۔۔۔۔میں دو تین" ن ئے گھروں کا کام اور پکڑتی ہوں۔۔۔پھر ان پیسوں سے تمھیں سرکاری اسکول میں داخلہ دلوادوں گی۔۔۔"انھوں نے نرمی سے اس کی ننھی شہد رنگ آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ان کے کہتے ہی اس کا مرجھایا ہوا چہرہ۔۔۔کھل اٹھا تھا۔۔۔"سچ امی جان؟؟"

ہاں۔۔بالکل۔۔۔"وہ اس کی پیشانی کو چومتے ہوئے بولیں۔۔۔"

وہ بہت خوش ہو کر۔۔۔دوبارا بستر پر لیٹ گ ئی۔۔۔۔۔۔

نیا اسکول۔۔ن ئی ے دوست۔۔۔ن ئی ی کتابیں۔۔۔۔۔یہ سوچ کر ہی اس کا ننھا سہ دل مسرت سے سرشار ہو رہا تھا۔۔۔

نہیں معلوم زیادہ خوشی کس چیز کی تھی۔۔۔نئے اسکول نئ کتابیں نئے دوستوں کی یا فہد کے احسانات سے آزادی کی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

"انٹی آپ؟؟"شام کے وقت دروازہ نوک ہوا۔۔۔تو وہ تیزی سے دروازے کی جانب خوشی سے لپکی۔۔۔

اسے گمان تھا کے اس کی والدہ تھک کر آئی ہوں گی۔۔

مگر دروازہ کھولتے ہی صبیحہ بیگم کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔وہ خاصہ حیران ہوئی ی۔۔۔

"جی بیٹا میں۔۔۔تم تو آنہیں رہیں ہمارے گھر۔۔تو میں نے سوچا میں ہی ملنے آجاؤں۔۔۔تمھاری امی ہیں گھر میں؟؟"انھوں نے بڑی محبت سے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔پھر ندا بیگم کے متعلق استفسار کرنے لگیں۔۔۔

امی۔۔۔نہیں۔۔۔بس۔۔آنے ہی والی ہیں۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی" کے ندا بیگم سلام کرتی ہوئی ی گھر میں داخل ہوئی یں۔۔۔

وہ بھی صبیحہ بیگم کو اپنے گھر میں دیکھ۔۔۔خاصہ حیران ہوئی یں۔۔۔۔

دونوں کے درمیان رسمی سلام دعا ہوئی ی۔۔۔۔

"چائے بنادوں آپ کے لیے؟؟"صبیحہ بیگم پہلی باران کے گھر آئی یں تھیں۔۔۔وہ مہمان نوازی اپنی حیثیت کے مطابق کرنے لگیں۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔بس ایک گلاس سادہ پانی۔۔۔"انھوں نے مسکرا" کر۔۔۔صوفے پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

بیٹا۔۔۔فہد بہت شرمندہ ہے جو اس نے تم سے اسکول میں کہا۔۔۔خود" آکر معافی مانگنے کی ہمت نہیں ہے اس میں۔۔اس لیے مجھے بھیجا ہے۔۔۔۔"وہ اریبہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر میں بیٹھاتے ہوئے۔۔۔۔مسکرا کر بولیں۔۔۔۔

وہ اپنی بیٹے کی جانب سے معافی مانگنے آئی یں ہیں یہ سنتے ہی اریبہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں۔۔۔

اور یہ لو۔۔اس نے تمھارے لیے ایک چھوٹا سہ تحفہ بھیجا ہے۔۔۔"اریبہ" کے سمجھ نہیں آیا کے وہ کیا جواب دے۔۔۔تحفہ قبول کرے یا نہیں۔۔۔۔

ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کے صبیحہ بیگم نے وہ تحفہ اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔۔۔

لے لو بیٹا۔۔۔۔۔وہ واقعی بہت شرمندہ ہے۔۔اور کل سے واپس اسکول" جانا اسٹارٹ کرو۔۔۔۔۔ان چھوٹی موٹی لڑائی یوں کے سبب اپنی تعلیم کا کیوں حرج کر رہی ہو؟؟۔۔ویسے بھی فائی نل امتحان سر پر ہیں۔۔۔پورا سال محنت کی ہے تم نے۔۔میری بات ہوئی ی تھی تمھاری مِس رخسانہ سے۔۔۔بہت تعریف کر رہی تھیں تمھاری۔۔۔۔پوچھ رہی تھیں کے تم اسکول کیوں نہیں آرہیں۔۔۔میں نے کہ دیا کے بیمار ہے۔۔کل سے آجائے گی۔۔اب میری بات کو نیچی نہ ہونے دینا۔۔۔۔"وہ سمجھانے والے انداز میں بڑی شفقت سے بولیں۔۔۔آخری جملہ اس کے گلابی رخسار پر تھپکی مارتے ہوئے۔۔ مسکرا کر ادا کیا۔۔۔۔

ان کا اتنی محبت سے دیا تحفہ۔۔۔وہ کیسے واپس کرتی۔۔۔خاموشی سے ہاتھ میں تھام کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

ان کے جانے کے بعد۔۔۔اس تحفے کو بے دلی سے صوفے پر چھوڑ کر۔۔۔اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

اریبہ۔۔۔اسے کھول کر تو دیکھاؤ۔۔۔میں بھی تو دیکھوں کیا دیا ہے" تمھارے دوست نے"اس کی والدہ وہ تحفہ اٹھا کر اس کے کمرے میں ہی لے آئی یں تھیں۔۔۔۔

اریبہ کو وہ بہت ایکسائٹڈ معلوم ہوئی یں تحفے کو لے کر۔۔۔

اپنی ماں کے چہرے پر خوشی دیکھ۔۔وہ مسکراتے ہوئے ان سے تحفہ لے کر۔۔۔ تیزی سے کھولنے لگی۔۔۔

باکس سے گفٹ پیپر کے ہٹنے کی دیر تھی۔۔کے ان دونوں ماں بیٹی کا منہ حیرت سے کھلا۔۔۔

۔۔۔۔۔یہ تو بہت مہنگا i phone 14 pro max۔۔۔" ہے۔۔۔"اریبہ عجیب سی کیفیت میں گرفتار ہوئی ی۔۔۔

کیا وہ کوئی ی معمولی تحفہ نہیں دے سکتا تھا۔۔۔کیا ضروری تھا اپنی امیری" یہاں بھی ظاہر کرنا۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے بڑبڑائی ی۔۔۔

اس نے واپس سیل باکس میں رکھ کر۔۔۔سائیڈ ٹیبل پر غصے سے رکھ دیا۔۔۔

"کیا ہوا اریبہ؟؟۔۔اتنا اچھا موبائل تمھیں پسند نہیں آیا؟"اسکے چہرے پر خوشی کا دور دور تک کوئی تاثر نہ تھا۔۔۔یہ دیکھ اسکی والدہ الجھیں۔۔۔۔

"بہت مہنگا ہے یہ۔۔۔۔میں اسے واپس کر دوں گی کل۔۔۔۔"وہ اداسی سے کہ کر۔۔۔اپنا اسکول بیگ تیار کرنے کے لیے اٹھی۔۔۔۔

"جیسی تمھاری مرضی۔۔۔مگر۔۔۔۔اُسے برا لگ سکتا ہے تمھارا واپس کرنا۔۔۔۔تحفہ ہے یہ۔۔۔"وہ سمجھانے والے انداز میں۔۔۔

"مگر امی جان۔۔۔"وہ احتجاجا بولنے ہی لگی تھی۔۔۔

بیٹا رکھ لو۔۔۔احسان نہیں ہے۔۔۔تحفہ ہے۔۔۔۔"انھوں جتاتے" ہوئے کہا۔۔۔

اس کی دی ہر چیز مجھے شرمندہ کرتی ہے۔۔۔وہ تحفہ دے کر بھی احسان جتا" دے تو کیا عجب۔۔۔"تیرا سالہ بچی ہو کر۔۔۔اتنی گہری بات کر جانا یقیناً عمر سے پہلے بڑا ہونے کی نشانی تھی۔۔۔۔

اس کی والدہ رنجیدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔۔مگر کچھ کہا نہیں۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

آپ نے اپنے ہاتھوں سے دیاناں اسے ؟؟۔۔کیاری۔ایکشن تھااسکا گفٹ ''
دیکھ کر؟۔۔۔ضرور بہت خوش ہوئی ہو گی۔۔۔۔کل اسکول چلے گی ناں
وہ میرے ساتھ ؟؟؟''صبیحہ بیگم کے گھر میں داخل ہوتے ہی سوالوں کی
لائن لگادی تھی اس نے۔۔۔

اس کی بے صبری اس کے خوبصورت ننھے چہرے پر عیاں تھی۔۔۔

اف۔۔۔سانس تو لینے دو اپنی مام کو۔۔''وہ اسکی بے صبری ''
دیکھ۔۔۔مسکراتے ہوئے۔۔لاونج میں آکر۔۔صوفے پر بیٹھتے ہوئے
بولیں۔۔۔

معاف کر دیا ناں اس نے مجھے ؟؟۔۔۔دوستی توڑنے کا تو کوئی ی ارادہ نہیں" ناں اسکا؟؟"ان سوالوں کو کرتے وقت۔۔۔۔اس کے چہرے پر آتی سفیدی۔۔۔اس کی ماں کیسے نظر انداز کر دیتی۔۔۔

اس کی ماں نے زندگی میں پہلی بار اسے کسی چیز سے ڈرتے دیکھا۔۔۔

وہ تین راتوں سے سویا نہیں تھا صرف اس لڑکی کے دوستی توڑنے کے خوف سے۔۔۔مگر اناوا کڑا اتنی پیاری تھی کے پھر بھی معافی مانگنے خود نہیں گیا۔۔۔۔

تمھیں بہت پسند ہے وہ؟؟؟"انھوں نے خاصہ سنجیدگی سے استفسار" کیا۔۔۔۔

بہت۔۔۔وہ میری واحد فرینڈ ہے۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے فورا" جواب دیا۔۔۔

ہمم۔۔۔کل تمھارے ساتھ اسکول جانے کے لیے راضی ہو گ ئی ہے" وہ۔۔۔۔مگر آئی ندہ پلیز خیال رکھنا۔۔۔۔میں بار بار تمھاری طرف سے جا کر معافی نہیں مانگنے والی۔۔۔"وہ ذرا سختی سے بولیں۔۔۔تو جوابا۔۔۔وہ بڑی پیاری سی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ان کے سیدھے گال کو نرمی سے چوم کر۔۔۔شکریہ ادا کرنے لگا۔۔۔

"آپ دنیا کی سب سے اچھی مام ہیں"

"بس بس۔۔۔زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

مام۔۔۔میں اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔میں کیا"
کرؤں؟؟؟"دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے۔۔۔وہ تجسس سے
پوچھنے لگا۔۔۔

اچانک کیا اس کا یہ معصوم سوال۔۔۔اس کی والدہ کے چہرے پر تبسم بکھیر
لایا۔۔۔

بڑے ہو کر شادی۔۔"انھوں نے اس کے ریشمی بالوں کو سہلاتے"
ہوئے۔۔۔مضحکہ خیز انداز میں کہا۔۔۔

اور میں بڑا کب ہوں گا؟"جھٹ سے دوسرا سوال کیا۔۔۔"

چہرے پر بے تابی جھلک رہی تھی۔۔۔

جب تم خود کما کر کھانے اور اس کا نان نفقہ اٹھانے کے قابل ہو جاؤ" گے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولیں۔۔۔

اِس میں تو بہت وقت لگ جائے گا۔۔۔کوئی ی شارٹ کٹ نہیں ہے" ؟؟۔۔۔جس سے میں اس پر اپنا حق جتا سکوں۔۔۔۔۔مجھے بالکل پسند نہیں اس کا کسی سے بات کرنا۔۔۔"وہ منہ بسور کر۔۔۔۔ان کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

شارٹ کٹ۔۔۔ہمم۔۔۔"وہ سوچتے ہوئے۔۔۔۔"

ہاں۔۔منگنی کرا دیتے ہیں تمھاری اس سے۔۔۔۔کیا کہتے ہو؟؟"انھوں" نے مزاحیہ انداز میں ابرو اچکا کر استفسار کیا۔۔۔

ہاں۔۔یہ ٹھیک ہے۔۔آپ میری منگنی کرادو۔۔۔"صبیحہ بیگم تو فقط"
مزاق کر رہی تھیں۔۔۔

مگر وہ کہاں جانتی تھیں کے ان کا مزاق ان پر کتنا بھاری پڑنے والا ہے۔۔۔۔

وہ چودہ سالہ لڑکا تو اڑ گیا۔۔۔کے اس کی منگنی کرائی جائے۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

پورے ایک سال بعد۔۔۔

ہال میں۔۔۔اپنے پورے خاندان و عزیز و اقارب و دوست واحباب کے سامنے۔۔۔اس لڑکی کا نازک ہاتھ پکڑ کر۔۔۔انگوٹھی پہنائی ی۔۔۔۔۔

آج سے وہ پیاری سی کم سن عمر لڑکی اس کی منگیتر تھی۔۔۔

اس لمحے کی خوشی وہ بیاں نہیں کر سکتا۔۔۔۔

اپنی منگنی کی تصویریں سوشل میڈیا پر پوسٹ کیں۔۔۔۔

ان تصویروں میں سے ایک پک میں۔۔۔۔وہ اریبہ کا ہاتھ تھامے ہوئے آگے کی جانب چل رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر پیاری سی مسکان تھی

جبکے اس لڑکی کا چہرہ دیکھ۔۔۔یوں معلوم ہوتا کے ابھی رو دے گی۔۔۔

اریبہ مسکراؤ۔۔۔لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔"اس کی والدہ کان کے پاس" منہ لا کر۔۔۔سرگوشی کرنے والے انداز میں بولیں۔۔

ہمم۔۔۔" مٹھی میں دوپٹے کو مضبوطی سے بھینچ کر۔۔ہونٹوں پر زبردستی" کی مسکان سجائی ی۔۔۔اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

کیا ضرورت تھی اتنے بڑے ہال میں منگنی کروانے کی۔۔۔کیا اِسے نہیں" علم۔۔کے میرے گھر کے حالات کیسے ہیں۔۔۔۔ہماری سلف رسپیکٹ کی کوئی ی پرواہ نہیں اِسے۔۔۔۔"وہ دل ہی دل کڑھے جا رہی تھی۔۔۔۔

وہ ایک سادہ منگنی کی خواہش مند تھی۔۔۔اپنے چھوٹے سے گھر میں۔۔۔جہاں اس کی ماں فہد کے گھر والوں کی اپنی حیثیت کے مطابق خاطر مدارت کرتیں۔۔۔۔۔۔

اگر ایسا ہو جاتا تو اِس وقت وہ نظریں جھکائے نہیں پھر رہی ہوتیں اِس بڑے سے ہال میں۔۔۔

نہ لوگ طعنے کس رہے ہوتے۔۔۔۔کے لاٹری کھل گئی ان فقیروں کی تو۔۔۔فہد جیسے امیر زادے نے اس نکھٹو کی بیٹی کو پسند کیا ہے۔۔۔ضرور اپنی بیٹی کو اسی لیے ان کے گھر پر چھوڑتی ہو گی۔۔۔

جتنے منہ اتنی باتیں۔۔۔۔وہ سب خاموشی سے سنتے ہوئے۔۔۔خون کے گھونٹ پی رہی تھی۔۔۔۔

اگر فہد مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اس میں میری یا میری امی جان کی کیا" غلطی؟؟۔۔مگر لوگ ہمیں ہی برا کہہ رہے ہیں" وہ نا چاہتے ہوئے بھی یہ سوچ کر رونے لگی۔۔۔

بہت چھوٹی تھی وہ ابھی۔۔لوگوں کی تلخ باتیں اس کے ننھے دل کو چھلی کر رہی تھیں۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد۔۔۔آج اس کا نویں جماعت میں پہلا دن تھا۔۔۔۔

وہ اکیلی تھی۔۔۔کیونکے فہد اپنے پیرنٹس کے ساتھ پاکستان ٹور پر گیا ہوا تھا۔۔۔۔

جب ٹیچر نے گروپ بنا کر اسٹڈی کرنے کو کہا۔۔۔تو اس کے ساتھ کوئی ی گروپ بنانے کے لیے تیار نہ ہوا۔۔

فہد کے ڈر سے پوری کلاس میں اس سے کوئی ی بات کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔۔۔ گروپ بنانا تو بہت دور کی بات تھی۔۔۔۔جس کے سبب اسے فہد پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔

اسکول اف ہوتے ہی۔۔۔وہ باہر آئی ی۔۔۔وہاں فہد کا ڈرائی یور پہلے ہی اس پیاری سی لڑکی کا منتظر کھڑا تھا۔۔۔

فہد کے بچے۔۔۔تم میرے سامنے مت آنا۔۔۔ورنہ منہ توڑ دوں گی" تمھارا۔۔۔تمھاری وجہ سے آج میرے ساتھ کوئی ی گروپ اسٹڈی کرنے کے لیے تیار نہیں ہوا۔۔۔"اس نے آگ بگولہ ہو کر۔۔۔میسج ٹائی پ کیا۔۔۔اور فہد کو سینڈ کر دیا۔۔۔

دوسری جانب وہ سفر میں تھا۔۔۔جسے ہی اس لڑکی کا غصے بھرا میسج پڑھا۔۔۔چہرے پر بڑی سی مسکان بکھرئی ی۔۔۔۔

یہ میسج اس کے بے چین دل کو سکون پہنچانے کا باعث بنا تھا۔۔۔کے اس کے پیچھے بھی کسی کی جرأت نہیں۔۔۔۔کے اس کی منگیتر سے بات کرئے۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ پڑھ رہی تھی اپنے کمرے میں بیٹھ کر۔۔۔جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔

دروازہ کھولا۔۔۔تو کوئی ی نظر نہ آیا۔۔۔اسے لگا کہ گلی کا کوئی شرارتی بچہ دروازہ بجا کر بھاگ گیا ہے۔۔۔۔

ابھی یہ سوچ کر۔۔۔وہ پلٹنے ہی لگی تھی کے نظر دروازے کے پاس رکھے پارسل پر گ ئی۔۔۔۔۔۔۔۔

جس پر اسی کا نام لکھا ہوا تھا۔۔۔مگر بھیجنے والے کا کوئی ی نام پتا مینشن نہ تھا۔۔۔

وہ پارسل اٹھا کر اپنے کمرے میں لے آئی ی۔۔۔

کس نے بھیجا ہے یہ ؟؟۔۔۔کوئی ی نام کیوں نہیں ہے اس پر ؟؟" وہ" الجھی۔۔۔اور پارسل کو الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگی۔۔۔۔

کھول کر دیکھوں ؟؟۔۔ نہیں۔۔اگر کوئی بم ہوا تو۔۔۔" وہ بیڈ پر اس" پارسل کو رکھ۔۔۔ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوئی ی۔۔۔

پر اس میں میرا نام لکھا ہے۔۔۔ایک بار کھول کر دیکھ لیتی" ہوں۔۔۔" تجسس کے سبب رہا نہ گیا اس لڑکی سے۔۔۔۔آخر کار پارسل کھول ہی لیا۔۔۔

؟" پارسل باکس میں میک بک پرو دیکھ Macbook pro۔۔۔" ۔۔۔وہ خاصہ حیران ہوئی ی۔۔۔

اتنا مہنگا میک بک پرو مجھے کون بھیج سکتا ہے؟؟" وہ الجھی۔۔۔"

اگلے ہی لمحے ذہن میں فہد کا خیال آیا۔۔۔

ہاں۔۔۔ فہد ہی ہو گا۔۔۔ پر نام کیوں نہیں لکھا اس نے"
اپنا۔۔۔ شاید۔۔۔ سوچا ہو میں خود ہی اندازہ لگا لوں گی۔۔۔ ویسے بھی اتنا مہنگا تحفہ مجھے اور کون دے سکتا ہے" اس نے اعتبار کر لیا تھا کے یہ میک بک پرو اسے فہد نے بھیجا ہے۔۔۔

یہی سوچ کر کھولا۔۔۔ اور چیک کرنے لگی۔۔۔

اچانک جی۔ میل پر نظر پڑی ی۔۔۔

یہ دیکھ چونکی کے Areeba @gmail.com کے نام سے اس میں پہلے سے آئی ی۔ڈی لاگ ان ہے۔۔۔۔

"واہ۔۔۔فہد نے آئی ی۔ڈی بھی بنا کر بھیجی ہے۔۔۔کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی؟؟؟" وہ خاصہ متاثر ہوئی تھی اپنی آئی ی۔ڈی پہلے سے بنی ہوئی ی دیکھ۔۔۔۔

کیونکے فہد نے جو سیل دیا تھا اس میں اپنی ہی آئی ی۔ڈی لوگ ان کی تھی۔۔اریبہ کی الگ سے نہیں بنائی ی تھی۔۔۔اور نہ ہی بنانے کے لیے تیار تھا۔۔۔

کیا سورج مشرق کی جگہ مغرب سے نکل آیا تھا۔۔۔جو اچانک اس نے اریبہ کی الگ آئی ڈی بنادی۔۔۔۔

دیکھو تو صحیح کیا بھیجا ہے میل میں"اس نے بڑے اشتیاق سے میل اوپن" کی۔۔۔

ہیلو اریبہ۔۔۔کیسی ہو؟؟۔۔۔"اسے لگا تھا پہلی بار فہد نے اسے میل" بھیجی ہے تو ضرور کوئی لمبی چوڑی بھیجی ہو گی۔۔۔لیکن اس میں تو سوائے حال دریافت کرنے کے کچھ نہ تھا۔۔۔

میل بھی انگریزی زبان میں تھی۔۔۔

اب انگریزی زبان سے تھوڑی بہت واقفیت ہو گئی تھی اس کی۔۔۔

بالکل ٹھیک۔۔۔تم سناؤ۔۔۔کیا حال ہے؟؟۔۔۔واپسی کا کیا ارادہ" ہے؟؟۔۔۔اور یہ مت سمجھنا کے میری ناراضگی کم ہو گئی ہے تم سے اِس گفٹ کی وجہ سے۔۔۔جان لو۔۔۔میں ابھی بھی بہت غصہ ہوں۔۔۔ تمہاری وجہ سے مجھے کیمسٹری کا پریکٹیکل اکیلے کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔جبکے باقی سب گروپس میں کر رہے ہیں۔۔۔" وہ خاصہ بگڑ کر میل کا جواب انگریزی زبان میں لکھنے لگی۔۔۔۔

میل میں انگلش گرامر کی اتنی غلطیاں تھیں۔۔۔کہ پڑھنے والا بے اختیار مسکرا دیا۔۔۔

مجھے کہنا پڑے گا۔۔۔تمھاری انگلش تو بہت خراب ہے۔۔۔" اس لڑکے" کے عنابی ہونٹوں پر تبسم رقصاں تھی۔۔۔۔۔یہ جواب لکھتے وقت۔۔۔۔

فوراجواب آیا۔۔۔تووہ حیران ہوئی ی۔۔کیامقابل اس کی میل کا منتظر ہی بیٹھاہوا تھا۔۔۔

اوو۔۔۔۔تو تم نے مجھے ذلیل کرنے کے لیے انگلش میں میل سینڈ کی ہے" وہ بگڑ کر۔۔۔اس بار اردو میں لکھ رہی تھی۔۔۔

معاف کرنا۔۔مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔۔"دوسری جانب سے آنے والی میل" اسے الجھا گ ئی۔۔

ویٹ۔۔۔میں اسے ٹرانسلیٹ کرلیتاہوں۔۔۔"ابھی وہ کنفیوز نظروں" سے اسکرین کو تک ہی رہی تھی کے دوسری میل آئی ی۔۔۔جسے پڑھ کر ۔۔۔اس کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔

فہد؟؟۔۔۔کیوں مزاق کر رہے ہو؟؟۔۔۔"اس نے تیزی سے میل"
کی۔۔۔

کون فہد؟؟"دوسری جانب سے آئی ی میل نے اس کے شک کو حقیقت"
کا رنگ دیا۔۔۔۔

فہد نہیں۔۔۔تو پھر کون؟؟"اس نے خاصہ تجسس سے پوچھا۔۔۔""""

تمھارا دوست بننے کا خواہش مند۔۔۔"دوسری جانب سے فورا جواب"
آیا۔۔۔۔

ہو کون تم؟؟؟" بڑے تجسس سے پریشان ہو کر اردو زبان میں پوچھا۔۔۔"

"تمھارا دوست۔۔"

"دوست کا کوئی ی نام بھی تو ہو گا ناں؟؟؟"

ہمم۔۔۔جو چاہے بلا لو۔۔۔" میل پڑھ کر اس کی پیشانی پر بل نمودار" ہوئے۔۔۔اسے لگا مقابل اسے دانستہ طور پر پریشان کر رہا ہے۔۔۔۔

میں سیرس ہوں۔۔۔اپنا نام بتاؤ۔۔۔" وہ دو ٹوک انداز میں۔۔۔"

میں نے بھی کوئی ی مزاق نہیں کیا۔۔۔" وہ باتوں کو گول گول گھوما رہا" تھا۔۔۔

"نام جاننے بغیر میں کیسے دوستی کر سکتی ہوں۔۔۔"

"کیوں؟؟۔۔کیا دوستی ناموں سے کی جاتی ہے؟؟۔۔۔"دوبدو جواب آیا۔۔۔

"یعنی تم اپنا نام بتانے والے نہیں؟؟"وہ سنجیدگی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

"ہمم۔۔۔کہا تو ہے۔۔۔جو چاہے بلاؤ۔۔۔۔"اس کا دیا جواب۔۔۔اریبہ کو اب غصہ دلا گیا تھا۔۔

الو کا پٹھا۔۔۔۔یہ کیسا رہے گا تمھیں بلانے کے لیے؟؟"وہ دانستہ طور پر"
اب مقابل کے مرچیں لگاتے ہوئے۔۔۔

میں آپ سے اتنی تمیز سے بات کر رہا ہوں۔۔اور آپ مجھے گالی دے رہی"
ہیں۔۔۔بہت بری بات ہے یہ۔۔۔۔"وہ تھوڑا برہم ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔

تمیز سے بات کر کے احسان کیا ہے مجھ پر؟؟۔۔۔۔تم جو کوئی ی بھی"
en-gaged ہو۔۔اپنا یہ احسان کا ٹوکرا اٹھاؤ۔۔اور چلتے بنو۔۔۔میں آلریڈی
ہوں۔۔۔اوکے۔۔۔اور مجھے ن ئی ے دوست بنانے میں
کوئی ی انٹرس نہیں۔۔۔۔"اس نے خاصہ غصے میں ٹائی پ کیا۔۔۔اور
میل سینڈ کر دی۔۔۔

تھوڑی دیر تک اسکرین کو تکتی رہی۔۔۔مگر کوئی میل نہ آئی ی۔۔۔

پھر اچانک یاد آیا کے یہ میک بک پرو بھی تو واپس کرنا ہے۔۔۔

۔۔۔تم جو کوئی ی بھی ہو۔۔اپنا یہ میک بک بھی واپس E ہیلو مسٹر "
"لو۔۔۔۔مجھے اس کی کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔

کچرے میں پھینک دو۔۔۔مجھے بھی ضرورت نہیں۔۔۔"دوسری جانب "
سے آئی ی میل۔۔۔جلے پر نمک کا کام کر رہی تھی۔۔۔اسے گمان ہوا کے
مقابل اسے ایٹیٹیوڈ دیکھا رہا ہے۔۔۔

اوکے ☺۔۔۔"اس نے جز بز ہو کر۔۔۔طنزیہ لہجے میں لکھا۔۔۔اور "
ساتھ مسکراتا ہوا مقابل کو آگ لگانے کے لیے ایموجی بھی سینڈ کیا۔۔۔

عجیب بندہ ہے۔۔اتنی مہنگی چیز کچرے میں پھینکوا رہا ہے۔۔۔لگتا ہے" امیری میں، یہ فہد کا بھی باپ ہے۔۔" وہ میک بک بند کر کے۔۔۔منہ میں بڑبڑائی ی۔۔۔۔

پھر سوچنے لگی۔۔۔آخر کون ہو سکتا ہے یہ شخص؟؟۔۔۔

ناجانے کتنی دیر سوچا۔۔۔مگر ایسا کوئی ی شخص دور دور تک خیال میں نہ آیا جو اسے صرف دوستی کی خاطر اتنا مہنگا میک بک پرو بھیج سکتا ہو۔۔۔

کیا کرؤں؟؟۔۔۔پھینک دوں؟؟۔۔نہیں۔۔۔اس نے ایسے ہی غصے" میں کہا ہو گا۔۔کہیں بعد میں مجھ سے واپس مانگنے آ گیا تو۔۔۔تو پھر میں کہاں سے لاؤں گی۔۔۔ایک کام کرتی ہوں اسے اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیتی ہوں۔۔۔۔اتنی مہنگی چیز ہے مجھے یقین ہے اِسے لینے تو وہ ضرور آئے گا۔۔۔

تب دیکھ لوں گی اسے۔۔۔آخر ہے کون ہے یہ نمونہ۔۔۔۔بڑا ہوشیار بن رہا ہے۔۔۔سامنے آجائے بس ایک بار۔۔۔پھر بتاتی ہوں اسے تو۔۔۔" وہ اپنی دونوں آستینیں بازو تک چڑھا کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

تم نے کیوں نہیں کی دوستی؟؟؟" اپنی والدہ کے کام سے واپس آتے ہی اس" نے انھیں میک بک پر واور اس اجنبی لڑکے کے متعلق فورا بتایا۔۔۔

وہ اپنی ہر بات اپنی ماں سے ضرور شیئر کیا کرتی۔۔۔وہ ماں بیٹی کم۔۔۔سہیلیاں زیادہ تھیں۔۔

ندا بیگم کی جانب سے کیے سوال پر۔۔۔وہ سوچ میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔"اس نے کندھے لاعلمی میں اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔جبکے"
کہیں ناں کہیں اس کا دل جانتا تھا کے وجہ فہد کی ناراضگی ہے۔۔۔

ہر وقت روتی ہو فہد کسی سے بات نہیں کرنے دیتا۔۔کوئی ی دوست نہیں"
بنانے دیتا۔۔۔پھر آج جب موقع ملا تو خود منع کر آئی یں۔۔۔جبکے یہ ایک
ایسا دوست ہوتا جس کے بارے میں کبھی فہد کو کانوں کان خبر نہ ہوتی اور
تمھیں ایک اچھا دوست بھی مل جاتا"ان کے کہتے ہی وہ اعتراضی نظروں
سے انھیں دیکھنے لگی۔۔۔

کبھی نہ کبھی اسے پتا چل ہی جاتا۔۔۔پھر اسے برا لگتا۔وہ ہمیشہ کہتا ہے کے"
میں اس کی واحد دوست ہوں۔۔اور مجھ سے بھی یہی چاہتا ہے کے اس کے

علاوہ کسی کو دوست نہ بناؤں۔۔۔اس لیے بہتر یہی ہے کے ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے واحد بن کر رہیں۔۔۔"

جواباً اس کی والدہ اسے مسکرا کر دیکھنے لگیں۔۔۔

تو یوں کہو ناں۔۔کے برا بھلا اسے صرف دل کی تسلی کے لیے کہتی" ہو۔۔۔شراکت تو ورنہ تمھیں بھی منظور نہیں۔۔۔۔۔۔"

کہیں ناں کہیں وہ بھاپ گ ئی یں تھیں کے اس کم سن عمر لڑکی کے دل میں بڑا اونچا مقام رکھتا ہے وہ لڑکا۔۔۔

Husny Kanwal

اس کی والدہ کی طبیعت چند دنوں سے خراب تھی۔۔۔اس وجہ سے وہ کام پر نہیں جا پا رہی تھیں۔۔۔

جن گھروں پر وہ کام کیا کرتیں۔۔وہاں سے مسلسل فون آ رہے تھے۔۔۔

امی جان۔۔ایک کام کرتی ہوں۔۔میں آپ کی جگہ کام پر چلی جاتی ہوں۔۔۔"اس نے انھیں دوائی پلا کر۔۔۔بیڈ پر لیٹانے کے بعد۔۔۔ان کے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔تم بہت چھوٹی ہو۔۔تھک جاؤ گی۔۔پھر تمھیں پڑھائی بھی تو کرنی ہے۔۔۔"وہ فوراً ہی انکار کرنے لگیں۔۔۔

کل کی اسکول کی چھٹی کرلوں گی۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔"اس نے"
بمشکل انھیں منا ہی لیا تھا۔۔۔

گھر سے باہر نکلی۔۔تو دروازے پر ہی عماد مل گیا۔۔۔

یہ لو۔۔۔"وہ ایک تھال جس پر کپڑا سجا تھا۔۔اس کی جانب بڑھاتے ہوئے"
بولا۔۔۔

کیا ہے یہ؟؟"وہ تھال لیتے ہوئے۔۔۔تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔"

بریانی۔۔۔۔۔ندا انٹی کو امی کے ہاتھ کی بہت پسند ہے۔۔اس لیے امی نے"
ان کے لیے بھجوائی ہے۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

اووو۔۔۔شکریہ۔۔۔"وہ تھال لے کر۔۔۔واپس گھر میں چلی گ ئی۔۔۔"

بریانی کی مزے دار خوشبو سونگھ کر اس سے رہا نہ گیا۔۔۔اور جلدی جلدی تین چار بھر بھر کر چمچے منہ میں ڈالے۔۔۔۔

"اللہ تیرا شکر۔۔۔رات کے کھانے کا انتظام ہو گیا۔۔کل کی طرح اب مجھے بھوکا نہیں سونا پڑے گا۔۔۔"وہ پلیٹ میں بچی ہوئی ی بریانی کو دوسری پلیٹ سے ڈھکتے ہوئے۔۔۔خوش ہو کر بولی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد واپس آکر۔۔۔دھولی ہوئی ی تھال اسے واپس دی۔۔۔

"کہیں جا رہی ہو؟؟"اس نے اریبہ کے ہاتھ میں ٹنگا پرس دیکھ۔۔۔ابرو اچکا کر استفسار کیا۔۔۔

ہاں۔۔۔کام پر۔۔"وہ مسکرا کر۔۔۔آہستگی سے بولی۔۔۔"

کون سہ کام؟؟"مقابل الجھ کر۔۔۔"

وہی جو امی کرتی ہیں۔۔۔"وہ بغیر کسی شرمندگی و ہچکچاہٹ کے بولی۔۔۔"

چلو پھر میں بھی چلتا ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔۔"اس کے کہتے ہی اریبہ کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔

"میرے ساتھ؟؟۔۔مگر تم وہاں کیا کرؤ گے؟؟۔۔۔"

وہی جو تم کرؤ گی۔۔۔"وہ لاپرواہی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔"

میں جھاڑو پونچا کرؤں گی وہاں۔۔۔تم کر لوگے؟؟"وہ خاصہ مضحکہ خیز" انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔

بالکل۔۔امی کی جب طبیعت خراب ہوتی ہے تو گھر کی صفائی میں ہی کرتا" ہوں۔۔مجھے آتا ہے جھاڑو پونچا کرنا۔۔۔مجھے ساتھ لے چلو۔۔۔بہت کام کا بندہ ہوں میں۔۔"عمار ایک لڑکا ہو کر فخر سے بتا رہا تھا کے وہ گھر کا جھاڑو پونچا کرتا ہے۔۔یہ دیکھ۔۔اس لڑکی کی نیم شہد رنگ آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔

اب اسے عمار کو منع کرنے کی کوئی ی وجہ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔پھر اس کے ساتھ جانا۔۔۔اکیلے جانے سے بہتر لگا اسے۔۔۔

کیونکے وہ تھوڑا ڈر رہی تھی اکیلے جانے میں۔۔۔پھر اکیلے سارا کام کیسے کرئے گی۔۔۔یہ سوچ کر بھی پریشان ہو رہی تھی۔۔۔اِس صورت میں۔۔۔عمار کا ساتھ۔۔۔۔۔۔کسی نعمت سے کم نہ تھا۔۔۔

یہیں ویٹ کرؤ۔۔۔میں بائی یک لاتا ہوں اپنی۔۔۔"اس نے مسکرا کر" کہا۔۔تو وہ باہر ہی کھڑی ہو کر اس کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ بائی یک کے ساتھ حاضر ہوا۔۔۔

بائی یک پر عمار کے ساتھ بیٹھنے میں وہ ہچکچاہٹ کا شکار تھی۔۔۔کیونکے یہ پہلی بار تھا زندگی میں۔۔۔جب وہ کسی لڑکے کے ساتھ بائی یک پر بیٹھنے جارہی تھی۔۔۔۔۔

بیٹھو۔۔۔"عمار نے اس کی ہچکچاہٹ کو محسوس کرنے کے باوجود دانستہ طور" پر اگنور کیا۔۔۔

ہمم۔۔"وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔اس کے پیچھے بیٹھی۔۔۔"

ان کی بائی یک مین روڈ پر پہنچی ہی تھی۔۔۔کے اتفاقا وہیں سامنے سے فہد ٹور سے واپس لوٹ رہا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی نے تو فہد کی گاڑی کو نہ دیکھا۔۔۔مگر فہد نے اسے عمار کے ساتھ دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

واپس لوٹتے ہی اریبہ کو کسی اور لڑکے کے ساتھ بائی یک پر جاتا دیکھ۔۔۔اس کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔۔

دانت پیستے ہوئے۔۔۔اپنا سیل جیب سے نکال کر۔۔اریبہ کو کال کی۔۔۔

کہاں ہو؟؟"کال ریسیو ہوتے ہی نہایت سرد لہجے میں پوچھا۔۔۔"

میں۔۔۔"وہ کیا بتاتی۔۔کے عمار کے ساتھ کام پر جا رہی ہے۔۔۔"

کیا وہ نہیں جانتی تھی کے کتنا جنونی ہے وہ اسے لے کر۔۔۔۔

نروس ہو کر اپنے ہونٹ چبانے لگی۔۔۔

میں نے پوچھا کہاں ہو؟؟۔۔"اس نے مزید سخت لہجے میں استفسار"
کیا۔۔۔تو مقابل ڈر گئی۔۔۔

میں۔۔۔میں گھر پر ہوں۔۔۔کیوں؟؟۔۔کوئی کام تھا؟؟"اس نے"
گڑبڑاہٹ میں جو ذہن میں آیا۔۔۔وہ بول دیا۔۔۔

جھوٹ بولتے وقت اس کے ہاتھ بالکل ٹھنڈے پڑ گئے تھے۔۔۔

پہلی بار جو جھوٹ بولا تھا اس سے۔۔۔

تو تم گھر پر ہو۔۔۔"اس کی ایک ابرو اچکی۔۔۔اور پیشانی پر بل نمودار" ہوئے۔۔۔

یقین نہیں آیا کے مقابل جھوٹ بول رہی ہے اس سے۔۔۔۔

اریبہ کو اس کے شکوک بھرے لہجے سے محسوس ہوا کے مقابل جھوٹ پکڑ چکا ہے اس کا۔۔۔

۔مگر پھر خیال آیا کے ایسا ممکن نہیں۔۔۔وہ تو ٹور پر گیا ہوا ہے۔۔۔۔

دل میں چور ہے میرے۔۔شاید تب ہی مجھے اسکا لہجہ مشکوک محسوس ہوا" ۔۔۔۔۔۔"وہ اپنے آپ کو سمجھا کر۔۔۔ تسلی دینے لگی۔۔۔۔

تمھیں کوئی کام ہے تو بتاؤ۔۔۔ورنہ بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔مجھے" ابھی پڑھائی کرنی ہے۔۔۔"اس نے خود کو بمشکل نارمل رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔کوئی ضروری کام نہیں تھا۔۔۔تم پڑھائی" کرؤ۔۔۔"اس نے طنزیہ ودل جلی مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔اللہ حافظ۔۔"اس نے جلدی سے الوداع کہ کر۔۔تیزی سے" سیل پرس میں رکھا۔۔۔

اس کی روشن پیشانی پر پسینہ چمک رہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں تھوڑی ہی دیر میں اس بلڈنگ کے باہر پہنچ گ ئ ے تھے جہاں اس کی والدہ کام کرتی ہیں۔۔

جیسے ہی وہ لڑکی اور عمار بائی یک سے اترے۔۔۔اچانک ان کے پیچھے پجارو آکر رو کی۔۔۔

گاڑی کے ہارن کی آواز سنتے ہی وہ دونوں پلٹے۔۔۔

اگلے ہی لمحے اریبہ کی سانس خوف کے مارے رکی۔۔۔جب پجارو سے فہد کو اترتے دیکھا۔۔۔۔

تو۔۔۔یہ تم پڑھ رہی ہو؟" وہ روبرو آکر کھڑا ہوا۔۔تو اریبہ کو اپنی جان" ہوا ہوتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

اس نے نہایت طنزیہ لہجے میں استفسار کیا۔۔۔تو مقابل کھڑی لڑکی ۔۔۔خوف کے مارے جواب ہی نہ دے سکی۔۔۔۔

فہ۔۔۔"ابھی عمار کچھ بولتا۔۔۔اس سے قبل ہی اس کے چہرے پر ایک" زوردار مکا رسید ہوا۔۔۔۔۔

فہد۔۔۔"اریبہ اسے عمار کو مارتا دیکھ فوراً اس کا ہاتھ روکتے ہوئے" چیخی۔۔۔

تم گاڑی میں جا کر بیٹھو۔۔۔پہلے میں اِس سے نمٹ لوں پھر تم سے بات" کرؤں گا۔۔۔"اس نے شعلہ بار نگاہیں اس کے نازک وجود پر ڈالتے ہوئے۔۔بپھر کر حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

پھر دوبارا عمار پر مکے برسانے لگا۔۔۔۔

عمار نے پلٹ کر وار کرنا چاہا۔۔۔ مگر پھر اس کی نگاہ روتی ہوئی لڑکی پر گئی۔۔۔

اسے لگا۔۔۔ اگر اس نے فہد کو پلٹ کر مارا تو لڑائی بڑھ جائے گی۔۔۔

وہ اس غریب لڑکی کا اتنے اچھے گھر میں ہوا رشتہ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اس لیے فہد کو مارنے کے بجائے۔۔ خود سے دور دھکیل کر ۔۔ پوری بات بتانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

مگر اس کم سن نوجوان کے سر پر تو خون سوار تھا۔۔۔ وہ کہاں سنتا۔۔۔۔

عمار کے منہ سے خون نکلتا دیکھ۔۔۔اریبہ مزید خود کو نہ روک سکی ان دونوں کے بیچ میں آنے سے۔۔۔

"وہ صرف میری مدد کرنے آیا تھا۔۔۔تم اِسے ایسے نہیں مار سکتے۔۔۔"اریبہ کو خود سے زیادہ اس لمحے عمار کی فکر تھی۔۔۔کیونکے وہ بیچارا تو صرف مدد کرنے آیا تھا۔۔۔

اریبہ نے اس کے مارتے ہوئے ہاتھ کو پکڑ کر۔۔۔روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اس پرانی بلڈ نگ میں لا کر۔۔۔یہ کون سی مدد کر رہا ہے تمھاری؟؟"وہ" دانت پیستے ہوئے۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال چنگھاڑتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کا کیا طنزیہ سوال زہریلے تیر کی مانند ڈائی ریکٹ دل میں جا کر پیوست ہوا۔۔۔۔

میری امی کام کرتی ہیں یہاں۔۔۔ان کی طبیعت خراب ہے کچھ دنوں" سے۔۔۔اِس لیے آج ان کی جگہ میں آئی ی تھی یہاں کام کرنے۔۔۔کیونکے میں پہلی بار آرہی تھی۔۔۔تو مجھے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔ ساتھ ساتھ پریشان بھی تھی کے پتا نہیں میں اتنی بڑی بلڈ نگ کا کام اکیلے کیسے کرؤں گی۔۔۔۔عمار مجھے پریشان دیکھ کر۔۔۔میری مدد کرنے چلا

آیا۔۔۔وہ صرف مدد کر رہا تھا میری۔۔۔"جتنے غصے میں مقابل نے سوال کیا تھا اُس سے کہیں زیادہ برہم انداز میں اس لڑکی نے جواب دیا۔۔۔

پوری بات جاننے کے بعد بھی فہد کے غصے میں ذرا سی کمی نہ آئی ی۔۔۔

"اگر تمھیں مدد کی ضرورت تھی تو مجھ سے کہتیں۔۔میں اپنے گھر کے ملازمین کو تمھاری والدہ کے بدلے کام پر بھیج دیتا۔۔پر نہیں۔۔۔میری باری پر تمھیں اپنی انا پیاری ہو جاتی ہے۔۔۔"وہ غصیلی آواز میں دھاڑتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔آخری جملہ خاصہ شکوہ بھرا تھا۔۔۔جسے سن۔۔۔مقابل خاموش ہو گ ئی۔۔۔

"فلحال۔۔۔ابھی تم چلو یہاں سے۔۔۔۔۔۔"اگلے ہی لمحے اس کا بازو اپنی مضبوط گرفت میں لے کر۔۔اسے گاڑی کی جانب لے جانے لگا۔۔۔

عمار کے منہ سے خون نکل رہا ہے۔۔۔"وہ پلٹ کر عمار کے لہولہان" چہرے کو دیکھ۔۔۔پریشان ہو کر بولی۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔"مقابل نے اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے زبردستی" اسے گاڑی میں بیٹھایا۔۔۔

چلو ڈرائی یور۔۔۔"اس کے حکم دیتے ہی۔۔۔ڈرائی یور نے گاڑی" اسٹارٹ کی۔۔۔

فہد۔۔۔تمھارا مس ئی لہ کیا ہے آخر؟؟۔۔۔۔تمھیں نظر نہیں آرہا اس" بیچارے کے خون نکل رہا ہے۔۔۔اسے بجائے۔۔۔"وہ ابھی اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے احتجاجا بول ہی رہی

تھی۔۔۔کے مقابل تیزی سے غصے سے دھاڑا۔۔۔"بچہ نہیں ہے وہ۔۔۔چلا جائے گا ڈاکٹر کے پاس۔۔۔۔تم اس وقت مزید مجھے غصہ نہ دلاؤ "یہی بہتر ہے تمھارے لیے۔۔۔

وہ خاموش ہو گ ئی تھی۔۔۔کیونکے وہ واقف تھی مقابل اسے چھوڑنے والا نہیں۔۔۔

ٹور سے واپسی ایر وپلین میں ہوئی تھی۔۔۔۔اس کے پیر نٹس تھکے ہوئے ہونے کی وجہ سے کراچی میں ہی ٹھہر گ ئی ے تھے آج رات۔۔۔۔جبکے وہ صرف اس لڑکی کی خاطر تھکا ہوا ہونے کے باوجود حیدر آباد چلا آیا تھا۔۔۔۔

اور آتے ہی کیا پایا؟؟۔۔۔

وہ شدید دکھی ہوا تھا اس لڑکی کی وجہ سے۔۔۔

وہ لڑکی دنیا کے ہر شخص سے مدد لینے کے لیے تیار ہو جاتی تھی سوائے اس کے۔۔۔وہ کیسے نہ جلتا۔۔۔

اریبہ۔۔اریبہ۔۔۔"گاڑی اس کے گھر کے آگے رکی۔۔۔تو ایک لمحے کی" دیری کیے بغیر۔۔وہ لڑکی اتر کر۔۔۔تیزی سے اپنے گھر کی جانب چل دی۔۔۔وہ پیچھے سے آوازیں دیتا رہ گیا تھا۔۔۔

Husny Kanwal

اَلسَلامُ عَلَیکُم انٹی۔۔آپ نے بلایا تھا؟؟"وہ گھر میں داخل ہوئی ی تو سامنے" ہی اُس سنگ دل کو صوفے پر بیٹھا پایا۔۔۔اسے مکمل اگنور کر۔۔۔وہ کمرے

کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔جہاں صبیحہ بیگم الماری میں کپڑے سیٹ کرتی نظر آئی یں۔۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام بیٹا۔۔۔۔۔۔نہیں تو۔۔۔"انھوں نے الجھ کر دیکھتے" ہوئے۔۔۔صاف انکار کیا۔۔۔

مگر ملازمہ نے تو یہی کہا تھا گھر آ کر۔۔۔کے آپ بلا رہی ہیں مجھے۔۔۔"وہ" پریشان ہو کر گویا ہوئی ی۔۔۔۔

مام نے نہیں۔۔۔میں نے بلایا تھا۔۔۔"پیچھے سے آتی آواز پر۔۔۔وہ" حیران ہوئی ی۔۔۔مگر پیچھے پلٹ کر نہ دیکھا۔۔۔

تمھارا اپنے کمرے میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔جلدی آجاؤ۔۔۔"اس نے" نرمی سے اعلانیہ کہا۔۔۔اور چلا گیا۔۔۔

لائی یں انٹی میں آپ کے ساتھ مدد کراؤں۔۔"وہ مسکراتے ہوئے" ۔۔ان سے کپڑے مانگنے لگی۔۔الماری میں رکھنے کے لیے۔۔۔

نہیں۔۔اس کی ضرورت نہیں۔۔۔تم جا کر دیکھو کے فہد کیا کہ رہا" ہے۔۔۔"انھوں نے مسکرا کر۔۔۔مدد لینے سے انکار کیا۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔کمرے سے باہر آئی ی۔۔۔

میرا کمرا اِس طرف ہے۔۔۔بھول گ ئی ہو کیا؟"اس لڑکی کو مین"
دروازے کی سمت بڑھتا دیکھ۔۔۔وہ برہم آواز میں ٹوکتے ہوئے پیچھے سے
بولا۔۔۔۔

فہد چھوڑو مجھے۔۔۔۔"وہ سن کر بھی اَن سنی کرتے ہوئے۔۔۔جانے لگی"
۔۔۔تو مقابل تیزی سے اسکا بازو اپنی گرفت میں لے کر۔۔۔اسے اپنے
کمرے کی جانب زبردستی لے جانے لگا۔۔۔۔جس پر اس نازک لڑکی نے ہلکا
سہ احتجاج بلند کیا۔۔۔۔

کب تک ناراض رہنے کا ارادہ ہے مجھ سے ؟؟"اپنے کمرے میں لانے کے"
بعد۔۔اسے بیڈ پر بیٹھا کر۔۔۔دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے۔۔۔اس
کے حسین وجود پر نگاہیں ٹکائے۔۔۔۔نرمی سے استفسار کیا۔۔۔۔

میری اتنی حیثیت ہی کہاں کے تم سے ناراض ہو سکوں" وہ منہ بسور"
کر۔۔۔ خفگی بھری نگاہ اس کے چہرے پر ڈالے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔" وہ اچانک اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لایا۔۔۔ تو لگا"
سانس رکی۔۔۔۔اس کی نیم شہد آنکھیں حیرت سے بڑی
ہوئی یں۔۔۔۔ مقابل نے خاصہ لہک کر کہا تھا۔۔۔

۔۔۔تب ہی مجھے اتنا ایٹیٹیوڈ دیکھاتی ہو۔۔۔۔۔۔۔ باقیوں کے سامنے آواز"
نہیں ہے تمھارے منہ میں۔۔۔اور میرے سامنے شیرنی بنی ہوتی
ہو۔۔۔" اس نے مزید نزدیکی بڑھائی ی۔۔۔ تو مقابل لڑکی نے اپنا تھوک
بمشکل گلے میں نگلا۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب وہ اتنا قریب آیا تھا۔۔۔آج اس کی سیاہ آنکھیں کچھ الگ سی معلوم ہوئی یں۔۔۔مانا وہ شکوہ کر رہا تھا۔۔۔ مگر اس کے شکوئے کا انداز بھی خاصہ جداگانہ تھا۔۔۔

اس لڑکی کا پورا جسم مانو پتھر کا بن گیا ہو۔۔۔اس نے تیزی سے اپنا چہرہ پیچھے کی جانب کیا۔۔۔۔

اگر یہ حیثیت والا ڈرامہ ختم ہو گیا ہو تو میں کچھ دیکھاؤں۔۔۔خاص" تمھارے لیے لایا ہوں۔۔۔"اس لڑکی کی رکی سانسیں۔۔۔حیرت سے پھیلیں آنکھیں۔۔۔وہ چاہ کر بھی نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اس نازک جان پر ذرا ترس کھاتے ہوئے۔۔۔ تھوڑا خود ہی پیچھے ہٹا۔۔۔۔

اس نے فورا اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

وہ لڑکا مسکراتے ہوئے الماری کی جانب چلا۔۔۔تو اریبہ کا رکا ہوا سانس بحال ہوا۔۔۔

اس کے گال بری طرح جل رہے تھے۔۔۔وہ اپنے سرخ پڑتے گالوں کو ہاتھ لگانے لگی۔۔۔

یہ تمھارے لیے۔۔۔"اس کی جانب ایک خوبصورت سہ بیگ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

شکریہ۔۔۔"بغیر کسی جھجک کے اس نے نظریں جھکائے قبول کیا۔۔۔"

اس میں میری خوشی ہے۔۔اس لیے شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

مانا اس کا جملہ بہت سادہ تھا۔۔۔مگر نا جانے کیوں دل کے کانوں کو سننے میں بڑا پیارا لگا۔۔۔

دونوں ہی اب جوانی کی دہلیز پر اپنے قدم رکھ چکے تھے۔۔۔۔ان کے جذبات واحساسات اب بدل رہے تھے۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتی کے فہد کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

اس لڑکے نے پینٹ کی جیب سے اپنا سیل نکالا۔۔۔تو اسکرین پر وردہ نام چمک رہا تھا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔"وہ کہہ کر۔۔۔تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔"

اریبہ کو تھوڑا عجیب لگا اس کا بات کرنے کے لیے باہر جانا۔۔۔

وہ وہیں بیٹھ کر اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

وہ انتظار کرتے کرتے کب بیڈ کے سرہانے سے ٹیک لگا کر سو گ ئی ۔۔۔اسے علم نہیں۔۔۔۔

آنکھ تو تب کھلی۔۔۔جب اپنے چہرے پر کسی کا نرم و گرم لمس محسوس ہوا۔۔۔

آرام سے سو جاؤ۔۔۔میں ویسے بھی باہر جا رہا ہوں۔۔۔"آنکھ کھلتے ہی" اس نے اپنے چہرے پر فہد کو جھکا پایا۔۔۔وہ اتنا نزدیک تھا۔۔۔کے اسکی گرم سانسوں سے وہ اپنے چہرے کو جھلستا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اس کے چہرے پر آتے ریشمی بالوں کو نرمی سے کان کے پیچھے کر۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔۔"اس کی نزدیکی کے سبب وہ ہڑ بڑا کر" بولی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔چلو۔۔۔میں چھوڑ دوں گا۔۔"وہ کہتے ہوئے۔۔۔کھڑا" ہوا۔۔۔

ویسے۔۔۔کس کی کال آئی ی تھی؟؟"وہ تجسس کے سبب پوچھے بغیر نہ رہ" سکی۔۔۔

میری فرینڈ کی۔۔۔"اسنے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد۔۔۔سنجیدگی" سے جواب دیا۔۔۔

فرینڈ؟؟"مقابل حیرت سے دوہراتے ہوئے۔۔۔"

ہاں۔۔۔وردہ۔۔۔مجھے مری میں ملی تھی۔۔۔۔اس کے والد میرے ڈیڈ" کے دوست ہیں۔۔۔ہم نے ساتھ ہی ٹور کیا ہے۔۔۔اِس ایک مہینے میں وہ میری بہت اچھی دوست بن گ ئی۔۔۔۔اور پتا ہے اس کے والد اپنی کمپنی کی ایک برانچ حیدر آباد میں بھی کھول رہے ہیں۔۔۔۔تو ہو سکتا ہے وہ بھی

ان کے ساتھ حیدر آباد آئے۔۔۔۔۔"فہد نے آخری جملہ ایکسائٹڈ ہو کر ادا کیا تھا۔۔۔

اس لڑکے کے لہجے کی ایکسائٹمنٹ۔۔۔ناجانے کیوں اسے اپنے دل کو چھبتی ہوئی معلوم ہوئی۔۔۔

کیااس نے نہیں کہا تھا کے وہ واحد دوست ہے اس کی۔۔۔۔

پھر کیوں اس نے دوستی میں شراکت کی؟؟۔۔۔

پہلی بار اسے احساس ہوا۔۔۔کے اگر فہد اسے کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا تو وہ بھی اس کی انمول دوستی کو کسی اور کے ساتھ شئیر نہیں کر سکتی۔۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟"اس لڑکی کی شکوئے بھری نگاہیں وہ" کیسے نظرانداز کر دیتا۔۔۔فوراہی فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

تم میری جگہ کسی اور کو کیسے دے سکتے ہو؟؟"وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ" استفسار کرنے لگی۔۔۔

دوستی کادائرہ اتنا محدود نہیں ہوتا کے کسی کے آجانے سے کسی دوسرے" کی جگہ چھن جائے۔۔۔"اس نے خاصہ لاپرواہی سے اپنی منطق بیان کی۔۔۔

جسے سن۔۔۔مقابل کھڑی لڑکی کا خون کھول اٹھا۔۔۔

اووو۔۔۔تواپنی باری پر۔۔۔رولز ہی بدل ڈالے۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔پھر یہ" اپنے لیے بھی یاد رکھنا فہد رئیس۔۔۔" وہ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔۔دل جلے انداز میں کہہ کر۔۔۔۔۔تیز قدم لیتی اس کے کمرے سے باہر آگئی۔۔۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔یار۔۔۔" وہ بیگ جو بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہوا" تھا۔۔۔اٹھا کر باہر آیا۔۔۔مگر تب تک وہ جا چکی تھی۔۔۔۔

Husny Kanwal

وہ لڑکی کلاس میں داخل ہوئی ی تو اس کی جانب ہر اٹھنے والی نگاہ ستائی شی تھی۔۔۔حتی کے اریبہ نے فہد کی نظروں میں بھی چمک ابھرتی دیکھی۔۔۔

ورنہ وہ لڑکا۔۔۔کب کسی کو نظر اٹھا کر دیکھنے کی زحمت کرتا تھا۔۔۔۔

وردہ۔۔۔"وہ مسرت بھرے لہجے میں کہ کر۔۔تیزی سے اس کی جانب"
بڑھا۔۔۔

وہ لڑکی دیکھنے میں بہت خوبصورت وامیر زادی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔
کیونکہ وہ اسکول کے لباس میں ملبوس تھی۔۔۔تو اُسے دیکھتے ہی اریبہ سمجھ گئی
تھی۔۔۔کے ان کے اسکول میں داخلہ لے لیا ہے اس لڑکی نے۔۔۔

یہ ہے میری فرینڈ اریبہ۔۔۔"بہت دیر تک وہ دونوں ہنس ہنس کر"
انگریزی زبان میں باتیں کرتے رہے۔۔۔اور وہ لڑکی ناچاہتے ہوئے بھی دل
ہی دل کڑتی و جلتی رہی۔۔۔

دس منٹ بعد جا کر اسے اچانک اریبہ کا خیال آیا۔۔۔تو وہ وردہ کو اس سے ملانے۔۔۔اس کی ڈیسک کے پاس لے آیا۔۔۔

اریبہ انھیں اپنی جانب آتا دیکھ۔۔فوراً ہی پڑھنے کی اداکاری کرنے لگی۔۔۔

فہد کا ادا کیا ہوا جملہ جیسے ہی کانوں کی سماعت سے ٹکرایا۔۔۔اس نے تیزی سے احتجاجی نظریں اٹھا کر۔۔اس کی جانب دیکھا۔۔۔

دوست؟؟۔۔۔یا منگیتر؟؟"اریبہ نے وردہ کا لحاظ پسِ پشت ڈال" کر۔۔۔فہد کے روبرو کھڑے ہو کر۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال بھرم سے پوچھا۔۔۔

کیادل میں چور آگیا تھااس کے ؟؟۔۔۔پھر کیوں نہ بتایاکے منگتیر ہے اس کی ؟؟۔۔۔

مجھے پتاہے۔۔۔تم منگیتر ہو۔۔۔"فہد جواب دیتااِس سے قبل ہی وردہ نے" مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

تمھیں کیا لگتاہے۔۔۔۔میں نے نہیں بتایاہو گا؟" وہ فوراہی گھورتے" ہوئے۔۔۔ایک ابرواچکا کر۔۔۔برہمی سے پوچھنے لگا۔۔۔

وہ لڑکی شک کر رہی تھی اس کی نیت پر۔۔۔وہ کیسے نظرانداز کر سکتا تھا۔۔۔۔

"تو پھرابھی کیوں نہیں کہا۔۔۔"

اسکیوزمی۔۔۔سوری۔۔۔میں بیچ میں بول رہی ہوں مگر۔۔۔فہد نے مجھے" پہلے سے بتایا ہوا ہے۔۔۔"وردہ فوراہی لڑائی سلجھانے کی نیت سے بولی۔۔۔۔

تو پھر یہ بھی بتایا ہو گا۔۔۔کے ہماری دوستی میں کسی تیسرے کی گنجائش" نہیں۔۔۔"وہ اتنی سرد مہری سے دوٹوک انداز میں وردہ کے منہ پر بولے گی ۔۔۔اس کی توقع نہیں تھی فہد کو۔۔۔۔

اریبہ پلیز۔۔۔تم مجھے شرمندہ کر رہی ہو اب۔۔۔"اس کے جملے نشتر سے" زیادہ دلخراش معلوم ہے اسے۔۔۔۔

میں چلتی ہوں۔۔۔ویسے بھی بریک ختم ہونے والا ہے۔۔۔" وردہ اپنی" وجہ سے ان دونوں کو لڑتا دیکھ۔۔شرمندہ سی ہوئی ی۔۔۔اس نے وہاں سے جانے میں ہی عافیت محسوس کی۔۔۔

وہ کہہ کر تیزی سے وہاں سے چلی گ ئی۔۔۔۔۔

میں شرمندہ کر رہی ہوں؟؟" وہ حیران ہو کر۔۔۔"

ہاں۔۔۔" وہ غصے سے کہہ کر۔۔۔وردہ کے پیچھے چل دیا۔۔۔۔"

اُس سنگ دل کی ایک ہاں۔۔۔پورے دن اسے اپنے کانوں میں گونجتی ہوئی ی محسوس ہوئی ی۔۔۔

وہ پورے دن اپنے کمرے میں بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ کر۔۔۔روتی رہی۔۔۔

ٹھیک ہے جب وہ ن ئی ی دوست بنا سکتا ہے تو میں کیوں نہیں۔۔۔" یہ " سوچ کر۔۔۔اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔اور اسٹور روم کی جانب بڑھی۔۔۔جہاں اس نے وہ میک بک پرو رکھا تھا۔۔۔

اسے اٹھا کر اپنے کمرے میں لائی ی۔۔۔اور بیڈ پر بیٹھ کر اسٹارٹ کیا۔۔۔۔

یہ دیکھ تھوڑی مایوس ہوئی ی کے اُس لڑائی کے بعد سے اس لڑکے کی کوئی ی میل نہیں آئی ی۔۔۔۔۔۔

"بڑی ہمت جمع کر۔۔۔فقط ایک لفظ لکھا۔۔۔"ہیلو

دوسری جانب سے فوراجواب آیا۔۔۔جیسے آن لائی ن ہی بیٹھا

"ہو۔۔۔"پھینکا نہیں تم نے اب تک؟؟

سوال کوپڑھ کر وہ خاصہ شرمندہ سی ہوئی ی۔۔۔اسے امید نہیں تھی۔۔۔کے مقابل ڈائی ریکٹ یہ سوال کرئے گا۔۔۔

تم نے یقیناً مجھے دیکھنے کے چکر میں رکھا ہوا ہے اِسے۔۔۔ہے"

ناں؟؟۔۔۔"ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کے کیا جواب دے۔۔کے دوسری میل آئی ی۔۔۔جسے پڑھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔

وہ اجنبی کیا دماغ پڑھ سکتا تھا اُس کا؟؟۔۔

تمھیں کیسے پتا چلا کے میں کیا سوچ رہی تھی؟؟" وہ اِس قدر حیران تھی" کے پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔

اس کا سوال ٹرانسلیٹ کر کے پڑھتے ہی۔۔۔اس کے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔

"ویسے تمھارا یہ آئی یڈیا کام نہیں کرنے والا۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔۔"وہ خاصہ تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔"

کیونکے ہم ابھی نیو یارک شفٹ ہوئے ہیں۔۔۔۔بہت کام بکھرے پڑے" ہیں۔۔کل مام مجھے یہاں کے اسکول میں ایڈمیشن دلانے جائی یں گی۔۔۔دعا کرؤ۔۔۔۔۔ٹیسٹ پاس کرلوں۔۔۔۔ورنہ تمھارا لینے آنا تو دور کی

بات۔۔۔میرا اپنا بھی چھن جائے گا۔۔۔پڑھائی ی کے معاملے میں میری مام بہت سخت ہیں۔۔۔۔۔"اس کا جواب خاصہ دوستانہ معلوم ہوا۔۔۔جسے پڑھ کر چہرے پر از خود ہی مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔۔

"تم اکلوتے ہو؟؟"

"نہیں۔۔۔۔ایک بڑا بھائی ی۔۔اور چھوٹی بہن ہے۔۔۔"

ماشاءاللہ۔۔۔۔ویسے تمھارا نام کیا ہے؟؟"اس لڑکی نے اپنے ہونٹوں کو" چباتے ہوئے۔۔۔بڑے اشتیاق سے استفسار کیا۔۔۔اس امید کے ساتھ کے اس بار تو وہ اپنا نام بتا ہی دے گا۔۔۔۔

جس سے تم پکارنا چاہو۔۔۔۔وہی نام ہے میرا۔۔۔پر پلیز گالی" نہیں۔۔۔میں غلط لفظوں کو اپنی ذات کے لیے برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔بہت ایزی فارمولا ہے میری دوستی کا۔۔۔عزت دو اور عزت لو۔۔۔۔"اس نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

رکھ لیتی ہوں۔۔۔۔آخر تم E ہمم۔۔۔۔چلو تو پھر میں تمھارا نام مسٹر" میرے ای۔ میل فرینڈ ہوناں۔۔۔۔تم نے ابھی تک بتایا نہیں۔۔۔۔تم "مجھے کیسے جانتے ہو؟؟۔۔۔

ای۔ میل فرینڈ؟؟۔۔۔مطلب میں دوستی پکی سمجھوں؟؟"مقابل نے" مسکراتے ہوئے اس کے الفاظ پکڑے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔شاید میں زیادہ بول گ ئی۔۔۔کیا اپنے الفاظ واپس لینے کی" "اجازت ہے؟؟۔۔۔میں تو تمھیں جانتی تک نہیں۔۔پھر دوستی کیسی؟؟

نہیں۔۔۔۔میں اجازت نہیں دینے والا الفاظ واپس لینے کی۔۔۔اور رہی" جاننے کی بات۔۔۔۔۔تو چلو۔۔۔آج سے ایک دوسرے کو جاننا شروع کرتے ہیں۔۔۔۔"اس کی باتیں از خود گواہ تھیں کے وہ انٹرسٹڈ ہے اریبہ کی شخصیت میں۔۔۔۔

مجھے تمھیں جاننے میں کوئی ی انٹرسٹ نہیں۔۔۔"اریبہ نے فوراہی اسے" لال جھنڈی دیکھائی ی۔۔۔۔پھر زیرِلب مسکرانے لگی۔۔۔۔

بالکل۔۔۔تب ہی میری ساری ای۔میلز آپ کے سوالوں سے بھری" ہیں۔۔۔۔"اس نے اسمارٹ مسکراہٹ چہرے پر سجائے جواب دے کر۔۔۔۔۔ترکی پہ ترکی ماری۔۔۔۔۔

میں صرف اتنا جاننا چاہتی ہوں۔۔تم مجھے کیسے جانتے ہو؟؟"نہایت" فرصت سے جو مقابل نے موضوع گل کیا تھا۔۔۔وہ دوبارا اسے کھینچ لائی ی تھی۔۔

خوابوں میں دیکھتا ہوں تمھیں"اس کا جواب پڑھ۔۔۔وہ ہنسنے لگی۔۔۔۔" واقعی؟؟؟۔۔اور کیا کر رہی ہوتی ہوں میں تمھارے خوابوں میں؟"وہ" خاصہ استہزائی یہ انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔

چیخ چیخ کر رو رہی ہوتی ہو۔۔۔"اس نے خاصہ سنجیدگی سے جواب" دیا۔۔ مگر مقابل اسے مزاق گمان کرتے ہوئے۔۔۔ہنسنے لگی۔۔۔

"بس کرؤ۔۔۔میں سیرس پوچھ رہی ہوں۔۔۔تم کیسے جانتے ہو مجھے؟؟؟"

میں بھی سیرس ہی ہوں۔۔۔"اس کا جواب پڑھ۔۔۔وہ سر نفی میں جھٹکنے" لگی۔۔۔

اگر تم ایسے جھوٹ بولو گے ناں۔۔تم مجھے نہیں لگتا ہماری دوستی ہو سکتی" ہے۔۔۔"اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہا۔۔۔اب یہ تم پر ہے کے تم یقین کرؤ یا نہ" کرؤ۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔ویسے تمھاری عمر کیا ہے؟؟"وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں" پا رہی تھی اس کی شخصیت کے متعلق پوچھنے سے۔۔۔

ابھی تو کوئی ی کہ رہا تھا کے اسے مجھ میں انٹرسٹ نہیں۔۔۔"اس نے" ٹوکتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے مت دو جواب۔۔۔میں جا رہی ہوں۔۔اللہ حافظ۔۔۔"اس" نے خاصہ نروٹھے پن سے جواب دیا تو مقابل اس کی میل پڑھ کر۔۔۔۔ مسکرانے لگا۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔ناراض کیوں ہوتی ہو۔۔۔بتا رہا ہوں۔۔۔پندرہ سال عمر ہے" "میری۔۔۔

"اووو۔۔۔۔۔۔۔کون سی کلاس میں؟؟"

"اور تم؟؟...9۔۔th"

اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔"....th میں بھی 9"

دل کی اداسی مانو بالکل غائب ہو گئی تھی اس اجنبی سے باتیں کرتے کرتے۔۔۔۔

اگر یہ دوستی کی ابتدا تھی تو بری نہ تھی اس لڑکے کی نظر میں۔۔۔۔

چلواللہ حافظ۔۔۔بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔"اریبہ کے کہتے ہی اس" نے مسکراتے ہوئے۔۔۔"اللہ حافظ"کہا۔۔۔

ابھی اس نے میک بک بند کیا ہی تھا۔۔۔کے اگلے ہی لمحے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

"کون؟؟؟"

اریبہ۔۔۔میں۔۔۔"اپنی والدہ کی آواز سن۔۔وہ چونکی۔۔۔"

آج جلدی واپس آگ ئی یں آپ؟"اس نے دروازہ کھولتے ہوئے" ۔۔مسکرا کر پوچھا۔۔۔

نہیں تو۔۔۔میں تو اپنے وقت پر ہی لوٹی ہوں۔۔۔"وہ اپنے دوپٹے سے" چہرے پر آتا پسینہ صاف کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

اریبہ نے فوراً ان کے ہاتھ میں پکڑے سامان کے شاپر کو لیا۔۔"تو کیا چھ بج گ ئی ے؟؟۔۔میں تین گھنٹے ای سے باتیں کرتی رہی؟؟"وہ آہستگی سے بڑبڑائی ی۔۔۔

کیا بول رہی ہو؟؟"ندا بیگم سن نہیں سکی تھیں۔۔۔۔"

کچھ نہیں۔۔۔وہ میری اس ای۔ میل والے سے بات ہوئی ی" آج۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

ای۔ میل والے سے؟؟۔۔کیا؟؟۔۔"اس کم سن لڑکی کے چہرے پر سجی" پیاری سی مسکراہٹ دیکھ۔۔۔وہ اندازہ لگا چکی تھیں کے دوستی ہو چکی ہے دونوں کی۔۔۔

کچھ خاص نہیں۔۔بس وہی جو دوست کرتے ہیں۔۔"لاپرواہی سے گویا" ہوئی ی۔۔۔

اوکے۔۔۔تو۔۔۔تم نے دوست بنالیا اسے؟؟"وہ حیران ہو کر۔۔۔۔" ہاں۔۔۔جب فہد شراکت کر سکتا ہے دوستی میں۔۔۔تو میں کیوں" نہیں"اس نے منہ بسور کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

شراکت؟؟۔۔۔فہد نے نیا دوست بنایا ہے؟؟"ان کے لیے یہ بات کافی" حیران کن تھی۔۔۔

جی۔۔۔وہ بھی لڑکی۔۔۔اور اپنی باری پر کہتا ہے۔۔۔کے دوستی کا دائرہ" محدود نہیں ہوتا۔۔۔ساتھ ساتھ سب کے سامنے کہا۔۔۔کے میں شرمندہ کرتی ہوں اسے۔۔۔"اس کی آنکھوں میں پھر ایک بار آنسو جھلک آئے تھے۔۔۔

فہد نے واقعی تم سے ایسا کہا؟؟"وہ بے یقینی سے پوچھنے لگیں۔۔"

جی۔۔۔"اس کی نیم شہد رنگ آنکھوں سے ناچاہتے ہوئے بھی آنسو کا" ایک قطرہ جھلک ہی گیا۔۔۔جسے تیزی سے صاف کرتے ہوئے۔۔۔وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

وہ اپنی والدہ کے سامنے رو کر انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس کا ذکر بھی دل کو مایوس کر رہا تھا۔۔۔بے چین کر رہا تھا۔۔۔بے قرار کر رہا تھا۔۔۔

کبھی کبھار ہمیں کسی سے باتیں کرنا اچھا لگتا ہے۔۔۔مگر یہ چارم صرف اس کی موجودگی تک ہی محدود ہوتا ہے۔۔۔پھر وہی اداسی۔۔۔وہی سیاہ رات۔۔۔وہی اکیلا پن۔۔۔اور وہی ہم۔۔۔۔

وہ کھڑکی پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

سورج اپنی کرنیں سمیٹتا۔۔۔جبکے آہستہ آہستہ اندھیرا پورے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لیتا نظر آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکی اداسی سے اس منظر کو دیکھتی رہی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ہیلو ڈیڈ۔۔۔"وہ اسکول سے نکلا ہی تھا...کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔"

"ہیلو۔۔ایک کام تھا۔۔۔"

"جی۔۔۔حکم کریں۔۔۔"

وردہ کواپنے ساتھ گھر لے آؤ۔۔۔اس کے والد ہمارے یہاں آئے ہوئے" ہیں۔۔"رئیس صاحب کے بولتے ہی۔۔۔وہ سوچ میں پڑا۔۔۔

انکار وہ کر نہیں سکتا تھا۔۔۔اور ہاں کرنے کی ہمت نہیں ہوئی ی۔۔۔کیونکے وردہ کواپنے ساتھ گاڑی میں بیٹھانے کا مطلب۔۔۔ اریبہ سے لڑائی ی تھا۔۔اور وہ مزید اس لڑکی کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

چلو۔۔۔جلدی آجاؤ۔۔۔"انھوں نے کہ کر کال منقطع کردی۔۔۔"

وردہ۔۔۔"وہ جیسے ہی باہر نکلی۔۔۔فہد نے تیزی سے اس کا نام پکارا۔۔۔"

فہد۔۔۔"وہ آہستہ قدم لیتی اس کے پاس چلتی ہوئی ی آئی ی۔۔۔"

"ہاں؟؟؟"

"وہ۔۔۔میرے ڈیڈ کا فون آیا تھا بتانے کے لیے۔۔۔کے تمھارے والد ہمارے گھر آئے ہوئے ہیں۔۔۔اس لیے تمھیں بھی گھر لے آؤں۔۔"اس نے نرمی سے کہا۔۔۔جس پر وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

"مگر تم تواریبہ کے ساتھ جاتے ہوناں؟؟"جیسے ہی فہد نے گاڑی کا ڈور اس کے لیے اوپن کیا۔۔۔وہ بیٹھنے کے بجائے۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔ہچکچاہٹ کے ساتھ گویا ہوئی ی۔۔۔

ہاں۔۔وہ آجائے تو ساتھ ہی چلتے ہیں۔۔"اس لڑکے نے اپنی پریشانی کو"
اُس کے سامنے ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔باقدرے نارمل انداز میں کہ
کر۔۔۔اسکول کے دروازے کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

وردہ نے اس کا نارمل لہجہ دیکھ۔۔۔گمان کیا کے ان دونوں کے درمیان
لڑائی ختم ہوگئی ہے۔۔۔اس لیے مسکراتے ہوئے۔۔۔۔۔گاڑی میں
بیٹھنے لگی۔۔۔

وہیں دوسری جانب اسی لمحے اریبہ اسکول سے نکلی۔۔۔

اس کی سب سے پہلے نگاہ گاڑی کے پاس کھڑے فہد پر۔۔۔اور پھر گاڑی میں
بیٹھتی ہوئی وردہ پر پڑی۔۔۔

اوو۔۔۔تو آج سے یہ میرے ساتھ گاڑی بھی شئ رکرنے والی"

ہے۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بڑبڑائی ی۔۔۔۔

Husny Kanwal

وہ خاصہ غصے میں گھر لوٹی تھی۔۔۔

بیگ سے دروازے کی چابی نکالی۔۔۔اور لاک کھولنے لگی۔۔۔

مگر اپنے غصے کے سبب اس نے زیادہ زور لگا دیا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے چابی دروازے میں ہی اٹک گ ئی تھی۔۔۔

کیا مصیبت ہے؟؟۔۔۔"وہ جز بز ہو کر۔۔۔"

دس منٹ تک وہ دھوپ میں کھڑی اٹکی ہوئی چابی نکالنے کی کوشش کرتی رہی۔۔۔آتے جاتے راہ گیر اسے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کسی اور کے گھر کا دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔۔جس کے سبب اس کے غصے کا پارہ آسمانوں سے باتیں کرنے لگا تھا۔۔۔۔

"دفع ہو۔۔"جب چابی نہ نکلی۔۔۔تو جھنجھلا کر کہتے ہوئے۔۔۔زور سے دروازے کو لات ماری۔۔۔

بس لات کا پڑنا تھا۔۔۔کے اٹکی چابی نیچے گر گئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

اووو۔۔۔شکر۔۔۔"اتنی خوشی تو کبھی اپنے امتحان میں پاس ہونے کی بھی" نہیں ہوئی ی ہو گی جو اُس لمحے۔۔۔اس اٹکی ہوئی ی چابی کے نکلنے کی ہوئی ی تھی۔۔۔

اس بار بجائے غصے کے۔۔۔نہایت محتاط ہو کر۔۔۔نرمی سے دو بار ادروازہ کھولنے کی کوشش کی۔۔۔

دروازہ کھلتا دیکھ۔۔۔ایک گہرا سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔

اندر آتے ہی۔۔۔بیگ بیڈ پر ڈالنے کے بعد۔۔۔بجائے یونیفارم چینج کرنے کے۔۔۔میک بک لے کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

ہیلو؟؟"اس نے میل سینڈ کی۔۔۔"

بہت دیر تک بیٹھ کر اسکرین کو تکتی رہی۔۔۔مگر جواب نہ آیا۔۔۔

کوئی ی فرض تو نہ تھا مقابل پر کے فوراجواب دے۔۔۔مگر پھر بھی اس کا غصہ بڑھنے لگا۔۔۔"اوو۔۔۔تو ایٹیٹیوڈ دکھا رہا ہے مجھے۔۔۔"ابھی وہ دانت پیس کر کہتے ہوئے۔۔۔میک بک بند ہی کر رہی تھی۔۔۔کے دوسری جانب سے میل آئی ی۔۔۔

۔۔۔گڈ مارننگ۔۔۔"اس کی میل پڑھتے ہی وہ الجھی۔۔۔"

دوپہر کے دو بجے گڈ مارننگ کون کرتا ہے؟؟"؟؟"اس نے فورا میل کی۔۔۔"

نہیں Time difference اووو۔۔۔ تمھیں"

معلوم؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور مجھے لگا تم نے فجر کی نماز پڑھانے کے لیے میل کی ہے۔۔۔"اس نے آنکھ مسلتے ہوئے۔۔ مسکرا کر لکھا۔۔۔

اس کی میل پڑھتے ہی۔۔۔اریبہ نے اپنی زبان دانتوں میں دبائی ی۔۔۔

کیسے بھول گ ئی۔۔ Time difference وہ

یقینا یہ مجھے بے وقوف سمجھ رہا ہو گا۔۔۔۔اپنا کیک کٹ والیا میں نے" تو۔۔۔۔آج کا دن ہی خراب ہے۔۔۔"وہ کڑتے ہوئے بڑبڑائی ی۔۔۔۔

کوئی ی ہے دوسری جانب ؟؟۔۔یا میں خود سے ہی باتیں کر رہا ہوں"اس"
نے جواب نہ دیا۔۔۔تو کچھ دیر بعد ہی مقابل کی جانب سے دوبارا میل
آئی ی۔۔جسے پڑھ کر نا جانے کیوں چہرے پر مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔میں ہوں۔۔۔اور سوری۔۔۔اتنی صبح تنگ کرنے کے"
لیے۔۔۔"اس نے شرمندگی سے معافی طلب کی۔۔۔

کوئی ی بات نہیں۔۔۔جب دل چاہے میل کرؤ۔۔۔۔فیل"
فری۔۔۔دوستی میں اتنے تکلف نہیں ہوا کرتے۔۔۔۔اس لیے یہ سوری
جیسے لفظ تب کہنا جب واقعی کوئی ی بڑی بات ہو۔۔۔اتنی معمولی سی باتوں پر
نہیں۔۔۔"اس نے دوستانہ انداز میں جواب دیا۔۔۔

مجھے تو لگا تھا کے تم کہو گے۔۔۔دوستی میں نو سوری نو تھینک "

یو۔۔۔۔"اس نے فورا مسکراتے ہوئے میل کی۔۔۔

نہیں بھئی ی۔۔۔ فلمی ڈائیلاگ س نہیں بول سکتا میں۔۔۔خدا نے دل دیا"

ہے مجھے بھی ایک عدد۔۔۔۔شیطان میرے ساتھ بھی موجود

ہے۔۔۔۔اچھائی کو دل میں گھر کرنے میں وقت لگتا ہے مگر برائی کو

نہیں۔۔۔۔اِس لیے موقع محل کے اعتبار سے یہ دونوں چیزیں ضروری

ہوتی ہیں۔۔۔"اس کی منطق واقعی دلچسپ وسادہ تھی۔۔۔جسے پڑھ

کر۔۔۔وہ مسکرانے لگی۔۔۔

"ہمم۔۔۔چلو۔۔۔تم سو جاؤ۔۔۔بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔"

نہیں۔۔اب نیند نہیں آئے گی۔۔۔اس لیے کر لو بات۔۔۔۔میں ایک بار" سو کر اٹھ جاؤں تو دوبارا نہیں سو پاتا۔۔۔۔سوائے جب سر میں درد ہو۔۔۔"

اچھا۔۔۔۔اور ٹیسٹ کیسا ہوا تمھارا؟؟۔۔۔"اس نے بڑے اشتیاق" سے پوچھا۔۔۔

بڑی جلدی یاد آگیا آپ کو۔۔۔"فوراہی طنز کا تیر چلا مقابل کی جانب" سے۔۔۔۔جیسے اس لڑکی نے کوئی ہی ہر از خم چھیڑ دیا ہو۔۔۔

اللہ اللہ۔۔۔تم تو ایسے بول رہے ہو جیسے انتظار کر رہے تھے میرے پوچھنے" کا"اریبہ کی نظر میں۔۔۔وہ صرف ایک عام سی دوست تھی اس کی۔۔۔وہ بھلا کیوں اس کی میل کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

بالکل کر رہا تھا۔۔۔پورا دن کیا۔۔۔مگر تم نے پوچھا ہی نہیں۔۔۔"مقابل" کی جانب سے خاصہ تپا ہوا جواب موصول ہوا۔۔۔جسے پڑھ وہ حیران ہوئی ی۔۔۔

سوری۔۔۔آئی یندہ یاد سے پوچھوں گی۔۔۔"پہلے تو سمجھ ہی نہیں آیا کہ" کیا جواب دے۔۔۔مقابل جتنی اہمیت دے رہا تھا۔۔۔اتنی کی اسے کوئی ی توقع نہ تھی۔۔۔۔وہ خاصہ حیرانی کے عالم میں تھی۔۔۔۔

مگر بہت اچھا لگا اس کا سادہ و دل کھول کر بات کرنے کا انداز دیکھ۔۔۔۔اس نے محسوس کیا کے مقابل اس سے بناوٹی باتیں نہیں کر رہا۔۔۔نہ فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔

شاید یہی وجہ تھی۔۔۔کے اس سے معافی مانگنا۔۔۔اس کے آگے جھکنا نہ لگا۔۔۔پھر جو دل میں آیا۔۔۔وہ بغیر وقت ضائع کیے لکھ دیا۔۔۔

گڈ۔۔۔ویسے میں باسکٹ بال ٹیم میں بھی سلیکشن کے لیے ٹیسٹ دینے" والا ہوں۔۔۔"اس کے بتاتے ہی۔۔۔مقابل ایکسائٹڈ ہوئی ی۔۔۔

"باسکٹ بال ٹیم۔۔۔واووووو"

"لگتا ہے تمھیں بہت پسند ہے"

بالکل۔۔۔"اس لڑکی کا جواب پڑھتے ہی اس کے گلابی لبوں پر بڑی سی" مسکان بکھر ئی ی۔۔۔

"مجھے لگتا ہے ہماری پسند ملتی جھلتی ہے"

صرف ایک چیز میں۔۔۔"وہ لڑکی خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔۔"

ہو سکتا ہے اور چیزوں میں بھی ملتی ہو۔۔۔مجھے تو یہی لگتا ہے۔۔۔کے ملتی" ہو گی"اریبہ کو اس کا دیا جواب پُر اعتماد لگا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔تو چلو ٹیسٹ کر لیتے ہیں"اس نے فورا میل کی۔۔۔"

کیسے؟؟"وہ ابرو اچکا کر۔۔۔۔ تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔"

کچھ آسان سوالوں سے۔۔جیسے تمھارا فیورٹ فروٹ؟؟"وہ خاصہ دلچسپی" سے پوچھنے لگی۔۔۔

"_____ہم oranges__"

"میرا آم___"

نہیں۔۔۔مجھے آم سے الرجی ہے۔۔۔اسے کھاتے ہی میری پوری جلد" لال پڑ جاتی ہے۔۔۔اور خارش ہونے لگتی ہے۔۔۔"اس کا جواب پڑھتے ہی۔۔وہ دکھی ہونے لگی۔۔۔

اوو۔۔۔ تمھارے لیے بہت دکھ ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔تم پھلوں کا بادشاہ کھا" "نہیں سکتے۔۔۔

ہاں۔۔۔مگر باقی سارے فروٹس کھا سکتا ہوں۔۔۔اس لیے دکھی ہونے" کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔چلو۔۔اب میں پوچھتا ہوں۔۔۔۔فیورٹ کلر؟؟"۔۔۔

لال۔۔۔"تیزی سے جواب آیا۔۔۔"

"میرا سفید۔۔۔"

"اب میری باری۔۔۔۔کھانے میں کیا پسند ہے؟؟"

"مام کے ہاتھ کا پیزا۔۔۔"

اوو۔۔۔ہم اس میں بھی سیم نہیں۔۔۔میرا بریانی۔۔۔۔ویسے کبھی"
"پاکستانی بریانی کھائی ی ہے؟

۔۔۔۔ہاں۔۔۔مگر بہت اسپائسی ہوتی ہے۔۔۔دو چمچوں سے زیادہ نہیں"
کھا پایا تھا۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے لکھا۔۔۔۔

اوو۔۔۔اس کا مطلب تم اسپائی سی کھانے پسند نہیں کرتے"وہ لڑکی اندازہ"
لگاتے ہوئے۔۔۔

تھوڑا بہت کھا سکتا ہوں۔۔زیادہ نہیں۔۔۔پیٹ میں درد ہو جاتا ہے"
"میرے۔۔۔۔

گانا کون سہ پسند ہے تمھیں؟؟"اس کے سوال پر وہ سوچ میں پڑئی ی۔۔۔

گانا؟؟۔۔۔ہمم۔۔۔۔میں گانے نہیں سنتی۔۔۔"اس کا جواب پڑھ کر وہ کافی حیران ہوا۔۔۔

تم گانے نہیں سنتی؟؟۔۔۔"وہ دوبارا تصدیق کرنے لگا۔۔۔۔"

بہت کم۔۔۔۔بس شادیوں میں جو چلتے ہیں۔۔۔۔۔یا گلی محلے میں۔۔۔وہ مجبورا۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

واو۔۔۔شاید میں پہلی بار کسی ایسی لڑکی سے ملا ہوں جو گانے نہیں سنتی"اس کی میل پڑھتے ہی۔۔۔۔اس نے تیزی سے لکھا۔۔۔

"یعنی ہم ملے ہیں؟؟۔۔۔"

"خوابوں میں تو۔۔۔ہاں۔۔۔"

اس کا جواب پڑھ۔۔۔وہ تھوڑا جھنجھلائی ی۔۔۔

"خوابوں کے علاوہ؟؟"

چلو۔۔۔بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔مجھے تیار بھی ہونا ہے اسکول جانے کے لیے۔۔"اریبہ سمجھ گ ئی تھی اس نے دانستہ طور پر جواب نہیں دیا۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔"اس سے بات کرنے کے بعد وہ کافی اچھا محسوس کر رہی" تھی۔۔۔۔

اس کا فہد پر غصہ اب کافی حد تک کم ہو چکا تھا۔۔۔

وردہ کو گاڑی میں بیٹھتا ہوا دیکھنے کے بعد۔۔۔اس نے پیدل آنے کو ہی فوقیت دی۔۔۔

اسے علم تھا کے فہد اسے فورس کرئے گا گاڑی میں بیٹھنے کے لیے۔۔۔اس لیے دوسرے راستے سے گھر واپس آئی ی۔۔۔

غصے کے سبب اپنا سیل بھی سوئی چ اف کر دیا تھا۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

آہستہ آہستہ اریبہ نے فہد کی وردہ سے دوستی کو قبول کر لیا۔۔۔۔۔۔

وردہ کے آنے سے فہد کا رویہ خاصہ تبدیل ہوا۔۔اس نے ن ئی ے دوست بنانا بھی شروع کیے۔۔۔

وقت کو تو جیسے پنکھ لگے ہوں۔۔چار سال یوں گزرے کے خبر ہی نہ ہوئی ی۔۔۔

"یار۔۔۔میرا اسائی منٹ بھی دیکھ۔۔۔۔"وہ اور فہد ایک ساتھ یونی کی سیڑھیوں سے اتر رہے تھے۔۔کے سامنے سے ایک خوبصورت سی لڑکی

سیڑھیوں پر چڑھی۔۔۔جو نہایت جاذبِ نظر لباس زیب تن کی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

فہد بولتے بولتے رکا۔۔۔جس پر اریبہ اس کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔

جب اس سنگ دل کو کسی اور لڑکی کو تکتا دیکھا تو بری طرح جلی۔۔۔۔

یہ دیکھ مزید آگ بگولہ ہوئی ی کے وہ اس کی موجودگی کو بھی اہمیت نہیں دے رہا۔۔۔اور مزے سے اسی کے سامنے کسی اور لڑکی کو دیکھنے میں مگن ہے۔۔۔۔

وہ نوجوان اس لڑکی کو نظروں سے اوجھل ہو جانے تک دیکھتا رہا۔۔

ہاں۔۔میں کیا بول رہا تھا؟"جب وہ لڑکی چلی گ ئی۔۔۔تو وہ حواسوں" میں لوٹا۔۔۔پھر واپس اریبہ کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔ذہن پر زور ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔"وہ جز بز ہو کر کہتی۔۔۔تیز قدم لیتی ہوئی ی۔۔۔اس سے" پہلے کلاس روم میں داخل ہو گ ئی۔۔۔

گھر واپسی پر۔۔۔روزانہ کی طرح سب سے پہلے میک بک لے کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

مجھے یقین نہیں آتا۔۔۔کوئی ی اتنا بھی بے شرم ہو سکتا ہے۔۔۔وہ میرے" سامنے لڑکی تاڑ رہا تھا۔۔۔۔"باتوں ہی باتوں میں اس نے ای کو بتایا۔۔۔۔

وہ خاصہ دکھی تھی فہد کے اِس عمل پر۔۔۔

تو کیا ہو گیا۔۔۔ لڑکا ہے یار۔۔۔۔ بندر گلاٹی مارنا نہیں چھوڑ" سکتا۔۔۔۔"اس نے سمجھانے والے انداز میں۔۔۔اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

روزانہ اس کی میل کے نوٹیفکیشن کے سبب ہی آنکھ کھلتی تھی اس بیچارے کی۔۔۔اب تو جیسے عادی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

پھر بھی۔۔۔اتنا ہی لحاظ رکھ لے کے منگیتر ہوں اس کی۔۔۔"اس نے" جز بز ہو کر لکھا۔۔۔

ان چار سالوں میں اریبہ نے ای سے انگریزی سیکھ لی تھی۔۔۔اور اسے اپنی اردو بھی بہت حد تک سیکھادی تھی۔۔۔۔

اب انھیں ٹرانسلیٹر کی ضرورت نہیں پڑتی تھی ایک دوسرے سے بات کرنے کے لیے۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح جانتے و سمجھتے تھے۔۔۔

ارے ہاں۔۔میں بتانا بھول گیا تمھیں۔۔۔۔کل مجھے یونی میں اسٹیلا نے" پرپوز کیا۔۔۔"اس کی میل پڑھتے ہی۔۔۔ناجانے کیوں دل کو عجیب سہ کچھ ہوا۔۔۔جیسے کسی نے مٹھی میں دل کو بھینچ لیا ہو۔۔۔

تو۔۔۔تم نے کیا جواب دیا۔۔۔"اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔"

"ابھی کوئی ی جواب نہیں دیا میں نے۔۔۔"

"کیوں؟؟۔۔۔تم تو کہتے ہو پوری یونی کی سب سے خوبصورت لڑکی ہے وہ۔۔۔۔"اس نے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔

"کیونکے مجھے کسی اور سے پوچھنے کی بہت خواہش ہے۔۔۔جبکے میں واقف ہوں اس کا جواب کیا ہو گا۔۔۔پھر بھی۔۔۔۔"اس کی آنکھوں سے نیند کا خمار یک دم غائب ہوا اور اس کی جگہ اداسی بھر آئی ی۔۔۔۔

"کس سے؟"نہایت اشتیاق سے پوچھا۔۔۔

تمھارے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔۔۔"اس نے جھنجھلا کر۔۔۔سوال" پلٹا۔۔

کیا وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔کے اس کے علاوہ اس کی کوئی ی فی۔ میل فرینڈ نہیں تھی۔۔۔

خواہشمند تو نا جانے کتنی ہی ہوئی یں۔۔اور ہو رہی تھیں۔۔۔مگر اس نے اریبہ کے بعد کسی کو یہ شرف بخشا ہی نہیں۔۔۔

اچھا میچ کیسا رہا تمھارا؟" مقابل نے موضوع یک دم بدلا۔۔۔"

اس کا موضوع بدلنا۔۔۔اس لڑکے کے گلابی ہونٹوں پر اداسی سے مسکراہٹ بکھیر لایا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔ہم ہر بار کی طرح جیت گ ئی ے۔۔۔ تمھیں پتا ہے"

۔۔۔۔میں نے ایک گانا سنا ہے۔۔۔اردو میں ہے۔۔۔جب سے سنا ہے۔۔۔دل کرتا ہے۔۔۔ تمھیں بھی بھیجوں۔۔۔۔اس لیے پلیز یہ سننے کی زحمت دے لو اپنے کانوں کو۔۔۔۔۔"اس میل کے ساتھ ہی ایک گانے کا لنک تھا۔۔۔

کیا بنو گی میری جی۔ایف۔۔۔۔میں اب تک سنگل ہوں۔۔۔ہونے کو بڑا" من ہے بے۔بی۔۔۔ون سے ٹو۔۔۔ون سے ٹو۔۔۔"گانا سنتے ہی۔۔۔پہلے تو وہ زور سے ہنسی۔۔۔۔

تین چار منٹ تک۔۔۔تو وہ لوٹ پوٹ ہو کر ہنستی ہی رہی۔۔۔۔۔اور پھر اچانک کچھ یاد آجانے پر اداس ہو گ ئی۔۔۔

تم مجھے لائی ن دے رہے ہو؟؟؟" مقابل کو اداسی محسوس نہ ہو اس "
کی۔۔۔اِس لیے تیزی سے۔۔۔شرارتی انداز میں میل کی۔۔۔

لائی ن۔۔۔توبہ توبہ۔۔۔یہ گندے بچے مارتے ہیں۔۔میں شریف ہوں "
ڈئی یر۔۔۔۔۔۔میں ڈائی ریکٹ پرپوز کرنے کی جرأت کر رہا
ہوں۔۔۔"اس نے بھی اُسی کی طرز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

ای۔۔۔مزاق بہت زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔"وہ جان کر بھی انجان "
بنی۔۔۔یا واقعی اس کے پرپوزل کو مزاق گمان کر رہی ہے۔۔۔۔وہ سمجھ
نہیں سکا۔۔۔۔

اس لیے شدید اداسی سے مسکرا دیا۔۔۔

اچھا بھ ئی۔۔۔ نہیں کرتا۔۔۔بس۔۔۔۔"اس نے فورا میل کا جواب" دیا۔۔۔تو نا جانے کیوں دل رنجیدہ ہو گیا اس لڑکی کا۔۔۔

اف۔۔۔وہ مزاق کر رہا تھا۔۔۔اور میں پاگل سیریس ہونے لگی" تھی۔۔۔"اس نے اپنے سر پر دھپ مارتے ہوئے۔۔۔خود کلامی کی۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

میں کل کلب جا رہی ہوں۔۔۔فہد اور اسکے دوستوں کے ساتھ۔۔۔"اس" کی میل پڑھتے ہی۔۔۔وہ اپنا اسائی منٹ چھوڑ۔۔۔سیل پر جھکا۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔کلب تم جیسی لڑکیوں کی جانے کی جگہ" نہیں ہے۔۔۔سو۔۔۔صاف منع کردو۔۔۔"اس نے برہمی سے جواب دیا۔۔۔

میں نے کیا۔۔۔پروردہ اور باقی لڑکیاں بھی جارہی ہیں۔۔۔اس لیے مجھے" جاناپڑے گا۔۔۔"وہ بے چارگی سے۔۔۔۔جواز پیش کرنے لگی۔۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔ان کے جانے سے تمھارا کیا واسطہ؟"

کیونکے اگر میں نہیں گئی۔۔۔تو اس وردہ کو موقع مل جائے گا فہد کے" قریب جانے کا۔۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتا۔۔۔تم منگیتر ہو یا باڈی گارڈ۔۔۔"اس نے چوٹ کرنے والے انداز میں پوچھا۔۔۔۔

"جب تمھیں اُس پر یقین ہی نہیں تو شادی کیسے کرؤ گی اس لڑکے سے۔۔۔۔پلیز۔۔۔بھروسہ کرنا سیکھو۔۔۔۔لڑکے اتنے بھی بے اعتبار مخلوق نہیں۔۔۔جتنا تم سمجھ بیٹھی ہو۔۔۔۔"اس کے جملے جیسے دل کو لگے۔۔۔

"کس نے کہا مجھے فہد پر بھروسہ نہیں۔۔"

تمھاری باتوں سے صاف ظاہر ہے۔۔۔"دوبدو جواب آیا۔۔۔۔"

ایسا نہیں۔۔۔مجھے بھروسہ ہے اس پر۔۔۔مگر۔۔۔"وہ ڈرتی تھی وردہ کی موجودگی سے۔۔۔مانا وہ اقرار کرنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔مگر مقابل جانتا تھا۔۔۔وہ جو کہتی ہے وہ بھی۔۔۔اور جو وہ نہیں کہ پاتی وہ بھی۔۔۔

"محبت میں مرد جان دے دیتا ہے لیکن دغا نہیں دیتا۔۔۔مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کے مرد محبت بہت کم کرتا ہے۔۔۔زیادہ تر دل لگی ہوتی ہے۔۔۔اب اگر تمھیں یقین ہے کے تم اس کی محبت ہو تو بھروسہ رکھو۔۔۔ایک کیا دس وردہ بھی آجائی یں تو تمھارا مقام نہیں لے سکتیں۔۔۔"اس کے جملے پڑھتے ہی۔۔۔دل چاہا کے روئے۔۔۔۔

"یہی تو دکھ ہے۔۔اس نے کبھی محبت کا دعوہ نہیں کیا۔۔۔وہ صرف دوست کہتا ہے اپنی۔۔۔۔۔"

تو پوچھ لو۔۔۔اور جب پوچھو تو آنکھوں میں دیکھ کر پوچھنا۔۔۔۔اگر کنفیوز" ہو جائے۔۔تو سمجھ جانا کے ابھی محبت نہیں۔۔۔ابھی وقت درکار ہے۔۔۔۔"اس کی میل پڑھتے ہی۔۔۔وہ مسکرائی ی۔۔۔

اور اگر میرے منہ پر صاف انکار کر دیا تو۔۔۔"اپنے دل میں چھپا ڈر اس" سے شئی رکیا۔۔۔۔

تو میں کیا کہ سکتا ہوں۔۔۔ویسے۔۔۔سچ کہوں۔۔۔۔تو مجھے نہیں لگتا وہ" ایسا کرئے گا۔۔۔"وہ اپنی رائے دیتے ہوئے۔۔۔۔

تم خود کو فہد کی جگہ رکھ کر سوچو۔۔۔تم بھی تو ایک لڑکے ہو۔۔۔اور اسی" کی ہم عمر ہو۔۔۔کیا تم خوبصورت وامیر اپنے جیسے اسٹیٹس والی لڑکیوں کے

ہوتے ہوئے۔۔۔مجھ جیسی معمولی سی جاب کرنے والی لڑکی سے محبت کر لیتے؟؟۔۔۔"اس کا کیا سوال۔۔۔مقابل کو خاموش کر گیا۔۔۔

کافی دیر وہ لڑکا سیل کی اسکرین کو تکتا رہا۔۔۔۔

کہاں غائب ہو گئی ہے؟؟۔۔۔۔"جواب نہ ملا تو بے صبری" ہو کر۔۔۔دوبارا میل کی۔۔۔۔

یہیں ہوں۔۔۔کہاں جانا ہے میں نے۔۔۔۔بس تھوڑا سر میں درد ہو رہا" ہے۔۔۔۔تمھیں پتا ہے ناں۔۔۔جب سر میں درد ہوتا ہے تو میرا ذہن کام "نہیں کرتا۔۔۔۔میں سو جاتا ہوں اِس لیے۔۔۔

"او۔۔۔۔چلو تو پھر تم آرام کرو۔۔۔اوکے بائے۔۔۔۔۔"

بائے۔۔۔اور پلیز کلب مت جانا۔۔۔۔۔۔"اس نے التجا کی۔۔۔وہ بھی" اسی کی بھلائی ی کے لیے۔۔۔اس کا انداز واقعی بہت جداسہ تھا۔۔۔جو دل کو چھوتا معلوم ہوا۔

اوکے۔۔۔فکر مت کرؤ۔۔۔نہیں جاؤں گی۔۔۔تم سو جاؤ۔۔۔ورنہ" درد اور بڑھ جائے گا۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے۔۔۔اسے اعتماد میں لیا۔۔۔۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ ایک آفس میں سیکرٹری کی جاب کر رہی تھی۔۔۔

اپنے باس کی ٹیبل پر ساری فائی لز سیٹ کرنے کے بعد۔۔۔ابھی کیبن سے نکلنے ہی لگی تھی کے سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

"کہاں ہو یار؟؟۔۔۔میں ویٹ کر رہا ہوں تمھارا۔۔۔۔"دوسری جانب سے فہد کی ذرا برہم آواز سن۔۔۔وہ اپنے چہرے پر آتی لٹ کان کے پیچے کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔نرمی سے "بولی۔۔۔"میں نہیں جا رہی۔۔۔تم چلے جاؤ۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔۔"اس کی آواز میں الجھے پن سے کہیں زیادہ جھنجھلاہٹ نمایا تھی۔۔۔

"کیونکے یہ میری نیو جاب ہے۔۔۔میں جاب کے پہلے ہی ہفتے میں چھٹی نہیں لے سکتی۔۔۔تم اپنے فرینڈز کے ساتھ چلے جاؤ۔۔۔۔"

"ابے یار۔۔۔۔بہت مزا کرنے والے ہیں ہم۔۔۔پوری رات فن۔۔۔۔مس ہو جائے گا تیرا۔۔۔۔چھوڑ یہ جاب واب کو۔۔۔۔تو آ جا۔۔۔۔باقی میں دیکھ لوں گا۔۔۔۔۔۔"اس نے پُر اعتماد لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔

"مجھے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہے۔۔۔اپنے گھر کی ذمہ داریاں خود سنبھالنی ہیں۔۔۔میں نہیں آسکتی۔۔۔سوری۔۔۔۔"

"افف۔۔۔۔مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔تو ساتھ جائے گی میرے۔۔۔یار ۔۔۔تیرے بغیر مزا نہیں آئے گا مجھے۔۔۔۔سارے فرینڈز ہیں۔۔۔چل ناں۔۔۔"وہ جتنا اصرار کر رہا تھا اتنا ہی اریبہ اپنے فیصلے پر کمزور پڑ رہی تھی۔۔۔۔

تم کیوں نہیں سمجھ رہے۔۔۔میں نہیں آسکتی۔۔۔بڑی مشکل سے ملی ہے" مجھے یہ جاب۔۔۔۔"اپنی آواز کو باقدرے نارمل رکھتے ہوئے۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔

۔۔تیرے تو نخرے ہی ختم نہیں ہوتے۔۔۔"اس نے جھنجھلا کر کہتے" ہوئے۔۔۔کال منقطع کر دی۔۔۔

اف۔۔۔"کال منقطع ہو جانے کے بعد۔۔۔اس نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔"

✿*H usny Kanwal*✿

وہ آفس سے باہر آئی ی۔۔۔تو سامنے اس نوجوان کو مسکراتے ہوئے اپنے سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔چونکی۔۔۔

"تم؟؟۔۔تم کیا کر رہے ہو یہاں؟؟؟"

تمھارا انتظار۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے کہ کر اسکی جانب آیا۔۔۔"

چلو۔۔۔"اس کا نازک ہاتھ تھام کر کہا۔۔۔"

کہاں؟؟"وہ الجھ کر۔۔۔"

کلب اور کہاں۔۔۔کیا تم نے واقعی سوچ لیا تھا کے میں تمھیں چھوڑ جاؤں" گا؟؟"اس نے حیرت سے سوال کیا۔۔۔

اس کے نزدیک مقابل سوچ بھی کیسے سکتی تھی۔۔۔کے وہ اسے چھوڑ کر جاسکتا ہے۔۔۔

پر" وہ کچھ کہ پاتی اس سے قبل ہی مقابل بات کاٹتے ہوئے۔۔۔"پر ور کچھ "
"نہیں۔۔۔بیٹھو جلدی۔۔۔کراچی پہنچنے میں دیر لگی گی ویسے بھی۔۔۔

کراچی ؟۔۔۔ہم کراچی جارہے ہیں" وہ خاصہ حیران ہو کر۔۔۔"

ہاں۔۔۔" وہ لاپرواہی سے کہ کر۔۔گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے۔۔۔"

میں نہیں جاسکتی۔۔۔امی جان پریشان ہو جائیں گی۔۔۔"جیسے ہی فہد" گاڑی میں آکر بیٹھا۔۔۔وہ تیزی سے اعتراضاً بولی۔۔۔

تم کیوں فکر کر رہی ہو۔۔۔سب سیٹ ہے۔۔۔ تمھاری امی سے مام کی" "بات کرادی ہے میں نے۔۔۔

کیا؟۔۔کیا بات کرائی ی؟؟" بڑے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔۔"

یہی۔۔۔کے آج رات تم ہمارے گھر رکنے والی ہو۔۔۔مووی نائی ٹ کے" لیے۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

مگر یہ تو جھوٹ ہے۔۔۔"وہ احتجاجا چیخ کر۔۔۔"

ہاں تو۔۔۔کیا سچ بتاتا۔۔۔کے انٹی آپ کی بیٹی کو کلب لے جانا چاہتا" "ہوں۔۔۔

مگر۔۔۔میں اپنی امی جان سے کبھی جھوٹ نہیں بولتی۔۔۔انھیں بعد میں" علم ہوا۔۔۔تو بہت دکھ ہو گا۔۔۔بھروسہ ٹوٹ جائے گا ان کا مجھ پر سے۔۔۔سوری۔۔۔پلیز گاڑی روکو۔۔۔میں نہیں جانے والی۔۔۔"وہ پریشان ہو کر بولی۔۔۔ساتھ ساتھ معذرت بھی طلب کرنے لگی۔۔تاکے مقابل ناراض نہ ہو۔۔۔۔

اچھا۔۔۔کلب نہیں جا سکتیں۔۔۔تو میرے ساتھ گھر چلو۔۔۔اِس" جھوٹ کو ہی سچ بنا لیتے ہیں۔۔۔"اس کا پریشان چہرہ فہد کو اپنی ضد سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ ہاتھ تھام کر مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

اب اس میں بھی کوئی ی اعتراض ہے کیا؟"فہد نے صرف اس کی خاطر اپنا" پلان کینسل کیا۔۔۔وہ کیونکر خوش نہ ہوتی۔۔۔

نہیں۔۔"اس کے چہرے پر بڑی سے مسکان بکھرئی ی تھی۔۔۔"

انکل گاڑی مارٹ پر روکیں۔۔۔"فہد کے کہتے ہی۔۔"

"اریبہ اس کی جانب الجھی نگاہ سے دیکھتے ہوئے۔۔۔"کیوں؟؟

مووی نائی ٹ کے لیے کچھ سامان لوں گا۔۔۔"اس نے نرمی سے جواب" دیا۔۔۔

اوکے۔۔۔گڈ آئی یڈیا۔۔۔"وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔"

💞*Husny Kanwal*💞

کون سی مووی؟؟"وہ سی۔ڈی دیکھاتے ہوئے۔۔۔"

ہمم۔۔۔"ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔"

تم دونوں لاونج میں کیا کر رہے ہواِس وقت؟؟"رئی یس صاحب اسی" لمحے گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔۔ان دونوں کو دیکھتے ہی ابرو اچکا کر سوال کیا۔۔۔

مووی نائٹ منا رہے ہیں۔۔۔آپ بھی جوائی نٹ کر لیں۔۔مزا آئے" گا۔۔۔"اریبہ مسکراتے ہوئے انھیں آفر کرنے لگی۔۔۔

جس پر فہد اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھورنے لگا۔۔۔

وہ صرف اس لڑکی کے ساتھ ٹائم اسپینڈ کرنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر اریبہ صاحبہ نے تو اس کے سارے رومانٹک پلان کا کچرا کر ڈالا تھا۔۔۔

کیوں نہیں۔۔۔ضرور۔۔۔فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔جب تک تم لوگ "
مووی لگاؤ۔۔۔"ان کے مسکرا کر دعوت قبول کرتے ہی۔۔۔فہد نے اپنے
ہاتھ میں پکڑے ریموٹ سے سر پیٹا۔۔۔پھر ان کے جاتے ہی۔۔۔جز بز
ہو کر اریبہ کو گھورنے لگا۔۔۔

کیا؟؟"وہ نہایت معصومانہ چہرہ بنائے۔۔۔"

کچھ نہیں۔۔۔"خاصہ دانت پیستے ہوئے جواب دیا۔۔۔"

انکل آپ بتائی یں۔۔آپ کون سی دیکھنا چاہیں گے"ان کے آکر"
۔۔۔سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہی اریبہ نے سی۔ڈی ان کی جانب
بڑھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ارے۔۔جو تم جوان لوگ دیکھو گے۔۔۔میں وہی دیکھ لوں گا۔۔اور"
ہاں۔۔۔میں نے تمھاری مام کو بھی دعوت دے دی ہے۔۔۔وہ اپنا کام
نمٹا کر۔۔ہمیں مووی نائی ٹ میں جوائی نٹ کر لیں گی۔۔۔کوئی ی
اعتراض تو نہیں ہے ناں تم لوگوں کو"ان کے پوچھتے ہی۔۔۔اریبہ نے فورا
نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

نہیں بالکل نہیں۔۔۔بلکے جتنے زیادہ لوگ ہوں گے۔۔اتنا ہی مزا آئے" گا۔۔۔"وہ تیزی سے دل جوئی کی نیت سے بولی۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ایک کام کرتے ہیں۔۔۔گلی والوں کو بھی بلا لیتے ہیں۔۔۔مزا" دوبالا ہو جائے گا۔۔۔"اس نے طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔اریبہ کو دیکھ کہا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی۔۔ نظر نیچے جھکا کر۔۔۔زیرِ لب مسکرانے لگی۔۔۔

ارے یہ مووی۔۔۔۔یہی دیکھتے ہیں۔۔۔یہ لاسٹ ویک ای نے بھی" دیکھی ہے۔۔۔"اچانک ہاتھ میں پکڑی سی۔ڈیوں کو بدلتے وقت۔۔۔ایک مووی دیکھ کر ایکسائی ٹمنٹ میں۔۔۔تیزی سے بولی۔۔۔

کون ای؟؟"اس کا جملہ سنتے ہی۔۔۔اس لڑکے کے کان کھڑے"
ہوئے۔۔۔فوراہی ابرو اچکا کر۔۔۔تفتیشی انداز میں استفسار کیا۔۔۔

ارے یہ مووی۔۔۔یہی دیکھتے ہیں۔۔۔یہ لاسٹ ویک ای نے بھی"
دیکھی ہے۔۔۔"اچانک ہاتھ میں پکڑی سی۔ڈیوں کو بدلتے
وقت۔۔۔ایک مووی دیکھ کر ایکسائی ٹمنٹ میں۔۔۔تیزی سے بولی۔۔۔

کون ای؟؟"اس کا جملہ سنتے ہی۔۔۔اس لڑکے کے کان کھڑے"
ہوئے۔۔۔فوراہی ابرو اچکا کر۔۔۔تفتیشی انداز میں استفسار کیا۔۔۔

ای؟؟۔۔۔"مقابل کی تفتیشی نظریں اسے ہڑبڑاہٹ کا شکار کر گ ئی یں" تھیں۔۔۔اس لمحے خود پر شدید غصہ آیا۔۔۔کے زبان پھسلی بھی تو کس کے سامنے۔۔۔

ہاں ای؟؟۔۔۔کون ہے یہ؟؟؟۔۔کہاں رہتا ہے؟؟۔۔۔کہاں ملا" تمھیں؟؟۔۔۔اور میں نے اب تک کیوں نہیں دیکھا اسے؟؟۔۔۔"فہد نے تو جیسے سوالات کی لائی ن لگادی تھی۔۔۔

اس لمحے اریبہ کو وہ اپنا منگیتر کم کوئی ی تفتیشی افسران زیادہ معلوم ہوا۔۔۔

وہ بری طرح گھبرائی ی۔۔۔۔

فہد کو اگر ای کا علم ہوا۔۔۔تو یقیناوہ یہ دوستی قائم نہیں رہنے دے گا۔۔۔۔یہ سوچ کر ہی۔۔۔پیشانی پر پسینہ ابھر آیا۔۔۔۔

"ای۔۔۔میں نے ای نہیں۔۔امی کہا۔۔۔امی۔۔۔امی نے دیکھی تھی۔۔۔"خوف کے سبب ہاتھ بالکل ٹھنڈے پڑ گئے تھے اس کے۔۔۔ہڑبڑاہٹ میں جو ذہن میں آیا۔۔وہ بول کر جان چھڑائی۔۔۔۔

"تمھاری امی نے؟؟۔۔۔کیسے؟؟۔۔۔وہ کب سے انگلش فلمز دیکھنے لگیں؟؟۔۔۔"اس لڑکی کی حالت بالکل آسمان سے گرے کھجور میں اٹکے والی تھی۔۔جس جھوٹ کو بول کر جان چھڑائی تھی وہ اگلے لمحے ہی فہد کے ہاتھوں پکڑا گیا تھا۔۔۔

کیاہو گیاہے فہد؟؟۔۔کیوں پولیس افسر کی طرح سوال پر سوال کیے"
جارہے ہو۔۔۔اردو زبان میں موجود ہے یہ فلم نیٹ پر۔۔۔۔وہی دیکھی
ہو گی۔۔۔ہے ناں اریبہ۔۔۔"اس کا دماغ تو مفلوج ہو چکا تھا۔۔۔اسے لگا
اب اسے سچ بتانا ہی پڑے گا۔۔۔مگر جیسے ہی ڈرتے ڈرتے بتانے کے لیے منہ
کھولا۔۔۔اس سے پہلے رئی یس صاحب جھنجھلا کر بولے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔اردو میں دیکھی تھی۔۔۔اب تم فلم شروع کرؤ گے یا"
نہیں؟؟۔۔یا میں جاؤں؟؟"وہ واقف تھی اگر ذرا بھی لچک دیکھائی ی تو
مقابل کے شک کے دائی رئے میں آجائے گی۔۔اس لیے اپنا ڈر۔۔۔نہایت
مہارت سے بھرم میں کور کیا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔کر رہا ہوں۔۔غصہ کیوں ہو رہی ہو"اس لڑکی کو غصہ ہوتا"
دیکھ۔۔۔وہ فوراہی جھم کر بولا۔۔۔اور اس کے ہاتھ سے موو ی کی سی۔ڈی

لے کر۔۔۔جواس نے سلیکٹ کی تھی اسٹارٹ کی۔۔۔کچھ ہی دیر میں صبیحہ بیگم نے بھی انھیں جوائی نٹ کیا۔۔۔

رئی یس صاحب اوران کی بیگم صوفے پر بیٹھ کر فلم دیکھ رہے تھے۔۔۔جبکے اریبہ اور فہدان کے قدموں کے پاس نیچے قالین پر بیٹھ کر۔۔۔۔

جھوٹے منہ ہی پوچھ لے۔۔۔"اریبہ مووی دیکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے" فیورٹ چپس بھی کھاتی جارہی تھی۔۔۔جس پر فہد نے اس کے سر پر ہلکی سی دھپ مار کر۔۔۔ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔تم ساری کھا جاؤ گے۔۔۔باقی اتنی ساری رکھی ہوئی ی ہیں" ۔۔۔وہ اٹھالوناں۔۔۔"اس نے فوراہی اپنی چپس کا پیکٹ دوسرے ہاتھ میں لیا۔۔۔فہد کی پہنچ سے دور کرنے کی نیت سے۔۔۔۔

نہیں۔۔ان میں وہ مزا نہیں۔۔۔مجھے یہی والی چاہیے۔۔۔"وہ بضد لہجے" میں۔۔۔ مسکرا کر بولا۔۔۔

چلو چلو۔۔۔آگے بڑھو۔۔۔میں نہیں دینے والی۔۔اور اب"
چپ۔۔۔میری فلم کا سارا مزا خراب ہو رہا ہے۔۔"اس نے اپنے گلابی لبوں پر شہادت کی انگلی رکھ۔۔۔خاموش رہنے کا حکم صادر کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔ذرا چڑ کر کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔"وہ نہایت معصومانہ چہرہ بنا کر۔۔۔۔اثبات میں سر ہلاتے" ہوئے۔۔بالکل اس سے لگ کر بیٹھا۔۔۔

اچانک وہ قریب آیا۔۔۔تواریبہ کی آنکھیں حیرت وشاکڈ سے بڑی ہوئی یں۔۔۔

اس نے گھبرا کر۔۔فوراہی ہلکی سی گردن اچکا کر۔۔۔اوپر کی جانب دیکھا۔۔۔

پورے لاونج میں مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔صرف بڑی سی ایل۔سی ڈی سے آتی روشنی تھوڑا سہ اجالا بکھیر رہی تھی۔۔۔اس روشنی میں وہ فہد کے والدین کا چہرہ صاف دیکھ پا رہی تھی۔۔۔

یہ دیکھ سکھ کا سانس لیا کے وہ فلم دیکھنے میں مگن ہیں۔۔۔

اب اسے سمجھ آیا تھا فہد اسے لے کر نیچے کیوں بیٹھا۔۔۔

لگتا ہے میرا ہاتھ پکڑنے کے لیے قریب بیٹھا ہے۔۔۔ویسے بھی اندھیرا" ہے۔۔۔انکل انٹی کو نظر نہیں آئے گا۔۔۔" وہ یہ سوچ کر ہی شرمانے لگی تھی۔۔۔

فہد۔۔" ابھی وہ اپنی سوچوں میں ہی ڈوبی ہوئی ی تھی۔۔۔۔کے اچانک" اس کی چپس کے پیکٹ پر وار ہوا۔۔۔

حملہ اچانک ہوا تھا۔۔۔اس لیے وہ اپنی فیورٹ چپس اس سنگ دل سے بچانہ سکی۔۔۔

چہرہ اتنا لال کیوں ہو رہا ہے تمھارا؟؟۔۔۔کچھ غلط سوچ رہی تھیں "
کیا؟"اس نے چھیڑتے ہوئے۔۔۔کندھے سے کندھا ٹکرا
کر۔۔۔۔شرارتی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

اریبہ اسکی نزدیکی کے سبب نا جانے کیا کیا سوچنے لگی تھی۔۔۔اور وہ تو صرف چپس چھیننے کی خاطر آیا تھا۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔فورا منہ بسورا۔۔۔

جی نہیں۔۔"اپنی شرمساری اس پر ظاہر نہ ہونے دی۔۔یہ سوچ کر کے وہ" مزید مزاق اڑائے گا۔۔۔آخر اپنی عزت کا کچرا ہونے سے بھی تو بچانا تھا ناں۔۔۔اس لیے فورا بھرم سے جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

ویسے چاہو تو سوچ سکتی ہو۔۔۔ منگیتر ہوں تمھارا۔۔۔"اس کی آنکھوں" سے شوخی جھلک رہی تھی۔۔۔اس کے نازک کندھے سے پھر اپنا کندھا ٹکرا کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔

دفع۔۔۔۔مجھے فلم دیکھنے دے۔۔۔"وہ فوراہی۔۔۔ منہ چڑھا کر" ۔۔۔بے نیازی سے بولی۔۔۔

جس پر جواب میں۔۔۔وہ چپس منہ میں ڈال کر مسکرانے لگا۔۔۔

وہ لڑکا بخوبی واقف تھا۔۔۔۔ٹھیک ٹھاک تپا چکا ہے اس کی۔۔۔

Husny Kanwal

یہ دیکھ۔۔۔یہ والی ٹی شرٹ پہنوں؟؟"وہ اپنی الماری سے لال رنگ کی" ٹی۔شرٹ نکال کر۔۔۔اسے دیکھاتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

ہاں۔۔اچھی ہے۔۔۔یہی پہن لو۔۔"وہ دوستانہ انداز میں اپنی رائے دیتے" ہوئے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔دوسری دیکھتا ہوں۔۔۔میں آج کی پارٹی میں بیسٹ لگنا چاہتا" ہوں یار۔۔۔تاکے عروبہ کی نظر مجھ سے ہٹ ہی نہ سکے۔۔۔۔۔۔"اس کے جملے سنتے ہی مقابل کی تپی۔۔۔۔

تو ایک کام کرناں۔۔سفید والی شرٹ پہن لے۔۔اس میں پوری انڈین" ٹائی پ ودھوا لگے گا۔۔۔بالکل یونیک۔۔پھر عروبہ کیا میری

جان۔۔۔پوری محفل تجھے مڑ مڑ کر دیکھے گی۔۔۔"وہ بھی ٹکا کر۔۔۔مرچیں لگا رہی تھی۔۔۔۔

فہد اس کی نَس نَس سے واقف تھا۔۔۔وہ جانتا تھا۔۔۔لہجہ تب بدلتی ہے وہ لڑکی۔۔جب ٹھیک ٹھاک پٹی ہو۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی زیرِ لب مسکرایا۔۔۔مزا آرہا تھا یہ دیکھ۔۔۔کے جلتی ہے وہ۔۔۔جب اس کے سامنے کسی اور لڑکی کا ذکر کرتا ہے۔۔۔۔

"فہد حد ہوتی ہے یار۔۔۔۔۔میں لڑکی ہونے کے باوجود تیار ہو کر تیرے گھر آچکی ہوں۔۔اور تیری لڑکا ہو کر تیاری ختم نہیں ہو کے دے رہی ہے۔۔۔ہم لڑکیاں تو خواہ مخواہ ہی بدنام ہیں۔۔"وہ آدھے گھنٹے سے اسے آئی مینے کے سامنے خود کو نہارتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔جس کی وجہ سے اب

اسے غصہ آنے لگا تھا۔۔۔اس خوبصورت لڑکے کے ہاتھ سے برش چھینتے ہوئے۔۔۔چڑ کر بولی۔۔۔

"ارے بس ہو گیا یار۔۔۔۔"وہ اپنے بال ہاتھوں سے پیشانی پر ہلکا سہ سیٹ کرتے ہوئے۔۔۔لچک دار انداز میں گویا ہوا۔۔۔

وہ جانتا تھا مقابل کھڑی لڑکی اب اس کا سر پھاڑ دے گی۔۔۔اگر اس نے مزید دیر لگانے کی جرأت کی تو۔۔۔۔

"کیسا لگ رہا ہوں؟؟۔۔لگ رہا ہوں ناں ایک دم ڈیشنگ"وہ ابرو اچکا کر۔۔۔نہایت پُر اعتماد لہجے میں اریبہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

اس لمحے اریبہ کی آنکھیں ستائی شی تھیں۔۔۔ جنھیں وہ چاہ کر بھی اس کے حسین چہرے سے ہٹا نہیں پا رہی تھی۔۔۔

"چلیں۔۔۔" مانا منہ سے تعریف نہ کی۔۔۔ مگر اس کی آنکھوں سے جھلکتی ستائی ش وہ پڑھ چکا تھا۔۔۔ جس پر خاصہ محظوظ ہو کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے ۔۔۔اس کا سیدھا گال چوما۔۔۔۔

اس کا یہ عمل اریبہ کی توقع کے مکمل بر خلاف تھا۔۔۔اسے چار سو چالیس ووٹ کا زبردست جھٹکا لگا تھا۔۔۔ وہ حیرت سے بت بنی۔۔۔اپنی نیم شہد آنکھوں سے اس لڑکے کو بے یقینی سے دیکھنے لگی۔۔۔جبکے وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔اس کا ری۔ایکشن دیکھنے کے باوجود آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس کے گال وکان مکمل سرخ پڑ چکے تھے۔۔۔وہ انھیں دہکتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

"یہ کیا تھا؟؟۔۔"حواس بحال ہوئے۔۔تو تیزی سے اپنا پرس لے کر اس کے پیچھے نیچے آئی ی۔۔۔۔۔مقابل کی اسپیڈ کافی تیز تھی۔۔۔وہ گاڑی تک پہنچ چکا تھا۔۔۔ابھی اس نے گاڑی کا ڈور اوپن کیا ہی تھا۔۔۔کے وہ اسے دیکھ کر احتجاجی نظروں سے بولی۔۔۔

"پیاری لگ رہی تھیں۔۔۔اس لیے پیار کیا۔۔۔واٹ آ بگ ڈیل۔۔۔ویسے بھی ہم منگیتر ہیں یار۔۔۔"وہ بڑے پیار سے سمجھانے والے انداز میں اپنے عمل کی وضاحت دینے لگا۔۔۔۔

اریبہ نے اس کے لہجے سے محسوس کیا کے وہ دوستی سے اب قدم آگے بڑھانا چاہتا ہے۔۔۔۔ مگر یہ اس کے اصولوں کے سخت خلاف تھا۔۔۔

دیکھو فہد۔۔۔مجھے لگتا ہے ہمیں بات کرنی چاہیے۔۔۔میں 2022 کی" لڑکی ہوں۔۔۔مجھے پتا ہے آج کل کے لڑکوں کو کیا چاہیے ہوتا ہے۔۔۔شاید وہ فلموں ڈراموں میں رومانس دیکھ دیکھ کر۔۔۔۔اسے ہی حقیقت سمجھ بیٹھے ہیں۔۔۔جبکے ایسا نہیں ہے۔۔۔مانا تم مجھے پرانے خیالات کی مالک کہو گے۔۔۔ مگر میں بہت سادہ سی لڑکی ہوں۔۔۔میں تم امیروں کی طرح بوائے فرینڈ اور گل فرینڈ والا رشتہ نہیں رکھ سکتی۔۔ جس میں میاں بیوی والے تعلق تک قائم ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔میں شادی سے پہلے وہ شرمیلے والے رومانس کی چاہت رکھنے والوں میں سے ہوں۔۔۔۔۔اس لیے پلیز آئندہ یہ کس وغیر نہیں۔۔۔پلیز۔۔۔۔" وہ پہلے ہی تھوڑا ڈر رہی تھی فہد سے بات کرنے میں۔۔۔پھر اس کی نگاہیں اپنے وجود پر ٹکی دیکھ۔۔۔مزید

نروس ہوئی ی۔۔ مگر بات تو کرنی ہی تھی۔۔۔۔اس لیے بڑی ہمت جمع کر۔۔۔اپنے نیچے کے ہونٹ کو چباتے ہوئے۔۔۔۔جو دل میں تھا بیان کر دیا۔۔۔۔۔۔

اس لڑکی کی التجا بھی زوردار طمانچے کی مانند معلوم ہوئی ی اسے۔۔۔لگا جیسے دل پر بھاری بوجھ آگیا ہو۔۔۔۔۔

وہ شدید ذلت محسوس کر رہا تھا اپنی۔۔۔۔

اوکے۔۔۔"اس نے بے رخی و سنجیدگی سے کہا۔۔۔پھر گاڑی کی دوسری" جانب چلا گیا۔۔۔

پورے راستے گاڑی میں خاموشی چھائی ی رہی۔۔۔

اوو۔۔۔سوری۔۔۔غلطی سے ہاتھ ٹچ ہو گیا۔۔۔"وہ پانی کی بوتل اٹھا رہا" تھا۔۔۔جب اریبہ نے اسے پانی کی بوتل کی جانب ہاتھ بڑھاتے دیکھا۔۔۔تو تیزی سے بوتل اٹھا کر۔۔۔اس کے آگے بڑھائی ی۔۔۔بوتل لیتے وقت۔۔۔ان دونوں کے ہاتھ ہلکے سے ٹچ ہوئے۔۔۔جس پر فہد نے جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔جیسے اریبہ کے چھونے سے اُسے کرنٹ لگا ہو۔۔پھر نہایت طنزیہ لہجے میں معافی مانگنے لگا۔۔۔

وہ اب شرمندہ کر رہا تھا اسے۔۔۔۔

کاٹو تو جسم میں خون نہیں۔۔۔کچھ ایسی حالت سے دوچار تھی وہ لڑکی۔۔۔

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔" وہ لچکدار انداز میں اپنی کہی بات کو سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

"پلیز اریبہ۔۔۔مجھے نہیں پتا تم مجھے کس لیول پر دیکھ رہی ہو۔۔۔ تمھاری نظر میں۔۔۔ شاید میں سیکس کا بھوکا لڑکا ہوں۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے یاد نہیں پڑتا میں نے تمھیں کبھی اِس نگاہ سے دیکھا ہو۔۔۔۔۔۔۔میں بھلا اپنی ہی امانت میں کیوں خیانت کرنے لگا۔۔۔۔می۔۔۔" اس نے بولتے بولتے اپنے ہونٹوں کو بھینچا۔۔۔۔کیونکے وہ نہیں چاہتا تھا کے غصے میں ایسا کچھ کہ دے۔۔۔ جس کا بعد میں شدید پچھتاوا ہو۔۔۔۔ "دفع کرؤ۔۔۔ہو سکے تو مجھ سے بات مت کرنا اِس بارے میں دوبارا۔۔۔" اس نے جز بز ہو کر کہا۔۔۔پھر منہ پھیر کر بیٹھ گیا۔۔۔

ہم بچپن سے ساتھ ہیں اس کے باوجود اتنا غلط سمجھتی ہے"

مجھے۔۔۔۔اِسے کیا لگتا ہے میں اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرؤں

گا۔۔۔اتنا گھٹیا کیسے سمجھ سکتی ہے یہ مجھے۔۔۔۔" وہ بہت رنجیدہ ہو گیا

تھا۔۔۔۔

سائیڈ میں ہٹ۔۔۔اندھا ہے کیا؟؟۔۔۔ نظر نہیں آرہا لڑکی آرہی "

ہے۔۔۔" پارٹی عدیل کے فارم ہاوس پر تھی۔۔۔۔وہ دونوں جیسے ہی داخل

ہوئے۔۔۔اریبہ سے ایک لڑکا دانستہ طور پر ٹچ ہونے کی کوشش کرتے

ہوئے گزرنے لگا۔۔۔۔۔ابھی وہ کامیاب ہو پاتا۔۔۔کے فہد نے اس لڑکی

کا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے اپنی جانب کھینچا۔۔۔کیونکے وہ حملہ اچانک تھا۔۔تو وہ

سنبھل نہ سکی۔۔۔اور فہد کے کشادہ سینے سے آلگی۔۔۔دونوں کی آنکھیں

ملیں۔۔۔اس لمحے پہلی بار اریبہ دوثانیوں سے زیادہ اس کی آنکھوں میں نہ

دیکھ سکی۔۔۔۔کیونکے مقابل کی آنکھیں شکوہ کر رہی تھیں اُس

سے۔۔۔۔جس کے سبب وہ گلٹ میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔۔اگلے پل۔۔۔فہد نے اسے اپنے پیچھے کیا۔۔۔۔اور سامنے کھڑے لڑکے کو اپنے ہاتھ سے دھکیلتے ہوئے۔۔۔پیچھے ہٹایا۔۔۔

اس کی شعلہ بار نگاہیں اس لڑکے کو فوراہی پیچھے ہٹنے پر مجبور کر گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

چلو۔۔۔"اس نے راستہ دیا۔۔۔تو وہ اس کا نازک ہاتھ مضبوطی سے تھام" کر۔۔۔اندر بڑھا۔۔۔

وہ صرف اس کا ہاتھ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

یہاں بیٹھو۔۔۔کچھ پیو گی؟؟۔۔۔"اس نے چیئر پر بیٹھاتے" ہوئے۔۔۔نرمی سے استفسار کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔"اس نے آہستگی سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔"

اوکے۔۔۔تم بیٹھو۔۔میں باقی سب کو دیکھ کر آتا ہوں۔۔۔"وہ نرمی سے" کہ کر۔۔۔جانے ہی لگا تھا۔۔۔کے پیچھے سے اس کا ہاتھ ایک نازک گرفت میں جکڑا۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔"اس نے بغیر اک لمحے کی دیری کے۔۔۔پیچھے مڑ" کر۔۔۔اس کے حسین وجود کو تکتے ہوئے۔۔۔۔فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔۔

سوری۔۔۔شاید میں بہت زیادہ بول گ ئی۔۔۔۔"وہ خاصہ شر مندگی" سے نظریں جھکائے۔۔۔اپنی چی ئی رسے کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

ابھی اِس بارے میں کوئی ی بات نہ کرؤ تو بہتر ہے۔۔۔"وہ سرد مہری سے" کہ کر۔۔۔پوری محفل پر نظر دوڑانے لگا۔۔۔۔

مگر۔۔۔میں معافی مانگ تو رہی ہوں۔۔۔م۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہی" "تھی۔۔۔کے فہد پُر جوش لہجے میں بولا۔۔۔۔"وردہ۔۔۔

اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔تو وردہ سامنے سے۔۔۔۔۔ڈاک گرین رنگ کی میکسی میں ان ہی کی جانب چلتی ہوئی ی آرہی تھی۔۔۔۔

وہ روز معمول کے اعتبار سے آج کہیں زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

وہ آتے ہی فہد کے گلے لگ کر ملی۔۔۔۔جس پر اریبہ کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی نے اپنی جلن و غصے میں یہ غور ہی نہیں کیا۔۔۔۔کے ماناوہ لڑکا وردہ سے گلے لگ کر ملا۔۔۔لہجہ خاصہ پُر جوش بھی تھا۔۔۔مگر اس کے باوجود اپنا ہاتھ اس کی پکڑ سے آزاد نہیں کرایا۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب وہ جیسے ہی وردہ کے گلے لگا۔۔۔اسے اپنے سیدھے ہاتھ پر اس لڑکی کی پکڑ مزید مضبوط ہوتی محسوس ہوئی ی۔۔۔جس پر وہ زیرِ لب مسکرانے لگا۔۔۔۔

وہ محسوس کر چکا تھا۔۔۔کے وہ جل رہی ہے۔۔۔

کنکھیوں سے اس کا چہرہ سرخ پڑتا مزے سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ مگر اس لڑکی پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔

ویسے فہد۔۔۔۔ برا نہ مانے تو ایک بات بولوں" عدیل گمبھیر لہجے میں" سامنے کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔ لچکدار انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔

فہد نے اس کی نظروں کو لڑکیوں کے گروپ پر ٹکا ہوا پایا۔۔۔ جس میں اریبہ بھی کھڑی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

ہاں بول۔۔۔" وہ لاپرواہی سے۔۔۔۔"

یہ بہن جی ٹائی پ لڑکی تجھے پسند کیسے آگ ئی؟؟۔۔مطلب۔۔برامت" مانا۔۔۔مگر کہاں تیری پر سنیلٹی اور کہاں یہ لڑکی۔۔۔۔۔۔"فہد واقف تھا کے اس کے دوست وگھر والے اریبہ کو کمتری کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔۔۔مگر وہ اس بات پر کبھی توجہ نہیں دیتا تھا۔۔۔

عدیل کا لہجہ حقارت بھرا تھا۔۔۔۔۔

اریبہ پوری پارٹی میں واحد لڑکی تھی جو لائی ٹ پیلے رنگ کے کرتے اور ڈاک مہرون رانگ کے چوڑی دار پاجامے میں ملبوس تھی۔۔۔۔۔بالوں میں کھجھور چوٹی بنی ہوئی ی۔۔۔آگے کندھے پر سجی تھی۔۔۔۔اس کا لمبا قد وگوری رنگت وسادہ لباس۔۔اور اس پر تمیز سے سر پر اوڑھا دوپٹہ۔۔۔۔۔پوری محفل میں اسے نمایا کر رہا تھا۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔کیا خرابی ہے اُس میں؟۔۔۔"بچپن سے اب تک اریبہ کے" بارے میں برا سن سن کے۔۔۔اس کے کان پکے ہو چکے تھے۔۔۔اِس لیے ۔۔۔۔فہد کے لہجے میں ذرا بھی سنجیدگی نہیں آئی ی۔۔۔۔

اچھائی کیا ہے؟؟۔۔"وہ پلٹ کر منہ بسورتے ہوئے سوال کر۔۔۔"

بہت ساری۔۔۔پہلی۔۔۔وہ میری ہے۔۔۔دوسری۔۔۔وہ میری" ہے۔۔۔تیسری۔۔۔وہ صرف میری ہے۔۔۔مجھے نہیں لگتا اُسے اِس کے علاوہ کسی اور خوبی کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔سمجھا۔۔۔۔"اس نے آہستہ آہستہ اپنی انگلیاں کھولتے ہوئے۔۔۔نہایت بھرم سے کہا۔۔۔پھر آخر میں اس کے گال کو ہلکے سے تھپتھپا کر۔۔۔جوس کا گلاس لے کر۔۔۔۔۔۔۔فخرانہ انداز میں مسکراتے ہوئے۔۔۔چل دیا۔۔۔۔

عروبہ مجھے ہی دیکھ رہی ہے۔۔۔"فہد کب اس کے پیچھے آکر کھڑا" ہوا۔۔۔اسے خبر نہیں۔۔۔اچانک اپنے کانوں کی لو پر کسی کی گرم سانسیں محسوس کر۔۔۔وہ چونک کر پلٹنے ہی لگی تھی۔۔۔کے کانوں کی سماعت سے اس کی آواز ٹکرائی ی۔۔۔

اس کا جملہ۔۔۔۔جلے پر نمک کا کام کر رہا تھا۔۔۔

تو میں کیا کرؤں؟؟۔۔۔"وہ بغیر اس کی جانب مڑے۔۔۔عروبہ کے" حسین وجود پر نظریں ٹکائے۔۔۔بے نیازی سے جواب دہ ہوئی۔۔۔۔

وہ شاید خود بھی واقف نہیں۔۔۔اس کے لہجے میں کس قدر جلن تھی۔۔۔۔

تھوڑی سی مدد۔۔۔ بچپن کی دوست ہے آخر تو میری۔۔۔"اسکے کہتے" ہی۔۔۔وہ پلٹ کر۔۔اسے گھوری سے نوازنے لگی۔۔۔

بھول مت۔۔۔ منگیتر بھی ہوں تیری۔۔۔۔"خاصہ دانت پیستے ہوئے یاد" دہانی کرائی ی۔۔۔

ہاں۔۔۔وہی منگیتر۔۔۔جو ہر وقت لڑتی رہتی ہے۔۔۔"اس کا موڈاب" مقابل کو جلا کر۔۔۔ محظوظ ہونے کا تھا۔۔۔۔

جانی۔۔۔بہت اونچی ہیل والی سینڈل پہنی ہے میں نے آج۔۔۔سوچنا بھی" مت۔۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔۔۔مفاہمانہ انداز میں۔۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔۔۔وارننگ دینے لگی۔۔۔۔

کیانہ سوچوں؟؟۔۔۔اتنی خوبصورت لڑکی مجھے سامنے سے لائی ن دے" رہی ہے۔۔۔پاگل تھوڑی ہوں جو تجھ جیسی کے لیے چھوڑوں۔۔۔تو۔۔۔۔۔تو دیکھتی تک نہیں۔۔۔۔"آخری جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔۔لہجے میں خاصہ شکوہ ابھر آیا تھا۔۔۔۔

دیکھتی تو ہوں۔۔اور کیسے دیکھوں؟؟"وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں" ڈال۔۔۔نا سمجھی سے احتجا جا بولی۔۔۔۔

جیسے وہ دیکھ رہی ہے مجھے اِس وقت۔۔۔ویسے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے" ۔۔۔سمجھانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

وہ دیکھ کب رہی ہے۔۔۔وہ تو کھلم کھلا تاڑ رہی ہے تجھے۔۔۔بے شرم کہیں" کی۔۔۔" وہ عروبہ کو گھور کر دیکھتے ہوئے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔۔

ہاں وہ کھلم کھلا تاڑ رہی ہے۔۔۔اور تجھ ڈرپوک سے اکیلے میں بھی تاڑا" نہیں جاتا۔۔۔" وہ منہ بسور کر۔۔۔۔

مجھے بھلا تاڑنے کی کیا ضرورت؟؟۔۔۔جب یہ چھلا آلو ہے ہی" میرا۔۔۔۔" اس نے پُر اعتماد لہجے میں۔۔۔۔دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

اس کا خود سے منسوب کرنا۔۔۔وہ بھی اِس قدر پُر اعتمادی سے۔۔۔۔ لاجواب کر گیا تھا اسے۔۔۔۔وہ جواب میں فقط مسکرانے لگا۔۔۔۔

وہ گھر واپس آئی ی۔۔۔تو آتے ہی کپڑے بدل کر۔۔۔فریش ہونے کے بعد۔۔۔بیڈ پر آکر لیٹ گ ئی۔۔۔

آج جو کچھ بھی ہوا۔۔۔وہ سب دوبارا اس کے ذہن میں چلنے لگا۔۔۔۔

کیا میں نے اوور ریکٹ کیا آج؟؟۔۔۔۔آج کل منگیتروں میں یہ " چیزیں بہت عام ہیں۔۔یقینا وہ اب اپنے فیصلے پر پچھتا رہا ہو گا۔۔۔کے اس نے کیوں کی مجھ جیسی غریب لڑکی سے منگنی۔۔۔اگر اپنی جیسی اسٹیٹس والی سے کرتا تو وہ ایسا ری۔ایکٹ نہ کرتی۔۔۔مگر میں غریب ہوں تو کیا؟؟۔۔۔کیا میری مرضی و اصولوں کی کوئی ی اہمیت نہیں؟؟۔۔۔۔مانا میں دوستی سے آگے بڑھانا چاہتی ہوں اپنے رشتے کو۔۔۔۔مگر اِس انداز میں

نہیں۔۔۔۔۔"وہ معافی تو مانگ چکی تھی۔۔۔لیکن اپنے عمل پر وہ ابھی بھی خود سے ہی الجھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی اس نے ٹھیک کیا یا غلط۔۔۔۔فہد کی پہلی نزدیکی کی کوشش کو اپنے اصولوں کا بورڈ دیکھا کے روک کر۔۔۔۔۔۔

مگر اتنا ضرور یقین تھا کے وہ پچھتا رہا ہو گا اس سے منگنی کر کے۔۔۔

Husny Kanwal

دو دنوں سے غائب ہو۔۔۔خیریت تو ہے؟؟۔۔۔"اس نے پریشان" ہو کر میل کی۔۔۔

وہ کافی دیر تک اِس امید میں انتظار کرتی رہی کے جواب آئے۔۔۔لیکن دوسری جانب سے ابھی بھی کوئی ی جواب موصول نہیں ہوا۔۔۔۔

ناجانے کیوں دل عجیب سی بے چینی کا شکار تھا۔۔۔۔

کیا ناراض ہو مجھ سے ؟؟۔۔یوں اچانک کہاں غائی ب ہو گ ئی ے ہو ؟؟۔۔۔میں پریشان ہو رہی ہوں۔۔۔پلیز جواب دو۔۔۔"اسنے رات میں پھر ایک بار سونے سے پہلے میل کی۔۔۔۔

وہ پوری رات بستر پر کروٹیں بدلتی رہی۔۔۔اسے سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔

ایک عجیب سی بے چینی نے اس کے دل کو اپنے گہرے میں لیا ہوا تھا۔۔۔۔

کہیں ای بیمار تو نہیں۔۔۔ کہیں کچھ ہو تو نہیں گیا اسے۔۔۔"

۔۔ایسا تو پہلے کبھی نہیں کیا اس نے۔۔۔۔"دل میں ایک کے بعد ایک برا خیال آ رہا تھا۔۔۔۔ جنھیں سوچ سوچ کر۔۔وہ مزید اس کی فکر میں گھل رہی تھی۔۔۔

دوسرے دن یونی سے واپسی پر۔۔۔گھر میں داخل ہوتے ہی بے صبری سے میک بک اوپن کیا۔۔۔اِس پُر امیدی کے ساتھ کے جواب آ گیا ہو گا۔۔۔

پر یہ دیکھ۔۔۔۔دل شدید مایوس ہوا۔۔۔کے ابھی بھی اس کی جانب سے کوئی ی میل نہیں آئی ی تھی۔۔۔۔

پھر تو پورا دن کسی کام میں دل ہی نہ لگا۔۔۔۔

رات میں اکیلے بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔۔ نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر اپنے دل کو شدید رنجیدہ محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اس کا نام، پتا، گھر۔۔۔ کچھ بھی تو معلوم نہیں تھا۔۔۔ ڈھونڈے تو ڈھونڈے کہاں۔۔۔۔

ابھی وہ سونے لیٹنے ہی لگی تھی۔۔۔ کے ایک بار پھر دل کو امید لگی۔۔۔ کے شاید اب جواب آگیا ہو۔۔۔۔

اسی امید میں میک بک اوپن کیا۔۔۔۔ یہ دیکھ خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔۔۔ کے اس کی جانب سے جوابی میل آئی ہوئی ہے۔۔۔

تیزی سے میل پر کلک کیا۔۔۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔ تمھیں پریشان کرنے کے لیے۔۔۔وہ میرا چھوٹا سہ ایکسیڈنٹ" ہو گیا تھا۔۔۔۔میں دو دنوں سے ہسپتال میں رہ رہا تھا۔۔۔اور میرا سیل ڈیڈ نے چھین کر اپنے پاس رکھ لیا تھا۔۔۔۔ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی گھر لوٹا ہوں۔۔۔ بڑی منتیں و معافیاں مانگ کر۔۔۔اپنا سیل واپس لیا ہے ان سے۔۔۔"اس کی میل پڑھ کر۔۔۔ غم و غصہ ابھر آیا۔۔۔۔

تم نے پھر ریس لگائی ی۔۔۔ہے ناں؟؟☹۔۔۔۔۔"وہ واقف تھی ای" ریس لگانے کا حد سے زیادہ شوقین ہے۔۔۔۔پہلے بھی اس کے دو تین ایکسیڈنٹ ہو چکے تھے۔۔۔ مگر اس بار ضرور خطرناک ہی ہوا ہو گا۔۔۔جو وہ ہسپتال میں رہ کر آرہا ہے۔۔۔

اس لڑکی کی میل پڑھتے ہی اس نے اپنی آنکھیں زور سے میچیں۔۔۔۔جیسے گناہ کرنے کے بعد ننگے ہاتھوں پکڑا گیا ہو۔۔۔۔

وہ لڑکا علم رکھتا تھا۔۔۔۔کے مقابل پوچھ نہیں رہی۔۔۔وہ جتا رہی ہے کے جانتی ہے کے ایکسیڈنٹ کی وجہ کیا ہے۔۔۔۔

میں کنڑول نہیں کر پاتا اِس معاملے میں خود پر۔۔۔۔۔"اس نے بے بسی" ظاہر کی۔۔۔۔۔

او۔۔۔کیا بات ہے آپ کی تو۔۔۔جب ہاتھ پاؤں میں سے کچھ ٹوٹ" جائے گا ناں۔۔۔تو عقل کے ساتھ ساتھ سارا کنڑول بھی آجائے گا۔۔۔۔"وہ خاصہ برہمی سے لکھنے لگی۔۔۔۔

اس کی میل پڑھتے ہی۔۔۔اس کے گلابی لبوں پر بڑی سی مسکان بکھرئی ی۔۔۔

"اچھاناں۔۔۔سوری۔۔۔۔۔"اس نے معذرت طلب کی۔۔۔۔وہ مزید اسے غصہ نہیں دلانا چاہتا تھا۔۔۔۔

"معافی تب مانگی جاتی ہے جب دوبارا وہ غلطی کرنے کا ارادہ نہ ہو۔۔۔صرف لفظی سوری کوئی ی معنی نہیں رکھتا۔۔۔۔۔۔"وہ جز بز ہو کر لکھنے لگی۔۔۔۔

"میں کوشش کر سکتا ہوں۔۔۔مگر وعدہ نہیں۔۔۔"اس نے صاف گوئی ی سے جواب دیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"اس نے تپ کر الوداع لی۔۔۔"

ڈئی یر غصہ نہ ہو۔۔۔۔میں کہ رہا ہوں ناں اب کوشش کرؤں گا" چھوڑنے کی۔۔۔پلیز۔۔"وہ فوراہی التجائی ی انداز میں گویا ہوا۔۔۔

اب کیسی طبیعت ہے؟؟۔۔۔"وہ ناچاہتے ہوئے بھی خود کو روک نہ سکی" اس کا حال دریافت کرنے سے۔۔۔

بہت بہتر ہے۔۔۔۔۔بس سیدھے پاؤں پر ہلکا سہ نشان آگیا ہے روڈ کی" رگڑ کا۔۔۔۔فکر مت کرؤ۔۔۔۔۔۔"اسے اچھا لگا تھا۔۔۔اس کا خود کے لیے فکر مند ہونا۔۔۔

کون فکر کر رہا ہے تمھاری۔۔۔میں تو رسمی طور پر پوچھ رہی تھی۔۔۔"اس نے تپے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

میں بھی رسمی ہی کہ رہا تھا۔۔۔تم بھلا میری فکر کیوں کرنے لگیں۔۔۔میں ہوں کون؟؟۔۔۔میری جگہ کیا ہے تمھاری زندگی میں؟؟۔۔۔۔۔۔"اس کے جملے نا جانے کیوں دل کو زخمی کرتے معلوم ہوئے۔۔۔۔

تم میرے ای ہو۔۔۔میرے دوست۔۔۔مجھے دوستی نبھانی آتی ہے۔۔۔۔"اس نے تیزی سے جذباتی ہو کر لکھا۔۔۔۔مگر پھر اگلے ہی لمحے۔۔۔ایک خیال کے آجانے پر۔۔۔۔اپنے لکھے جملے مٹا دیے۔۔۔

پھر دو بار اٹائی پنگ کی۔۔۔۔"اگر یہی سوال میں تم سے کرؤں۔۔۔تو کیا جواب دو گے"اس نے بہت سوچ کر سوالات اسی کی جانب موڑ دیے۔۔۔۔تا کے پہلے وہ جواب دے۔۔۔۔

سوالات پہلے میں نے کیے تھے۔۔۔تو جواب بھی پہلے مجھے ملنا" چاہیے۔۔۔۔"وہ اڑتا معلوم ہوا۔۔۔۔

"ضروری تو نہیں۔۔۔۔"

میری زندگی میں اپنی اہمیت کا اندازہ اِس بات سے لگالو۔۔۔کے مجھے جاننے" والا ایسا کوئی ی شخص نہیں جو تمھیں نہ جانتا ہو۔۔۔۔کیا تم یہ جملہ کہہ سکتی ہو؟؟۔۔۔"وہ جملے بلا کی تاثیر سمیٹے ہوئے تھے اپنے اندر۔۔۔۔انھیں پڑھنے کے بعد۔۔وہ دو تین ثانیوں تک اپنے دل کو تیزی سے دھڑکتا ہوا

محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔وہیں ساتھ ساتھ وہ خاصہ شرمندہ بھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔"وہ یہ جملہ" نہیں دوہرا سکتی تھی۔۔۔۔کون جانتا تھا ای کو۔۔۔۔سوائے اس کی ماں کے۔۔۔۔مگر اِس کا مطلب یہ تو نہیں کے وہ اہمیت نہیں دیتی۔۔۔۔

اللہ حافظ۔۔"اس نے اداسی سے مسکرا کر لکھا۔۔۔۔"

۔۔۔اگر کبھی تم اچانک غائب ہو گ ئ ے۔۔۔تو میں تمھیں کہاں" ڈھونڈو۔۔۔بس اتنا جواب دے دو۔۔۔۔۔میں واقعی بہت پریشان ہوئی ی ہوں تمھارے لیے۔۔۔۔اور پہلی بار اپنی بے بسی پر رونا آیا ہے مجھے۔۔۔کے جسے میں اپنا دوست کہتی ہوں۔۔۔اس کا نام تک نہیں

جانتی۔۔۔"وہ بند کرنے لگی تھی میک بک کو۔۔۔۔۔۔کے اچانک اپنے دل میں چھپی بات اسے بتانے کا دل کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر مزید ایک لمحے کی دیری کے۔۔۔جو دل میں آیا وہ لکھ کر۔۔۔۔اسے سینڈ کر دیا۔۔۔۔

"مجھے نہیں لگتا کے کبھی ایسا کوئی ی خوش قسمت وقت آئے گا کے تم مجھے ڈھونڈو گی۔۔۔۔۔"اس کا جواب توقع کے بر خلاف تھا۔۔۔۔جسے پڑھ کر وہ بہت مایوس و افسردہ ہوئی ی۔۔۔۔

ایک انجانے غم نے جیسے اس کے دل کو اپنے پنجوں میں جکڑ لیا۔۔۔۔

وہ مزید کچھ پوچھنے کی ہمت نہ کر سکی۔۔۔

💞*Husny Kanwal💞

وہ اپنے باس کے ساتھ میٹنگ میں ایک کلائنٹ سے ملنے ریسٹورنٹ آئی ی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

جیسے ہی میٹنگ ختم ہوئی ی۔۔۔وہ ریسٹورنٹ سے باہر نکلنے لگی۔۔۔اسی لمحے سامنے فہد کی گاڑی پارکنگ میں نظر آئی ی۔۔۔

مس اریبہ۔۔۔میں ڈرائی یور سے کہ دیتا ہوں۔۔۔وہ آپ کو گھر چھوڑ دے گا۔۔۔۔" وہ ویسے بھی گھر واپس جا رہی تھی۔۔۔تو سوچا....پہلے فہد سے مل لے۔۔۔

نہیں سر۔۔۔شکریہ۔۔۔میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔"اس نے مسکراتے" ہوئے کہا۔۔۔

جیسی آپ کی مرضی۔۔۔"مسٹر مہروز نرمی سے مسکراتے ہوئے کہ"
کر۔۔۔اپنی گاڑی میں بیٹھ کر۔۔اس کے سامنے ہی وہاں سے روانا
ہو گ ئی ے۔۔۔

ایک کام کرتی ہوں.... کال کر لیتی ہوں۔۔۔"اس نے یہ سوچتے ہوئے"
۔۔۔اپنا سیل نکالا۔۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے۔۔۔خوشگوار لہجے میں سلام"
کیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔۔یار۔۔۔میں ذرا اپنے دوستوں کے ساتھ باہر شاپنگ پر" آیا ہوا ہوں۔۔۔فری ہو کر بات کرتا ہوں۔۔۔اوکے۔۔۔"اس نے جلد بازی سے جواب دے کر۔۔۔کال منقطع کر دی۔۔۔

ارے۔۔۔پوری بات بھی نہیں سنی میری۔۔۔حد ہے اِس سے۔۔اوپر" سے جھوٹ کیوں بول رہا ہے؟؟۔۔۔گاڑی تو اس کی ہوٹل کے باہر کھڑی ہے۔۔۔۔۔اب میں کیا کرؤں؟؟۔۔۔"وہ سیل کی اسکرین کو منہ بسور کر دیکھتے ہوئے۔۔۔الجھ کر بولی۔۔۔۔

ایک کام کرتی ہوں۔۔اندر جا کر دیکھتی ہوں۔۔۔ہو سکتا ہے اپنے فرینڈز" کے ساتھ شاپنگ کے بعد کھانا کھانے آیا ہو۔۔۔اکیلے اس وقت رکشے میں جانے سے بہتر ہے۔۔۔کے فہد کا فری ہونے تھوڑا انتظار کر لوں۔۔۔۔۔اچھا ہے رکشہ کے کرایہ بھی بچے گا۔۔۔۔"وہ تھوڑی دیر

باہر کھڑے ہو کر سوچنے کے بعد۔۔۔واپس ریسٹورنٹ میں داخل ہو گ ئی تھی۔۔۔۔۔

فہدا سے ریسٹورنٹ میں کہیں نظر نہیں آیا۔۔۔تو وہ ریسپشن پر جا کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔

ہیلو میم۔۔۔۔میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟؟۔۔۔"نہایت مہذب" انداز میں ریسپشن پر کھڑے لڑکے نے استفسار کیا۔۔۔

جی۔۔۔کیا آپ مجھے چیک کر کے بتا سکتے ہیں کے فہد رئی یس کیا اس ہوٹل" میں اپنے فرینڈز کے ساتھ آئے ہوئے ہیں؟؟۔۔۔"اریبہ نے آہستگی سے پوچھا۔۔۔

"آپ ان کی کون ہیں؟؟"

"میں۔۔۔ان کی منگیتر۔۔۔"

"اوکے۔۔میم۔۔ویٹ۔۔۔"اس نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔اور اپنے سامنے رکھے کمپیوٹر کی اسکرین کو بغور دیکھنے لگا۔۔۔۔

"میم انھوں نے سیکنڈ فلور پر روم بک کروایا ہوا ہے۔۔۔۔"تھوڑی دیر بعد۔۔۔اس نے اریبہ کی جانب دیکھ کر جواب دیا۔۔۔۔

اریبہ اس کی بات سنتے ہی تھوڑا الجھی۔۔۔۔کیا اس نے نہیں کہا تھا کے وہ اپنے فرینڈز کے ساتھ شاپنگ پر آیا ہوا ہے۔۔۔پھر ہوٹل میں روم بک کیوں کروایا تھا اس نے؟؟۔۔۔

"اوکے۔۔۔پلیز روم نمبر بتادیں۔۔۔مجھے ان سے ابھی ملنا ہے۔۔"

"روم نمبر 201۔۔۔ "

شکریہ۔۔۔"اس نے رسمی طور پر مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔۔۔۔"

پھر سنجیدگی سے سیڑھیوں کی جانب تیزی سے بڑھ گئی۔۔۔۔

وہ کمرے میں ایک خوبصورت حسینہ کے ساتھ صوفے پر آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

تمھیں کسی نے کبھی بتایا ہے۔۔۔کے تمھاری آنکھیں کتنی خوبصورت ہیں۔۔۔" وہ اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔رومانی لہجے میں بولا۔۔۔

تم بتادو۔۔۔میں سن رہی ہوں۔۔" وہ لڑکی ہلکاسہ شرما کر گویا" ہوئی ی۔۔۔

لگتا ہے کھانا آگیا۔۔۔ویٹ۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔۔"اس لڑکی کی جانب" سے گرین سگنل ملتے ہی۔۔۔وہ مزید قریب آیا۔۔۔اس کے حسین چہرے پر آتی آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔ابھی اس کے چہرے پر جھکنے ہی لگا تھا۔۔۔کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

دروازے کی آواز نے اسے حواسوں میں لوٹایا تھا۔۔۔ورنہ وہ تو مکمل بہک کر۔۔۔۔جذبات میں بہہ جانے کے لیے تیار معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

نرمی سے اندازا گہ کر۔۔۔وہ دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔

اندر لے آؤ کھا۔۔۔"ابھی وہ لاپرواہی سے دروازہ کھولتے ہوئے بول ہی" رہا تھا۔۔۔کے نظر سامنے کھڑی لڑکی پر پڑئی ی۔۔

اس لڑکی کو اچانک اپنے سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔۔شاکڈ کے سبب اس کے باقی کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گ ئی ے تھے۔۔۔

دو تین ثانیوں تک وہ بے یقینی کے عالم میں کھڑا رہا۔۔۔

دوسری جانب اریبہ اسے شاکڈ دیکھ۔۔الجھی۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہو جیسے کوئی ی بھوت دیکھ لیا" ہو۔۔"اس نے نرمی سے استہزائی یہ انداز میں استفسار کیا۔۔۔

کیاہوافہد؟؟۔۔۔کھانالے کراندر کیوں نہیں آرہے؟؟"اچانک سے" اندر سے آتی نسوانی آواز نے اریبہ کے کان کھڑے کیے۔۔۔

کچھ وقت تک ماحول پر خاموشی طاری رہی۔۔۔۔

وہ بے یقینی وحیرت وشاکڈ کے عالم میں بت بنی اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو شکوئے بھری نگاہ سے دیکھتی رہی۔۔۔

ارے فہد دروازے پر کیوں کھڑے ہو گ ئی ے ہو؟؟۔۔۔اور یہ لڑکی" کون ہے؟؟۔۔۔۔"اندر سے ایک حسین لڑکی۔۔۔جو چیک والی شرٹ اور بلو جینز میں ملبوس تھی۔۔۔اپنے کھلے بالوں کو ایک ادا سے اپنے سیدھے کندھے پر ڈالتی ہوئی ی۔۔۔ فہد کی جانب آئی ی۔۔۔۔

یہ سوال تو مجھے پوچھنا چاہیے۔۔۔ تم کون ہو؟؟۔۔۔اور میرے منگیتر کے" ساتھ اِس ہوٹل کے روم میں کیا کر رہی ہو" وہ غم و غصے سے پاگل ہوئے جا رہی تھی۔۔۔۔

جس چیز کی وہ کبھی فہد سے توقع نہیں کر سکتی تھی۔۔۔وہ تھا دھوکہ۔۔۔ مگر اُس سنگ دل نے دیا۔۔۔اور ایسا دیا۔۔۔کے اس نے اپنے بھروسے کے پر کھنچے اڑتے محسوس کیے۔۔۔

منگیتر؟؟۔۔۔۔۔۔فہد یہ لڑکی کیا بکواس کر رہی ہے۔۔۔تم نے تو کہا تھا تم" سنگل ہو۔۔۔اس کا مطلب تم مجھے پچھلے چھ ماہ سے دھوکا دیتے آ رہے ہو؟؟۔۔۔۔"وہ لڑکی بری طرح فہد پر بگڑی ی۔۔۔۔

چھ ماہ؟۔۔۔"اس کے جملے ایٹم بم کی طرح اریبہ پر گرے۔۔۔اس نے" اپنے دماغ کی رگوں کو پھٹتا ہوا محسوس کیا۔۔۔

فہد اسے چھ ماہ سے دھوکہ دے رہا تھا۔۔۔اور اسے پتا بھی نہ چلا۔۔۔۔

وہ اپنا سر پکڑ کر۔۔۔سرخ شعلہ بار نگاہوں سے اس لڑکے کو دیکھنے لگی۔۔۔

اریبہ۔۔۔۔اریبہ۔۔۔میری بات سنو۔۔۔"اس لڑکی کو سمجھ نہیں" آیا۔۔۔کے وہ کیا کرے۔۔۔۔کس کے لیے لڑے؟؟۔۔۔اور کیوں؟؟۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اپنے قیمتی آنسو بے دردی سے پونچھتی ہوئی ی۔۔۔واپس جانے لگی۔۔

ایک وقت وہ دوستی میں شراکت قبول کر سکتی تھی۔۔۔محبت میں نہیں۔۔۔۔

فہد اریبہ کو اچانک دیکھ۔۔۔بری طرح بوکھلاہٹ کا شکار ہو گیا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں موجود لڑکی مسلسل اس سے لڑ رہی تھی۔۔۔

اس کے پاس کوئی ی جواب نہ تھا۔۔۔ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی دینے کے لئے۔۔۔۔

اس لمحے اگر اسے کسی چیز کی پرواہ تھی۔۔۔تو وہ فقط اریبہ تھی۔۔۔۔

اپنی لمٹس کروس مت کرؤ۔۔ان چھ مہینوں میں پانی کی طرح پیسہ بہایا" ہے میں نے تم پر۔۔۔۔۔۔اپنی اوقات مت بھولو۔۔۔"فہد کو جواب نہ دیتا دیکھ۔۔وہ لڑکی اپنے غصے میں اس کا گریبان پکڑنے لگی۔۔۔۔

بس اس کا گریبان پکڑنا تھا۔۔۔کے فہد اس کے عمل کو اپنی سخت تذلیل گمان کرتے ہوئے۔۔۔اس کا ہاتھ بری طرح جھٹک کر۔۔۔غصے سے دھاڑا۔۔۔۔

فہد نے گرگٹ سے بھی زیادہ تیزی سے رنگ بدلا تھا اس لڑکی کی نظر میں۔۔۔۔

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔جبکے فہد اسے غصیلی نگاہ سے گھورتا ہوا۔۔۔ تیزی سے اریبہ کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔

"میری بات تو سنو۔۔۔اریبہ۔۔۔"وہ برق کی پھرتی سے اس کے پیچھے آیا۔۔۔ مگر وہ لڑکی رکنے یا اس کی بات سننے کا کوئی ی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔

"اریبہ۔۔۔"فہد نے دیکھا کے وہ رک نہیں رہی۔۔۔تو تیزی سے اس کا نازک بازو اپنی گرفت میں لے کر۔۔۔اسے اپنی جانب کھینچا۔۔۔

مجھے چھونے کی ہمت بھی مت کرنا۔۔۔دور رہو مجھ سے۔۔۔"اگلے ہی" لمحے وہ سینے سے آلگی۔۔۔ مگر ایک لمحے کی دیری کے۔۔۔خود کو سنبھالتی ۔۔۔وہ بپھر کر چیختی ہوئی ی۔۔۔اس کے وجود سے فوری دور ہٹی۔۔۔۔

دیکھو اریبہ۔۔۔۔۔۔جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے ہم دونوں کے" درمیان۔۔۔۔۔۔۔"وہ اس لمحے بس کسی طرح اسے خود پر یقین دلانا چاہتا تھا۔۔۔

او۔۔۔ تمھیں لگتا ہے میں اندھی ہوں؟؟۔۔۔تم اس لڑکی کے ساتھ" پچھلے چھ مہینوں سے ہو۔۔۔میں نے تمھیں ہوٹل کے روم میں اپنی آنکھوں سے اس کے ساتھ دیکھا ہے اور تم کہ رہے ہو۔۔۔۔کے تم دونوں

کے بیچ کچھ نہیں ہے۔۔۔تم نے مجھے بے وقوف سمجھ رکھا ہے کیا؟؟؟" وہ غصے سے۔۔۔دانت پیستے ہوئے دھاڑئی ی۔۔۔

میں صرف ٹائی م پاس کر رہا تھا اُس کے ساتھ۔۔۔اور یہ سب کرنے پر تم" نے ہی مجبور کیا ہے مجھے۔۔۔۔یہ سب تمھاری ہی غلطی ہے۔۔۔" وہ ڈھٹائی ی سے بولا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔میری غلطی؟؟۔" وہ سمجھ نہیں سکی۔۔۔وہ لڑکا کیسے اسے اپنے" گناہ ودھوکے کا ذمہ دار ٹھہرا سکتا ہے۔۔۔

ہاں تمھاری غلطی۔۔۔تمھارے پاس ٹائی م ہی نہیں ہے میرے" لیے۔۔۔۔آخری بار یاد بھی ہے کے ساتھ کھانا کب کھایا تھا ہم نے؟؟۔۔ساتھ مووی کب دیکھی تھی؟؟۔۔۔۔یا ساتھ شاپنگ کب کی

تھی؟؟۔۔۔نہیں یاد ہو گا۔۔۔کیونکے تمھاری اولین ترجیح صرف تمھاری فیملی اور تمھاری جاب ہے۔۔۔میں تو کہیں ہوں ہی نہیں تمھاری زندگی میں۔۔۔۔جب کال کرؤ۔۔ایک ہی جواب سامنے سے آتا۔۔۔میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔۔تو کیا کرتا میں؟؟۔۔۔جب میری منگیتر کے پاس میرے لیے ٹائم ہی نہیں ہے۔۔۔تو۔۔۔" وہ ابھی غصے سے بپھر کر ۔۔۔سارا الزام اس کے سر پر ڈال ہی رہا تھا کے۔۔۔مقابل بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔۔

میں اپنی جاب کو اولین ترجیح کیوں نہ دوں۔۔۔جب میں اس کے سبب" عزت سے پیٹ بھر کر دو وقت کا کھانا کھاتی ہوں۔۔۔ایسا تو نہیں کے منگنی کرتے وقت تمھیں میرے گھر کے حالات معلوم نہیں تھے۔۔۔سوری فہد رئیس۔۔۔میں تمھارے ساتھ یہ امیروں جیسی چونچلے بازی نہیں کرتی پھر سکتی۔۔۔۔کیونکے تم بھی جانتے ہو۔۔۔میں اپنے گھر کی واحد کفیل

ہوں۔۔۔اور اگر تم اس سبب سے دوسری لڑکیوں کے پاس جا رہے ہو۔۔۔تو یہ لو۔۔۔" یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔اسنے اپنے ہاتھ میں پہنی منگنی کی انگوٹھی اتارئی ی۔۔۔

اسے منگنی کی انگوٹھی اتارتا دیکھ۔۔۔فہد کا جیسے دل بند ہوا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔۔

"تمھارا اثر بہت گہرا قبول کیا ہے میری طبیعت نے۔۔۔۔تمھارے ساتھ رہتے رہتے۔۔۔میں دوستی میں شراکت کی قائل نہ رہی۔۔مگر تم نے رولز بنا کر خود توڑئے۔۔۔۔میں نے زبردستی تمھاری خاطر اپنے دل پر جبر رکھ کر وردہ کو قبول کیا۔۔۔مگر محبت میں نہیں۔۔۔۔جو ذرہ برابر بھی کسی اور کا ہے۔۔۔وہ شخص مجھے ذرا بھی نہیں چاہیے۔۔۔تمھارے احسانات تلے

زندگی گزارئی ی ہے اس لیے ہاتھ نہیں اٹھا سکتی۔۔۔مگر یقین جانو۔۔۔اپنے ذہن میں بار بار مار رہی ہوں تمھیں۔۔۔۔"اس کا ہاتھ اپنے نازک ہاتھ میں پکڑ کر۔۔۔انگوٹھی اس کی ہتھیلی پر ٹکنے والے انداز میں رکھ کر۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا۔۔۔۔

اس کی نیم شہد آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں مقابل پر۔۔۔

"تم منگنی نہیں توڑ سکتیں۔۔۔"وہ تیزی سے انگوٹھی کو ہاتھ میں پکڑ کر۔۔۔سرخ آنکھوں کے ساتھ۔۔۔۔مقابل کے چہرے کو بے یقینی سے تکتے ہوئے۔۔۔احتجاجاً بولا۔۔۔۔

"توڑ سکتیں؟؟۔۔۔۔۔۔۔میں یہ منگنی توڑ چکی ہوں۔۔۔۔"اس نے خاصہ جتاتے ہوئے اعلانیہ کہا۔۔۔پھر اسی کے سامنے پلٹ کر جانے لگی۔۔۔

میں یہ منگنی توڑ چکی ہوں ''اس کا یہ جملہ نشتر سے زیادہ دلخراش وجان لیوا'' معلوم ہوا۔۔۔

وہ بت بنے حیرت سے اس لڑکی کو جاتا دیکھتا رہا۔۔۔

پورے راستے روتے ہوئے۔۔۔اپنے گھر پیدل چل کر پہنچی۔۔۔گھر میں داخل ہوتے ہی اپنی ماں کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

اس سنگ دل کی بے وفائی ی ودھوکہ وہ لڑکی برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

اس نے روتے ہوئے اپنی ماں کو جو کچھ ہوا۔۔۔سب بیان کر دیا۔۔۔

ندا بیگم اپنی بیٹی کی حالت دیکھ۔۔۔۔فہد کے گھر جانے لگیں۔۔۔"وہ تمھارے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے؟؟۔۔۔میں جا کر بات کرتی ہوں اس کی دادی اور ماں سے۔۔۔۔۔"غم و غصہ ان کی آنکھوں سے صاف عیاں تھا۔۔۔۔

"کوئی ی ضرورت نہیں اسکی۔۔۔مجھے اس شخص سے اب کوئی ی تعلق نہیں رکھنا۔۔۔۔"وہ دل جلے انداز میں روتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ لڑنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔کیونکے لڑا اپنے حق کے لیے جاتا ہے۔۔۔اور فہد کی بے وفائی ی کے بعد۔۔۔۔وہ اس بے وفا سے کوئی ی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔اس پر اپنا حق جتانا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔

اس کا دل کانچ کے ٹکڑوں کی مانند بکھر گیا تھا۔۔۔اس سنگ دل کی بے وفائی نے اس کی روح تک کو زخمی کر دیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کا آج اعتبار اٹھ گیا تھا دوستی نامی رشتے سے۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

فہد نے کبھی نہیں سوچا تھا.... وہ دو پل میں سالوں کی دوستی توڑ جائے گی۔۔۔

اس کی انگوٹھی۔۔۔منہ پر مار جائے گی۔۔۔

بیٹا لڑکے جوانی کے جوش میں اکثر اس طرح کی غلطیاں کر دیتے"

ہیں۔۔۔معاف کر دو اسے۔۔۔بہت شرمندہ ہے وہ۔۔۔اس طرح جذباتی ہو کر رشتے نہیں توڑے جاتے۔۔۔"صبیحہ بیگم اسے سمجھانے و منانے گھر آگ ئی یں تھیں۔۔۔

ہر بار کی طرح فہد نے انھیں ہی بھیجا تھا اپنا وکیل بنا کر۔۔۔

انٹی۔۔۔۔کیا آپ مجھے اپنی بیٹی نہیں مانتیں؟"اس نے روہانسہ لہجے میں" ۔۔۔ان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

کیوں نہیں مانتی۔۔۔بالکل مانتی ہوں۔۔۔ورنہ اپنے اکلوتے بیٹے کی منگنی" تم سے کیوں کراتی"وہ فوراہی بولیں۔۔۔

واقعی؟؟۔۔کیونکے اگر میری جگہ آپ کی بیٹی کے ساتھ ایسا ہوا ہوتا۔۔۔تو"
کیا آپ تب بھی کہتیں۔۔۔۔کے جذباتی ہو کر رشتے نہیں توڑے
جاتے۔۔۔تو کیا آپ تب بھی کہتیں کے لڑکا ہے۔۔۔جوانی کے جوش میں
کر دی غلطی۔۔۔میں بھی تو اسی کے ساتھ جوان ہوئی ی ہوں۔۔۔اگر میں
اس کی جگہ ایسی غلطی کرؤں۔۔۔تو کیا آپ کا بیٹا مجھے قبول کر لے
گا؟؟۔۔۔"اس نے چوٹ کرنے کے لیے۔۔۔۔سوال کیا۔۔۔

اریبہ۔۔۔"صبیحہ بیگم اعتراضاً چیخ اٹھی تھیں۔۔۔"

عورت و مرد میں فرق ہوتا ہے۔۔۔"وہ تیزی سے جتاتے ہوئے"
بولیں۔۔۔

ہوتا ہے۔۔بالکل ہوتا ہے۔۔۔مرد زیادہ مضبوط و طاقتور ہوتا ہے جسمانی و" ذہنی دونوں اعتبار سے۔۔۔۔۔لیکن اس کے باوجود وہ ایک کمزور عورت کی غلطی معاف نہیں کر پاتا۔۔۔اسے قبول نہیں کر پاتا۔۔۔اس کے بر عکس اس کمزور عورت سے پورا معاشرہ چاہتا ہے۔۔۔کے وہ قبول کر لے۔۔۔اس کے گناہ کو جوانی کا جوش سمجھ کر صبر کر لے۔۔۔پر سوری۔۔۔میں اس معاشرے کی کمزور عورت کے سانچے میں خود کو نہیں ڈھال سکتی۔۔۔۔۔میں نہیں قبول کر سکتی۔۔۔۔کسی صورت نہیں۔۔۔۔۔۔۔مجھے اب فہد سے کوئی ی رشتہ نہیں رکھنا۔۔۔"اس نے صاف گوئی ی سے اپنا حتمی جواب دیا۔۔۔

لڑکی تھوڑی لچک لاؤ اپنے اندر۔۔۔ایسی لڑکیوں کے گھر نہیں بسا" کرتے۔۔"صبیحہ بیگم نصیحت آمیز لہجے میں کہتی ہوئی ی۔۔۔غصے سے اٹھ کر جانے لگیں۔۔۔

انھیں گمان تھا کے ندا بیگم روک لیں گی۔۔۔مگر یہ دیکھ کافی حیران ہوئی یں۔۔۔کے کسی نے انھیں نہیں روکا۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ جز بز ہو کر گھر لوٹیں۔۔۔۔

صبیحہ بیگم سے کہیں زیادہ فہد غصہ ہوا۔۔۔کیونکے اریبہ نے اس کی والدہ کو واپس لوٹایا تھا۔۔۔جو اس کی نظر میں اس کی والدہ کی بے عزتی تھی۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

تم یہ میک بک اسٹور روم میں کیوں لے جا رہی ہو؟"اریبہ کو میک بک" اسٹور روم میں لے جاتا دیکھ۔۔۔ندا بیگم الجھ کر پوچھنے لگیں۔۔۔۔

رکھنے کے لیے۔۔۔"اپنی والدہ کو مختصر جواب دے کر۔۔۔وہ میک بک" اسٹور روم میں رکھ آئی ی۔۔۔

مگر۔۔۔یہ تو ناانصافی ہے ای کے ساتھ۔۔۔فہد کی سزا اسے کیوں دے" رہی ہو؟۔۔۔"اس کی والدہ جو صوفے پر بیٹھی ہوئی ی تھیں۔۔۔اسے اسٹور روم سے نکل کر اپنے کمرے کی جانب بڑھتا دیکھ۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں بولیں۔۔۔

میں کون ہوتی ہوں سزا دینے والی۔۔۔جس کا نام پتہ گھر۔۔۔۔بچپن سے" سب معلوم تھا اس نے دھوکہ دے دیا۔۔۔تو جس کے متعلق کچھ نہیں جانتی اس پر اعتبار کیسے کر لوں؟؟۔۔"اس کا اعتبار اٹھ گیا تھا دوستی کے رشتے سے۔۔۔۔

اس نے فہد کے ساتھ ساتھ ای کو بھی اپنی زندگی سے بے دخل کر دیا تھا۔۔۔۔

"کم از کم اسے بتا تو دو۔۔۔اس طرح اچانک تمھارے رابطہ ختم کرنے سے وہ پریشان ہو سکتا ہے۔۔۔مجھے وہ بہت اچھا و سلجھے ہوئے ذہن کا مالک معلوم ہوتا ہے۔۔۔آخر تم لوگ بچپن کے دوست ہو۔۔۔"

"مجھے۔۔۔فلحال۔۔۔آپ کے فہد کے بارے میں بھی یہی خیالات تھے نہیں لگتا میں کوئی ی اہمیت رکھتی ہوں گی ای کی زندگی میں۔۔۔ہو سکتا ہے امیر لڑکوں کی طرح وہ بھی ٹائی م پاس کرتا ہو مجھ سے۔۔۔"امیر لڑکوں سے اس کی مراد فہد ہے۔۔۔یہ بات جانتی تھیں ندا بیگم۔۔۔

اس کا دل جلا جواب سن۔۔۔وہ خاموش ہو گ ئ یں۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

تم آج بھی یونی نہیں گ ئ ے؟؟۔۔۔اور یہ سوٹ کیس کیوں پیک کر رکھا ہے اپنا؟۔۔۔ کہیں جا رہے ہو کیا؟؟"صبیحہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئ یں۔۔۔تو روز معمول کی طرح کمر اپورا بکھر اپڑا تھا۔۔۔اور وہ کھڑکی کے پاس کھڑا۔۔۔ارد گرد کے ماحول سے بے نیاز سہ۔۔۔۔۔باہر کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اچانک ان کی نظر بیڈ کے سائ یڈ پر رکھے سوٹ کیس پر گ ئ۔۔۔جسے دیکھ ۔۔۔۔وہ پوچھے بغیر رہ نہ سکیں۔۔۔۔

کمرے میں اداسی وخاموشی کاراج تھا۔۔۔ان کے سوال پر بھی اس نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔انھیں لگا۔۔۔جیسے اس لڑکے نے سنا ہی نہیں۔۔۔

فہد۔۔۔میں تم سے بات کر رہی ہوں۔۔۔۔کہیں جا رہے ہو کیا؟؟"اِس" بار وہ اُس کے پاس آکر۔۔۔اُس کا ہاتھ تھام کر۔۔۔نرمی سے استفسار کرنے لگیں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔میں خالہ کے پاس جانا چاہتا ہوں کچھ وقت کے لیے۔۔۔۔"اس" لڑکے کی آنکھیں نہایت سرخ تھیں۔۔۔جیسے ابھی رو کر چکا ہو۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنی والدہ کے ہاتھ تھامنے پر۔۔۔حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔ان کی جانب دیکھ۔۔۔آہستگی سے جواب دیا۔۔۔۔

زین سے تو تمھاری بنتی نہیں۔۔۔وہاں جا کر کیا کرؤ گے ؟۔۔۔۔۔مجھے" اچھی طرح یاد ہے جب وہ پاکستان آیا تھا ایک مہینے کے لیے تو تمھاری وجہ سے وہ صرف ایک ہفتے میں ہی واپس لوٹ گیا تھا۔۔۔اتنا برا سلوک کیا تھا تم نے میری بہن کے اکلوتے بیٹے کے ساتھ۔۔۔آج بھی شرمندہ ہوتی ہوں میں اپنی بہن کے سامنے۔۔۔۔"انھوں نے تیزی سے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ بچپن کی بات ہے۔۔۔اب ایسا نہیں ہو گا۔۔۔میں کافی بدل چکا ہوں" اب۔۔۔۔"اس نے ہلکا سہ جھنجھلا کر جواب دیا۔۔۔

اور تمھاری پڑھائی ی کا کیا ہو گا؟؟۔۔۔مجھے پتا ہے تم صرف اریبہ کی وجہ" سے یہاں سے جانا چاہتے ہو۔۔۔۔"وہ فکر مند ہو کر گویا ہوئی یں۔۔۔

آپ کو میری حالت دیکھ کر لگتا ہے کہ میں پڑھائی کر سکتا"

ہوں؟؟۔۔۔اِس وقت میرے لیے بہتر یہی ہے کہ یہاں سے دور چلا

جاؤں۔۔۔۔۔ویسے بھی میں اریبہ کو تھوڑا وقت دینا چاہتا ہوں اُس کی

نظروں سے دور رہ کر۔۔۔تاکے اس کا غصہ ٹھنڈا ہو۔۔۔۔"وہ گمبھیر لہجے

میں گویا ہوا۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آتا تم اب بھی اس کے پیچھے پڑے ہو۔۔۔"وہ خاصہ حیرت"

سے بولیں۔۔۔۔۔

اس لڑکی نے تمہاری ماں کو واپس لوٹایا تھا۔۔۔۔بھول گئے کیا؟؟؟؟"وہ "

جز بز ہو کر پوچھنے لگیں۔۔۔۔

غلطی میری اپنی تھی۔۔۔مجھے آپ کو اتنی جلدی وہاں بھیجنا ہی نہیں "
چاہیے تھا۔۔۔مجھے چاہیے تھا کہ میں تھوڑا انتظار کرتا اس کا غصہ ٹھنڈا
ہونے کا۔۔۔مگر میری یہ جلد بازی کی عادت۔۔۔۔ہمیشہ کام خراب کرتی
ہے۔۔۔"آخری جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔۔جیسے وہ خود پر ہی غصہ ہوا
۔۔۔۔

صبیحہ بیگم نے اِس اُمید پر یہ بات اپنے شوہر کو بتائی کہ وہ اسے روکے گے مگر
ان کی امید کے بر عکس رئیس صاحب بخوشی راضی ہو گئے فہد کو اس کی
خالہ کے گھر بھیجنے کے لیے۔۔۔اس طرح فہد اپنی خالہ کے گھر ملک سے
باہر چلا گیا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

ہیلو۔۔۔مس اریبہ۔۔۔"مسٹر مہروز کا نام اسکرین پر چمکتا دیکھ۔۔۔اس"
نے تیزی سے اپنے ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ نیچے ٹیبل پر رکھا۔۔۔اور سیل
اٹھا کر کال ریسیو کی۔۔۔۔

"ہیلو سر۔۔۔۔"

آپ نے رپورٹ تیار کر لی؟؟"انھوں نے ہر بار کی طرح نہایت نرمی سے"
استفسار کیا۔۔۔

جی سر۔۔۔میں بس آفس ہی آنے کے لیے نکل رہی تھی۔۔اصل میں"
آج رش بہت تھا۔۔اس لیے یونی سے واپسی پر کافی دیر
ہو گئی۔۔۔۔"اسنے فوراہی لچکدار انداز میں وجہ بیان کی۔۔۔ٹائم
ہو جانے کے باوجود آفس نہ پہنچ پانے کی۔۔۔

چلیں۔۔۔کوئی ی بات نہیں۔۔۔دراصل آج میرے چھوٹے بھائی ی" شہریار کا برتھ ڈے ہے۔۔۔۔بہت بڑی پارٹی رکھی ہے ہم نے اس کے لیے۔۔۔۔میرے پاس بالکل بھی ٹائی م نہیں ہے کے آفس جاسکوں۔۔۔۔یہاں گھر میں میری زیادہ ضرورت ہے۔۔۔پیپرز پر میرے سائی ن کی ضرورت پڑئے گی آپ کو۔۔۔اس لیے آپ ایک کام کریں ۔۔۔۔۔میں اپنا ڈرائی یور بھیج دیتا ہوں۔۔۔آپ میرے گھر آ جائی یں۔۔۔سائی ن کروا کر یہیں سے آفس چلی جائی یے گا۔۔۔"ان کی بات سنتے ہی اریبہ ہچکچاہٹ کا شکار ہوئی ی۔۔۔

مگر یہ اس کی جاب کا حصہ تھا۔۔۔اس لیے جانا تو تھا۔۔۔

اوکے سر۔۔۔میں آجاتی ہوں آپ کے گھر۔۔۔"اس نے اثبات میں سر" ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اوکے اللہ حافظ"مسٹر مہروز کے کال منقطع کرتے ہی۔۔۔اریبہ نے" واپس چائے کا کپ اٹھایا۔۔۔۔

ایک تو یہ سر کا درد گلے پڑ گیا ہے میرے۔۔۔"وہ اپنے سر کو الٹے ہاتھ سے" ہلکے سے مسلتے ہوئے۔۔۔جھنجھلا کر بولی۔۔۔۔

تو کہاں سے جائے گا۔۔۔رات آرام کرنے کے لیے دی ہے خدا" نے۔۔۔جس میں بیٹھ کر تم آفس کا کام کرتی ہو۔۔۔۔پوری پوری رات بیٹھ کر کمر توڑو گی تو یہ تو ہو گا۔۔۔۔"ندا بیگم ذرا خفگی سے بولیں۔۔۔

کام نہیں کرؤں گی تو گھر کیسے چلے گا۔۔۔خدا بھی ان ہی کا حال بدلتا ہے" جنھیں بدلنے کی چاہ ہو۔۔۔۔اور مجھے ہے۔۔۔۔دیکھیے گا۔۔۔ہم بہت جلد بڑے ابو کا قرضہ بھی اتار دیں گے۔۔اس کے بعد اللہ کے کرم سے ہمارے سر پر کسی کا قرضہ باقی نہیں رہے گا۔۔۔۔پھر میں آپ کے اور اپنے لیے اس عید پر نئے کپڑے بنواؤں گی۔۔۔۔۔کتنے سال ہو گئے۔۔۔آپ نے عید پر نیا جوڑا نہیں لیا۔۔۔" وہ بیٹی نہیں ۔۔۔۔بیٹا تھی ندا بیگم کا۔۔۔جس پر اندھا اعتبار و یقین تھا انھیں۔۔۔۔

ندا بیگم کو اس نے سیکرٹری کی جاب ملتے ہی کام چھڑوا دیا تھا۔۔۔۔

وہ دن رات محنت کرتی۔۔۔اپنے ماں باپ پر چڑھے قرضے اتارنے کے لیے۔۔۔۔۔

تعلیم ایک ایسا زیور ہے۔۔۔جو کبھی اپنی قدر و قیمت نہیں کھوتا۔۔اور یہ زیور اسے فہد کی وجہ سے نصیب ہوا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کے وہ اب بھی خود کو فہد کلاس سے اب تک کی ساری تعلیم th کا احسان مند مانتی تھی۔۔۔جبکے 9 اس نے اسکالرشپ کے ذریعے حاصل کی۔۔۔۔۔

میرا سوٹ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ان پیسوں کو مجھے دے" دینا۔۔۔میں بازار جا کر تمھارے لیے برتن لے آؤں گی۔۔۔آج کل تو مہنگائی آسمانوں سے باتیں کر رہی ہے۔۔۔ابھی سے تمھارا جہیز جوڑنا شروع کرؤں گی۔۔۔تب ہی جا کر تمھاری شادی میں ہر چیز دے سکوں گی۔۔۔"ندا بیگم مسکراتے ہوئے بولیں۔۔۔

ویسے بھی آج کل لڑکے والوں کی بڑی ڈیمانڈ ہوتی ہیں۔۔۔دیکھا نہیں" باجی عالیہ نے اپنی بیٹی کو جہیز میں کار اور بائی یک دونوں دی ہیں۔۔۔پھر بھی

ان لڑکے والوں کا منہ بنا ہوا تھا کے مکان نہیں دیا۔۔۔حد ہے۔۔۔۔۔۔"یہ جملے ادا کرتے وقت ان کے چہرے پر فکر کا عنصر نمایا تھا۔۔۔

امی جان۔۔۔میرے جہیز کی فکر نہ کریں ابھی سے۔۔۔"وہ منہ بسور کر" بولی۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔کیوں نہ کرؤں؟۔۔۔فہد کے بعد دنیا ختم نہیں" ہو گئی۔۔۔کان کھول کر سن لو۔۔۔جیسے ہی کوئی ی اچھا رشتہ آئے گا۔۔۔میں منگنی کر دوں گی تمھاری۔۔۔گھر میں بیٹھائے تھوڑی رکھنا تمھیں۔۔۔۔"وہ واقف تھیں اریبہ ابھی تک فہد کے غم سے نکل نہیں پائی ہے۔۔۔۔

اچانک باہر سے گاڑی کے ہارن کی آواز۔۔۔دونوں ماں بیٹی کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔

او۔۔ہو۔۔۔آپ کی باتوں میں میری گاڑی" آگ ئی۔۔۔جائی یں۔۔۔آپ باہر جا کر اس سے کہیں کے پانچ منٹ ویٹ کرئے۔۔۔میں جب تک تیار ہو کر آتی ہوں۔۔۔" وہ اپنی چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ کر۔۔۔جلد بازی سے کہتے ہوئے۔۔۔اپنے کمرے کی جانب دوڑئی ی۔۔۔

ارے چائے تو پوری پی لو۔۔۔"ندا بیگم نے آواز لگاتے ہوئے کہا۔۔۔"

ٹائی م نہیں ہے۔۔۔آپ پی لیں۔۔۔"اس کی کمرے سے آواز" آئی ی۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

ڈرائی یور نے اسے مسٹر مہروز کے بنگلے کے مین دروازے پر ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔

بنگلہ نہایت ہی خوبصورت و شاندار تھا باہر سے۔۔۔۔۔۔

وہ وسیع و عریض گارڈن سے ہوتی ہوئی ی گھر میں داخل ہوئی ی۔۔۔

گھر پورا مہمانوں سے بھرا دیکھائی ی دے رہا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سر کو فون کرتی ہوں۔۔۔"اتنے سارے لوگوں میں وہ مسٹر مہروز کو کہاں" ڈھونڈے۔۔۔یہی سوچ کر اس نے کال کی۔۔۔

ابھی وہ کال ملا کر۔۔۔ سیل کان سے لگانے کے بعد۔۔آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی۔۔ چھت پر لگے اس شاندار فانوس کو دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے اچانک کسی سخت جان سے ٹکرائی ی۔۔۔

سوری۔۔۔"اریبہ کا کندھا اس شخص کے کندھے سے رگڑا کھایا" تھا۔۔۔جس پر اسنے تیزی سے نظر اٹھا کر اس شخص کی جانب دیکھا۔۔۔۔

بس نظر کا اٹھانا تھا۔۔۔کے سامنے ایک نہایت خوبصورت لڑکا۔۔۔سفید شرٹ اور بلیک جینز میں ملبوس۔۔۔سامنے کھڑا نظر آیا۔۔۔

اس لڑکے کا کندھا اتنی زور سے ٹکرایا تھا کے وہ لڑکی تکلیف کے سبب اپنا کندھا پکڑ کر۔۔۔اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔جیسے پوچھ رہی ہو۔۔نظر نہیں آتا کیا؟؟۔۔۔

جس پر وہ تیزی سے معذرت طلب کرنے لگا۔۔۔۔۔

ویسے آپ ہیں کون؟؟۔۔۔"اس لڑکے نے بغور اریبہ کا سر تا پاؤں" جائزہ لیتے ہوئے۔۔۔استفسار کیا۔۔۔۔

میں اریبہ۔۔۔مسٹر مہروز کی سیکرٹری۔۔"اریبہ نے ہلکا سہ اپنا کندھا مسلتے" ہوئے۔۔۔جواب دیا۔۔۔

او۔۔۔بھائی ی کی سیکرٹری۔۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔۔اریبہ نے اندازہ لگا" لیا تھا کے وہ شہریار ہے۔۔۔

شہریار؟؟۔۔۔رائٹ؟"۔۔۔اس لڑکی کے منہ سے اپنا نام" سن۔۔۔اس کی آنکھیں چھوٹی ہوئی یں۔۔۔

آپ مجھے کیسے جانتی ہیں؟؟۔۔۔میں تو کل ہی اٹلی سے لوٹا" ہوں۔۔۔"اس کے لہجے میں حیرت جھلکی تھی۔۔۔

میں نے سر سے آپ کے بارے میں بہت سنا ہے۔۔۔"وہ چہرے پر ہلکی" سی مسکان سجائے۔۔۔جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

اچھا یا برا؟؟"وہ ابرو اچکا کر۔۔۔تجسس سے پوچھنے لگا۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"

"پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔اور مڑ کر جانے لگا۔۔۔"ویسے۔۔۔بھائی ی حریم بھابھی کے ساتھ ہیں۔۔۔آپ اوپر ہی چلی جائی یں۔۔۔"اچانک اس حسین لڑکی کی جانب واپس پلٹ کر۔۔۔۔نرمی سے کہا۔۔۔

"اوکے۔۔۔شکریہ۔۔۔"اریبہ نے شکریہ ادا کیااور تیزی سے اوپر چل دی۔۔۔۔

❀*Husny Kanwal*❀

شمائی لہ بیگم اپنے کمرے سے ملازمین سے سامان نکلوا کر۔۔۔سیڑھیوں سے اترنے ہی لگیں تھیں۔۔۔کے ان کی نظر اریبہ پر پڑی ی۔۔۔جو اس لمحے مہروز کے ساتھ کھڑی باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔

انھیں اریبہ پہلی ہی نگاہ میں اچھی لگی۔۔۔۔

وہ ان کے پاس سے فائی ل لے کر گزرنے لگی۔۔۔تو مسٹر مہروز نے اس کا تعارف اپنی والدہ سے کروایا۔۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم میم۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے سلام کیا۔۔۔"

وَعَلَیکُم السَّلَام"انھوں نے سر سے پاؤں تک اریبہ کا مکمل تنقیدی جائی زہ" لیتے ہوئے۔۔۔سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔۔

کیانام ہے تمھارا؟؟۔۔۔"ان کے سوال پر۔۔۔اس نے تیزی سے اپنانام" بتایا۔۔۔

"اریبہ۔۔۔"

منگنی وغیرہ تو نہیں ہوئی ی ناں تمھاری؟؟"ان کے اچانک کیے سوال" پر۔۔۔وہ حیرت سے پہلے ان کو۔۔۔پھر اپنے برابر میں کھڑے مسٹر مہروز کو دیکھنے لگی۔۔۔

اس کی منگنی کااس کے کام سے کیا تعلق؟؟؟۔۔۔

نہیں۔۔۔"مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ نظریں جھکا کر جواب" دیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"انھوں نے سنجیدگی سے کہا۔۔تو وہ تیزی" سے اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔وہاں سے چل دی۔۔۔

اگر آپ اریبہ کو شہریار کے لیے دیکھ رہی ہیں تو میں بتا دوں۔۔۔بہت" غریب ہے یہ لڑکی۔۔۔۔اس کا ہمارا کوئی ی جوڑ نہیں۔۔۔۔"مہروز نے گمبھیر لہجے میں اطلاع دی۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اچھی لگی ہے یہ لڑکی۔۔۔۔آج کی پارٹی کے بعد شہریار سے بات کرتی" ہوں۔۔۔۔جب تک تم اس کے سارے خاندان کی کنڈلی کھل والو۔۔۔دور

دور تک بھی اِس کی فیملی میں کوئی ی ہماری ٹکر کا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"ان کے کہتے ہی مسٹر مہروز الجھے۔۔۔۔

"مگر ایسا کیوں؟؟۔۔۔اور پھر ہمارے یہاں کب سے برادری سے باہر شادی ہونے لگی؟؟۔۔۔ابا حضور کبھی نہیں مانیں گے ایسے رشتے کے لیے۔۔۔ جس لڑکی کا باپ نکٹھو ہو۔۔۔اور ماں گھر گھر جا کر جھاڑو پونچا کرتی ہو۔۔۔"ان کے لہجے سے حقارت جھلک رہی تھی۔۔۔۔

"اپنے ابو کی فکر مت کرؤ۔۔۔ان سے میں بات کر لوں گی۔۔۔تم بس وہ کرؤ جو میں نے کہا۔۔۔"انھوں نے سنجیدگی سے حکم صادر کیا۔۔۔

مس اریبہ۔۔۔"وہ مسٹر مہروز کے لیے کولڈ کافی بنا کر۔۔ٹیبل پر رکھ ہی" رہی تھی۔۔۔کے اچانک اسے اپنی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھاتا ہوا نظر آیا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے وہ کافی کے کپ سمیت زمین پر گر گ ئی۔۔۔

آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پر لیٹا ہوا پایا۔۔۔اوپر چھت کی جانب دیکھا۔۔۔تو خوبصورت سہ فانوس نظر آیا۔۔۔فین اف تھا۔۔۔اس کے باوجود اسے سخت سردی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔آہستگی سے اپنا سر پکڑے۔۔۔اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

اس کا ذہن ابھی بھی ٹھیک طرح کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔

دو تین منٹ تک۔۔۔وہ اپنا سر پکڑے سن سی کیفیت میں بیٹھی رہی۔۔۔

میں کہاں ہوں؟؟" تھوڑی دیر بعد جب ذہن نے کام کرنا شروع" کیا۔۔۔تو اس نے سامنے دیوار پر اے۔سی لگا دیکھا۔۔پھر پورے کمرے پر نظر دوڑائی ی۔۔۔

نہایت ہی خوبصورت فنیچر سے بھرا ہوا وہ کمرا۔۔۔۔کسی ہسپتال کا تو نہیں معلوم ہو رہا تھا اسے۔۔۔

یہ تو میرے کپڑے نہیں ہیں"۔۔۔اس نے اپنے کپڑوں کی جانب" دیکھا۔۔۔وہ ایک گولڈن رنگ کی کرتی اور بلیک پاجامے میں ملبوس تھی۔۔۔اس کا دوپٹہ اس کے تکیے کے پاس ہی رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے تیزی سے دوپٹہ اٹھا کر۔۔عادت کے مطابق پھیلا کر اوڑھا۔۔۔۔

ارے آپ اٹھ گ ئی یں۔۔۔رکیں میں بھابھی کو بلاتا"

ہوں۔۔۔"اچانک کمرے کا دروازہ باہر سے کھلا۔۔۔جس چیز کی اس پل اسے ذرا توقع نہ تھی۔۔۔۔وہ تھا شہریار کا سامنے آنا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔۔واپس چلا گیا۔۔۔

لیٹی رہو۔۔۔ڈاکٹر نے کہا ہے کے تمھیں آرام کی ضرورت ہے"

۔۔"شہریار کو دیکھ۔۔۔وہ ہکا بکا تھی۔۔۔۔بجائے ہسپتال لے جانے کے۔۔۔مسٹر مہروز اسے اپنے گھر لے آئے تھے۔۔۔۔

یہ بات اسے بہت عجیب لگی۔۔۔

وہ خاصہ شرمندہ بھی ہوئی ی۔۔

اسی شرمندگی والجھن میں وہ بیڈ سے اترنے ہی لگی تھی کے دروازہ کھلا۔۔۔اور حریم کمرے میں مسکراتے ہوئے داخل ہوئی ی۔۔اس نے آتے ہی اسے بیڈ سے اترنے سے روکا۔۔۔۔

میں یہاں ؟؟۔۔کیسے ؟؟" وہ الجھ کر۔۔۔۔"

وہ تم بے ہوش ہوگ ئی یں تھیں آفس میں۔۔۔ تمھارے کپڑوں پر کافی گرگ ئی تھی۔۔۔۔وہ تو شکر ہے مہروز کولڈ کافی پیتے ہیں۔۔۔ورنہ تمھاری اسکن ضرور جل جاتی۔۔۔۔۔ تمھارے سارے کپڑے خراب ہوگ ئی ے تھے۔۔۔ایسے میں مہروز کو سمجھ نہیں آیا۔۔۔کے کیا کریں۔۔اِس لیے تمھیں گھر لے آئے۔۔۔۔ہم نے اپنے فیملی ڈاکٹر کو چیک کرایا ہے تمھیں۔۔۔ڈاکٹر نے کہا۔۔کے کمزوری اور ضرورت سے زیادہ

محنت کرنے کی وجہ سے تمھیں چکر آئے۔۔۔۔۔۔ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کے تمھیں آرام کی ضرورت ہے۔۔۔"انھوں نے نہایت نرمی سے پوری بات بیان کی۔۔۔۔

اور میرے کپڑے؟؟؟" وہ ہچکچاہٹ و شرمساری کے ساتھ استفسار کرنے لگی۔۔۔

سارے خراب ہو گ ئ ے تھے۔۔۔تو ہماری ملازمہ نے چینج کروا دیے ۔۔۔۔ تمھارے کپڑے دھوبی کو دے دیے ہیں۔۔۔کل تک تمھیں مل جائ یں گے۔۔۔فکر نہ کرؤ۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔جواب دینے لگیں۔۔۔

اسی لمحے کمرے میں شہریار بھی داخل ہوا۔۔۔

ویسے ڈاکٹر آپ کو چیک کرتے وقت کہ رہے تھے۔۔۔کے لگتا ہے" ۔۔۔کافی راتوں سے سوئی ی تک نہیں ہیں۔۔۔کیا واقعی ایسا ہے؟؟"اس نے مسکراتے ہوئے۔۔۔ مضحکہ خیز انداز میں تجسس سے پوچھا۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔"اس نے نظریں جھکائے۔۔۔ جھم کر۔۔مدھم آواز" میں کہا۔۔۔۔

فہد کی بے وفائی ی نے اسے اندر تک توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔وہ جیسے ہی سونے کے لیے لیٹتی۔۔۔ساری پرانی یادیں اسے گھر لیتیں۔۔۔جن کے سبب وہ شدید رنجیدہ ہو جاتی۔۔۔یہی سبب تھا کے وہ دن رات خود کو بیزی رکھتی۔۔۔۔

اتنابیزی کے فہد یاای کا خیال تک ذہن میں نہ آئے۔۔۔۔

وہ جیسے خودی پر ظلم کر رہی تھی۔۔۔۔

فہد کی سزا بیچارا ای بھی بھگت رہا تھا۔۔۔۔

ہزاروں میل بھیج چکا تھا وہ۔۔۔۔۔

مجھے اب چلنا چاہیے۔۔۔میری امی پریشان ہو رہی ہوں گی۔۔۔"وہ زیادہ" دیر اپنے باس کے گھر میں نہیں رکنا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے آہستگی سے بیڈ سے اترتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا تم چلی جانا۔۔۔ مگر کچھ کھا پی تو لو۔۔۔"حریم مہمان نوازی کرنے لگی۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔اِس تکلف کی کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔"وہ تیزی سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔ کھڑی ہونے لگی۔۔۔۔۔۔

آپ تو ایسے بھاگ رہی ہیں۔۔۔ جیسے ہم آپ کو کھا جائی یں گے۔۔۔"شہریار اسے بغور دیکھتے ہوئے۔۔۔استہزائی یہ انداز میں بولا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔واقعی۔۔۔اپنی امی کو فون پر بتا دو کے تم ہمارے گھر پر ہو۔۔"حریم اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے گویا ہوئی ی۔۔۔

نہیں۔۔۔۔میں کہ رہی ہوں ناں۔۔اِس تکلف کی کوئی ی ضرورت نہیں" ہے۔۔۔"اُس نے فوری لچکدار انداز میں کہا۔۔۔

ارے کیوں نہیں ہے۔۔۔ مہمان ہیں آپ ہماری۔۔۔وہ بھی خاص" مہمان۔۔۔بھابھی آپ کھانا لگوائی یں۔۔۔میں ہوں یہاں۔۔۔"شہریار نے مفاہمانہ انداز میں مسکراتے ہوئے۔۔۔اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔پھر اپنی بھابھی کو کھانے کا انتظام کرنے بھیج دیا۔۔۔

اگر میں نے غلط نہیں سنا۔۔۔تو آپ نے مجھے خاص مہمان کہا۔۔۔"حریم" کے جاتے ہی کمرے میں صرف وہ اور شہریار رہ گ ئی ے تھے۔۔۔اریبہ اس کی جانب دیکھ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔بالکل کہا ہے میں۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے۔۔لاپرواہی سے" اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

مگر کیوں؟؟۔۔۔"وہ مزید الجھی۔۔۔"

کیونکے امی حضور نے آپ کو پسند کر لیا ہے میرے لیے۔۔۔"اس کے" مسکرا کر کہتے ہی۔۔۔اریبہ کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

ہاں؟؟۔۔۔"وہ ہکا بکا ہو کر شہریار کو دیکھ۔۔۔"

یہی ہاں چاہیے آپ کی۔۔۔بس تین بار کر دیجیے گا مولوی صاحب کے" سامنے۔۔۔۔۔پھر آپ ہماری۔۔۔"چہرے پر بڑی پیاری سی مسکراہٹ سجائے۔۔۔ایک دم۔۔۔۔اس حسین لڑکی کے چہرے کے قریب

آکر۔۔۔اس کی حیرت سے پھٹی پھٹی نیم شہد آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔مفاہمانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

اس کا لہجہ و آنکھیں رومانیت برسا رہی تھیں۔۔۔جنھیں دیکھ۔۔۔۔اریبہ سانس لینا تک بھول بیٹھی۔۔۔

مجھے جانا ہے۔۔۔"بچپن کی منگنی تھی فہد سے۔۔۔۔ہمیشہ اسے ہی اپنے" دولہے کے روپ میں دیکھا تھا۔۔۔ابھی اس منگنی کو ٹوٹے دو ماہ بھی نہ ہوئے تھے۔۔۔کے شہریار آندھی طوفان کی طرح نا جانے کہاں سے اس کی زندگی میں گھسا چلا آیا تھا۔۔۔۔اس کی باتیں سنتے ہی۔۔۔۔وہ گڑبڑا کر اٹھنے لگی۔۔۔

وہ اِس قدر ہڑ بڑاہٹ کے ساتھ اٹھنے لگی۔۔۔کے خود پر جھکے شہریار کا خیال ہی نہ کیا۔۔۔

اگلے ہی لمحے دونوں کی پیشانی وناک زور سے ٹکرائے۔۔۔

آہ"ہم آواز ہو کر دونوں ہی چیخے۔۔۔"

شہریار اپنی پیشانی مسلتے ہوئے سیدھا کھڑا ہوا ہی تھا۔۔۔کے وہ لڑکی برق کی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔۔۔اپنا سائیڈ ٹیبل سے بیگ اٹھا کر۔۔۔باہر کی جانب دوڑ گئی۔۔۔

یہ تو ایسے بھاگ رہی ہیں۔۔۔۔۔جیسے بلی کو دیکھ چوہا بھاگتا"
ہے۔۔۔۔"شہریار اس لڑکی کی دوڑنے کی اسپیڈ دیکھ۔۔قہقہہ لگائے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔

اللہ۔۔۔ہائے میری نازک سی ناک۔۔۔یہ انسان ہے یا پتھر۔۔"اس" نے بنگلے سے باہر گارڈن میں پہنچنے کے بعد ہی سانس لیا تھا۔۔پھر اپنی ناک پکڑ کر درد کی شدت سے مسلنے لگی۔۔

ویسے وہ کیا بول رہا تھا؟؟۔۔شاید مزاق کر رہا ہو میرے ساتھ۔۔۔ہاں" مزاق ہی کر رہا ہو گا۔۔۔۔۔ماننا پڑے گا کچھ لوگ جان لیوا مزاق کرتے ہیں۔۔۔کیا ہوا اگر وہ سچ بول رہا ہو؟؟۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔میں کون سہ کوئی حور پری ہوں جو اس کی ماں کو دیکھتے ہی پسند آگ ئی۔۔دنیا میں ابھی خوبصورتی کا کال نہیں پڑا ہے۔۔۔"وہ نظر اٹھا کر واپس بنگلے کی جانب دیکھ۔۔۔الجھ کر خود سے باتیں کرنے لگی۔۔۔

شہریار کی کہی بات پر یقین کرنا اس کے لیے محال کے مترادف تھا۔۔۔۔۔۔

وہ کیسے یقین کر لے۔۔۔۔اتنی امیر کبیر خاتون کو اس جیسی ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھنے والی لڑکی اپنے شہزادے جیسے بیٹے کے لیے پسند آئی ی ہے۔۔۔۔

🔥*Husny Kanwal*🔥

آج اس کی چھٹی کا دن تھا۔۔۔وہ آرام سے لاونج میں صوفے پر بیٹھی۔۔۔۔اپنے امتحان کی تیاری کر رہی تھی کے اچانک دروازہ نوک ہوا۔۔۔

امی دروازے پر دیکھ لیں پلیز۔۔۔میں پڑھ رہی ہوں۔۔۔"۔۔اس نے" التجائی ی انداز میں آواز لگائی ی۔۔۔۔۔

اچھا میں دیکھتی ہوں۔۔۔"ندا بیگم کچن سے نکل کر دروازے کی جانب" بڑھ گ ئی یں۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد۔۔۔اس نے شمائی لہ بیگم، حریم، مسٹر مہروز کو لاونج کی جانب آتے دیکھا۔۔انھیں دیکھتے ہی۔۔۔وہ فوراسیدھی ہو کر کھڑئی ی ہوئی ی۔۔۔

وہ سفید رنگ کے ڈھیلے ڈھالے کرتے اور لائی ٹ نیلے رنگ کی جینز میں ملبوس تھی۔۔۔۔بالوں میں جوڑا باندھ رکھا تھا۔۔۔۔۔۔

صبح سے ہی پڑھنے میں اتنی مصروف تھی کے چہرہ بھی دھونا نصیب نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔رہا سہا پڑھتے وقت بال پین کے نشانات اس کی ٹھوڑی پر لگ گ ئی ے تھے۔۔۔

وہ اِس قدر برے حال میں تھی کے اپنے باس کی فیملی کے سامنے آنے سے بہتر۔۔۔اُسے کمرے کی جانب لپکنے میں عافیت محسوس ہوئی ی۔۔۔

اپنی کتابیں بجلی کی پھرتی سے ٹیبل سے سمیٹ کر۔۔۔اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔

وہ اپنی کتابیں سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر۔۔بیڈ پر بیٹھی۔۔۔"یہ سر کی فیملی اچانک میرے گھر کیوں آئی ی ہے؟؟۔۔۔"وہ الجھ کر سوچنے لگی۔۔۔

پھر اسے شہریار کی بات یاد آئی ی۔۔۔

نہیں۔۔۔ہو سکتا ہے کسی اور کام کے لیے آئی ے ہوں۔۔۔میں کچھ "
زیادہ ہی سوچ رہی ہوں۔۔" وہ اپنے سر پر دھپ مارتے ہو بڑبڑائی ی۔۔۔۔

آؤ بیٹا۔۔۔اس طرف ہے واش روم۔۔۔اپنے ہاتھ اندر جا کر دھو"
لو۔۔۔" اگلے ہی لمحے آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں جب شہریار کو اپنی
والدہ کے ساتھ اپنے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔۔۔۔

شہریار نے کمرے میں انٹر ہوتے ہی۔۔۔سامنے بیٹھی لڑکی پر نظر
ڈالی۔۔۔جو پچھلی دو ملاقات کی طرح دوپٹے میں لپٹی ہوئی ی نہیں تھی۔۔۔

دوپٹے سے بے نیاز وہ جھلی سی لڑکی اس حسین لڑکے کو دیکھ کر شاکڈ کے سبب نظر ہٹانا بھول بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے جھلکتی حیرت محسوس کر۔۔۔مقابل نے نظریں جھکا لیں۔۔۔بغیر کوئی ی بات کیے واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

"دوپٹہ کہاں ہے بیٹا تمھارا؟؟"ندا بیگم اس کے جاتے ہی۔۔۔ٹوکتے ہوئے پوچھنے لگیں۔۔۔

"وہ۔۔۔میں جلد بازی میں باہر صوفے پر ہی چھوڑ آئی ی۔۔۔رکیں میں الماری سے دوسرا نکال لیتی ہوں۔۔۔"

ایک کام کرؤ۔۔۔الماری سے اپنا نیا سوٹ نکال کر پہن لو۔۔۔اور اپنا حلیہ ذرا درست کر کے باہر آجاؤ۔۔۔"انھوں نے دبی دبی آواز میں حکم صادر کیا۔۔۔

ویسے یہ لوگ کیوں آئے ہیں ہمارے گھر؟؟۔۔۔"وہ بڑے اشتیاق سے پوچھنے لگی۔۔۔

ایک جوان بیٹی کے گھر لوگ کیوں آتے ہیں۔۔۔"انھوں نے ہونٹوں میں مسکراہٹ دباتے ہوئے۔۔۔۔سوال پلٹا۔۔۔۔

مطلب۔۔۔یہ لوگ میرے۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے ندا بیگم نے مسکراتے ہوئے۔۔۔جملہ مکمل کیا۔۔۔

"ہاں میری بچی۔۔۔یہ لوگ تمھارے رشتے کے لیے آئے ہیں۔۔۔"

کیا؟؟۔۔مگر کیوں؟؟"وہ خاصہ حیران ہو کر پوچھ اٹھی۔۔۔"

آہستہ بولو۔۔۔لڑکا واش روم میں ہے۔۔۔سن لے گا۔۔۔۔اور کیا" مطلب کیوں؟؟۔۔۔تم اچھی لگی ہو گی انھیں اپنے بیٹے کے لیے۔۔اس لیے آئے ہیں۔۔۔۔فلحال ابھی جا کر تیار ہو۔۔۔یہ باتیں بعد میں کر لیں گے۔۔۔"وہ گھٹی گھٹی آواز میں کہ کر جانے لگیں۔۔۔

آپ ڈائی ریکٹ میرے کمرے میں کیوں لے آئی یں شہریار کو۔۔۔باہر" والے واش روم میں لے جاتی ناں"وہ منہ بسورتی ہوئی ی۔۔۔سرگوشی والے انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

باہر والے واش روم کا بیسن ٹوٹا ہوا ہے۔۔۔بھول گ ئی ی"

کیا؟؟۔۔۔"وہ تیزی سے جواب دہ ہوئی یں۔۔

چلو تم جلدی تیار ہو۔۔۔میں باہر مہمانوں کو دیکھتی ہوں۔۔۔"وہ کہ کر"
باہر کی جانب بڑھ گ ئی یں۔۔۔جبکے اریبہ ان کے جاتے ہی الماری کی
جانب لپکی۔۔۔

کہیں جا رہی ہیں آپ؟؟؟"ابھی وہ الماری سے کپڑے نکال کر۔۔۔اپنے"
کندھے پر ڈال۔۔اپنی والدہ کے کمرے میں جانے کی نیت سے چلی ہی تھی
کے پیچھے سے شہریار کے پوچھے سوال نے اس کے قدم روکے۔۔۔۔اور اپنی
جانب متوجہ ہونے پر مجبور کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔امی کے کمرے میں کپڑے چینج کرنے۔۔۔"وہ مڑ کر اسکی" جانب دیکھ۔۔۔آہستگی سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب اسے کسی لڑکے سے بات کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔ویٹ۔۔۔"اس نے اریبہ کے چہرے کو بغور دیکھا۔۔۔پھر" آہستہ قدم لیتا ہوا اس کی جانب آیا۔۔۔

یہ قریب کیوں آرہا ہے اچانک؟؟"اسے اپنے نزدیک آتا دیکھ۔۔وہ گھبرا" کر دل ہی دل بولی۔۔۔

یہ کیا لگا ہوا ہے؟؟۔۔۔"اس نے بالکل قریب آکر۔۔اس کی ٹھوڑی کو"
بغور دیکھ کہا۔۔۔پھر مسکرا دیا۔۔۔

کیا؟؟۔۔کہاں؟؟"وہ خاصہ نروس و کنفیوز ہو کر اپنے چہرے پر ہاتھ"
لگانے لگی۔۔۔

یہاں۔۔۔"یہ کہتے ہوئے۔۔اس نے نرمی سے اسکی ٹھوڑی"
پکڑ ئی ی۔۔۔پھر اپنے انگوٹھے سے اسے مسلنے لگا۔۔۔

وہ تو صرف پین کا نشان ہٹا رہا تھا۔۔۔جبکے مقابل کھڑی وہ دوشیزہ۔۔۔اس
کے عمل پر آنکھیں حیرت سے پھیلائے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔

اس نوجوان کا نرم و گرم لمس۔۔۔پورے وجود کو سلگا گیا تھا۔۔۔

وہ بت بنے۔۔۔بس اس کے حسین چہرے کو دیکھنے لگی۔۔۔

"ایسے زیادہ کیوٹ لگ رہی تھیں آپ۔۔۔مگر یہ کیوٹنس صرف میں ہی دیکھوں تو بہتر ہے۔۔۔"اس نے پیاری سی مسکان چہرے پر سجائے کہا۔۔۔۔

اس کے جملے سنتے ہی وہ بلش کرنے لگی۔۔۔اس کے کان و گال مکمل سرخ پڑنے لگے۔۔۔

"میں خود صاف کرلوں گی۔۔۔"اگلے ہی لمحے جیسے وہ حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔فوراہی اس کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔اور دو قدم پیچھے لیے۔۔۔۔

اوکے۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

"یہ ہر وقت مسکراتا کیوں رہتا ہے؟؟۔۔۔کیا خبر نہیں اِسے۔۔۔کتنا قاتلانہ حسن ہے اِس کے پاس۔۔۔اوپر سے اِس کی یہ پیاری سی مسکراہٹ۔۔۔اف۔۔۔یہ میں کیا سوچ رہی ہوں؟؟۔۔"اس کا مسکراتا چہرہ دیکھ۔۔ایک دو ثانیوں کے لیے اسے ستائی شی نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔ مگر پھر اچانک اپنے دل میں آنے والے خیال کو یک دم جھٹک کر۔۔۔ تیزی سے باہر کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔۔

"سنیں۔۔۔کیا میں کپڑے دیکھ سکتا ہوں جو آپ پہننے جا رہی ہیں؟؟"اس نے لچکدار انداز میں استفسار کیا۔۔۔

اس کی گزارش سنتے ہی۔۔۔اریبہ الجھی۔۔ سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے۔۔۔

اتنے دوستانہ انداز میں وہ گزارش کر رہا تھا کے ہمت ہی نہ ہوئی ی اسے انکار کرنے کی۔۔۔

"جی۔۔۔" وہ پلٹ کر۔۔۔اپنے ہونٹوں کو چباتے ہوئے۔۔۔ ہچکچاہٹ کے ساتھ بولی۔۔۔

"یہ والا۔۔" اس نے اپنے کندھے پر ڈلا سوٹ اٹھا کر مقابل کو دیکھایا۔۔۔

"ایسا لگ رہا ہے میں کوئی ی کپڑے بیچنے والی ہوں۔۔۔" وہ دل میں بڑبڑائی ی۔۔۔ مگر چہرے پر مصنوعی مسکان سجائے رکھی۔۔۔

جسے دیکھ کوئی ی بھی بتا سکتا تھا کہ وہ زبردستی مسکرا رہی ہے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔جو پہنی ہوئی ی ہیں آپ۔۔۔۔وہ زیادہ اچھا" ہے۔۔۔امی حضور کو ویسے بھی سادگی زیادہ پسند ہے۔۔۔اور مجھے بھی۔۔۔"اس نے اپنی خالہ کی بیٹی کی شادی میں جو مہرون رنگ کی گوٹے والی کرتی وپٹیالہ شلوار بنوائی ی تھی۔۔۔وہ دیکھ۔۔۔شہریار نے ہلکا سہ منہ بگاڑا۔۔۔جیسے وہ سوٹ اسے پسند نہ آیا ہو۔۔۔پھر اپنی رائے دے کر۔۔۔مسکراتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

یہ بھنگنوں والا پرانا سوٹ اِسے پسند آرہا ہے۔۔جس کی شلوار گل جانے پر" میں نے جینز اس کے ساتھ پہن کر اپنا کام چلا لیا۔۔۔۔۔۔۔مگر میرا اتنا مہنگا جوڑا نہیں۔۔۔عجیب۔۔۔اب میں کیا کرؤں؟؟۔۔۔اس سوٹ میں تو اس

کے گھر کی نوکرانیوں سے بھی بدتر لگوں گی" وہ منہ بسورتے ہوئے اپنے آپ کو سامنے دیوار پر لگے آئی ینے کے عکس میں دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"مگر اسے یہ پسند نہیں آیا۔۔۔پھر یہ پہننا ٹھیک نہیں۔۔۔وہ سمجھے گا میں اس کی پسند کو اہمیت نہیں دے رہی۔۔" وہ اپنے ہاتھ میں پکڑا سوٹ پریشان ہو کر تکتے ہوئے خود کلامی کرنے لگی۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔۔اریبہ۔۔۔وہ ہے کون؟؟۔۔۔شاید تم بھول گ ئی ہو وہ کچھ نہیں لگتا تمھارا۔۔ تمھیں کوئی ی ضرورت نہیں اس کی پسند کو اہمیت دینے کی۔۔۔" پھر اچانک اپنے سر پر ہلکی دھپ لگاتے ہوئے۔۔۔یاد دہانی کرائی ی خود کو۔۔۔۔کے شہریار کی پسند یا ناپسند سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ صحیح۔۔۔میں وہ ہی پہنوں گی۔۔۔جو میں نے پسند کیا۔۔۔میں" اس کی بات کو اہمیت کیوں دوں۔" وہ خود ی کو سمجھانے کے بعد۔۔۔اپنے کپڑے چینج کرنے چلی گ ئی۔۔۔

آؤ بیٹا۔۔۔ہمارے پاس بیٹھو۔۔۔" اریبہ جیسے ہی لاونج میں چائے لے کر" پہنچی۔۔۔شہریار کے چہرے پر بڑی سی مسکان نمودار ہوئی ی۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔وہ مزید نروس ہوئی ی۔۔۔

اِسے تو دانتوں کے اشتہار میں ہونا چاہیے۔۔۔جب دیکھو مسکراتا رہتا" ہے۔۔۔اب کیوں مسکرایا مجھے دیکھ کر؟؟۔۔ویسے اصولاً تو اسے برا ماننا چاہیے تھا کے میں نے اس کے کہنے کے باوجود بھی وہ ہی سوٹ پہن لیا۔۔۔" وہ دل ہی دل بڑبڑائی ی۔۔۔مگر پھر تیزی سے نظریں جھکا کر وہاں موجود سب کو آہستگی سے سلام کیا۔۔۔

اس کے سلام کا جواب دیتے ہی شمائلہ بیگم نے بڑی نرم مزاجی کے ساتھ اسے اپنے پاس بلایا۔۔۔

بھئی ہمیں تو آپ کی بیٹی پہلی ہی نگاہ میں بہت پسند آئی ی۔۔۔ہماری" طرف سے تو رشتہ پکا ہے۔۔اب آپ لڑکا دیکھ لیں ہمارا۔۔۔ویسے شہریار ابھی کچھ دنوں پہلے ہی اٹلی سے اپنی تعلیم مکمل کر کے لوٹا ہے۔۔۔اب یہ بھی اپنے والد اور بڑے بھائی کی طرح آفس جوائی نٹ کرئے گا۔۔۔مجھے لگتا ہے یہ بالکل صحیح عمر ہے اس کی اپنی ن ئی زندگی کا ایک خوبصورت ہم سفر کے ساتھ آغاز کرنے کی۔۔۔"شمائلہ بیگم کے منہ سے تو جیسے میٹھی چاشنی بہہ رہی تھی۔۔۔

اریبہ کو وہ پہلی ملاقات والی شمائلہ بیگم تو لگی ہی نہیں۔۔۔کہاں وہ سنجیدہ و کرخنگی والی عورت۔۔۔کہاں یہ چاشنی برساتی نرم مزاج عورت۔۔۔۔

"ان کے کہتے ہی ندا بیگم پریشان۔۔۔ہم ذرا جلدی چاہتے ہیں۔۔۔ہوئی یں۔۔۔۔

"ہم مڈل کلاس لوگ ہیں۔۔۔۔ہم اپنی حیثیت کے لوگوں دیکھیں۔۔۔میں ہی رشتہ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔معاف کیجیے گا۔۔۔"ندا بیگم نے صاف گوئی ی سے کام لیا۔۔۔

"میرے نزدیک انسان کی حیثیت پیسے سے نہیں۔۔۔اس کے اخلاق سے ہوتی ہے۔۔۔۔۔ہمیں آپ کی بیٹی بہت پسند آئی ی ہے۔۔۔ہمیں جہیز وغیرہ کچھ نہیں چاہیے آپ سے۔۔۔بس آپ اپنی بیٹی کا ہاتھ ہمیں

دیں۔۔۔۔۔بڑا بول نہیں بول رہی۔۔عیش کرئے گی آپ کی بیٹی زندگی بھر۔۔۔۔جیسے میری بڑی بہو کر رہی ہے۔۔۔دنیا گواہ ہے۔۔۔بہو نہیں شمائی لہ بیٹی بنا کر رکھتی ہے اپنی۔۔۔۔اس لیے آپ جلد بازی نہ کریں۔۔۔ہمیں ٹھیک طرح سوچ کر جواب دیں۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہی تھیں کے گھر میں افضل صاحب داخل ہوئے۔۔۔

اتنے اچھے رشتے پر سوچنا کیسا۔۔۔میں تو کہتا ہوں بسمہ اللہ کرئی یں" جی۔۔۔"افضل صاحب کے اعلانیہ و مسرت بھرے لہجے میں کہتے ہی ۔۔۔سب ان کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

ندا بیگم اور اریبہ انھیں الجھی و اعتراض بھری نگاہ سے تکنے لگے۔۔۔مگر انھوں نے مکمل نظر انداز کیا۔۔۔

آپ؟؟"شمائی لہ بیگم ابرو اچکا کر۔۔۔۔"

میں اریبہ کا والد" وہ خاصہ فخر سے کہتے ہوئے ندا بیگم کے برابر میں" بیٹھے۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔"شمائی لہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

دیکھیں بھائی ی صاحب میرے بیٹے کو آپ کی بیٹی پسند ہے۔۔۔اب آپ" اپنی بیٹی سے اور پوچھ لیں۔۔۔راضی ہو تو بسمہ اللہ کرتے ہیں آج ہی۔۔۔میں تو انگوٹھی لے کر۔۔۔ منگنی کے ارادے سے ہی آئی ی ہوں۔۔۔"ان کی بات سنتے ہی اریبہ حیرت سے انھیں دیکھنے لگی۔۔۔

اریبہ کا والد ہوں میں۔۔۔اس گھر کا سربراہ۔۔۔میں اس رشتے کے لیے" راضی ہوں۔۔۔آپ چاہیں تو انگوٹھی پہنا دیں۔۔"افضل صاحب نے خوشی خوشی فوری رضامندی دی۔۔۔

جسے سن۔۔۔اریبہ اور ندا بیگم ایک دوسرے کے چہرے دیکھنے لگے۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔اریبہ کے ابو۔۔۔ذرا اندر چلیے گا۔۔۔"وہ دبی دبی آواز" میں انھیں گھورتے ہوئے بولیں۔۔۔

اریبہ بیٹا۔۔۔آپ بھی آؤ۔۔۔"ندا بیگم کے اسے بلاتے ہی۔۔۔وہ فورا" اٹھ کر ان کے ساتھ اندر چلی گئی تھی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ ؟۔۔۔میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا اس بار اپنی" حیثیت کے لوگوں میں اپنی بیٹی کا رشتہ کرؤں گی۔۔۔"ندا بیگم غصے سے بولیں۔۔۔

تم نے شاید سنا نہیں۔۔۔۔وہ کہ رہی ہیں کے انھیں جہیز نہیں" چاہیے۔۔۔ایسا رشتہ بار بار دروازے پر نہیں آئے گا تمھارے۔۔۔"وہ بھی ان ہی کی طرز میں جواب دہ ہوئے۔۔۔

صرف جہیز نہ دینا پڑے اس لیے کسی سے بھی شادی کر دیں گے اپنی بیٹی" کی؟؟؟"وہ اعتراضاً گویا ہوئی یں۔۔۔

چلتے پھرتے راہگیر نہیں ہیں یہ لوگ۔۔۔امیر کبیر شیخ ہیں۔۔۔راج " کرئے گی اریبہ راج۔۔۔۔ان کے محل جیسے بنگلے میں۔۔۔نوکر چاکر رہیں

گے اس کے آگے پیچھے۔۔۔۔بے وقوف عورت۔۔۔ سمجھتی نہیں ہے کچھ۔۔۔اکلوتی بیٹی ہے میری۔۔۔مجھے بھی فکر ہے اس کی۔۔۔اتنا اچھا رشتہ بار بار نہیں آئے گا۔۔۔اس لیے ہاں کر دی میں نے۔۔۔۔اوپر سے جہیز بھی نہیں چاہیے ان لوگوں کو۔۔۔۔"

ندا بیگم کو وہ لوگ اچھے لگے تھے۔۔۔اوپر سے سادہ مزاج بھی۔۔۔ مگر اسٹیٹس کے فرق کی وجہ سے وہ ڈر رہی تھیں رشتہ کرتے ہوئے۔۔۔۔

"اریبہ بیٹا باپ ہوں تیرا۔۔۔ تیرا کبھی برا نہیں چاہوں گا۔۔۔۔۔مجھے یہ لوگ اچھے لگے ہیں۔۔۔اس لیے ہاں کہا۔۔۔۔اگر تجھے اعتراض ہے تو منع کر دے۔۔۔میں ابھی جا کر صاف انکار کر دوں گا۔۔۔ مگر۔۔۔ایسے رشتے بار بار نہیں ملتے۔۔۔میں پھر یہی کہوں گا۔۔۔کے سوچ سمجھ کر فیصلہ

کر۔۔۔۔۔"افضل صاحب نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ کر۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔

"مجھے لوگوں کی اتنی سمجھ نہیں ہے۔۔۔میں دھوکا کھا جاتی ہوں انھیں پہچاننے میں۔۔۔آپ لوگ میرے بڑے ہیں۔۔۔آپ کو زیادہ سمجھ ہے لوگوں اور دنیاداری کی۔۔۔جو آپ میرے لیے بہتر سمجھیں وہ ہی فیصلہ کریں۔۔۔مجھے کوئی ی اعتراض نہیں۔۔۔"اس نے اپنا فیصلہ اپنے والدین پر چھوڑ دیا۔۔۔جیسے فہد کی باری پر کیا تھا۔۔۔

فہد سے منگنی بھی اس کے والدین کا فیصلہ تھی۔۔۔

افضل صاحب اس کی بات سن کر بہت خوش ہوئے۔۔اور فخر سے اسے سینے سے لگایا۔۔۔

باہر جا کر انھوں نے اس رشتے کی ہاں کر دی۔۔۔

یہ لو۔۔۔پہناؤ۔۔۔"مہرون رنگ کے جوڑے میں وہ کسی کھلتے گلاب کی مانند دلکش و دلنشین و خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔اتنی خوبصورت کے شہریار کی نگاہیں اس کے وجود سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔۔۔

ان دونوں کو ایک ساتھ صوفے پر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔

حریم نے لال رنگ کے باکس سے۔۔۔اک نازک و خوبصورت پنک رنگ کے کرسٹل کی طرح چمکتے ہوئے پھول والی انگوٹھی نکالی۔۔۔

وہ انگوٹھی دیکھنے سے ہی بہت مہنگی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

انگوٹھی اس نے شہریار کے آگے بڑھائی ی۔۔۔

شہریار نے مسکراتے ہوئے فورا لے لی۔۔۔۔

پھر اس حسین وسادہ وپُر کشش لڑکی کے آگے اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔

بس اس کا ہاتھ آگے بڑھانا تھا۔۔۔دل بے قابو ہو گیا۔۔۔۔

ایک عجیب سے رنج نے اس کے دل کو اپنے پنجے میں جکڑا۔۔۔۔

کیابنو گی میری جی۔ایف۔۔۔۔میں اب تک سنگل ہوں۔۔۔ہونے کو بڑا" من ہے بے۔بی۔۔۔ون سے ٹو۔۔۔ون سے ٹو۔۔۔"اچانک ہی وہ گانا کانوں میں گونجنے لگا۔۔۔جوای نے بھیجا تھا۔۔۔

وہ تو صرف مزاق کر رہا تھا۔۔۔پھر کیوں دل اس گانے پر اٹکا۔۔۔۔

لگا جیسے کچھ کھو رہا ہے۔۔۔

لگا جیسے کچھ بھول رہی ہے۔۔۔

لگا جیسے کچھ عجیب ہے۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔علم نہیں۔۔۔۔۔

کیا وہ صرف مزاق نہیں تھا؟؟۔۔۔

کیااس مزاق نے دل کے تاروں کو چھیڑا تھا؟؟۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔

بس اتنا جانتی تھی کے دل رضامند نہیں تھا اس انگوٹھی کو پہننے کے لیے۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اسے شدت سے احساس ہوا۔۔۔وہ اپنی زندگی کے اِس اہم ترین پل میں ای کو یاد کر رہی ہے۔۔۔جبکے اس لمحے اسے فہد کی یاد آنی چاہیے تھی۔۔۔

یہ خیال آتے ہی اس پر آشکار ہوا۔۔۔کے فہد سے کہیں اونچا مقام ہے اس کے دل میں ای کا۔۔۔۔

کیا میں پاگل ہو گ ئی ہوں؟؟۔۔۔میں کیسے اس لمحے ای کو یاد کر سکتی" ہوں؟؟۔۔۔کیسے۔۔۔اس شخص کو یاد کر سکتی ہوں جس کا مجھے نام تک نہیں معلوم۔۔۔وہ بھی ایک امیر زادہ ہے۔۔۔کیا عجب صرف ٹائی م پاس ہوں میں بھی اس کا۔۔۔۔"وہ جیسے اپنے دل میں مچی ہل چل کو تسکین دینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی سوچوں میں ڈوبی ہوئی ی تھی کے اچانک اس کا نازک و برف کی مانند سفید ہاتھ مقابل نے از خود ہی تھام لیا۔۔۔اس کے تھامتے ہی اریبہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔۔

شہریار نے بغیر اک لمحے کی دیری کے انگوٹھی اس کی نازک و لمبی انگلی میں پہنا دی۔۔۔۔

یہ لو بیٹا۔۔۔تم یہ پہنادو۔۔۔"افضل صاحب اپنے ہاتھ میں پہنی انگوٹھی" اتار کر۔۔۔اسکی جانب بڑھاتے ہوئے بولے۔۔۔

کیونکے یہ سب بہت جلد بازی میں ہو رہا تھا اس وجہ سے ان کے پاس شہریار کے لیے انگوٹھی نہیں تھی۔۔۔۔

بیٹا ابھی انگوٹھی پہنانے کی رسم اس سے ادا کر لو۔۔۔۔پھر ہم شہریار کے" لیے بعد میں اپنی حیثیت کے مطابق اچھی سی بنوا دیں گے۔۔۔"افضل صاحب لچکدار انداز میں مسکراتے ہوئے گویا ہوئے۔۔۔۔

وہ انگوٹھی سادہ و معمولی سے پتھر کی تھی۔۔۔لیکن اس کے باوجود وہاں موجود کسی شخص کو اس انگوٹھی سے اعتراض نہ تھا۔۔

جیسا آپ کو بہتر لگے۔۔۔"شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

اس کی یہ سادگی اریبہ کو بہت اچھی لگی۔۔۔۔

سب کے سامنے وہ شہریار کو انگوٹھی پہنانے لگی۔۔۔۔اس کے ہاتھ بالکل سرد پڑ گئے تھے۔۔۔۔

چہرے پر اداسی جھلکنے لگی۔۔۔وہ چاہ کر بھی اپنے ذہن سے اس پل ای کو نکال نہیں پا رہی تھی۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔"اس کے انگوٹھی پہناتے ہی سب مبارکباد دینے لگے۔۔۔

شمائلہ بیگم کے ملازمین میٹھائی کے بڑے بڑے ٹوکرے لے کر گھر میں آئے۔۔۔اور سائیڈ میں رکھ کر چلے گئے۔۔۔۔

حریم منہ میٹھا کراؤ سب کا۔۔۔"شمائلہ بیگم کے کہتے ہی حریم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھی۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو دیورانی صاحبہ۔۔۔"اس نے اریبہ کے گلابی ہونٹوں سے گلاب جامن لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔"اس نے ہلکی سی چک کر۔۔۔۔ان کا مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ شکریہ ادا کیا۔۔۔۔

Husny Kanwal

رات میں اپنے بیڈ پر لیٹ کر۔۔۔آنکھیں موند لیں۔۔۔

ذہن میں صرف گانا چل رہا تھا۔۔۔"کیا بنو گی میری جی۔ایف۔۔۔۔میں اب تک سنگل ہوں۔۔۔ہونے کو بڑا من ہے بے۔بی۔۔۔ون سے ٹو ون سے ٹو۔۔۔"

دل نے شدت سے اسے یاد کیا۔۔۔۔اِس قدر شدت کے مزید وہ خود کو روک نہ سکی۔۔۔اور اٹھ کر اسٹور روم کی جانب چل پڑی ی۔۔۔

آج بڑا دل چاہ رہا تھا اس سے بات کرنے کا۔۔۔اسے اپنے حال واحوال بتانے کا۔۔۔۔

اسٹور روم سے میک بک اپنے کمرے میں لا کر۔۔۔بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اوپن کرنے لگی۔۔۔

کے اس لمحے دل میں خیال آیا۔۔۔"وہ کیسا دوست ہے جو تمھیں اپنا نام تک نہیں بتاتا۔۔۔۔اور تم اس کے سامنے اپنی زندگی کو کھلی کتاب بنا دیتی ہو۔۔۔کیا تمھیں بڑا شوق ہے کسی امیر زادے کے ٹائم پاس بننے کا؟؟؟۔۔۔"

اس خیال کے آتے ہی میک بک بغیر دیکھے۔۔۔واپس بند کر دیا۔۔۔جیسے اپنے دل پر جبر کیا ہو۔۔۔جیسے ٹھان لی ہو کے چاہے کچھ بھی ہو جائے اب بات نہیں کرے گی اس سے۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو از خود جھلکنے لگے۔۔۔اپنی انگلیوں کے پوروں پر ان آنسو کی تری کو لے کر۔۔۔بے یقینی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔۔بالکل وہ رو رہی تھی۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔کس کے لیے؟؟۔۔۔ایک ایسے شخص کے لیے جسے اس نے کبھی دیکھا تک نہیں۔۔۔۔جس کا نام پتا گھر کچھ بھی تو معلوم نہیں۔۔۔۔

اس سے دل کا یہ کیسا رشتہ تھا؟؟۔۔۔جو انجانا ہو کر بھی انجانا نہیں تھا۔۔۔۔۔

آنکھوں میں آنسو بے وجہ تو نہیں آیا کرتے۔۔۔۔۔یقیناً اس نے دل کو کچھ کر دیا تھا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

کس کو کال کر رہی ہو اتنی رات میں؟؟"رئی یس صاحب بیڈ پر لیٹے ہی" تھے کے ان کی نظر صبیحہ بیگم کے سیل پر گ ئی۔۔۔

فہد کو۔۔۔"وہ تیزی سے پریشان لہجے میں جواب دہ ہوئی یں۔۔۔"

اریبہ کی منگنی کا بتانے کے لیے؟"وہ اندازہ لگاتے ہوئے۔۔۔"

ہاں۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔ابھی فہد کے نمبر پر کلک" کرنے ہی لگیں تھیں۔۔۔کے ان کے ہاتھ سے اچانک رئی یس صاحب نے سیل جھپٹ لیا۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟" وہ ناسمجھی سے انھیں دیکھتے ہوئے۔۔۔۔"

تمھیں روک رہا ہوں۔۔۔مزید بے وقوفیاں کرنے سے۔۔۔کوئی ی" ضرورت نہیں فہد کو کچھ بھی بتانے کی۔۔۔۔" وہ خاصہ سختی سے گویا ہوئے۔۔۔

مگر کیوں؟؟۔۔۔کیا آپ نہیں جانتے فہد کتنا سیریس ہے اریبہ کو لے" کر۔۔۔۔وہ جنون کی حد تک پاگل ہے اس کے لیے۔۔۔وہ صرف اریبہ کا غصہ ٹھنڈا ہونے کا منتظر بیٹھا ہے۔۔۔۔" وہ فکر مند و پریشان لہجے میں بولیں۔۔۔

تو بیٹھے رہنے دو۔۔۔۔ منگنی ہو چکی ہے اس لڑکی کی اب۔۔۔۔ خواہ مخواہ کا" تماشہ بنائے گا وہ واپس آ کر۔۔۔۔ ان لوگوں کا بھی اور ہمارا بھی۔۔۔۔ اس "لیے رحم کرؤ ہماری بچی کچی عزت پر۔۔۔

لیکن اگر اسے بعد میں پتا چلا تو وہ بہت تکلیف میں مبتلا ہو جائے" گا۔۔۔۔" وہ فکر مند لہجے میں احتجاجا کہنے لگیں۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ اگر واقعی اتنا سنجیدہ ہوتا اس لڑکی کو لے کر۔۔۔ تو اِدھر" "اُدھر منہ مارتا نہ پھر رہا ہوتا۔۔۔۔

اس سے غلطی ہوئی ہے۔۔۔ میں اس کی ماں ہوں۔۔۔ میں واقف" ہوں کتنی تکلیف میں وہ یہاں سے گیا ہے۔۔۔" وہ روہانسہ لہجے میں۔۔۔

بس کر دو تم ماں بیٹے۔۔۔تماشہ بنا کر رکھ دیا ہماری عزت کا۔۔۔لڑکی نے" خود منگنی توڑئی ی ہے۔۔۔اِس سے زیادہ بے عزتی کا طمانچہ ہمارے منہ پر اور کیا ہو گا؟؟۔۔۔اس کے باوجود تم اور تمھارا بیٹا لگے ہوئے ہیں ہماری بچی کچی عزت کا جنازہ نکالنے۔۔۔۔میں بتا رہا ہوں۔۔۔اگر فہد کو خبر پہنچی اور کوئی ی تماشہ ہوا تو یاد رکھنا میں تمھیں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔"انھوں نے اِس قدر سختی سے وارننگ دی۔۔۔کے صبیحہ بیگم نے ان سے ڈر کر.... فہد کو اریبہ کی منگنی کے متعلق بتانے کا ارادہ ترک کر دیا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

💞*Husny Kanwal*💞

وہ مایوں کی دولہن بنے اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔ارد گرد سارے کزنز جمع تھے۔۔۔پورا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔۔کے اچانک اس کے چاچا کی چودہ سالہ بیٹی مریم آکر بولی۔۔۔

اریبہ آپی۔۔۔باہر ایک بہت خوبصورت لڑکا آیا ہے۔۔۔۔بالکل انگریز" جیسا۔۔۔وہ آپ کو بلا رہا ہے۔۔۔"بس ان جملوں کا کان کی سماعت سے ٹکرانا تھا۔۔۔کے دل باولا ہو گیا۔۔۔

ای" وہ بے ساختہ بول اٹھی۔۔۔۔"

امی جان انٹی کی طبیعت کیسی ہے اب؟؟"ابھی منگنی کو ایک ہفتہ ہی گزرا" تھا۔۔۔کے شمائی لہ بیگم کی طبیعت خراب ہو جانے کی اطلاع ملی۔۔۔۔اریبہ کے والدین ان کی تیمارداری کرنے گ ئی ے ہوئے تھے۔۔۔جیسے ہی واپس لوٹے۔۔۔وہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

طبیعت تو بہتر ہو گ ئی ہے ان کی۔۔۔ مگر وہ شادی مانگ رہی ہیں۔۔۔" ندا بیگم کی بات سنتے ہی وہ حیران ہوئی ی۔۔

کیا؟؟۔۔۔۔ یہ کچھ زیادہ جلد بازی نہیں ہو رہی۔۔۔ ابھی منگنی کو ایک ہفتہ ہی ہوا ہے۔۔۔۔" وہ اعتراضا بولی۔۔۔

میں نے بھی یہی کہا۔۔۔ مگر وہ بہت اصرار کرنے لگیں۔۔۔ کہ رہی تھیں" کے شوگر کی مریضہ ہوں اپنی زندگی میں ہی اپنے چھوٹے بیٹے کی شادی کر دینا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

لیکن میں ابھی پڑھ رہی ہوں۔۔۔ کیا نہیں بتایا آپ نے انھیں۔۔ یہ بات" تو سر بھی جانتے ہیں۔۔۔" وہ لڑکی خاصہ پریشان ہو کر گویا ہوئی ی۔۔۔

"میں نے کہا۔۔۔تو کہنے لگیں شادی کے بعد مکمل کرلے گی تعلیم۔۔"

"تو کیا آپ لوگ راضی ہو گئے ہے؟؟"

ہاں۔۔۔وہ بہت بیمار ہیں بیٹا۔۔۔اپنی آخری خواہش کا اظہار بار بار کر رہی" تھیں۔۔۔" وہ لچکدار انداز میں بتانے لگیں۔۔۔

بیٹا۔۔۔پندرہ دن بعد شادی ہے تمھاری۔۔۔"افضل صاحب کے مسکرا" کر کہتے ہی۔۔۔اس کے اوسان خطا ہوئے۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔مزاق کر رہے ہیں کیا آپ لوگ میرے ساتھ؟؟۔۔۔اتنی" جلدی۔۔۔۔"ابھی تو اس کے دل نے اس منگنی کو ٹھیک طرح قبول کیا بھی

نہیں تھا۔۔۔کے پندرہ دن بعد شادی کا ایٹم بم اس کے سر پر آن پھوٹا تھا۔۔۔۔

"بیٹا۔۔۔ سمجھا کرؤ۔۔ہم لڑکی والے ہیں۔۔۔۔۔اگر ہم نہ مانتے تو وہ منگنی توڑ دیتیں۔۔۔۔میں نہیں چاہتی پھر سے تمھاری منگنی ٹوٹے۔۔۔۔۔۔۔خواہ مخواہ لوگ تم میں ہی عیب نکالنا شروع کر دیں گے۔۔۔پھر وہ بار بار کہہ رہی تھیں کے انھیں جہیز نہیں چاہیے۔۔نہ ہی کوئی بڑا فنکشن۔۔۔بس ہم اپنی حیثیت کے مطابق چند افراد کو بلا لیں۔۔۔اور وہ اپنی جانب سے قریبی رشتے داروں کو لے آئیں گی۔۔۔سادگی سے نکاح کر کے۔۔۔ تمھیں رخصت کر کے لے جائیں گی۔۔۔"

"مگر امی؟؟۔۔۔یہ بہت جلدی ہے۔۔۔"وہ احتجاجا روہانسہ لہجے میں بولی۔۔۔

پتا ہے بیٹا۔۔ مگر ہم لڑکی والے ہیں۔۔۔۔ تم ان کی امانت ہو ہمارے" پاس۔۔۔اپنی امانت وہ جلدی لے جانا چاہتے ہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔۔۔۔" وہ بے بس لہجے میں جواب دہ ہوئی یں۔۔۔۔

اسے مزید بحث کرنا فضول و وقت کا ضیاع معلوم ہوا۔۔۔وہ خاموشی سے پاؤں پٹکتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

💞*Husny Kanwal*💞

گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے مایوں مہندی کا دن آن پہنچا۔۔۔۔

اس کے دودھیائی ی وپتلے ہاتھوں پر مہندی لگ رہی تھی۔۔۔۔سارے کزنز آس پاس محفل جمائے بیٹھے تھے۔۔۔

گھر میں زور وشور سے گانے چل رہے تھے۔۔۔۔ساتھ ساتھ پورا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔۔کے اچانک اس کے چاچا کی چودہ سالہ بیٹی مریم آکر بولی۔۔۔

اریبہ آپی۔۔۔باہر ایک بہت خوبصورت لڑکا آیا ہے۔۔۔۔بالکل انگریز" جیسا۔۔۔وہ آپ کو بلا رہا ہے۔۔۔"بس ان جملوں کا کان کی سماعت سے ٹکرانا تھا۔۔۔کے دل باولا ہو گیا۔۔۔

ای"وہ بے ساختہ بول اٹھی۔۔۔۔"

مہندی والی سے اپنے ہاتھ جھٹکے سے چھڑا کر۔۔۔۔دنیا جہاں سے بے پرواہ ۔۔۔باہر کی جانب بھاگی۔۔۔۔

وہ باہر آئی ی۔۔۔تو کوئی ی موجود نہ تھا۔۔۔

پوری گلی میں دور دور تک کوئی ی نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

دل کی دھڑکنیں بے تاب ہو گ ئی یں۔۔۔

نظریں بے چین۔۔۔

سارے جذبات یکدم ابھر آئے۔۔۔

وہ آیا تھا۔۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔یقیناً اس سے ملنے۔۔۔۔

وہ پردیسی اتنی دور سے آگیا۔۔۔مگر آنکھوں کے سامنے نہیں آرہا

۔۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔

وہ دیوانی سی ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس لمحے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

اسے دیکھنے کی چاہ میں مہندی لگے ہاتھوں۔۔۔پیلے رنگ کے سادہ سے قمیض شلوار اور نیٹ کے سر پر اوڑھے دوپٹے کے ساتھ۔۔۔اسے ڈھونڈنے چل پڑی ی۔۔۔۔

اس پل۔۔۔پوری دنیا ایک طرف۔۔۔اس کے ایک دیدار کی چاہ ایک طرف۔۔۔۔

ای۔۔۔ای۔۔۔۔۔۔ای۔۔۔کہاں ہو؟؟۔۔۔ای۔۔۔۔"وہ گلی میں" کھڑے ہو کر۔۔۔حلق کے بل چیخ چیخ کر اس کا نام پکارنے لگی۔۔۔

اریبہ۔۔۔"ندا بیگم نے اسے باہر جاتے دیکھا تھا۔۔۔وہ تیزی سے پیچھے" آئی یں۔۔۔اسے باہر کھڑا ہو کر ای کا نام پکارتا دیکھ۔۔فورا اس کا ہاتھ تھام کر جھنجھوڑا۔۔۔جیسے ہوش میں لائی ی ہوں۔۔۔

ان کے ہاتھ پکڑنے کی وجہ سے۔۔۔اریبہ کی مہندی خراب ہو گ ئی تھی۔۔۔۔مگر اس دیوانی کو کہاں پرواہ۔۔۔۔

ای۔۔۔سامنے آؤ۔۔۔مجھے پتا ہے تم آئے ہو۔۔۔ای۔۔۔"دیوانگی" سر چڑھ بول رہی تھی۔۔۔نا جانے ایسا کیا جادو کیا تھا اس پردیسی نے۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔تم مایوں کی دولہن ہو۔۔۔کوئی دیکھ لے گا تو کیا سوچے گا" ۔۔۔۔ہوش میں آؤ۔۔۔اندر چلو میرے ساتھ۔۔۔"وہ اسے زبردستی واپس گھر میں لے جانے لگیں۔۔۔

وہ تو شکر ہے گھر میں لاؤڈ اسپیکر پر گانے چل رہے تھے۔۔۔ورنہ اریبہ کی چیخنے کی آوازیں ضرور مہمانوں کہ کانوں تک رسائی حاصل کر لیتیں۔۔۔

نہیں امی۔۔۔میرا ای آیا ہے۔۔مجھے بس ایک بار اس سے ملنا" ہے۔۔۔پلیز۔۔۔بس ایک بار۔۔۔"وہ التجائی انداز میں اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

پہلی بار ندا بیگم نے اریبہ کو کسی کے لیے اتنا جنونی ہوتے دیکھا تھا۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔کوئی ی نہیں ہے یہاں۔۔۔۔کسے ڈھونڈ رہی ہو؟؟۔۔۔ای'' یہاں کیسے آسکتا ہے؟؟۔۔وہ نیو یارک میں رہتا ہے۔۔۔برابر والی گلی میں نہیں۔۔۔۔اور اگر اتنی دور آیا ہے تم سے خاص ملنے۔۔۔تو بغیر ملے کیوں جائے گا؟؟۔۔۔۔وہ نہیں آیا ہے۔۔۔شاید کوئی اور ہو۔۔۔تم چلو اندر۔۔۔۔'' وہ اسے سمجھا کر۔۔۔۔۔واپس اندر لے آئی یں۔۔۔

اس نے غور نہیں کیا۔۔۔اس کے گھر سے تھوڑی ہی دور۔۔۔۔۔ایک کالے رنگ کی کار پارک تھی۔۔۔

کار کے شیشے کالے تھے۔۔۔جس کے سبب اریبہ تو نہ دیکھ سکی۔۔۔مگر وہ پردیسی اس مایوں کی دولہن کو بے پناہ حسرت بھری نگاہ سے آنکھوں سے اوجھل ہو جانے تک دیکھتا رہا۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ پارلر میں دولہن بنے بالکل تیار بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے اپنی والدہ کو کال کی۔۔۔"امی میں بالکل تیار ہوں۔۔۔کسی کو لینے بھیج دیں۔۔۔"

اچھا۔۔۔اچھا۔۔۔میں بھیج رہی ہوں۔۔۔"انہوں نے کہہ کر۔۔۔کال منقطع کر دی۔۔۔"

اریبہ۔۔۔۔ تمھیں باہر لینے آئی یں ہیں۔۔۔"ابھی ندا بیگم سے بات" ہوئے تین منٹ بھی نہ گزرے تھے۔۔۔کے اسے کوئی ی لینے آگیا تھا۔۔۔

اسے کافی حیرت ہوئی ی۔۔۔ مگر اس بارے میں زیادہ دیھان نہ دیتے ہوئے۔۔۔اپنا شرارہ سنبھالتی ہوئی ی پارلر سے باہر نکلی۔۔۔۔

سامنے ہی ایک کالے رنگ کی کار کھڑی تھی۔۔۔

ایک ڈرائی یور کے سوٹ میں ملبوس لمبا سہ لڑکا کار سے باہر نکلا۔۔۔اور پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے آہستگی سے کہا۔۔"شہریار سر نے آپ کو لینے بھیجا ہے۔۔

اس کے کہتے ہی۔۔۔۔ حسین دولہن نے اس ڈرائی یور کی جانب دیکھا۔۔۔۔

وہ سر پر کیپ لگایا ہوا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ چہرے پر بلیک رنگ کا ماسک۔۔

چہرہ اتنا جھکا ہوا تھا۔۔۔کے سوائے کیپ اور ماسک کے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔اور کار میں بیٹھنے لگی۔۔۔

ابھی وہ جھکی ہی تھی بیٹھنے کے لیے۔۔۔کے اس ڈرائی یور نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر ہلکا سہ حائی ل کیا۔۔۔تا کے اسے لگے ناں۔۔۔

اس کا ہاتھ حائی ل کرنا۔۔۔اریبہ کو محسوس ہوا۔۔۔اس نے تیزی سے اپنا چاند سہ چہرہ اٹھا کر اس ڈرائی یور کی جانب دیکھا۔۔۔ مگر وہ پھرتی سے ہاتھ ہٹا کر۔۔۔اس کا شرارہ جو باہر لٹک رہا تھا۔۔۔ سمیٹ کر کار کے اندر کرتے ہوئے۔۔۔دروازہ بند کر کے آگے اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

کار میں بالکل خاموشی طاری رہی۔۔۔

وہ چاند سی دولہن اپنے غموں میں ڈوبی ہوئی ی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے ای آکر اس سے بغیر ملے۔۔۔واپس کیوں چلا گیا۔۔۔۔

وہ اس قدر اپنے غموں میں الجھی تھی کے خود پر کسی کی حسرت بھری جمی نظر کو محسوس ہی نہ کر سکی۔۔۔۔

اس لمحے بس ای کا خیال اس کے دل و دماغ کو گھیرے ہوئے تھا۔۔۔وہ شدید رنجیدہ تھی۔۔۔

دل پر کسی کا زور کہاں؟؟۔۔۔

وہ بیچاری ایک ایسے شخص کی جانب اپنے دل کو مائل پا رہی تھی جسے اس نے کبھی دیکھا تک نہیں۔۔۔۔

اس نے غم کی شدت سے آنکھیں موند کر اپنا سر سیٹ سے ٹکایا۔۔۔

وہ اپنے غم میں اتنی سرشار تھی کے احساس ہی نہ کیا۔۔کے پندرہ منٹ کا راستہ آدھے گھنٹے میں بھی پار نہیں ہوا۔۔۔

دوسری جانب وہ ڈرائی یور بیک ویو مرر میں اس کے حسین سراپے کو حسرت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں پر گولڈن و بلیک رنگ کے آئی شیڈ چمک رہے تھے۔۔۔اس کی گوری رنگت پر جلدی میک۔اپ۔۔۔اس کے حسن کو دوبالا کرتا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی صراحی دار گردن میں نازک سہ نیکلس قیامت برپا کرتا معلوم ہوا اسے اپنے دل پر۔۔۔۔

اس کا لال شرارے میں کھلتا گلاب سہ مجسمہ دل بے مان کر رہا تھا۔۔۔۔

اس نے سیل اٹھا کر۔۔۔اس کی خاموشی سے پک لی۔۔۔۔

کتنی دیر باقی ہے پہنچنے میں؟؟"اس نے آنکھیں کھول کر روہانسہ لہجے میں" استفسار کیا۔۔۔

آپ کی منزل تو آچکی ہے۔۔۔مسافر تو میں ہی ٹھہرا۔۔۔"اس نے آہستگی" سے۔۔۔اداسی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔جواب دیا۔۔۔

"اس کا جواب وہ سمجھ نہ سکی۔۔۔"مطلب؟؟

ابھی وہ پوچھ ہی رہی تھی کے کار رکی۔۔۔اس نے باہر کی جانب دیکھا۔۔۔تو اس کے والد اور خاندان کے دیگر افراد ہال کے مین دروازے پر کھڑے تھے۔۔۔

اس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔اور ڈور خود کھول کر۔۔۔اتر گئی۔۔۔۔

اس کے اترتے ہی۔۔۔ڈرائی یور نے کار چلادی۔۔۔۔۔

ارے بیٹا۔۔۔تم کس کے ساتھ آئی ہو؟؟۔۔۔"افضل صاحب فوراہی" اس کی جانب آکر۔۔پریشان لہجے میں پوچھنے لگے۔۔۔۔

شہریار کے ڈرائی یور کے ساتھ"دوبدو جواب دیا۔۔۔"

شہریار کا ڈرائی یور؟؟۔۔۔"وہ الجھے۔۔۔۔"

کیا ہوا؟؟۔۔۔"ان کے چہرے پر جھلکتی الجھن و پریشانی دیکھ۔۔۔وہ" فکر مند ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

تمھاری ماں نے مجھے بھیجا تھا تمھیں لینے۔۔۔مگر جب میں وہاں پہنچا تو"
"انھوں نے بتایا کے تم جا چکی ہو۔۔۔

"مگر ڈرائی یور نے مجھ سے خود کہا کے اسے شہریار نے بھیجا ہے۔۔"

شہریار کیسے بھیج سکتا ہے؟؟۔۔۔اسے تو علم ہی نہیں کے تم کون سے پارلر"
میں ہو۔۔۔۔پھر جب میں تمھیں خود لینے آرہا تھا تو اسے کیوں
بولتا۔۔۔"ان کی بات سنتے ہی۔۔۔اریبہ الجھی۔۔۔اس نے پلٹ کر دیکھا تو
وہ کار جا چکی تھی۔۔۔

تو پھر؟؟"وہ نا سمجھی سے۔۔۔"

چلو تم آگ ئی یں۔۔۔شکر ہے۔۔۔یہ سب چھوڑو۔۔۔۔۔اندر" جاؤ۔۔۔بارات آنے والی ہے۔۔۔"انھوں نے جلد بازی سے کہا۔۔۔۔

وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔اندر جانے لگی۔۔۔

وہ ڈرائی یور کون تھا؟" وہ یہی سوچتے ہوئے۔۔۔اپنا شرارہ خود سنبھالتی" ہوئی ی۔۔۔اندر ہال میں داخل ہوئی ی۔۔۔وہیں اس کی ساری کزنز جو منتظر بیٹھی تھیں۔۔اسے دیکھتے ہی اس کی جانب لپکیں۔۔۔

وہ لڑکیاں اسے فوراہی برائی یڈل روم میں لے گ ئی یں۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

قبول ہے۔۔۔ قبول ہے قبول ہے۔۔۔۔" کہتے ہیں نکاح کے وقت لڑکی" جو دعا مانگے قبول ہوتی ہے۔۔۔یہ قبولیت کے وقتوں میں سے ایک وقت ہے۔۔۔۔

اس نے دستخط کرتے وقت۔۔۔اپنے آنسوؤں کو نکاح کے فارم پر گرتے دیکھا۔۔۔

یااللہ میرے والدین اور ای کو ہمیشہ اپنے حفظ وامان میں رکھنا۔۔۔انھیں ہر" غم سے بچانا۔۔۔"اپنی زندگی کے اس انمول ترین لمحے میں بھی وہ اسے نہ بھولی۔۔۔۔

اپنے لیے کچھ نہ مانگا۔۔۔مانگا تو صرف اس کے لیے۔۔۔۔

اس کی خوشیوں کو اپنی خوشی پر ترجیح دی۔۔۔یہ محبت نہیں تو کیا ہے؟؟۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

ہوٹل کے روم میں اندھیرے کا راج تھا۔۔۔۔

وہیں فرش پر بیٹھا ایک لڑکا بلک بلک کر رو رہا تھا۔۔۔۔

جب روتے روتے نڈھال ہو گیا۔۔۔۔تو اس نے اپنا سر صوفے سے ٹکایا۔۔۔اور آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

اپنی پہلی محبت کو کھونے کا غم اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ پردیسی اتنی دور سے اس دلنشین مجسمہ کو دولہن بنے دیکھنے تو نہیں آیا تھا۔۔۔

۔وہ تو شادی کے لیے پرپوز کرنے کے ارادے سے اتنی دور آیا تھا۔۔۔۔ مگر اس لڑکی کے دروازے پر پہنچا۔۔۔تو خبر ملی کے اسکی شادی ہو رہی ہے۔۔۔

ستم اعلی ستم یہ تھا کے اسے کسی اور کی دولہن بنے اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا تھا۔۔۔

کیوں گیا؟؟۔۔ نہیں علم۔۔۔۔

بس اُس دلنشین مجسمہ کو دیکھ کر جان ہی جلائی ی اپنی۔۔۔۔

کیاہوتا اگر نہ جاتا۔۔۔مگر اے دل نادان یہ کیسے ممکن۔۔۔کے نہ جاتا۔۔۔اسے تو جانا ہی تھا۔۔۔۔۔یہ ستمگری دل پر سہنی ہی تھی۔۔۔۔۔

کوئی ی وعدہ تو نہ کیا تھا اس لڑکی نے۔۔۔پھر اس سے شکوہ کیسا؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔شکایت کیسی؟؟۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ دولہن بنے شہریار کے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس کا پورا کمرا گلاب کی پتیوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔۔

کمرا نہایت وسیع وخوبصورت فرنیچر سے آراستہ تھا۔۔۔

وہ نظریں جھکائے۔۔۔ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اپنے دل کو بھاری و بوجھل ہوتا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اچانک دروازہ کھلنے کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔جس پر دل بے قابو ہو گیا۔۔۔

اس پل۔۔۔بس دل چاہا کہیں بھاگ جائے۔۔۔یا غائی ب ہو جائے۔۔۔۔

یہ سب بہت جلدی ہوا تھا۔۔۔اس کا دل ابھی ان سب کو قبول کرنے کے لیے بالکل تیار نہیں تھا۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم"اس نے چہرے پر ڈھکا گھونگھٹ اٹھاتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر" سلام کیا۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام"اس لڑکی نے بمشکل گلے میں تھوک کو نگلتے" ہوئے۔۔۔آہستگی سے جواب دیا۔۔۔

اس کا چہرہ خوف کے سبب بالکل سفید پڑ چکا تھا۔۔۔

ہاتھ پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے۔۔۔

کوئی ی بھی اسے دیکھ کر بتا سکتا تھا۔۔۔کے اِس لمحے وہ بہت ڈرئی ی ہوئی ی ہے۔۔۔

ریلیکس۔۔۔کھاؤں گا نہیں آپ کو۔۔"وہ مضحکہ خیز انداز میں اس کے کان میں موجود جھمکوں کو نرمی سے پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔

میں جانتی ہوں۔۔۔"وہ فوراً آہستگی سے گویا ہوئی ی۔۔۔"

تو پھر اتنا ڈر کیوں؟؟۔۔۔ایسا تو نہیں کے یہ ہماری پہلی ملاقات" ہے۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔اس کے حسین چہرے کو تکتے ہوئے بولا۔۔۔

اس کی نگاہوں کی تپش پورے وجود کو سلگا رہی تھی۔۔۔

ہمم"۔۔نیچے والے ہونٹ کو چباتے ہوئے۔۔اس نے فقط اثبات میں سر" ہلایا۔۔۔۔

آپ ہی بتائی یں ایسی کیا بات کرؤں جسے سن کر آپ کا مجھ سے ڈر کم ہو"""
اس کی جھمکی سے کھیلتے ہوئے۔۔۔نرمی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔"وہ مدھم لہجے میں۔۔۔ نظریں جھکائے۔۔۔۔گویا"
ہوئی ی۔۔۔

ہمم۔۔۔ چلیں تو پھر شروع سے ایک دوسرے کو جاننے کی کوشش کرتے"
ہیں۔۔۔ویسے بھی امی حضور کی طبیعت کی وجہ سے اتنی جلد بازی میں یہ
شادی ہوئی ہے کے مجھے وقت ہی نہیں مل سکا آپ کے بارے میں کچھ
جاننے کا۔۔۔۔"اس نے مسکرا کر۔۔۔مقابل کی نرم ٹھوڑی کو اپنے ہاتھ
سے اونچا کرتے ہوئے۔۔۔دوستانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

ہمم"اس لڑکی کا دل شہریار کی دوستانہ باتیں سننے کے باوجود بھی قابو میں" نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔میرا نام شہریار امیر شیخ ہے۔۔اور آپ کا؟؟؟"

میرا نام تو جانتے ہیں آپ" وہ آہستگی سے۔۔۔"

مگر ہم دوستی سے اس رشتے کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے۔۔اس" لیے اپنا نام بتائیں۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میرا نام اریبہ افضل۔۔۔"تیزی سے اپنا نام لیا۔۔۔۔"

اریبہ افضل؟؟۔۔۔آپ کو نہیں لگتا نام غلط بتا رہی ہیں آپ؟؟"اس نے" نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر۔۔۔اس کے حسین چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے ٹوکا۔۔۔۔

اپس۔۔۔سوری۔۔۔اریبہ شہریار۔۔۔۔"مقابل کے ہاتھ تھامتے ہی" ۔۔جیسے پورے جسم میں بجلی دوڑ ئی ی ہو۔۔۔

مسز شہریار"اس نے تیزی سے ہاتھ کو اپنے لبوں سے لگا کر۔۔۔چومتے" ہوئے تصحیح کی۔۔۔جس پر اس کا چہرہ مکمل شرم وحیا کے سبب سرخ ہونے لگا۔۔۔۔

میں کوئ ی اینگری ینگ مین نہیں ہوں۔۔۔سوریلیکس۔۔۔اتنا تو آپ" بھی مجھے دیکھ کر اندازہ لگا چکی ہوں گی کے بہت نرم مزاج بندہ ہوں

میں۔۔۔غصہ بہت کم آتا ہے مجھے۔۔۔مگر جب آتا ہے ناں۔۔۔۔تو پھر میرا خود پر قابو نہیں رہتا۔۔۔اس لیے کوشش کیجئے گا کہ مجھے غصہ نہ دلائیں۔۔۔۔میرے والدین کی عزت کیجئے گا۔۔۔اور کمرے کی باتیں کمرے میں رکھیے گا۔۔۔میں کسی اور کے منہ سے اپنے کمرے کی باتیں نہیں سننا چاہتا۔۔۔امید ہے آپ سمجھ گ ئی ی ہوں گی۔۔۔"اس نے آخری جملہ خاصہ تاکیدی انداز میں ادا کیا۔۔۔۔

جی۔۔۔"وہ آہستگی سے سر اثبات میں ہلانے لگی۔۔۔۔"

چلیں تو پھر شروع کریں۔۔۔"اس کے سنجیدگی سے کہتے ہی۔۔اریبہ کی" آنکھیں جو بہت دیر سے جھکی ہوئی تھیں۔۔خوف کے سبب اٹھیں۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"اس کا جیسے دل بند ہونے کو تھا۔۔۔الٹے ہاتھ سے شرارے" کو مضبوطی سے اپنی مٹھی میں بھینچ کر۔۔۔نیم شہد آنکھوں سے مقابل کے چہرے کو تکتے ہوئے۔۔۔احتجاجا استفسار کیا۔۔۔

وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کے اس کے ایک لفظ میں ہی کس قدر احتجاج مقابل کو ابھرتا محسوس ہوا۔۔۔

کپڑے چینج کرنا۔۔پوری رات کیا اسی بھاری سے شرارے میں سونے" والی ہیں آپ؟؟؟" وہ جیسے ڈر بھاپ گیا ہو۔۔۔فورا ہی نرمی سے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں۔۔نہں۔۔۔نہیں۔۔"وہ بوکھلا کر۔۔۔تیزی سے گویا ہوئی ی۔۔۔"

تو جائی یں۔۔۔ چینج کر لیں۔۔۔اور ڈرئی یں مت۔۔۔مجھے کوئی ی" جلد بازی نہیں۔۔۔ہم آہستہ آہستہ اس رشتے کو آگے بڑھائی یں گے۔۔۔جب آپ مکمل راضی ہو جائی یں تو مجھے اشارہ دے دیجیے گا۔۔۔تب تک ہم دوست ہیں۔۔۔اوکے۔۔۔ مسز شہریار۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے۔۔۔ نزدیک آکر۔۔۔نرمی سے اسکی پیشانی پر لگی بندیا کو چومتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں دوست نہیں بناتی۔۔۔مجھے اعتبار نہیں اس رشتے پر۔۔۔"وہ لڑکی" رنجیدہ لہجے میں مقابل کے سفید و پر رونق چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تو اِس کا مطلب۔۔۔۔"وہ سوچنے والے انداز میں کہتا ہوا۔۔۔اس کے" سرخ ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ لایا۔۔۔

آپ مجھے ڈائی ریکٹ شوہر بنانا چاہتی ہیں؟" روبرو دولہن بنے بیٹھی لڑکی کو"
اُس کی نزدیکی کیا کم جان لیوا معلوم ہو رہی تھی۔۔۔کے وہ مزید دوریاں ختم
کرتے ہوئے۔۔۔بالکل قریب آگیا۔۔۔اس کا جملہ سنتے ہی۔۔۔۔مقابل
کے کان وگال سرخ ہوئے۔۔۔۔اس کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر
محسوس کر رہی تھی۔۔۔

سانس لینا محال تھا۔۔۔۔جواب دینا تو بہت دور کی بات ٹھہری۔۔۔

نہ۔۔۔نہی۔۔" وہ اپنی بات کی وضاحت دینا چاہتی تھی۔۔مگر مقابل کی"
نزدیکی کے سبب الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گ ئی ے تھے۔۔۔۔

اگر آپ کی یہی خواہش ہے۔۔۔تو مجھے اس میں بھی کوئی ی پر بلم"
نہیں۔۔۔۔میں تو بس چاہتا تھا کے ہم پہلے ایک دوسرے کو اچھی طرح جان

لیں۔۔۔۔۔"اس نے خاصہ لاپرواہی سے کہتے ہوئے۔۔۔۔اپنا الٹا ہاتھ اس کی گھنی زلفوں میں الجھایا۔۔۔۔

میرا مطلب یہ نہیں تھا۔۔۔"اس کی قربت و نگاہوں کی تپش سے ڈر" کر۔۔۔وہ تیزی سے اپنی گردن پیچھے کی جانب گرا کر۔۔۔اس سے دوری قائم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

تو پھر؟؟؟"وہ جان کر بھی انجان بنتے ہوئے۔۔۔"

جو آپ کو بہتر لگے۔۔۔"وہ نظریں چورا کر۔۔۔آہستگی سے۔۔۔"

نہیں بھئی۔۔۔میں یہ رِسک نہیں لے سکتا۔۔۔میں نے سنا ہے اکثر" عورتیں شادی کی پہلی رات کے بعد شوہر کو بدنام کر دیتی ہیں۔۔۔نامرد جیسے

گھٹیا لفظ بول کر۔۔" وہ اچانک ہی نا جانے کیا بولنے لگا تھا۔۔۔اریبہ الجھ کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

"میں سمجھ سکتی ہوں۔۔ جیسے اس جلد بازی میں ہوئی شادی کی وجہ سے میں ہچکچاہٹ کا شکار ہوں ویسے ہی آپ بھی ہیں۔۔۔۔۔۔میں بھلا آپ کو کیوں بدنام کرؤں گی۔۔۔" وہ فوراً ہی۔۔۔سیدھی ہو کر سنجیدگی سے جواب دینے لگی۔۔۔

"کیونکے شاید تمھیں کوئی اور پسند ہو"

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔ہمارا نکاح ہوا ہے۔۔۔اور یہ نکاح میرے والدین یا کسی اور نے سر پر گن تان کر نہیں کروایا۔۔۔۔۔میں نے اپنی مرضی سے کیا ہے۔۔۔۔" وہ خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

ہمم۔۔۔ماحول رومانٹک سے اچانک سنجیدہ ہو گیا ہے۔۔۔یہ باتیں" چھوڑئی یں۔۔۔آپ کپڑے چینج کریں۔۔۔اور آرام سے آکر میرے پاس سو جائی یں۔۔۔سچ کہوں تو میرے لیے اپنا بیڈ اور چیزیں کسی کے ساتھ شیئر کرنا ہی بہت بڑا چیلنج ہے۔۔۔شاید یہی وجہ ہے کے میں دونوں کو وقت دینا چاہتا ہوں ایک دوسرے کو قبول کرنے کے لیے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔بیڈ سے اترا۔۔۔۔

پھر اپنی گولڈن رنگ کی شیر وانی اتار کر صوفے پر ڈالی۔۔۔۔

واش روم؟؟"اریبہ بھی بیڈ سے اپنا شرارہ سنبھالے اترئی ی۔۔۔پھر" لچکدار و شرمگی آواز میں نظریں جھکائے پوچھا۔۔۔۔

سامنے۔۔۔"اس نے اپنا سفید کرتہ اتارتے ہوئے۔۔۔بغیر اس کی جانب " دیکھے جواب دیا۔۔۔۔

اس حسین دولہن کو توقع نہیں تھی کے وہ اسی کے سامنے اپنے کپڑے چینج کرنا شروع کر دے گا۔۔۔۔وہ شرمگی سے نظریں جھکا کر۔۔۔فوراہی واش روم کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ ایف۔بی پر اسکرول کر رہا تھا۔۔۔کے اچانک اریبہ کے کزن عفان کی آئی ی۔ڈی پر اسے شادی کی تصویریں نظر آئی یں۔۔۔۔

اس کی آنکھیں دولہن کو دیکھ۔۔۔حیرت وشاکڈ کے سبب پھٹیں۔۔۔

فہد کو اچانک اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

یہ سچ نہیں ہو سکتا۔۔۔" وہ بے یقینی سے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے "
ہوئے۔۔ بڑبڑایا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھ دروازہ نوک ہونے پر کھلی۔۔۔۔

ان دونوں کے درمیان خاصہ فاصلہ تھا سوتے وقت۔۔۔۔ وہ بیڈ کے دائی یں کنارے جبکے شہریار بائی یں کنارے کی جانب سو رہا تھا۔۔۔۔۔

انٹی آپ؟؟" وہ آنکھ مسلتی ہوئی ی۔۔۔ دروازے کی جانب "
بڑھی۔۔۔ دروازہ کھولا تو شمائی لہ بیگم کو سامنے کھڑا پایا۔۔۔

انٹی؟؟۔۔امی کہو بیٹا۔۔۔"انھوں نے مسکراتے ہوئے فوراٹوکا۔۔۔"

سوری....امی۔۔۔"اس نے بھی جوابی مسکراہٹ کے ساتھ تصحیح" کی۔۔۔۔

تو کیسی گزرئی ی شادی کی پہلی رات؟؟۔۔"انھوں نے خاصہ شوخ لہجے" میں پوچھا۔۔۔

اریبہ ان کے سوال کرتے ہی شرمگی سے لال ہو کر۔۔ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ارے ارے تم تو شرما گ ئی یں۔۔۔زیادہ تنگ تو نہیں کیا میرے بیٹے" نے؟؟۔۔اگر کیا ہے تو ابھی بتادو۔۔کان کھینچ لوں گی اس کے۔۔کیونکے اب سے میں اس کے ساتھ ساتھ تمھاری بھی ماں ہوں۔۔"انھوں نے بڑی محبت بھرے لہجے میں سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

ایسی کوئی ی بات نہیں" وہ شرمگی سے لال چہرے کے ساتھ بولی۔۔۔"

اندر نہیں بلاؤ گی اپنی ماں کو؟؟؟"ان کے ٹوکنے والے انداز میں کہتے ہی" اریبہ نے بوکھلا کر فورا راستہ چھوڑا۔۔تاکے وہ اندر آسکیں۔۔۔۔

شہریار آرام سے بیڈ پر سو رہا تھا۔۔اریبہ کا شرارہ اور اس کی شیروانی صوفے پر پڑے تھے۔۔۔یہ سب دیکھ وہ کچھ سوچتے ہوئے مسکرانے لگیں۔۔۔

بیٹا آج تمھارا پہلا دن ہے۔۔۔ولیمہ ہم اپنی حیثیت کے مطابق کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ تمھارے گھر والوں کی عزت کی خاطر ہم زیادہ باراتی نہیں لائے تھے۔۔۔ مگر ولیمے میں سب کو پوچھا ہے۔۔۔بھئی میرے گھر کی تو آخری شادی ہے۔۔۔۔جس کو نہیں پوچھوں گی وہ ہی ناراض ہو جائے گا۔۔۔۔"انھوں نے سمجھانے والے انداز میں بیڈ کے دائیں جانب بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

امی آپ؟؟؟"شہریار کی آنکھ ان کی آواز سن کر کھلی۔۔۔"

چلو اٹھ جاؤ۔۔۔سارے مہمان اور تمھارے دوست انتظار کر رہے ہیں نیچے۔۔۔"وہ شہریار کو دیکھ۔۔۔ مسکراتے ہوئے بولیں۔۔۔

جی۔۔۔"وہ کہ کر ست روی سے اٹھا۔۔۔۔"

اریبہ۔۔۔تم امی سے باتیں کرؤ۔۔میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔"وہ"
اریبہ کی جانب دیکھ۔۔نرمی سے مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔۔واش روم کی
جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

بیٹا۔۔مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی"شمائلہ بیگم کے سنجیدگی"
سے کہتے ہی۔۔۔اریبہ ان کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

آؤ پہلے میرے پاس بیٹھو"انھوں نے اسے بالکل قریب بیٹھالیا تھا۔۔۔"

اریبہ خاصہ تجسس میں مبتلا تھی کے انھیں کیا ضروری بات کرنی ہے اس
سے۔۔۔

دیکھو بیٹا۔۔۔تم میری پسند ہو۔۔۔ہمارے خاندان میں برادری سے باہر" شادی نہیں ہوتی۔۔۔میں نے بڑی مشکل سے پورے خاندان سے لڑ کر تمھیں اپنی بہو بنایا ہے۔۔یہاں تک کے اپنی بڑی بہو سے بھی لڑ کر۔۔۔شاید تم نے غور کیا ہو۔۔حریم نے تمھاری شادی میں شرکت نہیں کی۔۔۔"ان کے کہتے ہی اریبہ کا دیھان اس جانب گیا۔۔۔

ہاں۔۔۔میں نے حریم بھابھی کو بارات میں دیکھا ہی نہیں۔۔"وہ سوچنے" لگی۔۔۔۔

وہ اپنی بہن لانا چاہتی تھی۔۔۔مگر مجھے وہ پسند نہیں تھی۔۔۔میں اپنے" شہریار کی پسند کو سمجھتی ہوں۔۔وہ میری طرح سادگی کو پسند کرتا ہے۔۔۔اور وہ سادگی مجھے تم میں نظر آئی ی۔۔۔اس لیے بیٹا۔۔۔ہو سکتا ہے لوگ تمھارے کان بھرئیں ہمارے خلاف۔۔۔مگر تم دیھان نہ

دینا۔۔۔اور نہ ہی اپنے کمرے اور میاں بیوی کی باتیں کسی سے شیئر کرنا۔۔۔تم نہیں جانتیں لوگ تو انتظار میں بیٹھے ہیں تمھارا گھر خراب کرنے کے لیے۔۔تم سمجھ رہی ہوں ناں؟؟"ان کا انکشاف اریبہ کے لیے حیران کن نہیں تھا۔۔۔ظاہر سی بات ہے اتنا خوبصورت وامیر لڑکا۔۔۔کون اس کی آرزو نہ کرئے۔۔۔یقینا یہ اس کا نصیب تھا جو اسے شمائلہ بیگم نے پسند کیا۔۔۔۔

"جی۔۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔میں آپ کو کبھی بھی آپ کی پسند پر پچھتاوے میں مبتلا نہیں ہونے دوں گی" وہ پُر اعتمادی سے گویا ہوئی۔۔۔۔

"مجھے یہی امید ہے۔۔" وہ اپنے دونوں ہاتھوں کا اس کے حسین چہرے پر پیالہ بنا کر۔۔۔پیشانی کو چومتے ہوئے بولیں۔۔۔

وہ اپنے آپ کو اس لمحے دنیا کی سب سے خوش نصیب لڑکی تصور کر رہی تھی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ ایف۔بی پر اسکرول کر رہا تھا۔۔۔کے اچانک اریبہ کے کزن عفان کی آئی ی۔ڈی پر اسے شادی کی تصویریں نظر آئی یں۔۔۔۔

اس کی آنکھیں دولہن کو دیکھ۔۔۔حیرت و شاکڈ کے سبب پھٹیں۔۔۔

فہد کو اچانک اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

یہ سچ نہیں ہو سکتا۔۔۔"وہ بے یقینی سے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے" ہوئے۔۔ بڑبڑایا۔۔۔۔۔

اسی عالم میں اس نے اپنی ماں کو کال کی۔۔۔۔

مام۔۔۔کیا اریبہ کی"اس کے ہونٹ لرز رہے تھے۔۔۔۔وہ اپنا جملہ بھی" مکمل نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔اریبہ کی شادی ہو گ ئی ہے۔۔۔ہوئے بھی ایک ہفتہ گزر چکا" ہے۔۔۔۔"بس ان جملوں کا سننا تھا کے اس کے اوسان خطا ہوئے۔۔۔اس کے ہاتھ سے سیل فرش پر گر گیا۔۔۔۔

یہ تو کبھی خیالوں میں بھی تصور نہ کیا تھا کے وہ کسی اور کی ہو جائے گی۔۔۔۔

کیسے اس پر اتنی بڑی قیامت آکر گزر گئی اور وہ لاعلم رہا۔۔۔کیسے؟؟۔۔۔

نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ہر گز نہیں۔۔وہ میری ہے۔۔۔صرف" میری۔۔۔اریبہ صرف میری ہے۔۔۔" وہ جنون کی حد تک پاگل تھا اس لڑکی کے پیچھے۔۔۔۔وہ شروع سے صرف اس کی تھی۔۔۔۔پھر وہ کیسے کسی اور کی ہو سکتی تھی؟؟۔۔ مگر وہ ہو چکی تھی۔۔۔ہوئے بھی ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے۔۔۔اپنے ارد گرد چیزوں کو توڑنے لگا۔۔۔۔

یہ آواز کیسی؟؟"زین جو ابھی اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔ برابر" والے کمرے سے توڑ پھوڑ کی آوازیں آتی سن۔۔۔ تیزی سے فہد کے کمرے کی جانب لپکا۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔۔ہوش میں آؤ۔۔۔ فہد۔۔۔ تمھارے ہاتھوں" سے تو خون نکل رہا ہے۔۔۔"زین جب کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ تو وہ ایل سی ڈی کو پردے کے ڈنڈے سے وار کر کے توڑ رہا تھا۔۔۔

اس کا پورا کمرا الٹ پلٹ تھا۔۔۔

ہر چیز بکھری ی۔۔۔

جگہ جگہ کانچ کے ٹکڑے بکھرے پڑے تھے۔۔۔

فہد کے ہاتھوں سے خون نکل رہا تھا۔۔ لیکن وہ اپنے جنون میں اس حد تک بیگانہ ہو چکا تھا۔۔کے اسے اپنے ہاتھ سے نکلتے ہوئے خون کی کوئی پروانہ تھی۔۔۔جبکے زین پریشانی کے عالم میں تیزی سے اسکی جانب آیا تھا۔۔۔

اریبہ میری ہے۔۔۔صرف میری۔۔۔۔وہ کیسے کسی اور کی ہو سکتی" ہے؟؟۔۔کیسے؟؟۔۔۔"وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔۔۔

اس نے ڈنڈا سائی یڈ میں پھینکا۔۔۔اور دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو نوچتے ہوئے۔۔۔زمین پر گرا۔۔۔

اس کی حالت دیکھ۔۔۔زین کو بھی اس پر ترس آرہا تھا۔۔۔

وہ منگنی توڑ چکی تھی تم سے۔۔اب وہ کسی سے بھی شادی کرے"

۔۔۔ تمھیں اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے۔۔۔اس لیے سنبھالو خود

کو۔۔۔"زین اس کے پاس بیٹھ کر۔۔۔اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ

کر۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔۔۔

وہ میری تھی۔۔ صرف میری۔۔۔۔ منگنی صرف غصے میں توڑی ی تھی"

اس نے۔۔۔میں مانتا ہوں ہو گئی مجھ سے غلطی۔۔۔ مگر اس کے بدلے

میں وہ مجھے اتنی بڑی سزا نہیں دے سکتی۔۔۔میں مر جاؤں گا یار۔۔۔۔میں

اس کے بغیر جینا نہیں جانتا۔۔۔میں نے بچپن سے آج تک صرف اسی کو چاہا

ہے۔۔۔۔وہ میری دوست۔۔میری زندگی کا حاصل۔۔میرے جینے کی وجہ

۔۔سب کچھ تھی۔۔۔وہ کیسے کر سکتی ہے میرے ساتھ

ایسا؟؟۔۔۔۔۔۔"وہ روتے روتے اسکے گلے لگ گیا تھا۔۔۔

صبر کرؤ۔۔۔جو ہو چکا اسے بدلا نہیں جا سکتا۔۔۔"وہ صرف اسے صبر کی تلقین کر سکتا تھا۔۔۔۔اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔

تم اٹھو۔۔۔میں تمھیں ڈاکٹر کے لے چلتا ہوں۔۔۔"وہ اسے اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔نہایت فکر مند لہجے میں بولا۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔بس اکیلا چھوڑ دو مجھے۔۔۔"وہ جھنجھلا کر ہاتھ چھڑا کر روتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

بلکے میں یہاں اکیلے بیٹھ کر کیوں روں؟؟۔۔میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔۔۔وہ جو کوئی ی بھی ہے۔۔اس کی ہمت کیسے ہوئی ی اریبہ اور میرے بیچ آنے کی۔۔۔میں اسے جان سے مار دوں گا۔۔۔"وہ جنونی انداز میں کہتا ہوا۔۔۔تیزی سے اٹھنے لگا۔۔۔

پاگل مت بنو۔۔۔ہوش میں آؤ۔۔۔میں جانتا ہوں تم تکلیف میں" ہو۔۔۔میں سمجھتا ہوں تمھارے درد کو۔۔۔مگر اس کی شادی ہو چکی ہے۔۔۔۔تمھارا ایک غلط قدم اس کی زندگی تباہ کر سکتا ہے۔۔اگر اس سے واقعی محبت کی ہے۔۔۔تو اس کی خوشی میں خوش رہو۔۔۔۔محبت کا نام صرف حاصل کرنا تو نہیں۔۔۔محبت قربانی بھی ہے۔۔۔۔دعا کرؤ وہ خوش و آباد رہے اپنے شوہر کے ساتھ۔۔۔۔"زین نے فوراً ہی اس کا بازو پکڑ کر روکا۔۔۔پھر نہایت تحمل و نرمی سے اسے سمجھانے لگا۔۔۔۔

تمھارے لے یہ سب کہنا آسان ہے۔۔تم کہتے ہو تم سمجھتے ہو۔۔۔"وہ" اس کا ہاتھ جھٹک کر۔۔۔اپنی شہادت کی انگلی۔۔مقابل کے سینے کے مقام پر جماتے ہوئے۔۔۔۔غمگیں و رنجیدہ لہجے گویا ہوا۔۔۔"مگر حقیقت یہ ہے

کے تم نہیں سمجھتے۔۔۔کوئی ی نہیں سمجھ سکتا۔۔۔۔کیونکے پیار کا درد وہ ہی سمجھ سکتا ہے۔۔جس نے سہا ہو۔۔۔۔"

جو بھی ہے۔۔۔میں بس اتنا جانتا ہوں۔۔۔۔اس وقت تم غصے میں ہو۔۔۔ تھوڑا وقت دو خود کو۔۔۔ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔۔۔ تمھیں بھی آرام آ ہی جائے گا۔۔۔۔"اس کے جملے اپنے اندر گہرا مفہوم سمیٹے ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ کہہ کر کندھا تھپتھپاتے ہوئے۔۔باہر چلا گیا۔۔۔

اسے فہد کو اس کے حال پر چھوڑ دینا ہی بہتر لگا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ یونی میں تھی۔۔۔کے اچانک کسی نے پیچھے سے پکارا۔۔"فہد"۔۔۔

وہ جو کتاب میں منہ دیے بیٹھی تھی اِس نام کو سنتے ہی۔۔ تیزی سے دروازے کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔

فہد۔۔۔"ہوٹل میں ہوئی ی لڑائی ی کے بعد آج دیکھ رہی تھی"

اسے۔۔۔۔

شادی کو تین ماہ گزر چکے تھے۔۔۔ مگر نا جانے کیوں اسے دیکھتے ہی خوف کے سبب ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگے۔۔۔۔

اس نے اپنے دوپٹے کے دامن کو مٹھی میں بھینچا۔۔۔۔

وہ اسی کی جانب چلتا ہوا آ رہا تھا۔۔۔۔

میں کیوں ڈر رہی ہوں اس سے ؟؟۔۔میں نے کوئی گناہ نہیں" کیا۔۔۔۔"وہ خود سے ہم کلام ہو کر۔۔۔خود کو ہی سمجھانے و حوصلہ دینے لگی۔۔۔"ڈرنا اِسے چاہیے میرے سامنے آنے سے۔۔۔مجھے نہیں۔۔۔۔"یہ سوچتے ہوئے جیسے وہ تھوڑا ریلیکس ہوئی ی۔۔۔۔

شکر۔۔۔"سکھ کا سانس لیا جب وہ دیکھ کر بھی اَن دیکھا کرتا ہوا۔۔۔۔" برابر سے گزر کر چلا گیا۔۔۔۔۔

دوسری جانب زین کی باتوں نے اس پر گہرا اثر چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

وہ اب پہلے والا جذباتی فہد نہیں تھا۔۔۔۔

زین جیسے سلجھے ہوئے شخص کی صحبت نے اسے کافی حد تک بدل دیا تھا۔۔۔۔

وہ تھوڑا مطمئن ہوا یہ دیکھ۔۔۔کے اریبہ کا شوہر اسے پڑھنے دے رہا ہے۔۔۔

وہ ہی جانتا ہے۔۔۔اپنی زندگی کی لاحاصل تمنا کو نظر انداز کرنا بھی کتنا مشکل تھا اس کے لیے۔۔۔۔ مگر کرنا تو تھا۔۔۔۔

✿*Husny Kanwal*✿

وہ آفس سے لیٹ گھر لوٹی تھی۔۔۔۔

تھکن سے اس کے جسم کا ہر عضو دکھ رہا تھا۔۔۔

مسٹر مہروز یہ علم ہونے کے باوجود۔۔۔کے اسکی ابھی ن ئی ی ن ئی ی شادی ہوئی ی ہے۔۔۔کاموں کا بوجھ اس کے نازک کندھوں پر بڑھائے چلے جا رہے تھے۔۔۔جس کی وجہ سے وہ بہت بیزی لائی ف گزر رہی تھی۔۔۔

صبح یونی۔۔۔پھر آفس۔۔۔گھر واپس آکر آفس کا کام۔۔۔پھر یونی کے اسائی منٹ۔۔۔

اس کے پاس گویا وقت ہی نہیں تھا شہریار کے لیے۔۔۔اور نہ ہی شہریار کے پاس تھا۔۔۔ان دونوں کی آفس میں بھی بہت کم ملاقات ہوتی۔۔۔۔

لیکن ان سب کے باوجود وہ بہت خوش تھی۔۔۔مطمئن تھی۔۔۔

اسے لگا۔۔شہریار اس کی مجبوریاں سمجھتا ہے۔۔۔سمجھتا ہے اِس بات کو۔۔۔کے اپنے بوڑھے ماں باپ کا وہ واحد سہارا ہے۔۔۔اس لیے اسے کام کرنے سے نہیں روکتا۔۔۔نہ ہی وقت نہ دینے پر شکوہ کرتا ہے۔۔۔۔

وہ بھوکی تھی۔۔۔گھر میں آتے ہی ڈائی ریکٹ کچن کا رخ کیا۔۔۔۔

ملازمہ سے کھانے کا کہہ کر۔۔۔وہ ہاتھ دھونے چلی گئی۔۔۔واپس لوٹی۔۔۔تو کچن میں حریم پہلے سے موجود تھی۔۔۔

رسمی سلام دعا کے بعد۔۔۔اریبہ فریج سے پانی کی بوتل نکالنے لگی۔۔۔

تم خوش تو ہو ناں؟؟"اچانک پوچھے گ ئ ے حریم کے سوال نے اسے" الجھایا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔آپ کو نہیں لگتی؟؟"وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔پانی گلاس" میں نکال کر۔۔۔انھیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔تم واقعی خوش ہو؟؟۔۔"اریبہ نے محسوس کیا جیسے وہ یہ سوال" پوچھتے وقت۔۔۔ڈر رہی ہوں۔۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔میں خوش ہوں۔۔۔آپ بار بار ایک ہی سوال کیوں پوچھ" رہی ہیں؟؟"وہ خاصہ الجھ کر استفسار کرنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔بس ایسے ہی۔۔۔پلیز شہریار کو یا کسی کو مت بتانا کے میں نے تم" سے یہ پوچھا ہے۔۔۔"وہ التجائی انداز میں کہ کر۔۔۔تیزی سے کچن سے نکل گ ئی یں۔۔۔

میم۔۔۔کھانا۔۔۔کمرے میں لگادوں؟؟۔۔"وہ ابھی حریم کے پوچھے" سوال میں ہی الجھی تھی کے ملازمہ نے آہستگی سے اس کے پاس آکر کہا۔۔۔تو وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے دے دیں۔۔۔میں خود لے جاؤں گی۔۔"اس نے کھانے" کی ٹرے ملازمہ کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔۔۔اور کھانا لے کر کمرے میں آگ ئی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

شہریار بزنس میٹنگ کے لیے اسلام آباد گیا ہوا تھا۔۔۔۔

اس سے کال پر اجازت لینے کے بعد۔۔۔وہ آفس سے جلدی چھٹی لے کر اپنے میکے چلی آئی ی تھی۔۔۔۔

میری پیاری امی جان۔۔"ندا بیگم کے دروازہ کھولتے ہی۔۔۔وہ پُر جوش" انداز میں ان کے گلے لگی۔۔۔۔

او۔۔۔میری بچی۔۔۔ تمھیں تو دیکھنے کے لیے آنکھیں ترس جاتی ہیں" میری۔۔۔"وہ بڑی محبت سے اسے اپنے حصار میں جکڑتے ہوئے۔۔۔گویا ہوئی یں۔۔۔۔

شہریار کچھ دنوں کے لیے بزنس کے سلسلے میں باہر گئی ے ہوئے ہیں۔۔۔تو میں نے سوچا کے آپ کے پاس چلی آؤں۔۔"

اس کا مطلب تم رہنے آئی ی ہو؟؟"وہ ایکسائی ٹڈ ہو کر۔۔۔"

جی بالکل۔۔۔۔"وہ مسرت بھرے لہجے میں جواب دہ ہوئی ی۔۔۔"

کیا ہوا؟؟۔۔۔اچھا نہیں لگا کیا؟"وہ کافی دنوں بعد اپنے گھر رہنے آئی ی تھی۔۔۔ندا بیگم نے اس کی پسند کے سارے کھانے پکائے۔۔۔مگر پہلا لقمہ لیتے ہی۔۔۔اسے قے آنے لگی۔۔۔"

نہیں۔۔۔۔۔مجھے الٹی آرہی ہے۔۔ویٹ۔۔۔"وہ یہ کہ کر۔۔۔تیزی سے واش روم کی جانب منہ پر ہاتھ رکھ کر بھاگی۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔آپ مجھے دیکھ کر یوں مسکرا کیوں رہی ہیں؟؟" وہ واش روم سے "
منہ ٹاول سے پونچھتے ہوئے نکلی۔۔۔تو اپنی والدہ کو مفاہمانہ انداز میں
مسکراتے ہوئے اپنے وجود کو دیکھتا پایا۔۔۔جس پر وہ نا سمجھی سے استفسار
کرنے لگی۔۔۔۔

مبارک ہو بہت بہت۔۔۔" وہ بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہتی "
ہوئی ی۔۔۔اسکے گلے آ لگیں۔۔۔۔

کس بات کی مبارکباد؟؟" وہ الجھ کر۔۔۔۔"

ارے میری بھولی بیٹی۔۔۔تم ماں بننے والی ہو اس بات کی۔۔۔"وہ گلے" سے ہٹ کر۔۔۔اس کے سر پر ہلکی سی محبت بھری دھپ لگاتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

ماں؟؟۔۔۔۔نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔رات کو لیٹ کھانا کھایا" تھا۔۔۔اوپر سے صبح ناشتہ بھی کافی بھاری کیا۔۔۔اس وجہ سے صبح سے ہی جی متلی ہو رہا تھا۔۔۔"وہ فوراً ہی وضاحت دے کر ان کی غلط فہمی دور کرنے لگی۔۔۔۔

ارے پریگننٹسی میں بھی جی متلی ہو جاتا ہے۔۔۔تم ٹیسٹ کروالو۔۔۔"وہ" زور دیتے ہوئے۔۔۔۔

ٹیسٹ؟؟۔۔۔ٹیسٹ کس بات کا؟؟۔۔جب مجھے پتا ہے میں پریگننٹ" نہیں ہوں تو پھر میں ٹیسٹ کیوں کرواؤں۔۔۔۔۔۔۔"وہ خاصہ پُراعتمادی سے بولی۔۔۔۔

تم اتنے یقین سے کیسے بول سکتی ہو؟؟۔۔"وہ اس کی پُراعتمادی دیکھ بہت" الجھ گ ئی یں تھیں اور کیوں ناں الجھتیں۔۔۔شادی کو چھ ماہ گزر چکے تھے۔۔۔اس میں خوش خبری آجانا ایک نارمل بات تھی۔۔۔۔

یہ میں آپ کو نہیں بتا سکتی۔۔۔"وہ نظریں چوراتے ہوئے۔۔۔۔کہ" کر۔۔۔واپس چی ئی ر پر بیٹھ گ ئی۔۔۔

اریبہ۔۔۔کیا چھپا رہی ہو تم مجھ سے؟؟"وہ سنجیدگی سے اس کے سامنے" آکر۔۔۔دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔سختی سے پوچھنے لگیں۔۔۔۔

کچھ بھی تو نہیں۔۔۔اتنی خاص بات نہیں ہے۔۔۔"وہ دانستہ طور پر" لاپرواہی ظاہر کرنے لگی۔۔۔

پھر پانی کا بھرا گلاس ٹیبل سے اٹھا کر۔۔۔ایک ہی سانس میں سارا پانی پی گئی۔۔۔۔

اس کے لیے دنیا کا سب سے مشکل کام اپنی ماں سے کسی بات کو چھپانا تھا۔۔۔۔

شہریار نے کمرے کی باتیں کسی سے بھی شیئر کرنے کو سختی سے منع کیا تھا۔۔۔وہ اسکا اعتبار توڑنا نہیں چاہتی تھی۔۔

پہلے تو تم اس بات کا جواب دو کے تم اتنی پر اعتماد کیسے۔۔۔کے تم پریگننٹ" نہیں؟؟۔۔۔" وہ اس کے چہرے کو گھورتے ہوئے پوچھنے لگیں۔۔۔

اریبہ ان کی نگاہوں سے نروس ہونے لگی۔۔۔

امی جان۔۔۔کیا ہو گیا ہے؟؟۔۔۔خواہ مخواہ ایک ہی سوال کیوں کیے" جا رہی ہیں؟؟" وہ خاصہ جھنجھلا کر کہتی ہوئی ی۔۔۔اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب جانے لگی۔۔۔۔

اریبہ کو اُس وقت ان کے سوالوں سے بھاگنے میں ہی اپنی عافیت محسوس ہوئی ی۔۔۔

اریبہ۔۔۔۔"انھوں نے سخت لہجے میں اس کا نام پکارا۔۔۔جو وارننگ" تھا کے رک جاؤ۔۔۔۔

جی امی"ان کی سخت آواز سن۔۔۔وہ مجبور ہوئی ی۔۔۔۔مڑ کر ان کی" جانب دیکھنے پر۔۔۔

کیا چل رہا ہے؟؟۔۔۔کہیں ایسا تو نہیں کے تم اب تک فہد کو بھول نہیں" پائی ی ہو؟؟"انھوں نے برہم آواز میں سوال کیا۔۔۔

فہد کہاں سے آگیا اب ان سب میں؟؟"وہ الجھ کر۔۔۔منہ بسورتے ہوئے" بولی۔۔۔۔

تو پھر کیا وجہ ہے؟؟۔۔۔میں جانتی ہوں تم کچھ چھپا رہی ہو مجھ سے؟؟۔۔۔" وہ پریشانی کے عالم میں اس کے پاس آکر۔۔۔اس کے دونوں کندھے مضبوطی سے پکڑ کر۔۔۔ سختی سے استفسار کرنے لگیں۔۔۔

اف۔۔۔فہد کا ان سب سے کوئی ی تعلق نہیں۔۔اس لیے پریشان نہ ہوں۔۔۔وجہ صرف اتنی سی ہے کے شہریار اور میرے درمیان میاں بیوی جیسا کوئی ی تعلق نہیں۔۔۔ہم ابھی ایک دوسرے کو سمجھ رہے ہیں۔۔۔" وہ نظریں جھکا کر۔۔۔شرمساری کے ساتھ گویا ہوئی ی۔۔۔

اس کے لیے یہ باتیں اپنی والدہ سے کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔وہ بہت شرمگی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اگر ندا بیگم نے اسے فورس نہ کیا ہوتا تو یقیناوہ انھیں یہ بات کبھی نہ بتاتی۔۔۔

سمجھ رہے ہیں؟؟۔۔۔چھ ماہ ہو چکے ہیں تمھاری شادی کو۔۔۔"وہ خاصہ" جتاتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔مگر کام کی وجہ سے ہم دونوں ہی اپنی اپنی لائف میں بہت بیزی ہیں۔۔۔وہ واقف ہے میرے گھر کے حالات سے۔۔۔۔وہ اس معاملے میں مجھے بہت سپورٹ کر رہا ہے۔۔۔وہ جانتا ہے میں واحد کفیل ہوں اس گھر کی۔۔۔اور آپ لوگوں کے لیے میں اس سے پیسے مانگنا کبھی قبول نہیں کر سکتی۔۔۔۔اس لیے وہ مجھے وقت دے رہا ہے۔۔۔اور یہی بات مجھے اس کی بہت اچھی لگی ہے۔۔۔۔وہ بلکل بھی جلد بازی نہیں کر رہا اس معاملے میں۔۔۔۔۔"اس کی باتیں سنتے ہی۔۔۔۔ندا بیگم نے اپنا سر پکڑا تھا۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔۔وہ شوہر ہے تمھارا۔۔۔۔ہم سب سے زیادہ اب اس کا حق ہے" تم پر۔۔۔اگر وہ تمھیں سمجھ رہا ہے۔۔۔تو تمھیں بھی سمجھنا چاہیے اِس بات کو۔۔۔کے وہ تمھارا شوہر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مرد بھی ہے۔۔۔اس کی جسمانی ضروریات ہیں۔۔۔مرد گناہوں سے بچنے کے لیے جلد نکاح کرتا ہے۔۔۔۔اگر اسے وہ نفع تم سے حاصل ہی نہیں ہو رہا تو پھر تم کس کام کی اس کے ؟؟۔۔۔۔یاد رکھنا مرد اس معاملے میں بڑی جلدی گناہوں میں پڑ جاتا ہے۔۔۔ایس آوائی ف اپنی ذمہ داری نبھاؤ۔۔۔ہمیں نہیں چاہیے تمھارا یہ پیسہ۔۔۔ابھی اللہ کے کرم سے میرے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں۔۔۔میں خود کما کر کھا سکتی ہوں۔۔۔۔میں کیا کروں گی ایسی کمائی کا۔۔۔۔جس سے میری بیٹی کا گھر بگڑ جائے۔۔۔۔"وہ خاصہ برہمی کے ساتھ گویا ہوئی یں۔۔۔۔

امی۔۔۔"اس نے پہلی بار اتنا غصہ دیکھا تھا ندا بیگم کو۔۔۔اس کی آنکھوں" میں آنسو تیرنے لگے۔۔۔

میری بچی۔۔۔۔ شوہر اگر اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو" ایسی عورت کے لیے سخت وعید ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ یعنی جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو قربت کے لیے بلائے اور وہ (بغیر کسی صحیح عذر کے) اِنکار کر دے، اور وہ شخص اس سے ناراضگی کی حالت ہی میں رات بسر کرلے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں (کیونکہ یہ طرزِ عمل شوہر کے دِین اور ایمان کی تباہی کا باعث بن سکتا ہے)۔

مشکاۃ المصابیح، کتاب ا لنکاح، باب عشرۃ النساء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

وَالذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا.

اُس رب کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جس شخص نے اپنی بیوی کو (ازدواجی تعلق کے لیے) بلایا اور وہ (بغیر عذر کے) اِنکار کر دے تو اُس سے آسمانوں میں موجود رب (تعالیٰ) اُس وقت تک ناراض رہتا ہے جب تک اُس کا شوہر اس سے راضی نہ ہو جائے۔۔۔ رواہ مسلم.

(ا لنکاح/1736)

میں نہیں چاہتی میری بیٹی گناہگار ہو یا اس کا گھر خراب ہو۔۔۔ تم شہریار کو ہماری وجہ سے اِس سخت امتحان میں نہ ڈالو۔۔۔۔۔ اسے اس کا حق دو۔۔۔۔ اسے خوش و مطمئن رکھو۔۔۔۔ سمجھ رہی ہو ناں

تم؟؟۔۔۔بھلے اِس کے لیے تمھیں جاب کیوں نہ چھوڑنی پڑئے۔۔۔میں پھر کہ رہی ہوں ہمیں نہیں چاہیے تمھاری سیلری۔۔۔تم خوش وآبادرہواپنے گھر میں۔۔۔بس میری تو یہی چاہت ودعا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"اسے روتا دیکھ۔۔۔وہ فوراہی جھم گ ئی یں۔۔۔سارا غصہ مانو چھو منتر ہوا۔۔۔اسے اپنے ساتھ چی ئی رپر بیٹھاتے ہوئے۔۔۔بڑی نرمی سے سمجھانے لگیں۔۔۔۔

اپنی والدہ کی باتوں کااس کے دل پر بڑا گہرا اثر ہوا۔۔۔اسے شدت سے اپنی غلطی کااحساس ہونے لگا۔۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

شہریاراپنی بزنس ٹرپ سے واپس لوٹا۔۔۔تو خاصہ تھکن سے چور تھا۔۔۔۔

اپنی والدہ سے سلام دعا کے بعد وہ ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے اپنے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بری طرح شاکڈ ہوا۔۔۔

پورا کمرا گلاب کی پتیوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔

گلاب کی خوشبو سے پورا کمرا اِس قدر مہک رہا تھا۔۔کے اسے اپنی شادی کی پہلی رات یاد آگ ئی تھی۔۔۔

اوپر سے کمرے میں جلتی ہوئی کینڈلز۔۔۔ماحول کو خاصہ رومانٹک بنا رہی تھیں۔۔۔۔

تم آگ ئی ے۔۔۔میں کب سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔"وہ ابھی شاکڈ" کے عالم میں ہی تھا۔۔۔کے سامنے سے وہ حسین دلربا مسکراتی ہوئی ی اس کی جانب آئی ی۔۔۔۔

وہ اپنی شادی کے لال شرارے میں ملبوس تھی۔۔۔

لائی ٹ سہ میک۔اپ پر۔۔۔اس کے ہونٹوں پر لگی ڈاک رنگ کی لال لپ اسٹک مانو قیامت ڈاہ رہی تھی۔۔۔۔

مقابل نے کہا تھاناں۔۔۔کے اشارہ دے دینا۔۔۔وہ اپنی جانب سے اِس رشتے کو بڑھانے کی مکمل رضامندی ظاہر کر رہی تھی۔۔۔

تمھیں پسینے کیوں آرہے ہیں؟"ٹھنڈے کمرے میں اے۔سی کے چلنے" کے باوجود اس کی پیشانی پر پسینہ نمودار ہو گیا تھا۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔اریبہ فکر مند ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

اریبہ نے اگلے ہی لمحے اپنے ہاتھ میں پکڑے ٹیشو سے اس کا چہرہ صاف کرنا چاہا۔۔۔

پتا نہیں۔۔"اس کا ہاتھ اپنی جانب بڑھتا دیکھ۔۔۔وہ اک قدم تیزی سے" پیچھے ہوا۔۔۔پھر سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے۔۔اپنے کوٹ کی جیب سے رومال نکال کر۔۔۔اپنی پیشانی صاف کرنے لگا۔۔۔۔

اریبہ کو برا لگا تھا اس کا یوں خود سے دور ہو جانا۔۔۔ مگر اس کے باوجود وہ مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔اس کے قریب آ کر کوٹ اتارنے لگی۔۔۔۔

"یہ سب کیا ہے؟؟" وہ خاصہ منہ بسورتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔ تمھیں پسند نہیں آیا؟؟" وہ کوٹ نرمی سے اتار کر صوفے پر رکھتے ہوئے۔۔۔اس کی جانب پلٹ کر دیکھ۔۔۔ فکر مند لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

"میں بہت تھکا ہوا آیا ہوں۔۔۔۔" وہ منہ بگاڑ کر۔۔ جھنجھلا کر کہتا ہوا واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

ایسا تو نہیں۔۔۔کے وہ کوئی ی بچہ ہو جسے سمجھ نہ آئی ی ہو کے اک لڑکی دولہن کا لباس پہنے۔۔۔۔پورا کمرا دولہن کی طرح سجا کر کیوں بیٹھی ہوئی ی ہے۔۔۔یقینا اس نے دانستہ طور پر قدم پیچھے ہٹایا تھا۔۔۔

اسکا یوں قدم پیچھے لینا اریبہ کو اپنے چہرے پر زوردار طمانچے کی مانند معلوم ہوا۔۔۔

اتنی ذلت۔۔۔۔کے اس کا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔۔

آج اس پر آشکار ہوا تھا۔۔۔معاملات ان کے درمیان اِس لیے نہیں رکے ہوئے۔۔۔کیونکے وہ حق نہیں دے رہی۔۔

معاملات اس لیے رکے ہوئے ہیں کیونکے مقابل خود حق لینا نہیں چاہتا۔۔۔۔

آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔

صبح سے تیاری میں لگی ہوئی ی تھی وہ شہریار کی واپسی کی۔۔۔۔دوپہر کا کھانا تک نہیں کھایا تھا۔۔۔۔

رات کا کھانا اس کے ساتھ کھانے کی چاہ میں بھوکی بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

اس نے ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو نبھایا تھا۔۔۔شہریار بھی اس کی ذمہ داری تھا۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا کے اب اِس رشتے کو مکمل دل سے نبھانے کی کوشش کرئے گی۔۔۔

مگر صرف اس کے نبھانے سے کیا ہوتا۔۔۔مقابل بھی تو قدم آگے بڑھائے ناں۔۔۔

وہ ابھی ان ہی سوچوں میں گم سم بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔کے وہ سامنے آیا۔۔۔اور ڈائی ریک اپنی جگہ آکر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔

میری طبیعت تھوڑی خراب ہے۔۔۔اوپر سے کام اور سفر کی تھکن" بھی۔۔۔سوری۔۔۔۔اگر کچھ برا لگا ہو تو۔۔۔"یہ کہ کر اس نے کروٹ لی۔۔۔اور اپنی پشت اس کے سامنے کر۔۔۔سو گیا۔۔۔

وہ بہت رنجیدہ سی ہو گ ئی۔۔۔ تھوڑی دیر اسے سوتا ہوا دیکھتی رہی۔۔۔ پھر منہ بسور کر۔۔۔ کپڑے چینج کرنے چلی گ ئی۔۔۔۔

میں نے ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو اپنی خواہشات پر ترجیح دی۔۔۔۔ میں " بھاگ رہی تھی شہریار سے۔۔۔ اِس لیے اس کا خود سے دور ہونا مجھے کبھی محسوس ہی نہیں ہوا۔۔۔ مگر امی کے ڈانٹنے و سمجھانے کے بعد۔۔۔ مجھے احساس ہوا کے شہریار بھی میری ایک ذمہ داری ہے۔۔۔۔ اگر میری وجہ سے وہ گناہ میں پڑتا ہے۔۔ تو اس کے ساتھ ساتھ میں بھی گناہگار ہوں گی۔۔۔۔ مگر مجھے تو آج پتا چلا جتنا میں اس سے بھاگ رہی تھی اتنا ہی وہ بھی مجھ سے بھاگ رہا ہے۔۔۔۔ مگر وہ مجھ سے بھاگ کیوں رہا ہے؟؟۔۔۔ کیا اسے میں پسند نہیں؟؟۔۔ یا کوئ ی اور وجہ ہے؟؟" وہ ٹیرس پر تازی ہوا کھانے اور اپنا موڈ ٹھیک کرنے چلی آئ ی تھی۔۔۔۔ اس کے ذہن میں ان

گنت سوال اٹھ رہے تھے۔۔۔جن کے جواب صرف شہریار ہی دے سکتا تھا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

اریبہ یہ میں کیا سن رہا ہوں۔۔۔تم نے استعفی دے دیا ہے جاب" سے۔۔۔" وہ خاصہ پریشان ہو کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔بالکل ٹھیک سنا۔۔" وہ کپڑے طے کرتے ہوئے نرمی سے جواب" دہ ہوئی ی۔۔۔

مقابل کے چہرے پر جھلکتی فکر۔۔۔اریبہ کو الجھا گ ئی تھی۔۔۔۔

"مگر یوں اچانک کیوں؟؟"

"کیونکے میں اس جاب کی وجہ سے بہت بیزی رہ رہی تھی۔۔"

تو کیا؟؟" وہ فوراہی احتجاجا گویا ہوا۔۔۔"

تو میں تمھیں اور ہمارے اس ن ئے رشتے کو وقت ہی نہیں دے پا رہی" تھی۔۔مجھے۔۔" وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے مقابل تیزی سے بات کاٹتے ہوئے۔۔۔

مجھے نہیں چاہیے تمھارا وقت۔۔۔" وہ سپاٹ سے لہجے میں بولا۔۔۔جسے" سن۔۔۔۔وہ حیرت سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

کیا مطلب؟؟۔۔۔"وہ الجھی۔۔۔"

جس قدر وہ جھنجھلا رہا تھا۔۔۔صاف ظاہر تھا مقابل خود بھی نہیں چاہتا ۔۔۔کے وہ اُس کے قریب آنے کی کوشش بھی کرے۔۔۔۔

کیا تمھیں میں پسند نہیں؟؟۔۔۔"وہ اس کی جانب مکمل متوجہ ہو کر" ۔۔۔آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔

ایسی کوئی ی بات نہیں۔۔۔میں تو تمھارے لیے فکر مند تھا۔۔۔اتنی محنت" کی ہے تم نے۔۔۔۔۔بھائی ی تو تمھاری تعریفیں کرتے کرتے نہیں تھکتے۔۔۔۔ تمھیں ڈگری ملتے ہی وہ تمھیں۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے اریبہ تیزی سے بات کاٹتے ہوئے۔۔۔

اب تم بات بنانے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔۔" وہ کوئی ی دودھ پیتی بچی "
نہیں تھی جسے وہ اپنی باتوں سے بھلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔وہ
محسوس کر چکی تھی مقابل کے لہجے کی جھنجھلاہٹ کو۔۔۔۔

بھلا کون سہ ایسا شوہر ہو گا جو اپنی بیوی کو اپنے قریب آنے سے خود
روکے۔۔۔۔

نہیں یار۔۔۔میں واقعی نہیں چاہتا کے تم اپنا مستقبل میرے خاطر خراب "
کرؤ۔۔۔" اریبہ کا دوٹوک انداز سن۔۔۔وہ سٹپٹا گیا۔۔۔فوراہی جھم کر اس
کا ہاتھ تھامے۔۔۔نرمی سے کہنے لگا۔۔۔۔

میں کوئی ی مستقبل خراب نہیں کر رہی اپنا۔۔۔۔تم فکر مت "
کرؤ۔۔۔۔۔مجھے اچھی طرح علم ہے کہ مجھے کس چیز کو کب، کیسے اور کتنی

اہمیت دینی ہے۔۔۔۔تم بس یہ بتاؤ۔۔۔۔۔مجھ سے اتنی دوری کیوں؟؟؟" وہ پہلی بار خود سے قریب آکر۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔تفتیشی انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

وہ اتنی نڈر ہو کر سامنے سے پوچھے گی۔۔اِس کا اندازہ نہیں تھا شہریار کو۔۔۔۔وہ تو اسے ایک شرمیلی و سہمی سہمی سی لڑکی گمان کرتا آیا تھا۔۔۔۔

اس کی پیشانی پر پیسنہ جھلک آیا۔۔۔۔جیسے وہ نروس ہو گیا ہو۔۔۔۔

اچانک ہی سیل رنگ ہوا۔۔۔

بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔مجھے ابھی ضروری کام ہے۔۔۔"اس نے"
سیل کے صحیح وقت پر رنگ ہونے پر۔۔۔دل ہی دل شکر ادا کیا
تھا۔۔۔مقابل کھڑی دوشیزہ کو سنجیدگی سے دیکھ۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

اوکے۔۔۔"اریبہ واقف تھی وہ بھاگ رہا ہے اس سے۔۔۔"

مگر کیوں؟؟۔۔۔

اگر وہ پسند نہیں کرتا تو صاف کہے۔۔۔اس طرح بھاگ کیوں رہا
ہے؟؟۔۔خود سے دور کیوں رکھتا ہے؟؟۔۔۔کیوں خود تک پہنچنے والا ہر
دروازہ بند کر رکھا ہے؟؟۔۔۔

وہ شہریار اور باقی گھر والوں کے ساتھ دعوتِ ولیمے میں گ ئی۔۔۔

وہاں جو بھی عورت اس سے ملتی۔۔۔پہلا سوال یہی کرتی ''کوئی ی خوشخبری ہے؟؟''جس کی وجہ سے وہ کافی عجیب محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

گھر واپسی پر۔۔۔۔شہریار اسے دروازے پر ہی چھوڑ کر۔۔۔کسی کام سے چلا گیا۔۔

اپنے کمرے میں آنے کے بعد۔۔۔وہ بہت اداس ہو کر آئی ینے میں اپنا عکس نہارنے لگی۔۔۔۔

کیا کمی تھی اس میں؟؟۔۔۔۔۔دودھیائی رنگت۔۔لمبا قد۔۔۔۔لمبے گھنے بال و پلکیں۔۔۔۔بڑی بڑی نیم شہد رنگ آنکھیں۔۔۔۔صراحی دار گردن۔۔۔۔دبلی پتلی خوبصورت سی لڑکی۔۔۔۔جو سفید رنگ کی فراک و چوڑی دار پاجامے اور لائٹ میک۔اپ میں۔۔۔۔دعوت میں موجود ہر شخص کی نگاہوں کا مرکز بنی تھی۔۔۔۔۔

مگر یہ سب عبث معلوم ہو رہا تھا۔۔۔کیونکے جس کے لیے یہ سارا حسن و بناؤ سنگھار کیا گیا تھا۔۔۔اس نے تو دیکھنے تک کی زحمت نہ کی۔۔۔۔

ابھی تک جاگ رہی ہو؟؟'' وہ کمرے میں آیا۔۔۔تو اس خوبصورت لڑکی'' کو اپنا منتظر دیکھ۔۔۔۔حیران ہوا۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔کیسی لگ رہی ہوں؟؟"وہ لڑکی دو گھنٹوں تک اس کے انتظار" میں سجی سوری بیٹھی رہی۔۔۔۔

شہریار کو دیکھتے ہی۔۔صوفے سے اٹھ کر تیزی سے اس کی جانب آئی ی۔۔۔پھر نہایت اشتیاق سے استفسار کیا۔۔۔۔

ہر بار کی طرح بہت پیاری۔۔۔"اس نے نرمی سے مسکراتے ہوئے جواب" دیا۔۔۔پھر اپنا کوٹ اتارنے لگا۔۔۔

لائی یں۔۔۔۔میں اتار دیتی ہوں۔۔۔"وہ کہ کر۔۔۔اس کے کوٹ" اتارنے میں مدد کرنے لگی۔۔۔۔

آج دعوت میں سب خوشخبری کا پوچھ رہے تھے۔۔۔"اس نے شرمگی" بھرے لہجے میں ذکر چھیڑا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔سنا تھا میں نے۔۔۔ تمھیں اس معاملے میں ذرا بھی پریشان" ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ فورا بولا۔۔۔

پریشان کون ہو رہا ہے؟؟۔۔۔میں تو بس سوچ رہی تھی کے ہمیں اپنے" رشتے پر تھوڑا دھیان دینے کی ضرورت ہے۔۔۔مجھے یقین ہے بہت جلد امی اور باقی گھر والے بھی ہم سے ایک ننھے منھے مہمان کی فرمائش کرنے لگیں گے۔۔۔"وہ دانستہ طور پر کھل کر بات نہیں کر رہی تھی۔۔۔کیونکے وہ دیکھ چکی تھی۔۔۔شہریار بھاگتا ہے اس کی نزدیکی سے۔۔۔۔

اس نے کوٹ اتار کر۔۔۔صوفے پر ڈال کر۔۔۔۔۔مقابل کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔مسکرا کر کہا۔۔۔

لوگوں کی فرمائ ش پر زندگیاں نہیں چلا کرتیں۔۔"اس نے نہایت" نروٹھے پن سے جواب دیا۔۔۔

یہ بھی ہے۔۔۔۔تو اس کا مطلب تم اس رشتے کو آگے بڑھانے کے لیے" ابھی بھی تیار نہیں ہو؟؟۔۔۔"مانا سوال سنجیدہ تھا مگر اس نے خاصہ مسکراتے ہوئے کیا تھا۔۔۔۔

زیادہ آگ لگی ہوئ ی ہے کیا؟"اس کا سرد مہری سے کیا سوال۔۔اریبہ کو" زوردار ذلالت کا طمانچہ معلومہ ہوا۔۔۔۔

اس نے امید نہیں کی تھی۔۔۔کے مقابل اتنی سخت زبان بھی استعمال کر سکتا ہے۔۔۔۔

وہ بیوی تھی اس کی۔۔۔بار بار اس کے سامنے خود کو پیش کرنا کیا کم ذلالت تھی۔۔۔جو وہ الفاظوں کے خنجر بھی برسانا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس کا پورا جسم غم و غصے سے گرم پڑنے لگا۔۔۔اس قدر شدید غم و غصہ۔۔۔کے لگا کانوں سے دھوئیں نکل رہے ہیں۔۔۔

میں بیوی ہوں تمھاری شہریار۔۔۔"اسے لگا جتاتے کی اشد ضرورت ہے" مقابل کو۔۔۔کے ان دونوں کے درمیان رشتہ کیا ہے۔۔۔

تب ہی تو پوچھ رہا ہوں"شہریار نے دانت پیستے ہوئے۔۔طنزیہ لہجے میں" کہا۔۔

اس کی آنکھیں اس لمحے اریبہ کو بہت انجانی معلوم ہوئی یں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔لگی ہوئی ی ہے۔۔۔"اگر مقابل ڈھٹائی ی کا مظاہرہ کر رہا" تھا۔۔۔تو اس نے بھی لحاظ شرم کو بلائے طاق رکھا۔۔۔۔

وہ جاننا چاہتی تھی۔۔۔آخر اِس دوری کی وجہ کیا ہے؟؟۔۔۔

چلو۔۔۔"وہ اس کی نازک کلائی ی کو کھینچتا ہوا واش روم کی جانب" بڑھا۔۔۔۔

یہ؟۔۔یہ۔۔یہ کیا کر رہے ہو؟؟"وہ اسے ٹھنڈے پانی کا وال کھول کر" شاور کے نیچے کھڑا کر چکا تھا۔۔۔

وہ پوری کپڑوں سمیت تر بہ تر ہو گ ئی تھی۔۔۔

اب سکون آجائے گا۔۔۔۔اور اگر اب بھی نہ آئے۔۔۔تو برف منگا دیتا" ہوں تمھارے لیے۔۔۔" وہ شہریار نہیں تھا جسے وہ چھ سات ماہ سے جانتی تھی۔۔۔وہ تو کوئی ی اور ہی لگا اس لمحے اُسے۔۔۔۔

اس کا سخت لہجہ۔۔۔اس کی رعب دار شارپ نگاہیں۔۔۔۔اس کی ستمگری۔۔۔۔

وہ اسے وہیں واش روم میں چھوڑ کر۔۔۔باہر چلا گیا۔۔۔۔

وہ ہنس مکھ سہ لڑکا اتنا سنگ دل کیسے ہو گیا۔۔۔وہ یہی سوچ سوچ کر روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

کمرے میں آئی ی تو وہ آرام سے بیڈ پر لیٹ چکا تھا۔۔۔۔

وہ اسی گیلے کپڑوں میں کمرے سے باہر نکل گ ئی۔۔۔

اس لمحے وہ بس اکیلے رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

وہ ٹیرس پر جا کر۔۔۔ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ؟؟۔۔۔اور کیوں؟؟۔۔۔۔۔" وہ اپنی" شادی شدہ زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر جتنا وہ سعی کرتی معاملات اتنے ہی خراب ہوتے چلے جاتے۔۔۔۔

مانا وہ رشتہ آگے نہیں بڑھا رہا۔۔ مگر کم از کم تھوڑا وقت دو دے۔۔۔۔ کوشش تو کرے اس رشتے کو نبھانے کی۔۔۔ ایک کمرے میں چھ ماہ رہنے کے باوجود ان کے درمیان اب بھی ایک اجنبی کی دیوار قائم تھی۔۔۔ اس دیوار کو صرف ایک طرفہ کوشش سے گرایا نہیں جا سکتا تھا۔۔۔۔

اریبہ تم رو کیوں رہی ہو؟؟۔۔۔ "حریم ٹیرس کے پاس سے گزر رہی رہی" تھی کے اسے اریبہ کے رونے کی آوازیں سنائی دیں۔۔۔ جس پر وہ فکر مند ہو کر۔۔ اس کے پاس آئی۔۔۔

نہیں۔۔۔ کچھ نہیں"۔۔۔ حریم کو دیکھتے ہی۔۔۔ اس نے فورا اپنے آنسو" صاف کیے۔۔۔

تم ٹھیک تو ہو ناں؟؟"حریم کا لہجہ ہر بار کی طرح دوستانہ و فکر مند تھا۔۔۔۔"

"جی۔۔۔"

شہریار سے لڑائی ہوئی ہے کیا؟" وہ آہستگی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔"

نہیں۔۔۔بس تازہ ہوا کھانے آئی تھی۔۔" وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے۔۔۔ نظریں چوراتے ہوئے۔۔۔۔ جھوٹ بولی۔۔۔

تازہ ہوا کھانے۔۔۔۔وہ بھی یوں گیلے ہو کر؟۔۔۔ تمھیں ٹھنڈ لگ جائے" گی۔۔۔پہلے ڈرائے کرؤ خود کو۔۔۔" وہ اریبہ کا سر تا پاؤں مکمل جائزہ لینے کے بعد۔۔۔نرمی سے گویا ہوئی۔۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔ تیزی سے ٹیرس سے چلی" گ ئی۔۔۔۔

جب کے حریم شدید افسردہ ہو کر اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

ماضی کی تلخ یاد اس کی آنکھوں کے آگے گھومنے لگی۔۔۔

ایک دن وہ اپنی ساس کے کمرے کے دروازے کے پاس سے گزر رہی تھی ۔۔۔جب اس کے قدم رکے۔۔۔وہ سننا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر کانوں میں آواز نے از خود ہی رسائی ی حاصل کر لی تھی۔۔۔۔

کمرے میں حریم کی ساس اور دیور باتیں کر رہے تھے۔۔۔

اس کا ایک ہی اکلوتا دیور تھا جو نہایت خوبصورت تھا۔۔ساتھ ساتھ بڑی سی جائیداد کا مالک۔۔۔۔اس کی شادی ایک متوسط طبقے کی لڑکی سے ہونے والی تھی۔۔۔۔گھر میں شادی کی تیاریاں ہی چل رہی تھیں۔۔۔۔

حریم ابھی بھی الجھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔کے آخر کیوں اس کی ساس اپنے چھوٹے بیٹے کے لیے ایک متوسط خاندان سے لڑکی لا رہی ہے۔۔۔۔

لیکن آج اسے سمجھ آ گیا تھا کے وجہ کیا ہے۔۔۔۔۔

"بیٹا۔۔۔۔تو فکر نہ کر۔۔۔۔ایسی لڑکی لا رہی ہوں جو زندگی بھر زبان نہیں کھولے گی اپنی۔۔۔۔"شمائلہ بیگم نے شہریار کو دیکھ۔۔۔اطمینان بخش انداز میں کہا۔۔۔۔

بس امی۔۔۔میں نہیں چاہتا کسی کو کانوں کان خبر ہو۔۔۔لوگ مجھے طعنے دیں یا نامرد کہیں۔۔۔میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔مجھے بس ایک ایسی لڑکی چاہیے جو خاموشی سے میرے ساتھ رہتی رہے۔۔۔اور میرا بھرم بنائے رکھے رشتے داروں اور دوستوں کے سامنے۔۔۔۔"شہریار کے جملے سن۔۔۔حریم کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

حریم ایک خوفِ خدا رکھنے والی عورت تھی۔۔۔یہ سب سننے کے بعد اس سے رہا نہیں گیا۔۔۔اور وہ تیزی سے اپنی ساس کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

اسے اچانک۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے دیکھ۔۔۔شہریار اور شمائلہ بیگم بری طرح چونک کر کھڑے ہوئے۔۔۔

خدا کا خوف کریں آپ امی حضور۔۔۔۔آپ ایک لڑکی کی پوری زندگی" تباہ کرنے جا رہی ہیں۔۔۔ صرف اپنے بیٹے کا دنیا کے سامنے جھوٹا بھرم رکھنے کے لیے۔۔۔۔" وہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکی تھی۔۔۔ان ظالموں کو خدا سے ڈرانے لگی۔۔۔۔جو ایک لڑکی کی پوری زندگی تباہ کرنے جا رہے تھے۔۔۔۔

خاموش۔۔۔۔ تمھاری ہمت کیسے ہوئی ی ہماری باتیں سننے کی" ؟؟۔۔۔"شمائلہ بیگم غصے سے دھاڑیں۔۔۔۔۔

حریم نے شمائلہ بیگم کا یہ خطرناک روپ آج پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔۔۔وہ اپنے ماں باپ کی لاڈو کی پلی تھی۔۔۔اس سے کبھی کسی نے اس طرح چیخ کر بات نہیں کی تھی جس طرح شمائلہ بیگم کر رہی تھیں۔۔۔۔

وہ سہم گئی۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔امی حضور آپ اتنا غصے میں کیوں ہیں؟؟"مہروزان کی" گرج دار آواز سن۔۔۔ تیزی سے کمرے کی جانب آیا تھا۔۔۔

سمجھاؤ اپنی بیوی کو۔۔۔کے خاموش رہے۔۔۔ورنہ اسے اس کے میکے" بھجوانے میں دیر نہیں لگے گی ہمیں۔۔۔"شمائلہ بیگم نے وارننگ دینے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

میں اس گناہ میں شرکت کرنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔میں آج ہی اپنے میکے" جارہی ہوں۔۔۔"وہ ڈرئی ی ضرور تھی۔۔۔مگر ان ظالموں کے ظلم میں اپنا حصہ ڈالنے کے لیے کسی صورت تیار نہ تھی۔۔۔اس لیے اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔بھرم سے کہا۔۔۔

یہی وجہ تھی کے اس نے شہریار کی شادی میں شرکت نہ کی۔۔۔۔

Husny Kanwal

وہ حریم کے کمرے کے آگے سے گزر رہی تھی کے اچانک اپنے نام کی پکار سنی۔۔۔۔۔۔۔

اپنا نام سن۔۔۔اس کے کان متوجہ ہوئے۔۔۔۔

بھائی ی میں نے آپ سے کہا تھا جتنا ممکن ہوا ریبہ کو کام میں الجھا کر رکھیے" گا۔۔۔۔بجائے کام میں الجھانے کے۔۔۔الٹا آپ نے اس کا استفعی قبول

کر لیا۔۔۔"وہ خاصہ برہم انداز میں مسٹر مہروز کے روبرو کھڑا ہو کر۔۔۔ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بولا۔۔۔

تو اور میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔"وہ مظلومیت خود پر طاری کرتے ہوئے" ۔۔نرمی سے جواب دہ ہوئے۔۔۔۔

کچھ بھی کریں۔۔۔۔ مگر اسے واپس آفس بلائیں۔۔۔اگر وہ یوں ہی گھر" میں بیٹھی رہی۔۔۔تو ہمارے درمیان سوائے لڑائی یوں کے کچھ نہیں "ہو گا۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔۔میں دیکھتا ہوں میں کیا کر سکتا ہوں" اِس حوالے سے۔۔۔۔"وہ اسے غصے سے ہائپر ہوتا دیکھ۔۔۔نرمی سے دلاسہ دینے والے انداز میں گویا ہوئے۔۔۔۔

آخر کون سہ ایسا شوہر ہو گا جسے اپنی بیوی کا قریب رہنا برا لگتا ہو۔۔۔۔

جو اسے ہر صورت خود سے دور رکھنا چاہتا ہو۔۔۔۔

وہ جب سے ان کی باتیں سن کر آئی ی تھی۔۔۔نہایت افسردہ ہو کر یہی سوچے جا رہی تھی۔۔۔اس کا ذہن الجھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

بھابھی کیا میں آسکتی ہوں؟؟" وہ پہلی بار خود سے حریم کے کمرے میں " آئی ی تھی۔۔۔

ہاں ہاں بالکل۔۔۔یہ بھی کوئی ی پوچھنے کی بات ہے۔۔۔"حریم تیزی" سے میز بانی والے انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

آؤ بیٹھو۔۔۔"اس نے صوفے پر اسے بیٹھایا۔۔۔"

بھابھی۔۔۔مجھے آپ سے ایک بات پوچھنی تھی"اس نے وقت ضائ ع" نہ کرتے ہوئے۔۔۔ڈائ ریکٹ کہا۔۔۔۔۔۔

ہاں پوچھو۔۔"وہ سامنے صوفے پر مسکرا کر۔۔۔۔بیٹھتے ہوئے۔۔۔"

کیا شہریار کی زندگی میں مجھ سے پہلے کوئی ی تھا؟؟۔۔۔مطلب۔۔۔کیا وہ" کسی کو پسند کرتا ہے؟؟۔۔۔کیا مجھ سے زبردستی شادی کرائی ی گ ئی ہے اس کی؟؟"وہ بہت پریشان ہو کر استفسار کر رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"وہ فورا نفی کرنے لگی۔۔۔"

"تو پھر کیا بات ہے؟؟۔۔۔اس دن کچن میں آپ نے مجھ سے کیوں پوچھا تھا کے میں خوش ہوں یا نہیں؟؟۔۔۔مجھے کہیں ناں کہیں ایسا لگتا ہے کے آپ جانتی ہیں کے میرے ساتھ یہاں کیا چل رہا ہے۔۔۔۔"

"میں تمھیں بتا دوں گی۔۔۔مگر تم وعدہ کرو۔۔۔۔کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونے دو گی کے یہ بات میں نے تمہیں بتائی ہے۔۔۔۔ورنہ یہ لوگ مجھے چھوڑیں گے نہیں"وہ ڈرے ڈرے۔۔۔۔باہر دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔۔سرگوشی کرنے والے انداز میں بولی۔۔۔

آپ بالکل مطمئن رہیں۔۔میں کبھی آپ کا نام سامنے نہیں آنے دوں گی۔۔۔" وہ اسے اعتماد میں لینے لگی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔میں تم پر بھروسہ کرتی ہوں۔۔۔۔شہریار بیمار ہے۔۔۔۔" وہ دبی دبی آواز میں۔۔۔۔

بیمار؟؟؟" وہ الجھی۔۔۔اس نے تو کبھی شہریار کو کوئی دوائی کھاتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ حق زوجیت ادا نہیں کر سکتا۔۔۔اور یہ بات امی اور وہ دونوں جانتے ہیں۔۔۔۔وہ تمہارے قریب اس لیے نہیں آتا۔۔۔۔کیونکہ اسے ڈر ہے کہ اس کا پردہ چاک نہ ہو جائے۔۔۔۔۔" ان کا انکشاف اریبہ کے سر پر ایٹم بم کی طرح پھوٹا۔۔۔۔

وہ ناجانے کتنی ہی دیر اپنا سر پکڑے بے یقینی سے بیٹھی رہی۔۔۔۔

اتنا بڑا دھوکا۔۔۔۔

کیا اس کا علاج نہیں ہو سکتا؟؟۔۔۔" وہ فوراً ہی اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے" ہوئے۔۔۔بے صبری سے پوچھنے لگی۔۔۔

پتا نہیں مجھے۔۔۔۔ تم بیوی ہو۔۔۔ تم خود معلوم کرو۔۔۔ میں اتنی" اندرونی باتیں کیسے جان سکتی ہوں۔۔۔۔ یہ والی بات بھی مجھے اتفاقاً پتا چلی تھی۔۔۔۔ جس کے بعد میں ان لوگوں سے اس شادی کو روکنے کے لیے اپنی طاقت کے مطابق لڑی ی۔۔۔ مگر امی نے مجھے میرے میکے بھجوا دیا۔۔۔تاکے میں تمہیں یہ تمہارے گھر والوں کو اس بارے میں کچھ نہ بتا

سکوں۔۔مجھے معاف کرنا میں سب کچھ جانتے بوجھتے بھی تمہارے لئے کچھ نہ کر سکی۔۔۔"وہ معذرت طلب کرنے لگی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں شرمندگی کے آنسو تھے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ کی کوئی ی غلطی نہیں۔۔۔۔یہ سب میرا نصیب" ہے۔۔۔"وہ اپنے نصیب پر شاکر تھی۔۔۔۔

پیٹ بھرے سے کہیں زیادہ بھوکا خدا پر توکل کرنا جانتا ہے۔۔۔۔اور اس نے اپنی پوری زندگی اس توکل پر ہی گزارئی ی تھی۔۔۔۔وہ کیسے اس لمحے کہ دیتی۔۔۔کے یہ آپکی غلطی ہے۔۔۔جب وہ جانتی ہے کے۔۔۔اگر نصیب میں ہے تو مل کر رہے گا اور نصیب میں نہیں تو پوری کائنات مل کر بھی تمھیں اس سے نہیں ملا سکتی۔۔۔۔

اچھا سنو۔۔۔جب اس سے بات کرؤ۔۔۔تو بہت محتاط ہو کر کرنا۔۔۔۔وہ" ایک مرد ہے۔۔۔اور اپنی مردانگی کا بھرم برقرار رکھنے کے لیے ہی وہ تمہیں لایا ہے۔۔۔۔۔۔"وہ اٹھ کر جانے لگی۔۔۔تو پیچھے سے حریم نے نصیحت آمیز لہجے میں کہا۔۔۔جسے سن کر۔۔۔وہ اثبات میں سر ہلا کر چلی گئی۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

💞*H usnyٔ Kanwal*💞

وہ کمرے میں آیا تو اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ خوبصورت لڑکی بیڈ پر سوتی نظر آئی ی۔۔۔

سائیڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ کی پیلی مدھم روشنی میں اس کا چہرہ روشن ستارے کی مانند نہایت چمک رہا تھا۔۔۔۔

وہ اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر ڈالتے ہوئے۔۔ڈائی ریکٹ اسی کی جانب آیا۔۔۔۔

وہ سوتے ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی اسے۔۔۔۔

وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔

بہت خوبصورت ہو تم اریبہ۔۔۔۔کاش میں تمھیں حاصل کر سکتا۔۔۔۔پہلے کبھی کسی لڑکی کے لیے میرے دل میں یہ جذبات نہیں جاگے جیسے تمھارے لیے جاگنے لگے ہیں۔۔۔۔مگر۔۔۔" وہ نہایت افسردہ

ہو کر۔۔۔اس کے چہرے پر آتے بال کان کے پیچھے کر۔۔۔۔حسرت بھری نظروں سے۔۔۔اس کے وجود کو تکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

مگر کیا؟؟؟" وہ اچانک اپنا جملہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہوا۔۔۔تو مقابل فورا" آنکھ کھول کر۔۔۔ تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔

اسے جاگتا ہوا دیکھ۔۔۔وہ بری طرح چونکا۔۔۔۔

"تم جاگ رہی تھیں؟؟؟"

"ہاں۔۔۔۔۔میں نے سب سن لیا۔۔۔"

اس کی نیم شہد آنکھوں میں مقابل کو کوئی ی رنج یا حیرت دور دور تک نظر نہ آئی ی۔۔۔جیسے وہ پہلے سے ہی جانتی ہو اس بارے میں۔۔۔۔۔

کب سے جانتی ہو؟؟۔۔۔اور کس نے بتایا تمھیں؟؟"وہ خاصہ طیش" کے عالم میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کے چہرے کے رنگ بدلتے دیکھ۔۔۔وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

اس کا ہاتھ اپنے نازک ہاتھ سے مضبوطی سے تھاما۔۔۔۔

یہ سوال اہمیت نہیں رکھتے۔۔"وہ نرمی سے گویا ہوئی ی۔۔۔"

اس کا ہاتھ تھام کر نرمی سے کہنا۔۔۔شہریار کے غصے کو کم کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔

جیسا وہ چاہتا تھا۔۔۔کے اسکی بیوی ہو۔۔۔وہ اریبہ کو ویسا ہی پا کر۔۔۔کافی مطمئن ہوا۔۔۔۔

امی حضور کا فیصلہ بالکل درست تھا۔۔۔ایک غریب گھر سے بیٹی لانے کا۔۔۔۔" وہ دل میں سوچ کر۔۔۔۔خوش ہوا۔۔۔

" جب تم سب جان ہی گئی ہو۔۔۔تو کیا میں تم سے توقع رکھ سکتا ہوں کہ تم میرے اس راز کی حفاظت اسی طرح کرو گی جس طرح ایک بیوی کو کرنی چاہیے۔۔۔۔"اس نے امید بھرے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

اس کا جملہ خاصہ مفاہمانہ تھا۔۔۔مگر اریبہ اس کی گہرائی کو سمجھ نہ سکی۔۔۔۔

یہاں تک کے اس نادان لڑکی نے یہ بھی غور نہیں کیا کہ مقابل نے راز کہا۔۔۔۔عیب نہیں۔۔۔۔

اس کا مطلب صاف تھا۔۔۔کے وہ اسے اپنا عیب ماننے کے لیے بھی تیار نہیں۔۔۔۔

بالکل۔۔۔۔میاں بیوی ایک دوسرے کے عیب کی پردہ پوشی کرتے" ہیں۔۔۔آخر ہم دونوں ایک دوسرے کا لباس ہیں۔۔۔۔تم میرے ساتھ کل ہی ڈاکٹر کے چلنا۔۔۔۔ہم تمھارا علاج شروع کروائی یں گے۔۔۔مجھے "پورا یقین ہے تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے۔۔۔

بیمار کا علاج کروایا جاتا ہے چھوڑا نہیں جاتا۔۔۔تو پھر وہ کیسے چھوڑ دیتی۔۔۔۔

مگر علاج تو تب ممکن ہو۔۔۔جب بیمار خود کو بیمار مانے۔۔۔۔

اس کے جملے سنتے ہی۔۔۔۔شہریار غصے سے پاگل ہوا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نے ایک زوردار طمانچہ اس کے سیدھے رخسار پر رسید کیا۔۔۔

طمانچہ اس قدر زوردار تھا کے اس کی گال پر شہریار کا پورا ہاتھ چھپ گیا تھا۔۔۔۔

اسے کبھی اس کے والدین نے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار اس نے کسی سے اپنے چہرے پر طمانچہ کھایا تھا۔۔۔۔

وہ سکتے کے عالم میں۔۔ مقابل کا غضب ناک چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔۔

اس نے اگلے ہی پل اس نازک دوشیزہ کا منہ دبوچہ۔۔۔۔

تیری ہمت بھی کیسے ہوئی ی مجھے ڈاکٹر کے پاس لے جانے کا کہنے" کی۔۔۔۔ مرد ہوں میں۔۔۔ کوئی ی کمی نہیں ہے مجھ میں۔۔۔۔۔ گھوڑا ریس میں نہ دوڑے ناں تو بھی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ تجھ جیسی غریب کی بیٹی کو اس محل نما گھر میں اس لیے ہی لایا تھا میں۔۔۔۔ کے تو خاموشی سے رہے

گی۔۔۔ مگر تو۔ تو کچھ ہی ماہ میں اپنی اوقات بھول بیٹھی۔۔۔۔۔تجھے پتا ہے میری امی کو تجھ میں کیا پسند آیا تھا۔۔۔۔میں بتاتا ہوں۔۔۔۔ تیرے چہرے سے جھلکتی ہوئی مفلسی و غربت۔۔۔۔۔ورنہ تو تھی اِس قابل کے تجھے مجھ جیسا محلوں کا شہزادہ ملتا۔۔۔آئی ینے میں جا کر چہرہ دیکھ اپنا۔۔۔۔ بڑی آئی ی مجھے ڈاکٹر کے لے جانے والی۔۔۔۔آئی یندہ اگر تیری زبان پر دوبارا یہ جملہ آیا تو مجھ سے برا کوئی ی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔"اس کی تو زبان ہی یکدم بدل گ ئی تھی۔۔۔۔

اس کا یہ بھیانک روپ اریبہ کو خوفزدہ کر گیا۔۔

دھمکی دینے کے بعد۔۔۔ایک جھٹکے سے بیڈ پر اس نازک وجود کو پھینک کر ۔۔۔وہ کمرے سے لمبے قدم بھرتا باہر چلا گیا۔۔۔۔

جبکے وہ بیڈ پر اسی حالت میں پڑئی ی۔۔۔۔سکتے میں لیٹی رہی۔۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو از خود بہے جا رہے تھے۔۔۔۔

☺جاری_ہے#

اپی پر اپنا اچھا سہ ریویو دے کر مزید لکھنے کا حوصلہ دیں۔۔۔

شکریہ۔۔۔

11 epi ap ko asani sy mil jae is ky liye mera channel zarror subscribe karyn☺

لائک کمنٹ اور شیئر کرنا نہ بھولیں۔۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکاتُہُ

میرے پیارے ریڈرز۔۔۔میں اس ناول میں بہت محنت کر رہی ہوں۔۔۔مگر آپ لوگ بالکل بھی اچھا رسپونس نہیں دے رہے۔۔۔۔کیا وجہ ہے اس کی؟؟۔۔۔۔

اگر آپ لوگوں کو پسند نہیں آرہا۔۔۔تو کمنٹ میں لکھ دیں۔۔۔تاکے میں اس پر محنت کرنے کے بجائے۔۔۔دوسرا ناول لکھ لوں۔۔۔۔

یہ ناول معاشرے کے ایک نہایت نازک موضوع پر لکھا ہے میں نے۔۔۔۔

اللہ ہر بیٹی کو اس دھوکے سے بچائے میری تو بس یہی دعا ہے۔۔۔ساتھ ساتھ آگاہی بھی فراہم کرنا چاہتی ہوں کے ہمارا اسلام اس معاملے میں کیا کہتا ہے۔۔۔اِس سلسلے میں کیا حکم ہے لڑکا لڑکی دونوں کے لیے۔۔۔۔۔

دیکھیں۔۔۔یہ جان لیں۔۔علم حاصل کرنا فرض ہے۔۔۔اور اس میں کوئی ی حیا کی بات نہیں۔۔۔۔۔

یہ نازک مسائی ل آپ کے علم میں آجائی یں۔۔۔تو اس میں کیا برائی ی ہے؟؟۔۔۔

ایک دو لوگوں نے کمنٹ میں کہا۔۔۔کے یہ کیسے ٹاپک پر لکھ رہی ہیں آپ۔۔۔۔

توجواب یہی دوں گی۔۔۔کے معاشرے کے اہم مس ئی لے پر لکھ رہی ہوں۔۔۔۔

یہ دھوکے زیادہ تر غریب کی بیٹیوں کے ساتھ ہو رہے ہیں۔۔۔اس لیے آپ یہ کہ سکتے ہیں آرام سے اپنے بڑے سے اے۔سی والے کمرے میں بیٹھ کر۔۔۔کے یہ ہمارا معاشرہ نہیں۔۔۔اس طرح کی باتیں ہمارا کلچر نہیں۔۔۔۔

مگر کبھی جا کر پوچھیں۔۔۔اس غریب سے۔۔۔جس نے اپنی ساری جمع پونجی اپنی بیٹی کی شادی میں لگائی۔۔۔۔اور بیٹی اس دھوکے کے سبب واپس گھر آ بیٹھی۔۔۔۔

مگر کبھی جا کر پوچھیں۔۔۔اس لڑکی سے۔۔۔جو شادی شدہ ہو کر بھی کنواری ہوتی ہے۔۔۔۔۔جو معاشرے کے بانجھ ہونے کے طعنے بھی سنتی ہے۔۔۔ مگر سوائے اس کے تکیے کے۔۔۔کوئی اس کے غم کی داستان نہیں جانتا۔۔۔۔۔

علم روشنی ہے۔۔۔اندھیروں سے نکلنے کی۔۔۔۔۔تو میں تو قلم اٹھا کر ۔۔۔اس کے خلاف لکھوں گی۔۔۔اور لوگوں تک اپنی طاقت کے مطابق آگاہی پہچانے کی کوشش کرؤں گی۔۔۔آپ کو برا لگ رہا ہے۔۔۔۔تو آپ نہ پڑھیں۔۔۔۔

اپنے چہرے کو اچھی طرح دوپٹے سے کور کر کے وہ دوسرے دن یونی گئی۔۔۔۔

وہ جیسے ہی کلاس روم میں داخل ہوئی ی۔۔۔فہد کی متلاشی نگاہ کو قرار آیا۔۔۔

وہ تواب یونی آتا ہی بس اسے دیکھنے تھا۔۔۔۔

اگلے ہی پل اس کی آنکھوں میں شدید غصہ ابھرا۔۔۔

وہ بغیر کسی کی پرواہ کیے اپنی ڈیسک سے اتر کر۔۔۔اس نازک دوشیزہ کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے۔۔۔اسے باہر کی جانب لے گیا۔۔۔

یہ کہاں لے جارہے ہو مجھے؟؟۔۔۔فہد چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔"وہ تو اسے" سائیڈ میں لے جانا چاہتا تھا تاکے آرام سے اس سے بات کر سکے۔۔۔مگر

اریبہ نے کلاس روم سے نکلتے ہی۔۔اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ۔۔۔نہایت جھنجھلاتے ہوئے۔۔۔ایک جھٹکے سے آزاد کرایا۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو؟؟۔۔اپنی لمٹس کروس کرنے کی کوشش مت کرؤ۔۔۔۔" مقابل کی آنکھوں سے جھلکتی نفرت۔۔۔اس کے لہجے سے نمایاہوتی جھنجھلاہٹ۔۔۔اسے اپنے دل پر زخم لگاتی معلوم ہوئی ی۔۔۔ مگر دل کے جذبات پر قابو پاتے ہوئے۔۔۔اس کا دوپٹہ چہرے پر سے تھوڑا ہٹایا۔۔

اسے دوپٹہ ہٹاتا دیکھ۔۔وہ بپھر کر وارننگ دینے والے انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔۔

کیااس کمینے نے تم پر ہاتھ اٹھایاہے؟؟"اریبہ کے وارننگ کو مکمل نظرانداز" کر۔۔۔وہ شعلہ بار نگاہوں سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے شہریار کو جان سے مار دے۔۔۔اس نے ہمت بھی کیسے کی۔۔۔اس کی اریبہ پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔۔

تمھیں اِس سے کیا؟؟۔۔۔"وہ دوپٹہ تیزی سے ٹھیک کرتے" ہوئے۔۔۔بے مروتی سے بولی۔۔۔۔

شاید تم بھول رہی ہو اریبہ افضل۔۔۔ منگنی سے پہلے بھی ہمارے درمیان" ایک رشتہ تھا۔۔۔دوستی کا رشتہ۔۔۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔

اریبہ نے نوٹ نہیں کیا مقابل نے اسے اریبہ افضل کہا۔۔۔مسز شہریار نہیں۔۔۔۔یعنی وہ آج بھی اسے کسی اور کی جانب منسوب کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔۔

دوستی کا رشتہ ؟؟۔۔۔مجھ غریب کی بیٹی کی اوقات ہے تم جیسے امیر زادے" کی دوست بننے کی ؟؟۔۔۔یا اوقات ہے تم جیسے امیر زادوں کی بیوی بننے کی ؟؟۔۔۔" مہینوں سے جو غصہ اندر دبا ہوا تھا۔۔۔وہ آج جذباتی ہو جانے کے سبب۔۔۔باہر امٹ آیا تھا۔۔۔

کل رات شہریار نے اس لڑکی کو اوقات ہی تو یاد دلائی ی تھی ناں۔۔۔۔

وہ ہی جانتی تھی کتنی زخمی ہوتی آئی ی تھی وہ صرف اس ایک لفظ سے۔۔۔۔

اوقات؟؟۔۔۔کیاہے اسکی اوقات؟؟۔۔۔

بچپن سے آج تک جب بھی فہد کو غصہ آتا۔۔۔وہ اسے سب سے پہلے اسکی اوقات یاد دلاتا۔۔۔وہ بھولی نہیں تھی۔۔۔۔اور یہی حال شہریار کا تھا۔۔۔۔

سمجھ کیا رکھا تھا ان امیر زادوں نے اسے؟؟۔۔۔۔

کیا اس کی کوئی عزت نہیں؟؟۔۔کیا اس کی عزتِ نفس نہیں؟؟۔۔۔

جب ان کا دل چاہے گا یہ میٹھا بولیں گے اور جب ان کا دل چاہے گا یہ اوقات یاد دلائیں گے۔۔۔۔

کیا بول رہی ہو تم؟؟"وہ الجھا۔۔۔"

اس نے کبھی غور ہی نہیں کیا تھا کے وہ غصے میں کس قدر تکلیف پہنچاتا تھا اس لڑکی کو۔۔۔اس کی عزتِ نفس کو۔۔۔۔

تمھیں پتا ہے مجھے تم سے کبھی محبت کیوں نہیں ہوئی ی فہد"

رئی یس۔۔۔"اس نے قریب آکر۔۔۔اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔"کیونکے تم مجھے ہمیشہ میری اوقات یاد دلادیا کرتے تھے۔۔۔۔"اس کی سرخ آنکھیں کدورت برساتی معلوم ہوئی یں مقابل کو۔۔۔۔

یہ کیا بولے جارہی ہو تم؟؟۔۔۔"اسے اچانک سانس لینے میں دقت پیش" آنے لگی۔۔۔اس لڑکی کا ادا کیا سخت جملہ دل کی پوری دنیا اجاڑ گیا تھا۔۔۔۔

اسے کیسے پتا نہیں چلا۔۔۔کے وہ اتنی شدید نفرت کرنے لگی تھی اس سے۔۔۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد۔۔اس نے شکوتا استفسار کیا۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔کیا میری اوقات یاد نہیں دلاتے تھے تم ہر وقت؟؟۔۔۔"دانت پیستے ہوئے سوال کیا۔۔۔

"وہ تو بس میں غصے میں بول دیتا تھا۔۔۔ان باتوں کا کوئی ی مطلب نہیں تھا۔۔۔"دوبدو جواب دیا۔۔۔

واقعی اس نے کبھی بھی اریبہ کو کمتری کی نگاہ سے نہیں دیکھا تھا۔۔۔بس وہ غصے میں جو منہ میں آئے۔۔بول دیا کرتا تھا۔۔۔یہ سوچے سمجھے بغیر کے ان سخت جملوں سے اس لڑکی پر کیا گزرے گی۔۔۔۔

اووو۔۔۔یعنی تمھاری عزت۔عزت۔۔۔دوسرے کی عزت جائے بھاڑ" میں۔۔۔۔"وہ آگ بگولہ ہو کر طنزیہ جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

اگر اتنا ہی مس ئی لہ تھا۔۔۔تو اس وقت کیوں نہیں کہا؟؟۔۔۔"وہ بھی" ارد گرد کی نظروں سے بے نیاز ہو کر۔۔۔چیخا۔۔۔

غصہ اس میں بھی بھرا تھا۔۔۔اگر اتنے ہی شکوے و شکایات تھیں اس کی شخصیت سے۔۔۔تو پہلے کیوں نہ کہیں۔۔۔۔وہ یقینا کوشش کرتا خود کو بدلنے کی۔۔۔۔

کیسے کہتی۔۔۔جو تم نے کہا وہ سچ ہی تو تھا۔۔۔میں واقعی اوقات نہیں رکھتی" تھی۔۔۔مگر کیا میں نے تم سے کہا تھا مجھ سے دوستی کرنے کو؟؟۔۔میں نے کہا تھا مجھ سے منگنی کرنے کو؟؟۔۔۔۔میں نے کہا تھا مجھے اپنے ساتھ ہائے اسکول میں لگانے کو؟؟۔۔۔کیا میں نے کہا تھا مجھے اپنے ساتھ شاپنگ کرانے کو؟؟۔۔کیا میں نے کہا تھا تم جیسے امیر زادوں سے کے میری زندگی میں زبرستی گھنسے چلے آؤ۔۔۔کیا میں نے کہا تھا مجھ سے شادی کرنے کو؟؟۔۔۔۔میں نے کبھی کچھ نہیں مانگا تم سے یا کسی سے بھی۔۔۔کبھی "نہیں۔۔۔۔یہ سب تم لوگوں نے اپنی مرضی سے کیا۔۔۔

کیوں دن رات محنت کرنے کے باوجود وہ اپنی اوقات نہیں بدل پا رہی تھی؟؟۔۔۔کیوں بار بار اسے اسکی اوقات یاد دلائی جاتی؟؟۔۔

وہ تھک چکی تھی ان سب سے۔۔۔۔

وہ اس قدر زور زور سے لڑ رہے تھے۔۔۔کے ان کے گرد باقی اسٹوڈنٹ جمع ہونا شروع ہو گئے۔۔۔

یونیورسٹی میں کون نہیں جانتا تھا۔۔۔کہ وہ ایک وقت منگیتر بھی رہے ہیں۔۔۔۔

مرضی نہیں۔۔۔خوشی سے۔۔۔خوشی تھی ہر عمل میں میری۔۔۔اور" آج بھی ہے۔۔۔۔مجھے اچھا لگتا ہے تمھارے کام کرنا۔۔۔اور جب جب مجھے موقع ملے گا میں کرؤں گا۔۔۔۔۔ تمھاری باتوں سے آج مجھے شدت سے احساس ہو رہا ہے۔۔۔کیا جانتا بھی ہوں میں تمھیں؟؟؟۔۔۔محبت تو دور کی

بات۔۔۔تم نے تو شاید کبھی دوست بھی نہیں سمجھا مجھے اپنا۔۔۔۔"آخری جملہ اس نے خاصہ شکوئے بھرے لہجے میں ادا کیا۔۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔بچے ہو تم؟؟۔۔۔تمھیں نہیں علم ہر شخص عزت نفس رکھتا ہے؟؟۔۔۔۔دوست احسان نہیں جتایا کرتے۔۔۔۔دوست اوقات یاد نہیں دلاتے۔۔۔۔دوستی میں دونوں کے لیے رولز برابر ہوتے ہیں۔۔۔جبکے تم نے۔۔۔"پھر اس نے لب بھینچ لیے۔۔۔وہ بھولی نہیں ہوٹل کے روم میں کیا دیکھا تھا اس نے۔۔۔۔

"ہاں ہو گئی غلطی۔۔۔۔اب کیا کروں؟؟۔۔۔۔"اس کی اَن کہی بات وہ سمجھ چکا تھا۔۔فوراً ہی اپنے بال نوچتے ہوئے۔۔۔ندامت کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔۔

اریبہ اس کا اعتراف جرم سن۔۔۔خاصہ حیران ہوئی ی۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب وہ قبول کر رہا تھا۔۔۔کے اس سے غلطی ہوئی ی ہے۔۔۔

معافی مانگنا چاہتا تھا تم سے۔۔۔بس تمھارا غصہ ٹھنڈا ہونے کا منتظر بیٹھا ہوا'' تھا۔۔۔مگر تم نے تو بڑی جلد بازی دیکھائی ی مجھے چھوڑنے میں۔۔۔۔''اس کے لہجے میں غم و شکوہ نمایا تھا۔۔۔۔

اس کی نظر میں۔۔۔۔روبرو کھڑی اُس نازک لڑکی نے ظلم ڈھایا تھا اُس کی جان پر۔۔۔۔اتنی آسانی سے چھوڑ کر آگے بڑھ گ ئی جیسے وہ کبھی زندگی میں تھا ہی نہیں۔۔۔۔جبکے وہ آج بھی اسی جگہ کھڑا تھا جہاں وہ اسے چھوڑ گ ئی تھی۔۔۔۔

غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے۔۔۔۔کیا معاف نہیں کر سکتی تھی وہ؟؟۔۔۔ایک بار اسے معافی مانگنے کا موقع تو دیتی۔۔۔۔

معاف کرنے والی میں ہوتی کون ہوں؟؟۔۔۔میری اوقات ہی کیا'' ہے؟؟'' وہ بیچارگی سے بولی۔۔۔۔

ایک تو تم بار بار یہ اوقات کا لفظ بیچ میں کیوں لا رہی ہو؟؟۔۔۔'' وہ'' جھنجھلا کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

کیونکے میری پوری زندگی کا حاصل ہے یہ ایک لفظ۔۔۔۔جسے سن سن کر'' میرے کان پک چکے ہیں۔۔۔۔میں بھاگنا چاہتی ہوں مگر بھاگ نہیں پا رہی۔۔۔۔'' وہ ناچاہتے ہوئے بھی رونے لگی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو موتی بن بن کر گرنے لگے۔۔۔۔

کیااس شہریارنے کچھ کہاہے تم سے؟؟"بہت دیر بعد جاکراسے سمجھ آیا" تھا۔۔۔یہ غصہ اکیلے اس پر نہیں تھا۔۔۔

وہ بہت اذیت میں تھی۔۔۔یہی سبب تھاکے خاموش رہنے والی۔۔۔اپنے کام سے کام رکھنے والی اریبہ۔۔۔آج پوری یونی کے سامنے چیخ رہی تھی۔۔۔لڑرہی تھی۔۔۔رورہی تھی۔۔۔

ہر انسان کے صبر کی انتہاہوتی ہے۔۔۔یقیناًاس کا صبر اب جواب دے گیا تھا۔۔۔

یہاں کوئی ی تماشہ چل رہا ہے؟؟۔۔جاؤ یہاں سے سب۔۔۔"اسے" روتا دیکھ۔۔۔وہ ارد گرد تماشہ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے اسٹوڈنٹس پر چیخا۔۔۔۔

تم چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"اس بار اریبہ کا ہاتھ بڑی مضبوطی سے تھام" کر۔۔۔وہ اسے یونی سے باہر لے کر چلا۔۔۔۔

چلو بیٹھو۔۔۔"اس نے اپنی گاڑی میں بیٹھایا۔۔۔وہ بھی اپنے آنسو خاموشی" سے صاف کر۔۔۔بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

تھوڑی دیر گاڑی میں خاموشی طاری رہی۔۔۔۔

تمھیں تمھارے امی کے گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔آرام کرؤ۔۔۔۔رات کو" میں تمھارے گھر خود آؤں گا۔۔۔اور ہم بات کریں گے۔۔۔۔"آخر کار فہد نے ہمت جمع کی۔۔۔اس سے تحمل سے بات کرنے کی۔۔۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا کے اسکی زندگی میں چل کیا رہا ہے۔۔۔۔

مجھے کوئی ی بات نہیں کرنی۔۔۔اور مجھے امی کے گھر بھی نہیں" جانا۔۔۔۔تم مجھے میرے گھر چھوڑ دو۔۔۔۔۔"اس نے فورا سنجیدگی سے انکار کیا۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔"وہ احتجاجا استفسار کرنے لگا۔۔۔۔"

کیونکے وہ سوال کریں گی۔۔۔پریشان ہوں گی۔۔۔اور میں انھیں پریشان نہیں کرنا چاہتی۔۔۔" وہ جھنجھلاتے ہوئے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

"اس نے اتنا جھنجھلا کیوں رہی ہو؟؟۔۔۔نارمل ہو کر بھی بات کی جاسکتی ہے" نے ڈرائی یو کرتے ہوئے۔۔۔سامنے کی جانب دیکھ۔۔۔۔نرمی سے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

محبت بدل کر رکھ دیتی ہے انسان کو۔۔۔وہ بھی بدل گیا تھا۔۔۔نہایت تحمل سے معاملے کو سمجھ کر۔۔۔اس کا حل ڈھونڈنے کی سوچ رہا تھا۔۔۔۔جو یقینا پہلے والا فہد کبھی نہ کرتا۔۔۔۔

"مجھے کوئی ی بات کرنی ہی نہیں ہے تم سے۔۔۔۔اتنی سی بات سمجھ کیوں نہیں آرہی تمھیں؟؟" وہ مزید جھنجھلا کر بولی۔۔۔۔

بچپن سے ایک نٹ ڈھیلا ہے میرا۔۔۔کیا خبر نہیں تمھیں؟؟۔۔۔۔تم" مجھے اپنا دوست مانو یہ نہ مانو۔۔۔میں مانتا ہوں۔۔۔اور میں تمھیں اس حال میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔"اس نے اریبہ کی جانب دیکھ۔۔۔محبت سے قطعی انداز میں کہا۔۔۔۔

تمھیں میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔تم اپنے کام سے کام" رکھو۔۔۔سمجھے۔۔۔"وہ غصے سے گویا ہوئی۔۔۔

تمھاری فکر نہ کرؤں تو کس کی کرؤں؟؟۔۔"وہ نہایت معصومیت" چہرے پر طاری کرئے۔۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

جس کی چاہے کرؤ۔۔۔پر میری جان چھوڑو۔۔"وہ دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑتے ہوئے۔۔۔۔ہار ماننے والے انداز میں بولی۔۔۔

"تمھاری جان تو میں مر کر بھی نہیں چھوڑ سکتا۔۔سوری۔۔یہ عمل میرے اختیار سے باہر کا ہے۔۔۔۔"وہ لاچارگی سے۔۔۔۔اپنی آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر بولا۔۔۔۔

"مسکرانا بند کرؤ۔۔۔زہر لگ رہے ہو اس وقت مجھے؟؟۔۔۔"وہ خاصہ جز بز ہو کر گویا ہوئی ی۔۔۔

"تمھاری امی کے گھر چھوڑ رہا ہوں۔۔۔رات کو آرام سے بات کریں گے اوکے۔۔۔جب تک آرام کرؤ۔۔۔اور بھاگنے کی مت سوچنا۔۔۔میں وہ

جن ہوں جو تمھاری سسرال میں بھی نازل ہو سکتا ہے۔۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے۔۔۔مفاہمانہ انداز میں وارننگ دی۔۔

میں نے کہاناں۔۔۔مجھے نہیں جانا امی کے گھر۔۔۔تم سمجھ کیوں نہیں" رہے ہو؟؟۔۔وہ ہزار سوال کریں گی اگر میرے چہرے پر یہ نشان دیکھے تو۔۔۔پریشان ہوں گی سو الگ۔۔۔میں انھیں پریشان نہیں کرنا "چاہتی۔۔۔۔

تو مت کرؤ انھیں پریشان۔۔۔مجھے کر لو۔۔۔مجھے بتاؤ۔۔۔کیا چل رہا" ہے؟؟۔"اس نے گاڑی کو سائیڈ میں پارک کرتے ہوئے۔۔۔اسکی جانب متوجہ ہو کر سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اس کا وہ دوستانہ انداز نا جانے کیوں امی کی یاد دلا گیا تھا۔۔۔۔

وہ اسے ایک دو ثانیوں کے لیے خاموشی سے دیکھتی رہی۔۔۔

وہ اسے تو کیا۔۔۔کسی کو نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔کے اس کے شوہر کے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔

دیکھو فہد۔۔۔۔کچھ مسئلے ایسے ہوتے ہیں جو صرف میاں بیوی کے " درمیان رہیں تو بہتر ہے۔۔۔اس لیے میں تمھیں نہیں بتا سکتی۔۔۔اور نہ ہی امی کو۔۔۔پلیز۔۔۔۔میری مجبوری سمجھو۔۔۔اور مجھے سسرال چھوڑ دو۔۔۔"اس بار اریبہ نے نہایت نرمی سے لچکدار انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔

اس کا التجائی لہجہ وہ نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

ٹھیک۔۔۔۔۔۔۔مگر۔۔۔مس ئی لہ کچھ بھی ہو۔۔۔کسی بھی نوعیت کا" ہو۔۔۔وہ کمینا تم پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔۔۔۔اگر وہ اس گمان میں ہے کے تمھارے پیچھے کوئی ی نہیں ہے۔۔۔تو بتا دینا اسے۔۔۔ابھی فہد زندہ ہے۔۔۔۔ہاتھ توڑ دوں گا سالے کے اگر آئی یندہ حد سے بڑھے۔۔۔"اس کی آنکھوں میں شدید غصہ ابھر آیا تھا۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔گویا ہوا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔اور کس حق سے؟؟"وہ ایک ابرو اچکا کر۔۔۔تجسس سے" پوچھنے لگی۔۔۔۔

تمھارے دوست ہونے کے حق سے۔۔۔۔۔۔"اس نے خاصہ جتاتے" ہوئے دوبدو جواب دیا۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس لڑکی نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

Husny Kanwal

تونے ہی کہا تھاناں...اس کی خوشی میں خوش رہوں۔۔۔وہ کمینا مار رہا" ہے اسے۔۔۔۔وہ بالکل خوش نہیں ہے اس کے ساتھ۔۔۔۔۔تو یقین نہیں کرئے گا۔۔۔آج اس کے گال پر ہاتھ کا نشان چھپا ہوا تھا۔۔۔۔میرا بس نہیں چل رہا کمینے کا خون کر دوں۔۔۔۔"فہد نے اریبہ کے کار سے اترتے ہی۔۔۔غصے سے پاگل ہو کر۔۔۔زین کو کال کی۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"دوسری جانب سے کافی دیر بعد فقط ایک لفظی جواب" آیا۔۔۔۔۔

مجھے بتا۔۔۔اب میں کیسے خاموش رہوں؟؟۔۔کیسے اس کمینے کے پاس" اپنی اریبہ کو رہنے دوں؟؟۔۔۔وہ قابل نہیں ہے اس کے۔۔۔۔وہ اسے بہت دکھی رکھ رہا ہے۔۔۔پتا ہے وہ پہلی بار میرے سامنے رو رہی تھی۔۔۔اور میں اتنا مجبور تھا کے کچھ نہیں کر پایا۔۔۔۔" وہ اپنا ہر دکھ زین سے ہی شیئر کیا کرتا تھا۔۔۔۔

زین اس کا اب جگری یار تھا۔۔۔۔جتنا وہ اسے اچھی طرح سمجھتا تھا۔۔۔اتنا اسے لگتا تھا۔۔۔کے دنیا کا کوئی دوسرا شخص نہیں سمجھ سکتا۔۔۔۔

تم نے وجہ معلوم کرنے کی کوشش کی؟؟۔۔۔شہریار نے کیوں مارا" اسے؟؟" وہ تجسس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

کہ رہی ہے۔۔۔میاں بیوی کے درمیان کا مس ئی لہ ہے۔۔۔مجھے بتا" نہیں سکتی۔۔۔۔"اس نے خاصہ افسردہ لہجے میں اپنا سر پکڑے جواب دیا۔۔۔

ہمم"دوسری جانب فقط خاموشی تھی۔۔۔۔"

میں کیا کرؤں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔۔"فہد اپنی پیشانی مسلتے" ہوئے۔۔۔۔روہانسہ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

اس کا ساتھ مت چھوڑنا۔۔۔۔دوست بن کر اس کے ساتھ" رہو۔۔۔۔ایسے دوست بننے کی کوشش کرؤ کے وہ اپنے دل کی بات تم سے شئی ر کر سکے۔۔۔۔مجھے پتا ہے وہ تم سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔مگر غصہ ہے تمھاری غلط حرکات کی وجہ سے۔۔۔۔لیکن اگر تم دوست بن کر اس

کے ساتھ اس مشکل وقت میں کھڑے رہو گے۔۔۔تو یقیناوہ تم پر اعتبار کر کے اپنا مس ئی لہ شی ئی ر کرے گی۔۔۔پھر دیکھتے ہیں۔۔۔۔کیا کرنا ہے"۔۔۔۔ابھی تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔

"کیوں کچھ نہیں کر سکتے؟؟۔۔۔میں اس کمینے کے ہاتھ پاؤں ٹٹوا سکتا ہوں یہیں بیٹھے بیٹھے۔۔۔۔"فہد خاصہ برہمی سے اعتراضاً بولا۔۔۔

"ایسا کرنے کی سوچنا بھی مت۔۔۔وہ اریبہ کا شوہر ہے بھول گ ئی ے ہو کیا؟؟۔۔۔اس کی پوری زندگی تباہ ہو سکتی ہے تمھارے ایک غلط فیصلے سے۔۔۔اس لیے پلیز صبر و تحمل رکھو۔۔۔پہلے معلوم کرنے کی کوشش کرؤ کے مس ئی لہ کیا چل رہا ہے دونوں کے درمیان۔۔۔"اس کے سمجھاتے ہی... فہد ناچاہتے ہوئے بھی صبر کرنے پر مجبور ہوا۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

اریبہ سب گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر رہی تھی کے حریم اور مسٹر مہروز مسکراتے ہوئے سامنے سے آئے۔۔۔۔

کیا کہا ڈاکٹر نے؟؟۔۔۔کیوں آرہے ہیں حریم کو اتنے چکر؟"شمائلہ بیگم" انھیں دیکھتے ہی۔۔۔مہروز سے مخاطب ہو کر.... فکر مند لہجے میں پوچھنے لگیں۔۔۔

کیونکے آپ دادی بننے والی ہیں۔۔۔۔"مسٹر مہروز نے چیئر پر مسکرا کر" بیٹھتے ہوئے خوشخبری دی۔۔۔۔

بس ان کا یہ جملہ سننا تھا۔۔۔کے سب کے چہرے کھل اٹھے تھے۔۔۔۔

شہریار اور باقی سب ان دونوں میاں بیوی کو مبارکباد دینے لگے۔۔۔

اریبہ بیٹا۔۔۔اب جلدی سے تم بھی یہ خوشخبری سنادو مجھے۔۔۔۔میں اپنے" شہریار کی اولاد بھی دیکھ کر ہی دنیا سے جانا چاہتی ہوں۔۔۔"شمائلہ بیگم نے گھر کے سارے ممبرز و ملازمین کے سامنے اریبہ کو دیکھ۔۔۔۔اپنی خواہش کا اظہار کیا۔۔۔۔

ان کے جملے سنتے ہی اریبہ حیران ہوئی ی۔۔۔ بھلا کوئی ی اتنا بھی مکار ہو سکتا ہے؟؟۔۔۔۔

کیاوہ نہیں جانتیں کے شہریار بیمار ہے؟؟۔۔۔اور نہ صرف بیمار۔۔۔بلکے وہ ایک ایسا بیمار ہے جو اپنی بیماری کو قبول کرنے اور علاج کرانے تک کے لیے تیار نہیں۔۔۔۔۔

ایس آمدروہ کیا کردار ادا کر رہی تھی شہریار کی بیماری میں؟؟۔۔۔وہ لڑکی یہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔

کیا یہ ان کا فرض نہیں تھا کہ اس کا علاج کرائیں بجائے اس کے۔۔۔کہ اس کی شادی کراتیں؟؟۔۔۔

بس آپ کی دعا چاہیے امی حضور۔۔۔۔آپ کو تو علم ہے مجھے بچوں کا کتنا" شوق ہے۔۔۔۔سن رہی ہو ناں اریبہ۔۔۔امی حضور کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔"وہ سامنے کی جانب بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

حریم کے علاوہ۔۔۔شمائلہ بیگم کی بات سننے کے بعد سب ہی کی نگاہوں کا مرکز وہ لڑکی بنی ہوئی تھی۔۔۔۔

شمائلہ بیگم کی باتیں کیا اسے کم تکلیف دے رہی تھیں کے شہریار نے بھی اس میں اپنا حصہ ڈالا۔۔۔

مائے ڈئی یر ہسبینڈ۔۔۔بچے کوئی ی سوفٹ وئی یر نہیں ہیں۔۔۔۔جو" آپ کو پسند آئے اور آپ نے اپنے موبائل یا کمپیوٹر سے ڈاونلوڈ کر لیا۔۔۔اس کے لیے میاں بیوی کو انڈر سٹینڈ نگ بڑھانی پڑتی ہے۔۔۔آپ آفس میں اور میں گھر میں۔۔۔۔بچے آسمان سے نازل ہوں گے کیا؟؟۔۔۔"وہ اریبہ تھی۔۔۔۔اور جو چیز وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی ۔۔۔۔وہ تھا دھوکا۔۔۔۔۔

وہ ماں بیٹے اسے دھوکہ دینے کے بعد بھی اپنی مکاریوں سے باز نہیں آرہے تھے۔۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔۔اس نے مفاہمانہ انداز میں پلٹ وار دوٹوک انداز میں کیا۔۔۔۔

اس کا جواب ان کی توقع کے بالکل بر خلاف تھا۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے دونوں ماں بیٹے اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھورنے لگا۔۔۔۔

جبکے حریم اس نڈر لڑکی کی جرأت پر۔۔۔اسے ہکا بکا ہو کر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اریبہ کی یہ وارننگ تھی ان دونوں ماں بیٹے کو۔۔۔۔کے آئی یندہ لوگوں کے سامنے بچے کے حوالے سے اس سے کوئی ی بات نہ کریں۔۔۔۔ورنہ پلٹ وار کے ذمہ دار وہ خود ہوں گے۔۔۔۔

ویسے آفس سے یاد آیا۔۔۔۔سر۔۔۔میں واپس جاب جوائی نٹ کرنا'' چاہتی ہوں اپنی۔۔۔''اس نے ماں بیٹے کو مکمل اگنور کرتے ہوئے۔۔۔۔مسٹر مہروز کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔نہایت شائستگی سے کہا۔۔۔۔

اچانک ارادہ کیسے چینج ہو گیا تمھارا؟؟''وہ حیران کن لہجے میں پوچھنے'' لگے۔۔۔۔

میرے ہسبینڈ کے پاس تو میرے لیے وقت نہیں۔۔۔تو سوچا آفس ہی" جوائی نٹ کر لوں دوبارا۔۔۔آفس میں کم از کم نظر تو آتے تھے۔۔۔یہاں تو آنکھیں ہی ترس جاتی ہیں۔۔۔" وہ شہریار کو دیکھ۔۔سب کے سامنے شکوئے بھرے لہجے میں بولی۔۔۔۔

جس پر باقی سب مسکرانے لگے۔۔۔جبکے شہریار نے دانت پیسے تھے۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

اس نے دوبارا آفس جوائی نٹ کیا۔۔۔تو واپس وہی بیزی لائی ف شروع ہو گئی۔۔۔۔

ندا بیگم کو اس کی جاب سے سخت اعتراض تھا۔۔۔ مگر وہ انھیں اپنی مجبوری نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔۔اس لیے ان کی ناراضگی کو خاموشی سے سہا۔۔۔۔

اسے یقین تھا وہ جلد خود ہی ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔کیا میں اسلامک اسٹڈی کی فاطمہ سے مل سکتی ہوں؟؟'' وقت '' گزر رہا تھا۔۔۔ مگر اسے شہریار کے رویے میں کوئی ی تبدیلی ہوتی نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔پھر اس دن کے تھپڑ کے بعد سے۔۔۔وہ خود سے دوبارا اس سے بات کرنے کی ہمت بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

وہ ایسے ہی ایک دن کینٹین میں بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔کے پاس ہی دو لڑکیوں کو اسلامی مسائی ل ڈسکس کرتے سنا۔۔۔۔

تب اس کے ذہن میں از خود خیال آیا۔۔۔کے اس کے مسائل کا حل بھی قرآن وحدیث میں موجود ہو گا۔۔۔۔کیوں ناں وہ معلوم کرئے۔۔۔۔

کے اس کا دین کیا کہتا ہے اُس سے ؟؟۔۔۔آگے اسے کیا کرنا چاہیے ؟؟۔۔۔۔

یہی سوچ کر۔۔۔وہ فاطمہ سے ملنے گ ئی۔۔۔۔

اسلامک اسٹڈی کی ٹاپر اسٹوڈنٹ تھی فاطمہ۔۔۔۔۔جس کی تعریفیں اس نے بہت سن رکھی تھیں۔۔۔۔

وہ اسے اسلامک اسٹڈی کے ڈپارٹمنٹ میں تلاش کرنے جا پہنچی تھی۔۔۔۔

جی۔۔۔میں ہی ہوں۔۔۔بولیں۔۔۔"اس لڑکی نے کتاب سے نظر" اٹھا کر۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم۔۔۔مجھے کچھ انفارمیشن چاہیے تھی۔۔۔۔"وہ خاصہ لچکدار" انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔۔جی کس حوالے سے؟؟۔۔"اس نے اریبہ کو بغور دیکھتے" ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔

میری ایک دوست ہے۔۔۔۔۔اس کے ہسبینڈ بیمار ہیں۔۔۔۔وہ حق" زوجیت ادا نہیں کر سکتے۔۔۔تو اس معاملے میں آپ کے پاس جو بھی انفارمیشن ہے وہ سب مجھے دے دیں۔۔۔تا کے میں اس کی مدد کر سکوں

۔۔"اس کی بات سنتے ہی۔۔۔ تھوڑی دیر تک تو فاطمہ اسے ہی سر تا پاؤں بغور دیکھتی رہی۔۔۔۔

جیسے اندازہ لگا رہی ہو کسی بات کا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ ویٹ۔۔۔ میں آپ کو دے دیتی ہوں۔۔۔۔ مگر پہلے آپ کو" میرے ساتھ لائی بریری چلنا ہو گا۔۔۔ وہیں میں نے ایک کتاب میں اس موضوع کے متعلق پڑھا تھا۔۔۔ دراصل یہ موضوع ہمارے نصاب میں شامل نہیں ہے۔۔۔ میں نے ایکسٹرا نالج کے لیے پڑھا تھا۔۔۔ مجھے پسند ہے نالج حاصل کرنا۔۔۔ چاہے وہ پھر کسی بھی موضوع پر ہو۔۔۔ کوئی غلط مطلب مت اخذ کیجیے گا۔" اس نے جھجھکے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

میں کیوں غلط سمجھنے لگی۔۔۔اس کی نالج حاصل کرنا کوئی گندی چیز" نہیں۔۔۔۔بلکے میرے نزدیک تو اس کا علم ہر لڑکا لڑکی کو ہونا چاہیے۔۔۔۔ اگر خدانخواستہ اس مسئلے سے ہمکنار ہوں۔۔۔۔تو کم از کم علم تو ہو۔۔۔۔کہ کرنا کیا ہے۔۔۔۔طلاق لینی ہے یا خاموشی سے تکیے کے اندر منہ چھپا کر رونا ہے۔۔۔۔کچھ تو علم ہو۔۔۔۔یہ اتنا پردے والا مسئلہ ہے کہ بیٹی اپنی ماں سے بھی حیا کے سبب ڈسکس نہیں کر سکتی۔۔۔۔پتا ہے مجھے لگتا ہے نصاب میں وہ چیزیں دور دور تک سیکھائی ہی نہیں جاتیں۔۔۔جس کی ریل لائف میں ہمیں واقعی بہت ضرورت پڑتی ہے۔۔۔۔۔۔۔"اس کے جملے خاصہ جذباتی تھے۔۔وہ اپنی آنکھوں میں بمشکل آنسو آنے سے روک رہی تھی۔۔۔

ہمممم۔۔"مقابل نے مزید کچھ نہ کہا۔۔۔بس چیئر سے اٹھ" کر۔۔۔آگے آگے چلنے لگی۔۔۔

وہ دونوں لائبریری پہنچیں۔۔۔۔

اس کتاب کو ڈھونڈنے کے بعد جس میں اس نے یہ مسئلہ پڑھا تھا۔۔۔۔وہ کتاب اریبہ کے آگے کر دی۔۔۔۔

اس نے پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔

ہندہ کا شوہر اگر واقعی نامرد ہے،اور وہ ایک بار بھی قدرِ حشفہ داخل کر کے جماع نہیں کر سکا ہے جس کا زید کو اقرار ہے اور ہندہ کو نکاح سے قبل زید کے نامرد ہونے کا علم بھی نہیں تھا،تو اس سلسلے میں شرعی حکم یہ ہے کہ ہندہ اگر شوہر کے پاس نہیں رہنا چاہتی ہے تو قاضی کے یہاں مرافعہ کرے،بعد تحقیق قاضی شوہر کو سال بھر موقع دے،سال گزرنے کے بعد بھی مطلب

حاصل نہ ہو تو قاضی عورت کی مرضی پوچھے، اگر وہ شوہر کے پاس نہ رہنا چاہے تو قاضی شوہر کو طلاق دینے کا حکم دے، دے دے تو ٹھیک ورنہ وہ ان میں تفریق کر دے، اور یہ تفریق طلاقِ بائن ہو گی۔ عورت عدت گزار کر اب جس سے چاہے نکاح کر لے.

اور اگر زید یہ کہتا ہے کہ اس نے کم از کم ایک مرتبہ جماع کیا ہے تو اگر اس کی بیوی ہونے سے پہلے وہ ثیب (مثلاً مطلقہ) ہو تو قسم کے ساتھ زید کی بات مان لی جائے گی اور تفریق نہیں کی جائے گی اور اگر اس کے ساتھ نکاح سے پہلے اس کی بیوی بکر (کنواری) ہو تو دو عورتوں کا بیان مانا جائے گا اگر وہ اس کو ثیب بتائیں تو قسم کے ساتھ زید کی بات مان لی جائے گی اور تفریق نہیں کی جائے گی۔ اور اگر بکر بتائیں تو قاضی ایک سال کی مہلت دے گا اور ایک سال کے بعد عورت دوبارہ قاضی کے پاس تفریق چاہے تو قاضی شوہر کو طلاق کا حکم دے اگر دے تو ٹھیک ورنہ خود تفریق کر دے۔

: حدیث شریف میں ہے

عن عبداللہؓ رضي اللہؓ عنہ قال: يؤجل العنين سنةً، فإن وصل إليها، وإلا فرّق بينهما ولها الصداق". (المعجم الكبير للطبراني ٩/ ٣٤٣ رقم: ٩٧٠٦)

: در مختار مع رد المحتار میں ہے

(هو) لغةً: من لا يقدر على الجماع، فعيل بمعنى مفعول، جمعه عنن. وشرعًا: "

"(من لا يقدر على جماع فرج زوجته) يعني لمانع منه ككبر سن، أو سحر۔

(وہ) لغت میں: وہ جو ہمبستری کرنے سے قاصر ہو، شرعا: (جو شخص اپنی بیوی کی اندام نہانی سے ہمبستری کرنے سے عاجز ہو۔

:اسی میں ہے

(قوله: وغير عالمة بحاله إلخ) أما لو كانت عالمة فلا خيار لها على المذهب كما يأتي، وكذا لو رضيت به بعدا لنكاح. (٣/ ٤٩٤)

امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ عنین کو ایک سال کی مدت دی جائے۔

فتاوی رضویہ میں ہے:

عنین کے لئے حکم ہے کہ قاضی کے حضور مرافعہ کرے قاضی بعد تحقیق اپنی طرف سے ایک سال کامل کی مہلت دے، جب سال گزر جائے اور مطلب حاصل نہ ہو عورت پھر مرافعہ کرے، قاضی بعد تحقیق شوہر کو طلاق دینے کی ہدایت فرمائے، اگر وہ نہ مانے عورت سے پوچھے تو اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے یا شوہر کو؟ اگر وہ فوراً اپنے نفس کو اختیار کرے قاضی ان میں تفریق کردے، عورت عدت بیٹھے اور اب جس سے چاہے نکاح کرلے،

تاجیل قاضی سے پہلے اگر بیس برس گزر گئے ہیں ان کا اصلا لحاظ نہ ہو گا آج سے ایک سال کامل لیا جائے گا۔

کیا اگر کسی عنین کی عورت بطور خود وقت نکاح سے سال بھر کے بعد اسے چھوڑ کر چل دے اور دوسرا نکاح کر لے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس نے مذہب حنفی پر عمل کیا، کیا اس کا یہ نکاح جائز واقع ہوا، حاشا. (ج ۱۳، کتاب الطلاق ص ۳۴۷)

اور اگر شرعی قاضی نہ ہونے کے سبب مقدمہ دائر نہ کیا جا سکتا ہو تو زید اور ہندہ باہمی رضامندی سے کسی عالمِ شرع کو حکم (پنچ) مقرر کر کے بھی یہ ساری کارروائی کر سکتے ہیں۔

: فتاوی رضویہ میں ہے

ہاں صورت خلاص یہ ہے کہ زید و ہندہ اپنے معاملہ میں کسی ذی علم کو پنچ کریں۔

ففی الخیریہ یصح التحکیم فی مسئلۃ العنین لانہ لیس بحد ولا قود ولا دیۃ علی العاقلۃ ولھم ان یفرقوا بطلب الزوجۃ اھ۔

توفتاوٰی خیریہ میں ہے نامرد کے مسئلہ میں حکم بنانا اس لیے درست ہے کہ یہ حَد، قصاص اور عاقلہ پر دیت کا مسئلہ نہیں ہے، حکم حضرات کے لیے عورت کے مطالبہ پر تفریق کرنا جائز ہے اھ.

ہندہ اس کے حضور عنت شوہر کا دعٰوی کرے اور اس بناء پر تفریق چاہے پنچ کے نزدیک جب اس کا عنین ہونا بطریق شرعیہ کہ ان میں سے ایک طریقہ مثلاً اقرار زید ہے ثابت ہو جائے گا تو بملاحظہ تفاصیل مذکورہ فی الفقہ سال بھر کی زید کو مہلت دے اور اس تمام برس میں زن و شو یکجا رہیں، اگر کچھ دنوں کو ہندہ کہیں چلی جائیگی وہ دن سال میں معدود نہ ہوں گے، جب اس طرح

سال کامل گزر جائے اور زید ہندہ پر قدرت نہ پائے تو اس وقت بطلب ہندہ زید و ہندہ میں تفریق کر دی جائے، اب بعد عدت ہندہ کو اختیار نکاح ہو گا۔ (فتاوی رضویہ ج ۱۱ کتاب النکاح ص ۱۹۴)

: بہار شریعت میں ہے

عنین کا حکم یہ ہے کہ عورت جب قاضی کے پاس دعوے کرے تو شوہر سے قاضی دریافت کرے اگر اقرار کر لے تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر سال کے اندر شوہر نے جماع کر لیا تو عورت کا دعویٰ ساقط ہو گیا اور جماع نہ کیا اور عورت جُدائی کی خواستگار ہے تو قاضی اُس کو طلاق دینے کو کہے اگر طلاق دیدے فبہا، ورنہ قاضی تفریق کر دے۔ (بہار شریعت حصہ ہشتم، ص ۲۳۱)

اتناپڑھنے کے بعد وہ الجھی نگاہ سے اپنے برابر میں بیٹھی فاطمہ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"مجھے تھوڑا بہت سمجھ آگیا ہے۔۔۔مگر مکمل طور پر نہیں۔۔۔۔"

"اگر صرف کتابوں سے مسائل جانے جا سکتے تو آج ہر کوئی عالم و مفتی بنا ہوتا۔۔۔استاد کی ضرورت پڑتی ہے انھیں سمجھنے کے لیے۔۔۔۔۔تم ایک کام کرو۔۔۔اپنی اس دوست کا کسی عالمہ یا مفتیہ سے رابطہ کراؤ۔۔۔۔اور اس سے کہنا۔۔۔انھیں عالمہ یا مفتیہ نہیں۔۔۔۔اپنا ڈاکٹر سمجھیں۔۔۔اور حیا کو سائیڈ میں رکھ کر پورا مسئلہ جو اس کے ساتھ ہو رہا ہے وہ بیان کرے۔۔۔۔کیونکے اگر حیا کے سبب اپنا مسئلہ ٹھیک طرح نہیں بیان کرے گی۔۔۔تو یقیناً ڈاکٹر ٹھیک طرح علاج بھی نہیں بتا پائے گا۔۔۔۔تم سمجھ رہی

ہوناں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس نے سمجھانے والے انداز میں سرگوشی کی۔۔۔۔

مگر میرا کسی عالمہ سے کوئی ی رابطہ نہیں۔۔۔۔۔"اس نے آہستگی سے" جواب دیا۔۔۔۔

کوئی ی بات نہیں۔۔۔میرے پاس نمبر ہے عالمہ جویریہ کا۔۔۔تم ان سے" اپنی دوست کا مس ئی لہ معلوم کر لو۔۔۔اوکے۔۔۔"اس نے نرمی سے مسکرا کر کہا۔۔۔۔اور اسے عالمہ جویریہ کا نمبر دے دیا۔۔۔۔

اس نے گھر واپس آتے ہی عالمہ صاحبہ سے رابطہ کیا۔۔۔۔اور انھیں اپنا پورا مس ئی لہ بیان کیا۔۔۔

مجھے آپ سے ایک مسئلے میں رہنمائی چاہیے تھی۔۔۔۔میری" شادی ایک ایسے شخص سے ہوئی ہے جو بیمار ہے۔۔۔وہ حقِ زوجیت ادا نہیں کر سکتے۔۔۔۔ہماری شادی کو ایک سال گزر چکا ہے۔۔لیکن اس دوران وہ کبھی میرے نزدیک نہیں آئے۔۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد ان کی جانب سے جواب آیا۔۔۔۔

"اس مسئولہ صورت میں اگر خلوتِ صحیحہ پائی گئی؛ تو اگر شوہر طلاق دے تو اُسے پورا مہر ادا کرنا لازم ہو گا اور عدت بھی بیٹھے گی ورنہ نصف مہر اور عدت نہیں نیز عورت کو خلع لینے کا بھی حق حاصل ہے، یعنی مہر معاف کر کے شوہر کو طلاق دینے پر آمادہ کرے، اور اگر وہ طلاق دینے پر آمادہ نہ ہو اور حقوقِ زوجیت ادا کیے بغیر عورت کی عفت و عصمت کا تحفظ دشوار ہو، تو عورت کو چاہیے کہ عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کرے اور اس کے حکم اور شرعی

طریقے کے مطابق اپنا نکاح ختم کرالے۔اور اپنے بیٹے کی بیماری جاننے کے باوجود والدین کا اس کو بے عیب ظاہر کرنا ان کی جانب سے دھوکا ہے، جس پر ان کو لڑکی والوں سے معافی مانگنی چاہیے۔

مذکورہ شخص کو فقہی اصطلاح میں ''عنین'' کہا جاتا ہے،اور ''عنین'' سے آزادی حاصل کرنے کا تفصیلی طریقہ یہ ہے:

مذکورہ عورت مسلمان جج یا قاضی کی عدالت میں دعویٰ دائر کرے کہ میرا شوہر عنین ہے اور آج تک اس نے ایک مرتبہ بھی میرا حق ادا نہیں کیا،اس لیے میں اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی، مجھے شرعی اصولوں کے مطابق اس کے نکاح سے علیحدہ کر دیا جائے، قاضی شوہر سے اس بات کی تحقیق کرے اور وہ خود قبول کرے کہ وہ آج تک اس عورت سے وطی پر قدرت نہیں پا سکا تو اسے ایک سال علاج کی مہلت دے گا۔

اور ایک سال علاج کے بعد بھی افاقہ نہ ہو اور ایک مرتبہ بھی وطی پر قادر نہ ہو تو عورت دوبارہ قاضی کی عدالت میں دعویٰ دائر کرے اور اس کے ساتھ رہنے پر رضامند نہ ہو تو قاضی شوہر سے اس بات کی تحقیق کرے مرد عورت کی بات قبول کرتا ہو تو قاضی مرد کو کہے کہ اسے طلاق دے کر علیحدہ کر دے، اگر وہ طلاق دے تو بہتر، ورنہ قاضی عورت کو اس نکاح سے علیحدہ ہونے کا اختیار دے، اور عورت اس اختیار کو قبول کر کے اس نکاح سے علیحدہ ہو جائے، اس کے بعد عورت عدت گزار کر دوسری جگہ اپنا نکاح کر سکتی ہے۔

خلوتِ صحیحہ کا کیا مطلب ہے؟؟---"اریبہ نے سوال کیا۔---"

ان کا رپلائے آیا۔---

خلوتِ صحیحہ سے مراد یہ ہے کہ زوج اور زوجہ کسی ایسی جگہ پر جمع ہوں"
"جہاں مانع جماع کوئی چیز نہ ہو

افسوس سے کہنا پڑھ رہا ہے کہ آخرت کو سب بھول بیٹھے ہیں آخرت کے گھر کی کسی کو فکر نہیں دنیا کا گھر تیار کرنے میں لگے ہیں آخرت میں عزت کی فکر کسی کو نہیں دنیا میں عزت بنانے میں لگے ہیں۔۔۔۔۔

یہاں بہت بڑی غلطی والدین کی ہے بچے کو بچپن سے یہ سیکھایا جاتا ہے اچھے طریقے سے تعلیم حاصل کرو اچھا گریڈ لاو گے تو اچھی جاب ملے گی بچوں کے اسکول میں امتحان ہوتے ہیں تو رات رات بھر جاگ کے ماں امتحان کی تیاری کرواتی ہے مگر فجر میں نماز کے لیے نہیں اٹھاتی، آخرت کی فکر نہیں دیتی، بچے کے دل میں خوف خدا پیدا نہیں کرتی، اسے سیرت مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ نہیں پڑھاتی، سچائی کا درس نہیں دیتی حقوق اللہ اور حقوق العباد نہیں سیکھاتی بچوں کی شادی کر دی جاتی ہے لیکن ان کو حقوقِ زوجین کے بارے

میں کچھ نہیں بتایا جاتا اسی وجہ سے آج معاشرے میں اتنی زیادہ طلاقیں ہو رہیں ہیں کہیں شوہر بیوی پر ظلم کر رہا ہے تو کہیں بیوی شوہر پر ظلم کر رہی ہے۔۔۔۔

خدارا اپنی نسلوں کو علم دین سیکھائیں اپنی اور اپنی اولاد کی آخرت اچھی بنائیں۔۔۔

وہ بہت دیر تک بار باران کے جواب کو پڑھتی رہی۔۔۔۔

وہ شہریار سے طلاق نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔کون سی عورت اپنا گھر بیگاڑنا چاہتی ہے جو وہ چاہتی۔۔۔۔۔

✿*Husny Kanwal✿

آج گھر میں حریم کے یہاں ن ئے مہمان آنے کی بڑی دعوت رکھی گ ئی تھی۔۔۔

"اور تمھارے چھوٹے بیٹے کے یہاں گڈ نیوز کب آ رہی ہے؟؟" شمائلہ بیگم اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھڑی تھیں۔۔۔ان میں سے ایک نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"گڈ نیوز؟؟۔۔کیا خاک آئے گی۔۔۔مجھے تو بانجھ لگتی ہے۔۔۔میں تو ایک سال اور دیکھ رہی ہوں بس۔۔۔اگر خوشخبری نہ دی اس نے۔۔۔تو میں نے شہریار سے کہ دیا ہے کے دل پکار کھے۔۔۔میں دوسری شادی کراؤں گی اسکی۔۔۔چاہے مانے یہ نہ مانے۔۔۔مجھے پتا ہے میرا بیٹا بہت سیدھا و دل کا نیک ہے۔۔۔کسی کے ساتھ برے ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔مگر بھ ئی ی مجھے تو اپنے پوتا پوتی کھیلانے ہیں گود میں۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی میں تو پچھتا

رہی ہوں اسے لا کر۔۔۔ہر وقت اپنے غریب ماں باپ کا بھرنا بھرتی رہتی ہے۔۔۔گھر اور شوہر کی تو کوئی ی پرواہ ہی نہیں۔۔۔۔"انھوں نے خاصہ منہ بسورتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

اتفاق تھا کے اریبہ اسی وقت انھیں بلانے آئی ی تھی۔۔۔۔ان کے جملے سن۔۔۔اس کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا۔۔۔لوگ اتنے خود غرض بھی ہوتے ہیں۔۔۔۔اپنے بیٹے کا بھرم بنائے رکھنے کے لیے۔۔۔وہ اسے دنیا میں بانجھ مشہور کرنا شروع ہو چکی تھیں۔۔۔۔

جبکے اس بیچاری نے اپنے شوہر کے عیب پر پردہ رکھنے کے لیے یہ بات کبھی اپنی ماں تک سے شئ ی رنہیں کی۔۔۔۔

اندر ہی اندر گھٹتی رہی۔۔۔روتی رہی۔۔۔مگر شکوہ نہ لائی ی زبان پر۔۔۔مگر اِس کا بدل۔۔۔وہ ظالم لوگ اسے کیا دے رہے تھے؟؟۔۔۔

اس کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔وہ ابھی انھیں سب کے سامنے ہی جواب دینے کی نیت سے بڑھ ہی رہی تھی۔۔"امی۔۔۔۔"۔کے پیچھے سے کسی نے اس کے نازک بازو کو اپنی جنونی گرفت میں لیا۔۔اور اسے کھینچا ہوا کمرے میں جا پہنچا۔۔۔

کیا کرنے کا ارادہ تھا؟؟"شہریار نے اسے کمرے میں لا کر۔۔۔بیڈ پر پھینکتے ہوئے۔۔۔دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔برہمی سے استفسار کیا۔۔۔۔

تمھاری ماں کو جواب دینے کا۔۔۔وہ مجھے بانجھ مشہور کر رہی ہیں۔۔۔یہ"
جانتے ہوئے بھی کے مجھ میں کوئی ی کمی نہیں۔۔۔کمی ان کے اپنے بیٹے میں
ہے۔۔۔۔بجائے اپنی اولاد کا علاج کرانے کے۔۔۔وہ مجھ پر سوتن لانے کی
بات کر رہی ہیں۔۔۔۔"وہ آگ بگولہ ہو کر۔۔۔خود کو سنبھالتی
ہوئی ی۔۔۔اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔پھر مقابل کو دیکھ۔۔۔جز بز ہو کر جواب
دیا۔۔۔۔

مجھے لگا تھا کے پچھلی بار کا سبق تیرے لیے کافی رہے گا۔۔۔۔مگر اب لگتا"
ہے میں غلط تھا۔۔۔"اریبہ کی بات سنتے ہی وہ غصے سے پاگل ہوا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کے بالوں کو جڑوں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے۔۔۔اس کا حسین چہرہ بلند کیا۔۔۔پھر دوسرے ہاتھ سے اس کے رخسار پر طمانچے برسانے لگا۔۔۔

اس سنگ دل کو ذرا رحم نہیں آرہا تھا اس نازک صفت پر۔۔۔

جب اپنا ہاتھ مار مار کر تکلیف کرنے لگا۔۔۔تو ایک جھٹکے سے اسے نیچے کی جانب پھینکا۔۔۔۔

جیسے وہ کوئی ی ذلیل وجود ہو۔۔۔۔

اس لڑکی کے تو اوسان ہی خطا ہو گ ئی ے تھے۔۔۔مقابل اس قدر ظلم بھی ڈھ سکتا ہے اس کی جان پر۔۔۔اسے امید نہ تھی۔۔۔۔

اپنا آپ کوئی ی جانور معلوم ہو رہا تھا۔۔۔جسے وہ ظالم مار پیٹ کر۔۔۔کمرے میں بند کر کے چلا گیا۔۔۔۔

اس کا سیدھا رخسار سوجھ چکا تھا۔۔۔۔

وہ زمین پر پڑئی ی۔۔۔بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر پڑئی ی روتی رہی۔۔۔۔

اسے اب سمجھ آگ ئی تھی اس نے غلطی کی۔۔۔پہلی بار مار کھانے کے بعد خاموش رہ کر۔۔۔اگر اس دن وہ اسٹینڈ لے لیتی۔۔۔تو یقینا آج یہ ظالم جانوروں جیسا سلوک نہ کرتا۔۔۔

عوت ظلم یہ سوچ کر سہتی ہے۔۔۔کے شاید آگے جا کر سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔وہ نہیں جانتی بیچاری۔۔۔۔کے مرد ظلم یہ سوچ کر کرتا ہے۔۔۔کے اس کا رعب و دبدبا بنا رہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کا حوصلہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔۔۔۔ایک وقت ایسا آتا ہے جب اسے مارنے میں کوئی ہچکچاہٹ ہی نہیں رہتی۔۔۔اس وقت سے بچنے کے لیے آج۔۔۔ابھی اِسی وقت خاموشی کو توڑنا ضروری ہے۔۔۔۔کیونکے اکثر معاملات ٹھیک ہوتے ہوتے وہ عورت ہی دنیا میں نہیں رہتی۔۔۔یہ ایک تلخ حقیت ہے اور ناجانے کتنی ہی عورتوں کی اَن کہی داستان ہے۔۔۔۔۔

میں نے دیکھا ہے۔۔۔۔ظلم سہتے سہتے آگ میں جلتے۔۔۔۔

میں نے دیکھا ہے۔۔۔۔ظلم سہتے سہتے پنکھے سے لٹکتے۔۔۔۔

کیا تم نے دیکھا ہے؟؟۔۔۔۔۔ظلم سہتے سہتے معاملات کو صحیح ہوتے؟؟؟۔۔۔۔

نہیں دیکھا ہو گا۔۔۔۔کیونکے ہوتا ہی نہیں۔۔۔۔

معاملات کو ختم ہونے دو۔۔۔۔بجائے اس کے۔۔۔کے خود ختم ہو جاؤ۔۔۔۔۔

ان طمانچوں سے کہیں زیادہ۔۔۔اُسے اپنے وجود کی تذلیل برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

اس ظالم کا ہر طمانچہ اس کے جسم سے زیادہ روح پر لگا تھا۔۔۔۔

وہ روتی رہی۔۔۔۔تڑپتی رہی۔۔۔۔۔

پوری رات آہوں سسکیوں میں ہی گزری۔۔۔

Husny Kanwal

وہ صبح گھر لوٹا تھا۔۔۔

اپنے رعب دار انداز میں کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

اسے یقین تھا.... کہ اب وہ لڑکی اس کے خوف کے سبب منہ نہیں کھولے گی اپنا۔۔۔

اریبہ۔۔۔اریبہ۔۔۔"کمرے میں اسے نہ پا کر۔۔۔واش روم کے باہر" کھڑا ہو کر آواز لگانے لگا۔۔۔جب اندر سے آواز نہ آئی ی۔۔۔تو دروازہ خود کھول کر اندر داخل ہوا۔۔مگر وہ لڑکی وہاں موجود نہ تھی۔۔۔یہ دیکھ وہ خاصہ پریشان ہوا۔۔۔۔

وہ تیزی سے باہر آیا۔۔۔پاس کھڑی ملازمہ سے اریبہ کے متعلق استفسار کیا۔۔۔

چھوٹے صاحب۔۔۔مجھے نہیں علم۔۔۔"وہ لاعملی میں گردن ہلاتے" ہوئے بولی۔۔۔

تم نے اریبہ کو کہیں جاتے دیکھا ہے؟؟"اس نے باہر آ کر ڈرائیور سے" استفسار کیا۔۔۔۔

جی صاحب۔۔میڈم صاحبہ کو میں نے فجر کے وقت گھر سے نکلتا دیکھا" تھا۔۔۔"ڈرائی یور تیزی سے بولا۔۔۔

تو روکا نہیں اسے" وہ آگ بگولہ ہوا۔۔۔۔"

سر میں نے روکنے کی کوشش کی تھی مگر وہ رکی ہی نہیں۔۔۔میں نے تو یہ " بھی کہا تھا کے گاڑی میں بیٹھ جائیں میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔مگر انھوں نے کوئی ی جواب ہی نہیں دیا۔۔۔۔"ڈرائی یور کی بات سنتے ہی۔۔اس نے اپنا سر پکڑا۔۔۔

اسے امید نہیں تھی کے اتنی مار کھانے کے بعد بھی وہ لڑکی گھر چھوڑ کر جانے کی جرأت دیکھائے گی۔۔۔۔

اریبہ کے گھر چلو جلدی۔۔۔"وہ کہتا ہوا تیزی سے گاڑی میں بیٹھا۔۔۔۔"

اسے اپنی بیوی ہر صورت میں گھر واپس لانی تھی۔۔۔

وہ اپنی سسرال پہنچا۔۔۔تو دروازہ افضل صاحب نے کھولا۔۔۔

ان کا چہرہ و آنکھیں شدید سرخ تھیں۔۔۔۔

ندا۔۔۔ تمھارا داماد آیا ہے۔۔۔۔"انھوں نے اندر آنے کا راستہ اس کے لیے چھوڑتے ہوئے۔۔۔ندا بیگم کو بلند آواز میں اطلاع دی۔۔۔

شادی کے بعد وہ صرف دو بار ہی اپنی سسرال آیا تھا۔۔۔وہ بھی شروع میں۔۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم انٹی۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے سلام کیا۔۔۔جیسے کچھ ہوا" ہی نہیں۔۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔"ان کی آنکھیں روتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔"

جنھیں دیکھ کر وہ اندازہ لگا چکا تھا کے اریبہ نے انھیں سب کچھ بتا دیا ہے۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

ندا بیگم نے اس سے چائے پانی کا نہیں پوچھا۔۔۔نہ ہی اسے بیٹھنے کا کہا۔۔۔جس کی وجہ سے وہ ڈائی ریکٹ اپنے یوں اچانک آنے کی اصل وجہ بیان کرنے لگا۔۔۔۔

اریبہ مجھے بغیر بتائے یہاں آئی ہے۔۔۔میں کافی پریشان ہو گیا" تھا۔۔۔آپ اسے بھیج دیں۔۔۔"انھوں نے دانستہ طور پر ایک غریب خاندان سے رشتہ جوڑا تھا تاکہ وہ کبھی بھی اس کے سامنے آواز نہ اٹھا سکیں۔۔۔یہی وجہ تھی کے ان کی بیٹی کو جانوروں کی طرح مارنے کے بعد ۔۔۔۔اکڑ کر

۔۔ان ہی کے گھر میں کھڑا ہو۔۔۔اسے واپس لے جانے کے لیے بھرم سے بلا رہا تھا۔۔۔۔

اریبہ اب تمھارے ساتھ نہیں جائے گی۔۔۔دھوکا دیا ہے تم لوگوں نے" ہمیں۔۔۔۔"ان کا بس نہیں چل رہا تھا منہ نوچ لیں اس ظالم کا جس نے بے رحمی سے مار مار کر ان کی بیٹی کی عزتِ نفس کو مجروح کیا ہے۔۔۔۔

وہ جب سے واپس آئی ی تھی بس ان کے سینے سے لگے روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔اس کا چہرہ سوجھا ہوا تھا۔۔۔۔جو رات کو ہوئے ظلم کی داستان از خود چیخ چیخ کر بیان کر رہا تھا۔۔۔۔

انھوں نے بڑی مشکل سے اپنی بیٹی کو سنبھالا۔۔۔۔اور اِس حال کی وجہ دریافت کی۔۔۔۔

اس نے روتے روتے اپنے ساتھ ہوا ہر ظلم بیان کیا۔۔۔۔۔

اس کا ہولناک انکشاف سن۔۔۔اس کی ماں اس سے زیادہ تڑپی۔۔۔۔

خون کے آنسو رو رہی تھیں وہ۔۔۔۔

"کیسا دھوکا؟؟۔۔۔انٹی۔۔آپ بڑی ہیں۔۔۔میں عزت کرتا ہوں آپ کی۔۔۔میں کوئی بدمزگی نہیں چاہتا۔۔اس لیے میری بیوی کو میرے ساتھ بھیج دیں۔۔۔۔یہی سب کے لیے بہتر ہے۔۔۔"نہ کوئی شرم۔۔۔نہ لحاظ۔۔۔۔وہ ڈائی ریکٹ اپنا سینہ چوڑا کر۔۔۔بھرم سے وارننگ دینے والے انداز میں بولا۔۔۔۔

"بیٹا۔۔۔مانا نکٹھو ہوں۔۔۔مگر مرد ہوں۔۔۔۔"وہ سمجھا تھا کے غریب لوگ ہیں ڈر کر اپنی بیٹی اس کے ساتھ بھیج دیں گے۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے

افضل صاحب اس کے روبرو آکر۔۔۔اسی کی طرز میں جواب دے کر اسے حیران وپریشان کر گ ئ ے تھے۔۔۔۔

بدمزگی ہم بھی نہیں چاہتے۔۔۔۔اریبہ یہاں سے تب ہی جائے گی جب وہ" خود تمھارے ساتھ جانے کا کہے گی۔۔۔۔ابھی اس کی طبیعت خراب ہے اسے آرام کی ضرورت ہے۔۔۔تم چاہو تو تھوڑی دیر یہاں بیٹھ جاؤ ۔۔۔چاہو تو چلے جاؤ ۔۔۔اور اگلی بار جب آؤ تو اپنے والدین کو ساتھ لانا۔۔۔کیونکے اب بات بڑوں میں ہو گی۔۔۔۔"ان کے لہجے میں ذرا بھی لچک نہ تھی۔۔۔انھوں نے کڑک انداز میں کہا۔۔۔جسے سن۔۔۔وہ سمجھ چکا تھا کے یہ لوگ اب لڑنے پر اتر آئ ی ہیں۔۔۔۔

مجھے اریبہ سے ملنے دیں۔۔۔۔"اس نے تیزی سے کہا۔۔"

کہاناں اسے آرام کی ضرورت ہے۔۔۔۔تم اپنے والدین کو لاؤ" پہلے۔۔۔"افضل صاحب نے داماد کی عزت کے پیش نظر بمشکل اپنا غصہ کنٹرول کیا۔۔۔دانتوں کو پیستے ہوئے۔۔۔۔دوٹوک انداز میں بولے۔۔۔۔

وہ بیوی ہے میری۔۔۔کم از کم ملنے دو دیں مجھے اس سے"وہ غصے سے بپھر" کر چیخا۔۔۔۔

بیوی ہے تمھاری۔۔۔بس یہی لحاظ تو ہمیں روکے ہوئے ہے۔۔۔۔ابھی" تم اس سے نہیں مل سکتے۔۔۔۔میں اس کا باپ ہوں۔۔۔جو بولنا ہے مجھ سے بولو۔۔۔۔"وہ بھرم سے گویا ہوئے۔۔۔۔

ہمم"افضل صاحب کی بات سن۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔جز بز" ہوتا۔۔۔گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

دوسری جانب رئی یس صاحب اسپین میں اپنے کسی کام کے سلسلے میں گ ئی ے ہوئے تھے۔۔۔۔

وہاں ان کی اچانک طبیعت بگڑ گ ئی۔۔۔انھیں وہیں کے ہسپتال میں ایڈمٹ کر دیا گیا۔۔۔

جب یہ خبر فہد کو ملی۔۔۔تو وہ پہلی ہی فلائیٹ سے اسپین روانا ہو گیا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اپنے والدین کو لے کر وہ ایک ہفتے بعد ہی اریبہ کے گھر پہنچ گیا تھا۔۔۔۔

شمائلہ بیگم نے اسے یقین دہانی کرائی تھی کے وہ پریشان نہ ہو۔۔۔سب ان پر چھوڑ دے۔۔۔اریبہ کے والدین سے وہ خود نمٹ لیں گی۔۔۔یہی سبب تھا کے وہ نہایت پُر سکون و مطمئن نظر آرہا تھا۔۔۔۔

بہت دیر تک ندا بیگم اور شمائلہ بیگم کی زبردست منہ ماری ہوتی رہی۔۔۔۔

شمائلہ بیگم سوچ کر آئی تھیں.....کے طلاق کی دھمکی دے کر سارے معاملے کو اپنے حق میں کر لیں گی۔۔۔

کیونکہ طلاق ہی واحد حربہ ہے جس سے لڑکی کے ماں باپ سب سے زیادہ ڈرتے ہیں۔۔۔اور جب بیٹی غریب کی ہو۔۔۔تو یہ خوف مزید بڑھ جاتا ہے۔۔۔

ان کے ہوش تو تب اڑے۔۔۔۔جب طلاق کی دھمکی دینے کے باوجود ندا بیگم ذرا بھی جِھمیں۔۔۔

الٹا سامنے سے طلاق مانگ کر۔۔۔انھیں جھکنے پر مجبور کیا۔۔۔

آپ اریبہ کو بلائیں۔۔۔۔اگر وہ کہتی ہے کے اسے طلاق چاہیے تو میں" اِسی وقت اپنے بیٹے سے اسے طلاق دلوادوں گی۔۔۔۔"ثمائلہ بیگم نے اب سارا فیصلہ اریبہ پر رکھا۔۔۔۔کیونکے وہ واقف تھیں۔۔۔۔طلاق کے لفظ سے ہی وہ لڑکی ڈر جائے گی۔۔۔۔

اور خاموشی سے انکے ساتھ واپس جانے کے لیے تیار ہو جائے گی۔۔۔۔

اریبہ کی ماں ہوں میں۔۔۔ بڑے ناز و سے پالا ہے اپنی بیٹی کو میں "
نے۔۔۔۔۔اسے پڑھایا لکھایا اِس قابل بنایا کے وہ اپنے پاوں پر کھڑی
ہو سکے۔۔۔۔پیٹ بھر کر کھانا اسے اپنے گھر میں بھی مل رہا تھا۔۔۔پھر
شادی کر کے تمھارے بیٹے کے ساتھ کیوں بھیجا میں نے ؟؟۔۔۔ظاہر سی
بات ہے اِس لیے کے ہمارا فرض ادا ہو کے ہم نے اپنی اولاد کو گناہ سے بچا کر
ایک جائز طریقہ مہیا کر دیا۔۔۔ جس سے وہ زندگی کو خوشی و مسرت کے
ساتھ خدا کے حکم کے مطابق بسر کر سکے اور اپنی جسمانی ضروریات پوری
کر سکے۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر جب تمھارا بیٹا اپنا فرض ادا کر ہی نہیں
سکتا۔۔۔۔اس کی ضروریات پوری کر ہی نہیں سکتا۔۔۔۔تو پھر میں اپنی
بیٹی کو تمھارے گھر کیوں بھیجوں ؟؟۔۔۔۔۔۔یا تو شریعت کے مطابق

تمھارا بیٹا اپنا ایک سال تک علاج کروائے۔۔۔یا پھر ابھی طلاق دے دے۔۔۔میں اپنی بیٹی کو گھٹ گھٹ کر جینے کے لیے تم لوگوں کے ساتھ نہیں بھیج سکتی۔۔۔"ندا بیگم نے اریبہ سے اچھی طرح پوچھ لیا تھا پہلے ہی۔۔۔۔۔کے وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔۔

اسنے صاف کہا۔۔۔اگر شہریار اپنا علاج کروالیتا ہے اور ایک سال کی مدت میں ٹھیک ہو جاتا ہے تو وہ اس کے ساتھ رہنے کے لیے اب بھی تیار ہے۔۔۔اور اگر وہ تیار نہیں ہوتا علاج کروانے کے لیے۔۔۔تو وہ طلاق چاہتی ہے اس شخص سے۔۔۔

ایک وقت وہ ایک ایسے شخص کے ساتھ رہ سکتی تھی جو جسمانی کمزور ہو۔۔۔مگر ایسے شخص کے ساتھ ہر گز نہیں رہ سکتی جو نفسیاتی طور پر بیمار ہو۔۔۔۔

نفسیاتی طور پر بیمار ہی تو ہے وہ شخص۔۔۔۔۔جسے اتنی سی بات سمجھ نہیں آرہی کے بیماری میں ڈاکٹر کے پاس جایا جاتا ہے۔۔۔بیوی کو مارا پیٹا نہیں جاتا۔۔۔۔

شمائلہ بیگم آگ بگولہ ہو کر طیش کے عالم میں اٹھیں۔۔۔۔

چلو شہریار۔۔۔میں ایک منٹ بھی نہیں رہنا چاہتی یہاں۔۔۔طلاق کے پیپرز جلد پہنچ جائیں گے آپ کے گھر۔۔۔۔"وہ ندا بیگم کو کہتی ہوئی باہر کی جانب چل پڑیں۔۔۔۔

شہریار اپنی ماں کے ساتھ منہ لٹکائے واپس چل دیا۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

صرف دو دن ہی گزرے تھے کے شہریار واپس اریبہ کے گھر آیا۔۔۔۔

اس بار اس کا لہجہ کافی بدلا بدلا تھا۔۔۔۔

انٹی انکل میں وعدہ کرتا ہوں میں آئی یندہ اریبہ پر ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔۔۔۔آپ میری بیوی کو میرے ساتھ بھیج دیں۔۔میں بہت محبت کرتا ہوں اس سے۔۔۔۔یقین جانیں میں ہر ممکن کوشش کرتا ہوں اسے خوش رکھنے کی۔۔۔اور مستقبل میں اور زیادہ کرؤں گا۔۔۔پلیز اسے میرے ساتھ بھیج دیں۔۔۔۔"وہ صوفے پر بیٹھا۔۔۔۔خاصہ شرمندہ لہجے میں۔۔۔۔اریبہ کے والدین کو یقین دہانی کرا رہا تھا کے ان کی بیٹی کو اب بہت خوش رکھے گا۔۔۔۔۔بس وہ اپنی بیٹی اس کے ساتھ بھیج دیں۔۔۔۔

مگر وہ اپنی شرط پر قائم رہے۔۔

بیٹا ہمیں تم سے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔تم بس اپنا علاج شروع" کرواؤ۔۔۔۔پھر چاہے تو اسی دن اپنی امانت لے جاؤ اپنے ساتھ۔۔۔۔ہم ایک سال کا وقت شریعت کے مطابق دینے کے لیے تیار ہیں تمھیں۔۔۔اس میں تم اپنا علاج کرواؤ۔۔۔۔ہمیں یقین ہے اللہ سب بہتر کرئے گا۔۔۔"ندا بیگم اس کا لچکدار و شرمندہ لہجہ دیکھ۔۔۔۔کافی نرم پڑ گئی یں تھیں۔۔۔۔

اپنی بیٹی کا گھر کون سے والدین تباہ کرنا چاہتے ہیں جو وہ چاہتے۔۔۔۔۔اگر شہریار اپنا علاج کروالیتا ہے تو اس سے اچھی کیا بات تھی۔۔۔۔

وہ بس علاج کروانے پر زور دے رہے تھے۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں تیار ہوں علاج کروانے کے لیے۔۔آپ اریبہ کو میرے ساتھ بھیج دیں۔۔۔۔"اس نے نظریں جھکا کر۔۔۔دونوں مٹھیوں میں صوفے کی گدیوں کو پکڑ کر بھینچتے ہوئے۔۔۔دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔۔

اس کے نزدیک علاج کروانے کا مطلب تھا کے وہ مانتا ہے کے وہ بیمار ہے۔۔۔اُس میں عیب ہے۔۔۔۔جو اس کی انا و غرور کو ذرا بھی برداشت نہ تھا۔۔۔۔

اس کی زبان پر اعتبار کرتے ہوئے۔۔ندا بیگم نے اریبہ کو اس کے ساتھ بھیج دیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ جب واش روم سے نکلی تو شہریار کو اپنی دوائی یاں زمین پر پھینکتے ہوئے پایا۔۔۔۔

یہ دوائی یاں کیوں پھینک رہے ہو؟؟۔۔۔" وہ پریشان ہو کر بولی۔۔۔۔"

صرف تمھاری خاطر میں تیار ہوا اپنا علاج کروانے کے لیے۔۔۔۔۔ مگر" کوئی ی فائی دہ نہیں۔۔۔"آج شادی کے بعد پہلی بار وہ اپنی بیوی کے قریب آیا تھا۔۔۔۔ مگر حاصل، لاحاصل ہی رہا۔۔۔۔ جس کے سبب وہ غم و غصے سے پاگل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔

پانچ ماہ ہو چکے تھے سب سے چھپ کر علاج کرواتے کرواتے اسے۔۔۔۔مگر حالت میں کوئی ی بہتری نہیں۔۔۔۔

وہ اریبہ کو اِس لیے واپس نہیں لایا تھا کے اس سے محبت ہے۔۔۔وہ تو معاشرے کے کیے جانے والے سوالات کے ڈر سے لایا تھا۔۔۔۔

کوئی ی اسے نامرد نہ کہے۔۔۔اس خوف سے چھپ کر علاج کروانے تک کے لیے تیار ہوا۔۔۔۔حتی کے اسنے اپنے علاج کا اپنی والدہ تک سے پردہ رکھا۔۔۔۔

وہ علاج کروا رہا ہے یہ بات صرف اریبہ اور اس کے والدین جانتے تھے۔۔۔اور وہ اس بات کو ایسے ہی پردے میں رکھ رہے تھے جیسے کوئی ی اپنے عیب کو رکھتا ہے۔۔۔۔

کوئی ی بات نہیں۔۔۔۔ہم کسی دوسرے ڈاکٹر کو دیکھادیں گے۔۔۔وہ" کوئی ی آخری ڈاکٹر تھوڑی ہے دنیاکا۔۔۔"وہ دل جوئی ی کی نیت سے فورا بولی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔پھر اس کا پورے پانچ مہینے کا کورس کریں گے۔۔۔آفاقہ ہوا تو" ٹھیک۔۔۔ورنہ پھر تیسرے کے پاس جائی یں گے۔۔۔اور میں اسی طرح مزاق بنتا رہوں گا۔۔۔ہے ناں۔۔۔"وہ خاصہ آگ بگولہ ہو کر طنزیہ جواب دہ ہوا۔۔۔

میرا کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔تم غصہ مت کرؤ۔۔۔"اسے غصہ" ہوتے دیکھ۔۔۔وہ گھبرا کر پیچھے ہٹتے ہوئے۔۔۔۔تیزی سے اپنی کہی بات کی وضاحت دینے لگی۔۔۔۔

میں خوب سمجھتا ہوں تیرے مطلب۔۔۔۔تو۔تو انتظار کر رہی ہے ایک" سال گزرنے کا بس۔۔۔تا کے تجھے مجھ سے آزادی مل جائے۔۔۔ہے ناں۔۔۔۔پھر تو خوشی خوشی واپس اپنے منگیتر کے پاس جا سکے۔۔۔جسے دیکھنے کے چکر میں تو روز یونیورسٹی جاتی ہے۔۔"وہ جز بز ہو کر چیختے ہوئے بولا۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔میرا کسی سے کوئی ی تعلق نہیں۔۔۔میں صرف" یونیورسٹی پڑھنے جاتی ہوں"وہ فورا اپنے کردار کی صفائی ی میں چیخ اٹھی۔۔۔۔آخری جملہ خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

پڑھنے؟؟"مقابل نے خاصہ طنزیہ لہجے میں مسکرا کر کہا۔۔۔"جیسے میں" کچھ جانتا نہیں۔۔۔۔ایک بار تو میں نے خود دیکھا ہے تجھے اس کی کار سے

اترتے ہوئے۔۔۔۔خدا جانے اور کیا کیا گل کھلاتی پھرتی ہو گی تو اس کے ساتھ۔۔۔اسی کے پاس جانے کے لیے تڑپ رہی ہے ناں تو۔۔۔۔سب جانتا ہوں میں۔۔۔"

"اب تم حد پار کر رہے ہو۔۔۔اپنا غصہ میرے کردار پر کیچڑ اچھال کر مت نکالو۔۔۔بیوی ہوں تمھاری۔۔۔۔تمہاری امانت کی ہر دم حفاظت کی ہے میں نے چاہے گھر میں ہوں یا باہر۔۔۔۔"اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔

اس سنگ دل کے سامنے روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"مگر مچھ کے آنسو۔۔۔۔تجھ جیسی غریب گھر کی لڑکیوں کو میں خوب جانتا ہوں۔۔۔۔"وہ طنزیہ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا؟۔۔۔۔۔میں تمھاری خاطر ڈیڑھ سال سے" صبر کر رہی ہوں مگر تمھیں اِس کی کوئی ی قدر نہیں۔۔۔"وہ شکوتا۔۔۔اس ظالم کو دیکھ۔۔۔روتے ہوئے بول کر۔۔۔کمرے سے باہر چلی گ ئی۔۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

شہریار کو یہ خوف اندر ہی اندر مارے جا رہا تھا کے اریبہ اسے چھوڑ جائے گی۔۔۔اور جب لوگ اس سے وجہ پوچھیں گے۔۔۔تو وہ سب کو بتادے گی کے وہ نامرد ہے۔۔۔

اریبہ اس کی توقعات سے بالکل مختلف نکلی تھی۔۔۔اس کے نزدیک غریب کی بیٹی ہونے کے باوجود بھی اُس لڑکی میں کوئی ی لچک نہ تھی۔۔۔۔

والدین کی میٹنگ تو وہ پہلے ہی بیٹھا چکی تھی۔۔۔کہیں طلاق لینے کورٹ نہ پہنچ جائے۔۔۔یہ خوف اسے پاگل کر رہا تھا۔۔۔۔

او۔۔۔ہو۔۔۔شہریار صاحب نے آج کیسے یاد کر لیا ہم غریبوں کو۔۔۔"اس نے پریشان ہو کر اپنے ایک دوست کو فون کیا۔۔۔

پہلے تو وہ اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا رہا۔۔۔

اچھا سن۔۔۔اگر مرد کو کسی عورت کی زبان پر لگام ڈالنی ہو تو کیا" کرئے۔۔۔"اس نے باتوں ہی باتوں میں پوچھا۔۔۔۔

مارئے۔۔۔"دوسرے جانب سے تیزی سے جواب آیا۔۔۔"

یارمارنے سے کچھ نہیں ہوتااور معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔۔۔"وہ منہ "
بسور کر گویاہوا۔۔۔

میرے یار۔۔۔مارنا بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔۔۔ایک پیار والا۔۔۔جو"
آپ نے ہلکاسہ تھپڑ جڑ دیااس کے چہرے پر۔۔۔اور ایک ہوتا ہے روح تک
تڑپ اٹھے ایسامارنا۔۔۔پیار سے مارنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔عورت اور
شیر ہوتی ہے۔۔۔مگر جب اسے ایسامارا جائے کے اس کی روح تک کانپ
اٹھے۔۔۔تو پھر کتنی بڑی زبان والی عورت ہو۔۔۔۔لگام پکی
سمجھ۔۔۔۔"بہت سے جاہل مرد مار پیٹ کو ہی عورت پر فتح سمجھتے

ہیں۔۔۔۔بد قسمتی سے شہریار کا دوست بھی ان ہی مردوں میں سے تھا۔۔۔۔

اور اگر اس نے طلاق لے لی تو۔۔۔" وہ اپنا ڈر ظاہر کرنے لگا۔۔۔"

ارے ایسا کچھ نہیں ہوتا۔۔۔بلکے مارنے کے بعد تو الٹا دھمکی دے" دینا۔۔۔کے طلاق دے دوں گا۔۔۔پھر دیکھنا۔۔۔طلاق کے خوف سے بالکل تیر کے مانند سیدھی ہو جائے گی۔۔۔۔" وہ پُر اعتمادی سے گویا ہوا۔۔۔۔

اس کی پُر اعتمادی شہریار کو حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

طوطے کو جو سبق پڑھا دیا جائے وہ وہی بولتا ہے ویسا ہی کچھ حال شہر یار کا تھا۔۔۔

شہر یار۔۔۔۔ تم پلیز دوائی دوبارا اسٹارٹ کر لو۔۔۔۔ایسے درمیان میں" علاج چھوڑنا ٹھیک نہیں۔۔۔۔" وہ بیڈ پر اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے۔۔۔ منتی لہجے میں بولی۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو رہا ان دوائی یوں سے۔۔۔۔۔اور اب دوبارا ان دوائی یوں کا" مجھ سے بولنا بھی مت۔۔۔میں نہیں کروا رہا کوئی ی علاج ولاج۔۔۔۔" وہ جز بز ہو کر گویا ہوا۔۔۔۔

ایسے مت بولو۔۔۔ تمھارا علاج لگ کر کروانا ضروری ہے۔۔۔"وہ" پریشان ہو کر۔۔۔

اور اگر میں نہ کروائوں تو؟؟۔۔۔"وہ اڑیل لہجے میں۔۔۔"

اور کیوں نہیں کروائو گے؟؟۔۔۔کیا زندگی بھر تمھیں اِسی طرح رہنا" ہے؟؟۔۔۔"وہ بھی انسان تھی۔۔۔۔جسمانی ضرویات کا انسان کے نیک و بد ہونے سے کوئی ی تعلق نہیں۔۔۔شیطان سب کے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔غلط خیالات و وسوسے سب کو آتے ہیں۔۔۔

وہ صرف خود کو کام کی مشین بنا کر رکھتی تھی۔۔۔مگر اس طرح کب تک جیا جا سکتا تھا؟؟۔۔ہر انسان پیار کا متلاشی ہوتا ہے۔۔۔۔اگر اُس کا دل بھی محبت کی آرزو رکھ رہا تھا تو اِس میں کیا غلط تھا؟؟۔۔۔۔

اس کے جھنجھلا کر پوچھتے ہی۔۔۔مقابل بیڈ سے اتر کر کھڑا ہوا۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔بہت جلدی ہے اپنے منگیتر کے پاس جانے کی؟؟۔۔۔"وہ"
دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔۔

"تم بات کو کہاں سے کہاں لے جا رہے ہو۔۔۔ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتا ہر بات کو تم فہد سے کیوں جوڑ دیتے ہو؟؟۔۔۔۔۔میں پہلے بھی بتا چکی ہوں تمھیں۔۔۔ہم بچپن کے دوست تھے۔۔۔۔۔منگنی کے درمیان بھی ہمارے درمیان کوئی ی غلط رشتہ نہیں تھا۔۔۔اور منگنی میں نے خود توڑی ی تھی۔۔۔پھر میں بھلا کیوں دوبارا اس کے پاس جانے لگی۔۔۔"

کیونکے زیادہ ہی گرمی آگ ئی ہے تم میں۔۔۔۔مجھے اچھی طرح پتا ہے تم" ڈاکٹر کی بنی فائی ل کو ثبوت کے طور پر استعمال کرنے کے لیے بیٹھی ہوئی ی ہو۔۔۔تاکے دنیا کو چیخ چیخ کر میرے راز ثبوت کے ساتھ بتا سکو۔۔۔۔" وہ دن بہ دن احساس کمتری کا شکار ہوتا جارہا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ اریبہ کے بدنام کر کے چھوڑ دینے کا خوف اس کے سر پر سوار رہتا۔۔۔۔

۔جس کی وجہ سے وہ اریبہ کے متعلق بس برا سوچتا۔۔۔۔۔ہمیشہ اس سے بدظن رہتا۔۔۔۔

اسے اپنی بیوی کی اچھائی یاں نظر آنا بالکل بند ہو چکی تھیں۔۔۔۔

یہ کیا بول رہے ہو تم؟؟۔۔۔میں نے تو کبھی ایسا سوچا تک" نہیں۔۔۔۔" وہ فوراہی بیڈ سے اتر کر۔۔ جھنجھلاہٹ کے ساتھ گویا ہوئی ی۔۔۔

وہ سمجھا سمجھا کر تھک چکی تھی اس شخص کو۔۔۔کے بس اس کا ساتھ پانے کی چاہ ہے۔۔۔۔

اس کے ساتھ ایک خوشحال زندگی گزارنے کی چاہ ہے۔۔۔

سب چالاکیاں سمجھتا ہوں میں تجھ جیسی لڑکیوں کی۔۔۔ مگر مائے ڈئی یر" وائی ف۔۔۔ مجھ سے چھٹکارے کا خیال اپنے ذہن سے بالکل نکال دو۔۔۔ تم صرف میری ہو۔۔اور میری ہی رہو گی۔۔واپس اپنے منگیتر کے

پاس جانے کا خواب اب کبھی پورا نہیں ہو گا تمھارا۔۔۔۔" دانت پیس کر۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے وہ اپنے پینٹ کی بیلٹ کھولنے لگا۔۔۔۔

ی۔۔یہ ک۔۔۔۔کیا کر رہے ہو تم؟؟۔۔"اسے بیلٹ کھولتا دیکھ۔۔۔وہ" خوفزدہ ہو کر ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

تمھاری زبان و خواہشات پر لگام ڈال رہا ہوں۔۔۔۔۔"بس اس کا جملہ سننا" تھا کے وہ خوفزدہ ہو کر۔۔۔کمرے سے باہر بھاگنے کی نیت سے پلٹی۔۔۔۔

ابھی وہ ایک قدم بھی نہ چل سکی تھی۔۔۔۔کے ظالم نے پیچھے سے بیلٹ سے زوردار وار اس کی نازک کمر پر کیا۔۔۔۔

اللہ"وہ درد سے کراہ اٹھی۔۔۔۔"

مگر اس ظالم کا ہاتھ نہ رکا۔۔۔۔

اس نے پھر زوردار وار کیا۔۔۔۔

وہ چیخنے لگی۔۔۔۔

اس کی چیخوں کی آواز سن۔۔۔باہر لاونج میں بیٹھے لوگ پریشان ہوئے۔۔۔

حریم تیزی سے اٹھ کر اس کے کمرے کی جانب دوڑی ی۔۔۔اس کے پیچھے شمائی لہ بیگم ان کے شوہر اور مسٹر مہروز بھی۔۔۔۔

دروازہ کھولو۔۔"کمرے سے مسلسل چیخنے کی آوازیں آرہی"
تھیں۔۔۔۔جو کسی کا بھی دل ہلا دینے کے لیے کافی تھیں۔۔۔ مگر اس ظالم کو
ترس نہیں آرہا تھا اس نازک صفت جان پر۔۔۔۔

حریم نے دروازہ کھولنا چاہا۔۔۔ مگر دروازہ لاک تھا۔۔۔وہ دروازہ زور زور
"سے بجاتے ہوئے چیخی۔۔۔۔"کھولو۔۔۔۔

شہریار۔۔۔یہ آوازیں کیسی ہیں؟؟۔۔۔دروازہ کھولو۔۔۔"شمائلہ بیگم"
بھی دروازہ بجانے لگیں۔۔۔۔

آئندہ اگر تیری زبان پر میرے علاج کی بات بھی آئی تو طلاق دے"
دوں گا تجھے۔۔۔ سمجھی۔۔۔"وہ مار مار کر اسکی نازک ودودھیائی کمر پر نیل
ڈال چکا تھا۔۔۔۔

اس کی جلد اِس قدر حساس تھی کے اس سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔۔

اپنے نزدیک جب وہ ظالم مطمئن ہوا۔۔۔کے وہ کافی اچھا سبق سیکھا چکا ہے اُس دوشیزہ کو۔۔۔تب جا کر اس نے بیلٹ اپنی پینٹ میں لگائی ی۔۔۔

وہ فرش پر منہ کے بل گرئی ی ہوئی ی تھی۔۔۔

وہ دھمکی آمیز لہجے میں کہتا ہوا۔۔۔بڑی شان سے دروازہ کھولنے بڑھا۔۔۔

یہ سب کیا ہے؟"شمائی لہ بیگم حیران ہو کر۔۔۔۔"

کچھ نہیں۔۔۔زبان لڑا رہی تھی مجھ سے۔۔۔اس لیے سبق سیکھایا ہے" اسے۔۔۔" وہ لاپرواہی سے کہ کر۔۔۔گھر سے نکل گیا۔۔۔۔

جبکے وہ نازک وجود فرش پر پڑا کراہ رہا تھا۔۔۔۔

حریم نے فوراہی فیملی ڈاکٹر کو کال کی۔۔

وہ نازک صفت درد کی شدت سے بے ہوش ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

جب اسے ہوش آیا۔۔۔تو اس نے حریم کو اپنے ساتھ کمرے میں پایا۔۔۔۔

وہ پیٹ کے بل بیڈ پر لیٹی ہوئی ی تھی۔۔۔نرس اس کی کمر پر دوائی ی لگا رہی تھی۔۔۔اُسی حالت میں درد سے کراہتے ہوئے

اس نے حریم سے اپنا سیل مانگا۔۔۔۔

حریم واقف تھی وہ اپنی ماں کو کال کرے گی۔۔۔ شمائلہ بیگم اِسی وجہ سے اس کا سیل اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئی یں تھیں۔۔۔۔تا کے وہ اپنی ماں کو کچھ نہ بتا سکے۔۔۔۔

میرا لے لو۔۔۔۔" وہ علم رکھتی تھی کے شمائلہ بیگم کو اگر پتا چلا کے اس" نے مدد کی اریبہ کی۔۔تو وہ اسے چھوڑئی یں گی نہیں۔۔۔۔

مگر اس بیچاری کی حالت دیکھ۔۔۔شدت سے ترس آیا۔۔۔۔

یہی سبب تھا کے اپنی پرواہ کیے بغیر۔۔۔۔اسنے اپنا سیل اس کے آگے کر دیا۔۔۔۔

اریبہ نے ندا بیگم سے صاف کہا۔۔۔کے وہ آکر لے جائی یں اسے اِس جہنم سے۔۔۔وہ طلاق کے سوا اب کچھ نہیں چاہتی اس شخص سے۔۔۔۔

اس کے والدین فوراہی اسے لینے پہنچ گ ئی ے تھے۔۔۔۔

شمائی لہ بیگم اوران کے ہسبینڈ اریبہ کو لے جانے نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

بہت لڑائی ی ہوئی ی۔۔۔۔

آخر میں افضل صاحب نے پولیس اور میڈیا کے پاس جانے کی دھمکی دی تو شمائی لہ بیگم مجبور ہوئی یں اریبہ کو ان کے ساتھ جانے دینے پر۔۔۔۔

ندا بیگم اور افضل صاحب اسی رات اپنی بیٹی کو اپنے گھر لے آئے۔۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔۔"ہر بار کی طرح اس نے اریبہ کو خواب میں چیخ چیخ کر روتا ہوا" دیکھا تھا۔۔۔ جس کے سبب وہ اس کا نام پکارتے ہوئے نیند سے بیدار ہوا۔۔۔

اس کا سانس پھول رہا تھا۔۔۔۔

سخت سردی کے باوجود اس کا جسم پسینوں سے شرابور تھا۔۔۔۔

یااللہ وہ جہاں بھی رہے خوش رہے۔۔۔۔"بہت دیر تک وہ حواسوں پر" چھائی ی رہی۔۔آج بھی اس حسین دلربا کا دولہن والا روپ اس کی آنکھوں میں رہتا تھا۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر مسلتے ہوئے۔۔۔دعا گو ہوا۔۔۔۔

کمرے میں مکمل اندھیرا چھایا ہوا دیکھ۔۔۔وہ گھڑی دیکھے بغیر ہی سمجھ گیا تھا کے فجر کا وقت ابھی نہیں ہوا۔۔۔۔

اس لیے تہجد میں اس کی خوشحال زندگی کی دعا مانگنے کے لیے اپنا نرم بستر چھوڑ کر اٹھا۔۔۔

وہ لڑکی کیا علم رکھتی ہو گی۔۔۔کے کوئی ی پردیس میں بیٹھا صرف اس کی خوشی بھری زندگی کے لیے تہجد میں دعا کرتا ہے۔۔۔۔

اسکا گمان یہی تھا کے وہ بھول چکی ہو گی اسے اب تک۔۔۔۔

یہی سوچ کر۔۔۔۔اداسی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔بیڈ سے اتر کر چل دیا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

💞*Husny Kanwal*💞

پتا ہے امی جب شہریار نے مجھے پہلا بیلٹ مارا اور میں درد کی شدت سے چیخی" تو مجھے سب سے پہلے کون یاد آیا" اسکی والدہ کمر پر دوائی ی لگا رہی تھی۔۔۔تکلیف کی شدت سے وہ مسلسل کراہ رہی تھی۔۔۔اس لیے ندا بیگم

اسے باتوں میں لگانے لگیں تاکے اس کا دماغ بٹے۔۔۔۔باتوں ہی باتوں میں اس نے اپنی والدہ سے۔۔۔۔پیٹ کے بل لیٹے ہوئے۔۔۔اداسی سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

میں؟؟۔۔۔یا فہد؟؟۔۔"انھوں نے اپنے گمان کے مطابق دو جواب" دیے۔۔۔۔۔۔۔

نہ آپ۔۔۔نہ فہد۔۔۔۔مجھے اس وقت صرف اپنا ای یاد آیا۔۔۔وہ اکثر" بتاتا تھا مجھے۔۔۔کے خواب میں مجھے چیخ چیخ کر روتے ہوئے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔تب میں مزاق سمجھتی تھی۔۔۔مگر اس بیلٹ کے پہلے ہی وار سے میرے منہ سے از خود جو تکلیف کے سبب چیخ بلند ہوئی ی۔۔۔اس نے مجھے ای کے خواب کی یاد دلائی ی۔۔۔۔۔مجھے لگتا تھا کے وہ ٹائی م پاس کرتا

ہے۔۔۔لیکن اس دن لگا نہیں۔۔۔۔وہ سچا تھا۔۔۔۔۔۔"اس نے کھوئے کھوئے انداز میں جواب دیا۔۔۔

مگر سوچتی ہوں۔۔۔کیونکر نظر آتی تھی میں اسے؟؟۔۔۔میرا اور اسکا تو" کوئی ی واسطہ ہی نہیں۔۔۔۔۔میں کہاں اور وہ کہاں۔۔۔۔وہ کیا چیز تھی جس نے اس کے خوابوں میں میری جگہ بنائی ی؟؟۔۔۔"وہ الجھی ہوئی ی تھی۔۔۔

بہت سارے سوالات تھے ذہن میں۔۔۔مگر جواب کہیں نہیں۔۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔۔۔شاید اس کی محبت بہت سچی ہو۔۔۔اتنی سچی۔۔۔کے" محبت میں الہام ہونے لگے اسے۔۔"ان کا جواب توقع کے بالکل بر خلاف تھا۔۔۔وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

محبت؟؟۔۔۔مجھ سے؟؟۔۔۔۔کیا باتیں کر رہی ہیں آپ؟؟۔۔۔۔وہ"
نیویارک کا لڑکا مجھ جیسی غریب کی بیٹی سے بھلا کیوں محبت کرنے
لگا؟؟۔۔۔دنیا میں خوبصورت لڑکیوں کا کال نہیں پڑا ابھی۔۔۔۔اس نے تو
دعوئے محبت کبھی نہ کیا۔۔۔۔پھر آپ نے کہاں سے سچی محبت والہام کی
باتیں شروع کر دیں؟؟" وہ الجھ کر۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔۔تجسس سے
تمسخرانہ انداز میں استفسار کر رہی تھی۔۔۔۔

کیونکے تمھاری مایوں سے ایک دن پہلے ایک کارڈ اور سفید پھول آئے"
تھے۔۔۔۔اس میں اردو میں لکھا تھا۔۔۔" وہ نہایت شرمندگی سے بتانے
لگیں۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔کارڈاور پھول؟؟۔۔۔آپ نے مجھے پہلے تو کبھی نہیں بتایااِس" بارے میں"اپنی والدہ کی بات سن۔۔۔اسکے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔کیونکے تمھاری شادی سر پر تھی۔۔۔۔مجھے لگا تم ڈسٹرب ہو جاؤ" "گی اگر تم نے وہ کارڈ پڑھا۔۔۔

اور کیا لکھا تھا اس کارڈ میں؟؟"اس نے خاصہ تجسس سے استفسار کیا۔۔۔"

تم خود پڑھ لینا۔۔۔میں تمھیں دے دوں گی۔۔۔میں نے اسے اسٹور میں" تمھارے میک۔بک کے پاس ہی رکھ دیا تھا۔۔۔۔"بس ان کا اتنا کہنا تھا۔۔کے وہ تیزی سے اپنی ساری تکلیف بھول کر اٹھی۔۔۔

کہاں جارہی ہو؟؟۔۔۔لیٹو دوائی لگواؤ۔۔۔۔"اسے باہر کی جانب "
پھرتی سے جاتا دیکھ۔۔۔ندا بیگم بڑے اشتیاق سے استفسار کرنے
لگیں۔۔۔۔ساتھ ساتھ اسے دوائی لگوانے کا بھی حکم صادر کیا۔۔۔۔

اس کارڈ کو دیکھنے۔۔۔"وہ کہہ کر کمرے سے نکل گئی۔۔۔"

اپنی تکلیف کی پرواہ کیے بغیر۔۔۔وہ اسٹور۔روم سے اپنا میک بک اور وہ کارڈ
اٹھا کر لائی جو سفید لفافے میں بند تھا۔۔۔۔

اسے اپنے کمرے میں لا کر۔۔۔اک لمحے کی دیری کے بغیر لفافے سے
نکالا۔۔۔۔

وہ کارڈ دل شیب کا بنا ہوا تھا۔۔۔جس میں واضح طور پر بڑے لفظوں میں انگریزی میں آئی ی لو ویو تحریر تھا۔۔۔۔

اس کا دل کارڈ کو دیکھتے ہی اسپیڈ پکڑ گیا۔۔۔

اتنی زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا کے گمان ہوا کے باہر نکل آئے گا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ نا جانے کیوں کارڈ کھولتے وقت ٹھنڈے پڑنے لگے۔۔۔

کارڈ کھولا۔۔۔تو اس کی خوبصورت وسادہ تحریر نمودار ہوئی ی۔۔۔۔

کارڈ کا اندورنی حصہ سفید تھا۔۔۔جس شپر بال پین سے لکھا ہوا الگ ہی چمک رہا تھا۔۔۔۔

اس نے بے صبری ہو کر تیزی سے پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔

اَلسَلامُ عَلَیکُم۔۔۔کیا ہو گیا ہے؟؟۔۔میری ای میلز کا جواب کیوں نہیں'' دے رہی ہو؟؟۔۔۔کوئی ی ناراضگی ہو گ ئی ہے کیا مجھ سے؟؟۔۔۔۔میں بہت پریشان ہو گیا ہوں۔۔۔۔کم از کم بندہ ناراض ہونے کی وجہ تو بتائے سامنے والے کو۔۔۔۔تا کے وہ معافی تو مانگ سکے۔۔۔۔تم میلز کا جواب تو دے نہیں رہیں۔۔۔اس لیے میل کی جگہ کارڈ کے ذریعے تم تک اپنے دل کی بات پہنچا رہا ہوں۔۔۔۔۔تم اچانک غائ ب کیا ہوئی یں میں تو پاگل سہ ہو گیا۔۔۔۔کسی کام میں دل نہیں لگتا۔۔۔۔میری سوچ سے شاید کہیں زیادہ محبت ہے مجھے تم سے۔۔۔۔اتنی زیادہ کے تمھارا جواب نہ

آنے کے باوجود بھی دیوانوں کی طرح تمھیں صبح شام میلز کرتا ہوں۔۔۔۔۔اپنے دل کو تسکین و سکون دینے کے لیے تھماری پرانی میلز پڑھتا رہتا ہوں۔۔۔۔۔میرا حال بہت برا ہے۔۔۔۔ترس کھالو تھوڑا مجھ پر ۔۔۔۔ناراضگی ختم کرؤ پلیز۔۔۔۔۔مجھے لو ولیٹر لکھنا نہیں آتا۔۔۔۔۔تم میری پوری زندگی کا پہلا لو ولیٹر ہے اور یقینا آخری اچھی طرح واقف ہو یہ بھی۔۔۔۔۔اِس لیے جو دل میں آرہا ہے وہ لکھتا چلا جارہا ہوں۔۔۔۔اور ہاں میں پھر یاد دلا رہا ہوں تمھیں۔۔۔میں تمھارے گھر آرہا ہوں۔۔۔۔ میل تم پڑھ بھی رہی ہو یا نہیں میں نہیں جانتا۔۔۔اس لیے میل کے ساتھ ساتھ کارڈ میں بھی لکھ رہا ہوں۔۔۔کے کل میں تمھارے گھر کے دروازے پر پہنچ جاؤں گا۔۔۔۔اگر تم بھی میرے متعلق جذبات رکھتی ہو تو کارڈ اور یہ سفید پھول لے کر۔۔۔گھر سے باہر آجانا۔۔۔۔میں سمجھ جاؤں گا۔۔۔۔اور اگر تم پھول اور کارڈ لے کر باہر نہیں آئی یں۔۔۔تو بھی کوئی ی بات نہیں۔۔۔کوئی ی بوجھ نہیں لینا اپنے دل پر۔۔۔۔۔میں اسے اپنی ایک طرفہ

محبت سمجھ کر۔۔۔خاموشی سے واپس لوٹ جاؤں گا۔۔۔آئی لو ویو بہت سارا۔۔۔فقط۔۔۔۔ تمھارا ای۔۔۔۔"اسکا کارڈ پڑھتے ہی چہرے پر بڑی سی مسکان بکھر ئی ی۔۔۔جب کے آنکھیں از خود آنسو بہانے لگی تھیں۔۔۔۔

اب سمجھ آیا تھا کے وہ پردیسی اچانک کیوں آیا تھا۔۔۔اور خاموشی سے بغیر ملے واپس کیوں لوٹ گیا۔۔۔۔

سوائے پچھتاوے کے اب کچھ نہیں تھا اِن ہاتھوں میں۔۔۔یہ سوچ کر۔۔۔۔وہ اداسی سے روتے ہوئے مسکرانے لگی۔۔۔

اس کارڈ کو اپنے دل کے مقام سے لگا کر۔۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گ ئی۔۔۔۔

کاش اس کی ماں ڈیڑھ سال پہلے یہ کارڈ اسے دے دیتیں۔۔۔تو یقیناً آج وہ اِس مقام پر نہ ہوتی۔۔۔۔

اس نے اپنا میک۔ بک کھولا۔۔۔۔تو میلز کی لائن لگی ہوئی ی تھی۔۔۔

وہ بھی دیوانگی کی انتہا پر تھی۔۔۔۔شروع سے میل پڑھنا اسٹارٹ کی۔۔۔۔

اس کی آخری میل پڑھتے پڑھتے رات کے چار بج گ ئی ے تھے۔۔۔۔کمر درد سے پھٹ رہی تھی۔۔۔ مگر دل ان میلز کو چھوڑنے کے لیے بالکل تیار نہ تھا۔۔۔۔

اس کی آخری میل بارات والی تاریخ کی تھی۔۔۔۔۔جس میں فقط ہمیشہ خوش رہنے کی دعا تھی۔۔۔۔۔

ان میلز کو پڑھ کر وہ شدید رنج و پچھتاوے میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔۔مگر گزرا ہوا وقت واپس کہاں آیا کرتا ہے۔۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

شہریار بار بار اس کے گھر کے چکر لگا رہا تھا۔۔۔۔اور اس کے والدین کے لاکھ کہنے پر بھی طلاق دینے کے لیے راضی نہ تھا۔۔۔۔

اس نے ایک ہی ضد پکڑ رکھی تھی کے اریبہ سے خود بات کرئے گا۔۔۔۔

انٹی۔۔۔۔وہ میری بیوی ہے۔۔۔۔مجھے اس سے ایک بار بات تو کر لینے دیں۔۔۔۔" وہ آج پھر گھر کے دروازے پر کھڑا ندا بیگم سے اصرار کر رہا تھا کے اسے اریبہ سے ملنے دیا جائے۔۔۔۔

کیوں بار بار یہاں آ کر اپنا اور ہمارا تماشہ بناتے ہو۔۔۔۔اسے طلاق دے کر" جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے ہماری۔۔۔۔۔"ندا بیگم خاصہ جز بز ہو کر بولیں۔۔۔۔

کیسی ماں ہیں آپ؟؟۔۔اپنی بیٹی کا گھر خود اجاڑنے پر تلی ہیں۔۔۔ارے" ہاں۔۔۔میں بھول کیسے گیا۔۔۔۔۔اریبہ کے کمائی ی سے تو آپ کا گھر چلتا ہے۔۔۔۔۔آپ تو یہی چاہیں گی کے اس کی طلاق ہو جائے تا کے آپ اور آپ کا نکٹھو شوہر آرام۔سے اس کی کمائی ی زندگی بھر بیٹھ کر کھا سکیں۔۔۔۔مگر میں بتا دوں۔۔۔میں آپ کو اپنی اور اپنی بیوی کی زندگی برباد

نہیں کرنے دوں گا۔۔۔"وہ دانستہ طور پر چیخ چیخ کر بول رہا تھا تاکے سارے محلے والے سنیں۔۔۔۔

شہریار۔۔۔"اچانک ندا بیگم کے پیچھے سے سخت آواز آئی ی۔۔۔"

اریبہ تم اندر جاؤ۔۔۔"اسے دیکھتے ہی ندا بیگم تیزی سے گویا ہوئی یں۔۔۔"

نہیں امی۔۔۔مجھے بات کر لینے دیں۔۔۔۔"وہ کہتی ہوئی ی۔۔۔اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔"

اندر کمرے میں چل کر آرام سے بات کرتے ہیں۔۔۔"شہریار کی تو جیسے آنکھیں چمک اٹھی تھیں اس دوشیزہ کو دیکھتے ہی۔۔۔وہ نرمی سے گویا ہوا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔" وہ کہہ کر۔۔۔اندر کی جانب چل دی۔۔۔ندا بیگم کو"
ناچاہتے ہوئے بھی اسے اندر آنے کا راستہ دینا پڑا۔۔۔۔

وہ چہرے پر فتح یابی کی سی مسکراہٹ لیے۔۔۔۔اندر کمرے کی جانب۔۔۔۔
اس دوشیزہ کے پیچھے بڑھا۔۔۔۔

بولو" وہ کمرے میں آتے ہی۔۔اسکی جانب پلٹ کر۔۔۔ سنجیدگی سے"
بولی۔۔۔۔

اس لمحے اس دوشیزہ کی آنکھیں نہایت بیگانی معلوم ہوئی یں شہریار کو۔۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔تمھیں کھونے" کے خوف نے میری نیندیں اڑا دی ہیں۔۔۔۔میں نہیں جی سکتا تمھارے بغیر۔۔۔"وہ اگلے ہی لمحے اس کے گلے سے آ لگا۔۔۔۔

نہایت روہانسہ لہجے میں اظہار محبت کرنے لگا۔۔۔۔جو اس نے پہلے کبھی نہ کیا تھا۔۔۔۔

مگر مقابل اپنے دل میں اس کے لیے کوئی نرم گوشہ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

وہ بس اس کی بات خاموشی سے بت بنے سنتی رہی۔۔۔۔

دوائی یوں سے کوئی ی فائی دہ نہیں ہو رہا تھا اس لیے میں ڈر گیا۔۔۔یہ" خوف کے تم مجھے چھوڑ جاؤ گی مجھے پاگل کر رہا تھا۔۔۔بس اس لیے تمھیں مارنے کی غلطی کر بیٹھا۔۔۔مگر قسم سے۔۔۔آئی یندہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔یقین کرؤ میرا۔۔۔۔۔۔"وہ گلے سے ہٹ کر۔۔۔اس کے چہرے پر اپنے ہاتھوں کا پیالہ بنا کر۔۔۔۔۔مقابل کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔۔خود پر یقین دہانی کرانے لگا۔۔۔۔

ہو گیا؟۔۔یا اور کچھ کہنا ہے؟؟؟"اس حسین دوشیزہ نے بغیر چہرے پر" کوئی ی تاثر لائے استفسار کیا۔۔۔۔

کیا تم مجھے ایک موقع اور نہیں دے سکتیں؟"وہ پُر امید نگاہوں سے اسکے" وجود کو تکتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔بالکل نہیں۔۔۔۔"اس نے سختی سے اس کے دونوں ہاتھ اپنے" چہرے سے ہٹاتے ہوئے۔۔۔۔سپاٹ سے لہجے میں کہا۔۔

مجھے طلاق دو۔۔۔ابھی۔۔۔اسی وقت۔۔۔۔تمھیں موقع دینے کا" مطلب ہے خود کو اندھے کوئی یں میں دھکیلنا۔۔۔اس بار تو میں زندہ بچ آئی ی مگر مجھے ڈر ہے کے اگلی بار تمھارا خوف مجھے پنکھے سے نہ لٹکا دے۔۔۔۔"اس کے کہتے ہی مقابل تیزی سے احتجاجا چیخا۔۔۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔۔میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔"

تم جیسا خود غرض انسان محبت کا مطلب بھی جانتا ہے؟؟؟۔۔۔۔مجھ سے" محبت نہیں کرتے تم اور یہ بات ہم دونوں اچھی طرح جانتے ہیں اس لیے بار بار جھوٹ بول کر اپنا آپ میری نظروں میں مزید نہ گراؤ۔۔۔۔۔تم

صرف اپنا عیب چھپانے اور دنیا کے سامنے اپنا بھرم بنائے رکھنے کے لیے یہ "رشتہ قائم رکھنا چاہتے ہو۔۔۔مگر میری جانب سے معذرت۔۔۔۔۔

اریبہ پلیز۔۔۔۔"وہ التجائی انداز میں۔۔۔"

دیکھو شہریار اچھا ہے کے بات یہی ختم ہو جائے۔۔۔میں تم پر اپنا حق مہر" بھی معاف کرتی ہوں۔۔۔مجھے طلاق دو۔۔۔مجھے اور کچھ نہیں چاہیے تم سے۔۔۔۔"اس نے خاصہ سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

کبھی نہیں۔۔۔"وہ قطعی انداز میں برہم ہو کر گویا ہوا۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔پھر میں کورٹ جاؤں گی۔۔۔۔"

تم ایسا نہیں کر سکتیں۔۔۔۔"مقابل دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔"

کورٹ میں بات پہنچتے ہی۔۔۔بات اس کے ہاتھ سے مکمل نکل جائے گی۔۔۔ساتھ ساتھ میڈیا میں اچھلنے کا ڈر بھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔تو آزمالو۔۔۔دو راستے ہیں تمھارے پاس۔۔۔۔۔۔یا تو" اس کمرے میں مجھے طلاق دو۔۔۔اور خاموشی سے ہم دونوں اپنی راہیں الگ کرلیں۔۔۔۔۔۔یا پھر میرے ساتھ کورٹ چلو۔۔۔۔دنیا کے سامنے دونوں تماشہ بنیں۔۔۔۔۔"اس نے نہایت سادہ جملوں میں بہت گہرئی ی وارننگ دے دی تھی۔۔۔۔

یقینا مقابل کورٹ جانے کے لیے کسی صورت راضی نہیں ہونے والا تھا۔۔۔۔

یہ تمھارا آخری فیصلہ ہے؟؟"اس نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد۔۔۔نہایت سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔"کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے اثبات میں سر"
ہلایا۔۔۔۔

اس کے لیے آسان نہیں تھا اپنا گھر خود اپنے ہاتھ سے توڑنا۔۔مگر اب اس بوسیدہ گھر کو توڑنا ضروری تھا۔۔۔ورنہ کوئی ی بعید نہیں کے اِس بوسیدہ گھر کی دیواریں اس کے سر پر آن گرتیں۔۔۔اور اسے پہلے سے بھی زیادہ لہولہان کر ڈالتیں۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک ماحول پر خاموشی کا راج رہا۔۔۔۔

پھر بلا آخر شہریار نے خاموشی توڑی ی۔۔۔اور اسے اپنے نکاح سے آزاد کر دیا۔۔۔۔

اس نے تین طلاقیں دیں۔۔۔اور اسے کمرے میں تنہا چھوڑ کر پاؤں پٹکتا ہوا چلا گیا۔۔۔۔

اسے لگا تھا وہ بہت مضبوط ہے وہ نہیں روئے گی۔۔۔۔ مگر ایسا نہ ہوا۔۔۔۔ اس کے جاتے ہی وہ مزید اپنے قدموں پر کھڑی نہ رہ سکی۔۔۔

وہ زمین پر بیٹھ کر چیخ چیخ کر رونے لگی۔۔۔اسے آج فہد کی والدہ کے بولے ہوئے سخت جملے شدت سے یاد آرہے تھے۔۔۔۔۔

یقیناً لوگ تو یہی کہیں گے۔۔۔۔کے گھر نہیں بسا سکی اپنا۔۔۔۔

یہ تلخ زبان چلا کر روح کو چھلی کرنے والے لوگ کیا جانیں کتنی کوشش کی تھیں اپنا گھر بسائے رکھنے کی۔۔۔۔

اریبہ کیا ہوا بیٹا؟؟۔۔۔"اسکی چیخ چیخ کر رونے کی آوازیں سن۔۔۔ندا بیگم" پریشان ہو کر تیزی سے کمرے میں آئی یں۔۔۔۔

وہ ان کے سینے سے لگ کر بس ایک ہی جملہ رو رو کر کہتی رہی۔۔۔۔"امی۔۔میں اپنا گھر نہیں بسا سکی۔۔۔امی۔۔۔میں اپنا گھر نہیں بسا سکی۔۔۔۔"

بیٹا اس میں تمھاری کوئی ی غلطی نہیں۔۔۔تم نے تو اپنی جانب سے" پوری کوشش کی تھی۔۔۔"وہ بھی بار بار اسکی کمر سہلاتے ہوئے کہ رہی تھیں۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

مجھے ایک ضروری کام تھا تم سے بشری۔۔۔"اریبہ کی طلاق ہو چکی" ہے۔۔۔اور وہ عدت میں بیٹھی ہوئی ی ہے۔۔۔یہ بات جب سے صبیحہ بیگم کے کانوں میں پڑئی ی تھی۔۔۔ان کی راتوں کی نیندیں اڑ گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

وہ واقف تھیں اپنے بیٹے کی اریبہ سے جنونی محبت سے۔۔۔

انھیں شدید ڈر لاحق ہوا کے فہداریبہ سے شادی کرنے کے لیے اپنے باپ کے سامنے کھڑا نہ ہو جائے۔۔۔۔

رئیس صاحب پہلے ہی دل کے مریض تھے۔۔۔۔پھر ابھی تک وہ اسپین میں ہسپتال میں ایڈمٹ تھے۔۔۔۔

وہ پہلے ہی اریبہ کو پسند نہیں کرتے تھے۔۔۔پھر اس لڑکی نے منگنی توڑ کر انھیں ان کی برادری میں خاصہ بدنام کر دیا تھا۔۔۔۔رہا سہا اب وہ ایک طلاق یافتہ بھی تھی۔۔۔۔

وہ کیسے اس طلاق یافتہ لڑکی کو اپنے اکلوتے بیٹے کی دولہن بنا لیتیں۔۔۔۔وہ خود بھی تیار نہ تھیں اور انھیں یقین تھا کے ان کے ہسبینڈ بھی تیار نہ ہوں گے۔۔۔۔

مگر وہ فہد کی ضدی مزاجیت سے بھی ناواقف نہ تھیں۔۔۔انھیں علم تھا۔۔۔وہ واپس آتے ہی اریبہ سے شادی کرنے کی ضد پکڑ لے گا۔۔۔۔

فہد ان دنوں اسپین میں اپنے والد کی جگہ سارا کام سنبھال رہا تھا۔۔۔۔ساتھ ساتھ اپنے والد کا ہسپتال میں دیھان بھی رکھتا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر انھیں ابھی تک ڈس چارج نہیں کر رہے تھے۔۔۔۔نہ ہی ٹریول کی اجازت دے رہے تھے۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔"دوسری جانب سے ان کی بہن تیزی سے گویا ہوئی ی۔۔"

میں اریبہ کو نیویارک تمھارے پاس بھیجنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔تم اسے" وہاں جاب دے کر۔۔وہیں کے کسی لڑکے سے شادی کرادو۔۔۔۔بہت غریب ہے وہ۔۔۔۔ تمھارے گھر میں تو بہت سے نوکر چاکر ہیں۔۔۔مجھے یاد ہے۔۔۔۔۔تم نے مجھے بتایا تھا تمھارے ڈرائی یور کا بیٹا بھی زین کی عمر کا ہے۔۔۔۔کیوں ناں تم اسے اریبہ کے ساتھ سیٹ کردو۔۔۔۔ہاں یہ بالکل ٹھیک رہے گا۔۔۔۔"صبیحہ بیگم بس کسی طرح اریبہ کو فہد کی زندگی سے دور کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔

دیکھو میں اسے جاب دلا سکتی ہوں یہاں۔۔۔مگر شادی؟؟۔۔۔۔۔بھلا" میں عمران کو فورس کیسے کر سکتی ہوں اِس کے لیے۔۔۔۔"وہ بیچارگی سے گویا ہوئی یں۔۔۔۔

کوشش تو کرؤ۔۔۔میں بہت پریشان ہوں اِس وقت۔۔۔اس مشکل" گھڑی میں تمھارے علاوہ میری کوئی ی مدد نہیں کر سکتا۔۔۔۔میرا بیٹا پاگل ہے اس لڑکی کے پیچھے۔۔۔مگر تم خود بتاؤ۔۔۔میں اپنے اکلوتے بیٹے کے لیے اس زبان دراز و طلاق یافتہ کو کیسے لے آؤں؟؟۔۔۔۔پھر رئیس بھی اسے کبھی قبول نہیں کریں گے۔۔۔۔خواہ مخواہ اس لڑکی کے پیچھے فہد ہم دونوں سے لڑے گا۔۔۔اس لیے میں چاہتی ہوں کے وہ جلد سے جلد یہاں سے کہیں دور چلی جائے۔۔۔۔"

تمھارا مسئلہ میں سمجھ سکتی ہوں۔۔۔۔مگر عمران سے شادی کروانا۔۔۔یہ بہت مشکل ہے۔۔۔وہ نیویارک کا لڑکا ہے۔۔۔۔اسے تمھاری اریبہ سمجھ نہیں آئے گی۔۔۔۔پھر میں اسے کیسے فورس کر سکتی ہوں اریبہ جیسی مشرقی لڑکی سے شادی کرنے کے لیے۔۔۔۔"

پیسے دے کر۔۔۔۔پیسے میں بڑی طاقت ہے۔۔۔۔بس اس سے کہنا کے" کسی طرح اسے اپنے پیار میں پھنسا کر شادی کر لے۔۔۔جتنی جلدی وہ یہ کام کرئے گا۔۔۔میں اتنی ہی بڑی رقم اسے دوں گی۔۔۔۔"صبیحہ بیگم ہر صورت اریبہ کو فہد سے دور کر دینا چاہتی تھیں۔۔۔

چلو۔۔۔۔میں بات کر کے دیکھتی ہوں عمران سے۔۔۔۔۔مگر کیا اریبہ کو" "اس کے والدین اتنی دور اکیلے آنے دیں گے؟؟

اس کی فکر تم نہ کرؤ۔۔اریبہ کو نیویارک بھیجنا میرا کام ہے۔۔۔تم بس" عمران اور اسکی نزدیکی بڑھوانے کی کوشش کرنا۔۔۔۔زین سے بھی کہنا کے "مدد کرئے ان دونوں کو قریب لانے میں۔۔۔۔

زین کو تو تم اِن سب سے دور ہی رکھو۔۔۔وہ فہد کا جگری یار ہے۔۔۔۔" بھول گ ئی یں کیا۔۔۔اسے ذرا بھی علم ہوا ان سب کا۔۔۔تو وہ فہد کو بتانے میں دیر نہیں لگائے گا۔۔۔۔۔"

اچھا ہاں۔۔۔تم ٹھیک کہ رہی ہو۔۔۔چلو تو پھر اسے کچھ مت بتانا۔۔۔خود" ہی دیکھ لو کیسے نمٹانا ہے تمھیں یہ معاملہ۔۔۔۔"

ہمم۔۔۔ویسے میں بتادوں عمران ایک نمبر کا پلے بوائے ہے اور ڈرنک بھی" کرتا ہے۔۔۔۔"

مجھے تب تک کوئی ی پرواہ نہیں جب تک وہ اریبہ کو میرے فہد سے دور" رکھے۔۔۔"انھوں نے سفاکیت سے جواب دیا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں آج ہی بات کرتی ہوں اس سے۔۔۔"

ہمم۔۔۔۔" کبھی کبھار انسان اپنی اولاد کی خاطر دوسرے کی زندگی خراب" کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔۔۔۔کچھ ایسا ہی حال صبیحہ بیگم کا تھا۔۔۔۔۔ اپنے بیٹے کی زندگی سے نکالنے کی خاطر۔۔۔۔وہ اریبہ کو دانستہ طور پر اندھے کوئیں میں دھکیل رہی تھیں۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ عدت میں تھی۔۔جو گھر آتا۔۔۔طلاق کی وجہ پوچھتا۔۔۔

اسکی والدہ ہر ایک کو بتاتیں کے لڑکا نامرد تھا۔۔۔۔دھوکے سے شادی کرئی ی تھی ان ظالموں نے۔۔۔۔اپنے بیٹے کا عیب چھپایا تھا ان سے۔۔۔۔

لوگ ان کی باتیں سنتے۔۔۔کچھ دیر بیٹھتے۔۔۔اور چلے جاتے۔۔۔۔

اسے اپنا آپ کوئی ی تماشہ معلوم ہو رہا تھا۔۔۔جسے ہر کوئی ی دیکھنے آتا۔۔

لوگوں کی نظریں اسے عجیب سی لگتیں۔۔۔جیسے چھب رہی ہوں اس کے وجود کو۔۔۔۔

عدت ختم ہوئی ی۔۔۔تو ندا بیگم نے اسے دعوتوں میں رشتے داروں کے یہاں لے جانا شروع کر دیا۔۔۔تا کے وہ اپنے غم سے باہر نکلے۔۔

لوگوں سے ملے تو اس کا دماغ بٹے۔۔۔۔

ساتھ ساتھ وہ اب اسکی دوسری شادی بھی جلد ہی کرا دینا چاہتی تھیں۔۔۔۔

آپی جب سے آئی ی ہو ایک ہی جگہ بیٹھی ہو۔۔۔ چلو۔۔۔ میرے ساتھ" چلو۔۔۔۔" مریم زبردستی اسے اپنے ساتھ چی ئی رسے اٹھا کر ۔۔۔دوسرے کزنز سے ملانے لے گ ئی تھی۔۔۔

مریم بیٹا ذرا پانی لانا۔۔۔" اس کی تائی ی کے کہتے ہی وہ اریبہ کو تائی ی امی" کے پاس چھوڑ کر۔۔۔ پانی لینے چلی گ ئی۔۔۔۔

ارے یہ وہ ہی ہے ناں۔۔ جس کی ابھی طلاق ہوئی ی ہے۔۔۔" وہ اپنی" تائی ی کے پاس خاموشی سے کھڑی تھی۔۔۔ چہرے پر مصنوعی مسکان سجائے۔۔۔ کے پیچھے سے کسی عورت کی دبی دبی آواز اسکے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔

اسنے پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔۔۔مگر کان وہیں لگ گ ئ ے تھے۔۔۔

ہاں وہ ہی ہے۔۔۔بہت امیر شوہر تھا اس کا۔۔۔ناجانے کیوں طلاق لے لی۔۔۔۔"دوسری عورت انجان لہجے میں بولی۔۔۔

"میں نے سنا ہے نامرد تھا۔۔۔"

"اوو۔۔۔بیچاری۔۔۔۔۔"

وہ نہیں چاہتی تھی کے لوگ اس پر ترس کھائی یں۔۔۔مگر لوگ کھا رہے تھے۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔سنا ہے اس کی ماں رشتے ڈھونڈ رہی ہے۔۔۔ تمھاری نظر میں ہو" تو دیکھنا۔۔۔اچھا ہے ثواب کا کام ہو جائے گا۔۔۔۔بچی اپنے گھر کی ہو جائے گی۔۔۔ بھری جوانی میں بیچاری پر طلاق کا داغ لگ گیا ہے۔۔۔۔" وہ خاتون خاصہ رحم دل بنی تھیں۔۔۔۔

ارے ہاں۔۔۔ ٹھیک کہتی ہو۔۔۔بیچاری پر طلاق کا داغ لگ گیا" ہے۔۔۔اب تو رشتہ بڑی مشکل سے ہی ہو گا اس بچی کا۔۔۔" ان عورتوں کی باتیں سن۔۔۔اس کی روح تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔

اسے پہلی بار اپنا آپ بہت کمتر معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

ویسے میرا بڑا بھائی ی ہے۔۔۔دو جوان بچے ہیں اسکے۔۔۔۔اس کی بیوی" کچھ ماہ پہلے ہی فوت ہوئی ی ہے۔۔۔۔ تم کہو تو ثواب کی نیت سے۔۔۔میں

اس بچی کا رشتہ ان کے لیے اٹھا دیتی ہوں۔۔۔۔بھئی اب کنوارے لڑکوں کے رشتے تو نہیں آسکیں گے اِس کے۔۔۔۔"

اسکی خوبصورتی۔۔۔۔اسکا علم۔۔۔اسکا ہنر۔۔۔۔بس ایک طلاق کا داغ۔۔۔۔اور یہ سب چیزیں بے معنی سی ہو گئی یں دنیا کی نظر میں۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔

معاشرے کی نظر میں وہ اب کسی کنوارے لڑکے کے قابل نہیں رہی تھی ۔۔۔جبکے وہ کنواری تھی۔۔۔۔

گھر واپس آکر۔۔۔جانماز پر سجدے کی حالت میں۔۔۔بہت روئی ی۔۔۔۔۔

اتنا کے روتے روتے بے ہوش ہو گ ئی۔۔۔۔

امی میں نے تو ہمیشہ اپنی ساری ذمہ داریاں نبھائی یں۔۔۔نماز پڑھی'' ۔۔۔روزے رکھے۔۔۔خدا سے بہت دعا کی اپنی اچھی زندگی کی۔۔۔۔مگر پھر بھی دیکھیں میرے ساتھ کیا ہوا؟۔۔۔کیا میرا خدا مجھ سے محبت نہیں کرتا؟؟۔۔۔''ندا بیگم نے جب اسے بہت دیر تک ایک ہی حالت میں دیکھا ۔۔۔تو اسے اٹھانے آئی یں۔۔۔

اسے بے ہوش پا کر۔۔۔۔تیزی سے پانی لا کر اس پر چھڑکاؤ کیا۔۔۔۔

وہ جیسے روتے روتے بے ہوش ہوئی ی تھی۔۔۔ویسے ہی روتے روتے اٹھی۔۔۔۔

کبھی کبھار انسان ٹوٹ جاتا ہے۔۔۔اس کا صبر جواب دے جاتا ہے۔۔۔۔اسے لگتا ہے اس کے ساتھ اب کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔۔۔۔وہ تباہ ہو چکا ہے۔۔۔۔ برباد ہو چکا ہے۔۔۔۔اس کی زندگی میں اب سوائے اندھیروں کے کچھ نہیں۔۔۔۔ناامیدی اس کے دل و دماغ پر گھر کر لیتی ہے۔۔۔۔۔وہ اپنی پوری زندگی کی عبادات و دعاؤں کو یاد کر۔۔۔اور بکھر جاتا ہے۔۔۔۔۔۔اسے لگتا ہے اس کا خدا اس سے اب محبت نہیں کرتا۔۔۔۔وہ سب کی سنتا ہے مگر اس کی نہیں سن رہا۔۔۔۔۔وہ شکوہ کرنے لگتا ہے۔۔۔۔اس لڑکی کا حال کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔۔وہ آج زندگی میں پہلی بار اپنی عبادتوں اور دعاؤں کو زندگی کے حاصل ولاحاصل سے تول رہی

تھی۔۔۔۔اسے صبر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو جھر جھر بہے جارہے تھے۔۔۔۔

ندا بیگم اپنی بیٹی کی حالت دیکھ۔۔۔۔دل و جان سے تڑپ اٹھیں۔۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔۔۔میرا رب اپنے بندے سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔پتا ہے" کتنا۔۔۔۔ستر مائوں سے بھی زیادہ۔۔۔۔دعا کا قبول نہ ہونا اسکی ناراضگی یا محبت کم ہو جانے کی علامت نہیں۔۔۔۔

بَسا اَوقات قَبولِیَّتِ دُعاء کی تاخِیر میں کافی مَصْلَحَتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ حُضُور، سراپا نُور، فَیض گَنْجُور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا فرمانِ پُر سُرور ہے، جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی پیارا دُعاء کرتا ہے تو اللہ

تعالیٰ جِبرئیل (عَلَیہِ السَّلَام) سے ارشاد فرماتا ہے، ''ٹھہرو! ابھی نہ دو تاکہ پھر مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز پسند ہے۔ ''اور جب کوئی کافر یا فاسِق دُعاء کرتا ہے ،فرماتا ہے، ''اے جِبرئیل (عَلَیہِ السَّلَام)! اِس کا کام جلدی کردو، تاکہ پھر نہ مانگے کہ مجھ کو اِس کی آواز مکرُوہ (یعنی ناپسند) ہے۔ (کنزالعمال ج ۲ ص ۳۹ حدیث ۳۲۶۱)

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، منزَّہٌ عَنِ العُیُوب عَزَّوَجَلَّ ہو صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: دُعاء بندے کی، تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی (۱) یا اُس کا گناہ بخشا جاتا ہے۔ یا (۲) اُسے فائِدہ حاصل ہوتا ہے۔ یا (۳) اُس کے لئے آخِرت میں بَھلائی جمع کی جاتی ہے کہ جب بندہ آخِرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُستَجاب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تمنّا کریگا، کاش! دُنیا میں میری کوئی دُعاء قَبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخِرت) کے واسطے جمع ہو جاتیں۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۲ ص ۳۱۵)

تو میری جان صبر کرؤ۔۔۔۔خدا بہتر لے کر۔۔۔بہترین دیتا ہے۔۔۔ تمھیں بھی دے گا۔۔۔۔ تھوڑا صبر کرؤ۔۔۔۔اس سے مانگنا نہ چھوڑو۔۔۔۔ تمھارا مانگنا کبھی خالی نہیں جاتا۔۔۔۔اس سے مانگتی رہو۔۔۔۔۔ تمھیں پتا ہے وہ واحد ہے جو پسند کرتا ہے کے اس سے بار بار مانگا جائے۔۔۔۔۔ہم جتنا مانگیں گے وہ اتنا ہی خوش ہو گا۔۔۔۔۔" وہ بڑی شفقت و محبت سے اس کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے سمجھانے لگیں۔۔۔۔

کیا اب بھی کوئی ی بہتری بچی ہے میری زندگی میں۔۔۔" ناامیدی جیسے " اس کے دل پر قابض آچکی تھی۔۔۔۔وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔

لو۔۔۔یہ کیا بات کر دی۔۔۔۔کیوں نہیں بچی بھلا؟؟۔۔۔وہ مسبب" الاسباب ہے۔۔۔۔۔ایسی جگہ سے ہمارے لیے اسباب بناتا ہے جہاں کا ہمیں گمان بھی نہ ہو۔۔۔۔۔۔یقین رکھو۔۔۔۔بہتر لے کر بہترین دے گا۔۔۔۔اور وہ دے گا۔۔۔تم دیکھنا۔۔۔۔بس صبر کا دامن تھامے رکھنا ۔۔۔۔ناامیدی کو اپنے دل کے قریب نہ آنے دینا اُس جگہ کو پہلے ہی یقین سے بھر لو۔۔۔وہ دیتا ہے۔۔۔وہ ضرور دیتا ہے۔۔۔۔اور وہ دے گا۔۔۔۔بہتر لے کر۔۔۔بہترین دے گا۔۔۔۔"انھوں نے اس کی پیشانی چومتے ہوئے۔۔۔بڑی محبت سے اسکے خدا پر یقین کو پختہ کیا۔۔۔جس کی اسے ضرورت تھی۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے اس یقین کے ساتھ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔کے وہ دے گا۔۔۔۔۔ضرور دے گا۔۔۔۔۔بہتر لے کر۔۔۔بہترین دے گا۔۔۔۔❤

وہ کمرے میں اکیلی بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔دل شدید اداس ہو رہا تھا اس کا۔۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے ہی اس کی تائی ی امی رشتہ لے کر آئی یں تھیں اس کے لیے۔۔

لڑکے کی ابھی دو ماہ پہلے ہی طلاق ہوئی ی۔۔۔اس کے ایک بیٹا ہے۔۔۔۔

تائی ی امی کے مطابق یہ رشتہ بہترین تھا اس کے لیے۔۔۔اس سے اچھا رشتہ نہیں مل سکتا اب اسے۔۔۔

آخر کو۔۔۔وہ طلاق یافتہ تھی۔۔۔لوگوں کے نزدیک اب اس سے کوئی ی کنوارا شادی نہیں کرے گا۔۔۔۔

ناجانے کیوں آج شدت سے دل چاہا کے ای سے بات کرے۔۔۔اس سے معافی مانگے۔۔۔اسے بتائے۔۔۔کے وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔کیسے ہو؟؟۔۔۔"بڑی ہمت جمع کر۔۔۔اپنا میک بک" کھولا۔۔۔چہرے پر آنسو رواں تھے۔۔۔انھیں صاف کرتے ہوئے۔۔۔سرخ آنکھوں اور ناک کے ساتھ۔۔۔ٹائی پنگ شروع کی۔۔۔

ای۔ میل سینڈ کرتے وقت ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔۔

یقیناوہ شدید ناراض ہو گا۔۔۔ہو سکتا ہے کے جواب بھی نہ دے۔۔۔۔

مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔کچھ بتانا ہے تمھیں۔۔۔مجھے پتا ہے"
بہت غصہ ہو تم مجھ پر۔۔۔ہونا بھی چاہیے۔۔۔۔ریپلائی نہ کرؤ تو کوئی ی گلہ
نہیں۔۔۔میں اسی قابل ہوں۔۔۔ مگر میری بات سن لوایک
بار۔۔۔۔"دل تڑپ رہا تھا اسے بتانے کے لیے۔۔۔کے جتنی محبت وہ کرتا
ہے اتنی ہی وہ بھی کرتی ہے۔۔۔۔

اسے پورا یقین تھا جواب نہیں آئے گا۔۔۔آخر دو سال گزر چکے
تھے۔۔۔۔۔

وہ تو آگے بڑھ گیا ہو گا اپنی زندگی میں۔۔۔۔

شاید اس کی منگنی ہو گئی ہو۔۔۔۔یا اس نے کوئی گرل فرینڈ بنالی ہو۔۔۔۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم سے۔۔۔۔"ابھی وہ بیٹھ کر رو ہی رہی تھی کے" میل کا جواب موصول ہوا۔۔۔

جس پر وہ خاصہ حیران ہوئی ی۔۔۔۔۔

دو سال گزر جانے کے بعد بھی اس نے فوراً ریپلائے کیا تھا۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔ایک بار مل لو مجھ سے۔۔۔۔۔"وہ التجائی یہ انداز میں۔۔۔۔"

جب میں نے کہ دیا کے مجھے تم سے کوئی ی بات نہیں کرنی پھر ملنے کا کیا" مطلب؟؟۔۔۔سوری۔۔۔۔۔اور دوبارا میل مت کرنا۔۔۔۔میں جواب نہیں دوں گا۔۔۔۔بتا اس لیے رہا ہوں۔۔۔۔کیونکے میں تمھاری طرح نہیں۔۔۔جو بن بتائے دوسرے کو بیچ رستے میں چھوڑ جائے۔۔۔۔۔"اس نے دل جلے انداز میں لکھ کر سینڈ کیا۔۔۔۔

ایسا مت بولو۔۔۔۔۔میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔۔مجھ سے ایک بار مل لو" ۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔اچھا کم از کم اپنا نام اور ایڈریس بتا دو۔۔۔۔میں کوشش کرؤں گی تمھارے پاس آنے کی۔۔۔۔۔"اس لڑکے کے جملے دل پر لگے زخموں کو ہرا کر گ ئ ے تھے۔۔۔۔۔۔وہ بہت شرمندہ تھی۔۔۔۔۔

غلطی اس کی اپنی تھی۔۔۔۔۔۔یہ خوب جانتی تھی وہ۔۔۔۔۔

اس کی کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔۔ناجانے کس جرم کی تم نے مجھے اتنی" سخت سزادی۔۔۔۔ مگراب اس سزاکا عادی ہو گیاہوں میں۔۔۔ سو۔۔۔ تم اپنی شرمندگی اپنے پاس رکھو۔۔۔۔میں اپنی زندگی میں خوش ہوں۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔۔" وہ تواب جیسے کوئی ی رابطہ رکھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

اس کا جواب پڑھ۔۔۔وہ مزید رونے لگی۔۔۔۔

آج پہلی بار اسے اپنی بے بسی پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی اس کے ملک جاکر اسے ڈھونڈ نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

اس نے ایک ایسے شخص سے دل لگایا تھا جس کا وہ نام تک نہیں جانتی۔۔۔۔

نہ نام۔۔۔نہ پتہ۔۔۔نہ علاقہ۔۔۔

کچھ بھی تو نہیں جانتی تھی وہ۔۔۔۔

میرے ساتھ ایسا مت کرؤ۔۔۔۔مجھے ایک موقع تو دو معافی مانگنے" کا۔۔۔"اس بار کوئی ی ریپلائی ے نہ آیا۔۔۔۔

وہ بار بار میلز کر رہی تھی۔۔۔ مگر دوسری جانب سے۔۔۔۔جواب آنا بند ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اسے اپنے دل کا حال بیان کرنا چاہتی تھی۔۔۔اسے بتانا چاہتی تھی کے اسے وہ کارڈ ملا ہی نہیں تھا۔۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کے وہ اسے پرپوز کرنے آیا تھا۔۔۔

وہ پردیسی جوابِ محبت لینے آیا تھا۔۔۔۔ گر وہ جانتی۔۔۔تو جان دے دیتی۔۔۔۔ مگر اسے خالی ہاتھ لوٹنے نہ دیتی۔۔۔۔

عجب دیوانگی چھائی ہی تھی اس پر۔۔۔۔بس ایک بار اس سے مل کر معافی مانگنے کی آرزو۔۔۔۔اسے پل پل تڑپا رہی تھی۔۔۔۔

ای کی باتوں سے۔۔۔۔اسے اندازہ تھا۔۔۔کے ای نے اسے دیکھا ہے۔۔۔۔ مگر اس نے تو کبھی نہ دیکھا۔۔۔پھر اس شخص سے اتنی محبت کیوں؟؟۔۔۔وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔ایسا کیوں ہے۔۔۔۔کیوں دل اک اجنبی پردیسی کی محبت میں گرفتار ہے۔۔۔۔۔ مگر تھا۔۔۔۔اور بڑی شدت سے تھا۔۔۔۔

وہ اب دعاؤں میں ضد کرنے لگی تھی۔۔۔۔کے کوئی ایسا اسباب بنے کے اسے اس کا پردیسی محبوب مل جائے۔۔۔۔

اب وہ روازنہ پہلے کی طرح ایک میل ضرور اسے سینڈ کرتی۔۔۔جس میں زیادہ تر ملنے کی خواہش کا اظہار ہوتا۔۔۔۔۔۔

اس کے رشتے آرہے ہیں یہ بات بھی میل میں بتائی ی۔۔مگر کوئی ی جواب نہ آتا دیکھ۔۔۔خاصہ دکھی ہوگ ئی۔۔۔۔

شاید اب وہ پردیسی اس سے واقعی کوئی ی تعلق نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

✿*Husny Kanwal *✿

اب وہ نئی جاب ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

اک ماہ گزرنے کو آرہا تھا لیکن اسے جاب نہیں مل رہی تھی۔۔۔۔

ختم ہونے کو تھیں۔۔۔اگر جلد نوکری نہ ملی گھر میں saving ۔ساری واپس فاقوں کی نوبت آن پڑے گی۔۔۔یہ فکر اسے اندر ہی اندر گھلا رہی تھی۔۔۔۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم" وہ صوفے پر بیٹھی اپنی میلز چیک کر رہی تھی۔۔۔اس امید پر کے شاید کوئی نوکری کے متعلق خوشخبری مل جائے۔۔۔کے اچانک دروازہ نوک ہوا۔۔ندا بیگم کچن میں کھانا پکا رہی تھیں۔۔اس لیے وہ اپنا سیل ہاتھ میں لیے دروازہ کھولنے پہنچی۔۔۔۔

صبیحہ بیگم کو اتنے سالوں بعد اپنے دروازے پر دیکھ۔۔۔وہ خاصہ حیران ہوئی ی۔۔۔۔

وَعَلَیکُم السَّلَام۔۔۔۔اندر آجاؤں؟؟"انھوں نے مسکراتے ہوئے" استفسار کیا۔۔۔۔

جی۔۔جی بالکل۔۔۔آئی یں۔۔۔"اس نے اندر لا کر۔۔۔بڑی عزت سے" انھیں صوفے پر بیٹھایا۔۔۔۔

میں امی کو بتاتی ہوں۔۔۔کے آپ آئی یں ہیں۔۔۔"اتنا کہ کر۔۔۔وہ" کچن کی جانب بڑھی۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں ندا بیگم ہاتھ صاف کرتی ہوئی ی کچن سے باہر آئی یں۔۔۔۔

صبیحہ بیگم اظہار افسوس کرنے آئی یں تھیں اریبہ کی طلاق پر۔۔۔

ندا بیگم اک ماں تھیں۔۔۔ان کے دل میں صبیحہ بیگم کو دیکھتے ہی امید جاگ اٹھی۔۔۔کے شاید فہد نے انھیں بھیجا ہو۔۔۔۔

فہد کتنا پسند کرتا تھا اریبہ کو۔۔۔۔۔یہ کون نہیں جانتا۔۔۔۔

اس لیے وہ بار بار دانستہ طور پر شہریار کے نامرد ہونے والی بات انھیں بتا رہی تھیں۔۔۔۔تا کے وہ جان لیں کے اریبہ اب تک کنواری لڑکی ہے۔۔۔۔

اریبہ ابھی تک کنواری ہے یہ بات جاننے کے بعد تو وہ مزید پریشان ہوئی یں۔۔۔۔۔۔

میں نے سنا تھا کے تم ان دنوں جاب ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔ایسے ہی اپنی بہن" سے تمھارے متعلق بات کر رہی تھی۔۔۔تو میں نے اسے بتایا کے تم فہد کے ساتھ پڑھتی ہو ساتھ ساتھ جاب بھی کرتی ہو۔۔۔وہ کافی امپریس ہوئی ی تمھاری تعریفیں سن کر۔۔۔کہنے لگی جب اتنی ذہین بچی ہے تو اسے میرا کارڈ دے دو۔۔۔ تمھیں تو پتا ہے یہ ہمارا ملک ہے جہاں ٹیلنٹ کی قدر نہیں۔۔۔۔باہر ممالک میں تو بہت قدر ہے۔۔۔۔میری بہن تمھیں اپنے آفس میں جاب دینے کے لیے تیار ہے۔۔۔مگر بس ایک مس ئی لہ ہے۔۔۔ تمھیں اس کے پاس جاب کرنے کے لیے نیو یارک جانا پڑے گا۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے خاصہ لچکدار انداز میں آخری جملہ ادا کرنے لگیں۔۔۔۔

کہاں؟؟؟؟۔۔۔"اندھے کو کیا چاہیے۔۔۔دو آنکھیں۔۔۔"

پہلے تو جیسے اسے یقین ہی نہ آیا اپنے کانوں پر۔۔۔۔وہ بے یقینی سے دوبارہ پوچھنے لگی۔۔۔

"نیویارک۔۔۔۔مجھے پتا ہے بہت دور ہے۔۔۔مگر بیٹا اگر کچھ حاصل کرنا ہے اپنی زندگی میں۔۔۔تو تمھیں اپنوں سے دور رہنے کی یہ قربانی دینی پڑے گی۔۔۔۔ورنہ یہاں تو کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔پھر یہ رشتے والیاں ۔۔۔جاہل عورتیں ہیں یہ۔۔۔۔یہ تمھارے لیے کبھی دو بچے کے باپ کا تو کبھی تین بچے کے باپ کا رشتہ لاتی رہیں گی۔۔۔۔جبکے تم کنواری ہو۔۔۔۔اور ابھی عمر ہی کیا ہے تمھاری۔۔۔۔میں تو کہتی ہوں۔۔۔تم یہاں سے باہر نکلو۔۔۔پڑھی لکھی ہوشیار بچی ہو۔۔۔کوئی ی جاہل تھوڑی ہو۔۔۔۔۔۔"

وہ ندا بیگم سے بہت اصرار کرنے لگیں کے اسے نیو یارک ان کی بہن کے پاس بھیج دیں۔۔۔۔

"مگر ہم تو انھیں جانتے تک نہیں۔۔۔۔میں اپنی جوان بچی کیسے اتنی دور بھیج دوں؟؟۔۔" وہ احتجاجا بولیں۔۔۔

جبکے اریبہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔

"مجھے تو جانتی ہو ناں۔۔۔۔میری سگی بہن ہے وہ۔۔۔اریبہ کسی ہوٹل میں نہیں رہے گی وہاں۔۔۔۔میری بہن کے گھر میں رہے گی۔۔اسی کے پاس جاب کرئے گی۔۔۔کیوں فکر کرتی ہو۔۔۔۔اس کا ایک ہی اکلوتا بیٹا ہے زین۔۔۔۔بہت اچھا و سلجھے ذہن کا مالک ہے وہ۔۔۔۔ابھی کچھ ماہ پہلے ہی اس نے اپنے ڈیڈ کا بزنس جوائی نٹ کیا ہے۔۔۔پورا دن آفس میں ہوتا

ہے۔۔۔چھوٹی سی فیملی ہے ان کی۔۔۔اریبہ کو کوئی پریشانی نہیں ہو گی وہاں۔۔۔فکر مت کرؤ۔۔۔بچپن سے اریبہ میرے پاس رہی ہے۔۔میرے لیے تو میری بیٹی جیسی ہے یہ۔۔۔میں اس کے لیے کبھی برا نہیں چاہوں گی۔۔۔یہ بات تو تم بھی جانتی ہو۔۔۔"وہ مکمل طور پر ندا بیگم کو اعتماد میں لے رہی تھیں۔۔۔

"چلیں ٹھیک۔۔۔میں اریبہ کے ابو سے مشورہ کر لوں پہلے۔۔۔"

ہاں بالکل۔۔۔بھائی صاحب کو بتا دیجیے گا کے میری سگی بہن" ہے۔۔۔اور اریبہ کی پوری گارنٹی لینے کے لیے تیار ہوں میں۔۔۔"انھوں نے آخری جملہ اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے۔۔۔نہایت پُر اعتمادی سے ادا کیا۔۔۔

ان کے جانے کے بعد ندا بیگم نے اریبہ کو دیکھا۔۔۔جو صوفے پر اکیلے بیٹھی۔۔ناجانے کون سی سوچوں میں مگن ہو کر۔۔۔۔ مسکرائے جا رہی تھی۔۔۔۔

بہت سالوں بعد اس کے چہرے پر پیاری سی مسکان رقصاد یکھی تھی۔۔۔

تم جانا چاہتی ہو ناں؟؟"انھوں نے سنجیدگی سے سوال کیا۔۔۔"

ہاں۔۔۔۔بالکل جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔میرا تو بس نہیں چل رہا میں اڑ کر" پہنچ جاؤں اپنے ای کے شہر۔۔۔۔نیویارک میرے ای کا شہر۔۔۔۔آپ پاپا کو منالیں گی ناں؟؟۔۔"اس کے چہرے سے خوشی و مسرت کے جام بٹ رہے تھے۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا وہ اپنے ای کے شہر جانے والی ہے۔۔۔۔

اپنی مفلسی و غربت کے سبب۔۔۔۔جہاں جانے کا وہ کبھی خواب بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

اس نے آخری جملہ پُر امید نگاہوں سے تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مگر بہت دور ہے بیٹا۔۔۔پتا نہیں کیسے لوگ ہوں۔۔۔۔لوگ دوغلے ہوتے ہیں۔۔۔سامنے کچھ پیچھے کچھ۔۔۔۔" وہ اپنا ڈر ظاہر کرنے لگیں۔۔۔

آپ فکر نہ کریں مجھے اپنا خیال رکھنا بہت اچھے سے آتا ہے۔۔۔پھر انٹی نے کہا ناں۔۔۔وہ ان کی بہن کا گھر ہے۔۔۔۔" وہ انھیں مطمئن کرنے لگی کہ وہ اپنا خیال خود رکھ سکتی ہے۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔کم از کم جواب تو دو۔۔۔مجھے" پتا ہے تم پڑھ رہے ہو۔۔۔۔" وہ اِس یقین کے ساتھ لکھ رہی تھی۔۔کے مقابل جہاں کہیں بھی ہے۔۔۔اس کی میلز پڑھتا ہے۔۔۔۔

چلو میں تمھیں ایک گڈ نیوز دیتی ہوں۔۔اسے سننے کے بعد مجھے یقین ہے" تم مجھے ریپلائے دیے بغیر نہ رہ سکو گے۔۔۔"اس نے مسرت بھری مسکان چہرے پر سجائے لکھا۔۔۔

میں نیو یارک آ رہی ہوں۔۔۔۔وہ بھی بہت جلد۔۔۔۔مزاق نہیں ہے" یہ۔۔۔سچ بول رہی ہوں۔۔۔۔میں چاہتی ہوں ائی یر پورٹ پر۔۔۔سب سے پہلے جس شخص سے ملوں وہ تم ہو۔۔۔۔کیا تم آؤ گے؟۔۔۔پلیز جواب

دوناں۔۔۔"بہت دیر تک میک۔بک ہاتھ میں لے بیٹھی اس کے جواب کا انتظار کرتی رہی۔۔۔مگر جواب نہ آیا۔۔۔

شاید وہ مزاق سمجھ رہا ہے۔۔۔یہی سوچ کر دل بہلا لیا۔۔۔

کتنے وسوسے ذہن میں گردش کر رہے تھے۔۔۔مگر وہ سب کو یک دم جھٹک دے رہی تھی۔۔۔وہ کچھ برا نہیں سوچنا چاہتی تھی۔۔۔کیونکے اس کے ساتھ پہلے ہی سب کچھ بہت برا ہو چکا تھا۔۔۔اس کی طلاق ہو چکی تھی۔۔۔نوکری جا چکی تھی۔۔۔ن ئی ی نوکری مل نہیں رہی تھی۔۔۔کوئی ی اچھا رشتہ اس کے لیے آ نہیں رہا تھا۔۔۔

ان کے سب کے باوجود اسے یقین تھا خدا بہتر لے کر بہترین دے گا۔۔۔اور وہ ضرور دے گا۔۔۔۔۔۔اِس یقین کے ساتھ وہ اپنی ساری تلخ یادوں کو پیچھے چھوڑ کر نئی زندگی کا آغاز کرنے چل پڑی تھی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

کل اسے اپنے ای کے شہر جانا تھا۔۔۔۔

پوری رات خوشی کے مارے نیند ہی نہ آئی۔۔۔

وہ پہلی بار ملک سے باہر جا رہی تھی۔۔۔ایرو پلین میں بہت ڈر لگا اسے۔۔۔۔

پیٹ میں عجیب سہ درد تھا۔۔۔ہاتھ پاؤں عجیب سی سنسناہٹ کا شکار۔۔۔لگ رہا تھا جیسے الٹی آجائے گی مگر وہ بھی نہیں آرہی تھی۔۔۔

ناجانے کیوں آج حال ہی عجیب و غریب تھا اس لڑکی کا۔۔۔شاید یہ حد سے زیادہ خوش ہونے یا حد سے زیادہ نروس ہونے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ ائی یر پورٹ پر کھڑی تھی۔۔۔اس شہر کی تازہ ہوا اس کے چہرے کو چھو رہی تھی۔۔۔

دل کو امید بندھی تھی کے شاید وہ پردیسی اپنی ناراضگی بھول کر اسے لینے آجائے۔۔۔۔اور وہ اپنے یار کا دل بھر کر دیدار کر لے۔۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا ای سے دوستی کرتے وقت۔۔۔کے ایک دن اسے دیکھنے کی چاہ میں وہ ایسی پاگل و دیوانی بھی ہو گی۔۔۔۔

وہ کیسا دکھتا ہو گا؟؟۔۔۔

اس نے بتایا تھا اپنی یونیورسٹی میں خوبصورتی و قابلیت کی وجہ سے بہت مشہور تھا وہ۔۔۔۔

یقینا پھر وہ بہت خوبصورت ہی ہو گا۔۔۔۔وہ اپنی ہی سوچوں میں مگن ائی یرپورٹ سے بالکل باہر آکر کھڑی ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔اریبہ۔۔۔" وہ اپنی دھن میں مگن چلی جا رہی تھی کے پیچھے سے " اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔۔۔وہ مڑی۔۔۔تو ایک دبلا پتلا خوبصورت سہ لڑکا اس کے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔"اس کے ہاتھ میں ایک بورڈ تھا۔۔۔جس پر اس کا نام لکھا" تھا۔۔۔اسے دیکھتے ہی وہ سمجھ گ ئی تھی۔۔۔کے وہ مس بشری کا بھیجا ہوا شخص ہے۔۔۔

میرا نام عمران۔۔۔مجھے بشری میم نے بھیجا ہے۔۔۔آپ کو" لینے۔۔۔"اس نے چہرے پر بڑی سی مسکان سجائے انگریزی میں کہا۔۔۔ساتھ ساتھ وہ اس لڑکی کا سر تا پاؤں مکمل جائزہ بھی لینے لگا۔۔۔۔جو اورنج و بلیک رنگ کی کرتی اور سفید پاجامے میں ملبوس تھی۔۔۔اس کے سر پر نیٹ کا سفید دوپٹہ تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

چلیں۔۔۔"جانے سے پہلے وہ پلٹ کر۔۔امید بھری نگاہ سے اِدھر اُدھر" دیکھنے لگی۔۔۔کے شاید وہ آجائے۔۔۔۔

اس کی متلاشی نگاہیں عمران نے نوٹ کرلی تھیں۔۔۔ تھوڑی دیر تک وہ خاموش کھڑے اسے دیکھتا رہا۔۔۔پھر نرمی سے چلنے کا کہا۔۔۔

جس پر وہ منہ لٹکائے اس کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔۔

کار میں مکمل خاموشی طاری تھی۔۔۔۔۔۔

وہ بیک ویو مرر سے اس لڑکی کے چہرے پر چھائی ی مایوسی دیکھ رہا تھا۔۔۔ مگر سوال نہ کیا۔۔۔۔

آپ پہلی بار آئی یں ہیں یہاں؟؟"اس نے خاموشی توڑنے میں پہل" کی۔۔۔۔

جی۔۔۔۔"فقط ایک لفظی جواب دے کر۔۔۔وہ واپس کھڑکی سے باہر" دیکھنے لگی۔۔۔۔

بشری میم آپ کی کون لگتی ہیں؟؟"اس نے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔۔"

کوئی ی نہیں۔۔۔میرے فرینڈ کی مدر کی بہن ہیں۔۔۔"اس نے نرمی" سے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

اووو۔۔۔فرینڈ؟؟۔۔یا بوائے فرینڈ؟؟۔۔۔"اس نے اچانک پرسنل" سوال کیا۔۔۔

ڈرائی یور ہی ہو ناں؟"۔۔۔مقابل نے سوال کے جواب میں پلٹ" کر۔۔تفتیشی انداز میں اس کی جانب متوجہ ہو کر استفسار کیا۔۔۔۔

ایسا ہی سمجھ لیں۔۔۔۔تھوڑا تیکھا مزاج لگتا ہے آپ کا" وہ زچ کرنے" والے انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔بس اجنبیوں سے بات کرنا پسند نہیں" مقابل نے سپاٹ سے" لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

وہ آج تک نا جانے کتنی ہی لڑکیوں سے ملا تھا مگر یہ لڑکی ان سب سے بالکل جدا تھی۔۔۔۔بہت الگ۔۔۔۔اس کے کہتے ہی۔۔۔اس نے مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

افففف۔۔۔۔کیا چیز ہے یہ؟؟۔۔۔۔فلحال میں بھی عمران ہوں"

"جانی۔۔۔۔۔بہت جلد تمھیں شیشے میں اتار لوں گا۔۔۔۔

وہ بیک ویو مرر سے اس کے خوبصورت وجود کو تکتے ہوئے۔۔۔خاصہ خود اعتمادی سے منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ مینشن پہنچ گ ئ ے تھے۔۔۔۔

ایک بڑے سے دروازے سے اندر داخل ہونے کے بعد پانچ منٹ تک ان کی گاڑی دو گارڈنز کے درمیانی روڈ پر چلتی رہی۔۔

پھر اچانک اسے جگمگاتی ہوئی ی رنگین لائی ٹس نظر آنے لگیں۔۔۔ساتھ ساتھ بہت تیز میوزک بھی کانوں کی سماعت سے ٹکرانے لگا۔۔۔۔

جیسے جیسے گاڑی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔میوزک بھی تیز ہوتا جارہا تھا۔۔۔۔

پھر اسے بہت سارے جوان لڑکے اور لڑکیاں ناچتے ہوئے نظر آنے لگے۔۔۔۔

انکے لباس نہایت تنگ تھے۔۔۔کیونکے وہ پاکستان سے پہلی بار باہر ملک آئی ی تھی تو اس کے نزدیک وہ لوگ برہنہ ہی تھے۔۔۔۔۔وہ انھیں دیکھتے ہی اپنی نظر ہٹانے پر مجبور ہوئی ی۔۔۔۔

یہ کیا چل رہا ہے یہاں؟؟"وہ الجھ کر استفسار کرنے لگی۔۔۔۔"

پول پارٹی چل رہی ہے۔۔۔مہرین ایسی پارٹیز اکثر کرتی ہے۔۔۔۔۔"وہ" لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔۔

کون مہرین؟؟"اس نے فوری تجسس سے پوچھا۔۔۔۔"

مہرین۔۔۔زین کی کزن۔۔۔یہیں رہتی ہے وہ بھی۔۔۔۔"اس کی" آنکھوں میں مہرین کا خوبصورت سراپا لہرایا تھا۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے بتانے لگا۔۔۔۔

ویسے کیا آپ کے ملک میں ہوتی ہیں یہ پول پارٹیز وغیرہ؟؟۔۔۔"وہ" بڑے اشتیاق سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

ہوتی ہو گی۔۔۔۔مجھے نہیں پتا۔۔۔میرا جس طبقے سے تعلق ہے وہاں نہیں" ہوتی۔۔۔"دوبدو جواب دیا۔۔۔۔

اریبہ کی بات سن۔۔۔وہ اندازہ لگا چکا تھا کے اسے تیرنا نہیں آتا ہو گا۔۔۔۔

چلیں تو پھر آج دیکھ لیں۔۔۔"یہ کہتے ہوئے۔۔۔اس نے کار پارک" کی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔"وہ ان کے لباس ولاؤڈ میوزک" سے گھبرا رہی تھی۔۔۔۔

ارے کیوں نہیں۔۔۔۔مزا آئے گا چلیں۔۔۔ویسے بھی اب آپ یہیں" رہنے والی ہیں۔۔۔تو مہرین کی ان پارٹیز کی عادت آپ کو ڈال لینی

چاہیے۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔۔اس کی سائی یڈ کا ڈور کھولا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ احتجاج کرنے لگی۔۔۔مگر وہ اسے خاصہ اصرار کر کے پول پارٹی کی جانب اپنے ساتھ لے آیا۔۔۔۔

پارٹی میں سارے نوجوان لڑکے شارٹس پہنے نظر آرہے تھے۔۔۔اور لڑکیاں بکنی میں ملبوس تھیں۔۔۔

کچھ لڑکے لڑکیاں پول میں نہا رہے تھے۔۔۔تو کچھ سوئمنگ پول کے کنارے لاوڈ میوزک پر رقص کرتے نظر آرہے تھے۔۔۔۔کچھ ڈرنک کر رہے تھے۔۔۔تو کچھ آرام سے چی ئی رز پر بیٹھے تھے۔۔۔

وہاں کا ماحول اسے کافی اَن کمفرٹیبل کر رہا تھا۔۔۔۔

فہد کے ساتھ وہ پارٹی میں جایا کرتی تھی۔۔۔ مگر وہاں لوگ اتنے بولڈ لباس میں ملبوس نہیں ہوتے تھے۔۔۔۔نہ ہی اتنا چپک چپک کر ڈانس کر رہے ہوتے تھے۔۔۔۔

ان لوگوں کے درمیان اسے گمان ہو رہا تھا جیسے وہ کسی اور دنیا میں آگ ئی ہے۔۔۔۔

وہ نظریں جھکانے پر مجبور تھی۔۔۔۔اسے اپنے ارد گرد کا ماحول نہایت ناگوار معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

۔۔۔دیکھو۔۔وہ ہے مہرین۔۔۔"اس نے دور کھڑی ایک لڑکی کو انگلی" کے اشارے سے دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اریبہ نے نظر اٹھائی ی۔۔۔اور اس کے اشارے کی سمت دیکھا۔۔۔تو وہاں ایک خوبصورت لال بالوں والی لڑکی اک لڑکے کے ساتھ ڈانس کرنے میں مشغول نظر آئی ی۔۔۔۔

وہ لڑکا کون ہے اس کے ساتھ؟؟"عمران کی آنکھوں میں مہرین کو دیکھتے" وقت بڑی حسرت ابھرئی ی تھی۔۔۔جو اریبہ نے نوٹ کی۔۔۔اس نے خاصہ تجسس سے پوچھا۔۔۔۔

اس کا نیا کھلونا۔۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔"

کیا؟"وہ نا سمجھی سے۔۔۔۔"

مطلب بوائے فرینڈ۔۔۔"اس نے اپنی نظریں بمشکل اس جوڑے سے" ہٹاتے ہوئے۔۔۔اریبہ کو دیکھ مسکرا کر کہا۔۔۔۔

تمھیں پسند ہے وہ؟؟؟"اس کی آنکھوں میں ابھرئی ی حسرت و آواز میں دبا" دباغصہ محسوس کر۔۔۔وہ لڑکی استفسار کیے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔۔

بہت خطرناک نگاہیں ہیں تمھاری۔۔۔۔"یہ زندگی میں پہلی بار تھا جب" کسی نے اس کی آنکھوں و دل میں چھپی تصویر کو پہلی ہی نگاہ میں بھاپ لیا تھا۔۔۔وہ کیسے حیران نہ ہوتا۔۔۔۔۔

یعنی ہاں سمجھوں؟؟"وہ ایک ابرو اچکا کر تفتیشی انداز میں مسکراتے ہوئے" پوچھنے لگی۔۔۔۔

یہیں رکو۔۔۔میں تمھارے لیے ڈرنک لاتا ہوں"وہ جیسے بات گل کر" گیا تھا۔۔۔۔

میں ڈرنک نہیں کرتی۔۔۔"اس نے تیزی سے کہا۔۔۔۔"

"اوکے۔۔۔تو جوس؟؟"

ہمم۔۔وہ ٹھیک رہے گا۔۔۔"عمران سے بات کرنے کے بعد۔۔۔اب وہ" تھوڑا بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

عمران جوس لینے چلا گیا تھا۔۔۔جبکے وہ آہستہ قدم بڑھاتی ہوئی ی لوگوں سے بالکل ہٹ کر۔۔۔۔۔۔پول کے پاس آکر۔۔۔دونوں ہاتھ فولٹ کر ۔۔۔سائی یڈ میں کھڑی ہو کر۔۔۔ عمران کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

ابھی وہ انتظار ہی کر رہی تھی۔۔۔کے اچانک کسی نے اسے پیچھے سے زور سے دھکا دیا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔وہ گہرے سوئمنگ پول میں گر گ ئی۔۔۔۔

پانی کافی گہرا تھا۔۔۔اسے تیراکی بالکل نہیں آتی تھی۔۔۔۔

پانی کچھ ہی لمحوں میں اس کی ناک میں چڑ گیا تھا۔۔۔

سانس نہ آنے کے سبب وہ ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔۔۔۔

کوئی ی۔۔۔بچاؤ۔۔۔"اس نے اوپر آنے کی پُرزور کوشش کرتے ہوئے" چیخا۔۔۔۔

مگر پانی ولاؤ ڈمیوزک میں اس کی آواز کہاں دب گ ئی کسی کو خبر نہیں۔۔۔۔

وہ بار بار زندگی کی چاہ میں ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔۔مگر یہ لڑائی زیادہ دیر نہ چل سکی۔۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ ٹھنڈا پانی اس کے جسم وذہن کو مفلوج کرنے لگا۔۔۔۔

دوسری جانب عمران اپنے پلان کے مطابق اسے پول میں دھکا دے کر آرام سے کھڑا ہو کر ایک دو ثانیوں کے لیے۔۔۔اسے مدد کی پکار لگاتے دیکھتا رہا۔۔۔

جب اریبہ کے ہاتھ پاؤں چلنا بند ہوئے۔۔۔تو وہ تیزی سے اپنی شرٹ اتار کر۔۔۔۔پول میں اسے بچانے اور اس کی نظر میں ہیرو بننے کے لیے کودنے لگا۔۔۔۔

لیکن ٹھیک اسی لمحے پیچھے سے کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔"تم نے اس لڑکی کو دھکا کیوں دیا؟؟"

مہرین نے اسے اریبہ کو دھکا دیتے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔وہ ابرو اچکا کر۔۔۔تفتیشی انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

میں نے نہیں دیا۔۔۔۔میں تو بچانے جا رہا ہوں اسے۔۔۔۔" مانا مہرین کی "
بات سن۔۔۔وہ گھبرا گیا تھا۔۔۔۔ لیکن اپنی گھبراہٹ کو چہرے پر ظاہر نہ
ہونے دیا۔۔۔۔ بھرم سے اس کا ہاتھ جھٹک کر۔۔۔وہ مڑا ہی تھا۔۔۔کے
اس کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

پانی میں اریبہ اب کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔جس کے سب وہ شدید
خوفزدہ ہوا۔۔۔۔

اس لڑکی کی نیم شہد رنگ آنکھیں اب بند ہو چکی تھیں۔۔۔اس کا جسم لمحہ بہ
لمحہ ہلکا پڑتا جا رہا تھا۔۔۔۔ مگر ذہن ابھی بھی کام کر رہا تھا۔۔۔اس کی
آنکھوں میں اپنی ماں کا مسکراتا چہرہ گھومنے لگا۔۔۔پھر اپنے والد کا۔۔۔۔پھر
وہ ای کا بھیجا ہوا کارڈ۔۔۔

میں بھی تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔۔آئی لو یو سو مچ۔۔۔"وہ دل"
ہی دل اپنی آخری سانسیں لیتے ہوئے۔۔۔ای کو اپنے خیالات میں جواب
محبت دینے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے لگا اب سب ختم۔۔۔۔۔۔

ذہن بالکل خالی پڑنے لگا۔۔۔۔

ہاتھ پاؤں ساتھ چھوڑ چکے تھے۔۔۔۔

اس کا جسم کسی پھول کی مانند بلکل ہلکا پھلکا سہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسے محسوس ہوا کے موت اس کے بہت قریب ہے۔۔۔۔

کے اچانک اس کے وجود کو کسی کے مضبوط بازو نے اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اسے اپنی باہوں کے حصار میں لے کر پانی سے نکلنے لگا۔۔۔۔

اس کے پانی سے تر بہ تر جسم کو اس نے پول سے نکال کر۔۔۔فرش پر لیٹا یا۔۔۔

میوزک بند کرؤ۔۔۔۔" وہ زور سے چیخا۔۔۔جس پر فوری عمل ہوا۔۔۔"

اچانک میوزک رک جانے کی وجہ سے۔۔۔۔سب کی نگاہوں کا مرکز وہ حسین و جمیل نوجوان اور فرش پر بے جان سی لیٹی ہوئی لڑکی بن گ ئی ے۔۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے اس لڑکی کے پاؤں سے سینڈل اتار کر۔۔۔اپنے ہاتھوں سے اس کے پاؤں کے تلے مسلنے لگا۔۔۔۔

اس کا سفید چہرہ بالکل سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔۔

"اٹھو۔۔۔اٹھو۔۔۔"اسے حرکت نہ کرتا دیکھ۔۔۔وہ تیزی سے اس کے پیٹ کے مقام پر دونوں ہاتھوں سے دباؤ ڈالنے لگا۔۔۔

اس خوبصورت نوجوان کے اس عمل سے اس لڑکی کے منہ سے پانی نکلنے لگا۔۔۔مگر وہ ہوش میں نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

اس نے فوری نبض چیک کی۔۔۔۔

"ہوش میں آؤ۔۔۔۔"وہ پریشان ہو کر۔۔۔مزید اس کے پیٹ پر دباؤ ڈالتے ہوئے چیخا۔۔۔۔

لگتا ہے اسے سانس دینی پڑے گی۔۔۔"عمران کے ہاتھ پاؤں پھول"
گ ئ ے تھے اریبہ کو سانس نہ لیتا دیکھ۔۔۔وہ تیزی سے اس کے چہرے
کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

دور رہو اس سے۔۔۔۔"عمران سانس دینے کے ارادے سے اس دوشیزہ"
کے چہرے پر جھکنے ہی لگا تھا کے وہ حسین نوجوان رعب دار و غصیلی آواز میں
دھاڑا۔۔۔۔

عمران کی کیا مجال.... کے اس کی بات نظر انداز کر دے۔۔۔وہ فوری طور پر
دور ہٹا۔۔۔۔

"اٹھو۔۔۔ڈیمٹ۔۔۔ہوش میں آؤ۔۔۔۔میں نے کہاہوش میں آؤ" اریبہ۔۔۔۔"وہ اس کے چہرے پر ہلکے سے تھپتھپاتے ہوئے۔۔۔اٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

مہرین اور اسکی ایک سہیلی مل کر مسلسل اس کے برف کی طرح ڈھنڈے پڑتے پاؤں مسل رہے تھے۔۔۔۔

"mouth–زین بروو۔۔۔عمران ٹھیک کہ رہاہے۔۔۔۔۔۔۔۔اسے دو۔۔۔ورنہ یہ بیچاری مر جائے to–mouth resuscitation گی۔۔۔"مہرین فکر مند ہو کر تیزی سے بولی۔۔۔

"اٹھو۔۔۔"اس نوجوان نے اس بار مزید اس کے پیٹ کو دبایا۔۔۔جس کے سبب اس کے لنگس میں جمع پانی منہ کے ذریعے باہر نکلا۔۔۔۔

اس لمحے سب سے اہم چیز اس لڑکی کی جان تھی۔۔۔اسے نہ اٹھتا دیکھ۔۔۔وہ ابھی اس کی ناک اپنے ہاتھ سے پکڑ کر۔۔۔چہرے پر جھکا ہی تھا۔۔۔کے مقابل نے ہلکے سے آنکھ کھول کر منہ سے سانس لیا۔۔۔۔

اسے آنکھ کھول کر منہ سے سانس لیتا دیکھ۔۔۔اس نے ناک پر سے فوری ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔۔۔۔۔

آنکھ کھولتے ہی اسے اپنے سامنے ایک نہایت حسین نوجوان نظر آنے لگا۔۔۔اس کی کرسٹل جیسی چمکتی بھوری آنکھیں۔۔اسی کے چہرے پر ٹکی تھیں۔۔۔جن میں فکر کا عنصر نمایاں تھا۔۔۔۔۔

میں بھی تم سے بہت محبت کرتی ہوں"اس کا ذہن ابھی ٹھیک طرح کام" نہیں کر رہا تھا۔۔۔ان آنکھوں کو دیکھتے ہی اسے اپنے زندہ ہونے کا احساس ہوا۔۔۔جو لفظ ذہن میں چل رہے تھے۔۔۔۔وہ ہی منہ پر چلنے لگے۔۔۔۔

وہ اردو میں بول رہی تھی۔۔۔جبکے وہاں موجود کسی شخص کو اردو نہیں آتی تھی۔۔۔اوپر سے جتنی مدھم آواز میں وہ بڑبڑا رہی تھی سوائے قریب بیٹھے اس حسین نوجوان کے کوئی سن بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟"ایک لمحے کے لیے اس کی بھوری آنکھیں بڑی" ہوئی یں۔۔۔مگر اگلے ہی پل۔۔۔وہ انھیں نارمل کر۔۔۔۔فکر مند لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

ہمم۔۔"آہستہ آہستہ وہ مکمل ہوش میں آگ ئی تھی۔۔۔۔"

اٹھو۔۔۔"اس حسین نوجوان نے سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔آہستگی" سے اسے اٹھایا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔تو سب کو اپنے ارد گرد جمع دیکھ۔۔۔خاصہ شرمندہ سی ہوئی۔۔۔۔

پہلے ہی دن وہ لوگوں کے سامنے ایک نمونہ بن گ ئی تھی۔۔۔۔

جب تیرنا نہیں آتا تھا تو پول کے پاس کیا کر رہی تھیں تم؟؟۔۔"مقابل" نے ڈپٹنے والے انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

وہ شرٹ لیس تھا۔۔۔اس کی دودھیائی رنگت۔۔۔لمبی کھڑی ناک۔۔۔سلکی گولڈن بال جو گیلے تھے۔۔۔۔۔سرخ ہونٹ۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے ہاتھوں کے مسلز وورزشی جسامت۔۔۔۔

ناجانے وہ حسین نوجوان کتنی ہی وہاں موجود لڑکیوں کو اپنی جانب at- کر رہا تھا۔۔۔مگر اریبہ تو فقط اس کی کرسٹل کی طرح چمکتی بھوری tract آنکھوں میں محو تھی۔۔۔۔

ناجانے کیا کشش تھی ان آنکھوں میں۔۔۔وہ ایک کھچاؤ محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے ہی دیکھتی رہو گی یا اٹھنے کا بھی ارادہ ہے؟؟"اسنے ٹوکنے والے انداز و سپاٹ سے لہجے میں کہا۔۔۔تو اریبہ نے نظریں فوراً جھکا لیں۔۔۔۔

اس کا دل زندگی میں پہلی بار تیز دھڑکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ اٹھنے لگی تو پاؤں میں شدید تکلیف ہوئی ی۔۔۔۔

میرے پاؤں میں موچ آئی ی ہے شاید۔۔۔"وہ خاصہ شرمندگی سے" بولی۔۔۔۔

لاؤ۔۔۔میں مدد کرتا ہوں تمھاری"عمران نے کہتے ہوئے۔۔۔اس کا" نازک ہاتھ ابھی پکڑا ہی تھا۔۔۔کے برابر میں بیٹھے شخص نے اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھورا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کی نگاہیں اتنی شارپ و خطرناک تھیں کے عمران نے ہاتھ چھوڑ دینے میں ہی اپنی عافیت محسوس کی۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔نیچے اتارؤ مجھے۔۔۔۔"اریبہ الجھ کر عمران کو" دیکھنے لگی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آیا کے مدد کرتے کرتے وہ اچانک دور ہٹ کر کیوں کھڑا ہو گیا۔۔۔

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کے اس حسین نوجوان نے اسے اپنی باہوں کے حصار میں جکڑ کر۔۔۔برائیڈل اسٹائل میں اٹھایا۔۔۔۔

وہ فوراہی احتجاج بلند کرنے لگی۔۔۔۔

خاموش رہو۔۔۔"اس نے غصیلی نگاہ سے دیکھتے ہوئے آرڈر جاری" کیا۔۔۔

کیا مطلب خاموش رہوں؟۔۔۔نیچے اتارو مجھے۔۔۔"مانا وہ چل نہیں" پا رہی تھی۔۔۔ مگر وہ ہاتھ پکڑ کر بھی تو مدد کر سکتا تھا۔۔۔یوں سب کے سامنے باہوں میں اٹھانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔یہی سوچتے ہوئے وہ غصے سے حکم صادر کرنے لگی۔۔۔۔

وہ اسے لے کر ابھی مینشن میں داخل ہی ہوا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔جیسی تمھاری مرضی۔۔۔"اس لڑکی کا غصے میں حکم صادر کرنا"
مقابل کو سخت ناگوار گزرا تھا۔۔۔اس نے نہایت نرمی سے کہ
کر۔۔۔اگلے ہی لمحے اسے فرش پر پٹک دیا۔۔۔

آہ۔۔۔"اریبہ کو اس شخص سے اس قدر بے رحمی کی امید نہ"
تھی۔۔۔فرش پر گرنے کے سبب اس کی چیخ بلند ہوئی ی۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی؟؟"وہ جز بز ہو کر مقابل کھڑے اس شخص پر چیخی۔۔۔

تم نے ہی تو کہا تھا چھوڑ دو۔۔۔میں نے چھوڑ دیا۔۔۔"اس نے چہرے پر"
دنیا جہاں کی معصومیت طاری کیے۔۔۔نرمی سے جواب دیا۔۔۔جیسے اس
کے حکم کے تابعے بیٹھا جن ہو۔۔۔

میں نے اتنی زور سے پھینکنے کو نہیں کہا تھا۔۔۔نرمی سے بھی تو نیچے اتار" سکتے تھے ناں تم" وہ بگڑتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

مائے ڈئی یر۔۔۔آئی یندہ اگر مجھ سے نرمی چاہیے ہو تو اپنی زبان میں بھی" نرمی لانا۔۔۔کیونکے میں سامنے والے کو وہ ہی لوٹاتا ہوں جو وہ مجھے دیتا ہے۔۔۔"اچانک اس کے چہرے کے قریب اپنا حسین چہرہ لا کر۔۔۔اس کی نیم شہد رنگ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔سرد مہری سے کہا۔۔۔۔

نہایت ہی بد تمیز ہو تم"ایک تو اتنی زور سے اسے نیچے فرش پر" پھینکا۔۔۔اوپر سے اکڑ دیکھا رہا تھا۔۔وہ کیسے جز بز نہ ہوتی۔۔۔۔۔

نہایت ہی بد تمیز ہو تم"ایک تو اتنی زور سے اسے نیچے فرش پر" پھینکا۔۔۔اوپر سے اکڑ دیکھا رہا تھا۔۔وہ کیسے جز بز نہ ہوتی۔۔۔۔۔

اسے بد تمیزی نہیں۔۔وارن کرنا کہتے ہیں مائے ڈئی یر۔۔۔تا کے آئی یندہ" آپ غلطی نہ کریں۔۔۔" وہ نہایت نرمی سے جواب دہ ہوا۔۔۔۔۔۔ گویا کے کڑوی گولی کو شہد میں ڈبو کر پیش کر رہا ہو۔۔

خود نارمل رہ کر دوسرے کو اکسانا اسے باخوبی آتا تھا۔۔۔

تم۔۔" وہ غصے سے لال پیلی ہوتے ہوئے۔۔۔دانت پیسنے لگی۔۔۔"

جبکے مقابل اس کی ناک کو غصے سے سرخ ہوتا دیکھ۔۔۔ مسکرانے لگا۔۔۔جیسے جلے پر نمک چھڑک رہا ہو۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے ہی نمایا تھا۔۔۔کے وہ خاصہ محظوظ ہو رہا ہے اس لڑکی کی حالت دیکھ۔۔۔

تھام لو۔۔۔بار بار آفر نہیں دوں گا" سیدھا کھڑا ہو کر۔۔۔اس کے آگے "اپنا ہاتھ مدد کے لیے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

چاہیے بھی نہیں۔۔۔" وہ جز بز ہو کر کہتی ہوئی ی۔۔۔اپنی مدد آپ کے "تحت اٹھی۔۔۔۔

اس کی بیک پر درد ہو رہا تھا۔۔۔اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔وہ اندر کی جانب بڑھی۔۔۔۔

اریبہ؟؟۔۔۔رائٹ؟؟"ابھی وہ عالیشان وخوبصورت مینشن دیکھ ہی" رہی تھی۔۔۔کے سامنے سے ایک نہایت خوبصورت گولڈن بالوں والی پتلی سی خاتون اس کی جانب آتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر اندازہ لگانے والے انداز میں بولیں۔۔۔۔

جی۔۔۔"اس نے ان ہی کی زبان میں مسکرا کر جواب دیا۔۔۔"

وہ خاتون لال رنگ کی شرٹ اور بلیک جینز میں ملبوس تھیں۔۔۔ان کی گولڈن آبشار کھلی وآگے کندھوں پر سیٹ تھی۔۔۔۔

میں بشری۔۔۔۔صبیحہ کی بہن۔۔۔۔"بس ان کا اپنا تعرف دینا تھا کے" اریبہ کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

اور یہ میرا بیٹا زین ہے۔۔۔" وہ حسین نوجوان اس کے پیچھے پیچھے آہستگی سے چلتے ہوئے آرہا تھا۔۔۔بشری بیگم نے اس لڑکے کی جانب دیکھ۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

تب ہی میں کہوں۔۔۔یہ آنکھیں اتنی جانی پہچانی کیوں لگ رہی ہیں۔۔۔" وہ پلٹی۔۔۔۔تو روبرو اس حسین نوجوان کو کھڑا دیکھ۔۔۔ سوچنے پر مجبور ہوئی ی۔۔۔

ایک عجیب سی کشش تھی ان آنکھوں میں۔۔۔کیا؟؟۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔۔

جانتی ہے تو فقط اتنا۔۔۔۔کے ان آنکھوں میں وہ جب بھی دیکھتی ہے اسے اپنا آپ کھوتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔

زین۔۔۔فہد کا کزن و دوست۔۔۔"اس نے اپنے تعارف کے ساتھ فہد کا" نام دانستہ طور پر جوڑا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے آگے مصافحے کے لیے ہاتھ بھی بڑھایا۔۔۔

اریبہ افضل۔۔۔"اس نے بغیر ہاتھ ملائے۔۔۔غصیلی نگاہ سے اسے" دیکھتے ہوئے۔۔۔اپنا تعارف دیا۔۔۔

اس لڑکی کا ہاتھ نہ ملانا۔۔۔مقابل کو ناگوار گزرا۔۔۔

دانت پیستے ہوئے۔۔۔اپنا ہاتھ آہستگی سے نیچے کر لیا۔۔۔

زین۔۔۔اریبہ کو گیسٹ روم دیکھادو۔۔۔بیچاری بہت دور سے آئی ی"
ہے۔۔آرام کرلے گی۔۔میں ذرا کام سے جارہی
ہوں۔۔۔اوکے۔۔۔"انھوں نے زین کی جانب متوجہ ہو کر نرمی سے
کہا۔۔۔

پھر وہ اریبہ کے سامنے اسکے گلے لک کر۔۔۔اس کے دونوں رخسار پر کس
کرتے ہوئے الوداع لے کر چلی گ ئی یں۔۔۔۔

ان کا الوداعی انداز دیکھ۔۔۔بمشکل اس نے اپنی ہنسی کو روکا۔۔۔۔

ناجانے اس نے کتنی بار اپنی ماں سے الوداع لی تھی۔۔۔مگر اسے یاد نہیں پڑتا
۔۔۔کے انھوں نے کبھی اس کے گالوں کو چوما ہو۔۔۔

چلیں میم۔۔۔"اس نے نہایت مہذب انداز میں کہا۔۔۔تو وہ اثبات میں "
سر ہلا کر۔۔۔اس کے ساتھ چلنے لگی۔۔۔

یہ رہا آپ کا روم۔۔۔۔ویسے واپسی کب ہے؟؟۔۔"اس نے کمرے کا "
دروازہ کھولتے ہی۔۔۔بجائے کمرا دیکھانے کے۔۔۔۔واپسی کا استفسار
کیا۔۔۔۔۔

میں جاب کرنے آئی ی ہوں یہاں۔۔۔۔تو۔۔۔میں یہیں رہنے والی "
ہوں اب۔۔۔"اس نے خاصہ جتاتے ہوئے بتایا۔۔۔۔پھر خود سے ہی اپنا
کمرا دیکھنے لگی۔۔۔

کمرا نہایت خوبصورت وویل فرنش تھا۔۔۔۔مگر سب سے زیادہ جو اس کے
دل کو بھایا۔۔۔۔وہ تھا کھڑکی سے نظر آنے والا حسین ویو۔۔۔۔

سوئی منگ پول۔۔۔۔پھولوں کا خوبصورت باغیچہ۔۔۔۔جو حدِ نگاہ تک وسیع نظر آرہا تھا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"ناجانے کتنی ہی دیر وہ اس خوبصورت و دلکش نظارے کو" دیکھتی رہی۔۔۔جو اس کی آنکھوں کو سکون بخش رہا تھا۔۔۔

پھر اپنے گیلے کپڑے چینج کرنے کی نیت سے پلٹی ہی تھی۔۔۔کے سامنے زین کو کھڑا دیکھ چونکی۔۔

تم واقعی یہاں رہنے والی ہو؟؟"اس کا لہجہ عجیب سہ لگا مقابل کو۔۔۔۔"

لکھ کر دوں کیا؟؟"وہ جھنجھلا کر۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے" جواب دینے لگی۔۔۔۔

کیا فہد کو علم ہے اس بارے میں؟؟۔۔۔"اس نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر" باندھتے ہوئے۔۔۔سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔۔۔فہد کا میرے یہاں رہنے سے کیا تعلق؟؟۔۔۔شاید" آپ بھول رہیں ہیں مسٹر زین۔۔۔میں آپ کے کزن کی اب منگیتر نہیں ہوں۔۔۔۔"اس کی نیم شہد آنکھوں میں غصہ ابھرا تھا۔۔۔مقابل کے بالکل روبرو آکر۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔اوکے۔۔۔آرام کرؤ۔۔۔بعد میں بات ہوتی ہے۔۔۔"کافی" دیر تک ماحول پر خاموشی طاری رہی۔۔۔۔نہ جانے کن گہری سوچوں میں

ڈوباہوا تھاوہ۔۔۔پھر اپنی پیشانی مسلتے ہوئے۔۔۔سنجیدگی سے کہ کر۔۔۔کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

Husny Kanwal

ن ئی ی جگہ تھی۔۔۔

شاید یہی وجہ تھی کے اسے نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔

پھر بھی بہت دیر تک آنکھیں موندے لیٹی۔۔۔سونے کی کوشش کرتی رہی۔۔۔۔

اف۔۔۔۔نیند کیوں نہیں آرہی مجھے۔۔۔" جھنجھلا کر یکدم اٹھ کر" بیٹھ۔۔۔اپنا سر کھجاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ایسی بھی کیا ناراضگی۔۔۔میں اتنی دور سے اس کی خاطر آگ ئی۔۔۔اور وہ" مجھے ائی یر پورٹ ملنے تک نہیں آیا۔۔۔اب میں بھی بات نہیں کرؤں گی اس سے۔۔۔مگر۔۔۔پھر اسے ملوں گی کیسے؟؟۔۔" وہ روتو سہ منہ بنا کر سوچنے لگی۔۔۔

بہت دیر تک دل پر جبر کیا۔۔۔۔کے بات نہیں کرئے گی اس سے۔۔۔

اپنا ذہن بٹانے کے لیے کمرے سے نکلی۔۔۔۔

نیچے لاونج میں آئی ی۔۔۔تو ساری لائی ٹس اون تھیں۔۔۔جبکے دور دور تک کوئی ی نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

وہ باہر کی جانب چل دی۔۔۔

کہاں جارہی ہو؟؟۔۔۔"وہ ابھی گارڈن کی طرف بڑھی ہی تھی کے پیچھے" سے کسی کی آواز نے اس کے قدم روکے۔۔۔

باہر گارڈن میں۔۔۔"پلٹ کر دیکھا۔۔۔تو وہ حسین بھوری آنکھوں والا" لڑکا۔۔۔ایک ابرو اچکا کر تفتیشی انداز میں استفسار کر رہا تھا۔۔۔

لاپرواہی سے جواب دے کر وہ واپس پلٹنے لگی۔۔۔

رکو۔۔۔"اس کے روکنے پر۔۔۔۔وہ منہ بسورتی ہوئی ی۔۔۔۔"اب"
"کیا؟؟۔۔

باہر بہت ٹھنڈ ہے۔۔۔۔ تمھاری ویسے بھی آب وہوا چینج ہوئی ی ہے"
۔۔۔بہتر یہی ہے کے اپنا خیال رکھو۔۔۔۔"وہ سخت انداز میں نصیحت آمیز
لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

تو اس کا مطلب تم یہ کہنا چاہ رہے ہو۔۔۔کے میں باہر نہیں جا سکتی"وہ"
اڑنے والے لہجے میں۔۔۔دونوں ہاتھ فولٹ کرتے ہوئے۔۔۔استفسار
کر رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔اس کا مطلب یہ ہے۔۔۔۔کے تمھیں ابھی اپنے کمرے میں" جانا چاہیے۔۔۔۔"وہ بھی اسی کی طرز میں۔۔۔مگر نرمی سے جواب دہ ہوا۔۔۔

تم ہوتے کون ہو۔۔۔مجھ پر آرڈر چلانے والے۔۔۔مجھے اپنا خیال رکھنا خود" آتا ہے۔۔۔۔اس لیے مسٹر زین آپ کو میری فکر کرنے کی کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔"اس نے کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔پھر باہر کی جانب چل دی۔۔۔۔

وہ اس حسین لڑکی کو جاتا ہوا دیکھتا رہا۔۔۔۔۔۔یہاں تک کے وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔۔۔۔

وہ صحیح کہہ رہا تھا یہاں تو بہت ٹھنڈ ہے۔۔۔"مینشن میں ہیٹر چل رہا" تھا۔۔۔اس لیے سردی کی شدت کا احساس ہی نہیں ہوا۔۔۔۔

باہر گارڈن میں پہنچی۔۔۔تو کچھ ہی لمحوں میں دانت بجنا شروع ہو گ ئی ے۔۔۔

اب اگر واپس جاؤں گی تو وہ اکڑ واور چوڑا ہو جائے گا۔۔۔۔۔اپنی بات کا" بھرم رکھنے کے لیے تھوڑی دیر تو بیٹھنا ہی پڑے گا یہاں۔۔۔۔"وہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ایک دوسرے سے رگڑتے ہوئے۔۔۔۔سو کڑ کر ۔۔۔۔چی ئی رپر بیٹھتے ہوئے بڑبڑائی ی۔۔۔۔

اپنی ناک بھی تو بہت پیاری تھی ناں اسے۔۔۔

کیسے اس اکڑو کے سامنے اپنی نیچی ہونے دیتی۔۔۔۔

سردی سے ٹھٹھرنا منظور تھا مگر واپس جانا نہیں۔۔۔۔

کاش اپنے ساتھ شال ہی لے آتی۔۔۔" وہ دل ہی دل بڑبڑائی ی۔۔"

یہ لو۔۔۔ تمھارا سیل کب سے رنگ ہو رہا ہے۔۔" اس خوبرو نوجوان کو" اپنی جانب آتا دیکھ۔۔۔ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

مگر چاہ کر بھی ٹھنڈ کے سبب اپنے بجتے ہوئے دانتوں کو نہ روک سکی۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے لاپرواہی سے سیل اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

تم میرے کمرے میں گئی ے تھے؟؟۔۔۔"اس کا سیل تو کمرے میں" رکھا تھا۔۔۔پھر زین کیسے لے آیا۔۔۔۔وہ فورا کھڑے ہو کر۔۔۔حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

بہت دیر سے رنگ ہونے کی آواز آرہی تھی۔۔۔اس لیے میں نے" سوچا۔۔۔شاید کوئی ی ضروری میسج ہو۔۔۔۔ورنہ مجھے کوئی شوق نہیں تمھارے کمرے میں جانے کا۔۔۔"خاصہ بے زاری والا منہ بنا کر کہتے ہوئے۔۔اس کا سیل ٹیبل پر پٹکنے والے انداز میں رکھا۔۔۔

اریبہ نے سیل اٹھایا۔۔۔تو میلز کے نوٹیفیکشن چمک رہے تھے اسکرین پر۔۔۔۔۔

اس نے اپنی آئی ی۔ڈی اپنے سیل میں بھی اون کرلی تھی۔۔۔

ای کی جانب سے میل آئی ی ہے یہ دیکھ۔۔۔وہ خوشی سے دو دو فٹ اچھلی۔۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔"یک دم اس کا شام سے خراب موڈ بدل گیا تھا۔۔۔"

چہرے پر بڑی پیاری سے دلفریب مسکراہٹ بکھرئی ی۔۔۔وہ اس کا شکریہ ادا کر۔۔۔ تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

کمرے میں آکر۔۔۔۔ تیزی سے میل کھولی۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے ساری خوشی چھو منتر ہوئی ی یہ دیکھ۔۔۔کے اس نے خالی میلز بھیجی ہیں۔۔۔

دس سے زائی دمیلز تھیں۔۔۔مگر کسی میں بھی ایک لفظ تک نہیں لکھا تھا۔۔۔۔

خالی میلز کا کیا مطلب؟؟۔۔۔"وہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔"

کافی دیر تک بیٹھ کر انتظار کرتی رہی کے جواب آئے۔۔۔مگر جواب نہ آیا۔۔۔یہاں تک کے اس کی منتظر آنکھیں کب نیند کی وادیوں میں کھو گ ئی یں۔۔۔اسے علم نہیں۔۔۔۔

Husny Kanwal

ریپلائے نہیں آیا۔۔۔"سورج کی کرنیں اس کے حسین چہرے پر پڑ رہی تھیں جن کے سبب وہ نیند سے بیدار ہوئی ی۔۔اٹھتے ہی اپنی میل چیک کی۔۔۔

مقابل کی جانب سے کوئی ی جواب موصول نہ ہونے پر اس کا منہ اترا۔۔۔

جب بات نہیں کرنی تو خالی میلز کیوں ک ئی یں؟؟۔۔۔"اس نے منہ بسورتے ہوئے لکھا۔۔ مگر پھر خیال آیا اسے منانے آئی ی ہے اتنی دور۔۔۔لڑنے تھوڑی۔۔۔

اپنی ٹائی پ کی ہوئی ی لائی ن مٹادی۔۔۔

تمھیں پتا ہے میں اس وقت تمھارے شہر میں ہوں۔۔۔جس ہوا میں تم" سانس لے رہے ہو اسی میں اب میں بھی سانس لے رہی ہوں۔۔۔۔یہ احساس ہی دل کو سکون و مسرت بخش رہا ہے۔۔۔۔۔مجھے نہیں پتا کے روٹھوں کو کیسے مناتے ہیں۔۔۔اس لیے تھوڑی مدد کر دو۔۔۔اور بتاؤ کیسے مناؤں تمھیں۔۔۔" کھڑکی کے پاس آکر۔۔۔پردے کھسکائے۔۔۔۔پھر کھڑکی کھول کر باہر کے خوبصورت نظارے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

کھڑکی کھلتے ہی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اسے چھو کر گزرا۔۔۔۔جو اسے سکون و تازگی دینے لگا۔۔۔۔اپنے صدق جذبات کا سادگی سے اس پردیسی سے اظہار کرنے لگی۔۔

اس بار تعجب نہ ہوا جواب نہ آنے پر۔۔۔بس دل تھوڑا اداس ہو گیا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

"آؤ ڈئیر۔۔۔ہمارے ساتھ ناشتہ کرؤ۔۔۔" ملازمہ اسے ناشتے کے لیے بلانے آئی ی۔۔۔تو وہ تیار ہو کر۔۔۔نیچے آئی ی۔۔۔سب ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ آکر ابھی کھڑی ہی ہوئی ی تھی کے بشری بیگم مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ ناشتہ کرنے کی دعوت دینے لگیں۔۔۔

وہ اثبات میں سر ہلا کر اپنے لیے جگہ دیکھنے لگی۔۔۔

"یہاں زین بروکے برابر میں بیٹھ جاؤ۔۔۔یہاں کی جگہ ہمیشہ خالی رہتی ہے۔۔۔اور اگر زین بروکا یہی رومیو والا حال رہا۔۔۔تو ان شاءاللہ اس نے

ہمیشہ خالی ہی رہنا ہے۔۔۔"مہرین استہزائی یہ انداز میں زین کو دیکھتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔جسے سن باقی سب دبی دبی ہنسی ہنسنے لگے۔۔۔۔جبکے زین نے نظریں اٹھا کر اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔۔

اچھا سوری سوری۔۔۔"وہ فوراہی اس کی گھوری سے ڈر کر۔۔۔زبان" دانتوں میں دباتے ہوئے۔۔۔معذرت طلب کرنے لگی۔۔۔

آؤ۔۔بیٹھ جاؤ۔۔۔"اریبہ کل صرف زین و مہرین و بشری بیگم سے ملی" تھی مگر اب اور بھی فیملی ممبرز نظر آرہے تھے۔۔۔

مہرین کے برابر میں بیٹھا ایک نوجوان نہایت نرمی۔سے اس کی جانب دیکھ کر گویا ہوا۔۔۔

جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔زین کے برابر والی خالی چی ئی ر پر آ کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

میں اپنا تعارف دے دیتا ہوں۔۔۔میں عمر۔۔۔زین کا کزن۔۔۔یہ میری" گرل فرینڈ انا۔۔۔اور یہ ہمارا بیٹا ابراہیم۔۔۔۔"بس اس کا تعارف دینا تھا کے اریبہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں۔۔۔۔

گرل فرینڈ سے بیٹا؟؟۔۔۔۔

اس قدر بے حیائی ی و گناہ۔۔۔۔

وہ بھی اتنے دھڑلے سے۔۔۔۔

کیاوہ مسلمان تھے؟؟۔۔۔کیاانھیں زناو نکاح کافرق نہیں پتا؟؟۔۔۔۔۔

کیاہو گیاہے مسلمانوں کو؟؟۔۔۔۔

مغربی تہذیب کے پیروکار بنتے بنتے اپنے اسلامی اصولوں کو بالکل فراموش کر بیٹھے ہیں۔۔۔۔

اوراس سے بھی زیادہ دکھ اس بات کاہے کے انھیں کوئی ی برا کہنے والا بھی نہیں۔۔۔

بہت جلد ہماری شادی ہونے والی ہے۔۔۔"انانے نہایت مسکراتے ہوئے" کہا۔۔۔جس پر وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔۔

مما یہ کون ہیں؟؟۔۔۔"ابراہیم نے اریبہ کی جانب دیکھتے" ہوئے۔۔۔ تجسس سے استفسار کیا۔۔۔۔

وہ بچہ ان سب کی طرح بالکل سفید تھا۔۔۔اس کے بال اپنی ماں کی طرح ہلکے گولڈن چمک رہے تھے۔۔۔اسے دیکھ کر وہ اندازہ لگانے لگی کے وہ کم از کم تین سال کا تو ہو گا۔۔۔

یہ اریبہ ہے۔۔۔آپ کی نیو فرینڈ۔۔۔آج سے یہ ہمارے ساتھ رہیں" گی۔۔۔"انا نے مسکراتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا۔۔۔۔

اووووو۔۔۔ہائے۔۔۔۔"گول منہ بنا کر بڑے پیارے سے انداز میں" اسے دیکھتے ہوئے۔۔ گویا ہوا۔۔۔

جس پر اصولا تو اسے مسکرانا چاہیے تھا۔۔۔مگر وہ مسکرا نہ سکی۔۔۔۔

اسے بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔۔۔

ہائے۔۔۔"اس نے کہتے ہوئے اپنی نظریں جھکا لیں۔۔۔۔"

کل ویسے بڑا مزا آیا پارٹی میں۔۔۔ہے ناں؟؟"مہرین نے اپنی پارٹی کی تعریف سننے کے لیے دانستہ طور پر ذکر چھیڑا۔۔۔۔

سردی میں پول پارٹی کون کرتا ہے؟؟۔۔۔دیکھو زین کو سردی لگ گ ئی ہے۔۔۔ناک کیسی لال ہو رہی ہے اس بیچارے کی۔۔۔"عمر خاصہ منہ بگاڑ کر گویا ہوا۔۔۔

اس کی ناک کا سنتے ہی۔۔اریبہ نے بچوں کی طرح بڑے اشتیاق سے فوری طور پر برابر میں بیٹھے شخص کی ناک کو دیکھا۔۔۔۔جو ٹماٹر کی طرح مکمل لال ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ بے اختیار مسکرا دی تھی۔۔۔۔

آپ کو نہیں پتا کیا برو؟۔۔۔ایک نٹ ڈھیلا ہے اس کا۔۔۔۔اتنا منع کیا تھا'' ۔۔۔سنتی کب ہے۔۔۔۔''اس حسین لڑکی کو اپنا مزاق اڑاتا دیکھ۔۔۔وہ جز بز ہو کر مہرین کو کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔ساتھ ساتھ ہاتھ میں پکڑے رومال سے اپنی ناک صاف کرنے لگا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔آپ کی یہ حالت میری پول پارٹی کی وجہ سے نہیں'' ہوئی ی۔۔۔تب تو آپ بالکل ٹھیک تھے۔۔۔''مہرین کے چھوٹی آنکھیں

کر کے۔۔پلٹ وار کرتے ہی۔۔۔۔اریبہ کو یاد آیا۔۔۔کے ہاں کل رات تک تو وہ بالکل ٹھیک تھا۔۔۔

"میں نے خود دیکھا تھا آپ کو رات بھر سردی میں گارڈن میں رومیو بنے بیٹھے۔۔۔"مہرین نے مزید کہا تو اریبہ الجھ کر زین کا سرخ چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

کیا وہ زین نہیں تھا جس نے اسے گارڈن میں سردی کے سبب جانے سے روکا تھا۔۔۔تو پھر وہ خود کیا کر رہا تھا وہاں؟؟۔۔۔

"تم گارڈن میں کیا کر رہے تھے؟؟"عمر فورا پوچھ اٹھا۔۔۔۔

"وہ۔۔۔میرے ایک کلائنٹ کی کال آگئی تھی۔۔۔تو میں وہیں بیٹھ کر بات کرنے لگا۔۔۔"زین ذرا لچکدار انداز میں عمر کو جواب دہ ہوا۔۔۔۔

دیکھ لیا آپ سب نے۔۔۔میری پول پارٹی کا کوئی لین دین نہیں ان کی" سردی سے۔۔۔"مہرین زین کو زبان چڑھاتے ہوئے۔۔۔اعلانیہ فخرانہ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

پھر بھی آئی یندہ پول پارٹی ٹھنڈے موسم میں مت رکھنا۔۔۔بالکل مزا" نہیں آیا مجھے۔۔۔۔صرف تمھارا دل رکھنے کے لیے شرکت کی میں نے تو۔۔۔۔"انا نے مہرین کو دیکھ۔۔۔خاصہ احسان جتانے والے انداز میں آخری جملہ ادا کیا۔۔۔

اچھا۔۔۔آپ کو دیکھ کر لگ تو نہیں رہا تھا کے آپ کو مزا نہیں" آرہا۔۔۔"مہرین نے خاصہ طنزیہ ادا میں مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔توانا منہ بسور کر عمر کو شکایتی نظروں سے تکنے لگی۔۔۔

مہرین۔۔۔"عمر اس کی نظروں کو سمجھتے ہوئے۔۔۔فوراہی مہرین کو چپ" کرانے لگا۔۔۔جبکے دیکھا اس نے بھی تھا۔۔۔انا کو اپنے ایک میل۔فرینڈ کے ساتھ چپک چپک کر ڈانس کرتے۔۔۔۔

پوری پارٹی میں وہ اسی کے ساتھ رہی تھی۔۔۔

ٹیبل کا ماحول اچانک ہی سنجیدہ سہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک سب خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا۔۔۔سوائے اریبہ کے۔۔۔۔

وہ صرف اتنی دیر سے بیٹھی اپنی کافی میں بے وجہ چمچہ چلا رہی تھی۔۔۔۔

تو میم۔۔۔میں آفس کب سے جوائی نٹ کرؤں؟''اس کا ذہن عمر وانا'' سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔اس نے بمشکل خود کو سمجھایا کے وہ یہاں اپنے ای کو ڈھونڈنے وجاب کرنے آئی ی ہے۔۔۔ان لوگوں کے رہن سہن سے اسکا کوئی ی مطلب نہیں۔۔

اس نے بشری بیگم کی جانب متوجہ ہو کر استفسار کیا۔۔۔

اریبہ۔۔۔دراصل۔۔۔''جاب کا سنتے ہی انھوں نے منہ بگاڑا۔۔۔''

پھر کافی گلے میں اتارتے ہوئے زبردستی مسکرا کر کہنے لگیں۔۔۔''جو سیٹ میرے آفس میں خالی تھی وہ اب نہیں ہے۔۔۔''

کیا مطلب؟؟۔۔کے خالی نہیں ہے؟؟"کیا مزاق کر رہی تھیں بشری بیگم "
اس کے ساتھ۔۔۔وہ اتنی دور سے آئی ی تھی صرف ان کے پاس جاب
کرنے۔۔۔۔

وہ بھی ان ہی کی خواہش ظاہر کرنے اور ان کی بہن کے شدید اصرار
پر۔۔۔۔پھر اب وہ کیسے اسے ہری جھنڈی دیکھا سکتی تھیں؟؟۔۔۔

ہمم۔۔۔تم کل ہی تو آئی ی ہو نیویارک۔۔۔ابھی تھوڑا گھوم پھر "
لو۔۔۔اتنی جلدی بھی کیا ہے جاب کی۔۔۔۔تم کچھ دن آرام سے
رہو۔۔۔۔اوکے ڈئی یر۔۔۔چلو میں چلتی ہوں۔۔۔اچھے سے ناشتہ
کرنا۔۔۔مہرین خاص مہمان ہے ہماری۔۔۔خیال رکھنا اس کا۔۔۔"وہ اسے
جاب دینے والی ہیں بھی یا نہیں۔۔۔یہی سوچ کر وہ پریشان ہونے لگی۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی ی؟؟۔۔۔گھوم پھر لوں؟؟۔۔۔میرے گھر فاقے شروع" ہو جائی یں گے اگر میں نے جلدی وہاں پیسے نہ بھیجے۔۔۔میں نے تو سوچا تھا کے کچھ ایڈوانس لے لوں گی۔۔۔مگر یہاں تو یہ خاتون جاب دیتی ہوئی ی بھی نظر نہیں آرہیں۔۔۔اب میں کیا کرؤں؟؟" وہ تو مہرین سے اس کے خیال رکھنے کا کہ کر وہاں سے چلی گ ئی یں۔۔جبکے اس نے اپنا سر پکڑا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔اچانک اتنی پریشان کیوں ہو گ ئی یں؟؟۔۔۔"اس کے" چہرے سے ہی پریشانی جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔مہرین مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔"اس نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔پھر مصنوعی" مسکان چہرے پر سجائے گویا ہوئی ی۔۔۔

کنکھیوں سے زین اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔

وہ اٹھ کر جانے لگی تو انا فورا بولی۔۔۔"ناشتہ تو کر لو۔۔۔تم نے تو کسی چیز کو ہاتھ ہی نہیں لگایا۔۔۔"

نہیں۔۔۔بس ٹھیک ہے۔۔۔"وہ آہستگی سے کہہ کر تیزی سے اوپر چل دی۔۔۔"

اسے کیا ہوا؟؟۔۔۔"انا الجھ کر۔۔۔"

پتا نہیں"مہرین نے لاعلمی میں کندھے اچکائے۔۔۔۔"

💞*H usny Kanwal*💞

"""اتنی دیر سے انتظار کر رہی ہوں تمھارا۔۔۔"بشری بیگم باہر نکلی ہی تھیں کے راستے میں انھیں عمران ملا۔۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔وہ غصیلی آواز میں بولیں۔۔۔۔

سوری میم۔۔۔۔آنکھ دیر سے کھلی۔۔۔"وہ نظریں جھکا کر معذرت" کرنے لگا۔۔۔۔

پتا ہے ناں کیا کرنا ہے تمھیں"انھوں نے مفاہمانہ انداز میں استفسار" کیا۔۔۔۔

جی۔۔۔آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔ہاں۔۔۔ تھوڑے پیسوں کی ضرورت" پڑئے گی اسے گھومانا پھرانا بھی تو کرنا ہے ناں۔۔۔آپ کو تو پتا ہے میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے۔۔۔"وہ بے شرمی سے مسکراتے ہوئے ان کے آگے ہاتھ پھیلا کر بولا۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔پانچ ہزار ڈالر ہیں۔۔۔کم پڑئی یں تو اور لے لینا۔۔۔۔مگر کام" جلد سے جلد کرؤ۔۔۔۔"انھوں نے منہ بسورتے ہوئے اپنے پرس سے پیسے نکال کر اسکے ہاتھ پر رکھے۔۔۔۔پھر کالا چشمہ اپنی آنکھوں پر ایک ادا سے لگاتے ہوئے۔۔۔۔اپنے مغرور انداز میں باہر کی جانب بڑھ گ ئی یں۔۔۔

پانچ ہزار ڈالر۔۔۔زبردست یار۔۔۔۔ایک کام کرتا ہوں۔۔۔۔اس کے" لیے تو ایک ہزار ڈالر بھی کافی رہیں گے۔۔۔باقی سارے اپنی دوسری جیب

میں بھر لیتا ہوں۔۔۔"اس کی توقع سے کہیں زیادہ دیا تھا بشری بیگم نے۔۔۔وہ بہت خوش ہوا۔۔۔اب اسے اریبہ لڑکی کم اور سونے کے انڈے دینے والی مرغی زیادہ نظر آرہی تھی۔۔۔۔

وہ خوشی خوشی پیسے اپنے پرس میں رکھ کر مینشن میں داخل ہوا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ بیچاری تو پھس گ ئی تھی یہاں آکر۔۔۔اگر اسے جلد جاب نہ ملی تو وہ کیا کرئے گی۔۔۔یہی سوچ سوچ کر وہ پریشانی کے عالم میں اپنا سر پکڑئے۔۔۔کمرے میں ٹیل لگانے لگی۔۔۔

میں یہاں نہیں رہ سکتی زیادہ دن۔۔۔۔۔بشری انٹی کے انداز سے تو مجھے" بالکل نہیں لگ رہا۔۔۔کے وہ مجھے جاب دینے والی ہیں۔۔۔مجھے جلد سے جلد ای سے رابطہ کرنا ہو گا۔۔۔اگر اتنی دور آنے کے بعد بھی اس سے نہ مل سکی تو پھر شاید کبھی نہ مل سکوں۔۔۔"ابھی وہ اپنی سوچوں و فکروں میں ڈوبی ہوئی ی تھی کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔

آجاؤں؟؟" باہر سے عمران نے دروازہ نوک کرتے ہوئے استفسار" کیا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔آجاؤ۔۔"

گڈ مارننگ"اس نے کمرے میں آتے ہی مسکرا کر کہا۔"

کیاخاک گڈمارننگ" وہ لڑکی منہ بسورے گویاہوئی ی۔۔۔"

کیوں؟؟۔۔۔کچھ ہواہے کیا؟؟" وہ ابرواچکا کر۔۔۔۔"

نہیں۔۔۔ایسے ہی بول رہی تھی۔۔۔تم بتاؤ۔۔۔ صبح ہی صبح یہاں میرے" کمرے میں کیسے؟؟" وہ خوبصورت لڑکی تفتیشی انداز میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

بشری میم نے مجھے تمھیں نیویارک گھمانے کی ذمہ داری دی ہے۔۔۔اس" لیے" دوبدو مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔" سپاٹ سے لہجے میں کہ کر۔۔۔وہ صوفے پر" بیٹھی۔۔۔۔

کیوں نہیں جانا؟؟۔۔۔کیا نیویارک جیسے شہر میں ایک کمرے میں بند" رہنے آئی ہو؟؟۔۔۔"اس نے بیڈ پر اسکے روبرو بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔۔۔اس لیے تم جا سکتے ہو۔۔۔"اس نے" صاف انکار کیا۔۔۔ساتھ ساتھ باہر جانے کا بھی کہہ دیا۔۔۔

مگر میرے پاس تو ہیں۔۔۔"اس نے جتاتے ہوئے۔۔۔مسکرا کر" کہا۔۔۔

تمھارے پیسے میں بھلا کیوں یوس کرنے لگی؟؟"وہ اعتراضا پوچھ" اٹھی۔۔۔

کیونکے تم ہماری مہمان ہو۔۔۔اور ہمارا فرض بنتا ہے اپنے مہمان کی اچھے" سے خاطر مدارت کرنا۔۔۔اس لیے اب جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔میں "تمھیں نیو یارک کی سب سے خوبصورت جگہ لے کر چلتا ہوں۔۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔آپ کی خاطر مدارت کا شکریہ۔۔۔"اس نے پھر" ہری جھنڈی دیکھادی تھی اسے۔۔۔۔

کیا ڈر رہی ہو مجھ سے؟"اس نے اچانک عجیب سوال کیا۔۔۔"

کس چیز کا ڈر؟؟"وہ الجھ کر۔۔۔اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔"

وہ ہی جو ہر لڑکی کو ہوتا ہے میرے قریب آتے ہوئے" وہ خاصہ اترا"
کر۔۔۔اپنا کالر اچکاتے ہوئے بولا۔۔۔

کیوں۔۔۔۔ تمھارے قریب آنے کے بعد الیکٹرک شاکڈ لگتا"
ہے۔۔۔" وہ مضحکہ خیز انداز میں۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

ایسا ہی سمجھ لو۔۔۔تب ہی تو ڈر رہی ہو تم" اس نے اترا کر۔۔۔ فلرٹ"
کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں ڈر رہی ہوں؟؟۔۔۔اف۔۔۔۔خوش فہمی ہے آپ کی۔۔۔" اس"
نے منہ بسور کر۔۔۔۔اتراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

اگر ڈر نہیں۔۔۔تو چلو پھر میرے ساتھ۔۔۔"وہ جیسے چیلنج دینے" لگا۔۔۔۔

مگر مجھے جانا ہی نہیں ہے۔۔۔"اس نے پھر ہری جھنڈی دیکھائی ی۔۔۔۔"

یہ بہانا ہے صرف۔۔۔اصل میں تو تم میرے چارم سے بھاگ رہی" ہو۔۔۔"وہ اکڑ کر اتراتے ہوئے۔۔۔۔

چارم؟؟۔۔۔کون سہ چارم؟؟۔۔۔اپنی بندی تو تم سے پٹ نہیں" رہی۔۔۔"اس لڑکی نے تو جیسے ڈائی ریکٹ دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔اس کے استہزائی یہ انداز میں کہتے ہی مقابل سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔

تم پرسنل وار کر رہی ہو اب۔۔۔۔ویسے بتا دوں۔۔۔۔میں نے اسے" پٹانے کی کبھی کوشش کی بھی نہیں ہے۔۔۔۔"اریبہ نے اس کے سنجیدہ ہوتے لہجے سے اندازہ لگایا۔۔۔کے وہ بہت سیریس ہے مہرین کے معاملے میں۔۔۔۔

کیوں نہیں کی؟؟"تیزی سے سوال کیا۔۔۔۔"

میری مرضی۔۔۔۔"اس نے کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔بے نیازی سے" کہا۔۔۔۔

او۔۔۔بس رہنے دو۔۔۔ تمھاری مرضی ہو ہی نہ جائے۔۔۔۔صاف پتا" چلتا ہے وہ ہی منہ نہیں لگاتی۔۔"اریبہ کو جیسے اب مزا آنے لگا تھا اسے مرچیں لگانے میں۔۔۔۔

پھر یہ آسان طریقہ بھی تھا اس سے جان چھڑانے کا۔۔۔۔

تمھیں چلنا ہے یا نہیں؟؟۔۔۔آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔۔"اپنی" مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے۔۔ بمشکل اپنے غصے پر قابو پانے کی سعی کر۔۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

اس لمحے اسے دیکھ کر کوئی بھی بتا سکتا تھا کہ وہ کس قدر آگ بگولہ ہے۔۔۔۔

دروازہ سامنے ہے۔۔۔"اس نے فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے" جواب دیا۔۔۔۔

دیکھ لو۔۔۔میں دوستی کا ہاتھ بڑھا رہا ہوں اور تم۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہا تھا۔۔۔کے مقابل دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔دنیا جہاں کی بیزاری چہرے پر سجائے۔۔۔۔تیزی سے بات کاٹتے ہوئے بولی۔۔۔

"آگے بڑھو مسٹر۔۔۔مجھے دوست بنانے میں کوئی ی انٹرسٹ نہیں۔۔۔۔"

اس کا جملہ سنتے ہی وہ گھوری سے نوازتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

"یہ تو چڑیل ہے پوری۔۔۔۔اتنی دیر کسی اور لڑکی کے ساتھ لگاتا تو گھومنے تو کیا بستر پر بھی پہنچ جاتی میرے۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے دروازے سے نکلتے ہی بڑبڑایا۔۔۔۔

اریبہ نے اس کی ٹھیک ٹھاک تپادی تھی۔۔۔جس کے سبب اس کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔کے اس لڑکی کا حشر کر دے۔۔۔۔۔۔

اب میں میم کو کیا جواب دوں گا؟۔۔۔"وہ اپنی پیشانی کو مسلتے ہوئے" پریشان ہو کر بڑبڑایا۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ اپنا کام کر رہا تھا آفس میں۔۔۔جب اسے مہرین کی کال آئی ی۔۔۔۔

جلدی بولو۔۔کیا کام ہے مجھ سے؟؟؟۔"ہر بار کی طرح وہ جلد بازی میں" گویا ہوا۔۔۔۔

برو۔۔۔کوئی ی مشین نہیں ہیں آپ۔۔۔انسان ہیں۔۔۔پلیز کبھی کام" سے چھٹی بھی لے لیا کریں۔۔۔۔۔۔"وہ جھنجھلا کر ایڈوائس دینے لگی۔۔۔۔

کام بولو۔۔۔ٹائی م نہیں ہے میرے پاس۔"دوسری جانب سے اس کی" بات سنتے ہی مزید بے زاری کا مظاہرہ ہوا۔۔۔۔

افف۔۔۔۔ چلیں۔۔۔پھر آپ کام کریں۔۔۔میں پارٹی میں جا رہی" "ہوں رات کو لیٹ گھر لوٹوں گی۔۔۔انٹی کو بتا دیجیے گا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔مگر ڈرنک مت کرنا۔۔۔۔"اس نے پیپرز فائی ل میں سیٹ" کرتے ہوئے۔۔۔۔سخت تنبیہ کیا۔۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔"

اچھا سنو۔۔۔"اچانک ہی اسے کچھ یاد آیا۔۔۔۔"

"جی؟۔۔"

اریبہ کو بھی ذرا دیکھ لو۔۔۔جب سے آئی ہے اپنے کمرے سے نہیں نکل" رہی۔۔۔۔"ماناوہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا پھر بھی مقابل چھیڑے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔

"اووہووو۔۔۔بڑی فکر ہو رہی ہے اس کی۔۔۔۔۔"

فکر نہیں کر رہا۔۔۔بس ایسے ہی بول رہا تھا۔۔۔۔مہمان ہے آخر وہ"

ہماری۔۔۔"

ہاں۔۔۔مگر زیادہ دن نہیں رہے گی۔۔۔۔"

کیا مطلب؟" وہ الجھا۔۔۔۔"

کل میری بات ہوئی ی تھی اس سے۔۔۔۔کہ رہی تھی اپنے دوست ای کو"
ڈھونڈ رہی ہے وہ۔۔۔اس سے ملتے ہی واپس چلی جائے گی۔۔۔۔"

مگر وہ تو جاب کے لیے آئی ی تھی ناں؟؟؟"

ہاں۔۔۔۔مگر انٹی کے پاس کوئی ی جاب ہے ہی نہیں اسے دینے کے لیے۔۔۔۔۔مجھے تو سمجھ نہیں آرہا انٹی نے اسے بلایا ہی کیوں۔۔۔جب اسے جاب دینی ہی نہیں تھی۔۔۔"

ہمم۔۔۔۔۔چلو بعد میں بات ہوتی ہے۔۔۔"اس نے پوری بات سن کر۔۔۔۔لاپرواہی سے کہتے ہوئے کال منقطع کر دی۔۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

اس کے ہاتھ میں سیل تھا۔۔۔وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کے فہد کو کال کر کے اریبہ کے نیویارک آنے کی اطلاع دے یا نہیں۔۔۔۔

ذہن میں عجیب سہ الجھاپن تھا۔۔۔۔

وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کے سامنے سے اریبہ کو کچن کی جانب جاتا ہوا دیکھا۔۔۔۔

اسے دیکھتے ہی اپنا سیل جیب میں رکھ کر۔۔۔اس کے پیچھے چلا۔۔۔۔

میں نے سنا ہے تم یہاں کسی کو ڈھونڈنے آئی ہو؟۔۔۔۔"اس لڑکی نے" پانی کا گلاس اپنے لبوں سے لگایا ہی تھا۔۔۔کے پیچھے سے کیے جانے والے سوال پر۔۔۔اس نے گلاس منہ سے ہٹا کر۔۔۔ حیرت سے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ٹھیک سنا ہے۔۔۔"اس نے فوری تصدیق کی۔۔۔۔"

کیا فہد جانتا ہے اس بارے میں؟؟"اس کا اگلا سوال اریبہ کا خون کھولا گیا" تھا۔۔۔۔

آخر کتنی بار بتائے اسے۔۔۔فہد سے اس کا کوئی ی تعلق نہیں۔۔۔۔

مسٹر زین۔۔۔۔لگتا ہے یادداشت کافی کمزور ہے آپ کی۔۔۔بادام کھایا" کریں۔۔۔"اس نے جز بز ہو کر کہا۔۔۔پھر منہ پھیر کر واپس پانی پینے لگی۔۔۔۔

فہد بہت محبت کرتا ہے تم سے۔۔۔۔اس سے ماضی میں جو غلطی" ہوئی ی۔۔۔بہت پچھتا رہا ہے وہ اس پر۔۔۔۔ تمھیں ایک اور موقع دینا چاہیے اپنے اور اس کے رشتے کو۔۔۔۔"وہ ابھی لچکدار انداز میں فہد کی سفارش کر ہی رہا تھا۔۔کے مقابل غصے سے پلٹی۔۔۔

اسکیوزمی مسٹر زین۔۔۔۔جسے آپ غلطی کہ رہے ہیں ناں میرے"
نزدیک اسے دھوکا دینا کہتے ہیں۔۔۔محبت میں شرک کیا اس
نے۔۔۔۔شرک کی معافی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔اور جو ایک بار شرک کر سکتا
ہے وہ دو بار اکر لے تو کیا عجب۔۔۔۔بے وقوف تو میں ہی ٹھہروگی ناں
۔۔۔جس نے پھر ایک بار بھروسہ کیا اس ہرجائی پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں
بہت آگے بڑھ چکی ہوں۔۔۔۔میری منزل اب صرف ای ہے۔۔۔۔۔میں
اپنے ای سے ملنے آئی ہوں یہاں۔۔۔۔"اس کی آنکھوں میں یکدم بہت
سارے جذبات ابھرے۔۔۔ساتھ ساتھ نیم شہد رنگ آنکھوں میں آنسو
تیرنے لگے۔۔۔

مقابل تھوڑی دیر تک خاموش کھڑا رہا۔۔۔۔

کون ہے یہ ای؟؟"اس نے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔"

میرا ای۔ میل فرینڈ۔۔۔"اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے۔۔۔دوبدو جواب" دیا۔۔۔

"پورا نام کیا ہے؟"

"پتا نہیں۔۔"

"کہاں رہتا ہے؟؟"

"پتا نہیں۔۔۔"

Zubi Novels Zone

"کیا کرتا ہے؟؟"

"یہ بھی پتا نہیں۔۔۔دو سال پہلے تو Columbia University میں پڑھتا تھا۔۔۔"

"یہ کیسا دوست ہے جس کا تم نام تک نہیں جانتیں۔۔۔" وہ الجھ کر بولا۔۔۔

"میں اسے ای بلاتی ہوں۔۔۔ضرورت ہی نہیں پڑئی ی کبھی نام جاننے کی۔۔۔"

"واو۔۔۔یقین نہیں آتا ایسی بھی دوستی ہوتی ہے۔۔۔جس میں نام تک نہ پتا ہو۔۔۔اور تم اس بے نام لڑکے کو ڈھونڈنے یہاں۔۔۔اتنی دور چلی

آئی ہو؟؟۔۔۔"وہ خاصہ حیران ہو کر پوچھ رہا تھا۔۔۔اپنے لفظوں پر جماؤ دیتے ہوئے۔۔۔۔

"اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔میں اس سے ای۔ میل کے ذریعے رابطے میں ہوں۔۔۔بہت جلد میں اس سے مل بھی لوں گی۔۔۔۔ابھی وہ ناراض ہے اس لیے میری میلز کا جواب نہیں دے رہا۔۔۔۔"

"اور کیا ہو۔۔۔ گر وہ جواب ہی نہ دے؟؟۔۔"اس نے سنجیدگی سے اس کے خوبصورت چہرے کو تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"خدا نہ کرئے۔۔۔مجھے یقین ہے وہ جلد دے گا۔۔۔"وہ پُر اعتمادی سے گویا ہوئی ی۔۔۔

خوابوں کی دنیا سے باہر نکلیں اریبہ میم۔۔۔۔نیویارک جیسے شہر میں تم" ایک ایسے لڑکے کو ڈھونڈنے آئی ہو جس کا نام تک نہیں جانتیں۔۔۔ تمھیں کیا پتا وہ کیسا ہو۔۔۔۔۔یہاں کے زیادہ تر لڑکے پلے بوائے ہوتے ہیں۔۔۔ سمجھتی بھی ہو پلے بوائے ہونے کا مطلب؟۔۔۔۔۔رحم کرؤ خود پر۔۔۔۔یہاں کے ماحول اور تمھارے ماحول میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔اس لیے میری ایڈوائس تو یہی ہے کے بھول جاؤ اسے۔۔۔۔"وہ سمجھانے والے انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

میرا ای پلے بوائے نہیں ہے۔۔۔۔یونیورسٹی کی سب سے خوبصورت لڑکی" نے اسے پرپوز کیا تھا۔۔۔۔ مگر اس نے منہ پر انکار کیا۔۔۔۔۔وہ صرف مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔"اس کی پُر اعتمادی دیکھ۔۔۔۔زین نے اپنا سر پکڑا تھا۔۔۔۔

اس نے کہااور تم نے یقین کر لیا۔۔۔۔افف۔۔۔۔مجھے یقین نہیں آتا'' کوئی ی اتنا بے وقوف بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔''وہ سر نفی میں جھٹکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

میرا ای پلے بوائے نہیں ہے۔۔۔۔یونیورسٹی کی سب سے خوبصورت لڑکی نے اسے پرپوز کیا تھا۔۔۔۔مگر اس نے منہ پر انکار کیا۔۔۔۔۔وہ صرف مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔''اس کی پُر اعتمادی دیکھ۔۔۔۔زین نے اپنا سر پکڑا تھا۔۔۔۔

اس نے کہااور تم نے یقین کر لیا۔۔۔۔افف۔۔۔۔مجھے یقین نہیں آتا" کوئی ی اتنا بے وقوف بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔"وہ سر نفی میں جھٹکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

مسٹر زین شاید آپ نے کبھی کسی سے سچی محبت نہیں کی۔۔۔ورنہ آپ" جانتے۔۔۔محبت عقل مندوں کا کام ہے بھی نہیں۔۔۔عقل و محبت کی کب بنی ہے؟؟۔۔۔جو محبت کرتا ہے وہ صرف محبت کرتا ہے۔۔۔پھر سوچتا سمجھتا نہیں۔۔۔۔اور جو سمجھ بوجھ لگاتا ہے وہ کبھی محبت نہیں کر پاتا۔۔"اس کی آنکھوں میں جیسے جنون اترا تھا۔۔۔۔محبت میں بے وقوف کہے جانا۔۔۔ اسے توہین نہ لگی۔۔۔۔فخر لگا۔۔۔۔

ایسا فخر جسے وہ تاج کی طرح پہن سکے۔۔۔۔۔

اچھی منطق ہے تمھاری۔۔۔۔مگر یہ کار آمد تب ہو۔۔۔جب جانبین سے" ہو۔۔۔نہ کے ایک طرفہ۔۔۔۔" وہ طنزیہ لہجے میں دونوں ہاتھ بھرم سے سینے پر فولٹ کر۔۔۔کہنے لگا۔۔۔۔

میری محبت ایک طرفہ نہیں۔۔۔۔فلحال۔۔آپ کو نہیں لگتا مسٹر" زین۔۔۔۔کے آپ کچھ زیادہ ہی پرواہ کر رہے ہیں میری؟؟۔۔"اس نے چھوٹی آنکھوں سے گھورتے ہوئے۔۔۔تفتیشی انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

پرواہ؟؟۔۔۔ن۔۔۔نہیں تو۔۔۔"اچانک مقابل کے تفتیشی لہجے میں" ٹوکنے پر۔۔۔وہ ہلکا سہ ہڑ بڑایا۔۔۔

جو دل میں آئے کرؤ۔۔۔مجھے کیا۔۔۔"اگلے ہی لمحے۔۔۔بے نیاز لہجے" میں کہتے ہوئے تیزی سے باہر چلا گیا۔۔۔

عجیب؟؟۔۔۔خواہ مخواہ ہی میری لائف میں اتنا انٹرفئیر کر رہا" ہے۔۔۔اکڑو کہیں کا۔۔۔" وہ منہ بسور کر بولتی ہوئی ی۔۔۔دوبارا پانی پینے لگی۔۔۔

Husny Kanwal

تم کیا کمرے میں اکیلے بیٹھی رہتی ہو۔۔۔کبھی باہر بھی نکل آیا" کرؤ۔۔۔"مہرین آج پہلی بار اس کے کمرے میں خود چل کر آئی ی تھی۔۔۔۔

اس نے نہایت دوستانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔" مقابل نے مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے فقط اثبات میں سر"
ہلایا۔۔۔۔پھر واپس اپنی نگاہیں ہاتھ میں پکڑی ڈی بک کی جانب
کر لی۔۔۔۔

ایک ہفتہ گزرنے کو آرہا تھا۔۔۔۔ابھی تب اس کے پاس کوئی ڈی کام نہیں تھا۔۔۔نہ ہی بشریٰ بیگم کوئی امید دلا رہی تھیں۔۔۔وہ بہت پریشانی کے عالم میں ایک ایک دن گزار رہی تھی۔۔۔۔

رہا سہا ای کی جانب سے کوئی جواب نہیں موصول ہو رہا تھا۔۔۔جس کے سبب وہ شدید اداس ور نجیدہ رہ رہی تھی۔۔۔

دل جیسے مردہ سہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے ای سے مل کر جلد سے جلد یہاں سے لوٹ جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

جسے تم ڈھونڈنے آئی ی ہو۔۔۔وہ تمھارا دوست ملا؟؟۔۔"ان دونوں"
کے درمیان بات کرنے کا کوئی ی موضوع نہ تھا۔۔۔کافی دیر تک ماحول پر
خاموشی طاری رہی۔۔۔۔پھر اچانک مہرین کے ذہن میں سوال ابھرا۔۔۔تو
وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ ناراض ہے۔۔۔۔جواب نہیں دیتا میری میلز کا۔۔"وہ"
افسردگی سے جواب دینے لگی۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی ی۔۔تم اتنی دور سے اس کے لیے آئی ی ہو۔۔۔اور وہ"
تمھیں ایٹیٹیوڈ دیکھا رہا ہے۔۔۔تمھیں اگنور کر رہا
ہے۔۔۔۔افف۔۔۔۔مگر غلطی اس کی نہیں۔۔۔تمھاری ہے۔۔"مہرین

کے کہتے ہی۔۔۔وہ اپنی کتاب جو پڑھ رہی تھی۔۔۔بند کر۔۔۔تیزی سے اس کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔الجھی نگاہ سے تکتے ہوئے بولی۔۔۔"میری غلطی؟؟۔۔۔کیسے؟"

"اتنی اہمیت جو دے رہی ہو اسے۔۔۔"

محبت ہے وہ میری۔۔۔اہمیت کیسے نہ دوں؟؟" وہ احتجاجا بول اٹھی۔۔۔۔"

اہمیت دو۔۔مگر اتنی نہیں کے سر پر چڑھ جائے۔۔۔۔میں تمھاری جگہ" ہوتی تو اسے دھمکی دیتی۔۔

دھمکی؟؟۔۔۔کیا کہتی دھمکی میں؟؟۔۔۔" وہ خاصہ تجسس سے۔۔۔۔"

کہتی۔۔۔اگر نہ جواب دیا۔۔۔تو پھر اگلا میل میرا بھی نہیں آئے"
گا۔۔۔پھر رکھنا اپنی اونچی ناک اپنے پاس۔۔۔۔میں بھی اپنی محبت عاجزی
"سے سمیٹ کر واپس لوٹ جاؤں گی۔۔۔

اور اگر اس دھمکی کے بعد بھی جواب نہ آیا تو؟؟۔۔۔"فورا"
معصوم لہجے میں سوال کیا۔۔۔۔

ایسا ممکن نہیں۔۔۔اگر محبت ہے تو جواب آئے گا۔۔یقین رکھو۔۔۔"وہ"
پُر اعتمادی سے۔۔۔

میل کی جگہ ملنے آنے پر زور دوں؟؟۔۔۔کیونکے اس طرح میں اسے دیکھ"
بھی لوں گی۔۔۔۔میں نے کبھی اسے دیکھا نہیں ہے۔۔۔جبکے دیکھنے کی آرزو
بہت ہے۔۔۔۔"اس کی آنکھیں محبت سے لبریز تھیں۔۔۔۔وہ محبت جسے

اس نے کبھی دیکھا نہیں۔۔۔ مگر دیکھنے کی آرزو روز بہ روز بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ بس ایک بار ملنے کی شدت سے خواہش مند تھی۔۔۔۔

وہ اس سے مل کر معافی مانگنا چاہتی تھی۔۔۔۔بتانا چاہتی تھی۔۔۔۔کے کتنی محبت کرتی ہے اس سے۔۔۔۔

ہاں تو یہ کر لو۔۔۔۔ویسے بھی میلز سے بہتر فیس ٹو فیس بات کرنا" ہو گا۔۔۔۔" وہ لاپرواہی سے اپنی رائے دینے لگی۔۔۔

چلو۔۔۔پھر میں آج ہی اسے دھمکی دیتی ہوں۔۔۔کے میں اس سے ملنے" آ رہی ہوں۔۔۔اگر نہ ملا۔۔۔تو رکھے اپنی ناراضگی سنبھال کر۔۔۔میں

واپس خاموشی سے لوٹ جاؤں گی۔۔۔مگر پھر کبھی اس سے نہ ملوں گی نہ بات کرؤں گی۔۔"اس کی نیم شہد آنکھوں میں امید کا ایک دیا روشن ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے تیزی سے معصومانہ انداز میں کہا۔۔۔

"زبردست۔۔۔چلو۔۔۔جلدی سے اسے دھمکی دو۔۔۔"

اوکے۔۔"اس نے پاس رکھا اپنا سیل تیزی سے اٹھایا۔۔۔"

کہاں ملنے بلاؤں؟؟"اس نے مہرین کو دیکھ۔۔۔استفسار کیا۔۔۔"

Central بلا لیتے ہیں۔۔۔یا Bryant ہمم۔۔۔۔۔۔"

جو تمھیں بہتر لگے"اس نے سوچ کر۔۔۔اسکے برابر میں آکر... Park

بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

لکھ دیتی ہوں۔۔۔اور ٹائی م؟؟"وہ سارے Bryant ۔۔۔"

مشورے مہرین سے لے رہی تھی۔۔۔۔

ٹائی مممم۔۔۔۔۔۔۔شام 5 بجے رکھ لو۔۔۔ویسے بھی سردیوں کا موسم"

اسٹارٹ ہو چکا ہے۔۔۔۔برف باری ہونے کا امکان ہے کل۔۔۔"اس نے

خاصہ سوچ کر جواب دیا۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے سیل میں بھی جھانک رہی

تھی۔۔۔

"یہ آخری میل ہے تمھیں میری جانب سے۔۔۔کل پانچ بجے Bry-ant park میں، میں تمھارا انتظار کرؤں گی۔۔۔اگر تم آئے تو ٹھیک۔۔۔ورنہ میں واپس لوٹ جاؤں گی اپنے ملک۔۔۔پھر رکھنا تم اپنی ناراضگی اپنے سینے سے لگا کر۔۔۔میں نہیں لوٹوں گی تمھاری زندگی میں کبھی۔۔۔"اس نے میل سینڈ کی۔۔۔تو مہرین نے فوراہی خوش ہو کر اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے شاباشی دی۔۔۔

"یہ ہوئی ی ناں بات۔۔۔اب دیکھنا کیسے خود دوڑا چلا آئے گا۔۔۔"

خدا کرئے ایسا ہی ہو۔۔۔"وہ پُرامیدی سے گویا ہوئی ی۔۔۔"

ارے اس کا مطلب کل تو تمھاری ڈیٹ ہے۔۔۔تو پھر تو تمھیں اچھی" طرح تیار ہونا چاہیے۔۔۔آخر پہلی بار ملنے جا رہی ہو اپنے ای

سے۔۔۔۔"مہرین اچانک خیال آنے پر صوفے سے اوچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔۔ایکسائٹڈ لہجے میں بولی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔کہ تو تم ٹھیک رہی ہو۔۔۔۔۔مجھے تیاری کرنی چاہیے۔۔"وہ" بھی تیزی سے اپنے ہاتھ میں پکڑی ی بک سائی یڈ ٹیبل پر رکھ۔۔۔صوفے سے کھڑے ہو کر۔۔۔گویا ہوئی ی۔۔۔

او۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔۔یہ سارے کپڑے تو بالکل اولڈ فیشن" ہیں۔۔۔کچھ نیا نہیں ہے تمھارے پاس؟؟۔۔۔"اریبہ اپنے سارے کپڑے نکال نکال کر اسے دیکھانے لگی۔۔۔مگر ہر سوٹ پر مقابل منہ بسور رہی تھی۔۔۔۔

نہیں۔۔"وہ اپنی پوری کپڑوں کی الماری خالی کر چکی تھی۔۔۔مگر مجال ہے" مہرین کی آنکھوں کو کچھ بھایا ہو۔۔۔۔

چلو۔۔۔تو پھر شاپنگ پر چلتے ہیں۔۔۔"مہرین نے تیزی سے کہا۔۔۔"

شاپنگ؟؟۔۔۔۔نہیں شاپنگ کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔میں ان ہی" "میں سے کچھ پہن لوں گی۔۔۔

وہ شاپنگ پر جا کر فضول خرچی میں پیسہ نہیں اڑا سکتی تھی۔۔۔۔اتنے پیسے نہیں تھے اس کے پاس۔۔۔۔

وہ پریشان ہو کر تیزی سے نفی کرنے لگی۔۔۔مگر مہرین نے اس کی ایک نہ سنی اور اسے اپنے ساتھ شاپنگ پر لے گ ئی۔۔۔۔یہ کہ کر۔۔۔کے اس کا نیا ڈریس۔۔۔۔ان کی ن ئی ی دوستی کا گفٹ ہو گا اس کی جانب سے۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ آفس سے تھکا ہارا گھر لوٹا تھا۔۔۔اپنے کمرے میں جاتے وقت اس کی نظر گیسٹ روم پر پڑ ئی ی۔۔۔۔

کمرے کی لائی ٹ اون تھی۔۔۔ساتھ ساتھ ہلکے ہلکے شور کی آواز بھی اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرانے لگی۔۔۔

اس لڑکی کے کمرے سے پہلی بار شور کی آواز آرہی تھی۔۔۔۔وہ کیسے متوجہ نہ ہوتا۔۔۔۔

وہ کمرے میں گیا۔۔۔تو سامنے ہی انامہرین وابر ہیم بیڈ پر بیٹھے نظر آئے۔۔۔۔

یہ تینوں اریبہ کے کمرے میں کیا کر رہے ہیں؟؟؟" وہ یہی سوچتا ہوا ابھی" کمرے میں داخل ہونے ہی لگا تھا۔۔کے اسی لمحے۔۔۔۔وہ خوبصورت لڑکی تیار ہو کر باہر آئی ی۔۔۔۔

وہ لال رنگ کی سادہ مگر خوبصورت فراک میں ملبوس تھی۔۔جو گھٹنوں سے اونچی تھی۔۔۔

اس کے اوپر بلیک کوٹ۔۔۔۔۔ساتھ بلیک رنگ کی جینز زیب تن کی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

بلیک رنگ کی اونچی ہیل کی سینڈل میں اس کا لمبا قدم مزید نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔

سر پر آج دوپٹے کی جگہ لال رنگ کی خوبصورت کیپ تھی۔۔۔۔جو اس کے گورے رنگ پر خاصہ جچتی ہوئی ی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

اس کی لمبی گھنی سیاہ آبشار آدھی سیدھے کندھے پر۔۔۔اور آدھی کمر پر سجی تھی۔۔۔۔

اسکے کھلے بال بہت خوبصورت تھے۔۔۔ جنھیں وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

لائی ٹ میک۔اپ پر لال رنگ کی ڈاک لپ۔اسٹک مقابل کو اس کے وجود سے نظریں ہٹانے کی اجازت نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

واو۔۔۔۔بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔"انا نے سب سے پہلے تعریف" کی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔پیاری تو لگ رہی ہو مگر کچھ کمی لگ رہی ہے۔۔۔ویٹ۔۔۔" یہ" کہتے ہوئے مہرین اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔

چاچو اندر آجاؤ۔۔۔۔" وہ تو اس نازک سی پری کو تکتا کا تکتا ہی رہ گیا" تھا۔۔۔۔حواس تو تب بحال ہوئے جب ابراہم نے اندر آنے کی دعوت دی۔۔۔۔

ارے زین برو۔۔۔آپ کب آئے؟"ابراہیم کے کہتے ہی۔۔۔وہ"
تینوں بھی دروازے پر کھڑے زین کی جانب متوجہ ہوئی یں۔۔۔

مہرین نے اسے دیکھتے ہی تیزی سے تعجب بھرے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

بس ابھی۔۔۔کیا چل رہا ہے یہاں؟"وہ اندر داخل ہو کر۔۔الجھی نگاہ"
سے تکتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

کل اریبہ کی ای کے ساتھ ڈیٹ ہے۔۔۔تو اسی کی تیاری ہو رہی"
ہے۔۔۔چلیں اچھا ہے آپ آگ ئی ے۔۔۔اب آپ بتائی یں۔۔۔یہ
نیکلس اریبہ پر اچھا لگ رہا ہے یا نہیں؟؟"اس نے ایک ہارٹ شیپ کا سلور
رنگ کا نیکلس اریبہ کے گلے سے لگا کر۔۔۔اس کی جانب دیکھتے ہوئے
استفسار کیا۔۔۔

بس ٹھیک لگ رہا ہے۔۔۔"اس کے خوبصورت وجود کا سر تا پاؤں مکمل" جائزہ لینے کے بعد۔۔۔مہرین کو دیکھ۔۔۔لاپرواہی سے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جبکے اس کی گہری بولتی نگاہیں مقابل کھڑی اس لڑکی کو خاصہ نروس کر گ ئی یں تھیں۔۔۔۔۔وہ نظریں جھکا کر۔۔۔اپنے ہونٹ چبانے لگی۔۔۔۔

بس ٹھیک؟۔۔۔اف۔۔۔تعریف کے معاملے میں بڑے کنجوس انسان" ہیں آپ۔۔۔۔اتنی پیاری تو لگ رہی ہے۔۔۔"مہرین فورا ہی احتجاجا منہ بگاڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تم نے نیکلس کا پوچھا تھا مجھ سے۔۔۔"اس نے جیسے یاد دلایا۔۔۔کے وہ" نیکلس پر اپنی رائے دے رہا ہے۔۔۔اس لڑکی پر نہیں۔۔۔

یعنی اریبہ اچھی لگ رہی ہے آپ کو؟؟۔۔۔"انا نے خاصہ چھیڑنے والے" انداز میں پوچھا۔۔۔۔

تھوڑی الگ لگ رہی ہے۔۔۔۔مگر میری مانو۔۔۔تو جیسی ہو ویسی ہی بن کر" جاؤ۔۔۔۔۔کسی کے لیے خود کو تبدیل کیوں کرنا؟؟۔۔۔۔"اس نے نرمی سے۔۔۔مقابل کو تکتے ہوئے۔۔۔اپنی رائے کا اظہار کیا۔۔۔۔

اریبہ واقف تھی اس کی بات اپنی جگہ بالکل درست ہے۔۔۔۔مگر وہ اپنا کانفیڈنس مہرین انا حتی کے بشری بیگم کے رہن سہن و پہناوے کو دیکھنے کے بعد بہت کمزور پا رہی تھی۔۔۔۔

دل میں یہ خیال اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔کے ای نیویارک کا لڑکا ہے وہ اس کے پہناوے واس کے حلیے کو پسند نہیں کرئے گا۔۔۔۔

اس لیے وہ ہر بات میں مہرین کی رائے کو ترجیح دے رہی تھی۔۔۔

"او۔۔۔برو۔۔۔ہر کوئی ی آپ کی طرح نہیں سوچتا۔۔۔اور آج کل کے لڑکے تو بالکل بھی نہیں۔۔۔انھیں وہ ہی اچھا لگتا ہے جوان کی آنکھوں کو بھائے۔۔۔"مہرین تیزی سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

جس کے جواب میں وہ ہار ماننے والے انداز میں فقط مسکرا کر جانے لگا۔۔۔۔

ہاراس بات کی نہیں۔۔۔۔کہ وہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔۔ہاراس بات پر مانی ۔۔۔کے اس سے بحث کون کرئے۔۔۔۔

ویسے۔۔۔۔تم تو کہہ رہی تھیں کے وہ جواب نہیں دے رہا۔۔۔۔پھر" اچانک ڈیٹ؟؟۔۔۔۔۔۔"ابھی وہ دروازے پر پہنچا ہی تھا کے کچھ یاد آنے پر مڑ کر۔۔۔اریبہ کی جانب دیکھ۔۔۔۔بڑے تجسس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

وہ۔۔۔جواب تو وہ اب بھی نہیں دے رہا۔۔۔مگر مجھے یقین ہے۔۔۔۔۔" کل مجھ سے ملنے آئے گا ضرور۔۔۔۔۔"وہ پر اعتمادی سے بولی۔۔

جواب نہیں دے رہا اور پھر بھی تمھیں یقین ہے؟؟۔۔۔کیا مطلب اس" بات کا؟؟"وہ الجھی نگاہ سے۔۔۔۔

دیکھو اریبہ۔۔۔میں نے پہلے بھی سمجھایا ہے پھر سمجھا رہا ہوں خوابوں کی" دنیا سے باہر نکلو۔۔۔وہ تمھاری میل کا ریپلائے تو کر نہیں رہا اور تم اس سے ملنے چل پڑی ی ہو۔۔۔ عجیب بے وقوف ہو۔۔۔"اس بار وہ ذرا جھنجھلا کر۔۔۔ سخت آواز میں گویا ہوا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی مقابل نے منہ بگاڑا۔۔۔"ہاں ہوں بے وقوف۔۔۔اور کچھ کہنا ہے؟؟"پھر برہمی سے اکڑ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

جس کے پاس زندگی میں کچھ نہ بچا ہوا گر وہ بے وقوفیوں کے سائے تلے خوش ہے تو اس میں کیا عجب۔۔۔۔

اس کا سارا خوشگوار موڈ زین کی بات سن کر خراب ہو گیا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"اس نے گھوری سے نوازتے ہوئے... جز بز ہو کر کہا۔۔۔پھر"
وہاں سے لمبے قدم بھرتا باہر چلا گیا۔۔۔

چھوڑو۔۔۔موڈ خراب مت کرؤ اپنا۔۔۔بروایسے ہی"
ہیں۔۔۔۔۔"مہرین نے اس کا منہ اترتا دیکھ۔۔۔۔کندھے پر ہاتھ رکھ
کر۔۔۔حوصلہ دینے والے انداز میں کہا۔۔

ہمم۔۔۔"اس نے بے دلی سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

Husny Kanwal

وہ بار بار اپنی میل چیک کر رہی تھی۔۔۔

کہیں نہ کہیں یہ ڈر لاحق تھا دل کو۔۔۔کہ اگر وہ نہ آیا تو۔۔۔

اگر زین کی بات سچ ہو گ ئی تو۔۔۔مگر پھر یکدم اپنے سارے برے خیالات کو جھٹکا۔۔۔یہ سوچ کر۔۔کے اس کی لگن سچی ہے۔۔۔وہ آئے گا۔۔۔اسے آنا ہی ہو گا۔۔۔۔

وہ زیادہ دن یہاں نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔اور اس پردیسی سے ملے بغیر یہاں سے جانا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

پوری رات ایکسائٹمنٹ کے سبب نیند نہ آئی ی۔۔۔وہ بس انتظار کر رہی تھی کے کب صبح ہو۔۔۔اور وہ کب اپنے ای سے ملنے جائے۔۔۔۔

وہ اَن دیکھا انجانا سہ اجنبی۔۔۔۔کب اس کے دل کی گہرائی یوں میں اترا۔۔۔۔اسے خبر نہیں۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

وہ پارک پہنچ گ ئی تھی مہرین کے ساتھ۔۔۔۔وہ بھی پورے آدھے گھنٹے پہلے۔۔۔۔۔

پارک سے نیو یارک کی بڑی بڑی عمارتیں صاف نظر آرہی تھیں۔۔۔

ماحول پر سرد ہوا کا راج تھا۔۔۔۔

لوگ گرم کپڑوں میں گھومتے پھرتے نظر آرے تھے۔۔۔۔

وہ لڑکی ہر آتے جاتے راہ گیر کو اس امید پر نظر اُٹھا کر دیکھتی کہ شاید وہ آیا ہو۔۔۔۔

دل تو باولا ہوئے جا رہا تھا۔۔۔یہ سوچ سوچ کر۔۔۔کے بس کچھ ہی دیر میں وہ اپنے ای سے مل لے گی۔۔۔

ای میلز پر تو بہت باتیں کی ہیں سامنے آئے گا تو کیا بات کرئے گی۔۔۔یہ خیال آنے پر تھوڑا نروس بھی ہوئی ی۔۔۔

زندگی میں اتنی ایکسائٹڈ کبھی نہیں ہوئی ی جتنی آج تھی۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کے پیٹ میں ہلکا ہلکا سہ درد محسوس ہو رہا تھا۔۔۔مگر چہرے پر بڑی پیاری سی مسکراہٹ رقصا تھی۔۔۔۔

ہر لمحہ۔۔۔اس کی جان پر بھاری تھا۔۔۔ کبھی پُر امید نگاہوں سے دائی یں جانب دیکھتی تو کبھی بائی یں۔۔۔۔

ریلیکس رہو۔۔۔۔ تمھیں دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے پہلی بار ڈیٹ پر " آئی ہو۔۔۔۔"مہرین نے اسکے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے۔۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

ایسا ہی ہے۔۔۔"وہ شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دہ ہوئی ی۔۔"

کیوں فہد کے ساتھ کبھی نہیں گ ئی یں؟؟"اس نے تیزی سے سوال" کیا۔۔۔

دل کے فیصلوں پر کہاں اختیار ہوا کرتا ہے ہمارا؟؟۔۔۔فہد کو میرے دل" نے ہمیشہ اپنا ایک اچھا دوست مانا۔۔۔جبکے ای کے لیے نہ جانے کیوں فیلنگس ہی الگ تھیں۔۔۔بس کچھ عجیب سہ رابطہ۔۔۔۔جیسے کچھ خاص ہو ہمارے درمیان۔۔۔۔۔جسے میں لفظوں میں بیاں نہیں کر سکتی۔۔۔۔تو اس لحاظ سے دیکھا جائے تو اپنے من پسند شخص کے ساتھ میری پہلی ملاقعات ہے یہ۔۔۔۔"اس نے کھوئے کھوئے انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہی تھیں کے مہرین کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

او۔۔۔اچھا میں آتی ہوں۔۔۔"مہرین نے کال پر بات کرنے کے بعد" ۔۔۔اریبہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔

ڈئی یر۔۔۔مجھے ایک بہت ضروری کام آگیا ہے۔۔۔مجھے جانا" ہو گا۔۔۔تم اپنے ای کے ساتھ واپس آجانا۔۔۔اوکے۔۔۔گھر کا ایڈریس تو پتا ہے ناں تمھیں؟؟"مہرین جلد بازی سے کہتی ہوئی ی۔۔۔اپنا پرس اٹھا کر چل دی۔۔۔

وہ اس قدر جلد بازی میں تھی کہ مقابل کو بولنے کا موقع تک نہ دیا۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

اس کی میٹنگ ختم ہوئی ی۔۔۔تو کلائی نٹ کے جانے کے بعد...اس نے اپنی دودھیائی ی کلائی ی پر بندھی اپپل کی اسمارٹ واچ میں ٹائی م دیکھا۔۔۔

سات بج رہے تھے۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔کہاں ہو؟؟"اس نے سیل جیب سے نکال کر مہرین کو کال" کی۔۔۔

میں حارث کے ساتھ۔۔۔اس کے کلب میں۔۔۔"دوسری جانب سے" تیزی سے جواب آیا۔۔۔

اوو۔۔۔میں تمھارے فیورٹ ریسٹورینٹ میں میٹنگ کے لیے آیا تھا" ۔۔۔۔تو سوچا۔۔۔کیوں ناں ایک ساتھ ڈنر کریں۔۔۔"اس نے نرمی سے کہا۔۔۔۔

ابھی تو میں حارث کے ساتھ ہوں۔۔۔اس لیے سوری۔۔۔۔نیکسٹ ٹائم پکا ساتھ کر لیں گے۔۔۔"مقابل نے لچکدار انداز میں معذرت طلب کی۔۔۔

اوکے۔۔۔کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔۔ویسے اریبہ کی ڈیٹ کا کیا ہوا؟؟۔۔۔"اس نے اچانک اپنی ابرو کو ہلکا سہ کھجاتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

ہمم۔۔۔امید تو یہی ہے کے اچھی رہی ہو گی۔۔۔"وہ اندازہ لگاتے ہوئے

۔۔۔۔۔

کیا مطلب؟؟۔۔۔تم تو ساتھ تھی ناں اس کے"وہ الجھا۔۔۔"

وہ دراصل حارث کی کال آگ ئی تھی۔۔۔تو میں اسے وہیں چھوڑ" آئی ی۔۔۔ایڈریس پتا ہے اسے۔۔۔۔وہ اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ واپس آجائے گی۔۔۔"مہرین نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔۔

"واٹ؟؟۔۔۔تم اسے اکیلا چھوڑ آئی یں؟؟"یک دم اس کی آنکھوں کا رنگ بدلا۔۔۔۔

"اکیلے کی کیا بات ہے۔۔۔۔بچی تھوڑی ہے وہ۔۔۔پھر اس کا بوائے فرینڈ بھی تو آنے والا تھا۔۔۔"وہ تیزی سے اعتراضا گویا ہوئی ی۔۔۔

"تم نے دیکھا اسے؟؟"اس بار آواز میں برہمی جھلکی۔۔۔"

نہیں۔۔۔مگر۔۔۔"وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے مقابل تیزی سے بات" کاٹتے ہوئے۔۔۔

اگر مگر کیا؟؟۔۔تم اسے اکیلا چھوڑ کر کیسے آسکتی ہو وہاں۔۔۔۔"وہ غصے" سے۔۔۔کھڑے ہوتے ہوئے چیخا۔۔۔۔ساتھ ساتھ چی ئی رپر لٹکا اپنا بسکٹی رنگ کا لانگ کوٹ تیزی سے اٹھایا۔۔۔۔

کیا ہو گیا برو؟؟۔۔۔اس کی ڈیٹ تھی۔۔۔۔میں وہاں کباب میں ہڈی" تھوڑی بن سکتی تھی۔۔۔"زین کا چیخنا اسے شدید ناگوار گزرا۔۔۔۔اگلے ہی لمحے وہ خاصہ تلخ لہجے میں جواب دینے لگی۔۔۔

ویسے بھی۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے دوسری جانب سے کال" منقطع ہو گئی۔۔۔

کیاہو گیاہے انھیں۔۔۔یہ اس لڑکی کی خاطر مجھ پر کیوں چیخ رہے ہیں" وہ" دانت پیس کر۔۔۔اپنا سیل ٹیبل پر پٹکتے ہوئے بولی۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔

دو گھنٹے گزر گ ئی ے تھے انتظار کرتے کرتے۔۔۔۔

شدید سردی میں وہ ٹھٹھر رہی تھی۔۔۔اس کے دانت بجنے لگے تھے۔۔۔۔

ہلکی ہلکی سی برف روئ ی کے گالے کی طرح آسمان سے برس رہی تھی۔۔۔جواس کے آنسوؤں سے تر۔۔۔۔گیلے گلابی گالوں سے مس ہوتی ہوئ ی نیچے گر رہی تھی۔۔۔۔

میں رو کیوں رہی ہوں؟؟۔۔ہو سکتا ہے وہ کسی کام میں پھنس گیا" ہو۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا میری اتنی بڑی دھمکی کے بعد بھی وہ نہ آئے۔۔۔۔۔۔"وہ اپنے آنسو بے دردی سے کوٹ کی آستین سے پونچھتے ہوئے۔۔۔آہستگی سے خودی کو حوصلہ دینے لگی۔۔۔۔

کے بس تھوڑا سہ صبر۔۔۔اور وہ آجائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر آج میں واپس چلی گ ئی تو شاید پھر ہم کبھی نہیں مل سکیں گے۔۔"وہ" شدید رنجیدہ ہو کر۔۔۔اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر برف کے ذرے گرتے دیکھ بڑبڑائی ی۔۔۔۔

سورج تو کب کا ڈھل چکا تھا۔۔۔۔رات کی تاریکی چھاتے ہی پارک کی ساری لائی ٹس اون ہو گ ئی تھیں۔۔۔۔۔

وہ اپنے پردیسی محبوب سے بغیر ملے واپس نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔اس لیے شدید سردی میں بھی اکیلے بیٹھی انتظار کرتی رہی۔۔۔۔

وہ بہت تنہا محسوس کر رہی تھی خود کو۔۔۔۔

دل اب خوف میں مبتلا ہونے لگا تھا۔۔۔۔ مگر وہ مسلسل اپنی ہمت خود بڑھا رہی تھی۔۔۔

برف باری کے سبب آہستہ آہستہ پارک خالی ہونے لگا۔۔۔۔جبکے وہ پُر امید نگاہوں سے ابھی بھی اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

تین گھنٹے گزر گ ئی ے۔۔۔ مگر وہ نہ آیا۔۔۔۔

اب وہ ناچاہتے ہوئے بھی رونے لگی تھی۔۔۔۔

کیا وہ واقعی اسے چھوڑ چکا ہے ؟؟۔۔۔ کیا وہ اسے اب کبھی نہیں دیکھ سکے گی ؟؟۔۔۔ کیا اس کی پہلی محبت ادھوری ہی رہ جائے گی ؟؟۔۔۔۔ یہی سوچتے ہوئے۔۔اس نے اپنے لٹکے ہوئے پاؤں بینچ پر رکھے۔۔۔اور گھٹنوں میں اپنا چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

پہلے فہد کا دھوکا۔۔۔ پھر شہریار کے دیے گہرے زخم۔۔۔اور اب ای کا بیچ راستے میں یوں چھوڑ جانا۔۔۔۔

وہ اپنے وجود کو بے کار سہ محسوس کرنے لگی۔۔۔۔اتنا بے کار کے وہ کسی کی سچی محبت کے قابل ہی نہیں۔۔۔۔

وہ بہت تنہا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اچانک اسے اپنے اوپر کسی چیز کا سایہ محسوس ہوا۔۔۔۔

اپنا خوبصورت و آنسوؤں سے تر چہرہ پر امیدی سے اٹھایا۔۔۔۔۔۔

اگلے لمحے سر پر چھتری نظر آئی ی۔۔۔ساتھ ساتھ اسے پکڑے۔۔۔وہ بھوری آنکھوں والا لڑکا بھی۔۔۔۔

چلیں۔۔۔یااورانتظار کرنا ہے"اس نے سخت مہری سے استفسار" کیا۔۔جبکے مقابل کے سفید چہرے پر بہتے آنسو دیکھ رہا تھا وہ۔۔۔۔

تم کیوں آئے ہو یہاں؟؟۔۔۔"وہ لڑنے والے انداز میں پوچھنے" لگی۔۔۔

تمھیں لینے آیا ہوں۔۔۔چلو۔۔۔"اس نے دانت پیستے ہوئے جواب" دیا۔۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔اور تمھارے ساتھ تو بالکل نہیں۔۔۔۔تم" جاؤ۔۔۔۔"وہ ناراض تھی۔۔۔۔مقابل سے نہیں۔۔اس سے بھلا کیوں ہوتی؟۔۔۔۔اس نے کڑوا کہا تھا۔۔مگر کہا سچ ہی تھا۔۔۔۔ناراضگی تو خود

سے تھی۔۔۔۔اپنی بے وقوفیوں سے تھی۔۔۔اپنے ماضی میں لیے گئی ے جذباتی فیصلوں سے تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے شوق سے بیٹھو۔۔۔اور جب دل بھر جائے تو آجانا باہر۔۔۔میں کار میں بیٹھا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔" وہ جھنجھلا کر۔۔۔ جز بز ہو کر کہتا ہوا ۔۔۔جانے لگا۔۔۔۔

مگر صرف دو قدم لینے کے بعد۔۔۔اپنا سر ہلکا سہ جھٹکا۔۔۔اور پلٹ کر اس کی جانب واپس آیا۔۔۔۔

"چلو۔۔۔۔کار میں بیٹھ کر انتظار کر لینا۔۔آئے گا تو دروازے سے ہی ناں۔۔۔" لہجے میں سختی تھی مگر ہاتھ اتنی نرمی سے تھاما۔۔۔کے وہ حیرت سے اس کا چہرہ دیکھے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔۔

اس لمحے کچھ تھا اس کی کرسٹل کی طرح چمکتی بھوری آنکھوں
میں۔۔۔کیا؟؟۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔۔جانتی ہے تو فقط اتنا۔۔۔۔کے وہ
حسین آنکھیں اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھیں۔۔۔

عجب سحر میں جکڑا تھا ان آنکھوں نے۔۔۔

اس نے اپنے دل کو تیز تیز دھڑکتا ہوا محسوس کیا۔۔۔۔

وہ احتجاج کرنا چاہتی تھی۔۔۔مگر اس کی آنکھوں کے جادو میں ایسی محو
ہوئی ی۔۔۔کے کر نہ سکی۔۔۔

وہ ہاتھ تھام کر۔۔۔۔باہر لے جانے لگا۔۔۔۔مگر شدید سردی میں بیٹھے رہنے کے سبب۔۔۔۔وہ دو قدم اس کے پیچھے چلتے ہی لڑکھڑا کر گرنے لگی۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے مقابل کا مضبوط ہاتھ اس کے نازک وجود کے گرد حائل تھا۔۔۔۔

اس حسین دلربا کو پکڑتے وقت چھتری ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گئی تھی۔۔۔۔

وہ اریبہ کو گرنے سے بچانے کے چکر میں بہت نزدیک آ گیا تھا۔۔۔۔اتنا نزدیک۔۔۔کے اس کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگی۔۔۔

شدید سردی میں ناجانے کیوں جسم گرم پڑنے لگا۔۔۔۔

وہ اس کی نزدیکی سے عجیب سی کیفیت کا شکار ہوئی ی۔۔۔ایسی کیفیت اِس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی ی تھی۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس حسن نوجوان نے برائی یڈل اسٹائی ل میں باہوں میں بھرا۔۔۔۔

وہ حسین دلربا بالکل نہیں چل پارہی تھی۔۔۔۔اتنی شدید سردی میں وہ اسے اکیلے کیسے چھوڑ سکتا تھا۔۔۔۔پھر وہ تو ایسے علاقے سے آئی ی تھی جہاں کبھی برف پڑئی ی ہی نہیں۔۔۔۔۔

اس لڑکے کی نزدیکی دل میں ہل چل برپا کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے آہستگی سے لا کر کار میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا۔۔۔۔

پھر خود بھی آ کر کار میں بیٹھا۔۔۔

کار میں ہیٹر پہلے سے ہی چل رہا تھا۔۔۔۔

دونوں کافی دیر تک خاموش بیٹھے رہے۔۔۔۔اریبہ کی نگاہیں ابھی بھی پارک کے دروازے پر ٹکی تھیں۔۔۔۔

زین نے اپنا سیل جیب سے نکال کر۔۔۔چلانا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

بظاہر تو وہ سیل میں مگن تھا۔۔۔مگر کنکھیوں سے تک اسی حسین دلربا کو رہا تھا۔۔۔۔

دس بج گ ئ ے ہیں۔۔۔اب بھی انتظار کرنا ہے؟؟"اپنی کلائی ی پر" بندھی اسمارٹ واچ کو دیکھتے ہوئے۔۔۔اس نے دنیا جہاں کی بے زاری آنکھوں میں لیے سوال کیا۔۔۔۔

مگر مقابل نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔اس کی نگاہیں اب بھی باہر کی جانب لگی تھیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے کرتی رہو انتظار۔۔۔میں سو رہا ہوں جب چلنا ہو۔۔۔تو مجھے" اٹھا لینا۔۔۔"یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی سیٹ کو بالکل لیٹا لیا۔۔۔اور آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

صرف چند لمحوں بعد آنکھیں کھولیں۔۔۔پھر آہستگی سے اٹھ کر۔۔۔اس حسین دلربا کی سیٹ بھی کمفرٹیبل کرنے لگا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔۔"وہ فورا احتجاجا بول اٹھی۔۔۔"

آرام سے انتظار کرلو۔۔۔آئے گا تو سامنے سے ہی ناں۔۔۔تمھیں نظر آ" جائے گا۔۔۔ضروری ہے اپنی کمر دکھانا۔۔۔"اس نے سمجھانے والے انداز میں جواب دیا۔۔۔

تم کچھ زیادہ فکر نہیں کر رہے میری؟؟؟"وہ جھنجھلا کر۔۔۔ٹوکتے" ہوئے۔۔۔۔تفتیشی انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی کوئی ی ضرورت نہیں۔۔۔۔میں انسانیت کی" خاطر کر رہا ہوں۔۔۔ تمھارے علاوہ کوئی ی اور بھی ہوتا۔۔۔۔تو میں یہی کرتا۔۔۔"خاصہ نروٹھے پن سے جواب دے کر۔۔۔۔اس کی سیٹ بھی اپنی طرح کمفرٹیبل کرنے کے بعد۔۔۔اپنی سیٹ سے ٹیک لگا کر ۔۔۔آنکھیں موند کر لیٹ گیا۔۔۔۔

اس لڑکی کی نگاہیں تھک چکی تھیں انتظار کرتے کرتے۔۔۔مگر امید دم نہیں توڑ رہی تھی۔۔۔۔کیونکے اگر آج نہ ملی تو شاید کبھی نہ مل سکے۔۔۔۔

آنکھیں اب جلنے لگی تھیں۔۔۔مگر اس کے باوجود وہ نظر نہیں ہٹا رہی تھی دروازے سے۔۔۔کے شاید وہ آجائے۔۔۔۔

برابر میں بیٹھا شخص کنکھیوں سے ابھی بھی اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔مگر کچھ کہا نہیں۔۔۔۔

رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی۔۔۔اب تو نیند کے جھونکے بھی آنے لگے تھے۔۔۔۔

مقابل اسے نیند کے جھونکے لیتا دیکھتا رہا۔۔۔کہا اب بھی کچھ نہیں۔۔۔۔

انتظار کرتے کرتے اس پر نیند کا غلبہ چھانے لگا۔۔۔۔

وہ کب سو گئی۔۔۔۔اسے خبر نہیں۔۔۔

نیند سے بیدار تو تب ہوئی ی جب سورج کی کرنیں اس کی آنکھوں کو چبھنے لگیں۔۔۔

کچھ لمحوں تک تو ذہن کام ہی نہیں کیا۔۔۔

پھر ہوش بحال ہوئے تو خود کو کار کی سیٹ پر بسکٹی رنگ کے کوٹ سے ڈھکا پایا۔۔۔۔ برابر میں ہی وہ حسین نوجوان دونوں ہاتھ سینے پر باندھے سو رہا تھا۔۔۔۔

تو تم نہیں آئے۔۔۔ تم نے مجھے ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا ہے۔۔۔ اتنا مشکل" کیوں ہے میرے لیے اس بات کو قبول کر پانا؟۔۔۔" وہ آہستگی سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی۔۔۔۔

وہ چاہتی تھی۔۔۔کے رونے کی آواز نہ ہو۔۔۔کیونکے وہ کسی کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔مگر اس لمحے دل ٹوٹا تھا۔۔اپنے بکھرے جذبات پر قابو کر پانا بہت مشکل تھا۔۔۔وہ صرف اس لمحے اکیلے بیٹھ کر رونا چاہتی تھی۔۔۔اپنی بے وقوفیوں پر ماتم کرنا چاہتی تھی۔۔۔

روتے روتے آواز پیدا ہونے لگی۔۔۔۔اچانک ضبط ٹوٹتا محسوس ہوا۔۔۔مزید زور زور سے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گئی۔۔۔۔

کاش اس نے وہ میل پڑھی ہوتی جس میں اس نے بتایا تھا کے وہ پرپوز کرنے آ رہا ہے۔۔۔۔

کاش وہ کارڈ اسے مل گیا ہوتا۔۔۔اس کی ماں نے چھپایا نہ ہوتا۔۔۔۔ تو یقینا آج اس کی محبت یوں اس سے منہ نہ پھیرتی۔۔۔

اچانک ایسے کیوں رو رہی ہو؟؟۔۔"اس کے رونے کی آوازیں" سن۔۔۔وہ چونک کر اٹھا۔۔۔فوراہی سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے ۔۔۔پریشان لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

وہ نہیں آیا۔۔۔"بچوں کی طرح روتے ہوئے جواب دینے لگی۔۔۔"

اس میں اتنا رونے والی کیا بات ہے ڈئی یر۔۔۔"پہلے تو اسے سمجھ ہی نہ" آیا۔۔۔کے کیا کرئے۔۔۔کس طرح اس روتی ہوئی نازک سی گڑیا کو چپ کرائے۔۔۔پھر تھوڑا حوصلہ جمع کر۔۔اپنے انگوٹھے کے پورے سے۔۔۔ نرمی سے اس کے موتی جیسے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

پلیز رومت۔۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔"اس لڑکے کا اپنا ذہن" بالکل خالی سہ ہو گیا تھا اس مجسمہ حسن کو روتا دیکھ۔۔۔۔وہ بس اسے چپ کرانا چاہتا تھا۔۔۔

کس طرح کرائے۔۔۔کیا کہے جو وہ خاموش ہو۔۔۔یہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔اس لیے التجائی انداز میں نرمی سے کہنے لگا۔۔۔۔

چلو۔۔۔۔میں تمھیں اپنے نیویارک کی سیر کراتا ہوں۔۔۔دیکھنا۔۔۔۔"" اس لمحے ذہن میں یہی خیال آیا کہ شاید سیر و تفریح سے اس حسین دلربا کا دل بہل جائے۔۔۔وہ ابھی بول ہی رہا تھا کے مقابل اپنا منہ دوسری جانب پھیرتے ہوئے روہانسہ لہجے میں بولی۔۔۔

"نہیں۔۔۔مجھے بس گھر لے چلو۔۔۔۔میرا کہیں جانے کا دل نہیں۔۔۔"

ہمم۔۔۔ٹھیک۔۔۔"فقط اتنا کہہ کر۔۔۔اس نے اپنی سیٹ درست کی" ۔۔۔جبکے مقابل ابھی بھی کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

تم دونوں صبح کے وقت کہاں سے آرہے ہو؟؟۔۔۔"وہ مینشن میں ساتھ" داخل ہوئے۔۔۔تو سامنے ہی بشری بیگم کو گارڈن میں ایکسو سائی ز کرتے پایا۔۔۔وہ ان دونوں کو ایک ساتھ باہر سے آتا دیکھ۔۔۔کافی حیران ہو کر پوچھ رہی تھیں۔۔۔۔

اِسے کیا ہوا؟؟۔۔"اریبہ نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔سن کر بھی اَن سنی" کرتی آگے بڑھ گ ئی۔۔۔

اس کا یوں اگنور کرنا بشری بیگم کو ناگوار گزرا۔۔۔وہ زین کی جانب دیکھ۔۔۔الجھ کر منہ بسورتے ہوئے پوچھنے لگیں۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔میں تھک گیا ہوں۔۔۔فریش ہو کر بات کرتے ہیں۔۔۔"اپنی گردن کو اڑئی ی تیڑھی کر کے... شدید تھکن کا اظہار کرتے۔۔۔لاپرواہی سے کہتا۔۔۔۔وہ بھی چلا گیا تھا۔۔۔۔

"یہ چل کیا رہا ہے؟؟۔۔اسے تو عمران کے ساتھ ہونا چاہیے یہ میرے بیٹے کے ساتھ کیا کر رہی ہے؟؟۔۔۔کیا ان دونوں نے ایک ساتھ رات باہر گزارئی ی ہے؟؟۔۔۔۔۔۔اس عمران کی تو میں ابھی خبر لیتی ہوں۔۔"یہ سوچ کر دانت پیستے ہوئے انھوں نے اپنی سیکرٹری سے عمران کو بلانے کو کہا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

اب نیو یارک میں رکنے کا کوئی ی مطلب باقی نہیں رہ گیا تھا۔۔۔

اس نے آن لائی ن فلائی ٹ بک کی۔۔۔۔پھر تیزی سے اپنا سارا سامان پیک کرنے لگی۔۔۔

اوہ۔۔۔سوری۔۔۔میری بال۔۔۔"ابھی وہ اپنا بیگ پیک کر ہی رہی تھی"۔۔۔کے بال باہر سے اس کے پاؤں سے آکر لگی۔۔۔۔

بال کے پیچھے پیچھے ابراہیم بھی چلا آیا۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔"اس نے بال اٹھا کر۔۔۔ابراہیم کے آگے بڑھائی ی۔۔۔"

آپ کہیں جا رہی ہو؟؟۔۔۔"اس نے بال لیتے ہی۔۔۔ مسکرا کر" پوچھا۔۔۔۔

ہاں۔۔اپنے گھر۔۔۔"اس لڑکی نے خاصہ رنجیدہ لہجے میں جواب" دیا۔۔۔۔

پھر کب آؤ گی؟؟"وہ نہایت اشتیاق سے۔۔۔۔"

کبھی نہیں۔۔۔۔"اس نے نفی میں سر کو جمبش دیتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔" قطعی انداز میں کہا۔۔۔

ابھی وہ بات کر ہی رہی تھی کے ملازمہ اسے ناشتے کے لیے بلانے آئی ی۔۔۔۔

وہ اور ابراہم ایک ساتھ ناشتہ کی ٹیبل پر پہنچے۔۔۔۔

ناشتے کی ٹیبل پر سب موجود تھے سوائے زین کے۔۔۔وہ ابھی بیٹھی ہی تھی کے زین سیل پر بات کرتا ہوا اس کے برابر میں آکر بیٹھا۔۔۔۔

"ایک ماہ کی چھٹی؟؟۔۔۔تم جانتی بھی ہو تمھارے بغیر میں کتنا پریشان ہو جاؤں گا۔۔۔۔چھٹی لینی ہی تھی تو کم از کم مجھے ایک ہفتہ پہلے انفارم کرتیں۔۔۔۔میں اپنے لیے دوسری سیکرٹری کا انتظام کرتا۔۔۔اچھا

"اچھا۔۔۔ٹھیک۔۔تم جاؤ۔۔۔

کیاہواہے؟؟۔اتنے پریشان کیوں نظر آرہے ہو؟؟"اس کے کال منقطع" کرتے ہی عمر نے ابرواچکا کر۔۔۔فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔

میری سیکرٹری کے والد کی اچانک طبیعت خراب ہوگئی ہے۔۔۔وہ" ایک مہینے کی چھٹی مانگ رہی ہے۔۔۔اب میں پریشان نہ ہوں تو کیا کرؤں؟۔۔۔مجھے اب ایک دن میں سیکرٹری کہاں سے ملے گی؟؟۔۔"وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے۔۔خاصہ پریشان لہجے میں جواب دہ ہوا۔۔۔

ارے۔۔۔تو آپ اریبہ کو رکھ لیں ناں۔۔۔یہ تو ویسے بھی جاب کے لیے" ہی آئی ہے یہاں۔۔۔کیوں اریبہ؟"مہرین نے اریبہ کی جانب دیکھ۔۔۔تیزی سے مشورہ دیا۔۔۔

ہاں۔۔۔یہ اچھا آئی یڈیا ہے۔۔۔"عمر اس کی تائید کرتے ہوئے" بولا۔۔۔جبکے زین اریبہ کی جانب دیکھ۔۔۔منہ بسورنے لگا۔۔

میری اِس سے نہیں بنتی۔۔۔۔"وہ فوراہی منہ بگاڑ کر کہنے لگا۔۔۔۔"

تو بروآپ کو کون سہ اِس سے شادی کرنی ہے۔۔۔۔۔آپ کو سیکرٹری کی" ضرورت ہے اورارہبہ کو جاب کی۔۔۔دونوں کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔"مہرین سمجھانے والے انداز میں گویا ہوئی۔۔۔۔

ویٹ ویٹ۔۔۔۔"اریبہ اچانک سے بیچ میں سب کو خاموش کراتے" ہوئے بولی۔۔۔۔

میں آج واپس جارہی ہوں۔۔۔فلائی ٹ بھی بک کرلی ہے میں"
نے۔۔۔اس لیے اگر تم یہ جاب مجھے آفر بھی کروگے ناں۔۔۔تو بھی میں
نہیں کرنے والی۔۔۔"وہ زین کی جانب اسی کی طرح منہ بسور کر دیکھتی
ہوئی ی۔۔۔بھرم سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

تم واپس جارہی ہو؟؟۔۔۔کیوں؟۔۔۔"اس کی واپسی کا سن۔۔۔بشری"
بیگم جو اتنی دیر سے خاموشی سے ناشتے میں مگن تھیں۔۔۔تیزی سے پریشان
ہو کر پوچھنے لگیں۔۔۔۔

کیونکے میرا دل نہیں لگ رہا یہاں۔۔۔"اس نے رنجیدہ لہجے میں بشری"
بیگم کی جانب متوجہ ہو کر جواب دیا۔۔۔

اوڈئی یر۔۔۔۔دل تو لگانے سے لگتا ہے۔۔۔ایسے ہی واپس چلی جاؤ گی تو" میں اپنی بہن کو کیا جواب دوں گی۔۔۔" وہ نہایت ہی میٹھے لہجے میں بولیں۔۔۔۔جواریبہ کو ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔میں ان سے کہ دوں گی کے میرا دل نہیں لگا۔۔۔اس لیے میں واپس آگ ئی۔۔۔"

عجیب بے حس عورت تھی۔۔۔اچھی طرح واقف تھی کہ وہ جاب کے لیے یہاں پر آئی ہے اس کے باوجود جاب نہ دی۔۔۔۔اور اب۔۔۔جب وہ ناامید ہو کر واپس جا رہی تھی تو میٹھی میٹھی باتیں کر کے روکنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔اریبہ کے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔آخر یہ عورت چاہتی کیا ہے۔۔۔۔

اب تو تمھیں اتنی اچھی جاب بھی مل رہی ہے۔۔۔پھر کیوں جانا چاہتی" ہو؟؟" وہ کبھی راضی نہ ہوتیں زین کے پاس اسے جاب دینے کے لیے۔۔۔اگر وہ واپس جانے کی رٹ نہ لگاتی۔۔۔۔

اریبہ کو واپس جانے سے روکنے کے لیے وہ اپنے بیٹے کے پاس اسے جاب دینے کے لیے بھی تیار تھیں۔۔۔۔

میں نے ابھی کوئی ی فیصلہ نہیں کیا ہے اِس بارے میں۔۔۔"زین اپنی" والدہ کو دیکھ احتجا جا گویا ہوا۔۔۔۔

تو کر لو فیصلہ۔۔۔اس میں کیا مشکل ہے۔۔۔تمھاری سیکرٹری کے طور پر" اریبہ بیسٹ رہے گی۔۔۔تمھیں ایک قابل اعتبار لڑکی چاہیے اور گھر کے

ممبر سے زیادہ قابل اعتبار کون ہو گا۔۔۔۔"بشری بیگم کی بات سن ۔۔۔زین کا مارے حیرت کے بڑا سہ منہ کھلا۔۔۔۔

کیا وہ نہیں دیکھ رہا تھا اپنی ماں کو اور ان کے بے مروت رویے کو۔۔۔جو وہ اریبہ کے ساتھ رکھ رہی تھیں اتنے دنوں سے۔۔۔پھر اچانک اسے فیملی ممبر قرار دینا۔۔۔حیرت تو ہونی تھی۔۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا کے اس کی والدہ صرف اریبہ کو یہاں روکنے کی کوشش میں لگیں ہیں۔۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔۔۔انھیں کیا مل رہا تھا اریبہ کے یہاں رہنے سے؟؟۔۔۔۔

اس کی بھوری آنکھوں میں ابھرے سوالات پڑھ۔۔۔بشری بیگم تیزی سے نظریں چوراگ ئی یں تھیں۔۔۔جس کے بعد اسے مزید یقین ہوا۔۔۔کے دال میں کچھ کالا ہے۔۔۔۔

شکریہ میم۔۔۔لیکن میں اپنے ملک واپس جانا چاہتی ہوں۔۔۔میری" فلائی ٹ بک ہو چکی ہے۔۔۔۔"اس نے مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔معذرتی انداز میں کہا۔۔۔۔۔

یہاں کے لوگ۔۔ان کا آزادانہ رہن سہن۔۔۔ان کے لباس۔۔۔۔جو آدھے سے زیادہ اسے برہنہ لگتے۔۔۔جنھیں دیکھ وہ شرم سے پانی پانی ہوتی۔۔۔۔

ان کا کھانا جو اس کی زبان کو بالکل بے ذائقہ سہ لگتا۔۔۔۔ان کی بولی جو اس کے کانوں کو اجنبی اجنبی سی معلوم ہوتی۔۔۔۔منہ دکھ گیا تھا اس کا ان لوگوں سے انگریزی میں بات کر کر کے۔۔۔

وہ اپنے ملک جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔وہاں کی تازہ ہوا میں سانس لینا چاہتی تھی۔۔۔اپنی میٹھی زبان سننا چاہتی تھی جسے سننے کے لیے کان ترس رہے تھے۔۔۔۔اپنے روایتی چٹ پٹے کھانے کھانا چاہتی تھی خاص طور پر اپنی ماں کے ہاتھ کی بریانی ودہی بڑے۔۔۔۔

ان لوگوں کے ساتھ رہتے ہوئے اسے گمان ہو رہا تھا جیسے وہ انگریزوں کے ساتھ رہ رہی ہے۔۔۔۔ان کا رہن سہن طور طریقے بالکل مغربی تھے۔۔۔۔۔جبکے وہ مسلمان تھے۔۔۔مگر اس نے انھیں کبھی نماز پڑھتے

نہیں دیکھا۔۔۔ کبھی قرآن کھولتے نہیں دیکھا۔۔۔۔ کبھی وضو کرتے نہیں دیکھا۔۔۔۔ کبھی انا کو اپنے بیٹے کو بسمہ اللہ سیکھاتے نہیں دیکھا۔۔۔۔

کبھی اس گھر کی خواتین کو سر پر دوپٹہ لیتے نہیں دیکھا۔۔۔گھر کے مردوں کو اپنی عورتوں کو حیا کا درس دیتے نہیں دیکھا۔۔۔۔۔

حیا کا درس تو دور کی بات یہاں تو زنا کھلے عام ہو رہا تھا۔۔۔۔جب بھی وہ عمرو انا کو دیکھتی عجیب سی کیفیت کا شکار ہو جاتی۔۔۔جب کے وہ دونوں دھڑلے سے بغیر نکاح کے ریلیشن شپ کے نام پر زندگی گزار رہے تھے۔۔۔۔

اس کا دم گھٹنے لگا تھا یہاں۔۔۔۔وہ تو صرف اپنے ای سے ملنے کے چکر میں یہ سب برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جیسی تمھاری مرضی۔۔۔مگر اچھا ہوتا اگر تم زین کی تھوڑی مدد" کر دیتیں۔۔۔اسے ضرورت ہے اِس وقت۔۔۔"اس بار وہ تھوڑا ایموشنلی بلیک میل کر رہی تھیں۔۔۔

جس پر عمر انا مہرین وزین چاروں ہی ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے۔۔

مگر میری فلائٹ۔۔۔"ان کے کہتے ہی۔۔۔۔وہ تھوڑی شرمندہ" ہوئی ی کیونکے اتنے دنوں سے وہ فری میں ان کے گھر میں رہ رہی تھی۔۔۔۔

کینسل کر دو۔۔۔اس میں کیا بڑی بات ہے۔۔۔بلکے میں زین سے کہ دیتی" ہوں وہ تمھیں کچھ ایڈوانس بھی دے دے گا۔۔۔۔"انھوں نے چہرے پر

بڑی سی مسکان سجائے کہا۔۔۔توزین انھیں سوالیہ نظروں سے تکتے ہوئے۔۔۔اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔

ایڈوانس کا سنتے ہی وہ سوچ میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔۔

اسے پیسوں کی سخت ضرورت تھی۔۔۔۔یہاں سے جاتے ہی کون سہ فورا ہی اسے جاب مل جائے گی۔۔۔جبکے صرف ایک مہینے رہ کر وہ اچھی خاصی رقم کما سکتی تھی۔۔۔

پھر ان کے گھر میں اتنے دن فری میں کھانے پینے اور رہنے کے بعد ان کی ضرورت کے وقت کام نہ آنا احسان فراموشی ہو گا۔۔۔۔یہ سوچتے ہوئے اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔میں اپنی فلائی ٹ کینسل کر دیتی ہوں۔۔۔"اس لڑکی" کے آہستگی سے کہتے ہی۔۔۔بشری بیگم نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔

"گڈ۔۔۔"

تو میں کب سے جوائی نٹ کرؤں؟؟"اس نے زین کی جانب" دیکھ۔۔۔آہستگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

کب سے کیا؟؟۔۔۔ابھی میرے ساتھ آفس چلو گی تم۔۔۔جا کے تیار ہو" جلدی۔۔"اس نے منہ بسورتے جواب دیا۔۔۔۔

اس حسن سے مالا مال لڑکے کے اترئے ہوئے چہرے کو دیکھ کر کوئی ی بھی بتا سکتا تھا۔۔کے زبردستی کا سودا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔"وہ کہتے ہوئے اپنی ہاتھ میں پکڑئی ی کافی نیچے ٹیبل پر رکھ" کر اٹھنے لگی۔۔

ناشتہ کر لو آرام سے پہلے۔۔۔۔ساتھ ہی چلیں گے۔۔۔"اسے ناشتہ" ادھورا چھوڑتا دیکھ۔۔۔فوراہی نرمی سے کہا۔۔۔۔۔

پل میں تولہ پل میں ماشہ لگتا تھا وہ لڑکا اسے۔۔۔۔

ابھی دو لمحے پہلے منہ بگاڑ کر جلد بازی مچا رہا تھا۔۔۔اچانک دو لمحے بعد ایسا کیا ہوا۔۔۔جو نرمی سے ناشتہ کرنے پر زور دینے لگا۔۔۔۔

اسی الجھن میں اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کافی کا مگ منہ سے لگایا۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

مام۔۔۔چل کیا رہا ہے؟؟۔۔۔"اریبہ کے جاتے ہی۔۔۔اس نے ابرو" اچکا کر تفتیشی افسران کی طرح اپنی والدہ کی جانب دیکھ۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

میں بتاتی ہوں۔۔انٹی کو شاید مشرقی لڑکی پسند آگ ئی ہے آپ کے" لیے۔۔۔۔۔"ابھی بشری بیگم کچھ کہتیں اس سے قبل ہی انا مضحکہ خیز انداز میں بولی۔۔۔۔

کیا واقعی انٹی؟؟؟"مہرین ہکا بکا ہو کر۔۔۔۔"

نہیں۔۔۔ایسی بات سوچ بھی کیسے لی تم نے۔۔۔اپنے اتنے ہینڈسم بیٹے" کے لیے میں اس لڑکی کو پسند کرؤں گی۔۔۔نووے۔۔۔"بشری بیگم تیزی سے حقارت بھرے لہجے میں انا کو دیکھ۔۔۔قطعی انداز میں گویا ہوئی یں۔۔۔۔

ایسا کیوں؟؟۔۔۔"ان کی بات سنتے ہی انا و مہرین زور سے ہنسنے" لگے۔۔جیسے مزاق اڑا رہے ہوں اپنے ذہن میں آنے والے خیال کا۔۔۔جبکے زین ان کے چہرے کی حقارت دیکھ۔۔۔فوری الجھ کر اعتراضاً پوچھنے لگا۔۔۔۔

ایسے مت کہو۔۔۔جیسے تم جانتے نہیں۔۔۔کہاں سے قابل ہے وہ" تمھارے؟؟۔۔اف۔۔۔۔مجھے تو ہارٹ اٹیک آجائے اگر میں کبھی تصور

میں بھی تمھارے ساتھ سوچوں اسے تو۔۔"وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ۔۔۔خاصہ منہ بگاڑتے ہوئے جواب دہ ہوئی یں۔۔۔۔

"نہ کوئی فیشن سینس نہ کوئی کھانے پینے کی تمیز۔۔۔اوپر سے پرفیوم تک استعمال نہیں کرتی۔۔۔۔کتنا مہنگا آتا ہو گا ایک پرفیوم۔۔۔۔مانا غریب ہے۔۔۔مگر انسان سستا والا ہی لے لے۔۔۔۔۔اسمیل آتی ہے مجھے اس میں سے۔۔۔۔تم پتا نہیں کیسے اس کے برابر میں بیٹھ کر ناشتہ کر لیتے ہو۔۔۔"ان کے کراہت بھرے لہجے میں کہتے ہی انا فورا ہنستے ہوئے تصدیق کرنے لگی۔۔۔۔جبکے مہرین خاموش ہو گ ئی تھی۔۔۔۔۔

ان کی بات سنتے ہی زین کا خون کھول اٹھا۔۔۔

اگر ایسی بات ہے۔۔۔تو آپ بتانا پسند کریں گی۔۔۔کے اسے روک کیوں" رہی ہیں پھر؟؟؟" بمشکل اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے۔۔۔۔اس نے تفتیشی انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

تو کیا تم واقعی سمجھ بیٹھے تھے۔۔۔کے اس لڑکی کو میں تمھاری گرل فرینڈ" بنانے کے چکر میں ہوں؟؟۔۔" وہ بھی بشری بیگم تھیں۔۔۔باتوں کو اپنے فائی دے کی سمت دھکیلنا انھیں خوب آتا تھا۔۔۔۔۔دانستہ طور پر سنجیدہ سوال کو استہزائی یہ موضوع میں تبدیل کرنے لگیں۔۔۔تا کے اس کے سوال کا جواب نہ دینا پڑے۔۔۔۔

میں آپ کو بہت اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔اس لیے ایسی کوئی ی غلط فہمی" نہیں مجھے۔۔۔" سپاٹ سے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

"تو پھر اتنا سیریس کیوں ہو رہے ہو؟؟"عمر نے اس کے ہاتھ میں پکڑا چمچہ مٹھی میں مضبوطی سے بھینچتے دیکھ۔۔۔۔ٹوکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"میں سیریس نہیں ہوں۔۔۔بس اتنا جاننا چاہتا ہوں کے مام اسے اتنا اصرار کر کے کیوں روک رہی ہیں؟؟۔۔"وہ گھوما پھرا کر۔۔۔۔پھر وہ ہی موضوع کھینچ لایا تھا۔۔۔۔

"کیونکے صبیحہ نے مجھ سے بہت ضد کی تھی کے اسے جاب دوں۔۔۔میں نے منع بھی کیا تھا۔۔۔مگر اسے کچھ زیادہ ہی ترس آرہا تھا اس لڑکی پر۔۔۔۔بہت وقت سے خوار پھر رہی تھی جاب کے پیچھے۔۔۔۔میں نے صرف صبیحہ کے اصرار پر حامی بھر لی تھی۔۔۔مگر اسے دیکھنے کے بعد میرا دل پلٹ گیا۔۔۔۔اب اگر وہ ایسی ہی بغیر جاب کیے واپس چلی جائے گی تو میری بہن ناراض نہ ہو جائے مجھ سے۔۔۔یہ سوچ کر بس اسے جاب دلوا

رہی ہوں تمھارے پاس۔۔۔۔"ان کی بات سن۔۔۔۔وہ خاموش ہو گیا۔۔۔۔

کیونکے کون نہیں جانتا تھا کے صبیحہ بیگم کتنی نیک دل اور دوسروں کے کام آنے والی عورت ہیں۔۔۔۔

چلیں۔۔۔میں تیار ہوں۔۔۔"ان کی باتیں ابھی بھی جاری تھیں...جبکے" وہ تیار ہو کر اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی ی۔۔۔

اس کی سادہ لائی ٹ پنک رنگ کی کرتی اور سر پر تمیز سے اوڑھا سفید نیٹ کا دوپٹہ دیکھ۔۔۔۔بشری بیگم نے منہ بسور کر۔۔۔سپاٹ سے لہجے میں "کہا۔۔۔"تم ایسے حلیے میں جاؤ گی؟؟۔۔۔

جی۔۔۔کیوں؟؟۔۔کوئی ی برائی ی ہےاِس میں؟؟"ان کی آنکھوں" میں ابھرتی کراہت۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی نظرانداز نہیں کر سکتی تھی۔۔

ڈئی یر۔۔۔تم۔۔۔"ابھی وہ کچھ بولتیں اِس سے قبل ہی زین تیزی سے" کھڑا ہوا۔۔۔۔

چلو جلدی۔۔"اس نے سب کے سامنے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔اور بشری" بیگم کی بات۔۔۔اسے سننے دیے بغیر ہی باہر کی جانب چل دیا۔۔

بشری بیگم کو۔۔۔۔زین کاان کی بات کاٹ کرار یبہ کو لے جانا۔۔۔۔۔اپنی سخت توہین لگا۔۔۔۔جبکے باقی سب حیرت سے مڑ کر زین کوار یبہ کا ہاتھ تھام کر باہر لے جاتے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

💞*Husny Kanwal*💞

عمران کہاں ہو تم؟؟۔۔ صبح سے تمھیں کالز کر رہی ہے میری" سیکرٹری۔۔۔ مگر تم کال ہی ریسیو نہیں کر رہے۔۔۔"عمران کے کال ریسیو کرتے ہی۔۔۔بشری بیگم کی سیکرٹری نے انھیں سیل پکڑایا۔۔۔۔جس پر وہ سیل کان سے لگاتے ہی عمران پر برسنا شروع ہو گئی یں تھیں۔۔۔۔

سوری۔۔ سوری۔۔۔ میم۔۔۔۔میں ذرا ایک ضروری کام کر رہا" تھا۔۔۔" وہ اپنا سر پکڑے۔۔۔بیڈ سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

تمھارے ضروری کام میں خوب جانتی ہوں۔۔۔"وہ جز بز ہو کر طنزیہ گویا" ہوئی یں۔۔۔

کال کیوں کر رہی تھیں آپ مجھے؟؟۔۔۔کوئی ضروری کام تھا؟؟"ان"
کا لہجہ ہی بتا رہا تھا کے شدید آگ بگولہ ہیں وہ اس وقت۔۔۔مزید بات نہ
بگڑے اس لیے ڈائریکٹ انھیں اصل موضوع کی جانب لایا۔۔۔

ظاہر سی بات ہے۔۔۔"وہ خاصہ غصیلی آواز میں۔۔۔"

تمھیں پتا ہے اریبہ آج واپس جا رہی تھی"ان کے اطلاع دیتے ہی مقابل کا"
بڑا سہ حیرت کے مارے منہ کھلا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"اس کی سونے کے انڈے دینے والی مرغی واپس جا رہی"
تھی۔۔۔اور اسے کچھ خبر ہی نہیں۔۔۔

تمھیں اپنے ضروری کاموں سے فرصت ملے تو تمہیں کچھ پتہ چلے ناں" وہ" طنز کا تیر چلاتے ہوئے۔۔۔۔

سوری میم۔۔۔وہ لڑکی بہت ٹیڑھی ہے۔۔۔۔راضی ہی نہیں ہوتی" میرے ساتھ جانے کے لیے۔۔۔" وہ ابھی بے چارگی سے بول ہی رہا تھا۔۔۔کے بشری بیگم بات کاٹتے ہوئے۔۔۔

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔اسی چیز کے پیسے دے رہی ہوں میں" تمھیں۔۔۔۔اب جا کہیں بھی ہوزین کے آفس پہنچو۔۔۔۔میں تمھیں وہاں جاب دلوا رہی ہوں۔۔۔اس طرح تم اس کے زیادہ قریب رہ سکو گے"۔۔۔

مگر۔۔۔زین؟؟۔۔"وہ اپنی بات کہتے کہتے رکا۔۔۔۔جیسے ڈر رہا ہو بولنے "
میں۔۔۔۔

وہ کچھ بولنا چاہتا ہے۔۔۔۔یہ بات بشری بیگم نے محسوس کر لی تھی۔۔۔۔

زین کیا؟؟"وہ بات مکمل کرنے پر زور ڈالتے ہوئے۔۔۔۔"

ہے۔۔۔۔پول Over Protective زین اس لڑکی کو لے کر "
پارٹی پر بھی اس نے ہی میرا سارا پلان خراب کیا تھا۔۔۔۔دو دن پہلے میں
اس سے ملنے آیا تو گارڈن میں زین سے ٹکراؤ ہوا۔۔۔اس نے مجھے اندر ہی
نہیں جانے دیا۔۔۔۔کہنے لگا وہ سو رہی ہے اور میں اس کی نیند خراب نہ
"کروں۔۔۔۔

زین کی فکر تم مت کرؤ۔۔۔تم اپنا کام کرؤ بس۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے "
انھوں نے کال منقطع کر دی۔۔۔۔

انھوں نے عمران پر تو ظاہر نہ ہونے دیا مگر وہ اس کی بات سننے کے بعد اپنے بیٹے کو لے کر فکر مند ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

یہ ہم کہاں آئی یں ہیں؟؟" وہ اس کے ساتھ آفس جانے کے لیے نکلی " تھی۔۔۔مگر زین کو اپنی کار ایک خوبصورت و بلند عمارت کے پارکنگ ایریا میں پارک کرتا دیکھ۔۔۔۔وہ الجھی۔۔۔

مال۔۔۔۔تمھارے لیے تھوڑی شاپنگ کرنے۔۔۔" اسنے اپنی آنکھوں " پر کالا چشمہ لگاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

شاپنگ ؟۔۔میرے لیے ؟؟۔مگر کیوں ؟۔۔۔"وہ فوراہی الجھ کر پے در پے سوال کرنے لگی۔۔۔

کیونکے آج سے تم میری سیکرٹری ہو۔۔۔اب مزید کوئی ی سوال نہیں۔۔۔"یہ کہتے ہوئے وہ کار سے اتر گیا۔۔۔۔

کیا مطلب اِس بات کا ؟؟۔۔۔"اس نے دوسری سائیڈ آکر۔۔۔اریبہ کے لیے دروازہ کھولا۔۔۔تو وہ آنکھوں میں الجھن لیے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

میری سیکرٹری کا ایک لیول ہے میم۔۔۔۔لیکن آپ اس لیول کے آس پاس بھی نہیں بھٹکتیں۔۔۔اس لیے وہاں تک زبردستی دھکا مار کر پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔فکر مت کرؤ تمھاری ساری آج کی شاپنگ کا

خرچہ آفس کی جانب سے ہو گا۔۔۔تو اب چلیں۔۔۔۔۔"اس نے منہ بسورتے ہوئے کہ کر۔۔۔خود ہی ہاتھ تھام لیا۔۔۔

"ہاتھ تو چھوڑو۔۔۔۔"فاپنا ہاتھ اس کی پکڑ سے آزاد کرانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔گم نہ ہو جاؤ کہیں۔۔۔"یہ کہتے ہوئے وہ ہاتھ کھینچتا ہوا آگے چلنے لگا۔۔۔

"کیا مزاق کر رہے ہو۔۔۔میں بچی تھوڑی ہوں۔۔۔"وہ احتجاج بلند کرنے لگی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اس سے ہاتھ چھڑوانے کی سعی جاری تھی۔۔۔۔

مجھے اچھی طرح علم ہے تم کتنی ذہین ہو۔"اس نے پلٹ کر۔۔اپنا چشمہ ہلکا" سہ نیچے کر۔۔۔بغور اس مجسمہ حسن کی جانب دیکھ۔۔۔۔طنزیہ کہا۔۔۔۔پھر خاصہ ایٹیٹیوڈ کے ساتھ شہادت کی انگلی سے ناک پر ٹکا چشمہ واپس آنکھوں پر لگایا۔۔۔۔۔

تم۔۔۔"وہ جز بز ہو کر۔۔۔دانت پیسنے لگی۔۔۔۔"

مال کے اندر پہنچنے کے بعد۔۔۔۔بجائے مال دیکھنے کے۔۔۔۔وہ اپنا ہاتھ اس حسین نوجوان کی پکڑ سے آزاد کرانے کی کوشش میں لگی تھی۔۔۔۔

کم از کم لفٹ میں تو ہاتھ چھوڑ دو۔۔۔"ابھی منہ بسور کر بولتے ہوئے۔۔۔" ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس حسین نوجوان سے چھڑایا ہی تھا۔۔۔کے اچانک

سامنے سے آتے ایک نوجوان کپل پر نظر پڑئی ی۔۔۔وہ لڑکا لڑکی ایک ساتھ نازیبا حرکات میں مشغول۔۔۔لفٹ میں داخل ہوئے۔۔۔

انھیں دیکھ۔۔۔وہ شرم سے پانی پانی ہوئی ی۔۔۔۔

انکے داخل ہوتے ہی لفٹ بند ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

عجیب سی حالت تھی۔۔۔۔۔۔سمجھ نہیں آرہا تھا کے کیا کرئے۔۔۔۔

نظریں بھی بار بار نا چاہتے ہوئے۔۔۔ان ہی پر جا رہی تھیں۔۔۔

زیادہ برا کیا تھا وہ ڈیسائیڈ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔اس کپل کا وہاں ہونا یا زین کا اس لمحے برابر میں کھڑا ہونا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔وہ کرسٹل جیسی بھوری آنکھوں والا نوجوان دیوار کی طرح اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔اس نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے دونوں اطراف میں حائل کیے۔۔۔

اب وہ مکمل اس پر چھایا ہوا تھا۔۔۔

اریبہ کو اب سوائے اس حسین لڑکے کے کوئی ی نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

اس لمحے وہ بہت قریب کھڑا تھا۔۔۔اتنا۔۔۔کے ایک قدم بڑھانے پر وہ اس کے کشادہ سینے سے ٹکرا جاتی۔۔۔۔

اس کے اچانک یوں سامنے آجانے پر۔۔۔وہ حیرت سے اس کا خوبصورت چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

مقابل اس کی نیم شہد آنکھوں میں بغیر کچھ بولے جھانکنے لگا۔۔۔۔

وہ اس قدر شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔۔کے اس نے فوراہی اپنی نظر جھکالی۔۔۔۔اس کے گال سرخ پڑ رہے تھے۔۔۔۔

جنھیں دیکھ۔۔۔مقابل کے چہرے پر از خود بڑی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔۔

جہاں وہ لڑکا مسکرا رہا تھا وہیں وہ بیچاری اسکی نزدیکی کے سبب اپنا دھڑکتا ہوا باولا دل سنبھال رہی تھی۔۔۔

لفٹ کھلی۔۔۔۔توزین تب تک سامنے سے نہ ہٹا۔۔۔جب تک اس کپل کو وہاں سے جاتے ہوئے نہ دیکھ لیا۔۔۔۔

چلو۔"اس نے پھر سے ہاتھ تھام کر کہا۔۔۔۔اس بار مقابل نے ہاتھ" چھڑوانے کی کوشش نہ کی۔۔۔۔

کس وغیرہ عام ہے یہاں۔۔۔"وہ لاپرا ہی سے بتانے لگا۔۔۔"

ہمم۔۔۔"وہ کچھ بھی اِس موضوع پر بولنے کی حالت میں نہیں" تھی۔۔۔فقط اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

اِس طرف"وہ اسے کپڑے دیکھانے لگا۔۔۔۔"

یہ والا۔۔یہ والا۔۔۔اور یہ والا۔۔۔۔"وہ تو ایسے کپڑے لینے لگا جیسے فری" میں مل رہے ہوں۔۔۔ایک کے بعد ایک سوٹ اس پر لگاتا اور پھر پاس رکھے صوفے پر ڈالتا۔۔۔۔

یہاں تک کے صوفے پر ڈھیر لگ گیا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔پریشان ہوتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

"کپڑے لے رہا ہوں تمھارے لیے۔۔۔نظر نہیں آ رہا کیا؟؟"وہ اپنا کام جاری رکھتے ہوئے۔۔لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔ایسے کپڑے کون لیتا ہے؟؟۔۔"وہ اعتراضاً۔۔۔"

تو اور تم لڑکیاں کیسے لیتی ہو؟؟"وہ کندھے اچکا کر۔۔۔۔کنفیوز نظروں" سے اسے تکتے ہوئے۔۔۔۔

"دیکھ کر۔۔"

تو میں دیکھ تو رہا ہوں۔۔۔"دوبدو جواب دیا۔۔۔اور پھر ایک نیا سوٹ اس" کے اوپر لگایا۔۔۔۔

دیکھنے کا مطلب۔۔۔جو مجھ پر اچھا لگے۔۔۔"مقابل سمجھانے والے انداز" میں۔۔۔

سب ہی اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔تب ہی تو لے رہا ہوں۔۔۔"نہایت" معصومانہ جواب آیا۔۔۔جس کی مقابل کو ذرا بھی توقع نہ تھی۔۔۔۔

فہد بھی شاپنگ کراتا تھا۔۔۔ایک دو بار شہریار نے بھی کرائی ی تھی مگر زین جیسی یونیک شاپنگ کبھی کسی نے نہ کرائی ی۔۔۔اور نہ ہی کرا سکتا تھا۔۔۔

وہ بندہ تو ہاتھ روک ہی نہیں رہا تھا۔۔۔کپڑوں پر کپڑے لیے چلے جا رہا تھا۔۔۔حتی کے پرائز دیکھنے تک کی زحمت نہ کی۔۔۔

تمھارے ساتھ تو لڑکیاں بہت خوش ہوتی ہوں گی شاپنگ کر" کے۔۔۔اتنے دلدار طریقے سے جو کرا رہے ہو۔۔۔"وہ حیرت سے مسکرا کر۔۔۔اس کا حسین چہرہ تکتے ہوئے۔۔۔تعریف کرنے لگی۔۔۔

کون سی لڑکیاں؟؟۔۔۔میری شروع سے ایک ہی گرل فرینڈ رہی ہے۔۔۔اسے کبھی شاپنگ کرانے کا موقع ہی نہیں مل سکا۔۔۔سو آپ پہلی ہیں میم۔۔۔اس فراخ دلی کا مظاہرہ دیکھنے والی۔۔۔" مقابل کی نیم شہد آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔اداسی سے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔۔

"اوو۔۔۔۔سن کر دکھ ہوا تمھارے لیے۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی فورا" غم کا اظہار کرنے لگی۔۔۔۔

"دکھ اُس کے لیے کرؤ۔۔۔میرے لیے نہیں۔۔۔"اس کا لہجہ اریبہ نے یک دم بدلتا ہوا محسوس کیا۔۔۔

اس کے خوبصورت بھوری آنکھیں لال ہونے لگیں۔۔۔۔

وہ سرد مہری سے کہتے ہوئے۔۔۔آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

اِس بار اس نے ہاتھ نہیں پکڑا۔۔۔وہ آگے آگے چل رہا تھا۔۔۔۔۔

اریبہ کے سمجھ نہیں آیا۔۔۔کے اس نے ایسا کیا غلط کہ دیا جو وہ لڑکا اِس قدر خفا ہو گیا۔۔۔۔

پرفیوم؟؟۔۔۔۔۔کپڑے تو چلو ٹھیک ہیں۔۔مگر یہ پرفیوم کیوں؟؟" وہ" کپڑے دلانے کے بعد پرفیوم کی شاپ میں داخل ہوا تھا۔۔۔وہ اس کے پیچھے پیچھے داخل ہوتے ہوئے۔۔۔الجھ کر استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

تمھاری سیلری سے کچھ نہیں کٹ رہا۔۔۔یہ سب آفس کی طرف سے" ہے۔۔۔تو خاموشی سے لینے میں کیا حرج ہے۔۔۔"وہ مڑ کر۔۔۔اسے غصیلی نگاہ سے دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

جس پر وہ بالکل خاموش ہو گئی۔۔۔۔

یہ چیک کرؤ۔۔۔"وہ پرفیوم اس کی ہاتھ پر چھڑکتے ہوئے۔۔۔"

بہت تیز ہے۔۔۔"سونگھتے ہی۔۔۔وہ منہ بسور کر کہنے لگی۔۔۔۔"

ہمم۔۔۔یہ والا۔۔۔اس کی لائیٹ ہے۔۔۔"اس نے دوسرا فیوم اس" کے ہاتھ پر لگایا۔۔۔

ہاں۔۔۔یہ اچھی ہے۔۔۔۔"اس نے خوشبو سونگھتے ہوئے۔۔۔نرمی سے" جواب دیا۔۔۔۔

اس کی خوشبو بہت پیاری ہے۔۔۔"یہ کہتے ہوئے۔۔اس وجیہہ نوجوان" نے پرفیوم کی نیلی بوتل کو اس کی گردن پر چھڑکا۔۔۔اور خود قریب آکر ۔۔۔آنکھیں بند کر سونگھنے لگا۔۔۔۔

اس لڑکے کا اچانک یوں قریب آجانا۔۔۔مقابل کا دل ہلا گیا تھا۔۔۔

دل اتنی زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے باہر ہی نکل آئے گا۔۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے وہ قریب ہی کھڑا رہا۔۔۔

مگر تمھاری زیادہ پیاری ہے۔۔۔"وہ کہتے ہوئے۔۔۔آہستگی سے اک قدم" پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"وہ حسین دلربانا سمجھی سے ابرو اچکا کر۔۔۔۔پوچھ اٹھی۔۔۔"

خوشبو۔۔۔"فقط ایک لفظی جواب دیا۔۔۔"

کیا وہ اکڑ واس کی تعریف کر رہا تھا؟؟۔۔۔وہ بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھتے "ہوئے۔۔۔"ہاں؟؟۔۔۔۔

اور کچھ لینا ہے؟۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔"

نہایت فرصت سے موضوع گل کیا تھا اس لڑکے نے۔۔۔

اریبہ کواس کے وجیہہ چہرے پر بکھرئی ی مسکراہٹ دیکھ محسوس ہوا۔۔
کے اب اس کا موڈ کافی بہتر ہو گیا ہے۔۔۔۔

"ن۔۔۔ نہیں۔۔۔" وہ نظریں جھکا کر۔۔۔۔ آہستگی سے جواب دینے لگی۔۔۔

"چلو۔۔۔۔ بھوک لگی ہو گی تمھیں۔۔۔ کچھ کھلاتا ہوں۔۔۔۔۔" اس کا ہاتھ نرمی سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"تو ہم آفس نہیں جا رہے کیا؟۔۔۔" وہ الجھی۔۔۔۔"

وہ کب سے شاپنگ کر رہے تھے۔۔۔اس کے باوجود اس وجیہہ نوجوان کے چہرے پر کوئی ی شکن نہ تھی۔۔۔نہ اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کے وہ یہ کام مجبوری کے تحت کر رہا ہو۔۔۔

اس لڑکی کو مقابل کھڑا وہ حسین لڑکا بڑا خوش خوش دیکھائی ی دے رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی چمک الگ ہی نمایا تھی۔۔۔۔

یہ بات اس لڑکی کو تھوڑا الجھا رہی تھی۔۔۔

اسے دیکھ۔۔۔اریبہ کو گمان ہوا۔۔۔کے شاید مقابل شاپنگ کا بہت شوقین ہے۔۔۔۔

چلے جائیں گے۔۔۔جلدی کیا ہے۔۔۔۔"وہ نروٹھے پن سے کہتے" ہوئے۔۔۔اسے لے کر لفٹ میں داخل ہوا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ان میں سے جو ہوڈی سمجھ آئے۔۔۔۔پہن لو۔۔۔ہوڈ سے تمھارا سر کور" ہو جائے گا۔۔۔پھر تمھیں دوپٹہ نہیں لینا پڑے گا۔۔۔ابھی چینج کر لو۔۔۔۔پھر آفس چلتے ہیں۔۔۔۔"اس نے ہاتھ میں پکڑے بیگ اس کے آگے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اریبہ نے نوٹ کیا تھا اس نے ہوڈی بہت ساری لی تھیں۔۔۔تب اس کے ذہن میں یہ بات دور دور تک نہیں آئی تھی

۔۔۔کہ وہ اس کا سر کور کرنے کے لیے یہ لے رہا ہے۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔میں چینج کر کے آتی ہوں۔۔۔"اس کا عمل اریبہ کو تھوڑا" حیران کر گیا تھا۔۔۔۔

جس کی نہ ماں دوپٹہ اوڑھتی ہو نہ بہن۔۔۔وہ دوپٹے کی اہمیت کو کیسے جانتا۔۔۔۔

اس کے نزدیک اگر وہ لڑکا مزاق بھی اڑائے تو عجب نہیں۔۔۔مگر اس کے برعکس۔۔۔وہ خیال کر رہا تھا۔۔۔۔

ہوڈی پہننے سے وہ وہاں موجود لوگوں سے الگ بھی نہ لگتی اور اس کا سر بھی کور رہتا۔۔۔

-

وہ لیڈیز چینجنگ روم سے تھوڑا فاصلے پر کھڑے ہو کر۔۔۔اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔وہ ڈاک پیلے رنگ کی ہوڈی سفید ٹراوزر کے ساتھ پہن کر۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اس کے سامنے حاضر ہوئی ی۔۔۔۔

اس کی سفید دودھیائی ی رنگت پر وہ پیلے رنگ کی ہوڈی خاصہ جچتی ہوئی ی معلوم ہوئی ی۔۔۔۔

چلیں۔۔۔" وہ اسے مسکراتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔۔جس پر وہ نروس" ہو کر۔۔۔آہستگی سے گویا ہوئی ی۔۔۔

بالکل۔۔۔" اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔ہلکا سہ منہ بسور کر" کہا۔۔۔۔جیسے ابھی جانے کا دل نہ ہو اس کا۔۔۔۔۔

یہ سامان میں ڈرائی یور کے ہاتھ گھر بھجوا دیتا ہوں۔۔۔"اس نے اپنے" دونوں ہاتھوں میں پکڑے ہینڈ بیگ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔جس پر وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ آفس میں اس کے ساتھ داخل ہوئی ی۔۔۔اسے دیکھتے ہی سب گڈ آفٹر نون کی صدا لگانے لگے۔۔۔

وہ اثبات میں سر ہلاتا ہوا لفٹ میں داخل ہوا۔۔۔وہ حسین دلربا بھی اس کے پیچھے پیچھے لفٹ میں آئی ی۔۔۔

آفس میں ہم صرف باس و سیکرٹری ہیں۔۔۔اوکے۔۔۔"اس نے چہرے پر سنجیدگی سجائے۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔

"تو باہر کون سہ ہم دوست ہیں؟؟۔۔"وہ نک چڑھے انداز میں کہ کر۔۔۔اپنی نازک دودھیائی کلائی پر بندھی کالے رنگ کی سادہ سی واچ دیکھنے لگی۔۔۔

جبکے مقابل دانت پیستے ہوئے اسے گھوری سے نوازنے لگا۔۔۔

"کیا؟؟"اپنے چہرے پر اس لڑکے کی کھا جانے والی نگاہوں کی تپش محسوس کر۔۔۔مقابل کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔انجان لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔"خاصہ غراتے ہوئے۔۔۔۔جواب دیا۔۔۔۔

کیبن میں پہنچے۔۔۔توزین اپنی ٹیبل پر رکھی فائل کھول کر پڑھنے لگا۔۔۔جبکے اریبہ سامنے دیوار پر سجی اس کی ڈگریاد یکھنے لگی۔۔۔

اس کی ڈگریاں دیکھ۔۔۔وہ خاصہ حیران ہوئی ی۔۔۔

"زین Columbia university کااسٹوڈنٹ ہے۔۔۔تواس نے مجھے یہ بات بتائی ی کیوں نہیں؟"وہ الجھ کر۔۔اس کی جانب مڑئی ی۔۔۔۔

"زین۔۔۔تمھیں ریس کرنا پسند ہے؟؟"بڑے تجسس کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ اپنی فائل پڑھتے ہوئے۔۔۔لاپرواہی سے جواب دہ"
ہوا۔۔۔۔

مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو؟؟"صرف کچھ ہی دیر بعد۔۔۔اچانک خیال"
آنے پر۔۔۔۔فائل بند کر کے ٹیبل پر رکھتے ہوئے۔۔۔اس حسین دلربا
کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔تفتیشی انداز میں پوچھنے
لگا۔۔۔۔۔۔

ایسے ہی۔۔۔کوئی خاص بات نہیں۔۔۔"اس کی نگاہوں میں الجھاپن"
نمایا تھا۔۔۔جنھیں مقابل باآسانی پڑھ سکتا تھا۔۔۔۔

اگر میری ڈگری دیکھ لی ہو۔۔۔تو کافی بنا کر دینے کی زحمت کر سکتی ہیں"
؟؟"اس کے طنزیہ لہجے میں کہتے ہی۔۔۔وہ دانت پیس کر۔۔۔مصنوعی

مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔کافی بنانے کے لیے چل دی۔۔۔جبکے مقابل کھڑا وہ لڑکا۔۔۔دیوار پر سجی ڈگری دیکھ۔۔۔اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔"وہ کیبن سے باہر نکلا تو سامنے ہی عمران کو ویٹنگ روم میں بیٹھا پایا۔۔۔اسے دیکھتے ہی۔۔۔وہ اس کے پاس جا کر۔۔۔سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"بشری میم نے مجھے بھیجا ہے۔۔۔آپ کے پاس جاب کرنے کے لیے۔۔۔"اس کا جواب سن۔۔۔اس کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

"یہ مام کر کیا رہی ہیں؟؟۔۔اور کیوں؟؟۔۔۔۔"وہ سوچ میں پڑا۔۔۔۔

"یہ میرا آفس ہے۔۔۔یہاں ان ہی لوگوں کو جاب ملتی ہے جو اس کے قابل ہوں۔۔۔مام کی سفارش پر میں تمھیں اپنے آفس کے پیون کی جاب دے سکتا ہوں بس۔۔۔کرنی ہے تو کر لو۔۔۔ورنہ جا سکتے ہو۔۔۔۔"سپاٹ لہجے میں کہ کر۔۔۔وہ اپنے رعب دار انداز میں چلتا ہوا باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔

"یہ امیر زادہ سمجھتا کیا ہے خود کو۔۔۔۔جب دیکھو مجھے ذلیل کرتا رہتا ہے۔۔۔ سمجھ نہیں آتا کس بات کی خار ہے اسے مجھ سے۔۔۔۔فلحال ۔۔۔اب لگتا ہے اس چڑیل کو پھنسانے کے لیے پیون کی نوکری کرنی پڑے گی ورنہ بشری میم چھوڑیں گی نہیں مجھے۔۔۔۔۔"اپنے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکا کر۔۔۔بمشکل اپنا غصہ ضبط کر۔۔۔۔دل ہی دل بڑبڑایا۔۔۔۔

اشش۔۔۔کہاں پھنس کر رہ گیا ہوں" منہ بسور کر۔۔۔پاؤں پٹکتے" ہوئے۔۔۔وہ پیون کی نوکری کرنے کے لیے دل پر منو پتھر رکھ تیار ہوا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ہیلو۔۔۔کیا ہو رہا ہے؟؟۔۔۔" وہ فائل لے کر ابھی زین کے کیبن" سے نکلی ہی تھی۔۔۔کے راستے میں وہ اچانک سامنے آ کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

یہ جن کی طرح اچانک کہاں سے نمودار ہوا؟؟" کیونکے وہ اچانک سامنے" آیا تھا۔۔۔اس لیے وہ چونک کر دل پر ہاتھ رکھ۔۔۔اپنی اردو زبان میں آہستگی سے بولی۔۔۔۔

یہ کیا بڑبڑا رہی ہو؟؟۔۔مجھے سنائی نہیں دے رہا؟؟" وہ اپنے کان اس "
کے قریب لا کر۔۔۔۔ کنفیوز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ تم یہاں آفس میں کیا کر رہے ہو؟؟" اس کے قریب آنے "
کے سبب۔۔۔۔ وہ ہلکا سہ اپنا چہرہ پیچھے کر کے۔۔۔ درمیان میں فاصلہ برقرار
رکھتے ہوئے۔۔۔۔ ابرو اچکا کر۔۔۔ تفتیشی انداز میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

کام۔۔۔۔ میں بھی یہیں جاب کرتا ہوں۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے "
ایسے جواب دیا۔۔۔ جیسے نا جانے کب سے یہاں کام کر رہا ہو۔۔۔۔

اس کے دیے تاثر سے۔۔۔ وہ یہی گمان کرنے لگی۔۔۔۔ کے وہ یہاں پہلے
سے کام کرتا ہے۔۔۔۔

او۔۔۔چلو پھر ملتے ہیں۔۔۔"مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے وہ"
سائیڈ سے نکل کر۔۔۔جانے لگی۔۔۔

ویٹ۔۔۔لنچ ٹائم میں میرے ساتھ چلو گی؟؟"خاصہ پرامید نگاہوں"
سے تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کہاں؟؟"۔۔۔وہ ابرو اچکا کر۔۔۔"

ایک ایسی جگہ۔۔۔جہاں کی خوبصورتی تمھیں مجبور کرے گی اپنی ساری"
فکریں و غم بھولا کر صرف اس کے حسین نظاروں میں کھونے
کی۔۔۔یقین مانو۔۔۔تمھیں پیار ہو جائے گا۔۔۔"اس کا آخری جملہ سنتے

ہی۔۔۔وہ مضحکہ خیز انداز میں مسکرا کر۔۔۔۔"پیار ہو جائے گا؟؟۔۔تم سے؟۔۔۔"

اس جگہ سے "خاصہ جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

پھر اپنی گدی کے بالوں میں ہلکا سہ کھجاتے ہوئے۔۔۔۔فلرٹ کرنے والے انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔۔۔"ہاں اگر آنکھیں ٹھیک کام کرتی ہیں تمھاری۔۔۔تو ہونی پہلے مجھ سے ہی چاہیے۔۔۔"

وہ اس کی بات کو مزاق میں اڑاتی آگے بڑھنے لگی۔۔۔۔

تو چلو گی ناں؟؟۔۔۔"پیچھے سے اس کی پشت کو تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔۔میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں تمھارا دعوہ کتنا سچا ہے۔۔اگر وہاں" جا کر میں اپنے غم بھولتی ہوں تو شاید میں روزانہ ہی وہاں پہنچ جاؤں۔۔۔" پلٹ کر اس کی جانب دیکھ۔۔۔آخری جملہ رنجیدہ لہجے میں۔۔۔چہرے پر اداس بھری مسکان سجائے کہتی ہوئی ی۔۔۔واپس مڑ کر چلی گ ئی۔۔۔۔

یس۔۔۔۔"اس کی ایک ہاں۔۔پورا دن بنا گ ئی تھی۔۔۔۔کافی پُر جوش" لہجے میں ایک ہاتھ ہوا میں بلند کر نیچے کی جانب لاتے ہوئے۔۔۔بلند آواز کہا۔۔۔

اس کے بلند آواز سے کہتے ہی۔۔۔ارد گرد کے سارے لوگ حیران وا لجھی نظروں سے اسے تکنے لگے۔۔۔جبکے اریبہ اس کے عمل پر نفی میں گردن کو جھٹکتی۔۔۔ مسکراتی ہوئی چلی گ ئی تھی۔۔۔۔

سوری۔۔۔"لوگوں کی خود پر ٹکی الجھی نظریں دیکھ۔۔۔ہوش بحال ہوئے" اس کے۔۔۔فوری زبان دانتوں میں دباتا۔۔۔معذرت کرتا ہوا۔۔۔وہاں سے بھاگا۔۔۔

وہ وجیہہ نوجوان وہیں سے گزر رہا تھا۔۔۔جب ان دونوں کو ساتھ کھڑے باتیں کرتے دیکھ۔۔۔اس کے قدم رکے۔۔۔۔

اریبہ و عمران کے وہاں سے چلے جانے کے بعد۔۔۔وہ حسین نوجوان بھی دانت پیستا ہوا۔۔۔آگ بگولہ ہو کر واپس اپنے کیبن میں چلا آیا۔۔۔۔

Husny Kanwal

وہ اپنے آفس میں بیٹھا کام میں مگن تھا۔۔۔کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

تم نے بلایا تھا؟؟۔۔۔"اندر آنے کی اجازت ملنے پر۔۔اس وجاہت سے"
مالامال نوجوان کی ڈیسک کے پاس آکر۔۔۔نرمی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

اگر مجھے تم کی جگہ سر بلاؤ گی تو بہتر نہیں ہو گا؟؟۔۔۔"مقابل جو کب سے"
فائی ل میں منہ دیے بیٹھا تھا۔۔۔اس کا سوال سنتے ہی۔۔۔دانت پیستا
ہوا۔۔اس کی جانب بے زاری سے نظر اٹھا کر۔۔۔۔نروٹھے پن سے گویا
ہوا۔۔۔

او۔۔۔سوری۔۔۔سر۔۔۔سر آپ نے بلایا تھا؟؟۔۔"وہ شرمندہ"
ہوئی ی تھی اس بات پر۔۔۔کے وہ کیسے بھول گ ئی زین کے مزاج
کو۔۔۔جو پل میں تولہ پل میں پاشہ ہوتا ہے۔۔۔۔

اس لڑکی کو سمجھ نہیں آیا۔۔۔لوگ کیسے اتنا جلدی بدل جاتے ہیں۔۔۔ صبح جو نہایت دوستانہ انداز میں اسے شاپنگ کرا کر لایا تھا۔۔۔وہ اب آفس میں بیٹھ کر۔۔۔ایسے بات کر رہا تھا جیسے جانتا تک نہیں۔۔۔

اب وہ پچھتا رہی تھی کہ مقابل کی لفٹ میں دی گ ئی ہدایت کو۔۔۔اس نے اہمیت کیوں نہ دی۔۔۔

تم سے ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوتا۔۔۔یہ کیا ہے؟؟۔۔۔"نہایت" غصیلے انداز میں۔۔۔اس کی تیار کردہ فائ ل۔۔۔اسی کی جانب ڈیسک پر پھینکتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں کیاہوا؟؟۔۔"وہ مسٹر مہروز کے پاس کافی سالوں تک سیکرٹری کی" جاب کر چکی تھی۔۔۔۔انھوں نے کبھی اس طرح نہ تواونچی آواز میں بات کی تھی۔۔۔۔اور نہ کبھی اس کے کام میں خرابی نکالی تھی۔۔۔

وہ مقابل کی بھوری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

کیاہوا۔۔۔یہ بھی میں بتاؤں تمھیں۔۔۔۔"وہ غصے سے اس کی جانب" دیکھ۔۔۔بپھر کر بولا۔۔۔۔

اس کا یوں چیخنا مقابل کو اپنی سخت تذلیل گمان ہوا۔۔۔۔

اریبہ میم۔۔۔میں آپ کو بتادوں۔۔۔میں اپنے کام میں پرفیکشن کا" قائل ہوں۔۔۔مجھے کام چور لوگ بالکل پسند نہیں۔۔۔اب میرے سامنے بیٹھو۔۔۔اور فائل ٹھیک طرح اریج کر کے دو مجھے۔۔۔۔"اسکا ڈانٹنا۔۔۔مقابل کو آگ بگولہ کر گیا تھا۔۔۔لیکن اب وہ اس کا باس تھا۔۔۔وہ چاہ کر بھی جوابی کاروائی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

یس سر۔۔۔"اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے۔۔۔اس کے سامنے" چیئر پر بیٹھ کر۔۔فائل کو دوبارا چیک کرنے لگی۔۔۔۔

بے وقوف۔۔۔گدھا۔۔۔آلو کا پٹھا کہیں کا۔۔۔جب دیکھو غصہ دیکھاتا" رہتا ہے۔۔۔۔سمجھتا کیا ہے خود کو۔۔۔آخر ہے ناں فہد کا کزن۔۔سڑیل اکڑو کہیں کا۔۔۔۔بندہ نرمی سے بھی بول سکتا تھا۔۔آخر پہلا دن ہے میرا۔۔۔پر نہیں۔۔۔بندر کہیں کا۔۔۔۔۔۔"مقابل کو اردو نہ آنے کا پورا

فائی دہ اٹھاتے ہوئے۔۔۔اس کے سامنے بیٹھ کر۔۔۔نہایت دھڑلے سے ۔۔۔اسے ایک کے بعد ایک گالی سے نواز کر اپنے اندر کی بھڑاس ابھی وہ لڑکی نکال ہی رہی تھی۔۔۔

کے اچانک اس حسین نوجوان نے اپنی فائی ل سے منہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

اس کے دیکھتے ہی۔۔۔فوراسیدھی ہو کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔زبردستی مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔تیزی سے سر نیچے کر۔۔۔اپنا کام کرنے لگی۔۔۔

جبکے وہ نفی میں اپنا سر جھٹکتا۔۔۔واپس اپنے کام میں مگن ہو گیا تھا۔۔۔

"کہیں جانا ہے؟؟" لنچ ٹائی م اسٹارٹ ہو گیا تھا۔۔۔ لیکن وہ دنیا کا سب سے کیوٹ وہینڈسم ہٹلر۔۔۔۔ سامنے بیٹھا۔۔۔۔ اس پر کڑی نگرانی رکھ رہا تھا۔۔۔۔ اس لڑکی نے اپنی دودھیائی کلائی پر بندھی واچ دیکھی۔۔۔۔ تو مقابل بیٹھا وہ ہینڈسم ہٹلر۔۔۔ ابرو اچکا کر تفتیشی انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ عمران کے ساتھ لنچ ٹائی م میں باہر جانے کا۔۔۔" ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے مقابل آگ بگولہ ہو کر۔۔۔ تیزی سے طنزیہ بول اٹھا۔۔۔۔

"گرگٹ بھی اتنی جلدی رنگ نہیں بدلتا جتنی جلدی تم نے اپنی فیلنگس بدلی ہیں۔۔۔۔"

مطلب؟؟؟۔۔"اس حسین دلربا کی نیم شہد آنکھوں میں الجھاپن" جھلکا۔۔۔

صبح تک تو تم ای کے لیے رو رہی تھیں اور اب عمران کے ساتھ ڈیٹ مارنے" جا رہی ہو۔۔۔واو۔۔۔کافی محبت باٹنے والی پرسنیلٹی ہے میم آپ کی۔۔۔۔۔"مقابل بھگو بھگو کر جوتے مار رہا ہے۔۔۔یہ دیکھ۔۔وہ بھی بھڑک اٹھی۔۔۔

اسکیوزمی۔۔۔۔مسٹر زین آپ کو نہیں لگتا۔۔۔۔آپ پرسنل اٹیک" کر رہے ہیں؟؟۔۔۔وہ بھی کام کے وقت۔۔۔"نہایت کرختگی کے ساتھ دانت پیستے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔

مقابل جانتا تھا وہ سوال نہیں ہے۔۔۔وہ لڑکی تو جتا رہی ہے کے اس کا حق نہیں بنتا اِس معاملے پر کوئی ی بھی بات کرنے کا۔۔۔۔۔خاص طور پر آفس ٹائی منگ میں۔۔۔۔جب وہ اس کی سیکرٹری کی حیثیت سے وہاں موجود ہے۔۔۔۔

میں تو سچ بیان کر رہا ہوں۔۔۔کیونکے خاصہ کنفیوز ہوں۔۔۔۔اتنی جلدی" کوئی ی اپنی فیلنگس کیسے بدل سکتا ہے؟؟۔۔۔مگر شاید تمھاری محبت کسی غرض کے ساتھ لاحق ہے۔۔۔ای تو پھنس نہیں رہا۔۔۔تو نیا بکرا پھنسانے چل پڑئی ی ہو۔۔۔لیکن میں آپ کو بتا دوں میم۔۔۔۔نہایت ہی دو نمبر آدمی ہے وہ عمران۔۔۔۔"اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر۔۔۔وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔۔۔

ابھی وہ اس وجیہہ مرد کو اپنی جانب آتا دیکھ ہی رہی تھی۔۔کے مقابل نے اس کی چی ئی ر کو پکڑ کر۔۔۔اپنی سمت موڑا۔۔۔۔

اس کی چی ئی ر پر اپنے دونوں ہاتھ جماتے ہوئے۔۔۔۔ذرا جھک کر۔۔۔۔اس کی نیم شہد آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔۔چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے۔۔۔مقابل کو ٹھیک ٹھاک ذلیل کرنے لگا۔۔ساتھ ساتھ عمران کے دو نمبر کردار سے آگاہ بھی کیا۔۔۔۔

پہلی بات۔۔۔۔میری محبت کسی غرض سے ملحق نہیں۔۔۔۔اگر" ہوتی۔۔۔تو میں یوں اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ ایسے شخص کے پیچھے نہ بھاگ رہی ہوتی جس نے مجھے شروع سے اب تک کوئی ی امید دلائی ی ہی نہیں۔۔۔۔۔"وہ برداشت نہیں کر سکتی تھی کے کوئی ی اس کے کردار پر

انگلی اٹھائے۔۔۔اس سے بھی زیادہ ناقابل برداشت عمل محبت میں غرض کا الزام تھا۔۔۔۔۔

اس شخص سے کیسی غرض جسے کبھی دیکھا تک نہیں۔۔۔۔

غصے کے سبب نیم شہد رنگ آنکھیں سرخ پڑ ئی یں۔۔۔۔

وہ ہینڈسم نوجوان بہت نزدیک آگیا تھا۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

ناجانے کیوں اس حسن سے مالامال لڑکے کی نزدیکی عجیب سی کیفیت میں مبتلا کررہی تھی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے گھٹیا الزام سن۔۔۔سینہ غصے سے بھر آیا تھا۔۔۔۔

مقابل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔خاصہ جتا کر کہتے ہوئے۔۔۔۔اس کے سینے پر ہاتھ رکھ۔۔۔خود سے دور دھکیلتے ہوئی ی ۔۔۔کھڑی ہونے لگی۔۔۔۔

اور دوسری بات۔۔۔میں آپ کو یاد دلادوں۔۔۔کے مسٹر زین آپ" میرے باس ہیں۔۔۔تو باس بن کر رہیں۔۔۔میری پرسنل لائف میں انٹرفی ئی رکرنے کا آپ کو کوئی ی حق نہیں۔۔۔۔۔"اس حسین دلربا کو کھڑا ہوتا دیکھ۔۔۔وہ خود بھی سیدھا ہو کر کھڑا ہوا۔۔۔

اس کی بھوری کرسٹل کی طرح چمکتی آنکھوں میں جھانک کر۔۔۔اک اک لفظ چبا چبا کر۔۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔گویا ہوئی ی۔۔۔۔

کس نے کہا کے مجھے کوئی ی حق نہیں؟؟۔۔۔میری سیکرٹری اگر اتنی ہی" رنگین مزاجیت کی مالک ہے تو پھر۔۔۔باس ہونے کے ناطے۔۔۔میرا حق تو سب سے پہلے بنتا ہے ناں۔۔"اس کی آنکھیں یک دم بدلتی محسوس کی اریبہ نے۔۔۔

اس کے خوبصورت گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں کو پیاسی نظروں سے تکتے ہوئے۔۔۔ذو معنی انداز میں۔۔۔۔آخری جملہ ادا کیا۔۔۔۔

اس کا آخری جملہ۔۔۔مقابل کے تن بدن میں آگ بھڑکا گیا تھا۔۔۔۔

توقع کے بالکل بر خلاف تھازین کا عمل۔۔۔۔

تم تو نہایت ہی گھٹیا انسان نکلے۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے ابھی بول ہی" رہی کے مقابل تیزی سے بات کاٹتے ہوئے۔۔۔"مگر اس دو نمبر آدمی سے بہت کم ہوں جس کے ساتھ تم ڈیٹ پر جا رہی ہو۔۔۔یقین جانو۔۔۔تم جیسیوں کو تو وہ ٹیشو کی طرح استعمال کر کے پھینکتا ہے۔۔۔اس لیے دور رہو اس سے۔۔۔۔۔" مقابل یقیناً اسے عمران سے بچانے کی سعی میں لگا تھا۔۔۔۔

کیونکے وہ اچھی طرح واقف تھا کے عمران کس قسم کے کردار کا مالک ہے۔۔۔۔

اسے سمجھانے والے انداز میں کہنے کے بعد۔۔۔وہ واپس اپنی جگہ پر جا کر بیٹھا۔۔۔۔۔

جبکے وہ حسین دلربا ابھی بھی اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھور رہی تھی۔۔۔۔

"اتنا پیار الگ رہا ہوں کے نظر نہیں ہٹ رہی؟؟۔۔۔"مقابل کی نگاہوں کی تپش کو اپنے چہرے پر محسوس کر۔۔ نظر اٹھا کر۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔خاصہ مغرور و اکڑ بھرے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

"خاصہ زہر لگ رہے ہو۔۔۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے کہ کر۔۔۔مڑ کر باہر کی جانب چل دی۔۔۔

پھر جیسے اچانک کچھ یاد آیا ہو۔۔۔واپس مڑ کر اسکی ڈیسک کے پاس آئی ی۔۔۔

یہ کمپلیٹ فائل چیک کر لی ہے میں نے۔۔۔اور مجھے یہ فائل بالکل" ٹھیک لگی ہے۔۔۔اگر آپ کو میرا کام سمجھ نہیں آرہا سر۔۔۔تو آپ مجھے نکال سکتے ہیں۔۔۔نو ٹینشن۔۔۔بلکے مجھے لگتا ہے یہی بہتر رہے گا ہم دونوں کے لیے۔۔۔"وہ لڑکا دھوپ چھاؤ کی مانند تھا۔۔۔کبھی ہمدرد تو کبھی سنگ دل۔۔۔

اریبہ سمجھ نہیں پاتی تھی اس کی شخصیت کو۔۔۔

اپنی سلف رسپیکٹ اس لڑکی کو دنیا میں سب سے زیادہ پیاری تھی۔۔۔اسے پہلے ہی دن سمجھ آگیا تھا۔۔۔کے زین کے ساتھ وہ کام کر ہی نہیں سکتی۔۔۔۔

کرنا تو میں بھی یہی چاہتا ہوں۔۔۔ مگر۔۔۔مام کی وجہ سے مجبور" ہوں۔۔۔" وہ منہ بسورتے ہوئے کہ کر۔۔۔۔اپنی فائل پر نظر جما کر کام کرنے لگا۔۔۔۔

وہ پاؤں پٹکتی کیبن سے باہر چلی گئی تھی۔۔۔

جبکے اس کے جاتے ہی مقابل نے غصے کے مارے اس کی رکھی فائل اٹھا کر۔۔۔فرش پر پھینک دی۔۔۔۔

✨*Husny Kanwal*✨

"فہد یہی میری آخری خواہش ہے۔۔۔اسے پورا کر دو۔۔۔تا کے میں آرام سے مر سکوں۔۔۔" وہ ہسپتال میں اپنے والد کے بیڈ کے قریب چی ئر لگائے بیٹھا۔۔۔گیلے ٹاول سے ان کے ہاتھ صاف کر رہا تھا۔۔۔کے ہر بار کی طرح انھوں نے اپنی آخری خواہش کا اظہار کیا۔۔۔۔جسے سنتے ہی وہ فورا بول اٹھا۔۔۔

"اللہ نہ کرئے۔۔۔اللہ آپ کو میری بھی عمر لگا دے۔۔۔۔" وہ اپنے والد سے بڑی محبت کرتا تھا۔۔۔

ان کی خدمت میں وہ ہر وقت پیش پیش رہتا۔۔۔

اپنے والد کا پورا کاروبار اچانک سے اس کے نازک کندھوں پر آن پڑا تھا۔۔۔جس کے سبب اسے سر کھجانے تک کی فرصت نہیں مل رہی تھی۔۔۔لیکن اپنی مصروف زندگی سے کچھ وقت نکال کر۔۔۔۔روازنہ اپنے والد کے پاس ضرور چلا آتا۔۔۔

انکے سارے کام اپنے ہاتھ سے کرتا۔۔۔اوران کے ساتھ ہی کمرے میں سنگل بیڈ پر سوتا۔۔۔۔

اس کی پوری زندگی والد کے اچانک بیمار ہو جانے کے سبب الٹ پلٹ ہو کر رہ گ ئی تھی۔۔۔

ایسامت کہو۔۔۔۔میں تو صرف تمھاری خوشیاں اپنی آنکھوں سے دیکھ" کر جانے کی خواہش رکھ رہا ہوں۔۔۔مگر خدا جانے نصیب میں یہ دیکھنا لکھا

ہے بھی یا نہیں۔۔۔۔"انھوں نے آخری جملہ۔۔۔۔خاصہ شکوئے بھری نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے۔۔۔۔رنجیدہ لہجے میں ادا کیا۔۔۔

جسے سنتے ہی وہ بہت شرمندگی محسوس کرنے لگا۔۔۔

کافی دنوں سے صبیحہ بیگم اور رئیس صاحب اسے وردہ سے شادی کے لیے فورس کر رہے تھے۔۔۔مگر وہ راضی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔اور ہوتا بھی کیسے۔۔۔۔

اس نے کبھی بھی اریبہ کی جگہ کسی اور کو اپنے لائف پارٹنر کے روپ میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی نہیں۔۔۔فطور تھی اس کا۔۔۔۔

لکھا ہے۔۔۔ضرور لکھا ہے۔۔۔۔"مارے شرمندگی کے۔۔۔ابھی وہ"
نظریں جھکائے بیٹھا ہی تھا۔۔۔۔۔

کے پیچھے سے اچانک اس کی والدہ کی آواز کانوں کی سماعت سے
ٹکرائی ی۔۔۔۔

ان کی آواز سنتے ہی۔۔۔وہ فورا پیچھے مڑا۔۔۔۔

مام۔۔۔۔آپ؟؟۔۔۔"اپنی والدہ کا اچانک وہاں آجانا اسے خاصہ حیران"
وخوش کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ بچوں کی طرح ایکسائی ٹڈ ہو کر۔۔ تیزی سے اٹھ کر۔۔۔ان کے گلے لگا۔۔۔۔

آپ یہاں؟؟"رئی یس صاحب ان کو دیکھتے ہی حیران ہو کر پوچھ" اٹھے۔۔۔

نظریں ترس گ ئی یں تھیں میری آپ دونوں کو دیکھنے کے" لیے۔۔۔"فہد تو بچوں کی طرح ان کے گلے لگ کر رونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ شہزادوں کی طرح زندگی گزارنے کا عادی تھا۔۔۔یہ فکریں۔۔یہ کام۔۔۔یہ پیسے کمانے کی ٹینشن۔۔۔ان ساری ذمہ داریوں کو کہاں جانتا تھا

وہ۔۔۔مگر اپنے والد کے بیمار پڑھ جانے کے بعد۔۔۔یک دم پوری زندگی بدل کر رہ گ ئی تھی۔۔۔۔

اتنے وقت بعد اپنی ماں کو دیکھ۔۔۔وہ خود پر کنڑول نہ کر سکا۔۔۔۔

صبیحہ بیگم بھی اپنے لخت جگر سے گلے لگ کر۔۔۔اس کی کمر کو نرمی سے سہلاتے ہوئے۔۔۔۔روئے چلی جا رہی تھیں۔۔۔

فہد گلے سے ہٹ کر۔۔۔ان کے کندھے پر سر ٹکا کر۔۔۔۔آنکھیں موند کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔اس وقت اسے شدید ضرورت تھی کسی اپنے کی۔۔۔۔

اور ماں سے زیادہ کون اپنا ہوتا ہے بھلا۔۔۔۔۔

میں نے آپ کو منع کیا تھا اماں کو اکیلا چھوڑ کر مت آنا۔۔۔"رئی یس" صاحب باتوں ہی باتوں میں ناراضگی والے لہجے میں گویا ہوئے۔۔۔

اکیلا نہیں چھوڑا انھیں۔۔۔اپنے ساتھ ہی لے آئی ہوں۔۔۔"صبیحہ بیگم اطمینان بخش لہجے میں جواب دہ ہوئی یں۔۔۔۔

کیا اماں کو میری طبیعت کے متعلق بتا دیا تم نے؟؟۔۔۔"وہ ہلکا سہ برہم ہوئے۔۔۔

نہیں بھ ئی ی۔۔۔کچھ نہیں بتایا۔۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔۔میں تو" انھیں یہی کہ کر یہاں لائی ہوں کے فہد کو برتھ ڈے کا سرپرائی زدینے جارہے ہیں۔۔۔وہ اپنے بزنس پروجیکٹ کے سلسلے میں اسپین میں رہ رہا ہے۔۔۔پھر میرے بیٹے کی سالگرہ کا دن ہے۔۔۔میں اس کے اتنے اسپیشل

ڈے پر اسے اکیلا کیسے چھوڑ سکتی تھی"انھوں نے آخری جملہ اپنے بیٹے کے ہاتھ کو تھامے۔۔۔ بڑی محبت سے۔۔۔اس کے اپنے کندھے پر رکھے سر کو چومتے ہوئے کہا۔۔۔

جس پر رئیس صاحب بالکل خاموش ہو کر۔۔۔رنجیدہ نظروں سے فہد کو دیکھنے لگے۔۔۔

جو اپنی ماں کے ساتھ صوفے پر۔۔۔ان کے کندھے پر سر رکھ۔۔ان کے پورے وجود کو اپنے ہاتھوں سے حصار میں جکڑے بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔۔۔

مجھے تو یاد بھی نہیں تھا کے آج میری سالگرہ ہے۔۔۔"فہد اداسی سے" مسکراتے۔۔اپنی والدہ کے کندھے سے ہلکا سہ سر اٹھا کر۔۔۔انھیں دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

مگر مجھے اچھی طرح یاد تھا۔۔۔لیکن آج کے دن میں تمھیں تحفہ دینے کے" بجائے تم سے تحفہ لیناچاہتاہوں۔۔۔"رئیس صاحب اس کی جانب متوجہ ہوکر۔۔۔۔مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔۔

کون سہ تحفہ؟؟"صبیحہ بیگم فوراہی تجسس سے استفسار کرنے" لگیں۔۔۔جبکے فہد خاموش تھا۔۔۔۔

وہ پہلے سے ہی ان کی خواہش سے باخوبی آگاہ تھا۔۔۔۔

وردہ سے شادی کا۔۔۔۔"ان کے کہتے ہی صبیحہ بیگم کی آنکھیں چمک اٹھی" تھیں۔۔۔

آپ نے تو میرے دل کی بات کہ دی۔۔۔مجھے بھی وہ بچی بہت پسند" ہے۔۔۔۔"خاصہ پُرجوش لہجے میں کہتی۔۔۔وہ فہد کے چہرے کو پُرامید نگاہوں سے تکنے لگیں۔۔۔

مام پلیز۔۔۔۔وردہ صرف میری ایک اچھی دوست ہے۔۔۔میں نے کبھی" اسے ایس آلائی ف پارٹنر نہیں دیکھا۔۔۔۔"وہ فوراہی احتجاج بلند کرنے لگا۔۔۔۔

تواب دیکھ لو۔۔۔۔"صبیحہ بیگم اس پر خاصہ زور ڈالتے ہوئے۔۔۔"

میرا ابھی شادی کا کوئی ی ارادہ نہیں۔۔۔۔اس لیے یہ ٹاپک بند" کریں۔۔۔۔"وہ آہستگی سے منہ بسور کر کہتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔۔

یعنی میں اپنی خواہش دل میں لیے ہی چلا جاؤں گا؟" وہ باہر جانے کے "
ارادے سے ابھی دو قدم ہی چلا تھا۔۔۔کے پیچھے سے رئی یس صاحب کے
رنجیدہ جملوں نے اس کے قدموں کو روکا۔۔۔

آپ ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں؟؟۔۔۔اللہ جلد آپ کو صحت دے "
گا۔۔۔" فہد مڑ کر۔۔۔ان کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔ خفگی بھرے لہجے
میں گویا ہوا۔۔۔

اس کا مطلب تمھارے نزدیک ہماری خواہشات کی کوئی ی اہمیت "
"نہیں۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔" وہ فوراہی سمجھانے والے انداز میں۔۔۔"

کیااب بھی تم اس اریبہ کے انتظار میں بیٹھے ہو؟؟"صبیحہ بیگم نے ڈرتے" ڈرتے استفسار کیا۔۔۔۔

جواب آپ اچھے سے جانتی ہیں۔۔۔"وہ اداسی سے کہ کر۔۔۔باہر چلا" گیا۔۔۔۔

وہ لڑکا مزید اپنے والدین سے اس موضوع پر بحث نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

وہ ہسپتال کے گارڈن میں آکر۔۔۔ بینچ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔کافی سردی کے سبب گارڈن خالی تھا۔۔۔

سردی کی شدت کے سبب اس نے اپنے دونوں ہاتھ جیکٹ کی جیب میں ڈال لیے تھے۔۔۔۔

ہلکی ہلکی برف سفید موتیوں کی مانند برس رہی تھی۔۔۔۔

جنھیں دیکھ۔۔۔۔اپنا خوبصورت چہرہ آسمان کی جانب بلند کر۔۔۔۔ان موتیوں کو اپنے چہرے پر مس ہونے کی دعوت دینے لگا۔۔۔

روئی ی کے گالوں کی مانند وہ برستی برف۔۔۔اس کے حسین چہرے سے ٹکرا رہی تھی۔۔آنکھیں موند کر۔۔۔۔اس حسین دلربا کو یاد کرنے لگا۔۔۔۔

اریبہ کا مسکراتا چہرہ آنکھوں کے آگے چھم سے آگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بند آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

وہ محبت تھی۔۔۔پہلی محبت۔۔۔۔اور یقیناً آخری بھی۔۔۔۔

جسے وہ نہ تو بھول سکتا تھا۔۔۔نہ بھولنا چاہتا تھا۔۔۔۔

مجھے کیسے خبر نہیں ہوئی ی۔۔۔کے وہ تو میری ہر سانس میں بس چکی" تھی۔۔۔۔مجھے کیسے پتا نہ چلا۔۔۔کے اس کی محبت خون کی روانگی کی طرح میری نس نس میں دوڑتی ہے۔۔۔۔کاش میں جانتا۔۔۔تو کبھی وہ غلطیاں نہ کرتا جنھوں نے تمھیں مجھ دور کر دیا۔۔۔۔ مگر کیا تم نے ایک لمحے کے لیے بھی محبت نہ کی مجھ سے ؟؟۔۔۔۔کیسے اتنی آسانی سے مجھے چھوڑ دیا؟؟۔۔کیسے اتنی آسانی سے سب ختم کر دیا؟؟۔۔۔کیسے اتنی آسانی سے میری جگہ کسی اور کو دے دی؟؟۔۔۔اور اگر یہ سب اتنا ہی آسان ہے تو میں

اتنے سالوں بعد بھی کیوں نہیں کر پارہا؟؟۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔"اس کا لہجہ شدید رنجیدہ و کرب بھرا تھا۔۔۔

وہ ابھی خود سے ہم کلام ہی تھا۔۔۔کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

آنکھوں کے کناروں سے آنسو صاف کرتے ہوئے۔۔۔اپنی جیب سے سیل نکالا۔۔۔۔

وردہ۔۔۔"سیل کی اسکرین پر وردہ کا نام چمک رہا تھا۔۔۔"

اس وقت وہ تنہا رہنا چاہتا تھا۔۔۔مگر وردہ نے کافی وقت بعد کال کی تھی۔۔۔تو اسے لگا۔۔۔پوچھ لینا چاہیے کے کوئی ی کام نہ ہو اسے۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

شکر۔۔۔کال ریسیو تم نے خود کی۔۔۔ورنہ ہر بار تمھاری سیکرٹری ریسیو" کرتی ہے۔۔۔اور کہتی ہے تم بیزی ہو۔۔۔بھئی ایسی بھی کیا مصروفیات ۔۔۔۔کے بندہ اپنے دوستوں کو بھی بھول جائے۔۔۔"آخری جملہ اس نے خاصہ شکوتا ادا کیا۔۔۔

سوری۔۔۔"فقط ایک لفظی جواب دیا۔۔۔وہ بھی رسمی معذرت۔۔۔۔"

نہیں سوری کی کوئی بات نہیں۔۔مجھے ڈیڈ نے بتایا۔۔کتنی محنت" کر رہے ہو تم۔۔۔۔اچھا لگا سن کر۔۔اور انکل کی طبیعت کیسی ہے

"اب؟؟؟

"اللہ کا بڑا کرم ہے اب تو۔۔۔۔"

کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے؟؟۔۔ایسا کیوں لگ رہا ہے مجھے۔۔۔کے تم مجھ سے بات نہیں کرنا چاہ رہے؟؟"اس لڑکی نے محسوس کر لیا تھا کے مقابل اس سے بات کرنے میں ذرا بھی انٹرسٹ شو نہیں کر رہا۔۔۔۔

"بس تھوڑا پریشان ہوں۔۔"اس حسین نوجوان نے۔۔۔نہ اقرار کیا نہ انکار۔۔۔

جو بتانے کے لیے کافی تھا مقابل کو۔۔۔کے وہ زبردستی بات کر رہا ہے۔۔۔

کام کو لے کر زیادہ پریشان نہ ہو۔۔۔۔ویسے اس لمحے تم مجھے اریبہ کی یاد دلا" رہے ہو۔۔۔جب اسے نوکری نہیں مل رہی تھی تو وہ بھی ایسے ہی پریشان ہو کر مجھ سے بات کر رہی تھی۔۔۔میں نے اس سے بھی یہی کہا تھا اور تم سے بھی یہی کہوں گی۔۔۔اللہ پر بھروسہ رکھو۔۔۔سب جلد ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔اللہ آزماتا ہے اپنے پسندیدہ بندوں کو۔۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی فہد الجھا۔۔۔۔۔

نوکری؟؟۔۔کیا وہ شادی کے بعد بھی جابز ڈھونڈتی پھر رہی ہے؟؟اس کا" شوہر کیا کر رہا ہے؟؟۔۔"وہ برہم ہوا تھا یہ سن۔۔کے وہ اتنے امیر آدمی کی بیوی ہو کر بھی نوکریوں کے لیے پریشان ہوتی پھر رہی ہے۔۔۔۔

شوہر؟؟۔۔۔کیا تمھیں نہیں پتا۔۔اس کی تو طلاق ہو چکی" ہے۔۔۔۔"وردہ کا انکشاف ایٹم بم کی طرح اس پر گرا تھا۔۔۔

وہ فوراہی سیدھاہو کر بیٹھا۔۔۔

طلاق؟؟۔۔۔واقعی؟؟"اسے یقین نہیں آرہا تھااپنے کانوں پر۔۔۔۔"

ہاں۔۔میں جھوٹ کیوں بولوں گی تم سے اس معاملے میں۔۔۔صبیحہ انٹی" تو جانتی ہیں اس بارے میں۔۔۔بلکے اس نے بتایا تھا مجھے۔۔۔کے انٹی نے "ہی اسے اپنی بہن کے پاس جاب کی آفر کی ہے۔۔۔

اسے ایک کے بعد ایک شاکڈ لگ رہا تھا۔۔۔۔

میری امی نے؟؟۔۔۔"بڑی حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔کانوں پر یقین جو" نہیں آرہا تھااپنے۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔"اپنی بات پر خاصہ زور دیتے ہوئے۔۔۔"

او۔۔۔میرے اللہ۔۔۔"الفاظ ختم ہو گ ئی ے تھے۔۔۔ سمجھ نہیں" آرہا تھا کیا کہے۔۔۔

اس کی طلاق پر خوشی کا اظہار کرے تو یقینا یہ خود غرضی ہو گی۔۔۔لیکن اگر غم کرے تو منافقت۔۔۔۔

اس۔۔۔اس وق۔۔۔وقت کہاں ہے وہ؟"جو ذہن میں سب سے پہلا" سوال آیا۔۔۔وہ اٹک اٹک کر پوچھا۔۔۔۔

جذبات اس لمحے بیان کے قابل نہیں تھے۔۔۔۔

دل جیسے مسرت سے سرشار تھا۔۔۔

نیویارک میں۔۔۔"دوسری جانب سے دوبدو جواب آیا۔۔۔"

اگر وہ نیویارک میں ہے تو یہ بات مجھے زین نے کیوں نہیں بتائی ی"اس کا" جواب سنتے ہی وہ الجھا۔۔۔

زین اسکا جگری یار تھا۔۔۔اپنی ماں کا اریبہ کی طلاق چھپانے کا مقصد تو وہ سمجھ سکتا تھا۔۔۔ مگر زین نے اس سے اتنی بڑی بات کیوں چھپائی ی ؟؟۔۔۔یہ سوال اس کے ذہن میں شدید کھٹک رہا تھا۔۔۔

ارے میں نے تو تمھیں برتھ ڈے وش کرنے کے لیے کال کی"
تھی۔۔۔اور ان باتوں میں لگ کر۔۔۔وہ تو کرنا میں بھول ہی
گ ئی۔۔۔۔ہیپی برتھ ڈے فہد۔۔۔اللہ پاک آپ کو ہمیشہ خوش و آباد
رکھے۔۔۔اور خوب ساری ترقیاں عطا فرمائے۔۔۔اب جلدی سے بتاؤ
۔۔۔کیا چاہیے برتھ ڈے بوائے کو؟؟۔۔۔"اس کے مسکرا کر دعائیں دیتے
ہی۔۔۔وہ بھی مسکرانے لگا۔۔۔

آمین۔۔۔شکریہ۔۔۔تم نے مجھے جو خبر دی ہے۔۔وہ ہی میرے لیے"
سب سے بڑا گفٹ ہے۔۔۔میں بہت شکر گزار ہوں تمھارا۔۔۔"اس
لڑکے کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی۔۔۔

وہ خاصہ شکر گزار لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

او۔۔واقعی۔۔۔۔۔چلو۔۔۔خوشی ہے مجھے۔۔میں تمھارے کوئی ی تو" کام آئی ی۔۔۔۔پتا ہے میں یہی سوچ رہی تھی کے اریبہ کی عدت ختم ہونے کے بعد بجائے تمھارا پرپوزل لے جانے کے۔۔۔صبیحہ انٹی جاب کی آفر کرنے کیوں گ ئی یں۔۔۔۔برا مت ماننا تمھاری والدہ ہیں۔۔مگر۔۔۔میرا ذہن اب یہی کہ رہا ہے وہ تم سے دور رکھنا چاہتی ہیں اریبہ کو۔۔۔۔" مقابل نے خاصہ لچکدار انداز میں اپنی بات کہی۔۔۔وہ ڈر رہی تھی کے فہد اپنی والدہ کے خلاف بات سن۔۔۔برا نہ مان جائے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔تم ٹھیک کہ رہی ہو۔۔۔۔مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔۔۔۔اچھا" "کیا میری ایک مدد کر سکتی ہو۔۔۔

ہاں۔۔۔بولو؟؟" مقابل اس کی لچکدار آواز سن۔۔۔فورا مدد کرنے کے" لیے رضامند ہوئی ی۔۔۔۔۔

مجھے اریبہ نے بلاک کرر کھا ہے۔۔۔۔کسی ن ئی ے نمبر سے کال کرتا" ہوں تو وہ بھی بغیر میری بات سنے بلاک لسٹ میں ڈال دیتی ہے۔۔۔۔کیا تھوڑی مدد کر سکتی ہو میری اس معاملے میں۔۔۔"وہ اپنے نیچے کے ہونٹ کو مسلسل چباتے ہوئے۔۔۔۔لچکدار انداز میں گزارش کرنے لگا۔۔۔۔

مجھ سے کہ دیا۔۔۔۔ سمجھو کام ہو گیا۔۔۔۔اب اگلا کال میرا نہیں اس کا" آئے گا۔۔۔دیکھ لینا" مقابل نے پُر اعتماد لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔میں انتظار کرر ہا ہوں۔۔۔"اس نے ایک گہرا سانس ہوا میں" خارج کیا۔۔۔۔

سردی کے سبب اس کا سانس ہوا میں خارج ہوتے ہی۔۔۔سفید دھوئے کی مانند نظر آنے لگا۔۔۔۔

انتظار کس قدر مشکل عمل ہے۔۔۔یہ اس وقت جانا تھا فہد نے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

چلیں۔۔۔۔"عمران کے کہتے ہی۔۔۔اس نے سامنے کی جانب دیکھا۔۔"

ہم کیا پیدل جانے والے ہیں؟؟"اسے کوئی ی کار یا بائی یک نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔وہ الجھ کر استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

میں جائیں subway train پیدل۔۔۔ہمم۔۔۔نہیں۔۔۔ہم" گے۔۔اس طرح تم تھوڑا نیویارک بھی گھوم لو گی۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔"وہ اس لمحے کسی کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتی تھی۔۔۔"

بس تھوڑی کھلی ہوا میں سانس لینے کی خواہش مند تھی۔۔۔۔

اس ہوا میں جس میں کہیں ناں کہیں اس کا ای بھی سانسیں لے رہا تھا۔۔۔۔

پیسے بہت کم ہیں میرے پاس"اریبہ نے صاف گوئی سے بغیر کسی شرم" کے کہا۔۔۔۔

کوئی ی بات نہیں۔۔۔میں کوئی ی زین کی طرح امیر زادہ نہیں" ہوں۔۔۔مجھے کم پیسوں میں مینج کرنا اچھے سے آتا ہے۔۔۔۔"وہ فخرانہ انداز میں کہتا آگے چلا۔۔۔۔

عمران اسے اپنے ساتھ subway train کے اسٹیشن لے گیا۔۔۔اس کا پہلے سے کارڈ بنا ہوا تھا۔۔۔جبکے اریبہ کا اس نے اسی وقت بنوایا۔۔۔

وہاں سردی کے سبب زیادہ تر لوگ اریبہ کو ہوڈی میں ہی ملبوس نظر آرہے تھے۔۔۔۔

یہ اس کا پہلا سفر تھا subway train میں۔۔۔وہ آرام سے بیٹھ کر۔۔۔اپنے ارد گرد نظر دوڑانے لگی۔۔۔۔

عمران نزدیک ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کا ہونا نہ ہونا اس لڑکی کے لیے کوئی ی اہمیت کا حامل نہیں تھا۔۔۔وہ تو صرف اپنے غموں و فکروں سے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

زین کے منہ پر جاب واپس مار تو آئی ی تھی۔۔۔لیکن اب اپنے جذباتی فیصلے پر شدید پچھتاوے کا سامنا تھا۔۔۔

اریبہ تم اتنی اچھی جاب اپنے جذباتی فیصلے کی نظر کیسے کر سکتی ہو۔؟؟۔۔۔۔۔کیا بھول گ ئی یں ایک فیملی ہے تمھاری۔۔جو پاکستان میں تمھارے پیسے بھیجنے کی منتظر بیٹھی ہے۔۔۔اگر زین نے تمھیں نکال دیا۔۔تو خود سوچو پاکستان جا کر کیا کرؤ گی۔۔۔۔وہاں تو ویسے بھی جاب نہیں مل رہی

ہے۔۔۔"وہ اپنا سر پکڑے۔۔۔۔دنیا جہاں سے بے پرواہ بیٹھی تھی۔۔۔۔کے ٹرین رکی۔۔۔۔اور لوگ اترنے لگے۔۔۔

اریبہ۔۔۔چلو۔۔۔"عمران کے مخاطب کرنے پر۔۔۔۔وہ حواس میں" لوٹی۔۔۔

وہ اسے ایک ہوٹل لے آیا تھا۔۔۔۔

پر۔۔۔پہنچنے کے بعد۔۔۔ایک نہایت ہی rooftop bar وہاں کے خوبصورت منظر اس کی نگاہوں کے سامنے تھا۔۔۔۔

تھا۔۔۔ east river سامنے ہی

نظر آرہا تھا۔۔۔تو بائیں جانب Manhatten دائیں طرف Roosevelt Island..... اور بیچ میں.... Queens

وہ نیلا شفاف پانی۔۔۔وہ دونوں سائیڈ نظر آتی اونچی اونچی عالیشان عمارتیں ۔۔۔۔سامنے سے چہرے سے ٹکراتی۔۔۔تازہ دم کر دینے والی ہوا۔۔۔۔

"ویو؟؟۔۔۔مجھے یہ منظر بہت پسند ہے۔۔۔اس Skyline کیسا لگا" لیے تمھیں یہاں لایا۔۔۔"عمران کے مسکرا کر استفسار کرتے ہی۔۔۔وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

"بہت خوبصورت ہے۔۔۔"اس نے کھوئے کھوئے انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

ویویامیں؟؟۔۔۔"اچانک اس کے شوخی سے پوچھتے ہی۔۔۔۔وہ اس کی" جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔۔

میرے نزدیک بے وقوف ہے وہ شخص۔۔۔جو موقع محل کے اعتبار سے" ہونے والی گفتگو میں۔۔۔ منحصر جملے میں کہی گ ئی متکلم کی مراد کو نہ سمجھ سکے۔۔۔"اس لڑکی نے تو جیسے ٹکا کر مقابل کو ذلیل کر ڈالا تھا۔۔۔

ایسا مجھے لگتا ہے یا واقعی تم بہت تیکھا بولتی ہو؟؟"اس نے دبی دبی برہمی" کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔۔

فلحال۔۔۔۔یہ چھوڑو۔۔۔ابھی تم سے لڑ کر موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا" اپنا۔۔۔۔۔یہ بتاؤ کچھ پیو گی؟؟۔۔۔"اریبہ کو جواب دینے کا موقع دیے بغیر۔۔۔ تیزی سے گویا ہوا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میرا دل نہیں ہے۔۔۔"منہ بسور کر جواب دیتی۔۔۔وہ واپس" سامنے کا حسین منظر دیکھنے لگی۔۔۔۔

چلو تو کوئی ی جوس ہی ٹرائے کر لو یہاں کا۔۔۔۔ڈرنگ تو میں جانتا ہوں تم" نے کرنی نہیں۔۔۔۔"مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے کہا۔۔۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہے تھے۔۔کے اریبہ کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

سیل کی اسکرین پر وردہ کا نام چمکتا دیکھ۔۔۔اس نے تیزی سے کال ریسیو کر لی۔۔۔۔

جبکے اسے کال ریسیو کرتا دیکھ۔۔۔عمران خاموشی سے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

رسمی سلام دعا کے بعد۔۔۔۔

"تمھیں پتا ہے رئیس انکل کی طبیعت بہت خراب ہے۔۔۔"وردہ کے اطلاع دیتے ہی وہ فکر مند و پریشان ہوئی۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔کیا ہوا ہے انھیں؟؟"رئیس صاحب کے بہت احسانات تھے اس پر۔۔۔۔

"انکا بلڈ پریشر بہت ہائی تھا۔۔۔جس کے سبب ان کے جسم کا الٹے ہاتھ والا پورا حصہ فالج کا اٹیک ہوتے ہوتے بچا۔۔۔اب تو طبیعت بہتر

ہے۔۔۔مگر سردیوں میں۔۔۔۔تمھیں تو پتا ہے بلڈ پریشر والوں کے بہت مس ئی لے ہوتے ہیں۔۔۔اس لیے فہد نے انھیں ہسپتال میں ہی ایڈمٹ کرر کھا ہے۔۔۔۔سارا بزنس اب بیچارا فہد اکیلے سنبھال رہا ہے۔۔ویسے برا مت ماننا مگر تمھاری فہد سے لڑائی ی اپنی جگہ۔۔۔لیکن اس وقت تمھیں اس کے والد کی طبیعت پوچھنی چاہیے فون کر کے۔۔۔۔۔"آخر میں وہ دانستہ طور پر اس پر فہد کو فون کرنے پر دباؤ ڈالنے لگی۔۔۔

میری تو صبیحہ انٹی سے بات ہوئی ی تھی۔۔۔انھوں نے تو مجھے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا۔۔۔۔"وہ الجھے پن کے ساتھ گویا ہوئی ی۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا جانی۔۔۔۔صبیحہ انٹی جتنی سیدھی ونیک بنتی ہیں اتنی ہیں نہیں۔۔۔اتنا تو مجھے اچھی طرح سمجھ آگیا ہے۔۔۔فلحال۔۔۔تم فہد کو کال

کرلو۔۔۔منگنی سے پہلے بھی دوستی کا رشتہ تو تھا ناں تم دونوں کے درمیان۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔میں کرتی ہوں۔۔۔لیکن انٹی کے متعلق تم ایسے کیوں بول رہی ہو؟؟؟"اس کا دیا جواب مزید الجھا رہا تھا اریبہ کو۔۔

کیونکے انھوں نے فہد سے تمھیں دور کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔تمھیں شاید علم نہیں۔۔۔انھوں نے فہد سے تمھاری طلاق کی بات چھپائی ہے اب تک۔۔۔۔"

لیکن دور کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟؟۔۔۔ہم کون سہ ساتھ ہیں؟؟۔۔۔فہد اور میرے راستے بہت پہلے ہی جدا ہو چکے ہیں۔۔۔۔"وہ فوراہی اعتراضا بول اٹھی۔۔۔۔

سوری مگر۔۔۔۔راستے تم نے الگ کیے ہیں۔۔۔وہ بیچارا تو آج بھی اسی راہ" پر تمھارا منتظر کھڑا ہے جہاں تم نے اسے چھوڑا تھا۔۔۔۔ایک بار پلٹ کر دیکھو تو صحیح۔۔اتنی سنگ دل نہ بنو۔۔۔۔۔۔" وہ سمجھانے والے انداز میں ۔۔۔فہد کی جانب سے سفارش کرنے لگی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس لمحے سمجھ نہیں آیا کے کیا جواب دے۔۔۔۔"

ہو سکے تو ابھی کال کر لو اسے۔۔۔۔بہت اکیلا ہے وہ۔۔۔اور بہت پریشان" بھی۔۔۔۔اس وقت ضرورت ہے اسے تمھاری۔۔۔" مقابل خاصہ اصرار کرتے ہوئے۔۔۔۔

میں دیکھتی ہوں۔۔۔" یہ کہتے ہوئے۔۔۔اس حسین لڑکی نے کال منقطع" کی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اس چڑیل کا دماغ تو اب آئے گا ٹھکانے پر۔۔۔۔بس ایک ڈوس۔۔۔اور" اگلے لمحے میری باہوں میں جھول رہی ہو گی۔۔۔۔پھر آئے گا ناں مزا۔۔۔۔۔۔"اِدھر اُدھر نظر دوڑانے کے بعد۔۔۔۔اپنی جیب سے ایک پڑیا نکال کر۔۔۔جوس کے گلاس میں ڈال دی۔۔۔پھر پاس رکھا چمچہ اٹھا کر جوس کے گلاس میں چلاتے ہوئے۔۔۔۔۔خباثت بھری مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔وہ منہ میں بڑبڑانے لگا۔۔۔

کل جب صبح تمھیں ہوش آئے گا۔۔۔تو خود میرے سامنے بھیک مانگو"
گی۔۔۔کے شادی کرلوں تم سے۔۔۔تم مشرقی لڑکیوں کی کمزوری میں خوب
جانتا ہوں۔۔۔اور میں تھوڑا تم سے منتیں کرانے کے بعد ترس کھا کر راضی
ہو جاؤں گا۔۔۔۔پھر میرا کام ختم۔۔۔پڑی رہو گی تم زندگی بھر۔۔۔
میرے گھر کے ایک کونے میں۔۔۔ساتھ ساتھ بشری میم سے اچھی خاصی
رقم بھی ملتی رہے گی۔۔۔۔دیکھنے میں خوبصورت بھی ہو۔۔۔کبھی کبھار تم
پر ترس کھا کر۔۔۔شرف بخش دیا کروں گا اپنا بیڈ شی ئی ر کرنے
کا۔۔۔۔۔"اس کا شیطانی منصوبہ بالکل تیار تھا۔۔۔

وہ دل ہی دل خوش ہوتے ہوئے۔۔۔جوس کا گلاس ہاتھ میں لے
کر۔۔۔اریبہ کے پاس آیا۔۔۔۔

یہ لو۔۔"جوس اس لڑکی کی جانب بڑھاتے ہوئے۔۔۔۔"

میرا دل نہیں ہے۔۔۔"اس نے فورا منہ بسور کر کہا۔۔۔"

تو پہلے بولنا تھا ناں۔۔۔اتنا مہنگا لیا میں نے۔۔۔"وہ برہم ہونے کی اداکاری" کرنے لگا۔۔۔۔

میں نے منع کیا تھا۔۔۔"وہ تیزی سے احتجاجا گویا ہوئی ی۔۔۔"

کب؟؟۔۔۔میں نے تو نہیں سنا۔۔۔۔"وہ صفائی ی سے جھوٹ بولتے" ہوئے۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اب میں لے آیا ہوں تو پی لو۔۔۔ورنہ ضائع ہو جائے گا۔۔۔بڑی" محنت سے پیسے کماتا ہوں میں۔۔۔" خاصہ منہ بسورتے ہوئے۔۔۔جوس پینے پر۔۔۔دباؤ ڈالنے لگا۔۔۔

تو تم پی لو ناں۔۔۔" وہ حسین لڑکی لاپرواہی سے بولی۔۔۔"

پی لیتا۔۔۔مگر میں اپنا گلاس لے کر آیا ہوں۔۔۔اب پی لو۔۔اتنے" نخرے نہ کرؤ۔۔۔" وہ اپنا گلاس اسے دیکھاتے ہوئے۔۔۔زبردستی ڈر گز والا جوس اسے پکڑاتے ہوئے۔۔۔منہ بگاڑ کر۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

دل تو نہ تھا۔۔۔مگر جوس ضائع جائے گا۔۔۔یہ سوچ۔۔۔بغیر مزید بحث کے۔۔۔جوس کے گلاس کو اپنے عنابی لبوں سے لگا لیا۔۔۔

میں تو یہ سوچ کر ہی ایکسائی ٹڈ ہو رہا ہوں۔۔۔کے صرف کچھ ہی دیر بعد" ۔۔۔یہ چڑیل اپنا آپ خود میرے حوالے کر رہی ہو گی۔۔۔۔۔۔اتنے یاد گار لمحے کی ویڈیو تو ہونی ہی چاہیے۔۔۔"اسے جوس پیتا دیکھ۔۔۔۔عمران کے لبوں کو شیطانی مسکراہٹ نے چھوا۔۔۔

آنکھ کھلی تو سر شدید بھاری ہو رہا تھا۔۔۔۔

اسے اپنے چہرے پر کسی کی گرم سانسیں محسوس ہوئی یں۔۔۔

ذہن ابھی بھی ٹھیک طرح کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اس نے اٹھنا چاہا۔۔۔تو کسی کا بھاری ہاتھ اپنی گردن کے گرد حائل پایا۔۔۔۔

اس مردانہ بھاری ہاتھ کو اپنی گردن سے ہٹاتی۔۔۔وہ اپنا سر پکڑے۔۔۔اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

سامنے نگاہ کی۔۔۔تو اپنی پیلی ہوڈی لال رنگ کے قالین پر پڑی ی صاف نظر آئی ی۔۔۔

ابھی بھی اس کا ذہن کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔لیکن جیسے ہی اپنے کپڑوں کے ساتھ پڑے پینٹ کوٹ پر نظر پڑی ی۔۔۔

یکدم۔۔۔ہوش میں آئی ی۔۔۔۔

ٹائی ی جوتے اس کی اپنی سینڈل وپر س۔۔۔سب قالین پر بکھرا پڑا تھا۔۔۔

اس نے اگلے پل اپنے وجود پر نظر ڈالی۔۔۔وہ سفید رنگ کے گاون میں ملبوس تھی۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔اس کے ہوش اڑے تھے۔۔۔پھر ڈرتے ڈرتے۔۔اپنے برابر میں لیٹے شخص پر نظر ڈالی۔۔۔

زین۔۔۔"پُر سکون انداز میں سوتے ہوئے لڑکے پر نظر پڑتے ہی۔۔وہ" منہ پر بے ساختہ ہاتھ رکھ۔۔۔بڑبڑائی ی۔۔۔

اس کا دماغ گھوم کر رہ گیا تھا۔۔۔

آخر چل کیا رہا تھا اس کے ساتھ؟؟۔۔۔

میں۔۔پھراس کمرے rooftop bar وہ تو عمران کے ساتھ تھی میں۔۔۔بیڈ پر۔۔۔زین کے ساتھ کیسے پہنچی؟؟۔۔۔

لگا جیسے سانس نہیں آئے گا۔۔۔وہ سر پکڑ کر۔۔اپنے بال نوچتے ہوئے رونے لگی۔۔۔

کیسے۔۔۔جس گناہ سے وہ سب سے زیادہ نفرت کرتی تھی اس میں خود مبتلا ہو گئی۔۔۔۔

زین تو اس ماحول کا عادی تھا یقیناً اس کے لیے یہ رنگین راتیں کوئی ی بڑی بات نہ ہو گئی یں۔۔۔مگر اس کا کیا؟؟۔۔۔وہ کیسے زین کے ساتھ اس حال میں پہنچی؟؟۔۔۔

یااللہ یہ کیسے ہو گیا؟؟۔۔۔مجھے کچھ یاد کیوں نہیں آرہا۔۔۔اب میں کیا" کرؤں گی؟؟۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ نہیں۔۔۔۔"وہ چیخ چیخ کر رونے لگی۔۔۔ حتی کے برابر میں لیٹے۔۔۔اس خوبرو نوجوان کی آنکھ۔۔۔اس کے رونے کی آوازیں سن کر کھلی۔۔۔

اس طرح کیوں رو رہی ہو؟؟۔۔۔"اسے روتا دیکھ۔۔۔وہ خاصہ ہڑ بڑا کر" اٹھا۔۔۔

میں اپنے رب کو اب کیا منہ دیکھاؤں گی؟؟۔۔اور میرے" والدین۔۔۔اور ای۔۔۔اب کیا ہو گا؟؟۔۔"وہ اپنے غم میں اتنی مسرور تھی کے زین کے پوچھے سوال کا جواب ہی نہ دیا۔۔۔

اس بیچاری پر تو جیسے قیامت آن پڑی تھی۔۔۔اس کا ذہن اس حرام فعل کے سبب خوف خدا سے مفلوج ہو چکا تھا۔۔۔

ایسا بھی کیا ہو گیا ہے؟؟۔۔۔۔جو اتنا رو رہی ہو؟؟"اس لڑکی یوں چیخ چیخ" کر روتا دیکھ۔۔۔ذہن بالکل خالی ہو گیا تھا اس کا۔۔۔۔

ناجانے کیوں اس لڑکی کا رونا شدید اثر انداز ہوتا تھا اس کے ذہن پر۔۔۔

اچھا رونا تو بند کرؤ۔۔۔"وہ صرف اسے چپ کرانا چاہتا تھا اس لمحے۔۔۔۔"

سب ختم ہو گیا۔۔۔میں تباہ و برباد ہو گ ئی۔۔۔اب میں اپنے ای کی محبت" کے قابل نہیں رہی۔۔۔اور میرے والدین۔۔۔اور میرا خدا۔۔۔مجھے سزا ملنی چاہیے۔۔۔ہاں۔۔۔مجھے سزا ملنی چاہیے۔۔"شدید صدمہ پہنچا تھا اسے

۔۔۔وہ اس صدمے کے سبب سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ل سے بالکل عاری ہو چکی تھی۔۔۔

وہ یہ جملے کہتی ہوئی ی بیڈ سے اترئی ی۔۔۔اور تیزی سے کھڑکی کی جانب بڑھی۔۔۔

اس کے جملے سن۔۔۔زین ہکا بکا ہوا۔۔۔

وہ بھی بیڈ سے تیزی سے اتر کر اس کے پیچھے آیا۔۔۔

اریبہ نے کھڑکی سے پردہ کھسکایا۔۔۔

اس سے جھانک کر دیکھا۔۔۔زمین کافی فاصلے پر نظر آئی ی۔۔۔وہاں سے نظر آنے والا ویو دیکھ کر اندازہ لگا چکی تھی کے وہ کافی اونچائی ی پر ہے۔۔۔۔

وہ اُس وقت ہوٹل کے روم میں تھی۔۔۔۔جو 25 منزل پر تھا۔۔۔

خود کو سزا دینے کی نیت سے وہ کھڑکی پر چڑھنے لگی۔۔۔

دماغ خراب ہو گیا ہے کیا تمھارا؟؟۔۔۔یہ کیا کر رہی ہو؟؟" کھڑکی پر" چڑھنے کے بعد۔۔۔بغیر کچھ سوچے وہ کودنے ہی لگی تھی۔۔۔کے زین نے تیزی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔

اس کے پاؤں ہوا میں لٹکے ہوئے تھے۔۔۔اور اس کا نازک وجود زین کی باہوں کے حصار میں۔۔۔

اس کا سر اونچا تھا اور زین کا نیچے۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔مجھے سزا ملنی چاہیے۔۔۔۔چھوڑو۔۔"وہ اپنی کمر سے اس کا ہاتھ ہٹانے۔۔۔اور خود کو اس کے حصار سے آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"ہوش میں آؤ۔۔۔۔کیا پاگل ہو گئی ہو تم؟؟۔۔"اسے آہستگی سے قالین پر کھڑا کرتے ہوئے۔۔۔مقابل کے دونوں بازو جھنجھوڑ کر۔۔۔اسے ہوش میں لانے کی سعی کی۔۔۔۔

ہاں پاگل ہو گ ئی ہوں میں۔۔۔۔مجھے مر جانا چاہیے۔۔۔میں نے گناہ کیا" ہے۔۔۔میں اپنے رب کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہی۔۔۔مجھے سزا ملنی چاہیے۔۔۔" وہ روتے ہوئے۔۔اس سے اپنا بازو چھڑا کر۔۔۔کھڑکی کی جانب لپکنے لگی۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔خودکشی حرام ہے۔۔۔" وہ پیچھے سے اس کے پیٹ کے مقام پر" اپنے ہاتھ سے حصار باندھتے ہوئے۔۔۔بمشکل اسے روکتے ہوئے چیخا۔۔۔

اس لمحے اس وجیہہ مرد کا اپنا ذہن بھی کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اور جو ہمارے درمیان ہوا۔۔۔وہ کون سہ حلال ہے۔۔۔اوسوری۔۔۔تم" جیسوں کے لیے تو یہ روز کا معمول ہو گا۔۔۔مگر میرے لیے نہیں ہے۔۔۔یہ گناہ ہے۔۔۔" اس نے بپھر کر۔۔اس کا حصار کھولتے

ہوئے۔۔۔مڑ کر۔۔اس کی کرسٹل کی طرح چمکتی بھوری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔چنگھاڑ کر کہا۔۔۔

"کیا مطلب روز کا معمول؟؟۔۔۔میں یہاں صرف تمھارے بلانے پر آیا تھا۔۔۔"اس کے لفظ روح کو نشتر کی طرح چبھتے ہوئے معلوم ہوئے۔۔۔وہ تیزی سے برہم انداز میں گویا ہوا۔۔

"میرے بلانے پر؟؟۔۔۔جھوٹ مت بولو۔۔۔۔میں تو خود نہیں جانتی میں یہاں کیسے آئی ی۔۔۔"وہ غصیلی آواز میں چیختے ہوئے۔۔۔

"میں جھوٹ نہیں بول رہا۔۔۔چاہے تو اپنا سیل چیک کر لو۔۔۔تم نے ہی مجھے اپنی لوکیشن سینڈ کی تھی۔۔۔میں تو خود کلب میں تھا۔۔۔ڈرنک کر رہا تھا جب تمھارا میسج موصول ہوا۔۔۔"

اس نے اتنے بھرم سے کہا۔۔کے اریبہ مزید الجھ کر اپنا سر پکڑنے لگی۔۔۔

کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ یہاں کیسے پہنچی؟؟۔۔۔ذہن پر اتنا زور دینے کے باوجود ٹھیک طرح کچھ یاد نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔پہلے مجھے خود یہاں اپنے پاس بلایا اور" اب رونے دھونے کے ڈرامے دیکھا رہی ہو۔۔۔جارہا ہوں میں۔۔۔جو دل میں آئے کرؤ۔۔۔۔"وہ خاصہ برہم لہجے میں کہتے ہوئے پلٹا۔۔۔۔

اپنی شرٹ نیچے سے اٹھا کر پہنی۔۔۔۔

اریبہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیسے اتنی آسانی سے اس کی زندگی تباہ کر۔۔۔ہاتھ جھاڑ کر چل دیا تھا وہ ستمگر۔۔۔

یہ لو۔۔۔چاہو تو اپنے پاس رکھ لو۔۔۔۔۔۔۔"وہ شرٹ پہننے کے" بعد۔۔۔پاس رکھی ٹیبل سے ایک کارڈ اٹھاتے ہوئے۔۔۔اس کی جانب بڑھانے لگا۔۔۔

جسے وہ الجھی نگاہ سے کھول کر دیکھنے لگی۔۔۔۔

یہ کیا ہے؟؟"وہ الجھ کر اسے دیکھتے ہوئے۔۔۔"

پلیز۔۔۔اب یہ مت کہنا کے تمھیں ہماری شادی بھی یاد نہیں۔۔۔"اس" کے جھنجھلا کر بے زاری سے کہتے ہی۔۔۔اریبہ کی آنکھیں حیرت و بے یقینی سے پھٹیں۔۔۔۔

یہ میرج سرٹیفیکٹ ہے؟؟۔۔"وہ بے یقینی سی کیفیت میں اسے دیکھتے" ہوئے بڑبڑائی ی۔۔۔

ہاں۔۔۔کل کچھ زیادہ ہی ڈرنک کرلی تھی میں نے۔۔۔۔بس اسی کا" بھرپور فائدہ اٹھایا ہے تم نے۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے کہ کر۔۔۔اپنا کوٹ پہن رہا تھا۔۔۔

میں نے؟؟۔۔۔مگر مجھے تو خود کچھ یاد نہیں۔۔۔"وہ اس سرٹیفیکٹ کو" جھوٹا نہیں کہ سکتی تھی۔۔۔اس میں باقاعدہ اس کے سائن تھے۔۔۔

میں ہوش میں نہیں تھی۔۔۔پھر ہماری شادی کیسے ہو سکتی ہے؟؟"اس کی" نیم شہد آنکھیں مکمل سرخ ڈوریوں سے سجی تھی۔۔۔۔

وہ مقابل کے روبرو کھڑے ہو کر۔۔۔الجھ کر استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

یہ نیویارک ہے مائے ڈئی یر۔۔۔۔یہاں کسی بھی وقت جا کر محبت کرنے" والا جوڑا شادی کے لیے رجسٹرڈ کروا سکتا ہے۔۔۔اور کل رات ہم دونوں بھی کروا کر آئی یں ہیں۔۔۔ہماری شادی رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔۔۔اس وقت تم قانونا میری وائی ف ہو اور ہمارے درمیان جو ہوا۔۔۔وہ نیچرل ہے۔۔۔مانا تم اور میں دونوں ہی ہوش میں نہیں تھے۔۔۔لیکن وہ حرام نہیں تھا۔۔۔۔۔"اس حسین نوجوان نے ایک ایک لفظ خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔۔

پھر سامنے صوفے پر بیٹھ کر۔۔۔اپنے موزے پہننے لگا۔۔۔۔

وہ بیچاری تو الجھی کھڑی تھی۔۔۔

تم نے کہا میں نے تمھیں اس جگہ کی لوکیشن سینڈ کی تھی۔۔۔پھر ہم" کیسے پہنچے؟؟"ان گنت سوالات چل رہے Marriage Bureau تھے ذہن میں۔۔۔۔

ہر چیز الجھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔

میں نے کب کہا تم نے اس ہوٹل کی لوکیشن بھیجی تھی۔۔۔تم نے مجھے" کی بھیجی تھی۔۔۔وہیں سے پک کیا Panorama rooftop bar

تھامیں نے تمھیں۔۔۔اور اتنے سوال مت کرؤ۔۔۔میں نے کہاناں میں ڈرنک کیاہوا تھا۔۔۔مجھے خود بھی کچھ ٹھیک طرح یاد نہیں۔۔۔"اس نے نہایت جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔۔ساتھ ساتھ اپنے جوتے پہنتے ہوئے۔۔۔جانے کے لیے بالکل تیار ہو کر کھڑا ہوا۔۔۔۔

مانادل سے منو بوجھ اترا تھا یہ سن۔۔۔کے جو کچھ ہوا ان دونوں کے درمیان وہ گناہ و حرام نہیں تھا۔۔۔لیکن اس کے باوجود وہ ابھی بھی اضطرابی کیفیت سے دوچار تھی۔۔۔

سامنے کھڑا شخص اب اسکا ہسبینڈ تھا۔۔۔جسے وہ ٹھیک طرح جانتی تک نہیں تھی۔۔۔

وہ اپنے ای کو ڈھونڈنے آئی ی تھی۔۔۔اسے بتانے آئی ی تھی کتنی محبت کرتی ہے اس سے۔۔ لیکن اب کیا؟؟۔۔۔۔شہزیار نے کبھی اس کے ساتھ ازدواجی تعلق نہیں رکھا تھا۔۔۔اس لیے وہ خود کو ابھی تک ای کے قابل سمجھتی تھی۔۔۔ مگر اب؟؟۔۔۔اب تو کچھ باقی نہ رہا تھا۔۔۔۔

زین سے نہ صرف اس کی شادی ہو چکی تھی بلکے وہ ازدواجی تعلق بھی قائم کر چکے تھے۔۔۔۔کم از کم بظاہر تو اسے ایسا ہی نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

ماناسب الجھا ہوا تھا۔۔۔ لیکن اس پوری الجھن میں ایک بات صاف تھی۔۔۔کے اب وہ ای کے قابل نہیں رہی۔۔۔۔

اس کا دل کرچی کرچی ہو کر بکھر گیا تھا۔۔۔۔

وہ ان کارڈز کو ہاتھ میں لیے۔۔۔ناجانے کتنی ہی دیر نم آنکھوں و بھیگی پلکوں کے ساتھ تکتی رہی۔۔۔۔

سب ختم ہو گیا۔۔۔۔میں اپنے ای کے قابل نہیں رہی۔۔۔اب تو وہ مجھے" کبھی نہیں اپنائے گا۔۔۔۔" وہ نیچے گرنے والے انداز میں بیٹھ کر۔۔۔بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔

پلیز۔۔۔اس طرح مت رو۔۔۔سب صحیح ہو جائے گا۔۔۔۔" اسے روتا" دیکھ وہ جانے کا ارادہ ترک کر۔۔۔اس کے پاس آکر بیٹھا۔۔۔۔اس حسین دلربا کا چہرہ اپنے ہاتھ سے ہلکا سہ اونچا کر۔۔۔اسکے آنسو اپنی انگلی کے پوروں سے نرمی سے صاف کرتے ہوئے۔۔۔دلاسہ دینے لگا۔۔۔۔

اس لمحے وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔۔۔۔

شاید تم بھول رہی ہو۔۔۔ تمھاری پہلے بھی شادی ہوئی ی تھی۔۔جب" اس کے بعد بھی تمھیں یقین تھا کے تمھارا ای تمھیں اپنا لے گا۔۔۔تو اب کیوں نہیں؟؟۔۔۔"اس لمحے وہ لڑکی اپنے غم میں اتنی مگن تھی کے بہت سی ظاہر ہونے والی چیزیں و باتیں نظر انداز کر گ ئی۔۔۔۔

میرا شوہر بیمار تھا۔۔۔اس نے مجھے کبھی نہیں چھوا۔۔۔جبکے تم نے" ۔۔۔"بس اتنا کہ کر۔۔وہ مزید رونے لگی۔۔۔جبکے اس کا دیا جواب زین کے کان کھڑے کر گیا تھا۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے اس کے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔اور اگلے ہی لمحے وہ اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔۔

تو یہ بات تم نے کبھی بتائی ی کیوں نہیں؟؟"اس کے منہ سے بے دھڑک" نکلا۔۔۔۔

تم ہو کون؟؟۔۔۔میں بھلا اپنی اتنی پرسنل بات تمھیں کیوں" بتاتی؟؟۔۔۔"وہ تیزی سے تلخ لہجے میں بولی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔یہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔"وہ فورا اثبات میں سر ہلاتے" ہوئے۔۔۔ہلکا سہ مسکرا کر گویا ہوا۔۔۔۔

تم مزاق اڑا رہے ہو میرا؟؟۔۔۔شرم نہیں آتی تمھیں؟؟۔۔۔۔"اسے" مسکراتا دیکھ۔۔۔وہ بگڑ کر پوچھنے لگی۔۔۔

بہت آتی ہے۔۔۔۔کل رات بھی آرہی تھی۔۔مگر تم اتنی بولڈ بنی ہوئی ی" تھیں۔۔۔کے اف توبہ۔۔۔میں بیچارہ تو شرماتا ہی رہ گیا۔۔۔۔"وہ ایک کان کو پکڑ کر۔۔۔ہونٹوں میں ہنسی بمشکل دبائے۔۔۔مقابل کو چھیڑتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

آخری جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔۔دنیا جہاں کی معصومیت اپنے چہرے پر طاری کرلی تھی اس حسین نوجوان نے۔۔

کل کی کوئی ی بات مت کرئو۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ اپنے دونوں کانوں پر" ہاتھ رکھتے ہوئے۔۔۔شدید جھنجھلاہٹ کے ساتھ۔۔منتی لہجے میں چیخی۔۔۔۔

وہ نہیں جاننا چاہتی تھی کے کل رات کیا کیا ہوا۔۔۔سننے کی طاقت ہی نہیں تھی اس میں۔۔۔۔

اچانک اسے عمران کا جوس پلانا یاد آیا۔۔۔

"وہ جوس۔۔۔ضرور اس میں کچھ تھا۔۔۔" وہ یاد آنے پر۔۔۔تیزی سے بڑبڑائی۔۔۔

"میں نے تو وارن کیا تھا۔۔۔اب بھگتو۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے کہتا۔۔۔کھڑا ہونے لگا۔۔۔۔

"تو کیا عمران نے بھی میری حالت کا ناجائز فائدہ اٹھایا؟؟" اگلا خیال آتے ہی۔۔۔اس کی روح فنا ہوئی تھی۔۔۔

عمران کہیں نظر نہیں آرہا تھا اسے۔۔۔لیکن جوس تو اسی نے پلایا تھا۔۔۔پھر ایسا کیسے ممکن ہے؟؟۔۔۔۔کے اس کی حالت کا کوئی ی فائی دہ نہ اٹھایا ہو اس کمینے شخص نے۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔تم میرے ساتھ تھیں پورا وقت۔۔۔۔اب فالتو ہ باتیں'' سوچنا بند کرؤ۔۔۔اور اٹھو۔۔۔گھر بھی چلنا ہے۔۔۔۔''اس لڑکی کی بات سنتے ہی خون کھول اٹھا تھا اس کا۔۔۔۔پلٹ کر اس کی جانب دیکھ۔۔۔شٹ اپ کی کال دی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا۔۔۔تا کے وہ تھام کر اٹھ سکے۔۔۔۔

تھام لو۔۔۔اس بار چھوڑنے یا رد کرنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔"اس سادہ" جملے کے پیچھے چھپے گہرے مفاہم و وارننگ۔۔۔۔وہ نادان لڑکی سمجھ نہ سکی۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا تمھارے ساتھ۔۔۔۔اکیلا چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔"وہ منہ" پھیر کر۔۔۔روہانسہ لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

پھر رد کر دیا۔۔۔"اس کا ہاتھ ہوا میں بلند رہ گیا تھا۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔وہ" اداسی سے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔پھر اپنا بڑھا ہوا ہاتھ۔۔جیب میں ڈالتے ہوئے۔۔۔باہر کی جانب چل پڑا۔۔۔

وہ وہیں قالین پر بیٹھی روتی رہی۔۔۔

زین سے ہوئی ی اچانک شادی....اس کا ذہن قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔اور ہوتا بھی کیسے۔۔۔زین سے ملے ہوئے وقت ہی کتنا ہوا تھا اسے۔۔۔پھر سونے پر سہاگہ اس کا انوکھا مزاج جو پل میں تولہ پل میں ماشہ ہوتا ہے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ کمرے کا دروازہ باہر سے کھولتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔

اس حسین دلربا کو اسی حالت میں پایا جس میں چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔

کھانا لایا ہوں۔۔۔چلو۔۔اٹھو۔۔۔پہلے کچھ کھا پی لو۔۔۔"کھانا شیشے کی" میز پر سجاتے ہوئے۔۔۔اسے نرمی سے بلایا۔۔۔

کچھ نہیں کھانا مجھے۔۔۔۔کہاناں تم سے۔۔۔۔مجھے اکیلا چھوڑ دو"
۔۔۔۔۔"وہ برہم لہجے میں جھنجھلا کر بولی۔۔۔

شدید رونے کے سبب اس کی نیم شہد رنگ آنکھیں نشیلی نشیلی سی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔ساتھ ساتھ اس کی سرخ ناک۔۔۔۔جو اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرتی دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ تمھیں یہاں اکیلا چھوڑ کر جانے میں۔۔۔مجھے تو کوئی ی" مس ئی لہ نہیں ہے"اس خوبرو نوجوان نے اس کے سرخ و سفید چہرے کو کچھ لمحے بغور تکنے کے بعد۔۔۔خاصہ بے نیازی سے کہا۔۔۔۔۔۔"مگر۔۔۔۔گھر میں سب پوچھ رہے تھے تمھارا۔۔۔تم کیا چاہتی ہو انھیں ہمارے درمیان ہوئی ی ہر چیز بتادوں؟؟۔۔ویسے۔۔۔اگر

دیکھا جائے تو شاید یہ رونا دھونا اسی سبب سے ہے۔۔۔کے تم چاہتی ہو کے میں سب کو خود بتادوں کے تم میری وائف ہو۔۔۔۔۔۔اچھا گیم تھا۔۔۔آج نہیں drunk ہے۔۔۔مگر ڈئیر۔۔۔میں کل ہوں۔۔۔سو۔۔۔ تمھارا منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔۔۔اس لیے رونا دھونا بند کرؤ۔۔۔اور کھانا کھاؤ میرے ساتھ آکر۔۔پھر سوچتے ہیں آگے "کیا کرنا ہے۔۔۔۔

تمھیں لگتا ہے میں تمھارے ساتھ کوئی ی گیم کھیل رہی ہوں اس" وقت؟؟؟"اس ستمگر کے تلخ جملے۔۔۔اریبہ کو اپنی روح چھلی کرتے محسوس ہوئے۔۔۔وہ حیرت سے غمزدہ لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

تھوڑی دیر ماحول پر خاموشی طاری رہی۔۔۔

ہاں۔۔۔مجھے تو یہی لگتا ہے۔۔۔۔" گمبھیر لہجے میں۔۔۔مقابل کا" آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھ...جواب دیا۔۔۔

تم نہایت ہی گھٹیا و گرئی ی ہوئی ی سوچ کے مالک ہو۔۔۔اور اس میں" تمھارا قصور نہیں۔۔ قصور تمھاری پرورش کا ہے۔۔۔۔۔۔تم امیر زادے غریب کو انسان ہی نہیں سمجھتے۔۔۔ان کے جذبات ان کے احساسات کوئی ی معنی نہیں رکھتے تم جیسے لوگوں کے لیے۔۔۔اگر تمھیں لگتا ہے میں اس شادی سے فائی دہ اٹھاؤں گی۔۔۔تو۔۔۔فقط تمھاری گرئی ہوئی ی سوچ ہے یہ۔۔۔۔" وہ خاصہ جزبز ہو کر۔۔۔اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے آستین سے پونچھتے ہوئے۔۔۔صوفے پر بیٹھے نوجوان کو غراتے ہوئے۔۔۔گویا ہوئی ی۔۔

اگلے ہی پل۔۔اس کی نگاہ اپنے پاس پڑے میرج سرٹیفیکٹ پر گ ئی۔۔۔

نہ میں تمھیں اپنا شوہر مانتی ہوں۔۔۔نہ کبھی مانو گی۔۔۔۔مسٹر زین آپ" کا نام استعمال کرنا تو دور کی بات۔۔۔میں اسے اپنے نام کے ساتھ لگانا بھی پسند نہ کرؤں" یہ کہتے ہوئے۔۔۔اس کے سامنے ہی سرٹیفیکٹ پھاڑ کر دو ٹکڑوں میں بکھیر دیا۔۔۔۔۔۔۔

پھر تیزی سے قالین پر پڑی ی اپنی ہوڈی اٹھاتی۔۔۔۔واش روم کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

وہ نوجوان خاموش بیٹھا۔۔۔ان ٹکڑے ہوئے سرٹیفیکٹ کو تکتا رہا۔۔۔۔

چہرے پر کوئ ی تاثر نہیں تھا اس کے۔۔۔

کہاں جارہی ہو؟" وہ واش روم سے نکل کر۔۔۔ جلد بازی میں اپنی سینڈل" پہننے لگی۔۔۔۔

اسے سینڈل پہنتا دیکھ۔۔۔ وہ ابرو اچکا کر۔۔۔ سنجیدگی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

میں نے پوچھا کہاں جارہی ہو؟؟" وہ بغیر جواب دیے۔۔۔ اپنے بکھرے" بال دونوں ہاتھوں سے سمیٹ کر جوڑے میں قید کر۔۔۔۔ ہوڈ سے سر کور کرتی۔۔۔۔ اپنا پرس نیچے جھک کر۔۔۔۔ قالین سے اٹھانے لگی۔۔۔

وہ زین کو ایسے اگنور کر رہی تھی۔۔۔۔ جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔

اریبہ۔۔۔۔۔ہمیں بیٹھ کر بات کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔جو کچھ ہوا" compensate ہمارے درمیان۔۔۔میں اس کے لیے تمھیں دینے کے لیے تیارہ۔۔۔"ابھی وہ کھڑے ہو کر۔۔۔نرمی سے لڑائی ی حل کرنے کی کوشش کر ہی رہا تھا۔۔۔۔کے وہ لڑکی اس کے جملے سن۔۔۔بپھر کر اس کے روبرو آکر کھڑی ہوئی ی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا ہے ہمارے درمیان۔۔۔۔مجھے بے وقوف بنانا بند" کرؤ۔۔۔۔تم تو یہ تک نہیں جانتے تھے کے میں کنواری ہوں۔۔۔تم نشے میں تھے اور پھر بھی ہم میرج سرٹیفیکٹ لینے پہنچ گ ئی ے۔۔۔۔واو۔۔۔۔اس طرح نشے میں کتنی شادیاں کر رکھی ہیں تم نے؟؟؟۔۔۔"اس نے دونوں ہاتھ بھرم سے فولٹ کر۔۔۔آخری جملہ خاصہ طنزیہ لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

دوپہر کے وقت جب وہ اکیلے بیٹھ کر رو رہی تھی تب اس کا ذہن کام کرنے لگا۔۔۔اور ایسا اکثر ہوتا ہے۔۔۔جب ہم اکیلے بیٹھ کر سوچتے ہیں۔۔۔تو الجھی باتیں بھی سلجھنے لگتی ہیں۔۔۔اسے سمجھ آنے لگا کے زین جھوٹ بول رہا ہے اس سے۔۔۔۔

اگر یہ سب تم صبیحہ انٹی کے کہنے پر۔۔۔فہد سے دور رکھنے کے لیے کر رہے ہو۔۔۔تو میں بتا دوں۔۔۔۔صرف اپنا وقت ہی ضائع کر رہے ہو۔۔۔پہلے بھی کہا ہے پھر کہ رہی ہوں فہد سے کوئی تعلق نہیں ہے میرا۔۔۔اس لیے پلیز مجھے سکون سے جی لینے دو۔۔۔اور اپنی خالہ سے بھی کہو۔۔۔غریب کی بیٹی پر تھوڑا ترس ہی کھا لیں۔۔۔اپنا بیٹا نہیں دینا تو نہ دیں۔۔۔کم از کم نوکری کا لالچ دے کر کسی غریب کی بیٹی کو خوار تو نہ کریں۔۔۔" یہ آنسو بھی بڑی کمبخت چیز ہیں۔۔۔جہاں نمودار نہیں ہونا چاہیے ظالم وہاں بھی جھلک پڑتے ہیں۔۔۔۔

وہ آخری جملہ ادا کرتے ہوئے بے ساختہ رو دی۔۔۔۔

اسے فیل ہو رہا تھا جیسے یہ امیر لوگ اس کی زندگی کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔۔۔اس کی غربت کا مزاق اڑا رہے ہیں۔۔۔۔

اس کے آخری جملوں نے مقابل کو شرمندگی کی انتہا گہرائیوں میں اتار دیا تھا۔۔۔۔

وہ بالکل خاموش ہو گیا۔۔۔۔کہنے کے لیے کچھ تھا بھی تو نہیں۔۔۔

اس کے سامنے ہی روتی ہوئی ی۔۔۔اپنا پرس اٹھا کر۔۔۔کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ Time Square پر پہنچ گئی تھی۔۔۔

وہاں معمول کے مطابق بہت رش تھا۔۔۔

روڈ کے کنارے پر مشہور سپر ہیروز کے کاسٹیوم پہنے کچھ لوگ کھڑے نظر آرہے تھے۔۔۔

صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا اس نے۔۔۔

شدید بھوک لگ رہی تھی۔۔۔

اپنے ارد گرد لوگوں کو تیزی سے جاتا ہوا دیکھنے لگی۔۔۔

ہر کسی کو اپنی منزل پر پہنچنے کی جلدی ہے۔۔۔وہ بیچارا کہاں جائے"
۔۔۔جس کی منزل ہی کھو گئی ہو۔۔۔اب میں کیا کرؤں؟؟۔۔۔کہاں جاؤں؟؟۔۔۔میرے پاس تو پیسے بھی زیادہ نہیں ہیں۔۔۔"وہ رنجیدہ لہجے میں بڑبڑاتی۔۔۔چلتی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

کے ایک پیزا شاپ کے آگے سے گزرنے لگی۔۔۔اس کا نام پڑھتے ہی قدم ازخود رکے۔۔۔

"99____cent Pizza-"--

ماضی کی یاد۔۔۔۔

تمھارا نیو یارک تو بہت مہنگا ہے۔۔۔میں تو وہاں آنے کے خواب ہی دیکھ سکتی ہوں بس۔۔۔"اس نے میل کی۔۔۔۔"

ایسا بھی کوئی ی مہنگا نہیں۔۔۔ہمارے یہاں 1$ کا پیزا آرام سے مل جاتا ہے۔۔۔وہ بھی بڑا مزے دار۔۔۔"مقابل نے مسکراتے ہوئے۔۔۔جواب دیا۔۔۔

۔۔۔1$ کا؟؟۔۔نہ کر یار۔۔۔واقعی؟؟۔۔۔۔"اس نے کبھی نیو یارک نہیں دیکھا تھا۔۔بس سنا تھا اس کے بارے میں اپنے ای سے۔۔۔۔۔۔اور جتنا سنتی تھی۔۔۔اتنا ہی یہ محسوس کرتی۔۔۔۔کے وہ امیروں کے رہنے کی جگہ ہے۔۔۔اس جیسی غریب کا وہاں کوئی ی کام نہیں۔۔۔۔

ہاں بالکل۔۔۔ کبھی آؤ گی تو ضرور کھلاؤں گا۔۔۔۔زیادہ دور نہیں ہے" مشہور اور کافی پرانی ہے۔۔۔تم کھا کر cent pizza شاپ۔۔۔_99 دیکھنا۔۔۔مجھے یقین ہے تمھیں پسند آئے گا۔۔۔"اس کی میل پڑھ۔۔۔وہ استہزائی یہ انداز میں مسکرادی تھی۔۔۔۔

کیونکے اس کے نزدیک وہ کہاں جاسکتی تھی نیو یارک جیسے شہر۔۔۔۔

حال۔۔۔۔

اس شاپ کو دیکھتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے کا دل کیا۔۔۔۔

دیکھوای۔۔۔میں آگ ئی۔۔۔۔آج میں اس شاپ کے سامنے کھڑی"
ہوں۔۔۔لیکن تم تو کہیں نہیں۔۔۔۔تم نے اپنا کوئی ی وعدہ وفانہ
کیا۔۔۔۔مجھے بیچ رستے میں تنہا چھوڑ گ ئی ے۔۔۔دیکھو۔۔۔۔لوگ مجھے
کیسے اپنے مفاد کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔۔۔۔تمھارے اور میرے شہر
میں ایک چیز تو بالکل کو من ہے۔۔۔تمھارے شہر کے لوگ بھی مفاد
پرست ہیں اور میرے بھی۔۔۔۔تم ساتھ نہ صحیح۔۔۔۔مگر یہاں آکر یہ
"پیزا کھائے بغیر نہیں جاؤں گی۔۔۔

وہ شاپ میں اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے داخل ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

اس نے $1 کا پیزا لیا۔۔۔جو ایک ہی پیس ملا تھا۔۔۔

بہت سارے فلیور تھے۔۔۔اس نے چیس والا لیا۔۔۔اور لے کر کھاتی ہوئی باہر نکل آئی۔۔۔

کب سوچا تھا کے تمھارے شہر آکر پیزا کھاؤں گی۔۔۔مگر یہ بھی تو نہیں" سوچا تھا کے یہاں آکر بھی تنہا ہی رہ جاؤں گی۔۔۔" وہ پیزا کھاتے ہوئے۔۔۔۔شدتِ غم سے رونے لگی۔۔۔

پہلے شہریار نے اپنی بیماری چھپانے کے لیے اسے نکاح میں باندھا۔۔۔اور اب زین نے فہد سے دور رکھنے کے لیے۔۔۔۔

یقیناوہ یہ سب اپنی خالہ کے کہنے پر کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی زین کب تک اسے اپنے ساتھ اس زبردستی کی شادی میں قید رکھنے والا ہے۔۔۔

وہ ابھی انہی سوچوں میں گم سم۔۔۔ بینچ پر بیٹھی تھی۔۔۔کے اس کا پرس میں موجود سیل رنگ ہونے لگا۔۔۔۔

اگر تھک گ ئی ہو چلتے چلتے۔۔۔تو گھر واپس چلیں۔۔ بھوک لگی ہے" مجھے۔۔۔اتنے سے پیزا سے میرا پیٹ نہیں بھرا۔۔۔" سیل پر زین کا نام چمکتا دیکھ۔۔۔پہلے تو کچھ دیر سوچتی رہی کے کال ریسیو کرے یا نہیں۔۔۔پھر ناجانے دل میں کیا سمائی ی۔۔۔کال ریسیو کر لی۔۔۔

دوسری جانب سے جو جملے نرمی سے ادا ہوئے۔۔۔وہ بتانے کے لیے لافی تھے۔۔۔کے پرچھائی ی کی طرح ہر لمحہ ساتھ ہے اس کے۔۔۔۔

بغیر کوئی ی جواب کے۔۔۔کال منقطع کر دی۔۔۔۔

اس لمحے دل چاہا اپنی ماں سے بات کرئے۔۔۔انھیں بتائے۔۔۔کے یہاں کے لوگ بھی وہاں سے منفرد نہیں ہیں۔۔۔انھیں بتائی ے۔۔۔۔کیسے صبیحہ بیگم نے اپنے بیٹے سے دور رکھنے کے لیے اسے نیو یارک بھیجا۔۔۔اور جس لالچ کے زیرِ اثر بھیجا وہ جاب بھی نہ دی۔۔۔۔جب واپس جانے لگی اس ملک کو چھوڑ کر۔۔۔تو ان کی بہن نے ایمو شنلی بلیک میل کر کے روک لیا۔۔۔ مگر جاب دینے کے بجائے۔۔۔اپنے ڈرائی یور کے بیٹے سے جوس میں نشہ آور چیز ملوادی۔۔۔اور جب صبح ہوش بحال ہوئے۔۔۔تو معلوم ہوا۔۔اب اریبہ سے۔۔۔ مسز زین بن چکی ہے۔۔۔۔

لیکن یہ سوچ کر اپنی والدہ کے نمبر پر کلک کرتے کرتے رکی۔۔۔کے وہ بہت دور ہیں۔۔۔سوائے پریشان ہونے کے وہ بیچاری کیا کر سکتی ہیں۔۔۔

سیل بے دلی سے اپنے پرس میں ڈالتے ہوئے۔۔۔وہ پھر اٹھ کر چلنے لگی۔۔۔۔

جیسے جیسے رات اپنی تاریکی پھیلا رہی تھی۔۔۔ویسے ویسے سردی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

روڈ پر پیلے رنگ کی ٹیکسیاں راج کرتی نظر آ رہی تھیں۔۔۔

اریبہ۔۔۔"وہ ابھی چل ہی رہی تھی۔۔۔کے ایک پیلے رنگ کی ٹیکسی" میں سے کسی نے اس کا نام پکارا۔۔۔

وہ مڑی۔۔۔تو حیرت سے آنکھیں بڑی ہوئی یں۔۔۔

جبکے دوسری جانب۔۔۔ ٹیکسی کی کھڑکی سے منہ نکالے لڑکے کا چہرہ ۔۔۔اسے دیکھتے ہی کھل اٹھا تھا۔۔۔۔

فہد۔۔۔" بے ساختہ منہ سے نکلا۔۔۔"

وہ دیوانا وار تیزی سے ٹیکسی کا ڈور کھول کر۔۔۔بھاگتا ہوا اس کی جانب آیا۔۔۔۔

ابھی وہ اسے حیرت سے دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے مقابل پُر جوش انداز میں اس کے گلے آلگا۔۔۔۔

ان دونوں کو یوں گلے لگے دیکھ۔۔۔پیچھے کھڑے نوجوان کا دل۔۔۔۔جل کر خاک ہوا۔۔۔۔

بمشکل اپنے غصے کو ضبط کر۔۔۔اپنی مٹھیاں بھینچنے لگا۔۔۔۔

ناجانے کیوں یہ منظر دیکھ۔۔۔آنکھوں میں از خود نمی اتر آئی ی۔۔۔

فہد اپنی خوشی میں اتنا مسرور تھا۔۔۔کے اس نے اریبہ کے نازک وجود کو زمین سے اٹھا دیا۔۔۔۔

آئی ی لویو۔۔۔میں بہت پیار کرتا ہوں تم سے۔۔۔اور اس بار میں "
۔۔۔"ابھی وہ اس کے کان کے پاس منہ لا کر اپنی محبت کا اظہار کر ہی رہا
تھا۔۔۔کے پیچھے سے آواز آئی ی۔۔۔

اِسے نیچے اتارو۔۔۔"خاصہ سختی سے حکمانہ انداز میں اس خوبرو نوجوان "
نے کہا۔۔۔

او۔۔۔سوری۔۔۔میں نے تو تمھیں دیکھا ہی نہیں۔۔"وہ اپنی خوشی "
میں اتنا بد مست تھا کے زین کا بدلا رویہ اور سرخ انگارے بھری آنکھیں
۔۔۔اسے محسوس ہی نہ ہوئی یں۔۔۔

اس نازک وجود کو نیچے اتار کر۔۔۔وہ مسکراتا ہوا زین کے گلے لگا۔۔۔۔

جبکے زین کی نگاہیں اس لڑکی پر ٹکی تھیں۔۔۔۔

اس کی نگاہیں اریبہ کو مجبور کر رہی تھیں اپنا آپ مجرم تصور کرنے پر۔۔۔۔

وہ گلٹی سی کیفیت میں مبتلا ہوئی ی۔۔ جیسے کوئی ی چوری کرتی پکڑئی ی گ ئی ہو۔۔۔۔

میں نے تمھیں بتایا تھا ناں کے میں آرہا ہوں۔۔۔ پھر کسی کو لینے کیوں" نہیں بھیجا؟؟" فہد نے گلے سے ہٹتے ہی دوستانہ انداز میں شکوہ کیا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی اریبہ کا شک یقین میں بدلا۔۔۔ کے زین نے اس سے شادی صرف اسے فہد سے دور رکھنے کے لیے کی ہے۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔سوری۔۔ذہن سے نکل گیا تھا۔۔۔"وہ نظریں چوراتے ہوئے"
۔۔۔دھیمے سے رسمی معذرت کرنے لگا۔۔۔

اب آرام سے بیٹھو یہاں۔۔۔اور کھانا کھاؤ۔۔۔۔"فہد کو آگ بگولہ ہوتا" دیکھ کر بھی۔۔۔اَن دیکھا کرتا۔۔اسی کے پاس لا کر۔۔۔۔اریبہ کو۔۔۔اپنے کندھے سے بڑی احتیاط کے ساتھ اتارا۔۔۔۔

پھر اس کے لیے اپنی سیٹ کے برابر والی چی ئی رکھسکاتے ہوئے۔۔۔نرمی سے۔۔ مگر حاکمانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

اریبہ سب کے منہ کھلے دیکھ۔۔۔شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔۔اس میں مزید طاقت وہمت نہیں تھی زین سے لڑنے کی۔۔۔

سر پھرا کہیں کا۔۔۔"وہ منہ ہی منہ بڑبڑاتی ابھی اپنی جگہ پر بیٹھنے ہی لگی" تھی۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی زین؟؟۔۔۔"فہد غصے سے پاگل ہو کر۔۔۔زین پر" دھاڑا۔۔۔

کون نہیں جانتا تھا اریبہ کے لیے فہد کے جنون کو۔۔۔

بشری بیگم فورا کھڑی ہوئی یں۔۔۔ساتھ ساتھ عمر بھی۔۔۔

اس خوف سے کے دونوں آپس میں دست و گریباں نہ ہو جائی یں۔۔۔

دونوں ہی بچپن سے ضدی مزاجیت کے مالک اور شدید اڑیل تھے۔۔۔۔وہ الگ بات ہے فہد غصے میں اپنا آپا کھو دیتا تھا۔۔جبکے ذہن کو اپنی فیلنگس کنٹرول کرنا اور دوسرے کو اکسانا باخوبی آتا۔۔۔۔

کیا؟؟"وہ خاصہ انجان لہجے میں۔۔۔فہد کی جانب دیکھ۔۔۔۔"

تم اریبہ کو اس طرح اٹھا کر کیوں لائے؟؟"وہ ابرو اچکا کر۔۔۔بپھر کر اس" کے قریب آتے ہوئے۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

ریلیکس۔۔۔۔فہد۔۔۔میں بات کرتی ہوں۔۔۔"بشری بیگم فورا زین" کے آگے آتے ہوئے۔۔۔فہد کو دیکھ نرمی سے بولیں۔۔۔

زین تم اریبہ کو اس طرح کیوں اٹھا کر لائے ؟؟۔۔۔"اس بار بشری بیگم "
اس کی جانب رخ کر۔۔۔پریشان لہجے میں پوچھنے لگیں۔۔۔۔

فہد اپنی خالہ کو بیچ میں آتا دیکھ۔۔ہلکا سہ جھما۔۔۔

میں تو بلانے گیا تھا۔۔۔ مگر شرافت سے آنے کے لیے تیار ہی نہ "
تھی۔۔۔میں نے کہا۔۔۔اگر نہیں چلو گی تو اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔ میم
نہیں مانی تو میں اٹھا کر لے آیا۔۔اس میں اتنا لال پیلا ہونے والی کیا بات
ہے ؟؟"ڈائی ننگ ٹیبل کا ماحول شدید گرما گرمی کا ہو گیا تھا۔۔۔

اس کے باوجود۔۔۔مجال ہے اُس اللہ کے بندے کے لہجے میں ذرا بھی
سنجیدگی آئی ہو۔۔۔

وہ بلا کا لاپرواہ تھا؟؟۔۔۔یا اس وقت بن رہا تھا؟؟۔۔۔۔اریبہ سمجھ نہیں پائی ی۔۔۔۔

حال تو یہ تھا۔۔۔۔کے کسی کی نہ بھی پتتی ہو۔۔تو بھی وہ لڑکا اپنے لاپرواہ و ٹھنڈے لہجے سے تپادے۔۔۔

پانی میں آگ لگادے۔۔۔کچھ ایسا نرالا مزاج تھا اس کا۔۔۔۔

لڑکیوں کو پاکستان میں اس طرح نہیں اٹھاتے۔۔۔"فہد کے تن بدن میں" آگ بھڑک اٹھی تھی اس کا لاپرواہ سہ جواب سن۔۔۔

کیسے وہ اس کی اریبہ کو چھو سکتا تھا؟؟۔۔۔یہ علم میں ہونے کے باوجود کے کتنی محبت کرتا ہے اس سے وہ۔۔۔۔

ابھی وہ آگ بگولہ ہو کر۔۔۔اپنی زبان میں صحیح طرح سمجھانے آگے بڑھا ہی تھا۔۔۔کے عمر نے پیچھے سے اس کے وجود کو جکڑا۔۔۔

جبکے بشری بیگم ڈپٹنے والے لہجے میں تیزی سے زین کو گھوری سے نوازتے ہوئے بولیں۔۔۔

"اوکے۔۔۔"ابھی بھی لہجے میں ذرہ برابر کوئی ی فرق نہ تھا۔۔۔آرام سے منہ بسور کر کہتے ہوئے۔۔۔اپنی چی ئی رکھسکانے لگا۔۔۔

"وہ مجھے چھوڑئی یں عمر برو۔۔۔میں اسے ٹھیک طرح سمجھاتا ہوں۔۔۔"اپنی پوری طاقت لگا رہا تھا خود کو آزاد کرانے میں۔۔۔

بیٹا ریلیکس۔۔۔میں نے کہ دیا ہے اسے۔۔۔وہ اب ایسا کبھی نہیں کرے گا۔۔"بشری بیگم بڑی محبت سے فہد کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔

چلو۔۔۔میرے ساتھ باہر چلو۔۔۔ابھی تم غصے میں ہو۔۔۔"عمرو" بشری بیگم بڑی مشکل سے اس غصیلے شیر کو وہاں سے لے کر گ ئ ے۔۔۔

زین نہایت آرام سے بیٹھ کر۔۔۔اپنی پیلٹ میں کھانا نکالنے لگا۔۔۔۔

اریبہ و باقی موجود تمام افراد اسے بے یقینی سے تک رہے تھے۔۔۔۔

وہ تو ایسے مزے سے کھانا کھانے لگا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔

مجھے کھاتے ہوئے دیکھ کر پیٹ بھرنے کا ارادہ ہے کیا؟؟۔۔۔چلو۔۔۔آ کر" کھانا شروع کرؤ۔۔۔"اس کے لیے پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے۔۔۔سخت مہری سے گویا ہوا۔۔۔

برو۔۔۔کیا کر رہے ہو؟؟۔۔اور کیوں؟؟۔۔۔"مہرین مزید اور خاموش" نہ رہ سکی۔۔۔ابرو اچکا کر۔۔۔الجھی نگاہ سے تکتے ہوئے پوچھ اٹھی۔۔۔

اب تم مت شروع ہو جانا۔۔۔"وہ بے زاری سے کہتا ہوا۔۔۔غصے سے" گردن موڑ کر۔۔۔اریبہ کو گھورنے لگا۔۔۔

"بیٹھ کیوں نہیں رہی ہو؟؟۔۔۔"

وہ بغیر کوئی جواب دیے۔۔۔دانت پیستے ہوئی۔۔۔جانے لگی۔۔۔

کہاں؟؟"اس نے تیزی سے کلائی ی تھامی۔۔۔۔"

"ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔اتنا تماشہ بنا کر سکون نہیں ملا تمھیں۔۔۔"

زین کو کیا مل رہا تھا یہ سب کر کے؟؟۔۔۔وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔۔مگر اتنا ضرور سمجھ آگیا تھا کے اب اگر وہ مزید ان دونوں کزنز کی موجودگی میں یہاں رہی۔۔۔تو سوائے روز کے تماشوں کے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔

عجیب پاگل انسان ہو تم۔۔۔کہ کہ کر تھک گ ئی ہوں فہد سے کوئی ی" تعلق نہیں ہے میرا۔۔۔پھر بھی میرے پیچھے پڑے ہو۔۔۔اب ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔"وہ خاصہ جھنجھلا کر دھاڑئی ی۔۔۔تو مقابل نے ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

وہ تیزی سے واپس سیڑھیاں چڑھ گئی تھی۔۔۔۔

میرا تو پیٹ بھر گیا۔۔۔"انا اپنے بیٹے کو لے کر۔۔۔منہ بسورتی۔۔۔" اعلانیہ کہتی ہوئی ی۔۔اٹھ کر چلی گ ئی۔۔۔جبکے مہرین ابھی بھی اسے الجھی نگاہ سے تک رہی تھی۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔۔تم بھی جا سکتی ہو۔۔۔نو پرو بلم۔۔۔"وہ دونوں کندھے" اچکا کر۔۔۔لاپرواہی سے بولا۔۔۔

طبیعت خراب ہے کیا آپ کی؟۔۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔"

ہمم۔۔۔۔۔۔یہ کیا ناں صحیح سوال۔۔۔"مقابل مسکرا کر۔۔۔"

تو جواب دیں۔۔۔"وہ تیزی سے بولی۔۔"

نہیں پتا۔۔۔"مقابل لاعملی میں کندھے اچکا کر۔۔۔"

یہ کیسا جواب ہوا؟؟۔۔۔۔"وہ مزید کنفیوز ہوئی ی۔۔۔"

جیسی حالت ہے اس وقت میری۔۔۔ سمجھ ہی نہیں آرہا۔۔۔کہانی کا ہیرو" ہوں یا ولن"وہ اپنی پیشانی مسلتے۔۔۔۔دانت پیستا ہوا۔۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

کہانی؟؟۔۔۔کون سی کہانی؟؟۔۔۔کس کا ہیرو بننے کی چاہ ہے؟"پے در" پے سوالات کا ہجوم لگا۔۔۔۔

تم سے کس نے کہا کے مجھے ہیرو بننے کی چاہ ہے ؟۔۔۔"اس نے اپنی" ٹھوڑی کھوجاتے ہوئے۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔سوچنے والے انداز میں استفسار کیا۔۔۔

ابھی تو آپ نے کہا۔۔۔"دوبدو جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔" "

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔"وہ ہاتھ میں پکڑا چمچہ پلیٹ میں چھوڑ" "کر۔۔۔اپنی چی ئی رسے ٹیک لگا کر۔۔۔مفاہمانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے گویا ہوا۔۔۔

اب آپ خواہ مخواہ میرا سر گھوما رہے ہیں۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا کچھ" "بھی۔۔۔پلیز تھوڑا آسان لفظوں میں بتادیں چاہتے کیا ہیں آپ؟؟"عقل

کے گھوڑے ہار مان چکے تھے اس لڑکی کے۔۔۔مقابل الجھائے چلا جا رہا تھا۔۔۔آخر میں ہار ماننے والے لہجے میں کہا۔۔۔۔

خوش دیکھنا۔۔۔۔"گمبھیر لہجے میں سوچتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔"

کسے؟؟۔۔اریبہ کو؟؟"اندازہ لگاتے ہوئے۔۔۔"

نہیں۔۔۔اپنے دل کو۔۔۔"وہ سپاٹ لہجے میں کہ کر۔۔۔اٹھ کر چلا گیا" تھا۔۔۔

افف۔۔۔۔پوری دنیا کی ساری لڑکیاں چھوڑ کر فہد بروکی منگیتر ہی پسند" آنی تھی۔۔۔حد ہے۔۔۔۔بیچاری اریبہ۔۔۔۔"وہ اریبہ کے لیے اپنے دل میں ہمدردی پا رہی تھی۔۔۔

کیونکے کون نہیں جانتا تھاان دو مغرور وضدی شہزادوں کی لڑائی ی میں پیسنا اس بیچاری غریب لڑکی کو ہی تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ روتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔اندر سے دروازہ لاک کر لیا۔۔۔ڈر جو لاحق تھا کے کہیں پھر سے نا آجائے وہ ستمگر۔۔۔۔

جس نے ٹھیک ٹھاک تماشہ بنادیا ہے اس کا۔۔۔۔

سوچا تھا اب کبھی ای سے بات نہیں کرئے گی۔۔۔لیکن اس لمحے وہ خود کو شدید تنہا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ چاہ کر بھی خود پر جبر نہ رکھ سکی۔۔۔

اپنے سیل لے کر۔۔۔بیڈ پر بیٹھی۔۔۔

مجھے نفرت ہے تم سے۔۔۔۔کاش میں نے واقعی وہ میک۔ بک کچرے میں" پھینک دیا ہوتا۔۔۔تو آج میں اس پردیس میں کسی انجان شخص کی قید میں نہ ہوتی۔۔۔مبارک ہو تمھیں۔۔۔تمھاری انا جیت گ ئی۔۔۔مجھ سے غلطی ہوئی ی میں نے مانا۔۔۔میں معافی مانگنے اتنی دور پردیس تک چلی آئی ی۔۔۔اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ۔۔۔مگر۔۔۔تمھیں تو ہم کہاں عزیز تھے؟؟۔۔۔تمھیں تو اپنی انا پیاری تھی۔۔۔تم نہیں آئے۔۔۔۔بار بار کہا کے ایک بار مل لو۔۔۔مگر تم نہیں آئے۔۔۔۔پتا ہے۔۔۔۔فہد کے کزن نے دھوکے سے شادی کرلی ہے مجھ سے۔۔۔۔۔۔"بس اتنا ٹائی پ کرنے

کے بعد۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔اس کے آنسوؤں کے سبب اسکرین دھندلی نظر آنے لگی تھی۔۔۔

اس نے روتے ہوئے۔۔۔ای میل سینڈ کر دی۔۔۔۔

ابھی وہ رو ہی رہی تھی۔۔۔کے میل کا نوٹیفیکشن ملا۔۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے تو یقین نہ آیا کے اس نے واقعی ریپلائے دیا ہے۔۔۔۔

اپنے آنسو تیزی سے پونچھتے ہوئے۔۔۔ میل پر کلک کیا۔۔۔۔

مبارک ہو☺"اس کا جواب پڑھ۔۔۔خون کھول اٹھا تھا۔۔۔ساتھ" ساتھ مسکراتا ہوا اس کا بھیجا ایموجی۔۔۔مزید تن بدن میں آگ لگاتا معلوم ہوا۔۔۔۔

شاید تم نے ٹھیک طرح میل نہیں پڑھی میری۔۔۔۔میں نے" کہا۔۔۔دھوکے سے شادی کی ہے اس نے مجھ سے۔۔۔"اس نے تپ کر تیزی سے میل کی۔۔۔۔

پڑھ لی ہے۔۔۔۔۔مبارکباد نہ دوں تو اور کیا بولوں؟؟۔۔۔"اس کی میل" پڑھ کر گمان ہوا جیسے وہ اسے زبردستی مجبور کر رہی ہو خود سے بات کرنے پر۔۔۔۔

شدید تذلیل محسوس ہوئی ی۔۔۔اپنی اور اپنی محبت کی۔۔۔۔

سوری۔۔۔آپ کو سوتے ہوئے تنگ کیا۔۔۔گڈ نائی ٹ۔۔۔"دانت" پیستے ہوئے۔۔اجنبی و غیر لہجے میں جواب دے کر۔۔۔سیل زور سے بیڈ پر پھینک دیا۔۔۔۔

شاید زین صحیح کہتا ہے۔۔۔میں پاگل و بے وقوف ہوں۔۔۔جو ایک میل" کرنے والے کے پیچھے اتنی دور چلی آئی ی۔۔۔ٹھیک ہو رہا ہے پھر تو میرے ساتھ۔۔۔اسی قابل ہوں میں۔۔۔"وہ اپنا سر پکڑے۔۔۔خود کو ملامتیں کرنے لگی۔۔۔اور کر بھی کیا سکتی تھی وہ۔۔۔۔

بہت دیر بیٹھ کر رونے کے بعد۔۔۔خیال آیا کے واپس اپنے گھر لوٹ جائے۔۔۔

ورنہ زین وفہد دونوں ہی اسے جینے نہیں دیں گے۔۔۔۔

divorce واپس جانے کے لیے ضرورت تھی کے زین سے لے۔۔۔ورنہ۔۔۔اپنے گھر جا کر اپنے والدین کو کیا بولے گی۔۔۔کے ایک ایسے شخص کی قانونا بیوی بن گ ئی ہے جو کوئی ی جذباتی یا دلی لگاؤ نہیں رکھتا اس سے۔۔۔نہ ہی کبھی لینے آئے گا۔۔۔۔نہ ہی کبھی اپنی بیوی کا درجہ دے گا۔۔۔اس نے تو فقط یہ شادی اپنے کزن سے دور رکھوانے کے لیے کی ہے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ بیڈ پر لیٹے۔۔۔اپنے سیل کی اسکرین خالی ذہن کے ساتھ تک رہا تھا ۔۔۔کے اچانک دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔

اٹھ کر۔۔۔دروازہ کھولا۔۔۔تو سامنے ہی وہ حسین دلربا۔۔۔نیم شہد رنگ آنکھوں میں سرخ ڈوریں سجائے نظر آئی ی۔۔۔

اس کی ناک اس قدر سرخ تھی۔۔۔۔کے دیکھنے والا با آسانی بتا سکتا تھا کے وہ رو کر آئی ی ہے۔۔۔۔

مگر عجیب بات یہ تھی کے اریبہ نے جب مقابل کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔تو اس کی آنکھوں کا حال بھی زیادہ جدا نہ تھا۔۔۔۔

کوئی ی کام تھا؟''سخت مہری سے ابرو اچکا کر سوال کیا۔۔۔۔''

ہاں۔۔۔ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"گمان تھا۔۔۔کے جواب سنتے ہی"
دروازہ کھول کر راہ ہموار کرے گا۔۔ مگر۔۔۔ایسا نہ ہوا۔۔۔

تو کرؤ۔۔۔ سن رہا ہوں۔۔۔"نہایت کرختگی سے گویا ہوا۔۔۔ مگر اس"
کے لیے اپنے کمرے کا دروازہ نہ کھولا۔۔۔۔

یوں دروازے پر کھڑے ہو کر؟؟؟" وہ بگڑ کر بول اٹھی۔۔۔۔"

اریبہ بات کرنی ہے تو کرؤ۔۔۔ورنہ جاؤ۔۔۔مجھے نیند آ رہی"
ہے۔۔۔"دنیا جہاں کی بے زاری چہرے پر سجائے۔۔۔ جھنجھلاہٹ بھرے
لہجے میں بولا۔۔۔۔

اندر کیوں نہیں آنے دے رہے تم مجھے؟؟۔۔۔"اسے سمجھ نہیں" آیا۔۔۔وہ اسے اپنے کمرے میں کیوں نہیں آنے دے رہا تھا۔۔۔۔

میری مرضی۔۔۔ابھی اتنا اعتبار نہیں تم پر۔۔۔۔کے اپنے کمرے میں" آنے دوں۔۔۔"اس کے سخت لہجے میں کہتے ہی۔۔۔وہ غصے سے تلملا اٹھی۔۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔۔ تمھیں لگتا ہے میں کوئی ی چور ہوں؟؟"

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔۔"وہ بھولے پن سے بولا۔۔۔۔"

تو کیا مطلب تھا اس بات کا؟؟۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔۔"

تم جس کام سے آئی ی تھی وہ بولو۔۔۔۔"وہ جھنجلا کر۔۔۔اسے اصل" موضوع کی جانب لایا۔۔۔۔۔۔

میں واپس جانا چاہتی ہوں اپنے گھر۔۔۔۔"اس سے بحث کرنے کا کوئی ی" فائی دہ نہ تھا۔۔۔اس لیے وہ مجبورا دروازے پر کھڑے ہو کر ہی آنے کی وجہ بیان کرنے لگی۔۔۔۔

کتنے دنوں کے لیے؟؟؟"اس کا اگلا سوال اریبہ کی توقع کے بالکل بر خلاف" تھا۔۔۔۔

میں بھلا واپس کیوں آنے لگی؟؟؟۔۔"وہ چڑ کر۔۔۔تیزی سے بولی۔۔۔۔"

کیونکے بیوی ہو میری۔۔۔"اس نے کمرے سے باہر نکل کر۔۔۔پہلے" کمرے کا دروازہ بند کیا۔۔۔۔

پھر اس کے بالکل روبرو کھڑے ہو کر۔۔۔دونوں ہاتھ فولٹ کر سینے پر باندھتے ہوئے۔۔۔خاصہ یاد دہانی کرانے والے لہجے میں۔۔۔حق جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اس لڑکی نے یہی محسوس کیا۔۔۔کے وہ اسے اپنا کمرا دیکھنے تک نہیں دے رہا۔۔۔جو شدید ناگوار گزرا اسے۔۔۔

اووو۔۔۔بیوی؟؟۔۔۔۔تم مجھے اپنے کمرے میں داخل ہونا تو دور۔۔۔" دیکھنے تک کی اجازت نہیں دے رہے۔۔۔اور میں۔۔۔تمھارے لیے یہاں

واپس آؤں؟؟۔۔۔مزاق سمجھ رکھا ہے کیا تم نے مجھے؟؟۔۔۔"وہ خاصہ جزبز ہو کر۔۔۔طنزیہ لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

ان سب میں۔۔۔میرا کمرا بیچ میں کہاں سے آگیا؟"وہ نا سمجھی سے پوچھتے" ہوئے۔۔۔

اور کیوں نہیں آئے گا؟؟۔۔۔اگر میں بیوی ہوں تمھاری۔۔۔تو تمھاری" ہر چیز پر میرا حق ہے۔۔۔۔حتی کے تمھارے کمرے پر بھی۔۔۔۔"اچھا کھیل تھا اس ستمگر کا۔۔۔۔چٹ بھی اپنی پٹ بھی اپنی۔۔۔جب مرضی بیوی بنا کر قوانین کا پابند کر دیا۔۔۔اور جب دل چاہا ایسے منہ موڑ لیا جیسے جانتا تک نہیں۔۔۔۔

وہ اس کے سینے پر اپنی شہادت کی انگلی سے ٹھوکتے ہوئے۔۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

اس لڑکی نے اگر کا لفظ استعمال کیا تھا۔۔۔۔وہ نہیں جانتی یہ لفظ مقابل کو کس قدر چبھتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

اگر؟؟۔۔۔تم بیوی ہو میری۔۔۔۔اس میں کوئی ی اگر مگر کی گنجائی ش" باقی نہیں۔۔۔" مقابل اپنی انگلی اس کے سینے کے مقام سے ہٹاتی۔۔۔اِس سے قبل ہی۔۔۔وہ اس کی نازک کمر کے گرد اپنا ہاتھ حائی ل کر۔۔۔اس کے وجود کو اپنے قریب کر گیا۔۔۔۔

اچانک بڑھی اس نزدیکی کے سبب۔۔۔اس کی آنکھیں شاکڈ سے بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

وہ حق جتاتے ہوئے۔۔۔غرا کر۔۔۔قطعی انداز میں گویا ہوا۔۔۔

تمھیں میرے کمرے میں جانا ہے؟؟۔۔۔اوکے۔۔۔چلو۔۔۔۔مگر" ڈئیر۔۔۔ایک بات کلیر کرتا چلوں۔۔۔ایک بار تم اندر گئی یں۔۔۔تو تم میری۔۔۔۔پھر رونا مت۔۔۔یہ مت کہنا کے زبردستی کی۔۔۔کیونکے میری زندگی کوئی ی کھیل نہیں ہے۔۔۔جہاں تم اپنی مرضی سے آنا جانا کرتی رہو۔۔۔۔" وہ اس کے بردبار لہجے پر ساکت سی رہ گئی تھی۔۔۔۔

شدید جنون ابھرا تھا اس کی کرسٹل سی چمکتی بھوری آنکھوں میں۔۔۔۔

اس نے ایک ایک لفظ خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔۔

تو پھر چلیں؟۔۔۔"اریبہ کی آنکھوں میں خوف کے آثار نمایا"
تھے۔۔۔۔وہ کیسے ایک اجنبی کے ساتھ اپنی ازدواجی زندگی شروع کر سکتی
تھی۔۔۔۔وہ جانتی کتنا تھی اسے؟؟۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکان سجائے استفسار کیا۔۔۔۔

زین۔۔۔کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا؟؟۔۔۔تمھیں فہد سے دور" رکھنا ہے۔۔۔میں اپنے گھر واپس جاتو رہی
ہوں۔۔۔پھر۔۔۔آہہہ۔۔۔"اسے کوئی ی حق نہیں چاہیے تھا مقابل
سے۔۔۔۔صرف آزادی چاہیے تھی۔۔۔۔

نہ یہ ماحول اس کا تھا۔۔۔نہ یہ لوگ۔۔۔۔

اور جس کے پیچھے وہ اتنی دور آئی ی تھی۔۔۔وہ انا پرست شخص اسے سخت موجوں کی طغیانی میں تنہا۔۔۔بے درد سمندر کے حوالے کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ بس اپنی عزت بچا کر۔۔۔یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ بے بسی سے رو تو چہرہ بنائے۔۔۔۔روہانسہ لہجے میں بول ہی رہی تھی۔۔۔کے مقابل کی جکڑ اس کی نازک کمر پر مضبوط ہوئی ی۔۔۔جیسے بھینچا ہو خود میں۔۔۔۔

وہ تکلیف کے سبب بولتے بولتے کراہ اٹھی۔۔۔

بے وقوف سمجھتی ہو مجھے ؟؟۔۔۔ تمھیں واپس جانے دوں ؟؟۔۔۔کیا" میں نہیں جانتا تمھارے یہاں سے جاتے ہی۔۔۔ جس شخص سے تمھاری دوری قائم ہو گی۔۔۔وہ میں ہوں۔۔۔ فہد نہیں۔۔۔۔"آنکھوں میں شدید سرخی چھائی ی تھی۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے جز بز ہو کر بولا۔۔۔۔

زین۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی۔۔۔بے بسی کے سبب۔۔۔۔اس لڑکی کی" نیم شہد رنگ آنکھوں سے آنسو بہے۔۔۔

اچھا۔۔۔۔رومت۔۔۔"اس کے آنسو۔۔۔کمزور کر دیتے تھے" اسے۔۔۔۔کیوں ؟۔۔۔وہ نہیں جانتا۔۔۔۔

شدید غصہ بھی اس کے ایک آنسو کی تاب نہ لا سکا۔۔۔

فوراہی۔۔۔اپنی جنونی گرفت ڈھیلی کی۔۔

اس کے موتی جیسے آنسو۔۔۔اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کے پوروں سے صاف کرنے لگا۔۔

اس کے دونوں ہاتھوں کی چار چار انگلیاں مقابل کی زلفوں میں الجھی تھیں۔۔۔اور دونوں کے انگوٹھے۔۔۔اس کے گلابی رخسار پر۔۔۔۔

اپنے ذہن سے واپسی کا خیال نکال دو۔۔۔۔تم میرے پاس رہو" گی۔۔۔صرف میرے۔۔۔۔"اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی لگا کر۔۔۔۔نرمی سے سمجھانے والے انداز میں سرگوشی کی۔۔۔

اس لمحے وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی سانسوں کی مہک محسوس کر رہے تھے۔۔۔۔

زین نے جس مضبوط زنجیر سے اسے باندھا تھا۔۔۔اس کے بعد۔۔۔نہ تو وہ بھاگ سکتی تھی۔۔۔اور نہ ہی بھاگنے کا کوئی ی فائی دہ تھا۔۔۔۔

جب تک وہ ستمگر خود اسے اِس زبردستی کے رشتے سے آزاد نہ کر دے۔۔۔

زین ہم کمرے میں نہیں ہیں۔۔۔کسی نے دیکھ لیا تو۔۔"۔۔۔اس کی گرم" سانسیں۔۔۔مقابل کے دل کو بہکا رہی تھیں۔۔۔۔

وہ تیزی سے ہونٹوں پر جھکنے لگا۔۔۔۔۔

ابھی وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا۔۔۔اس سے قبل ہی۔۔۔مقابل نے اس کے عنابی ہونٹ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔ساتھ ساتھ دبی دبی آواز میں احتجاج کرنے لگی۔۔۔

اس کا ہاتھ جو ہونٹوں سے مس تھا۔۔۔وہ بڑی نرمی سے اپنے ایک ہاتھ سے پکڑ کر ہٹایا۔۔۔۔

اس کا مطلب اگر کوئی ی نہ دیکھے تو تم راضی ہو؟؟۔۔"اس کی آنکھیں" یک دم شوخی برسانے لگی تھیں۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی۔۔۔اریبہ کے گال سرخ پڑے۔۔۔۔

میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔"مقابل کی شوخ نگاہوں سے اپنی نگاہیں" ملانے کی تاب نہ تھی اس لڑکی میں۔۔۔ نظریں جھکا کر۔۔۔مدھم لہجے میں جواب دہ ہوئی ی۔۔۔۔

کچھ کھایا تم نے؟؟۔۔۔"اچانک کیے زین کے سوال نے اسے حیران" کیا۔۔۔۔

اس کی خوش گمانی تھی یا واقعی زین اس کی حد سے زیادہ فکر رکھتا تھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔اور نہ ہی بھوک ہے۔۔۔"

ہمم۔۔چلو۔۔۔میں تمھیں باہر لے چلتا ہوں۔۔۔بلکے نہیں۔۔۔باہر" بہت سردی ہے۔۔۔تم بیمار نہ پڑ جاؤ۔۔۔ایک کام کرتے ہیں۔۔۔میں

تمھیں ہمارے گھر کا کچن دیکھاتا ہوں۔۔۔"مسکراتے ہوئے کہ کر۔۔۔اس حسین دلربا کے ہاتھ کو چوما۔۔۔۔

اس کا نرم و گرم لمس اپنے ہاتھ کی پشت پر محسوس کر۔۔۔وہ تیزی سے اس کی قید سے اپنا ہاتھ آزاد کرانے لگی۔۔۔۔

جیسے کوئی ی کرنٹ لگا ہو اسے۔۔۔

جبکے اس کی ادا پر۔۔۔ سر نفی میں جھٹک کر۔۔۔بجائے ہاتھ چھوڑنے کے۔۔اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر۔۔۔۔اپنے ساتھ لے کر۔۔۔۔کچن کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔

کہاناں۔۔۔بھوک نہیں ہے مجھے۔۔۔"وہ احتجاجا بولی۔۔۔۔"

مگر مجھے ہے۔۔۔میرے لیے کچھ اچھا سہ بنادو۔۔۔"وہ آگے آگے چلتے" ہوئے۔۔۔نرمی سے بولا۔۔۔

تو اپنے شیف سے بنواؤ ناں۔۔۔میں کیوں بناؤں تمھارے لیے؟؟"وہ" منہ بسور کر۔۔۔اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔

کیونکے تم میری بیوی ہو۔۔اب چپ۔۔۔ورنہ تمھارے شور سے سب" اٹھ جائیں گے۔۔۔۔"وہ تیزی سے چلتے چلتے۔۔۔اس کا سوال سن ۔۔۔اچانک رکا۔۔۔۔

پھر اس کی جانب مڑ۔۔۔اپنی شہادت کی انگلی اس کے گلابی لبوں پر رکھی۔۔۔۔

اسکے ہاتھ کا لمس۔۔۔۔دل کی اسپیڈ بڑھا گیا تھا۔۔۔

اب وہ ستمگر نہ بھی کہتا۔۔۔تو بھی مجال نہ تھی کے کچھ بول سکے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

کچن میں لانے کے بعد۔۔۔اس نے سارے ملازمین کو باہر نکال دیا۔۔۔۔

اب یہ کچن تمھارا ہے۔۔۔۔جو چاہے بناؤ۔۔۔" وہ اسے شیف کا رکھا ہیڈ" سر پر پہناتے۔۔۔ مسکرا کر بولا۔۔۔

پہلی بار محسوس ہوا جیسے وہ سمجھتا ہو۔۔۔کے ان کے شیف کے بنیں کھانے وہ کھا نہیں پاتی۔۔۔۔

اس کی زبان کو نہیں بھاتے وہ۔۔۔۔

مگر پھر خیال آیا کے شاید کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہے۔۔۔۔وہ اجنبی نوجوان کیسے اس کے مزاج کو سمجھنے لگا۔۔۔۔

تم کیا کھاؤ گے ؟۔۔۔"وہ کچن کے سارے کیبنٹ ایک بعد ایک کھول کر" دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔

پیزا۔۔۔"بس پوچھنے کی دیر تھی فورا فرمائش حاضر ہوئی۔۔۔۔"

اس کی فرمائش سنتے ہی۔۔۔وہ تیزی سے پیچھے مڑ کر۔۔۔۔اسے کھوجی و ڈریمنگ نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔۔

ماضی کی یاد۔۔۔۔

پتا ہے آج میں نے بریانی پکائی ہے۔۔۔تم کھاؤ گے ؟؟"اس نے" مسکراتے میل کی۔۔۔

ضرور۔۔۔۔پارسل بھیج دو۔۔۔"دوسری جانب سے دوبدو مسکراتے" ہوئے جواب آیا۔۔۔

اچھا۔۔۔اگر کبھی تمھیں موقع ملے۔۔میرے ہاتھ سے بنوا کر کچھ کھانے" کا۔۔۔تو کیا کھانا پسند کرؤ گے ؟؟"نا جانے کیوں یہ سوال کر بیٹھی تھی وہ۔۔

پیزا۔۔۔ تمھیں تو پتا ہے مجھے اپنی مام کے ہاتھ کا پیزا بہت پسند" ہے۔۔۔ لیکن وہ ورکنگ وومین ہیں۔۔۔ بچپن میں بھی بہت ضد کر کے بنوایا کرتا تھا۔۔۔اب مجبوری سمجھنے لگا ہوں ان کی۔۔۔اس لیے ضد نہیں کرتا۔۔ کوئی ی لاڈ نہیں اٹھواتا۔۔۔ مگر۔۔۔ تم سے اپنے سارے لاڈ اٹھواؤں گا۔۔۔وقت بے وقت جب دل چاہے گا تم سے پیزا بنوا کر کھایا کرؤں گا۔۔۔" کبھی کبھار اس کی باتیں الجھا دیتیں تھیں۔۔۔۔

رشتے کو بھی۔۔۔جذبات کو بھی۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔ بھلا تم مجھ سے کیوں اپنے لاڈ اٹھوانے لگے؟؟۔۔" وہ الجھ" کر پوچھ اٹھی تھی۔۔۔۔

کیونکے تم دوست ہو میری۔۔۔اپنے لاڈ دوست سے بھی نہ ٹھواؤں"
۔۔۔تو کس سے اٹھواؤں؟؟"وہ خاصہ حق جتاتے ہوئے۔۔۔

ای۔۔۔دوست ہوں۔۔۔بیوی نہیں۔۔۔ایسے لاڈ بیوی اٹھاتی"
ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے لکھنے لگی۔۔۔۔

او۔۔۔تو بیوی بنالوں گا تمھیں۔۔۔اس میں کیا بڑی بات ہے؟؟۔۔۔"وہ"
لاپرواہی سے مسکراتے ہوئے جواب ٹائی پ کرنے لگا۔۔۔

وہ تصور کر چکا تھا۔۔۔کے یہ میل پڑھتے ہی۔۔۔اب وہ غرائے گی۔۔۔

ای۔۔۔۔۔۔"فوراہی توقع کے عین مطابق غراتا ہوا میل آیا۔۔۔"

"اچھا بابا۔۔۔سوری۔۔۔"وہ فوراہی جھم کر۔۔۔مسکراتے ہوئے معذرت کرنے لگا۔۔۔۔

حال۔۔۔۔۔

"کیاہوا؟؟۔۔۔ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟؟۔۔۔۔"اس کی متلاشی ،ڈریمنگ والجھی نظریں۔۔۔زین کو کنفیوز کر گ ئی یں تھیں۔۔۔وہ ابرو اچکا کر۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔"فوراسر نفی میں جھٹکتی۔۔۔واپس کیبنٹ کی جانب مڑ گ ئی۔۔۔۔

کون سہ فلیور پیو گی؟؟" وہ فریج کھولے کھڑا۔۔۔اس کی جانب دیکھتے" ہوئے۔۔۔پوچھنے لگا۔۔۔۔

آم کا۔۔۔۔"کام میں مصروف۔۔۔بغیر اس کی جانب دیکھے جواب" دیا۔۔۔۔

آم کا نہیں ہے۔۔۔تب ہی پوچھ رہا ہوں۔۔۔"اس کا جواب۔۔۔پھر" ایک شاکڈ کی طرح مقابل کے دماغ کو ہلا گیا۔۔۔

وہ اجنبی کیسے جانتا؟؟۔۔۔کے اسے آم کا جوس پسند ہے۔۔۔۔

میرے ساتھ اورنج کا ہی پی لو۔۔۔"اگر وہ نوجوان دیکھ لیتا کے اس لڑکی" کے چہرے کے تاثرات بدل رہے ہیں تو شاید کبھی بھی اورنج فلیور کو ترجیح نہ دیتا۔۔۔۔

یہ لو۔۔۔"جوس دو گلاسوں میں نکال کر۔۔۔ایک اپنے منہ سے" لگاتے۔۔۔دوسرا اس کی جانب لایا۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔"اس کے چہرے کو بغور تکتے ہوئے۔۔۔۔گلاس اس کے ہاتھ" سے لیا۔۔۔۔۔

زین کو بھی ای کی طرح اورنج جوس پسند تھا۔۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔۔

یہ کیسا اتفاق ہے؟؟۔۔۔"وہ جوس اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے۔۔۔دل" ہی دل بڑبڑائی۔۔۔۔

خوشبو تو بہت اچھی آرہی ہے۔۔۔"وہ اپنا کام کرتی رہی۔۔۔مقابل برابر" میں کھڑا۔۔۔ مسکرا مسکرا کر اسے تکتا رہا۔۔۔۔

ایک عجب ہی خوشی تھی اس کے چہرے پر۔۔۔۔

جب وہ پیزا گرم گرم پلیٹ میں سجانے لگی۔۔۔تو مقابل سے صبر نہ ہوا۔۔۔ تیزی سے ایک پیس نکال کر۔۔۔پہلا لقمہ لیا۔۔۔۔

بس لقمہ لینا تھا۔۔۔کے زبان جلی۔۔۔۔اور منہ سے دھوئے نکلنے لگے۔۔۔

ٹھنڈا تو ہونے دیتے۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کو پیزا واپس پلیٹ میں رکھ" کر۔۔۔اپنے منہ سے زبان نکال۔۔۔اپنے سیدھے ہاتھ کو تیز تیز ہلا کر۔۔۔ پنکھا بناتے۔۔۔ہوا کرتے دیکھ۔۔۔وہ حسین دلربا پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

بجائے اس کے ہاتھ سے گلاس لینے کے۔۔۔۔وہ اس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ جما کر۔۔۔اپنے لبوں تک لایا۔۔۔۔

ایک لمبا گھونٹ منہ میں بھرا تب جا کر زبان کو تھوڑا سکون آیا۔۔۔۔

مجھ سے صبر نہیں ہوا۔۔۔"وہ بے چارگی سے معصومانہ چہرہ بنائے گویا" ہوا۔۔۔

وہ تو نظر آ ہی رہا ہے۔۔۔"وہ زین۔۔جو اس لمحے اس کے سامنے" تھا۔۔۔وہ تو کوئی ی بچہ لگا۔۔جس پر شدت سے کسی کو بھی پیار آ جائے۔۔۔۔۔

۔جس زین کو وہ اب تک جانتی تھی اس سے تو بہت مختلف تھا وہ سامنے بیٹھا لڑکا۔۔۔۔۔۔۔

رک جاؤ۔۔۔ابھی بھی گرم ہے۔۔۔پھر منہ جل جائے گا ورنہ۔۔۔"وہ" باز نہیں آیا تھا۔۔۔زبان جل جانے کے باوجود۔۔۔اپنا پیس پھر سے اٹھانے لگا۔۔۔جس پر اریبہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے۔۔۔ڈپٹ بھرے لہجے میں روکا۔۔۔۔

اتنی سردی ہے۔۔۔ٹھنڈا ہو گیا ہو گا۔۔۔۔"وہ بہت بے صبرا سہ نظر" آیا۔۔۔پیس اٹھا کر۔۔۔تیزی سے کھانا شروع ہو گیا۔۔۔

زین کے چہرے سے اس لمحے خوشی کے جام بٹ رہے تھے۔۔۔۔

وہ بہت خوش ہو کر پیزا کھا رہا تھا۔۔۔۔

اِس قدر خوش۔۔۔کے اریبہ بجائے پیزا کھانے کے۔۔۔اسے الجھی نگاہ سے تک رہی تھی۔۔۔

تم تو ایسے کھا رہے ہو۔۔۔جیسے نا جانے کب سے خواہش لیے بیٹھے" ہو۔۔۔میرے ہاتھ سے پیزا بنوا کر کھانے کی۔۔۔"وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہ سکی۔۔۔اسے ٹوکنے سے۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔بس پیزا دیکھ کر۔۔۔میں ایسے ہی ایکسائی ٹڈ ہو جاتا" ہوں۔۔۔مجھے بہت پسند ہے۔۔۔خاص طور پر اپنی مام کے ہاتھ کا۔۔۔"اس کے ٹوکتے ہی۔۔۔وہ فوراً وجہ بیان کرنے لگا۔۔۔

آخری جملہ تھوڑا اداس لہجے میں کہا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی اریبہ کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

لگتا ہے نیویارک کے سارے ہی لڑکوں کو اپنی مام کے ہاتھ کا پیزا پسند ہوتا" ہے۔۔۔۔"اریبہ کی بات سن۔۔۔وہ کھاتے کھاتے رکا۔۔۔۔

مجھ میں کسی کو تلاش کر رہی ہو کیا؟"اس کی نگاہیں پڑھ چکا تھا وہ۔۔۔۔"

فوراہی اس کی چی ئی ر کو جھٹکے سے کھسکا کر۔۔اپنے بالکل قریب کیا۔۔۔۔

یوں جھٹکے سے قریب آنے کے سبب۔۔۔اس کے ہاتھ میں پکڑا پیزا گرتے گرتے بچا۔۔۔جبکے نیم شہد رنگ آنکھیں شاکڈ سے پھیلیں تھیں۔۔۔۔ساتھ ساتھ سر سے ہیڈ بھی اتر گیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لا کر۔۔۔۔چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔ایک ابرو اچکاتے ہوئے تفتیشی انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

نہ۔۔۔نہیں۔۔۔"اس کی قربت کے سبب۔۔۔زبان ساتھ چھوڑ رہی" تھی۔۔۔بمشکل ایک لفظ ادا کیا۔۔۔

پھر مجھے کیوں لگ رہا ہے؟؟۔۔۔"وہ سنجیدگی سے۔۔اس کی زلفوں میں" اپنی انگلیاں الجھاتے۔اپنے انگوٹھے کو اس کے رخسار پر نرمی سے مسلتے۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔پوچھنے لگا۔۔۔۔

اچانک ہی اریبہ کو شدید گرمی کا احساس ہونے لگا۔۔۔۔۔

بمشکل اپنا تھوک گلے میں نگلا۔۔۔۔

دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔ساتھ ساتھ گال و کان سرخ پڑنے لگے۔۔۔۔

پ۔۔۔پتان۔۔۔نہیں۔۔۔"اٹک اٹک کر جواب دیا۔۔۔"

ویسے۔۔۔اگر ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔تو مجھے بتادو۔۔۔۔۔بلکے کیوں ناں آج" پوری رات میں مدد کروں تمھاری۔۔۔اس شخص کو مجھ میں تلاش کرنے میں۔۔۔نہ ملے تو تمھارا نصیب۔۔۔مل جائے تو میری خوش قسمتی۔۔۔۔اچھا ہے اِسی بہانے جو حقوق ابھی تک ایک دوسرے کے ادا نہیں ک ئی یے ہیں وہ بھی ادا ہو جائی یں گے اور مجھ جیسے شدید کنوارے کا بھی کچھ فائی دہ ہو جائے گا۔۔۔۔"اس کی آنکھوں سے جو شوخی جھلک رہی تھی یقیناوہ مقابل کا دل ہلا دینے کے لیے کافی تھی۔۔۔۔وہ ذو معنی انداز میں ۔۔اس کے لبوں کے قریب اپنے عنابی ہونٹ لا کر۔۔۔۔بھرائی ی بھرائی ی آواز میں گویا ہوا۔۔۔

سفید رنگ کی ڈھیلی ڈھالی ٹی۔شرٹ و پاچامے میں ملبوس اس حسین لڑکے کی پیاسی نگاہیں اس کے یاقوت نما سرخ ہونٹوں پر ٹکی تھیں۔۔۔

زین۔"۔۔۔وہ برہم ہو کر۔۔۔۔اپنے دونوں ہاتھ سے۔۔۔اسکے سینے کو"
خود سے دور دھکیلتی۔۔۔ تیزی سے کھڑی ہوئی ی۔۔۔

کیا؟؟۔۔"وہ انجان بنتے ہوئے۔۔۔۔"

اچھا یہ ختم تو کرتی جاؤ۔۔۔"اس کی غراہٹ بھری آنکھوں کو سمجھ کر بھی"
انجان بنتے۔۔۔اسے جاتا دیکھ۔۔۔۔ پیچھے سے آواز لگا کر کہا۔۔۔

اب ایسا بھی کیا کہ دیا میں نے؟؟؟"وہ بغیر جواب دیے۔۔۔کچن سے جز بز"
ہوتی۔۔۔۔نکل گ ئی تھی۔۔۔جبکے وہ پیزا کا لقمہ لیتے
ہوئے۔۔۔۔اسمارٹ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔ معصومیت سے
کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اپنے کمرے کے دروازے پر فہد کو پہلے سے کھڑا پا کر۔۔۔اس نے اپنا سر پکڑا تھا۔۔۔

یہ دونوں کزنز مجھے پاگل کر دیں گے۔۔۔۔ایک سے اتنی مشکل سے پیچھا" چھڑوا کر آئی ی ہوں۔۔۔اور دوسرا سامنے کھڑا ہے۔۔۔۔۔۔" وہ منہ بسورتی کہتی ہوئی ی اپنے کمرے کی جانب آئی ی۔۔۔

تم باہر اس وقت کیا کر رہی ہو؟؟۔۔"اس حسین دلربا پر نظر پڑتے" ہی۔۔۔تیزی سے تفتیشی انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

تم۔سے کوئی ی مطلب نہیں۔۔۔بلکے پوچھنا تو مجھے چاہیے۔۔۔اس وقت" تم میرے کمرے کے دروازے پر کیوں کھڑے ہو؟؟"وہ پلٹ کر۔۔۔اسی کی طرز میں پوچھنے لگی۔۔۔

کیونکے بہت ضروری بات کرنی تھی۔۔۔"وہ گمبھیر لہجے میں۔۔۔کہتا" ہوا۔۔۔اس کے قریب آیا۔۔۔

بولو۔۔۔"وہ خاصہ بے زار والا چہرہ بنائے۔۔۔دونوں کے درمیان کا" فاصلہ برقرار رکھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

اندر بیٹھ کر بات کریں؟؟۔۔۔"دروازے پر کھڑے ہو کر بات کرنا اسے" ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ذرا الجکدار لہجے میں پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔یہ وقت مناسب نہیں۔۔تم صبح آکر بات کر لینا۔۔۔"وہ" سنجیدگی سے جواب دے کر۔۔۔۔اس کے پاس سے ہی گزر کر جانے لگی۔۔۔۔

مجھے ابھی کرنی ہے۔۔۔"اس کا ہاتھ تھام کر۔۔۔روکتے ہوئے۔۔۔بھرم" سے کہا۔۔۔۔

دیکھو فہد۔۔میں بہت اچھی طرح واقف ہوں تم یہاں کیوں آئے" ہو۔۔۔مگر شاید تم نہیں جانتے۔۔۔۔میں یہاں کیوں آئی ہوں۔۔"اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑاتے۔۔۔۔برہم انداز میں بولی۔۔۔

میں نے بات کی ہے امی سے۔۔۔مجھے پتا چل گیا ہے تمھیں یہاں خالہ جانی" کے پاس نوکری کے لیے مام نے بھیجا ہے۔۔۔مگر خالہ نے نہیں

دی۔۔۔اور۔۔"ابھی وہ اردو زبان میں بول ہی رہا تھا۔۔۔کے مقابل بات تیزی سے کاٹتے ہوئے۔۔۔

"جی نہیں۔۔۔یہ اصل وجہ نہیں ہے میرے یہاں آنے کی۔۔۔میں یہاں "اتنی دور صرف نوکری کے لیے نہیں آئی ی۔۔۔

"تو پھر؟؟"مقابل الجھ کر۔۔۔۔"

"میں اپنے ای کو ڈھونڈنے آئی ی تھی۔۔۔۔اپنی محبت کو۔۔۔"اس کا انکشاف ایک لمحے کے لیے دماغ ہلا گیا تھا اس حسین نوجوان کا۔۔۔۔

وہ دم بخود ہو کر۔۔۔اس ظالم حسینہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

جس نے شدید ظلم ڈھایا تھا اس کی جان پر۔۔۔۔

"ایسا مزاق نہ کرؤ میرے ساتھ۔۔۔میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔"اس" کی آنکھیں تکلیف واذیت کی شدت سے جھلملا اٹھیں تھیں۔۔۔۔وہ فورا اس کا ہاتھ پہلے سے زیادہ مضبوطی سے تھام کر۔۔۔ٹوٹے ٹوٹے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔

"میں کوئی ی مزاق نہیں کر رہی۔۔۔۔میں واقعی یہاں صرف اپنی محبت کو ڈھونڈنے آئی ی تھی۔۔۔اپنے ای کو۔۔۔۔" وہ اسے صاف صاف بتا دینا چاہتی تھی۔۔۔کے راہیں مختلف ہیں اب ان کی۔۔۔

اب واپسی کا کوئی ی ذریعہ نہیں۔۔۔۔

وہ اسے کسی جھوٹی امید پر نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

کیونکے اس عمل سے۔۔۔بعد میں زیادہ تکلیف ہوتی۔۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔صاف گوئی سے کام لینے لگی۔۔۔

"تمھاری محبت؟؟۔۔۔ایک میرے علاوہ سب ہی کو یوں آسانی سے کیسے میسر ہو تم؟؟۔۔۔میں ذرا سہ کیا ہٹا۔۔۔تمھاری زندگی میں کتنے لوگ آگ ئی ے۔۔شہریار۔۔۔زین اور اب یہ ای۔۔۔۔۔مگر کوئی ی نہیں۔۔۔۔مجھے اپنی جگہ واپس حاصل کرنا خوب آتا ہے۔۔۔۔"اس کی آنکھوں میں جنون اترا تھا۔۔۔شدید جنون۔۔۔۔

جسے دیکھ۔۔۔وہ ڈر کر۔۔۔مزید اپنی طاقت صَرف کرنے لگی اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے میں۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے۔۔۔وہ اس کا بازو دبوچ کر۔۔۔۔اسے کمرے کے دروازے سے چپکا چکا تھا۔۔۔۔

پہلے دو جملے خاصہ شکوئے بھرے لہجے میں۔۔۔اس کی ٹھوڑی کو اپنی انگلیوں سے بھینچ کر اوپر کر۔۔۔۔۔اپنی آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کرتے۔۔۔۔ادا کیے۔۔۔۔لیکن آخری جملے۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے کہے۔۔۔۔

اس لڑکے کے لہجے کی اطمینانی وپر اعتمادی۔۔۔اریبہ کی جان نکال رہی تھی۔۔۔۔

تم میری ہو۔۔۔میری تھی۔۔۔اور صرف وصرف میری رہو"

گی۔۔۔"اریبہ سے بات ہونے کے بعد۔۔فہد نے اپنی ماں سے فوراً رابطہ

کیا۔۔۔وہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔کے چل کیا رہا ہے۔۔۔۔صبیحہ بیگم نے خود کو اپنے بیٹے کی نظر میں اچھا بنائے رکھنے کے لیے۔۔۔بتا دیا۔۔۔کے اریبہ کی طلاق اس کے شوہر کے نامرد ہونے کے سبب ہوئی ی تھی۔۔۔۔پھر یہ جھوٹ بھی باندھا۔۔۔کے اریبہ خود آئی ی تھی ان کے پاس۔۔۔۔نوکری کی تلاش میں۔۔۔۔تو انھوں نے ترس کھا کر۔۔۔۔اسے بشری بیگم کے پاس بھیج دیا۔۔۔۔بشری بیگم نے ان کے سامنے توہاں کر دی۔۔۔مگر اریبہ کو نوکری نہ دی۔۔۔

اریبہ کی طلاق کی وجہ جاننے کے بعد تو۔۔۔فہد مزید اپنی محبت کو پانے کے لیے بے صبرا ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔

فہد۔۔۔انسان ہوں میں۔۔۔ کبھی تو پوچھو مجھ سے۔۔۔کے میری کیا" خواہش ہے۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ اپنی ٹھوڑی سے ہٹاتے ہوئے۔۔۔ بپھر کر گویا ہوئی ی۔۔۔۔

پوچھ لیتا۔۔۔اگر نہ جانتا تم کتنی بے وقوف ہو۔۔۔۔ایک بار تلخ تجربہ کر" کے سکون نہیں ملا تمھیں؟؟؟۔۔۔جواب نیا تجربہ کرنے چلی ہو۔۔۔۔مجھے علم ہے۔۔۔۔کے صرف مجھے تکلیف دینے کے لیے یہ سب کرتی ہو۔۔بدلا لیتی ہو مجھ سے۔۔۔ مگر۔۔۔کب تک؟؟۔۔۔کب تک اریبہ؟؟۔۔۔۔بس کرؤ۔۔۔۔ تھک گیا ہوں میں۔۔۔۔میری محبت ہو تم یار۔۔۔۔میں بہت شرمندہ ہوں اپنی پچھلی غلطیوں پر۔۔۔۔میں ماضی نہیں بدل سکتا۔۔۔ مگر فیوچر بدل سکتا ہوں۔۔۔اس لیے۔۔۔۔اب مجھے اور خود کو یوں سزا دینا بند کرؤ۔۔۔۔اور میرے ساتھ شرافت سے واپس چلو۔۔۔۔ہم کل ہی اپنے ملک واپس جا رہے ہیں۔۔۔۔اور وہاں جاتے ہی

شادی کریں گے۔۔۔۔میں نے مام کو اطلاع کر دی ہے۔۔"اس کے بازو کو جھنجھوڑتے۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔جنونیت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

تم بغیر مجھے بتائے۔۔۔بغیر مجھ سے پوچھے۔۔۔کیسے اتنا بڑا فیصلہ لے سکتے" ہو۔۔۔۔میں نے کہاناں۔۔۔میں ای سے پیار کرتی ہوں۔۔۔۔میں کوئی ی سزا نہیں دے رہی تمھیں۔۔۔میں تو تمھیں کب کا آزاد کر چکی۔۔۔اِس زبردستی کے رشتے سے۔۔۔جو بوجھ بنا ہوا تھا تم پر۔۔۔۔جس کے ہوتے ہوئے۔۔۔تمھیں ٹائی م پاس کی ضرورت پڑتی تھی۔۔۔۔"وہ غصے سے چنگھاڑتے ہوئے۔۔۔۔

مجھے نہیں چاہیے تمھاری دی آزادی۔۔۔۔اور بن کرؤ یہ نیا" ڈرامہ۔۔۔"مقابل دانت پیستے ہوئے چیخا۔۔

میں کوئی ی ڈرامہ نہیں کر رہی۔۔۔۔میں واقعی صرف اپنے ای سے محبت کرتی ہوں۔۔۔" وہ اپنی بات پر خاصہ زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

مجھے نہیں چاہیے تمھاری دی آزادی۔۔۔۔اور بن کرؤ یہ نیا ڈرامہ۔۔۔" مقابل دانت پیستے ہوئے چیخا۔۔

میں کوئی ی ڈرامہ نہیں کر رہی۔۔۔۔میں واقعی صرف اپنے ای سے محبت کرتی ہوں۔۔۔" وہ اپنی بات پر خاصہ زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اچھا؟؟۔۔۔کون ہے یہ ای؟؟۔۔ تمھیں کہاں ملا؟؟۔۔۔۔۔میں کیوں نہیں جانتا اسے؟؟۔۔۔" پے در پے سوالات کرنے لگا۔۔۔۔

وہ کسی صورت یقین کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔اس کا گمان یہی تھا کے وہ حسین دلربا اسے سزا دے رہی ہے۔۔۔۔

ای۔ میل فرینڈ ہے اس کا۔۔۔ میلز پر بات کرتے تھے۔۔۔۔ محبت بھی" شاید وہیں سے اسٹارٹ ہوئی ی۔۔۔"اریبہ جواب دیتی۔۔اس سے قبل ہی ۔۔۔ پیچھے سے آواز آئی ی۔۔۔

جو وہ کبھی نہ چاہتی۔۔۔وہ تھا اِس گرما گرمی کے ماحول میں زین کی انٹری۔۔۔۔

بس۔۔اس کی کمی رہ گ ئی تھی۔۔۔"فہد نے اس کی رعب دار و برہم" آواز سنتے ہی پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

وہ سرخ انگارے بھری آنکھیں لیے۔۔اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔۔

اریبہ کی نظر جب زین پر پڑئی ی۔۔۔تو دل چاہا سر پیٹ لے۔۔۔دل ہی دل کڑتے ہوئے بڑبڑائی ی۔۔۔۔

اگر یہ دونوں لڑنا شروع ہو گ ئی ے تو میں کیا کرؤں گی؟؟"ان دونوں" کو آمنے سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔پہلا خوف اس نازک صفت کو یہی ستایا تھا۔۔۔۔

تم یہاں اِس وقت کیا کر رہے ہو؟؟"فہد بمشکل اپنا غصہ کنڑول" کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

رات کے کھانے پر زین کی حرکت یقینا کھلا اعلانِ جنگ تھی۔۔۔۔وہ اپنی لاپرواہی سے اسے بتا چکا تھا۔۔۔کے وہ انٹرسٹڈ ہے اریبہ میں۔۔۔۔اس لیے اپنا حریف جانے اسے۔۔۔دوست سمجھنے کی غلطی نہ کرئے۔۔۔۔

وہ سامنے سے لڑنے پر اترا تھا۔۔۔تو فہد کیسے پیچھے ہٹ جاتا۔۔۔۔

زین کے خوف سے ہی۔۔۔وہ جلد سے جلد اریبہ کو واپس لے جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

پیزا دینے آیا تھا۔۔۔۔"ناجانے کیوں کوئی ی گناہ کیے بغیر بھی وہ لڑکی اپنا" آپ اس کی آنکھوں کی عدالت میں مجرم محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

جس نگاہ سے وہ دشمناں جاں تک رہا تھا۔۔۔لگا جیسے آنکھوں سے ہی مار دے گا آج۔۔۔۔

وہ اریبہ کی جانب پیزا کی پلیٹ لاتے ہوئے سخت مہری سے گویا ہوا۔۔۔۔

مجھے دو۔۔۔ہو گیا تمھارا کام؟؟۔۔۔اب جا سکتے ہو تم۔۔۔" وہ اریبہ کے " قریب پہنچتا۔۔۔اِس سے پہلے ہی فہد نے غصے سے اس کے ہاتھ سے پلیٹ چھیننے والے انداز میں لی۔۔۔پھر سپاٹ سے لہجے میں اسے واپس بھیجنے لگا۔۔۔۔

مقابل نے اسے غرا کر دیکھا۔۔۔۔

اس کی غراہٹ اس حسین دلربا کے لیے وارننگ کاالارم تھی۔۔۔کے بس لڑائی ی شروع ہونے کو ہے۔۔۔

تمھیں واقعی لگتا ہے۔۔۔تم بولو گے اور میں پیچھے ہٹ جاؤں" گا۔۔۔"اگلے ہی لمحے طنزیہ مسکان چہرے پر سجائے۔۔چھوٹی آنکھیں کر۔۔مقابل کو بغور دیکھتے ہوئے۔۔مفاہمانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

اس کا نڈر لہجہ فہد کے تن بدن میں آگ بھڑکا گیا تھا۔۔۔

باسٹرڈ۔۔دوست سمجھتا تھا تجھے میں اپنا۔۔۔شرم نہیں آئی ی اپنے ہی" دوست کی امانت پر نظر رکھتے ؟؟؟۔۔۔"فہد اس کی بات سنتے ہی غصے سے لال پیلا ہو کر۔۔۔اس کا گریبان پکڑ کر دھاڑا۔۔۔

وہ محبت نہیں کرتی تم سے۔۔۔نہ ہی اس کا اور تمھارا کوئی ی ایسا تعلق ہے" جس سے وہ تمھاری امانت کہلائے اور مجھ پر حرام قرار پائے۔۔"اس کے گریبان پر ہاتھ ڈالتے ہی زین جوالا مکھی کی طرح بھڑک اٹھا تھا۔۔۔مگر پھر بھی جوابی کاروائی ی کے لیے زبان کا ہی استعمال کیا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کے لڑائی ی کی پہل اس کی جانب سے ہو۔۔۔۔

اپنے گریبان سے اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے۔۔۔مقابل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے ایک ایک لفظ ادا کیا۔۔۔

باسٹرڈ۔۔۔"اس کے جملے کھلا اعلان تھے جنگ کا۔۔۔۔فہد کا خون" کھول اٹھا تھا...اس کے نزدیک زین نے دوستی میں دغا کیا تھا اُس کی محبت پر نظر رکھ کر۔۔۔۔

اور کون نہیں جانتا تھا کے فہد اپنے حریف سے زبان سے کم۔۔۔ہاتھ سے زیادہ بات کرتا ہے۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔ایک زوردار مکا اس نے زین کے خوبصورت چہرے پر جڑ دیا تھا۔۔۔

اریبہ نے مارے شاکڈ کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔جبکے زین اس حملے کے لیے ذہنی طور پر مکمل تیار تھا۔۔۔۔

وہ بھی پیچھے رہنے والا کہاں تھا۔۔۔ تیزی سے پلٹ وار مقابل سے بھی زیادہ زوردار انداز میں کیا۔۔۔۔

اس کے مکے کے نتیجے میں۔۔۔۔فہد نے اپنے جبڑوں کو ہلتا ہوا پایا۔۔۔شدید تکلیف ہوئی ی۔۔۔مگر ہاتھ نہ روکا۔۔۔دونوں ہی ایک دوسرے کا گریبان پکڑے کھڑے تھے۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو تم دونوں؟؟۔۔۔چھوڑو ایک دوسرے کو۔۔۔"ان کی" لڑائی ی مزید بڑھتی۔۔اس سے قبل ہی اریبہ بیچ میں آکر۔۔۔ان دونوں سے زیادہ غصے سے چنگھاڑی تھی۔۔۔

میں نے کہا زین چھوڑو اس کا گریبان۔۔"وہ نہیں جانتی کیوں۔۔۔۔مگر" فہد سے پہلے اس نے زین سے کہا۔۔۔۔

جیسے مان ہو۔۔۔کے وہ مان جائے گا۔۔۔

عجیب بات یہ تھی۔۔۔کے اس نے اتنے شدید غصے میں ہونے کے باوجود۔۔۔اس کی بات کا مان رکھا۔۔۔۔

اریبہ نے دیکھا۔۔۔اس نے شکوئے بھری نگاہ اس کے حسین چہرے پر ڈالی۔۔۔اور پھر بغیر انجام کی پرواہ کیے فہد کا گریبان۔۔۔ چھوڑ دیا۔۔۔۔

چھوڑنے کے بعد۔۔۔بغیر کچھ کہے۔۔۔بس اس حسین دلربا کو شکوئے بھری نگاہ سے تکنے لگا۔۔۔۔

اریبہ سمجھ نہیں سکی۔۔۔اتنا شکوہ کیوں ہے اس کی آنکھوں میں۔۔۔۔

کیا غلط کیا ہے اس نے؟؟۔۔۔وہ کیوں دیکھ رہا ہے اس طرح؟؟۔۔

ابھی وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں ہی محو تھے۔۔۔کے فہد نے جل کر۔۔۔زین کے منہ پر پھر سے ایک گھونسا جڑ دیا۔۔۔۔

کیونکے وہ اریبہ کی جانب مکمل متوجہ تھا۔۔۔اس لیے خود کو بچا نہ سکا اِس اچانک حملے سے۔۔۔۔

گھونسا اِس بار پہلے سے بھی زیادہ زوردار تھا۔۔۔اسے محسوس ہوا۔۔۔کے فہد کے ہاتھوں کی ہڈیاں۔۔۔اس کی ناک توڑ چکی ہیں۔۔۔

اس کی ناک سے خون بہنے لگا۔۔۔۔ساتھ ساتھ سر چکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔

اسے اپنے ارد گرد سب گھومتا ہوا دیکھائی دینے لگا۔۔۔۔

اریبہ میری ہے۔۔۔اور میری ہی رہے گی۔۔۔۔یہ بات اچھی طرح سمجھ" لو تم۔۔۔" وہ فاتحانہ انداز میں اس کی جانب شہادت کی انگلی کرتے ہوئے۔۔۔۔اعلانیہ و قطعی انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

"تم پاگل ہو گئی ہے ہو کیا فہد؟؟۔۔زین کزن ہے تمھارا۔۔اس طرح تو کوئی دشمن کو بھی نہیں مارتا۔۔۔۔" اسے شدید چکر آنے لگے تھے۔۔۔۔وہ گر جاتا اگر اریبہ اس کا بازو تھام کر کھڑی نہ ہوتی۔۔۔۔

اریبہ عادی تھی ان لڑائی یوں کی۔۔۔۔

کیونکے اس سے پہلے بھی فہد نے بہت سے لڑکوں کو اس سے بات کرنے یا مدد کرنے پر مار پیٹ کا نشانا بنایا تھا۔۔۔۔لیکن اب بات الگ تھی۔۔۔۔اب

ان کے درمیان کوئی رشتہ نہ تھا۔۔پھر وہ کس حق سے زین سے لڑ رہا تھا؟؟؟۔۔۔

منگنی توڑ چکی تھی وہ۔۔۔دوستی رکھنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔پھر بھی زبردستی اس کی زندگی پر قابض ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

تم اس کا بازو چھوڑو۔۔اور کمرے میں جاؤ اپنے۔۔یہ ہمارا آپس کا معاملہ ہے۔۔۔۔ہم خود نمٹا لیں گے۔۔۔"فہد نے دانت پیستے ہوئے۔۔۔بپھر کر کہا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کو شدید کھٹک رہا تھا۔۔۔کے اریبہ زین کا بازو تھامے کھڑی ہے۔۔۔۔

آپس کا معاملہ ؟؟۔۔۔تم دونوں اس وقت مجھ پر لڑ رہے ہو۔۔۔وہ بھی" بلاوجہ۔۔۔جب میں نے کہ دیا کے میں اپنے ای سے محبت کرتی ہوں۔۔"ابھی وہ بپھر کر بول ہی رہی تھی کے زین نے اپنی ناک پکڑے "ہی۔۔۔فہد کو دیکھ خاصہ جتاتے ہوئے کہا۔۔۔"سن لیا؟؟۔۔۔۔

اس کا سوال آگ میں گھی کا کام کر رہا تھا۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔"مقابل غصے سے زین پر دھاڑا۔۔۔"شاید تم نے ٹھیک" سے نہیں سنا۔۔۔وہ ای کہ رہی ہے۔۔۔زین نہیں۔۔۔"پھر طنزیہ جواب دیا۔۔۔۔

اریبہ کا دل چاہا اپنا سر دیوار سے دے مارے۔۔

چپ ہو جاؤ دونوں۔۔۔پھر لڑنا شروع ہو گ ئی ے ہو۔۔۔۔پتا ہے تم" دونوں کا مس ئی لہ کیا ہے۔۔۔تم دونوں ہی مجھے انسان نہیں سمجھ رہے۔۔اور سمجھو گے بھی کیسے۔۔۔ایک جیسے جو ہو۔۔۔۔۔۔۔جنھیں میرا وجود کوئ ی بے جان چیز کی مانند لگ رہا ہے۔۔۔جس کے مالک بننے پر تل گ ئ ے ہو۔۔۔مگر میں بتا دوں۔۔۔میں انسان ہوں۔۔۔جیتی جاگتی ۔۔تم جیسوں کی طرح اپنے خواب وارمان رکھتی عام انسان۔۔۔اور میرے خوابوں میں صرف میرا ای ہے۔۔۔مجھے تم دونوں سے ہی کوئ ی تعلق نہیں رکھنا۔۔اب آپس میں جتنا لڑنا ہے لڑتے و مرتے رہو۔۔۔میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ دونوں۔۔۔" وہ زین کا بازو چھوڑ کر۔۔۔دونوں کے سامنے اعلانیہ اپنی محبت کا محور ای کو بتا کر۔۔۔۔وہاں سے پاؤں پٹکتی۔۔۔۔ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلی گ ئ تھی۔۔۔۔

زین کا سر ابھی بھی ہلکا سہ چکرا رہا تھا۔۔۔وہ مزید فہد سے نہیں لڑ سکتا تھا۔۔۔اپنی جیب سے رومال نکال کر۔۔۔ناک سے بہنے والا خون بے دردی سے صاف کیا۔۔۔پھر اپنی لائی ی ہوئی ی۔۔۔پیزا کی پلیٹ کی جانب دیکھا۔۔۔جو زمین بوس تھی۔۔۔

اسے شدید دکھ ہوا۔۔۔نیچے جھک کر پلیٹ اٹھائی ی۔۔۔اور زمین کو مَس ہوا پیزا بھی۔۔۔

اس پلیٹ کو پاس رکھے گلدان کی ٹیبل پر۔۔۔سائی یڈ میں رکھ دیا۔۔تا کے ملازمین صفائی ی کرتے وقت اسے اٹھالیں۔۔۔

وہ میری ہے۔۔۔اور میری ہی رہے گی۔۔۔"فہد قطعی انداز میں اعلان" کرنے لگا۔۔۔

یقیناابھی اسے سکون نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ مزید لڑ کر زین کو لہولہان کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

"صرف تمھارے خوابوں میں۔۔۔" وہ طنزیہ کہتا۔۔۔اپنی ناک رومال سے رگڑ کر۔۔۔۔جانے لگا۔۔۔۔

فہد کا گمان تھا وہ لڑے گا۔۔۔

مگر اسے نہ لڑتا دیکھ۔۔وہ مزید تلملا اٹھا۔۔۔۔

ڈرگ ئی ے کیا؟؟"ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم ہی رکھا تھا۔۔۔کے پیچھے سے فہد نے مرچیں لگانے والے انداز میں اکڑ کر استفسار کیا۔۔۔۔۔۔

مگر حیران ہوا یہ دیکھ۔۔۔کے اک لمحے کے لیے وہ رکا۔۔۔مگر اگلے ہی پل۔۔۔سر جھٹک کر۔۔۔ایسے چل دیا۔۔جیسے کوئی ی پاگل کتا بھونک رہا ہو۔۔۔۔

خود کو یوں اگنور ہوتا دیکھ۔۔۔۔فہد مزید تلملایا۔۔

تم تو بڑی جلدی میدان چھوڑ کر بھاگ گ ئی ے۔۔۔ڈرپوک کہیں" کے۔۔۔"اب وہ دانستہ طور پر اسے اکسانے کی سعی کر رہا تھا۔۔۔

ہاں۔۔کیونکے غلط میدان میں داخل ہو گیا تھا۔۔۔تم سے میرا کوئی ی" مقابلہ نہیں۔۔۔۔"پیچھے مڑ کر۔۔۔خاصہ نرمی و بے نیازی سے جواب دیا۔۔۔

اس کی بھوری آنکھوں کی چمک کچھ کہہ رہی تھی اس سے۔۔۔

مطلب؟؟۔۔۔"وہ سمجھ نہیں سکا تھا۔۔۔ "

جواب میں وہ حسین نوجوان فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔اسے الجھا چھوڑ کر چل دیا۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آہ۔۔ناک توڑدی میری۔۔۔۔"وہ ابھی آئی ینے کے سامنے کھڑا اپنی"
ناک کا معائنہ کر ہی رہا تھا۔۔۔کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔

اب کون آگیا؟؟؟"وہ بے زاری سے کہتا۔۔۔دروازے کی جانب"
بڑھا۔۔۔

تم؟؟؟۔۔"جس کی توقع کبھی نہ کرتا۔۔۔وہ ہی دروازے پر کھڑی"
تھی۔۔۔

ناک صاف بھی کرلی۔۔"وہ فرسٹ ایڈ باکس ہاتھ میں لیے کھڑی"
تھی۔۔۔اسے دیکھ۔۔۔۔جیسے تھوڑا مایوس ہوئی ہو۔۔۔کے وہ اس کے
آنے سے قبل ہی اپنی ناک سے نکلنے والا خون صاف کر چکا تھا۔۔۔۔

تو تمھارا انتظار کرتا کیا؟؟۔۔۔"وہ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔طنزیہ" بولا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔میں چلتی ہوں پھر۔۔۔۔"ناجانے کیوں دل کو سکون میسر" نہیں آرہا تھا۔۔۔زین کی نگاہوں نے کچھ وقت پہلے جو شرمندہ کیا تھا۔۔۔اس کے سبب وہ آدھی رات کو چلی آئی ی تھی۔۔۔وہ بتانا چاہتی تھی اسے۔۔۔کے فہد سے کوئی ی غلط بات نہیں ہوئی ی ہے اس کی۔۔۔۔

مگر پھر یہ سوچ کر بتانے کی ہمت نہ ہوئی ی۔۔۔کے کیوں اسے اتنی اہمیت دے؟؟۔۔کیوں اپنے کردار کی صفائی ی دے؟۔۔۔وہ کون سہ اِس شادی ہے؟؟۔۔۔اس نے تو یہ شادی صرف اپنی خالہ کے کہنے پر loyal میں فہد سے دور رکھنے کے لیے کی ہے۔۔۔۔

عجیب سی کشمکش کا شکار تھی وہ۔۔۔۔

پچھلی بار کی طرح زین نے اس بار بھی اسے اپنے کمرے میں آنے کی دعوت نہ دی۔۔۔۔

وہ پلٹ کر جانے لگی۔۔۔۔تو مقابل نے تیزی سے دل جلے انداز میں کہا۔۔۔

فکر کسی اور کی۔۔۔محبت کا دعوہ کسی اور سے۔۔۔کافی الجھی پرسنیلٹی ہے" "تمھاری۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی وہ پلٹ کر۔۔۔۔اسے الجھی نگاہ سے تکنے لگی۔۔۔۔

کوئی ی فکر نہیں ہے مجھے تمھاری۔۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آیا کے مقابل کو" ۔۔۔۔یہ خوش فہمی کیوں ہوئی ی۔۔۔کے وہ اس کی فکر کرتی ہے۔۔۔

فوراہی احتجاجاً بولی۔۔۔۔

اپنی بات نہیں کر رہا میں۔۔۔اس کی کر رہا ہوں جس کا گریبان چھڑوا رہی" تھیں میرے ہاتھ سے۔۔۔۔"وہ جز بز ہو کر۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

"ایسی کوئی ی بات نہیں۔۔۔"

اچھا۔۔۔تو پھر اس سے کیوں نہیں کہا پہلے ؟؟۔۔۔کے زین کو چھوڑ" دو؟؟۔۔۔"اس کی اچھی خاصی پٹی تھی۔۔جب اریبہ نے فہد کا گریبان اس کے ہاتھ سے چھڑوایا تھا۔۔

۔اس کے نزدیک وہ فہد کی فکر کرتی ہے۔۔۔۔تب ہی تو اس لمحے جب دونوں لڑ رہے تھے تو فہد کے گریبان کو اس کے ہاتھ سے آزاد کرانے کو ترجیح دی۔۔۔۔

کیونکے میں واقف ہوں اس کی عادت سے۔۔۔۔۔وہ میری نہیں" سنتا۔۔۔"وہ فورا تیزی سے وجہ بیان کرنے لگی۔۔۔

اور اگر میں بھی نہ سنتا تو؟؟۔۔۔"وہ تجسس سے۔۔۔۔پوچھ رہا تھا۔۔۔۔"

تو کچھ نہیں۔۔۔۔بس مان ٹوٹ جاتا۔۔۔۔"وہ کندھے اچکا کر۔۔۔۔ہلکی" سی مسکان اپنے پیارے چہرے پر سجائے بولی۔۔۔۔

مان؟؟۔۔۔تم مجھے جانتی ہی کتنا ہو؟؟"اسے جیسے مقابل کی بات پر یقین" نہ آیا ہو۔۔۔۔وہ ابرو اچکا کر۔۔۔تفتیشی انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

مقابل کے سوال کا کوئی ی جواب نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔۔

کیا بولتی۔۔۔بس دل نے بغیر کسی دلیل کے۔۔۔۔اس لمحے اس پر یقین کیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔"بغیر کوئی ی جواب دیے۔۔۔وہ پھیکی سی مسکان چہرے پر" لیے۔۔۔مڑ کر چل دی۔۔۔۔۔

وہ الجھ کر اس کی پشت تک رہا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

صبح ناشتے کی ٹیبل پر اس کی سرخ و سوجھی ناک سب کی نگاہ کا مرکز بنی ہوئی ی تھی۔۔۔

برو ناک پر کیا ہوا؟؟"مہرین فکر مند لہجے میں پوچھ رہی تھی۔۔۔"

ہاں۔۔۔کل تک تو بالکل ٹھیک تھی"انا تیزی سے بولی۔۔۔"

کیا لڑائی ہوئی ہے تم دونوں کی؟؟"بشری بیگم سنجیدگی سے پوچھنے لگیں۔۔۔

"زیادہ نہیں۔۔۔کوئی میدان چھوڑ کر بھاگ گیا تھا"۔۔۔فہد نے طنز کا تیر چلایا۔۔۔۔جو لڑائی کی کھلی دعوت تھی۔۔۔۔

"مگر لڑائی ہوئی کیوں؟؟"عمر الجھ کر پوچھ اٹھا۔۔۔۔۔

"برو۔۔میں کوئی ی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان رات والے موضوع کو دوبارا نہیں چھیڑنا چاہتا تھا۔۔۔خاصہ بے زاری سے جواب دیا۔۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی سب خاموش ہو کر ناشتہ کرنے لگے۔۔جبکے فہد اور زین دونوں ہی ہاتھ روکے۔۔۔اس حسین دلربا کے منتظر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

اریبہ ناشتے کے لیے نیچے آئی ی۔۔۔تو فہد فورا کھڑا ہو گیا۔۔۔

اس نے کھڑے ہو کر۔۔۔اپنے برابر والی چی ئی رکھسکائی ی۔۔۔تا کے وہ بیٹھ سکے۔۔۔۔

یہ میری جگہ ہے۔۔۔"زین دانت پیسنے لگا تھا۔۔۔۔مگر نظر اٹھا کر نہ" دیکھا۔۔۔کے وہ کہاں بیٹھ رہی ہے۔۔۔۔

یقین تھا وہ بیٹھ جائے گی۔۔۔بغیر یہ خیال کیے۔۔۔کے اب وہ اس کا شوہر ہے۔۔۔۔اور اسے برا لگ سکتا ہے۔۔۔اس کا فہد کے ساتھ بیٹھنا۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے حیران ہوا۔۔۔۔

جب وہ فہد کو انکار کرتی۔۔۔اسکے برابر والی سیٹ کو اپنی جگہ بتا کر۔۔۔بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

چہرے پر بڑی سی دلفریب مسکراہٹ رقصا ہوئی ی۔۔۔۔

وہ فہد کو کوئی ی جھوٹی امید نہیں دلانا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے۔۔۔اسکے پاس نہ بیٹھی۔۔۔۔

اس کازین کے ساتھ بیٹھنا سب کو عجیب لگا۔۔۔سوائے خود زین کے۔۔۔وہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔۔۔

اپنا سہ منہ لے کر۔۔۔بیچارا فہد اریبہ کے برابر والی سیٹ پر ہی بیٹھ گیا۔۔۔

زین ای ہے"اس کا اردو زبان میں بولا ہوا جملہ سنتے ہی اریبہ الجھ کر"
۔۔۔اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔جب کے۔۔۔اس کے برابر میں بیٹھے شخص کو اچانک بری طرح دھانس لگی۔۔۔

تیزی سے اس نے پاس رکھا پانی کا گلاس منہ سے لگایا۔۔۔

تم پوچھ رہے ہو یا بتا رہے ہو؟؟"فہد کا لہجہ نہایت طنزیہ تھا۔۔۔اس لیے وہ"
الجھی۔۔۔کے پوچھ رہا ہے۔۔۔یا بتا رہا ہے۔۔۔

اگر پوچھ رہا ہے تو ٹھیک۔۔۔ لیکن اگر بتا رہا ہے۔۔۔ تو کیا ایسا ممکن ہے؟؟۔۔۔۔

وہ ایک دو ثانیوں کے لیے شدید الجھنوں و سوچوں میں گرفتار ہوئی ی۔۔۔

پوچھ رہا ہوں؟؟۔۔۔"اس کے سوال کرتے ہی۔۔۔ مقابل نے دو بدو" جواب دیا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔ مگر تم نے ایسا کیوں پوچھا؟" وہ ابھی بھی الجھی" نگاہ سے۔۔ اسے تکتے ہوئے۔۔۔ اپنی اردو زبان میں پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

تو پھر زین کو مجھ پر فوقیت کیوں؟؟۔۔"وہ جل کر بولا۔۔۔۔"

افففف۔۔۔ایک بات تم اچھی طرح کلیر کرلو۔۔۔میں صرف اور" صرف اپنے ای سے محبت کرتی ہوں۔۔اور یہ میری جگہ ہے اس لیے یہاں بیٹھی ہوں۔۔۔۔زین کو کوئی ی فوقیت نہیں دی میں نے۔۔۔۔" وہ دونوں اپنی زبان میں بات کر رہے تھے۔۔۔جوان کے نزدیک۔۔۔وہاں موجود کسی شخص کو سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔۔

مگر اسے تو ایسا ہی لگے گا ناں۔۔۔۔تب ہی تو وہ اتنا خوش ہو رہا ہے۔۔" وہ" فورا احتجاجا بولا۔۔۔۔

وہ مجھ میں انٹرسٹڈ نہیں ہے۔۔۔اس لیے بے فکر رہو۔۔۔" اریبہ کو یقین" تھا۔۔۔کے زین جو کچھ کر رہا ہے۔۔۔وہ صرف فہد سے دور کرنے کے لیے ہے۔۔۔۔اپنا ذاتی کوئی ی انٹرسٹ نہیں اس لڑکے کا۔۔۔

واقعی؟؟۔۔۔"خاصہ طنزیہ لہجے میں۔۔۔دانت پیستے ہوئے استفسار" کیا۔۔۔۔

تم بے وقوف ہو یا مجھے بنا رہی ہو؟؟۔۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے میں اندھا" ہوں؟؟۔۔۔وہ کس طرح دیکھتا ہے تمھیں۔۔۔کیا مجھے نظر نہیں آتا۔۔۔"فہد کی بات سن۔۔۔اس کا دل چاہا۔۔کے اپنا سر کسی دیوار سے پھوڑ لے۔۔۔۔

اپنی تو چھوڑ ہی دو تم۔۔۔ تمھیں تو دنیا کے ہر مرد کی آنکھ میں میرے لیے" فیلنگس نظر آجاتی ہے۔۔۔اور لڑنے کھڑے ہو جاتے ہو۔۔۔ جیسے دنیا کی واحد حسین لڑکی میں ہی ہوں۔۔۔۔"ابھی وہ طنز کا تیر چلا ہی رہی تھی کے مقابل تیزی سے بولا۔۔۔۔

میرے لیے ہو۔۔۔ہمیشہ سے تھیں۔۔۔اور میں اعتراف بھی کرتا" ہوں۔۔۔۔بہت حسین ہو تم۔۔۔۔اتنی کے میری نظریں نہیں ہٹتیں تمھارے چہرے سے۔۔۔اتنی کے میرا دل چاہتا ہے کے تمھیں اپنے پاس قید کرلوں۔۔۔ صبح شام اپنی باہوں کے حصار۔۔۔" وہ جذبات کی صدقات آنکھوں و لہجے میں بھرئے۔۔۔اس کے حسین چہرے کو دیوانا وار تکتے ہوئے۔۔۔ابھی تعریف کر ہی رہا تھا۔۔۔کے اچانک زین چیخا۔۔۔۔

"آہ۔۔۔"

اس لڑکے کے اچانک چیخنے کے سبب۔۔۔سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

فہد کی بات ادھوری ہی رہ گ ئی۔۔۔۔

کیاہوا؟؟"سب پریشان ہو کر پوچھنے لگے۔۔۔"

اریبہ بھی اسے ہی فکر مند نظروں سے تک رہی تھی۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔زبان دانتوں میں آگ ئی تھی۔۔"وہ ہلکاسہ منہ بسورتے" ہوئے بولا۔۔۔

سنبھل کر کھاؤ ناں۔۔"بشری بیگم بڑی محبت سے بولیں۔۔۔"

"ہمم۔۔۔"

تم یہ چھوڑو۔۔۔۔باقی ناشتہ آفس میں کر لینا۔۔۔مجھے ایک ضروری" میٹنگ میں پہنچنا ہے۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔اریبہ کی جانب دیکھ۔۔۔جلد بازی سے گویا ہوا۔۔۔

آفس؟؟۔۔"فہد الجھا۔۔۔"

ہاں۔۔۔میری سیکرٹری ہے اریبہ۔۔۔۔"خاصہ فخرانہ انداز میں" ۔۔۔ہونٹوں کے کناروں پر مسکان سجائے جواب دیا۔۔۔

زین فہد آیا ہوا ہے۔۔۔اریبہ اور تمھارا دونوں کا دوست ہے وہ۔۔۔تم" دونوں ہی چلے جاؤ گے۔۔تو وہ بور ہو جائے گا۔۔۔تم تو بہت بیزی ہو۔۔۔تو ایک کام کرؤ۔۔۔آج اپنی سیکرٹری کو چھٹی دے دو۔۔کم از کم کوئی ی ایک تو ہو گا اس کے ساتھ۔۔۔"بشری بیگم پہلے تو اپنی بہن کے کہنے پر۔۔۔فہد

سے دور رکھنے کے لیے اریبہ کو نیویارک میں رکھ رہی تھیں۔۔۔لیکن جب اپنا بیٹا کنو سے جاتا نظر آیا۔۔۔۔تو فوراہی روش بدلی۔۔۔

اب وہ بھی چاہتی تھیں کے اریبہ فہد کے ساتھ ہی جلد سے جلد واپس چلی جائے۔۔۔

اریبہ انھیں ایک آنکھ نہیں بہاتی تھی۔۔۔بہو بننا تو بہت دور کی بات ٹھرا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔میں بور ہو جاؤں گا۔۔۔یا تو میرے پاس اریبہ کو چھوڑ جاؤ مسٹر باس۔۔۔یا میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔۔"وہ بڑے اکڑ کر اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے۔۔۔مسکرا کر بولا۔۔۔

یقیناًاس کی مسکراہٹ نہایت زہر لگی تھی مقابل کو۔۔۔

سوری مام۔۔۔میں کام وپر سنل لائی ف الگ الگ رکھنے والا بندہ" ہوں۔۔۔"اس نے خاصہ جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس کے جملے میں معذرت فقط رسمی تھی۔۔۔

وہ مفاہمانہ انداز میں کیا جواب دے رہا تھا اس کی ماں سمجھ چکی تھی۔۔۔۔

دو منٹ ہیں تمھارے پاس۔۔۔باہر آجاؤ۔۔۔ورنہ خود ہی ٹیکسی میں" آجانا۔۔۔"نہایت رعب و بھرم سے۔۔۔اریبہ سے مخاطب ہو کر کہتا۔۔۔۔وہ باہر چل دیا۔۔۔۔

فہد کو تو جواب تک دینا گوارا نہ کیا اس نے۔۔۔۔

مت جاؤ۔۔۔۔میں تمھارے لیے آیا ہوں اتنی دور۔۔۔۔۔۔۔"اس کا" یوں سن کر بھی اَن سنی کر کے جانا۔۔۔مقابل کو شدید ناگوار گزرا تھا۔۔۔۔

اریبہ اٹھ کر تیزی سے اپنا پرس وسامان لینے جانے لگی تو فہد نے اس کا ہاتھ تھام کر۔۔۔روکتے ہوئے۔۔۔منتی لہجے میں کہا۔۔۔

اس کی پُر امید نگاہیں اریبہ کو روک رہی تھیں۔۔۔۔کے وہ نہ جائے۔۔۔۔

پلیز فہد۔۔۔۔بار بار مجھے شرمندہ مت کرؤ۔۔۔۔اگر میرے لیے آئے" ہو۔۔تو واپس لوٹ جاؤ۔۔۔۔"اس نے اردو زبان میں جواب دیا۔۔۔۔وہ بھی نہایت صاف گوئی کے ساتھ۔۔۔

کم از کم دوست سمجھ کر ہی آج کا دن میرے ساتھ گزار لو۔۔۔"وہ اب" بھی ہاتھ چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔

فہد کو یقین تھا۔۔۔کے وہ صرف اس سے دور رہنے کے لیے۔۔۔۔یہ ای نامی شخص کی محبت کا جھوٹا دم بھر رہی ہے۔۔۔۔

وہ کسی صورت پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔۔

باہر سے ہارن کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔جس کا مطلب صاف تھا۔۔۔باہر بیٹھا بھی ضد پر اڑا ہے۔۔۔ساتھ لے کر ہی جائے گا۔۔۔۔

میری ان ئی ی جاب ہے۔۔۔میں نے ایڈوانس لے کر گھر بھیج دیا"

ہے۔۔۔۔اگر مجھے جاب سے نکالا گیا۔۔۔تو ایڈوانس واپس دینے کے بھی

پیسے نہیں ہیں میرے پاس۔۔۔میں چھٹی نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔اور میرا باس

چھٹی دے گا نہیں۔۔"ایک دو ثانیوں کے لے وہ خاموش ہوئی ی۔۔۔جیسے

ہمت جمع کر رہی ہو کچھ بولنے کی۔۔۔۔پھر ایک گہرا سانس

لیا۔۔۔۔"دیکھو۔۔۔۔تم میرے بہت اچھے دوست تھے۔۔۔ہماری منگنی

اُسی دوستی کی بنا پر ہوئی ی تھی۔۔۔مگر دوستی کی بنیاد بھروسہ ہوتی

ہے۔۔۔۔سوری مگر۔۔۔میں تم پر بھروسہ نہیں کرتی اور نہ ہی کر سکتی

ہوں۔۔۔۔اس لیے ہمارے درمیان اب کچھ بھی پہلے جیسا نہیں

ہو سکتا۔۔۔۔ سمجھو اِس بات کو۔۔۔"اس نے پھر ایک بار سمجھانے کی

کوشش کی۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔کے بار بار اس کا تماشہ بنے۔۔۔

جتنی جلدی فہد واپس جائے گا اتنی ہی جلدی زین اس کا پیچھا چھوڑے گا۔۔۔اور وہ واپس اپنے گھر جا سکے گی۔۔۔۔

ای سے ملنے کی خواہش اب اک لاحاصل تمنا و کسک بن کر دل میں رہ گ ئی تھی۔۔۔

اس نے امید چھوڑ دی تھی۔۔۔کے اپنی پہلی محبت کو کبھی پا بھی سکے گی۔۔۔۔

وہ لڑکی بس اب اپنے ملک جانا چاہتی تھی۔۔۔اپنے والدین کے پاس۔۔۔اپنے گھر۔۔۔۔۔۔وہ تھک گ ئی تھی ان سیاسی لوگوں سے۔۔۔جو سامنے کچھ اور پیچھے کچھ تھے۔۔۔۔

اریبہ میم۔۔۔ماسٹر زین آپ کو باہر بلا رہے ہیں"اس کی بات مکمل ہی" ہوئی ی تھی...کے باہر سے ڈرائی یور نے آکر اطلاع دی۔۔۔۔

وہ واقف تھی زین کو انتظار کرانا۔۔۔اس کے غصے کو مزید ہوا دینا ہے۔۔۔جو بعد میں اُسی کے لیے نقصان دہ ہو گا۔۔۔۔

ویسے عمران کہاں ہے؟؟۔۔۔نہ میری کال ریسیو کرتا ہے۔۔۔نہ گھر و" آفس آرہا ہے۔۔۔۔"بشری بیگم اپنے ڈرائی یور کو دیکھتے ہی۔۔۔ برہم انداز میں پوچھنے لگیں۔۔۔۔

اریبہ نے جیسے ہی عمران کا نام سنا۔۔۔۔وہ بھی فوراً ڈرائی یور کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔

میم۔۔وہ۔۔۔عمران کو کچھ لوگوں نے بہت مارا پیٹا۔۔۔۔اور روڈ پر پھینک" کر چلے گ ئی ے۔۔۔۔کسی ٹیکسی والے نے اسے ہسپتال میں ایڈمٹ کروایا۔۔۔اس کے ہاتھ پاؤں پر فریکچر بندھا ہے۔۔۔۔وہ اٹھ کر واش روم تک نہیں جا سکتا یہ حال ہے۔۔۔ہسپتال کے بیڈ پر لیٹا ہوا ہے۔۔جیسے ہی ٹھیک ہو گا۔۔۔وہ کام پر آ جائے گا۔۔۔"ان کی بات سنتے ہی۔۔۔۔اس لڑکی کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

فلیش بیک کی طرح۔۔۔اس رات کی یاد اچانک ہی آنکھوں کے سامنے آ گ ئی۔۔۔۔

مجھے اپنے ای کے پاس جانا ہے۔۔۔"وہ جوس پینے کے بعد نشے کی حالت" میں عمران سے ضد کرنے لگی۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔اُسی سے ملانے لے کر جارہاہوں۔۔۔۔تم ٹیکسی میں تو" بیٹھو۔۔۔" وہ اس کے نشے میں دھت۔۔۔ڈھیلے ڈھالے وجود کو زبردستی ٹیکسی کی پیسنجر سیٹ پر بیٹھانے لگا۔۔۔

وہ جلد سے جلد ہوٹل پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔۔جہاں روم پہلے ہی بک کر رکھا تھا۔۔۔

ابھی وہ ٹیکسی میں اسے بیٹھانے کے بعد بیٹھنے ہی لگا تھا۔۔۔کے پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر اپنا وزنی ہاتھ رکھ کر۔۔۔اپنی جانب موڑا۔۔۔

وہ مڑا تو۔۔۔اگلے ہی پل۔۔۔اس کے چہرے پر ایک زوردار گھونسا رسید ہوا۔۔۔۔

اس شخص کا وزنی ہاتھ وہیں کھڑے کھڑے تارے دیکھا گیا تھا عمران کو۔۔۔۔

زین تم؟؟۔۔۔"ابھی وہ سنبھل پاتا۔۔۔کے اس کی جیکٹ کو اپنی مٹھی" میں بھینچتے۔۔۔دوسرے ہاتھ سے اس کے منہ پر مکے ہی مکے برسانے لگا۔۔۔۔

پے در پے مکے برسنے کے سبب۔۔۔عمران کا دماغ گھوم کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

اسے ٹیکسی کے پاس سے ہٹا کر۔۔۔روڈ پر پھینکا۔۔۔تو وہ منہ کے بل روڈ کی خاک چھاننے لگا۔۔۔۔

اس کی ناک وپیشانی وہونٹوں پر روڈ کی رگڑ کے نشان آگ ئی ے

تھے۔۔۔۔

وہ خود کو سنبھالتا سیدھا ہوا۔۔۔تو سامنے سرخ انگارے بھری آنکھیں لیے

زین کو کھڑا پایا۔۔۔۔

جس کے سر پر خون سوار تھا۔۔۔

تیری ہمت بھی کیسے ہوئی ی میری اریبہ کو چھونے"

کی؟؟۔۔۔باسٹرڈ۔۔۔"وہ غضب ناک انداز میں پوچھتا ہوا۔۔۔اس پر حملہ

آوار ہوا۔۔۔اسے روڈ پر ہی لیٹا کر۔۔۔مکے ہی مکے۔۔۔جڑنے لگا۔۔۔۔

ٹیکسی ڈرائی یور عمران کو بچانے تیزی سے آیا۔۔۔۔

قریب مت آنا۔۔۔دور کھڑے ہو۔۔۔" ٹیکسی ڈرائی یور نے اسے پیچھے سے آکر۔۔۔ پکڑ کر روکنے کی کوشش کی۔۔۔ مگر اس کے سر پر تو خون سوار تھا۔۔۔۔

وہ کہاں رکنے والا تھا۔۔۔ ٹیکسی ڈرائی یور کی پکڑ سے خود کو جنونی انداز میں آزاد کراتا۔۔۔اسے خود سے دور پھینک چکا تھا۔۔۔۔

پھر پلٹ کر اس کے روڈ پر گرے وجود کو سختی سے تاکید کرنے لگا۔۔کے اسے روکنے کی کوشش نہ کرے۔۔۔

وہ نشے کی حالت میں ٹیکسی سے اترئی ی۔۔۔توزین کو جنونی انداز میں عمران کو مارتا دیکھا۔۔۔۔

میری اریبہ کو ہاتھ لگانے کی ہمت بھی کیسے کی تو نے؟؟۔۔"وہ کھڑا" ہو کر۔۔۔ادھر ادھر نظر دوڑانے لگا۔۔۔۔

پھر کچھ ہی فاصلے پر ایک ڈنڈے پر نظر گئی۔۔۔وہ اِس قدر آگ بگولہ تھا۔۔۔کے ڈنڈا اٹھالایا۔۔۔۔اور پھر دے مار ساڑھے چار۔۔۔اس ڈنڈے کو عمران کے ہاتھ پاؤں پر برسانے لگا۔۔۔۔

وہ مارتے وقت بار بار ایک ہی جملہ کہ رہا تھا۔۔۔"میری اریبہ کو ہاتھ کیسے لگایا؟؟۔۔۔"

تونے میری عورت کو چھونے کی غلطی کی ہے۔۔۔۔میں تجھے دنیا کی کسی" عورت کو چھونے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"اس کی آنکھوں میں جنونیت تھی۔۔۔اور لہجے میں قطعیت۔۔۔۔

وہ دانستہ طور پر عمران کے پاؤوں کے درمیانی حصے پر مارئے چلا جارہا تھا۔۔۔۔

پہلے تو عمران درد کی شدت سے چیخنے لگا۔۔۔۔پھر بے ہوش ہو گیا۔۔۔۔

وہ مر جائے گا جوان۔۔۔۔چھوڑ دو اسے"۔۔۔ٹیکسی ڈرائی یور عمران کو" بچانے پھر ایک بار آیا۔۔۔اس خوبرو نوجوان کو پیچھے سے پکڑ کر ۔۔۔بمشکل روکنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

میری اریبہ کو آئی ندہ نظر اٹھا کر دیکھنے کی غلطی بھی کی۔۔۔تو جان نکال" لوں گا۔۔۔" وہ چنگھاڑتے ہوئے۔۔۔عمران کے بے جان پڑے وجود کو دیکھ۔۔۔۔لات مارتے ہوئے بولا۔۔۔۔

بس کرؤ جوان۔۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔" اگر ٹیکسی ڈرائی یور عمران کو نہ بچاتا" ۔۔۔تو یقینا۔۔۔وہ کڑیل جوان اسے اپنے غصے میں آج دنیا سے کوچ کرا دیتا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟۔۔" وہ ہلکا سہ ٹھنڈا پڑا۔۔۔تو ٹیکسی ڈرائی یور سے ایک" جھٹکے سے اپنا آپ آزاد کرا کے۔۔اس حسین دلربا کی جانب آیا۔۔۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں ای۔۔۔مجھے پتا تھا تم ضرور آؤ گے۔۔۔" اس کی نید" شہد آنکھیں نشیلی نشیلی سی ہو رہی تھیں۔۔۔۔اور گال گلابی گلابی سے۔۔۔۔

پورا جسم لہرا رہا تھا۔۔۔جو بتانے کے لیے کافی تھا کے وہ نشے میں ہے۔۔۔۔

وہ اپنی باہوں کا ہار اس کے کندھوں پر ڈال کر۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔۔لہک کر بولی۔۔۔

منع کیا تھا ناں۔۔۔تم سنتی کیوں نہیں ہو میری؟؟۔۔۔"وہ برہم ہو کر" استفسار کرنے لگا۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے ہاتھ بھی اپنے کندھے سے ہٹائے۔۔۔۔

اگر وہ لڑکی ہوش میں ہوتی تو جان لیتی۔۔۔مقابل کی زبان میں سختی تھی۔۔۔۔ہاتھوں میں نہیں۔۔۔

اگر وہ وقت پر نہ آتا۔۔۔تو تصور بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔کے کیا ہو جاتا۔۔۔۔

شدید غصہ آرہا تھا مقابل حسینہ پر۔۔۔۔

ڈانٹوں مت۔۔۔۔مجھے رونا آئے گا ورنہ۔۔۔میں بہت خوش ہوں" آج۔۔تم آگ ئی ے۔۔۔میرا ای آگیا۔۔۔اب میں اس کمینے زین کو دیکھاؤں گی۔۔۔کے میرا ای کوئی ی پلے بوائے نہیں۔۔۔" وہ نہیں جانتی کر رہا تھا۔۔۔جو دنیا attract اس کا نشیلا وجود پہلے ہی مقابل کو کیا کم جہاں کی معصومیت اپنے حسین و سرخ چہرے پر طاری کر۔۔۔وہ اس کے چہرے کے بالکل قریب اپنا چہرہ لا کر۔۔۔۔بڑی محبت سے بولنے لگی۔۔۔۔

پھر بنا بات کے مسکرا دی۔۔۔۔۔

ایک دو ثانیوں تک وہ خاموشی سے اس کے چہرے کو تکتا رہا۔۔۔پھر گمبھیر لہجے میں کہا۔۔۔"میں زین ہوں اریبہ۔۔۔"

"ایسا مت بولو ناں۔۔۔کہو ناں تم میرے ای ہو؟؟۔۔پلیز۔۔۔"اس کی آنکھیں جیسے منتظر تھیں۔۔۔کے بس وہ ایک بار بول دے۔۔۔کے وہ ای ہے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کی پُر امیدی۔۔زین کو عجیب سی کیفیت میں مبتلا کر گ ئی تھی۔۔۔

وہ خاموش رہا۔۔۔

بولوناں۔۔۔۔میرے ای ہو تم"اپنی باہوں کے حصار میں اس کی گردن"
کو جکڑتے۔۔۔۔اپنے یاقوت نما سرخ ہونٹ۔۔۔اس کے عنابی ہونٹوں
کے بالکل قریب لا کر۔۔۔ سرگوشی کرنے والے انداز میں منت کرنے
لگی۔۔۔۔

پلیز۔۔۔بولو۔۔۔ای ہوناں تم میرے؟؟۔۔"اس کی گرم سانسیں زین"
کو بہکانے لگی تھیں۔۔۔۔

اس کے سرخ ہونٹوں سے اپنی نظریں ہٹانا ناممکن سہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس کے سرخ ہونٹوں سے اپنی نظریں ہٹانا ناممکن سہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

پلیز۔۔۔"وہ ہوش وحواس میں نہ تھی کے کیا کر رہی ہے۔۔۔مگر مقابل" تھا۔۔۔لیکن اس کی ادائیں دیکھنے کے بعد کتنی دیر اور حواسوں پر قائم رہ سکتا تھا۔۔۔اس کا علم نہیں۔۔۔

اچھی زبردستی ہے۔۔۔جب کہ دیا۔۔۔کے زین ہوں۔۔۔"وہ ہلکا سہ اپنا" چہرہ پیچھے کی جانب گراتے۔۔۔کمزورسہ احتجاج کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

نہیں۔۔۔تم ای ہو میرے۔۔۔اب بس بھی کرؤ ناں۔۔۔کب تک یوں" سخت میرِ بنے کھڑے رہو گے۔۔۔کیا اچھی نہیں لگتی تمھیں

میں؟؟۔۔۔کیا میں خوبصورت نہیں ہوں؟۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کو خود سے دور ہوتا دیکھ۔۔۔اس کا کالر پکڑ۔۔۔مٹھی میں بھینچ کر۔۔۔اپنی جانب پوری طاقت سے کھینچا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس کے کھینچنے کے نتیجے میں۔۔۔وہ بالکل نزدیک آگیا۔۔۔اتنا نزدیک۔۔۔کے دونوں کی ناک مس ہوئی ی۔۔۔

اس لڑکی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔وہ روتو سہ منہ بنا کر ۔۔۔مقابل کی کرسٹل سی چمکتی آنکھوں میں جھانکتے ہوئی ے بولی۔۔۔

یہ ان باتوں کا وقت نہیں ہے۔۔۔"اس کی گرم سانسیں جیسے دعوت" دے رہیں تھیں۔۔انھیں قبول نہ کرنا بہت مشکل عمل تھا اس لڑکے کے لیے۔۔۔

نظریں جھکا کر۔۔۔منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔

نظر نیم شہد آنکھوں سے ہٹائی ی۔۔۔تو نظر مقابل حسینہ کے سرخ ہونٹوں پر آٹھہرئی ی۔۔۔ناجانے کیوں اپنے ہونٹ خشک ہوتے محسوس ہوئے۔۔۔۔

شدید سردی میں بھی گرمی کا احساس ہونے لگا تھا۔۔

رات کی تاریکی پھیل رہی تھی۔۔۔وہ اسے جلد سے جلد گھر لے جانا چاہتا تھا۔۔۔

پتا نہیں کیوں مجھے بہت گرمی لگ رہی ہے۔۔۔آہ۔۔۔"ڈر گز کا اثر" شروع ہو چکا تھا۔۔اسکے پورے جسم میں آگ سی سلگنے لگی۔۔۔

اس نے خود ہی زین کا کالر چھوڑا۔۔۔اور اپنی سفید و صراحی دار گردن پر بے دردی سے کھجھانے لگی۔۔۔

"وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کے اس کا جسم کیوں اچانک کچھ ہو رہا ہے۔۔۔ آگ برسا رہا ہے۔۔۔

"اس کے جسم میں تغیرات پیدا ہو رہے تھے۔۔۔ جنھیں وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔ علم تھا تو فقط اتنا۔۔۔ کے اس کے جسم کو جسم کی چاہ تھی۔۔۔ وہ اچانک ہی زین مگر۔۔۔ میں۔۔ سمجھ نہیں پا رہی۔۔ مجھے کیا ہو رہا ہے۔۔۔ کے قریب آئی ی۔۔۔

اس کے سینے کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔۔اس کی سانسیں پھولی پھولی سی ہو رہی تھیں۔۔۔۔ہاتھ لرزنے لگے تھے۔۔۔۔

وہ زین کی شرٹ کا بٹن کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اپنے ای کے سامنے وہ اس طرح پیش نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن خود پر کوئی ی قابو نہیں تھا اس کا۔۔۔

ہم روڈ پر کھڑے ہیں۔۔۔ بھوکی شیرنی۔۔۔۔۔۔" وہ واقف تھا یہ ڈر گزکا" اثر ہے۔۔۔ ذرا بھی غصہ نہ ہوا۔۔ نہ ہی جھڑکا۔۔۔ نہ روکنے کی کوشش کی۔۔۔ بلکے مسکراتے ہوئے۔۔۔ اس کی زلفوں میں ہاتھ الجھا کر۔۔۔ انگوٹھے کو اس کے رخسار پر مسلتے ہوئے۔۔۔ نرمی سے کہا۔۔۔۔

اور دوسرے ہاتھ سے اس لڑکی کا سینے پر رینگنے والا ہاتھ تھاما۔۔۔۔

اس لڑکی کے ہاتھ اِس قدر لرز رہے تھے کے وہ بٹن کھول ہی نہیں سکی تھی۔۔۔

چلو۔۔۔میرے ساتھ۔۔۔"وہ اسے اپنے ساتھ پیسنجر سیٹ پر لے کر" بیٹھا۔۔۔

میرج بیورو۔۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے ڈرائی یور سے کہا۔۔۔جس پر وہ" الجھ کر پیچھے مڑا۔۔۔

"ماسٹر؟؟۔۔"

جتنا کہا۔۔۔اتنا کرؤ۔۔۔جلدی۔۔۔۔"وہ اس بار سخت لہجے میں۔۔۔" حاکمانہ انداز میں بولا۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو؟؟"اریبہ کا جسم برداشت نہیں کر پا رہا تھا ڈوس کی ہائی ی" مقدار کو۔۔۔وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپنے لگی تھی۔۔۔

اس نے اپنا سر پیچھے سیٹ سے مارنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ مٹھیاں بھینچ کر۔۔۔رونے لگی۔۔۔

اس کا چہرہ و جسم مکمل سرخ پڑنے لگا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے سر سے ہوڈ تیزی سے کھینچ کر اتارا۔۔۔

لمحہ بہ لمحہ اس کے جسم میں گرمی مزید بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ۔۔۔زین کا چہرہ پیلا پڑا۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہا تھا۔۔کے اٹھ کر۔۔۔اس کے پاؤں پر آکر بیٹھی۔۔۔

وہ اتنا قریب آئی ی۔۔کے زین کے لیے اپنا آپ سنبھالنا مشکل ہو گیا۔۔۔مگر اس حسین دلربا کے سامنے ظاہر نہ کیا۔۔۔

کیوں ریجیکٹ کر رہے ہو مجھے ؟؟۔۔۔۔کیا میں خوبصورت نہیں ہوں ؟؟''اس خوبرو نوجوان کی گردن کی پشت پر اپنا سیدھا ہاتھ جما کر۔۔۔اس کے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ لا کر۔۔۔۔روہانسہ لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

وہ جس چیز کی چاہ میں پھڑک رہی تھی۔۔۔زین وہ خوب سمجھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔مگر کوئی ی ناجائی زفائی دہ نہ اٹھایا۔۔۔۔

ریجیکٹ اور میں؟؟۔۔۔وہ بھی تمھیں؟؟۔۔۔۔۔نہیں بھئی۔۔اوقات" نہیں ہے میری۔۔"زین اس کی زندگی میں آنے والا نہ تو پہلا مرد تھا نہ پہلا امیر زادہ۔۔۔۔۔۔وہ اس سے ملنے سے قبل۔۔۔۔دو امیر زادوں سے مل چکی تھی۔۔دونوں ہی اسے ہمیشہ اس کی اوقات یاد دلاتے۔۔۔۔

وہ اس کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد بنا۔۔۔جس نے کہا۔۔۔وہ اوقات نہیں رکھتا۔۔۔۔کے اس جیسے انمول ہیرے کو پا سکے۔۔۔

اس کی ذات کو اہمیت دی۔۔۔۔اگر وہ ہوش میں ہوتی۔۔۔یقینا آج زین پر اپنا دل ہار بیٹھتی۔۔۔۔

محبوب اور کمتر ؟؟۔۔۔یہ کہاں ممکن ؟؟۔۔۔۔جو دل کو محبوب ہو جائے۔۔۔پھر بھلے ہی وہ دنیا کے لیے کتنا ہی بے مول ہو۔۔۔۔۔ مگر ہمارے لیے انمول ہوتا ہے۔۔۔۔

اس کے نزدیک وہ اہمیت کی حامل تھی۔۔خود کو تو جیسے بہت کمتری کی نگاہ سے دیکھتا ہو۔۔۔خود کو اُس کے قابل بھی نہیں سمجھتا تھا۔۔۔۔

اس کی غیر ہوتی حالت کے پیشِ نظر۔۔۔بہت محبت سے ٹریٹ کر رہا تھا اسے۔۔۔

اس کی نازک کمر کے گرد اپنا ہاتھ حائل کیا۔۔۔تاکے گاڑی کو اچانک جھٹکا لگنے پر۔۔۔اسے کوئی ی چوٹ نہ لگے۔۔۔

اس طرح مت کرؤ۔۔۔زخمی ہو جائیں گے ہاتھ۔۔۔"وہ واپس اپنی" گردن وہاتھ کھجانے لگی۔۔۔

زین اسے وہ نہیں دے رہا تھا۔۔۔جس کی طلب اس کے جسم کو جلا رہی تھی۔۔۔

مقابل کے ہاتھ روکنے کی کوشش کرتے ہی۔۔۔وہ اس کی گردن پر جھکنے لگی۔۔۔

مجھ سے شادی کرؤ گی؟؟۔۔۔"اسے خود پر جھکتا دیکھ۔۔۔تیزی سے اس" کے بالوں کو جڑوں سے پکڑ کر۔۔۔خود سے اس کا حسین چہرہ تھوڑا سہ دور کیا۔۔۔

اس کی جگہ کوئی ی اور ہوتا۔۔۔تو اب تک تو اس لڑکی کی حالت کا فائی دہ اٹھا ہی چکا ہوتا۔۔۔۔

مقابل حسینہ کی آنکھیں سرخ تھیں انگارے کی مانند۔۔۔۔ہونٹ لرز رہے تھے۔۔۔۔

سانس پھولی پھولی۔۔۔۔

اس نازک وجود کو اپنی آنکھوں سے آنکھیں ملانے پر مجبور کرتے۔۔۔۔ گمبھیر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

اس لمحے۔۔۔اریبہ کا ذہن مفلوج ہو چکا تھا۔۔۔اسے زین۔۔۔اپنا ای لگ رہا تھا۔۔۔شادی کا لفظ اس کے منہ سے سنتے ہی۔۔۔۔وہ فوراہاں کرنے لگی۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

"گڈ۔۔۔بس کچھ پیپر زپر سائی ن کر دینا۔۔۔۔پھر میں تمھیں نہیں روکوں گا۔۔۔کرؤ گی ناں؟؟۔۔۔"

"ہاں۔۔۔"وہ ہاں کر رہی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ پھر سے روتے ہوئے اپنی دودھیائی ونازک۔۔پتلی کلائی کھجانے لگی۔۔۔۔

لاؤ۔۔۔مجھے دیکھاؤ۔۔۔"اس کی نازک کلائی ی اپنی گرفت میں لے کر"

۔۔۔پھونک مارنے لگا۔۔۔ساتھ ساتھ نرمی سے مسلتا۔۔۔۔

سر۔۔۔ پہنچ گ ئی ے۔۔۔۔اس بیورو میں کوئی ی بھی محبت کرنے والا"
جوڑا۔۔کسی بھی حالت و کسی بھی وقت میں جا کر اپنی شادی ر جسٹر ڈ کروا کر
سر ٹیفیکٹ لے سکتا ہے۔۔۔۔"ڈرائی یور کے کہتے ہی۔۔۔وہ تیزی سے کار
سے اریبہ کو لے کر اترا۔۔۔

دل جیت لیا تم نے میرا آج۔۔۔بعد میں آ کر اس کا انعام دوں"
گا۔۔۔"ڈرائی یور نے پورے راستے میں پیچھے پلٹ کر نہیں دیکھا
تھا۔۔۔لیکن اب جب دیکھا۔۔۔تو یہ دیکھ کافی حیران ہوا۔۔۔کے وہ لڑکا جو
کبھی بڑی بڑی بزنس ڈیل کرتے وقت نروس نظر نہیں آتا۔۔۔وہ آج کس
قدر نروس نظر آ رہا ہے۔۔۔

اس کے چہرے پر عجیب سی بے تابی و بے صبری تھی۔۔۔۔

عنابی ہونٹ لرزتے صاف ظاہر تھے۔۔۔

وہ مسرت بھرے لہجے میں کہتا۔۔۔اس حسین دوشیزاہ کو اپنے ساتھ لے کر میرج بیورو میں داخل ہوا۔۔۔

شادی کا پروسس پورا ہوتے ہی۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔

"اب آپ قانونا میاں بیوی ہیں۔۔۔" یہ جملا۔۔۔جیسے روح تک کو سکون بخش گیا تھا۔۔۔

عجیب سی کیفیت میں تھاوہ۔۔۔جیسے ابھی تک یقین نہ آرہاہو۔۔۔۔

اس کاپورا جسم مرد ہونے کے باوجود مارے خوشی کے لرز رہاتھا۔۔۔۔

انھیں میرج بیورو ٹیم کے سامنے کس کرنا تھا۔۔۔زین نے فورا ہی۔۔۔ کھڑے ہو کر۔۔۔اس حسین دلربا کو دیکھا۔۔۔۔پھر بڑی محبت و شدتِ الفت سے اس کی پیشانی چومی۔۔۔۔پھر ہونٹ۔۔۔۔

قانوناب وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔۔

وہ اسے لے کر۔۔۔باہر آیا۔۔۔"تم جاؤ۔۔۔اب میں خود دیکھ لوں گا۔۔۔"

اوکے ماسٹر۔۔۔شادی مبارک۔۔۔"ڈرائی یور شادی مبارک کہ "
کر۔۔۔ان دونوں کو چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

وہیں دو منٹ کی ڈرائی یو پر ہی ایک اچھا ہوٹل تھا۔۔۔زین اسے وہیں لے گیا
تھا۔۔۔۔

وہ لفٹ میں اسے برائی یڈل اسٹائی ل میں اٹھا کر داخل ہوا۔۔۔۔

ہوٹل کے روم میں لا کر۔۔۔۔۔بجائے بیڈ پر لیٹانے کے۔۔۔اسے واش
روم کی جانب لے گیا۔۔۔۔

اسے لے کر شاور کے نیچے کھڑا کر دیا۔۔۔

اور ٹھنڈا پانی کا وال اون کر دیا۔۔۔۔

صرف دو تین لمحوں میں۔۔۔وہ پورا بھیگ گ ئی تھی۔۔۔

بہتر محسوس ہوا؟؟۔۔۔"بڑی نرمی سے پوچھا۔۔۔۔"

نہیں۔۔مجھے بہت گرمی لگ رہی ہے۔۔۔۔"اس نے روتے ہوئے اردو" میں کہا۔۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر میں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔میں برف منگا دیتا" ہوں۔۔۔تم یہیں رہنا۔۔۔"وہ بھی اسی کی زبان میں جواب دے کر۔۔۔۔باہر چلا گیا۔۔۔

وہ ابھی بھی کھجائے چلی جا رہی تھی۔۔۔اس کے جسم سے آگ نکل رہی تھی۔۔۔کانوں سے دھواں۔۔۔گال بری طرح جل رہے تھے۔۔۔

اِس میں بیٹھو۔۔۔" وہ برف لے آیا تھا۔۔۔پوری برف سے بھری بالٹی" باتھ ٹب میں انڈیل دی۔۔۔پھر اس کے نازک وگیلے وجود کو باہوں میں بھر کر۔۔۔باتھ ٹب میں بیٹھایا۔۔۔

شدید ڈر لاحق تھا کے وہ بیمار پڑھ سکتی ہے۔۔۔ایک تو سردی اوپر سے برف کا پانی۔۔۔مگر اس لمحے اور کوئی دوسرا راستہ بھی تو نہ تھا۔۔۔

کچھ منٹ اس میں بیٹھنے کے بعد وہ کھڑی ہوئی۔۔۔

بہتر محسوس ہو۔۔۔"مقابل ابھی پوچھ ہی رہا تھا۔۔۔کے وہ اس پر بھوکی" شیرنی کی طرح جھپٹ پڑئی ی۔۔۔۔

حال۔۔۔۔

اس کی پیشانی پر پسینہ جھلک رہا تھا۔۔۔سر گھوم کر رہ گیا تھا۔۔۔

اپنے ہونٹ زور زور سے چبانے لگی۔۔۔۔ابھی وہ اپنی یادوں میں غوطہ زن تھی۔۔کے مہرین نے آکر۔۔اس کے کھوئے ہوئے وجود کو۔۔۔۔ہاتھ پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے حواسوں میں لوٹایا۔۔۔

"زین۔۔۔کب سے تمھیں آواز دے رہی ہوں۔۔۔کہاں کھوئی ی ہو؟۔۔۔مجھے نہیں لگتا وہ تمھیں لیے بغیر جانے والے برو بلا رہے ہیں۔۔۔

ہیں۔۔۔اس لیے جلدی جاؤ۔۔۔انھیں اندر آنے کا موقع نہ ہی دو تو بہتر ہے۔۔۔۔ورنہ میں سوچنا بھی نہیں چاہتی کے کون سہ نیا طوفان برپا ہو گا۔۔۔"مہرین کی بات سننے کے باوجود بھی۔۔وہ منجمد کھڑی تھی۔۔۔

ہمت نہیں تھی اس میں زین کا سامنا کرنے کی۔۔۔

وہ جھوٹ نہیں بول رہا تھا۔۔۔واقعی اس رات میں نے سب کچھ" کیا۔۔۔"وہ اپنے منہ پر بے ساختہ ہاتھ رکھ کر۔۔۔بے یقینی سی کیفیت میں بڑبڑائی ی۔۔۔

وہ نہیں جا رہی۔۔۔بول دو اس سے۔۔۔"فہد نے اسے سوچوں میں" مگن۔۔۔۔کھڑا دیکھ۔۔۔۔فورا مہرین سے مخاطب ہو کر کہا۔۔۔

کیاواقعی بول دوں؟؟"مہرین نے کنفرم کرنے کے لیے دوبارا" پوچھا۔۔۔۔

گاڑی کے ہارن کی آوازیں پہلے سے زیادہ آرہی تھیں اب۔۔۔۔۔

یقیناوہ جانے والا نہیں اُسے لیے بغیر۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میں جارہی ہوں۔۔۔"اچانک کچھ یاد آیا۔۔۔۔۔۔"

بڑی ہمت جمع کی تھی اس کا سامنے کرنے کے لیے۔۔۔۔

فوراسیڑھیوں کی جانب بڑھی۔۔۔

پرس لے کر۔۔۔ تیزی سے واپس لوٹی۔۔۔اور فہد کے سامنے ہی باہر چلی گ ئی۔۔۔۔

وہ ہارن پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔گاڑی سے باہر کھڑا تھا۔۔۔

وہ حسین دلربا تیزی سے اس کی جانب آئی ی۔۔۔

مقابل بھی ہارن سے ہاتھ ہٹا کر۔۔۔ بپھر کر اس کی جانب بڑھا۔۔۔

ابھی وہ حسین نوجوان غصے میں کچھ بولتا اِس سے قبل ہی۔۔۔اریبہ نے اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھوں کے مکے بنا کر مارتے ہوئے۔۔۔۔خود سے دور دھکیلا۔۔۔

نہایت ہی گھٹیا انسان ہو تم۔۔۔۔تم نے میری نشے کی حالت کا فائدہ" اٹھایا ہے۔۔۔۔تم نے میری عزت۔۔۔" وہ اپنی اردو زبان میں ۔۔۔۔روہانسہ و سخت غصیلے لہجے میں۔۔۔ابھی اسے ملامت کر ہی رہی تھی۔۔۔کے

میں نے کچھ نہیں کیا تمھارے ساتھ۔۔۔۔تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو" میرے بارے میں؟؟۔۔۔اتنا گرا ہوا کیسے سمجھ سکتی ہو؟۔۔۔اک نشے میں دھت لڑکی کا فائدہ اٹھاؤں گا میں؟؟۔واقعی۔۔۔اتنا گھٹیا سمجھتی ہو مجھے؟؟۔۔۔"اس کے جملے نشتر سے زیادہ دلخراش معلوم ہوئے۔۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔اریبہ اس کے کردار کو اتنا گرا ہوا گمان کرے گی۔۔۔

اس نازک صفت کے دونوں ہاتھوں کو بمشکل اک ہاتھ سے قابو کر۔۔۔۔غصے سے اس کی کمر اپنے دوسرے ہاتھ کے حصار میں جکڑ۔۔۔اس کے نازک وجود کو کار کے ڈور سے لگایا۔۔۔۔

پھر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔چنگھاڑتے ہوئے چیخا۔۔۔۔

بس زین کا چیخ کر پوچھنا تھا۔۔۔اس روبرو کھڑی لڑکی کی آنکھیں بدلیں۔۔۔۔

اچانک ہی اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ نے احساس دلایا۔۔۔کے کچھ غلط ہو گیا ہے۔۔۔۔

تو مجھے ٹھیک یاد آیا ہے۔۔۔تم اردو زبان سے واقفیت رکھتے ہو۔۔۔۔"وہ" اِس قدر جلال میں آگیا تھا۔۔۔کے بجائے اپنی زبان کے۔۔۔اریبہ کی ہی زبان میں اسے جواب دے بیٹھا۔۔۔اور یہی تو وہ چاہتی تھی۔۔۔

"اس کا جملہ سنتے ہی۔۔۔ہاتھوں پر پکڑ از خود ڈھیلی پڑ ئی ی۔۔۔۔

"اک ڈائی ریکٹ نہیں پوچھ سکتی تھیں؟؟۔۔یہ ڈرامہ کرنا ضروری تھا؟؟"لمحے کے لیے وہ جیسے سٹپٹایا۔۔مگر اگلے ہی پل۔۔۔بپھر کر دانت پیستے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

اسے تکلیف پہنچی تھی ان جملوں سے۔۔۔بھلے ہی ان جملوں کے بولے جانے کا مقصد کچھ اور تھا۔۔۔لیکن پھر بھی وہ جان پر شدید اذیت برپا کر گ ئ ے تھے۔۔۔۔

وہ سامنے ہو اور مقابل ہوش میں رہے۔۔۔یہ اپنے آپ میں بہت بڑا امتحان تھا اس لڑکے کے لیے۔۔۔۔

پھر بھی خود پر قابو رکھا۔۔۔جبکے مردان معاملات میں بہت جلدی بہک جاتے ہیں۔۔۔ مگر وہ کردار کا بڑا پکا تھا۔۔۔۔

ایسا نہیں کے طلب نہیں۔۔۔چاہیے ضرور تھی۔۔۔ مگر ہوش و حواس کے ساتھ۔۔۔۔

میں پوچھتی اور تم بتا دیتے۔۔۔او۔۔۔۔واقعی؟؟۔۔۔"وہ چھوٹی آنکھوں" سے گھور کر۔۔۔۔طنزیہ گویا ہوئی ی۔۔۔۔

کیوں۔۔۔کیوں نہیں بتاتا؟؟۔۔۔۔کوئی ی چوری ہے اردو زبان کا"
آنا؟؟"وہ اکڑ کر پوچھنے لگا۔۔۔

چوری نہیں۔۔۔تو پھر چھپایا کیوں؟؟"وہ مزید قریب آکر۔۔دانت پیستے"
ہوئے۔۔۔بڑے تجسس سے استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

کس نے چھپایا؟؟۔۔۔تم نے پوچھا کبھی؟؟۔۔۔۔جو میں بتاتا"
۔۔اور ویسے بھی اردو زبان کا آنا کوئی ی ایسا کمال نہیں جو میں اعلان کرتا
"پھروں۔۔۔

مانا میری زبان آنا کمال نہیں۔۔۔کروڑوں لوگوں کو آتی ہے۔۔۔مگر تم"
جیسے گورے کو آنا ہے۔۔۔"وہ آخری جملہ خاصہ جتاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

گورا؟؟۔۔۔میری مام پاکستانی ہیں بھول گ ئی ہو شاید تم۔۔۔"وہ فورا"
جواب دہ ہوا۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ ہی پاکستانی جنھیں خوددار دوزبان سے ذرہ برابر بھی واقفیت"
نہیں۔۔۔"وہ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولی۔۔۔

تم ثابت کیا کرنا چاہ رہی ہو؟؟۔۔۔یہ سب کر کے؟؟"وہ چھوٹی آنکھیں"
کر۔۔۔ابرو اچکا کر تفتیشی انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

وہ ہی جو تم سمجھ کر بھی انجان بن رہے ہو۔۔۔۔"دوبدو مفاہمانہ انداز میں"
جواب دیا۔۔۔

میں واقعی سمجھ نہیں پا رہا۔۔۔"اس کی نازک کمر سے اپنا ہاتھ ہٹاتے" ہوئے۔۔۔دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔سینے پر باندھتے ہوئے۔۔۔نا سمجھی والے لہجے میں جواب دیا۔۔۔

تم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو کیا؟؟۔۔۔"اس لڑکے کا بھولے پن سے دیا" جواب۔۔۔مقابل کے تن بدن میں آگ لگا رہا تھا۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔

سمجھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔تم ہو۔۔۔"اس کے سوال پر بجائے" سنجیدگی سے جواب دینے کے۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اس کے پیشانی پر۔۔۔شہادت کی انگلی کو اپنے انگوٹھے میں دبا کر۔۔۔ایک جھٹکے سے کھٹ کر کے مارتا ہوا۔۔۔آگے بڑھ گیا۔۔۔ساتھ ساتھ اپنی جیب سے دھوپ کا چشمہ نکال کر آنکھوں پر۔۔۔ایک ادا سے لگایا۔۔۔

"آہ۔۔۔۔"وہ اپنی پیشانی مسلتی۔۔۔تیزی سے اس کے پیچھے آئی ی۔۔۔

"بیٹھ۔۔۔"ابھی وہ بولتے ہوئے ڈور کھولنے ہی لگا تھا اس حسین دلربا کے لیے۔۔کے اس نے تیزی سے آکر۔۔اس کا بازو پکڑ کر۔۔اپنی جانب موڑا۔۔۔

"تمھیں میں پسند نہیں آئی ی تو صاف کہو۔۔۔اس طرح چوہے بلی کا کھیل کیوں کھیل رہے ہو؟؟۔۔۔۔۔"اس کے چہرے کے بالکل قریب اپنا چہرہ لا کر۔۔۔منتی و دبے دبے غصے میں بولی۔۔۔

اگر وہ ای ہے تو سامنے سے آکر انکار کر دے۔۔۔وہ خاموشی سے پلٹ جانے کے لیے ابھی بھی تیار تھی۔۔۔۔۔

وہ ہاں کر دے۔۔کے نہیں پسند۔۔۔

کوئی ی شکوہ نہیں اس سے۔۔۔کوئی ی شکایت نہیں۔۔۔

اور ہو گی بھی کیوں؟؟۔۔۔کوئی ی لازم تو نہ تھا اس پر۔۔۔کے پسند کرئے۔۔۔۔

دیکھیں میم۔۔۔آفس آپ کے باپ کا نہیں ہے۔۔۔اس لیے یہ فضول" باتیں بعد میں کر لینا۔۔۔ابھی چلو۔۔۔دیر ہو رہی ہے۔۔۔میٹنگ میں پہنچنا ہے مجھے۔۔ ہمم۔۔۔اب تھوڑا دور ہٹو تا کے میں تمھارے لیے ڈور کھول سکوں۔۔۔۔"دال کا جواب چنا دیا تھا مقابل نے۔۔۔اِس کا کیا مطلب سمجھے وہ بیچاری۔۔۔۔

زین کے غصیلے لہجے میں کہتے ہی۔۔۔۔۔۔شدید ذلت کا احساس ہونے لگا۔۔۔اس لڑکی نے اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس کیا۔۔۔ساتھ ساتھ چہرہ بھی گرم ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ تھوڑا دور ہٹی۔۔۔تو اداسی سے مقابل کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔

اگر یقین تھا کے وہ اس کا ای ہے تو پیچھے کیوں ہٹی؟؟۔۔۔۔ڈٹ جاتی۔۔۔۔مگر اس لڑکی کا پیچھے ہٹ جانا دلیل تھی۔۔۔کے یقین نہیں ہے۔۔۔صرف شک ہے۔۔۔۔

اس نے ڈور کھولا۔۔۔تو خاموشی سے بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

دوسری جانب سے آکر۔۔وہ بھی گاڑی میں بیٹھا۔۔۔۔

گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔ساتھ ساتھ کنکھیوں سے اس حسین دلربا کو بھی تک رہا تھا۔۔۔وہ خفا تھی۔۔۔شاید اس لیے منہ پھولا کر بیٹھی نظر آرہی تھی۔۔۔۔

ماحول پر مکمل خاموشی کا راج رہا۔۔۔۔

تمھیں سب یاد آگیا ہے؟؟؟''اس حسین دلربا کی ناراضگی اب چبھ سی رہی تھی۔۔۔کوئی تو موضوع چاہیے تھا اپنی جانب مخاطب کرنے کے لیے۔۔۔۔۔۔

نہایت سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔صرف کچھ کچھ باتیں۔۔۔" لہجے میں روکھاپن نمایا"
تھا۔۔۔جیسے زبردستی جواب دے رہی ہو۔۔۔۔

ہمم۔۔۔کچھ کچھ باتیں۔۔۔۔جیسے؟؟" وہ اشتیاق رکھتا تھا کے آخر کیا کیا"
یاد آیا ہے اسے۔۔۔۔کچھ سوچتے ہوئے۔۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

جیسے تمھارا مجھ سے شادی کرنا۔۔میرا سائن کرنا اور تمھارے ساتھ"
تصویر بنوانا۔۔۔۔بس۔۔۔" باقی ساری یادیں وہ دانستہ طور پر گل کر گئی
تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔مگر اس دوران مجھے یاد نہیں پڑتا میں نے کوئی ی بات کی ہے اردو" میں تم سے۔۔۔۔"جیسے ایک لمحے میں ہی چوری پکڑلی ہو اس کی۔۔۔کچھ ایسی شرمندگی محسوس ہوئی ی۔۔۔۔

اپنا چہرہ اس خوبرو نوجوان کی جانب نہ کیا۔۔۔اس خوف سے وہ سرخ پڑھتے چہرے سے بھاپ لے گا۔۔۔کے وہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔

ہماری بات تو واش روم میں ہوئی ی تھی۔۔۔یعییییییی۔۔۔۔"خاصہ" کھینچتے ہوئے یعنی کا لفظ ادا کیا۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی وہ احتجاج کرنے اس کی جانب مڑی۔۔۔۔

واش روم کا وہ رومانٹک۔۔ نہیں شاید خطرناک کہوں تو زیادہ بہتر رہے"
گا۔۔۔۔ جنگلی۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔۔ بھوکی
ہاں۔۔۔۔ بھوکی زیادہ بیسٹ ہے اُس لمحے کی تمھاری حالت کو بیان کرنے
کے لیے۔۔۔ بھوکی شیرنی۔۔۔۔ جو مجھ سیدھے سادے شخص کے کپڑوں
کی دوشمن بن گ ئی تھی۔۔۔ پوری رات افف۔۔۔ تمھاری بے باکی،
جرأت اور دلیری دیکھ۔۔۔ میں تو بیچارہ شرماتا ہی رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اب
وہ جیسے مزے لینے لگا تھا۔۔۔

گاڑی کو سائیڈ میں لگا کر۔۔۔ اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ
لایا۔۔۔۔۔۔

اس کے حسین چہرے پر دلفریب مسکراہٹ رقصاں ہوئی ی۔۔۔

اس کی آنکھیں شوخی جھلکا رہی تھیں۔۔۔

اس کی نزدیکی کیا کم جان لیوا تھی جو آنکھوں کی تپش نے سانس تک لینا محال بنا دیا۔۔۔۔

تھوک گلے میں نگلا۔۔۔

چہرہ بالکل سرخ پڑھ گیا تھا۔۔اس لمحے شدت سے خواہش ہوئی۔۔۔کے زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔۔

اپنی بے وقوفیوں پر اب ماتم کرنے کا بھی کوئی ی فائی دہ نہ تھا۔۔۔

وہ واقف تھی کے مقابل جھوٹ نہیں بول رہا۔۔۔۔

وہ اپنی حرکتوں پر شدید شرمسار تھی۔۔۔اتنی کے زین سے نظریں ملانے کی تاب تک نہ تھی۔۔۔لیکن جس طرح وہ دشمن جاں اچانک قریب آیا تھا۔۔۔آنکھوں کے پیچے از خود ہی لڑگ ئی ے تھے۔۔۔

ا۔۔ایسا۔۔۔ایسا کچ۔۔۔کچھ۔۔۔نہ۔۔ نہیں ہوا۔۔۔ہوا" ے۔۔۔ جھو۔۔ جھوٹ مت بول۔۔۔بولو۔۔۔"اپنی نظریں جھکا کر۔۔ بمشکل سچ کو جھٹلانے لگی۔۔۔

جس پر وہ خاصہ محظوظ ہوا۔۔۔

اس کی سرخ رنگت۔۔۔۔مقابل کی آنکھوں کو بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

اب۔۔اب دیر نہیں ہو رہی تمھیں؟؟۔۔۔"مانا کچھ بول نہیں رہا"
تھا۔۔۔مگر اس کی نگاہوں کی تپش۔۔۔بے چین سہ کر رہی تھی۔۔۔تن
و من دونوں کو سلگا رہی تھی۔۔۔وہ تو بس مسکرا مسکرا کر دیکھے چلے جا رہا
تھا۔۔۔۔

بمشکل نظریں اٹھا کر اسے دیکھ۔۔۔طنزیہ کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔کیونکے آفس میرے باپ کا ہے۔۔"مسکراتے"
ہوئے۔۔۔بھرم سے جواب دے کر۔۔۔اس کے سیدھے رخسار
سے۔۔۔اپنی ناک کو ہلکا سہ مسلنے لگا۔۔۔۔

اس کا اچانک عمل اریبہ کے پورے وجود میں برقی روح کی طرح بجلی دوڑا گیا تھا۔۔۔۔

گمان ہوا جیسے وہ سفید خرگوش ہو۔۔۔ جس کے نرم و ملائم جلد سے اپنی ناک مسلتے ہوئے۔۔۔ محبت کا اظہار کر رہا ہو۔۔۔۔

کیا واقعی ہمارے درمیان اب کوئی پردہ نہیں؟؟۔۔"اس نے ناک" ہٹائی تو وہ گمبھیر و مفاہمانہ انداز میں پوچھ اٹھی۔۔۔۔

اس کا سوال سنتے ہی مقابل کو یقین آ گیا تھا۔۔۔ کے اسے ابھی بھی ٹھیک طرح سب یاد نہیں آیا ہے۔۔۔۔

اگر میں کہوں ہاں۔۔۔تو پھر کیا کرؤ گی؟؟۔۔۔ماضی تو نہیں بدلا جا سکتا" اب۔۔۔"اس کے رخسار پر ہاتھ رکھ۔۔۔نرمی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

وہ دانستہ طور پر الجھا رہا تھا اسے۔۔۔۔کیونکے جتنا الجھے گی۔۔۔اتنا ہی اس کے قریب رہے گی۔۔۔۔

یعنی ہاں؟؟"آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔۔۔جوان سرخ آنکھوں سے" باہر آنے کے لیے مقابل کو مچلتے نظر آئے۔۔۔۔

اس نے اپنے سوال پر زور دیا۔۔۔۔

مقابل بالکل خاموش ہو گیا۔۔۔۔

ہاں نہ کہا۔۔۔تو نہ بھی تو نہ کہا۔۔۔۔

مجھ سے نکاح کر لو پلیز۔۔۔"وہ بہت شرمندہ تھی۔۔۔"

وہ نہیں جانتی کے مقابل اس کا ای تھا یا نہیں۔۔۔مگر اتنا ضرور جانتی تھی۔۔۔جو اس رات ہوا۔۔۔اس میں مقابل کی کوئی ی غلطی نہیں۔۔۔سب اس کی اپنی خطا ہے۔۔۔۔

نکاح؟؟۔۔۔"اس حسین دلربا کے منتی لہجے میں کہتے ہی۔۔۔۔مقابل" سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔

نکاح کی کیا ضرورت؟؟۔۔میرے ملک کے قانون کے مطابق ہم میاں" بیوی ہیں۔۔۔"اس کے لہجے میں ہلکی سی بھی لچک نہ تھی۔۔۔۔

جس سے اریبہ کو احساس ہوا وہ نکاح کرنے کے لیے ذرا بھی رضامند نہیں۔۔۔۔

مگر۔۔۔میں نکاح کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔جیسے ہمارے یہاں ہوتا" ہے۔۔۔۔۔"وہ فورا بولی۔۔۔۔

میں مزاق کر رہا تھا۔۔۔۔کچھ نہیں ہوا اس رات ہمارے" درمیان۔۔۔۔"وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

اب تم صرف نکاح کو ٹالنے کے لیے ایسا کہ رہے ہو۔۔۔۔جب قانونا" شادی کر سکتے ہو تو نکاح کیوں نہیں؟؟۔۔" یہ اس کی بے بسی کی انتہا تھی۔۔۔کے منتیں کر رہی تھی مقابل سے۔۔۔کے اس سے نکاح کر لے۔۔۔

تمھاری بے وقوفیوں پر پردہ ڈالنے کا ٹھیکا نہیں لے رکھا میں" نے۔۔۔۔کس نے کہا تھا عمران کے ساتھ جانے کو؟؟۔۔۔منع کیا تھا ناں تمھیں۔۔۔مگر تم تو ایسے چل دیں اس کے پیچھے جیسے پرانا کوئی ی یارانہ ہو تمھارا اس سے۔۔۔پھر رہا سہا اس کے ساتھ ڈرنک بھی کر لی۔۔۔اب بھگتو۔۔۔۔" بہت غصہ تھا اس کے اندر۔۔۔۔جو اپنی عادت کے مطابق وہ خاموشی سے پی رہا تھا۔۔۔۔مگر اب اس کی انتہا ہوئی ی۔۔۔۔

اس کے غصے سے کہتے ہی۔۔۔اریبہ کے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

میں نے کوئی ڈرنک نہیں کی۔۔۔صرف جوس پیا تھا۔۔۔۔مجھے کیا خبر" تھی۔۔۔میرے ساتھ یہ سب ہو جائے گا۔۔۔"اس کے روتے ہوئے کہنے کی دیر تھی۔۔۔کے مقابل ٹھنڈا پڑا۔۔۔۔

اس لڑکی کے آنسو شاید وہ خود بھی نہیں جانتی۔۔۔کیا مول رکھتے تھے اس لڑکے کے لیے۔۔۔۔

اچھا۔۔۔رومت۔۔۔۔۔"تیزی سے اس کے آنسو اپنے انگوٹھوں کے" پوروں سے صاف کرنے لگا۔۔۔۔

ابھی وہ آگے بولتا اِس سے قبل ہی اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

کہاں ہو؟؟۔۔۔میٹنگ تمھارے انتظار میں رکی ہوئی ہے۔۔"سیل کی" اسکرین پر ڈیڈ کا لفظ چمک رہا تھا۔۔۔فوری کال ریسیو کی۔۔۔۔

بس پہنچ رہا ہوں۔۔۔۔"اس نے کہہ کر۔۔۔تیزی سے کال منقطع" کر کے۔۔۔سیل اپنے سفید کوٹ کی جیب میں رکھا۔۔۔پھر واپس گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب اس نے زندگی میں کسی کے سامنے خود کو قبول کرنے کے لیے منت کی تھی۔۔۔۔مگر سامنے سے ٹھکرا دیا گیا۔۔۔۔جس کی اذیت کے سبب اس کے آنسو رک نہیں رہے تھے۔۔۔وہ کھڑکی کی جانب منہ کر کے رونے لگی۔۔۔۔

اگر زین ای تھا بھی۔۔تو اب اِس نکاح کی منت کے بعد کیا باقی رہ گیا تھا؟؟۔۔۔۔

کیا مقابل یہی چاہت رکھتا تھا کے وہ بار بار اپنا آپ اس کے آگے پیش کرئے۔۔۔اور وہ ٹھکرا کر۔۔۔اس کے سیلف کانفیڈنس کی دھجیاں اڑا دے۔۔۔۔اس کی عزت نفس کو مجروح کرے۔۔۔۔

وہ جھکنے والوں میں سے کبھی نہیں تھی مگر اس کے آگے جھکی۔۔۔۔معافی مانگی۔۔۔بار بار اپنی محبت کا اظہار کیا۔۔۔اب کیا چاہتا تھا وہ؟؟۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔اب نہ ہے تو نہ صحیح۔۔۔اس دل کو یہ سمجھا لیا میں "نے۔۔۔۔تم ای ہو یازین۔۔۔مجھے ذرہ برابر فرق نہیں پڑتا۔۔۔ صحیح کہ رہی تھی مہرین۔۔۔۔جس کے جتنا پیچھے بھاگو وہ اتنا ہی ایٹیٹیوڈ دیکھاتا

ہے۔۔۔۔مگر اب نہیں۔۔۔بہت ہو گیا۔۔۔تم اب ناک بھی رگڑ لو میرے سامنے۔۔۔پھر بھی تمھاری جانب نہ پلٹوں۔۔۔۔"اس کی آنکھوں سے آنسو رک نہیں رہے تھے۔۔۔۔

اپنے آنسوؤں کو بے دردی سے پونچھتے ہوئے۔۔۔۔شدتِ کرب سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

اس وقت وہ بس اکیلے بیٹھ کر رونا چاہتی تھی۔۔۔۔

فیصہ کر لیا تھا اس نے۔۔۔۔اب نہیں پلٹے گی اس ستمگر کی جانب۔۔۔۔جس کی ستمگری ہر لمحہ اس کی جان لیتی ہے۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟"اس کی خاموشی کے پیچھے چھپا شور۔۔۔ایسا نہیں۔۔۔۔" کے وہ سن نہیں سکتا تھا۔۔۔نہایت فکر مند لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

ساتھ ساتھ گاڑی پارکنگ ایریا میں لگائی ی۔۔۔۔

وہ بجائے جواب دینے کے گاڑی کا ڈور خود کھول کر۔۔۔اتر گئی تھی۔۔۔

وہ آفس کے واش روم میں آکر۔۔۔خوب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔۔۔

اپنا سب کچھ کھو دینے کے بعد۔۔۔زین کا ریجیکشن قبول کر پانا بہت مشکل تھا۔۔۔۔

تم رو کیوں رہی ہو؟؟۔۔"ایک فی۔ میل کولیگ نے اس سے فکر مند لہجے" میں استفسار کیا۔۔۔

وہ چاہ کر بھی خود پر کنٹرول نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

کیونکے تماشہ بن کر رہ گ ئی ہوں میں۔۔۔۔۔وہ اپنانے کے لیے تیار" نہیں۔۔۔اور جانے بھی نہیں دے رہا۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

میں سمجھی نہیں۔۔کس کی بات کر رہی ہو؟۔۔۔"وہ الجھ کر۔۔اس کی" جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔

زین کے۔۔۔۔"اس (jerk جرک) اور کون ہو سکتا ہے سوائے اس" کے کہتے ہی مقابل کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔

زین؟؟۔۔تم مسٹر زین کی بات کر رہی ہو؟؟۔۔۔۔"زین کسی بھی لڑکی" کی جانب نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔۔۔یہ بات پورے آفس میں مشہور تھی۔۔۔جبکے اس کی خوبصورت وچارمنگ پرسنیلٹی نا جانے کتنوں کے دل گھائل کرتی تھی روزانہ۔۔۔۔

اس کا حیرت و بے یقینی سے کھلا منہ دیکھ۔۔۔اریبہ کو احساس ہوا۔۔۔کے وہ اُسی کے آفس میں۔۔اُسی کے ورکرز کے سامنے۔۔۔اُس کی عزت خراب کر رہی ہے۔۔۔جو کے بہت غلط عمل ہے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ مسٹر زین نہیں۔۔۔ میرا فرینڈ زین۔۔۔۔اس کی بات کر رہی" تھی۔۔۔"اریبہ فوراً اپنے چہرے پر پانی کے چھپکے مارنے لگی۔۔۔ پھر بمشکل اپنے بکھرتے جذبات پر کنٹرول کر۔۔۔ بات گھمانے کی کوشش کی۔۔۔

او۔۔۔یہی میں کہوں۔۔۔ مسٹر زین تو کسی فی۔ میل ورکر کے ساتھ" کوئی ی غلط بیہیف نہیں کرتے۔۔۔ تمھارے ساتھ کیسے کر دیا۔۔۔۔سب جانتے ہیں۔۔۔اپنی گرل فرینڈ کو لے کر وہ کتنے وفادار ہیں۔۔۔"اس لڑکی کا آخری جملہ۔۔۔ مقابل کے دل پر گہری ضرب لگا گیا تھا۔۔۔۔

گ۔۔ گرل فرینڈ؟؟۔۔۔ مسٹر زین کی گرل فرینڈ ہے؟؟"وہ تجسس و" شاکڈ و غم کی ملی جلی کیفیت سے سرشار۔۔۔ تیزی سے پوچھ اٹھی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔کیوں تمھیں نہیں پتا تھا؟؟۔۔ارے ہاں۔۔تم تو ن ئی ی آئی ی" ہو یہاں۔۔۔غلطی سے بھی دل نہ لگا لینا ان کی چارمنگ پر سنیلٹی سے۔۔۔وہ بوائے فرینڈ ویپر فیکٹ ہسبینڈ مٹیریل ہونے کے باوجود بھی میسر نہیں ہیں کسی کو۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تو اس کی گرل فرینڈ ہے۔۔۔تب ہی ریجیکٹ کیا۔۔۔"وہ منہ ہی منہ" بے ساختہ بڑبڑائی ی۔۔۔۔

دل جیسے کرچی کرچی ہوا تھا۔۔۔

میں نے کیوں نہیں سوچا دو سال بہت بڑا عرصہ ہوتا ہے۔۔۔وہ آگے بڑھ" گیا ہو گا۔۔۔"یہ سوچتے ہوئے۔۔۔آنکھیں شدتِ غم سے بند کر۔۔۔وہ اپنا سر پکڑنے لگی۔۔۔

تم ٹھیک ہوناں؟؟" وہ لڑکی اس کی حالت دیکھ۔۔۔پوچھے بغیر نہ رہ" سکی۔۔۔

ہاں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔تم میری فکر مت کرؤ۔۔۔تم" جاؤ۔۔۔" وہ اپنے چہرے پر پھر سے پانی کے چھپکے مارتے ہوئے۔۔۔بغیر اس کی جانب دیکھے۔۔۔گویا ہوئی ی۔۔۔

"اوکے۔۔۔فیل فری۔۔۔کوئی مس ئی لہ ہو تو۔۔۔"

ہمم۔۔" وہ بس آنکھیں بند کر کے اثبات میں ہلکا سہ سر ہلاتے" ہوئے۔۔۔پانی سے منہ دھونے میں لگی ہوئی ی تھی۔۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر۔۔۔منہ دھونا بند کیا۔۔۔پھر نل کے وال پر ہاتھ جما کر۔۔۔مزید زور زور سے رونے لگی۔۔۔۔

نہ منزل ہے نہ منزل کا نشاں ہے۔۔۔
کہاں پہ لا کے چھوڑا ہے کسی نے۔۔۔۔

وہ آگے بڑھ چکا تھا۔۔۔اور وہ آج بھی اس کی چاہت کی منتظر کھڑی تھی۔۔۔

غلطی اپنی تھی۔۔۔پھر اس ستمگر سے شکوہ کیسا؟؟۔۔۔شکایت کیسی؟؟۔۔۔

نہیں۔۔۔اریبہ سنبھالوں خود کو۔۔۔۔وہ آگے بڑھ چکا ہے۔۔۔۔ظاہر" سی بات ہے پوری زندگی تمھارے انتظار میں تو نہیں بیٹھے گا ناں۔۔۔تم بھی آگے بڑھو۔۔۔آگے بڑھو۔۔۔۔ویسے بھی صبح ریجیکٹ کر دیا ہے اس نے

تمھیں۔۔۔"وہ روتے ہوئے خود کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔خودی کا حوصلہ بڑھا رہی تھی۔۔۔خودی کو طاقت دے رہی تھی۔۔۔۔تاکے اب آگے بڑھ سکے۔۔۔۔

آنکھیں میچ کر۔۔۔ایک بار پھر نل کھول کر۔۔ تیز بہتے پانی سے منہ دھویا۔۔۔۔پھر اپنے بکھرے بال کھول کر۔۔۔انھیں پونی میں قید کیا۔۔۔

اسکی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔۔چہرہ بھی شدید رونے کے سبب مکمل لال پڑ چکا تھا۔۔۔۔

وہ میٹنگ ختم کر کے اپنی چار پانچ بندوں کی ٹیم اور بزنس پارٹنر کے ساتھ میٹنگ روم سے باہر نکلا۔۔تو اریبہ نظریں جھکائے اس کی منتظر کھڑی تھی۔۔۔

وہ دو تین منٹ تک ان سے کھڑے ہو کر باتیں کرتا رہا۔۔۔ساتھ ساتھ ایک دو بار کنکھیوں سے اس حسین دلربا کی جانب بھی دیکھا۔۔۔جو ہاتھ میں فائل پکڑے منتظر کھڑی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

لائٹ پنک رنگ کی ہوڈی میں وہ اسے بہت کیوٹ سی لگی۔۔۔

چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔وہ کیسے نہ غور کرتا۔۔۔۔

"یہ ہیں اریبہ اقبال۔۔۔میری سیکرٹری۔۔۔۔"اس کی ٹیم چلتے چلتے اریبہ کی جانب آئی ی۔۔۔زین نے بہت پروفیشنل انداز میں اس کا تعارف سب سے کروایا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔اچھالگا آپ سے مل کے۔۔۔"اس کے بزنس پارٹنر"
نے۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔۔۔۔اریبہ کی جانب مصافحے کے لیے ہاتھ
بڑھایا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"اس نے مصنوعی بڑی سی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ہاتھ"
ملایا۔۔۔

اس کا حد سے زیادہ مسکراتا چہرہ دیکھ۔۔۔زین جل اٹھا تھا۔۔۔

میں جیمی۔۔۔۔آپ مجھے جیم بلا سکتی ہیں۔۔۔ مسٹر زین کانیو"
پارٹنر۔۔۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے بغیر ہاتھ چھوڑے اپنا تعرف مزید
وضاحت کے ساتھ دیا۔۔۔ جیسے اپنا اچھا امپریشن جمانے کی سعی کر رہا ہو
مقابل حسینہ پر۔۔۔۔

اوہ۔۔۔تو ہم ساتھ کام کرنے والے ہیں۔۔۔"وہ ہاتھ پیچھے کرنا چاہتی" تھی۔۔۔لیکن مقابل چھوڑ نہیں رہا تھا۔۔۔پیچھے کہاں سے کرتی۔۔۔رسمی طور پر بات چیت جاری رکھی۔۔۔۔

برابر میں کھڑے شخص کے تن بدن میں آگ لگنے لگی تھی۔۔

بمشکل اپنے غصے و جلن کو ضبط کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔اپنی ٹھوڑی مسلنے لگا۔۔۔۔

میرے لیے پانی لے آئیں گی آپ؟؟۔۔"وہ اپنا گلا کھنکھارتے ہوئے" ۔۔اریبہ سے مخاطب ہو کر۔۔پوچھنے لگا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی جیمی نے ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔

جی ضرور۔۔۔" وہ بغیر اس کی جانب دیکھے۔۔۔ تیزی سے سر ہلاتی"
۔۔۔۔پانی لینے چلی گ ئی تھی۔۔۔۔

میرے سامنے دوسرے مردوں سے فلرٹ کرتے ہوئے تمھیں شرم" نہیں آتی؟؟۔۔۔" وہ پانی کا گلاس بھر کر۔۔۔ابھی پلٹی ہی تھی۔۔۔کے وہ خوبرو نوجوان آگ بگولہ ہو کر کیبن میں داخل ہوا۔۔۔۔

وہ تیزی سے لمبے قدم بھرتا اس کی جانب آیا۔۔۔۔

پانی۔۔۔" وہ خاصہ برہمی سے بالکل روبرو کھڑا ہو کر گویا ہوا۔۔۔جبکے" دوسری جانب بالکل خاموشی طاری تھی۔۔۔

اس نے بغیر کوئی ی ری۔ایکشن دیے۔۔۔پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

کیا وہ سن کر بھی اَن سنی کر رہی تھی اس کی بات؟؟۔۔۔

اپنی بات کا یوں اگنور ہونا۔۔۔ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

اریبہ "وہ گھوری سے نوازتے ہوئے۔۔۔ غرا کر بولا۔۔۔"

نہیں چاہیے۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔"وہ نرمی سے جواب دے کر پلٹ" گئی۔۔۔

زین اپنا غصہ بھول۔۔۔۔ حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔وہ اس سے نظریں بالکل نہیں ملا رہی تھی۔۔۔۔۔اور اس قدر نارمل و پروفیشنل انداز میں بول رہی تھی۔۔۔ جیسے ان کے درمیان باس و سیکرٹری کے علاوہ دوسرا کوئی ی رشتہ ہی نہیں۔۔۔۔

آپ کی اگلی میٹنگ دو بجے کی ہے۔۔۔اس سے پہلے آپ یہ فائ ل ضرور" چیک کر لیں۔۔۔۔اور۔۔۔"ابھی وہ فائ ل اٹھا کر۔۔اس کی جانب بڑھاتے ہوئے۔۔نارمل انداز میں بول ہی رہی تھی۔۔۔کے مقابل بیچ میں تیزی سے بول اٹھا۔۔۔۔

تم ناراض ہو مجھ سے؟؟۔۔۔"اس لڑکی نے پوری بات کے دوران ایک" بار بھی نظریں نہیں اٹھائ ی تھیں۔۔

اس کا بات کرتے وقت بھی نظر نہ اٹھانا مقابل کیسے محسوس نہ کرتا۔۔۔۔

اس حسین دلربا کا نظریں نہ ملانا بھی دل کو چبھ سہ رہا تھا۔۔۔۔

میں آپ کی سیکرٹری ہوں مسٹر زین۔۔۔ناراض ہونے کا کوئی حق نہیں" میرے پاس۔۔۔"وہ نظریں نیچے جھکائے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔۔۔

فلحال۔۔۔یہ فائل دیکھ لیں۔۔۔۔اس میں جو بھی ردوبدل کرنا ہے بتا" دیں۔۔میں لورا سے کہ دوں گی۔۔وہ انتظار کر رہی ہے آپ کے اپروول کا۔۔"وہ اب کوئی ی بات نہیں کرنا چاہتی تھی اس ستمگر سے۔۔۔۔صرف اپنے کام پر دیھان دینے کا پکا ارادہ کر لیا تھا۔۔۔۔

دیکھو اریبہ۔۔۔۔"اس کے ہاتھ سے فائل لے کر۔۔۔"بغیر اک نگاہ" دیکھے ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔

وہ گاڑی میں ہوئی بات کو کلیر کر دینے کا اراہ لیے۔۔۔ابھی اس کا بازو نرمی سے اپنی گرفت میں لے کر۔۔۔قریب کر۔۔۔بولنے ہی لگا تھا۔۔۔

"مسٹر زین پلیز۔۔۔اگر آپ اس طرح کریں گے تو میرے لیے یہاں کام کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔۔۔اور میرے پاس آپ کا دیا ایڈوانس واپس کرنے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔۔۔وہ میں اپنے گھر والوں کو بھجوا چکی ہوں۔۔۔میری لیے چیزوں کو مشکل بنانا بند کریں۔۔مجھے اپنے گھر والوں کا پیٹ پالنے کے لیے بہت ضرورت ہے اِس نوکری کی۔۔۔۔"ہونا تو یہ چاہیے تھا اچانک قریب ہونے پر نظریں ملتیں۔۔۔وہ مقابل کی آنکھوں میں جھانکتی۔۔۔تھوڑا نروس ہوتی۔۔تھوڑا گھبراتی۔۔۔مقابل ہر بار کی طرح

اس کی دھڑکنوں کی اسپیڈ بڑھاتا۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس تھی۔۔۔اچانک قریب ہونے پر۔۔۔مانا جھٹکا لگا۔۔۔۔۔۔ مگر اپنے ذہن کو حاضر رکھا۔۔۔۔ نظریں اک لمحے کے لیے بھی نہ

اٹھائی یں۔۔۔۔۔یوں اگنور کیا۔۔ جیسے کوئی ی اہمیت نہ رکھتا ہو وہ ستمگر۔۔۔۔اپنی بات نہایت سنجید گی سے کہی۔۔۔۔

اس کے جملے شدید گھائی ل کر رہے تھے مقابل کو۔۔۔۔

وہ بھی اسی کی طرح خرد ماغ تھی۔۔۔۔ ٹھنڈے کی مار مارئی ی تھی ظالمہ نے۔۔۔۔

مقابل تلملا کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

ایسے اجنبی کیا چند لمحوں میں۔۔کے وہ دیکھتا سہ رہ گیا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔"کیا بولتا؟؟۔۔۔کچھ باقی چھوڑا تھا اس لڑکی نے۔۔۔اتنی" بے مروتی۔۔۔اِس قدر سنگ دلی۔۔۔

وہ مٹھیاں غصے سے بھینچتا۔۔۔ایک قدم خود پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوا۔۔۔۔

اور کوئی ضرورت ہے مسٹر زین آپ کو میری؟؟۔۔"سنجیدگی سے" استفسار کیا۔۔

نہیں۔۔۔"کیسے اتنی آسانی سے سب کچھ ختم کر سکتی تھی وہ؟؟۔۔۔جیسے" کبھی کچھ ہو ہی نہ۔۔۔وہ یہی سوچتے ہوئے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔

پلٹ کر اک بار نہ دیکھا ظالمہ نے۔۔۔اپنی مغرور چال چلتی ہوئی ی کیبن سے نکل گ ئی۔۔۔۔

"شدید حسرتوں سے وہ پشت تکتا رہ گیا تھا۔۔۔۔

کچھ سوچ کے بولا ہو گا تم نے۔۔۔

یہ پیار بھی تو لا ہو گا تم نے۔۔۔

اب نہ ہے تو پھر نہ صحیح دلبر۔۔۔

اِس دل کو یہ سمجھا لیا ہم نے۔۔۔

وہ نہیں جانتا۔۔۔کتنا مشکل تھا اس کے سامنے ہو کر لاپرواہ بنا رہنا۔۔۔مگر وہ بنی۔۔۔۔کیونکے بار بار اپنی عزت نفس کو اسکے قدموں میں نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔۔باہر آتے ہی۔۔۔پلٹ کر دیکھا۔۔۔شیشے کے دروازے سے آر

پار صاف نظر آرہا تھا۔۔وہ خوبرو نوجوان اپنی پشت اس کے سامنے کیے۔۔۔ ٹیبل پر جھکا ہوا تھا۔۔۔۔

ہزاروں شکوئے۔۔یک دم ان نیم شہد رنگ آنکھوں میں ابھرے تھے۔۔وہ رنجیدہ سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔اسے ایک نگاہ دیکھ کر۔۔۔پلٹ کر چلی گ ئی تھی۔۔۔۔اب دل کو سمجھا لیا تھا اپنے۔۔۔۔نہ ہے تو نہ صحیح دلبر۔۔۔۔اب نہیں پلٹے گی۔۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔۔وہ دانت پیستا ہوا ٹیبل کے کناروں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر۔۔۔اس پر جھک کر۔۔۔اپنی آنکھیں شدتِ غم وغصے سے بند کیے کھڑا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اس کے کیبن کا دروازہ نوک کر کے۔۔۔اندر داخل ہوا۔۔۔

اریبہ کو وہاں موجود نہ پا کر۔۔۔۔واپس باہر آیا۔۔۔۔

لورا۔۔۔کیا تم نے اریبہ کو دیکھا ہے؟؟"لورا وہیں سے اپنا سامان ہاتھ میں" لے کر گزر رہی تھی۔۔۔جب اس نے استفسار کیا۔۔

جی سر۔۔۔وہ اف ہوتے ہی نکل گ ئی تھی۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی" ۔۔۔مقابل پریشان ہوا۔۔۔

اکیلے کیسے جا سکتی ہے وہ؟؟۔۔اسے تو یہاں کے راستے بھی نہیں" پتا۔۔۔"اس کی روشن پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔۔۔

کوئی ی کام ہے آپ کو؟؟"لورا اس کے چہرے کے بدلتے رنگ صاف "
دیکھ سکتی تھی۔۔۔

فکر کا عنصر نمایا تھا اس کے پیلے پڑتے چہرے پر۔۔۔۔

نہیں۔۔۔شکریہ۔۔"وہ نفی میں گردن جھٹکتا۔۔تیزی سے آفس سے "
باہر نکلا۔۔۔۔

کا کارڈ بنوا کر۔۔۔ٹرین میں بیٹھی۔۔۔۔ subway train وہ اپنا

اس نے سوچ لیا تھا کے اب وہ روزانہ خود آیا جایا کرے گی۔۔۔بھلا کسی کا
احسان کیوں لے خود پر۔۔۔۔

دوسری جانب زین اس کے سیل پر کال کرنے لگا۔۔۔۔

وہ ٹرین میں بیٹھی تھی۔۔جب سیل رنگ ہوا۔۔۔پرس سے سیل نکال کر دیکھا۔۔۔ مسٹر اکڑو نام اسکرین پر چمک رہا تھا۔۔۔۔

منہ بسور کر۔۔۔کال کاٹ دی۔۔۔۔

کال کیوں کاٹ دی؟؟۔۔۔کم از کم بندہ بات تو کر سکتا ہے۔۔۔"وہ غصے" سے دوبارا کال کرنے لگا۔۔۔

اس کی دوبارا کال آتی دیکھ۔۔۔ سیل سوئچ اف کر دیا۔۔۔۔

زین شدید پریشان ہوا اریبہ کا سیل اچانک سوئچ آف ہو جانے پر۔۔۔

وہ فوراً ہی گاڑی میں بیٹھ کر۔۔اسے ڈھونڈنے subway اسٹیشن کی جانب بڑھا۔۔۔

یقین تھا۔۔۔وہ وہیں مل جائے گی۔۔۔۔

وہ لڑکی ٹرین سے اتر کر۔۔۔اپنی ہی سوچوں میں مگن چلنے لگی۔۔۔

شدید رنجیدہ تھی وہ۔۔۔۔

اپنی دنیا میں کھوئی ی۔۔وہ بس چلے چلی جا رہی تھی۔۔۔

زین نے اسے اسٹیشن پر بہت ڈھونڈا مگر وہ نہ ملی۔۔۔۔ ملتی بھی کیسے۔۔۔وہ وہاں سے بہت پہلے ہی جا چکی تھی۔۔۔۔

زین اب اپنا سر پکڑ رہا تھا۔۔۔۔

وہیں کھڑے کھڑے اس نے مہرین کو کال کی۔۔۔ ''ہیلو مہرین۔۔۔اریبہ گھر واپس آگ ئی ہے کیا؟۔۔۔''اس کی پریشان آواز سن۔۔۔وہ جو صوفے پر مزے سے لیٹی تھی فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔ نہیں تو۔۔۔۔''اریبہ کا نام سنتے ہی۔۔۔سامنے بیٹھا فہد فوراً'' اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔''اپنے کان سے ہینڈ فری ہٹاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔''

کیوں۔۔۔وہ آپ کے ساتھ نہیں ہے کیا؟؟"مہرین نے فکر مند لہجے میں" پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔وہ آج پہلے ہی نکل گ ئی۔۔۔وہ بھی مجھے بغیر بتائے۔۔"

مہرین۔۔۔کیا ہوا ہے؟؟"فہد اپنا کام چھوڑ کر۔۔۔ہاتھ میں پکڑا لیپ" ٹائی پ بند کرتے ہوئے۔۔۔ابرو اچکا کر۔۔ تفتیشی انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔

اریبہ آفس سے اکیلے نکل گ ئی ہے۔۔۔اور بروکو مل بھی نہیں" رہی۔۔۔انھوں نے پوچھنے کے لیے کال کی ہے کیا وہ گھر آئی ی۔۔"مہرین نے فہد کو پوری بات بتائی ی۔۔

اس کی بات سنتے ہی۔۔۔وہ تیزی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر۔۔۔اس کے پاس آیا۔۔اس کے ہاتھ سے سیل جھپٹنے والے انداز میں لے کر۔۔۔اپنے کان سے لگایا۔۔۔۔

تم اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہو؟؟۔۔۔کیا تمھیں نہیں پتا اسے راستے نہیں پتا یہاں کے؟؟۔۔۔۔اگر تمھاری لاپرواہی کی وجہ سے اسے ذرا سی بھی تکلیف پہنچی۔۔۔تو میں تمھیں جان سے مار دوں گا۔۔۔۔سمجھے تم۔۔۔"وہ غصے سے آگ بگولہ ہو کر سیل پر چنگھاڑا۔۔۔۔

اس کی جان بسی تھی اریبہ میں۔۔۔۔

زین اس سے لڑنے میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس لیے کوئی ی جواب دیے بغیر کال منقطع کر دی۔۔۔اور پھر سے دیوانہ وار اسے ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔

فہداب بیٹھنے والا کہاں تھا۔۔۔وہ بھی تیزی سے گھر سے زین کی ہیوی بائیک لے کر۔۔اریبہ کو ڈھونڈنے نکل پڑا۔۔۔

اس کا نمبر اریبہ نے بلاک لسٹ میں دال رکھا تھا۔۔۔اس لیے کال کرنے میں وقت کا ضیاع نہ کیا۔۔۔۔

رات ہو گئی تھی چلتے چلتے۔۔۔۔اسے اب بھوک لگنے لگی تھی۔۔۔قریب ہی ایک بیکری نظر آئی ی۔۔وہ اس میں داخل ہو گئی۔۔۔

بیکری کافی خوبصورت و بڑی تھی۔۔۔

نیو یارک اپنی عمدہ کوکیز کے لیے بہت مشہور ہے۔۔۔

ای بھی ہمیشہ کوکیز کی تعریف کیا کرتا تھا۔۔۔

تو سوچا کھا کر چیک کرئے۔۔۔وہاں سے اپنے کھانے کے لیے ایک کوکی لے کر۔۔۔باہر آگ ئی۔۔۔

Halal food کوکی کھاتے ہوئے۔۔۔تھوڑا سہ آگے بڑھی۔۔۔تو نظر آئی ی۔۔۔وہاں کافی لمبی لائن لگی ہوئی ی تھی۔۔۔ Cart

اتنی شدید سردی میں بھی لوگ لائن لگائے کھڑے ہیں۔۔۔یہ دیکھ اسے حیرانی ہوئی ی۔۔۔

وہ بے مقصد گھوم رہی تھی۔۔۔۔

سڑکوں پر ماری ماری پھر رہی تھی۔۔۔۔سردی کے سبب منہ سے دھواں نکل رہا تھا۔۔۔۔

یوں ہی راہ سے گزرتے ہوئے ایک کپل پر نظر پڑئی ی۔۔

وہ نوجوان لڑکا۔۔۔اپنی ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے والی لڑکی کا ہاتھ اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال کر چل رہا تھا۔۔۔یہ منظر دیکھنے میں بڑا پیارا سہ لگا اسے۔۔۔مگر افسردہ بھی کر گیا۔۔۔۔

یقیناوہ لڑکااس لڑکی کے ہاتھ کوشدید ٹھنڈ میں گرمائی ی دینے کے لیے یہ عمل کر رہا تھا۔۔۔۔

کتنی خوش نصیب ہوتی ہیں کچھ عورتیں۔۔۔ان کا ہم سفر ان کی چھوٹی" چھوٹی ضرورتوں کا بھی خیال رکھتا ہے۔۔۔ مگر میں ان خوش نصیبوں میں کبھی نہیں آسکوں گی۔۔۔ کیونکے میں تو اکیلی ہوں۔۔۔۔ کوئی ی نہیں میرا۔۔۔ کسی کو میری پرواہ نہیں۔۔۔۔۔" وہ خود کو شدید تنہا پا رہی تھی اس ہجوم میں۔۔۔۔اس کی آنکھیں جھلملانے لگی تھیں۔۔۔

اپنے ہاتھوں کو ہوڈی کی جیب سے نکال کر۔۔۔۔ برف کی طرح ٹھنڈے پڑتے چہرے سے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔۔

پھر سردی کے سبب تیزی سے ہاتھ دوبارا جیب میں ڈال لیا۔۔۔۔

جب تھک گ ئی چلتے چلتے۔۔۔تو ایک بینچ پر بیٹھ گ ئی۔۔۔۔اور اونچی عمارتیں خالی زہن کے ساتھ تکنے لگی۔۔۔۔دل میں شور برپا تھا مگر لب بالکل خاموش تھے۔۔۔۔

وہ صرف اکیلے بے مقصد ان سڑکوں پر گھومتی رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔

زین و فہد دونوں ہی اسے پاگلوں کی طرح تلاش کرتے پھر رہے تھے۔۔۔۔

اریبہ کہاں ہو؟؟۔۔میں بہت پریشان ہوں۔۔۔کم از کم یہی بتادو"
۔۔۔کہاں ہو تم؟؟۔۔۔۔پلیز۔۔۔ناراض ہونے کا کوئی ی اور طریقہ ڈھونڈلو۔۔۔یوں قطع تعلقی نہ کیا کرو۔۔۔۔۔۔"زین نے اسے میسج

کیا۔۔۔تاکے جیسے ہی اپنا سیل اون کرے۔۔سب سے پہلے اسے میسج ملے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اکیلی ہو بے۔بی گرل؟؟۔۔۔"وہ بینچ پر بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔کے اس" کے برابر میں ایک لڑکا آکر ٹکتے ہوئے۔۔۔ذو معنی نظریں اس کے وجود پر ٹکائے۔۔۔۔۔پوچھنے لگا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میرے ساتھ ہے۔۔۔"ابھی وہ اس لڑکے کی نظروں سے گھبرا" کر۔۔کھڑی ہی ہوئی تھی۔۔۔کے پیچھے سے رعب دار آواز آئی ی۔۔۔۔

وہ اس آواز کو کیسے نہ پہچانتی۔۔

تیزی سے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

وہ حسین نوجوان بائی یک کھڑی کر کے۔۔۔ایک ادا سے اترا۔۔۔۔

فہد؟؟۔۔۔"وہ اُسے اچانک دیکھ۔۔۔ حیران ہوئی ی۔۔۔"

میرے ساتھ ہے۔۔۔کوئی تکلیف؟؟۔۔"اس حسین دلربا کی حیرت بھری نظروں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔اس لڑکے کے سامنے آکر۔۔۔ بھرم سے کھڑا ہوا۔۔۔۔

اس کے برد بار انداز میں سوال کرتے ہی۔۔۔۔وہ لڑکا سر نفی میں ہلاتا ۔۔ تیزی سے وہاں سے دوڑ گیا۔۔۔۔

تم یہاں؟؟"ابھی وہ پوچھ ہی رہی تھی کے مقابل اس کے گلے آلگا۔۔۔۔"

شکر ہے تم ٹھیک ہو۔۔۔کتنا ڈر گیا تھا میں۔۔۔کچھ خبر بھی ہے"
تمھیں۔۔۔۔"وہ اس کے نازک وجود کو اپنے حصار میں جکڑے۔۔۔۔گویا
ہوا۔۔۔۔

مجھے کیا ہوا ہے؟؟۔۔۔جو تم اتنا پریشان ہو رہے ہو؟؟۔۔"وہ گلے سے"
ہٹ کر۔۔۔الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

کہاں چلی گ ئی تھیں تم؟؟۔۔۔آفس سے ڈائی ریکٹ گھر کیوں نہیں"
آئی یں؟؟۔۔۔"اس کے سوال پر۔۔۔وہ اداسی سے مسکرادی۔۔۔

میرا دل نہیں چاہ رہا تھا واپس تمھاری خالہ کے گھر جانے کا۔۔۔سوچ رہی" ہوں۔۔۔یہاں اپنے لیے کوئی ی چھوٹا سہ ایک کمرے یا دو کمرے کا اپارٹمنٹ رینٹ پر لے لوں۔۔۔" وہ گھر سے نہیں بھاگ رہی تھی۔۔۔وہ تو گھر والے سے بھاگ رہی تھی۔۔۔

اس گھر میں رہ کر زین سے دور رہنا مشکل تھا۔۔۔اس لیے اب الگ اپارٹمنٹ لینے کا سوچ رہی تھی۔۔۔

رینٹ پر لینے کی کیا ضرورت ہے۔۔میں تمھیں خرید کر دے دیتا" ہوں۔۔۔۔" اگر وہ گھر سے دور رہے گی تو یقینا زین سے بھی دور رہے گی۔۔۔اور یہی تو چاہتا تھا وہ۔۔۔۔باخوشی رضامند ہوا اس کے فیصلے پر۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میں رینٹ پر لوں گی۔۔۔وہ بھی خود۔۔۔"وہ نہیں چاہتی" تھی۔۔۔کے زین سے دوری کے چکر میں فہد کو کوئی ی امید دے بیٹھے۔۔۔اس لیے صاف انکار کیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔پر یہاں بہت مہنگے ہیں۔۔۔۔تم افورڈ نہیں کر پاؤ گی۔۔ایک کام" کرؤ۔۔۔مجھ سے ادھار لے لو۔۔۔۔جب پیسے آئی یں تو دے میں اپارٹمنٹ کتنا Manhattan دینا۔۔۔"فہد واقف تھا کے ہو گا۔۔۔۔اریبہ افورڈ نہیں کر سکتی۔۔۔اس لیے expensive ادھار دینے کے لیے تیار ہوا۔۔۔۔

ابھی اس کا فوکس صرف اریبہ کو زین سے دور رکھنے میں تھا۔۔۔۔۔

ادھار واپس لینے کا کوئی ی ارادہ نہیں تھا اس کا۔۔۔۔

ادھار؟؟" وہ سوچ میں پڑ ئی ی۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔آرام سے واپس کرنا کوئی ی جلدی نہیں۔۔۔" وہ مسکراتے" ہوئے سہولت فراہم کرنے لگا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ شکریہ۔۔۔" وہ واپس بینچ پر بیٹھتے ہوئے۔۔۔ پھیکی سی" مسکان چہرے پر سجائے بولی۔۔۔۔

چلو پھر۔۔۔ تمھیں اپارٹمنٹ دلاؤں۔۔۔بیٹھ کر ٹائی م ضائی ع نہ" کرؤ۔۔۔ویسے بھی سردی بہت ہے۔۔۔۔" وہ ایک لمحہ بھی ضائی ع نہیں کرنا چاہتا تھا اب۔۔۔۔

ابھی؟؟" وہ حیران ہوئی۔۔۔"

ابھی تو صرف اس نے سوچا تھا۔۔۔۔

مگر فہد کی حالت تو یہ تھی۔۔۔کل کرئے سو آج کر۔۔آج کرئے سو اب۔۔۔۔وہ ذرا بھی وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

ڈر جو لاحق تھا کے کہیں اپنا فیصلہ بدل نہ لے وہ لڑکی۔۔

ہاں ابھی۔۔۔چلو۔۔۔" وہ بازو پکڑ کر۔۔کھینچتے ہوئے بولا۔۔۔"

وہ اسے اپنی بائی یک پر بیٹھا کر۔۔اپارٹمنٹ دیکھانے چل پڑا۔۔۔۔

اس کا ایک جاننے والا دوست تھا یہاں۔۔۔اسی کے ذریعے اریبہ کو نہایت کم رینٹ پر اپارٹمنٹ دلانے میں کامیاب ہوا۔۔۔۔

اپارٹمنٹ دو کمروں پر منحصر تھا۔۔۔مگر ایک بندے کے لیے کافی بڑا تھا۔۔۔وہ آرام سے رہ سکتی تھی یہاں۔۔۔۔

تم آرام سے یہاں رہو۔۔۔کل صبح جا کر۔۔تمھارا سامان بھی لے آؤں" گا۔۔۔کل سے یہیں سے آفس جانا۔۔۔"فہد کی بات سن۔۔اسے محسوس ہوا کہ وہ بہت جلد بازی کر رہا ہے۔۔مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔۔فقط اس کے سامنے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

اچھا تم اپارٹمنٹ ٹھیک طرح دیکھ لو۔۔۔جب تک میں ایک کال کر کے آتا" ہوں۔۔۔"اسے خالی اپارٹمنٹ میں چھوڑ کر۔۔۔وہ باہر آیا تھا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"اس نے زین کو کال کی۔۔۔دوسری جانب سے کال فورا" ریسیو ہوئی ی۔۔۔۔

یہ بتانے کے لیے کال کی ہے۔۔۔کے اریبہ میرے ساتھ" ہے۔۔۔ تمھیں اب فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"اس نے خاصہ مطمئن انداز واکڑ بھرے لہجے میں اطلاع دی۔۔۔۔

اگر وہ نارمل انداز میں کہتا تو بات الگ ہوتی۔۔۔۔لیکن اس کے لہجے میں جو بھرم تھا وہ زین کو محسوس کرا گیا تھا۔۔۔کے معاملہ کچھ گڑ بڑ ہے۔۔۔

اب تو پہلے سے زیادہ فکر لگ گ ئی ہے۔۔۔۔کہاں ہو تم؟۔۔"وہ دانت" پیستے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

تمھیں بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔"فہد نے لاپرواہی سے کہ" کر۔۔کال ڈسکنیکٹ کر دی تھی۔۔۔۔۔۔۔

فہد؟؟۔۔۔"دوسری جانب وہ تلملا اٹھا تھا۔۔۔" دیکھ لیا؟۔۔۔ سمجھ آیا۔۔۔یا کوئی دوسرا دیکھیں۔۔۔ویسے مجھے تو بہت" اچھا لگ رہا ہے۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ چلو۔۔۔اب تمھاری خالہ کے گھر چلتے ہیں۔۔۔کل کچھ" ضرورت کا سامان مہرین کے ساتھ جا کر لے آؤں گی۔۔۔تو پھر شفٹ ہو جاؤں گی یہاں۔۔۔"وہ نرمی سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے؟ ہم یہیں رہ لیتے ہیں۔۔۔ویسے بھی رینٹ" ادا کر دیا ہے میں نے" واپسی کا سن کر ہی۔۔۔اس کا منہ اتر گیا تھا۔۔۔آخری جملہ خاصہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

ہم؟؟۔۔"وہ الجھی۔۔۔۔"

اپارٹمنٹ لیا ہی جھنجھٹوں سے دور رہنے کے لیے تھا۔۔۔فہد اور زین دونوں سے جتنی دوری....اتنی عافیت۔۔۔۔

ہاں۔۔۔تو کیا تم اس اپارٹمنٹ میں اکیلے رہو گی؟؟۔۔۔۔۔"وہ خاصہ حیران کن لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

بالکل۔۔۔۔میں اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔۔۔اور میں کوئی ی بچی نہیں" ہوں۔۔۔اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں میں۔۔۔۔" وہ نروٹھے پن سے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

آنکھیں بڑی جلدی میلی کرتی ہو تم۔۔" وہ طنزیہ بولا۔۔۔۔"

کرنی پڑتی ہیں۔۔۔" وہ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے" بولی۔۔۔۔

مدد لینے کا مطلب ہر گز یہ نہیں۔۔۔جو بولے گا وہ احسان تلے دبے ہونے کے سبب۔۔۔خاموشی سے مان جائے گی۔۔۔۔وہ وقت پر غرانا خوب جانتی تھی۔۔۔۔

اور شاید اِسی لیے اتنی اچھی لگتی ہو۔۔۔"اسکا گمان تھا وہ ناراض ہو گا۔۔۔۔ برا بھلا کہے گا۔۔۔۔احسان فراموش کہے گا۔۔۔۔ مگر۔۔۔ مقابل تو فدا فدا انظروں سے تکتے ہوئے۔۔۔۔ مسکرا کر بولا۔۔۔۔

مرد پاکیزگی کا ہی تو قدر دان ہوتا ہے۔۔۔۔اور وہ تھی۔۔۔۔وہ کبھی کسی کو بھی حدود سے آگے بڑھنے نہیں دیتی تھی۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔بس کرؤ۔۔۔جب دیکھو لائی ن مارتے رہتے ہو۔۔۔مجھے" واقعی الجھن ہوتی ہے۔۔۔ تھکتے نہیں ہو تم؟؟۔۔ایک ہی پر ٹرائے کرتے کرتے۔۔۔۔"اس کی نظریں نروس کر رہی تھیں۔۔۔۔

اس لیے تیزی سے ہنسی میں اس کی بات سنی اَن سنی کر گ ئی۔۔۔

کتنے سالوں بعد تم نے اتنے دوستانہ انداز میں بات کی ہے مجھ" سے۔۔۔۔"وہ بہت خوش ہوا تھا اریبہ کا پرانا والا لہجہ دیکھ۔۔۔۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔کچھ کھانے کا سوچیں؟؟"اس کی نگاہیں" محبت برسا رہی تھیں۔۔۔جن سے وہ کافی اَن کمفرٹیبل فیل کرنے لگی تھی۔۔۔۔دانستہ طور پر تیزی سے موضوع بدلا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔بولو۔۔کیا کھاؤ گی؟؟۔۔۔"وہ موضوع بدل رہی ہے۔۔۔یہ" بات وہ باخوبی جانتا تھا۔۔۔۔اس لیے مسکراتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔

سے چکن بریانی Halal food cart ساتھ چلتے ہیں ناں۔۔۔" "کھائیں گے۔۔۔سنا ہے بہت مزے دار ہوتی ہے۔۔۔

پتا تھا وہاں لائی ن میں لگ کر کھانا خریدنا پڑے گا۔۔۔پھر بھی باخوشی رضامند ہوا۔۔کیونکے اس کا ساتھ جو میسر تھا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔جیسا آپ چاہیں میم۔۔۔بندہ آپ کا غلام ہے۔۔۔" وہ اپنا سر" ہلکا سہ جھکاتے ہوئے۔۔۔بڑے پیار سے بولا۔۔۔

کبھی ہار نہیں مانتے تم؟؟" وہ نفی میں ہار ماننے والے انداز میں سر جھٹکتے" ہوئے پوچھنے لگی۔۔

کبھی نہیں۔۔اور جب بات اپنی جان پر بنی ہو۔۔۔تو قطعی قطعی قطعی" نہیں۔۔۔" وہ خاصہ جماؤ دے کر اک اک لفظ ادا کرنے لگا۔۔۔۔

وہ بتا رہا تھا اس لڑکی کو۔۔۔۔کے جان بسی ہے اس میں۔۔۔۔وہ کیسے پیچھے ہٹ جائے؟؟۔۔۔۔

ایک غلطی پر اس کی جان لے لینا یہ انصاف تو نہیں۔۔۔۔

مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔"وہ نظریں چورا کر کہتی ہوئی ی باہر کی جانب چل دی تھی۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

♥*Husny Kanwal*♥

لائی ن تو بہت لمبی ہے۔۔۔کچھ باتیں ہی کر لیتے ہیں۔۔۔تھوڑا ٹائی م ہی" پاس ہو جائے گا۔۔۔۔ویسے یہ ای کون ہے؟؟۔۔۔اور کب سے فرینڈ ہے تمھارا؟؟"وہ دونوں کھانے کی لائی ن میں لگے ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ نہایت تجسس سے اس کی جانب پیچھے مڑ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

"وہ ای۔ میل فرینڈ ہے میرا۔۔۔بتایا تو تھا تمھیں زین نے۔۔۔"

اس نے بتایا تھا۔۔۔تم نے نہیں۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

کیا فرق پڑتا ہے۔۔کے کس نے بتایا۔۔۔"وہ لاپرواہی سے۔۔۔"

مجھے فرق پڑتا ہے۔۔۔تم پر اندھا اعتبار ہے۔۔۔اور شروع سے تھا۔۔۔تم" کہو گی تو مان لوں گا۔۔۔"اس کی باتیں۔۔۔عکاسی تھیں اس کی سچی محبت کی۔۔۔۔

"کلاس میں دوست بنے تھے۔۔۔ 9th ہاں۔۔۔ہم"

اس کا جواب۔۔۔دماغ کے پرخچے اڑا گیا تھا۔۔۔۔

اک دوثانیوں کے لیے بے یقینی سی کیفیت میں مبتلا ہوا۔۔۔

"کر رہی cheat اوو۔۔۔کافی پرانا ہے یہ تو۔۔۔۔یعنی۔۔۔تم مجھے تھیں؟؟"اریبہ کا جواب اس کی توقع کے بالکل برعکس تھا۔۔۔۔

اسے کیسے نہیں پتا چلا؟؟۔۔اتنا پرانا یارانہ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔کبھی بھی cheat نہیں۔۔۔ہم صرف دوست تھے۔۔۔"

cheat کالفظ نہیں۔۔۔میں نے کبھی ایسا سوچا بھی نہیں۔۔۔۔"وہ فورا سن۔۔۔وضاحت دینے لگی۔۔۔۔

تو چھپایا کیوں؟؟۔۔۔دل میں چور تھا اِس لیے ناں؟؟"مانا آواز نرم" تھی۔۔۔مگر لہجے میں دبا دبا غصہ وہ محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔

دل میں کوئی ی چور نہیں تھا۔۔۔میں چھپاتی بھی نہیں۔۔۔اگر تم نارمل" انسانوں کی طرح منگنی ودوستی رکھتے۔۔۔۔تم مجھے کسی سے بات تک نہیں کرنے دیتے تھے۔۔۔۔خود تمھارے فرینڈز کا سرکل کتنا بڑا تھا۔۔۔اور میرا؟؟۔۔۔میرا کوئی ی ایک دوست بھی یاد ہے تمھیں؟؟۔۔۔جب تم نے وردہ سے دوستی کی۔۔۔اور کہا کے دوستی کا دائرہ محدود نہیں ہوتا تو میں

نے بھی ای سے دوستی کرلی۔۔۔۔مگر صرف دوستی۔۔۔ہم صرف باتیں کرتے تھے۔۔۔میں نے کبھی اسے دیکھا تک نہیں۔۔۔۔"

"اگر تم میل پر بات کرتی تھیں۔۔۔تو مجھے کبھی وہ میلز شو کیوں نہیں ہوئی یں؟؟۔۔۔۔تمھارے سیل میں تو میری گوگل آئی ڈی تھی۔"وہ فورا الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔کیسے کوئی ای اس کی ناک کے نیچے سے۔۔۔اس کی محبت کو اڑا لے گیا۔۔۔اور اسے خبر تک نہ ہوئی ی۔۔۔۔

اس نے تو اپنی جانب سے مکمل اسے حصار میں رکھا تھا۔۔۔۔

سیل سے نہیں کرتی تھی۔۔۔۔میک۔بک پر کرتی تھی۔۔۔"اس نے" معصومیت سے جواب دیا۔۔۔۔

میک۔بک؟؟۔۔۔وہ کہاں سے آیا تمھارے پاس؟؟۔۔۔"وہ فوراً اپنی" کنپٹی مسلتے ہوئے۔۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

اریبہ محسوس کر رہی تھی اس کے چہرے کے بدلتے رنگ کو۔۔۔۔وہ شدید آگ بگولہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

ای نے بھیجا تھا۔۔۔۔"اس کا جواب سنتے ہی۔۔۔وہ اپنا سر پکڑنے" لگا۔۔۔۔

واو۔۔۔زبردست۔۔۔تو میری ناک کے نیچے اتنا کچھ چل رہا"

تھا۔۔۔اور مجھ الو کے پٹھے کو کچھ خبر ہی نہیں۔۔۔میں تم پر اندھا اعتبار کرتا رہا۔۔۔اور تم میرے پیٹ پیچھے دوسروں کا دل بہلانے میں لگی تھیں۔۔۔تب ہی میں کہوں تمھارے پاس میرے لیے کبھی وقت کیوں نہیں ہوتا تھا۔۔۔کیسے کر سکتی ہو تم میرے ساتھ ایسا؟؟؟۔۔۔تم نے کیا مجھے اریبہ۔۔۔کیسے ؟؟۔۔۔میرا دیا کھاتی تھیں۔۔۔میرا دیا cheat کیا۔۔۔کیسے کر سکتی ہو تم میرے ساتھ cheat پہنتی تھیں اور مجھے ہی ایسا؟؟۔۔۔کیسے اریبہ ؟؟"اس نے تو روڈ پر ہونے کا بھی کوئی ی لحاظ نہ رکھا تھا۔۔۔سب کے سامنے اس کے بازو کو جنونی گرفت میں لے کر۔۔۔بری طرح چیخنے لگا۔۔۔

یہ تو شکر ہے کے وہ اردو میں بول رہا تھا۔۔۔جو اس کے نزدیک صرف وہ سمجھ سکتی تھی۔۔۔۔

فہد سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔"اسے اپنا آپ دنیا کے سامنے تماشہ بنتا" محسوس ہوا۔۔۔۔

اس لڑکے کا غضب ناک چہرہ اسے ڈرا گیا تھا۔۔۔۔وہ آہستگی سے روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

مجھے پرواہ نہیں۔۔۔۔تم میرے سوال کا جواب دو۔۔۔۔"وہ بپھر کر" چلایا۔۔۔تو وہ مزید گھبرا گئی۔۔۔۔

اس کے چیخنے کے سبب اریبہ کو شہریار کا خود کو بیلٹ سے مارنا یاد آیا تھا۔۔۔

وہ شدید خوفزدہ ہو کر۔۔۔اس کے ہاتھ سے خود کو آزاد کرانے لگی۔۔۔

اس کے آنسو جھر جھر موتی بن کر بہنے لگے تھے۔۔۔۔

مجھے مت مارؤ۔۔۔۔پلیز مجھے مت مارؤ۔۔۔۔مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔"اس لمحے بظاہر وہ فہد کی گرفت میں تھی۔۔۔لیکن ذہنی طور پر وہ خود کو شہریار کی قید میں پا رہی تھی۔۔۔۔...

جس سے آزادی کے لیے وہ بری طرح چیختے ہوئے۔۔۔پھڑ پھڑانے لگی۔۔۔۔

لوگ خاموش تماشائی ی بن کر ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

فہد غصے سے پاگل ہوئے جا رہا تھا۔۔۔اپنے غصے میں اس نے دیکھا ہی نہیں۔۔۔کے اریبہ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔۔۔۔

"میری بات کا جواب دو پہلے"اس کے نزدیک اریبہ نے دھوکا دیا تھا" اسے۔۔۔اس کے اندھے اعتماد کی دھجیاں بکھیرئی ی تھیں۔۔۔۔وہ اس لمحے اپنا آپا کھو بیٹھا تھا۔۔۔۔

"تو یہ وجہ تھی اتنی آسانی سے منگنی توڑنے کی۔۔۔۔۔تب ہی تم نے مجھے کبھی پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔۔۔۔"وہ چنگھاڑتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

"اس کا ہاتھ چھوڑو فہد۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان اچانک ہی ان دونوں کے بیچ آیا۔۔آتے ہی۔۔۔اریبہ کا بازو فہد کی جنونی گرفت سے آزاد کرانے لگا۔۔۔۔

اس کا ہاتھ چھوڑو فہد۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان اچانک ہی ان دونوں کے بیچ" آیا۔۔آتے ہی۔۔۔اریبہ کا بازو فہد کی جنونی گرفت سے آزاد کرانے لگا۔۔۔۔

تم بیچ میں مت آؤ ہمارے۔۔"ایک ہاتھ سے اریبہ کا بازو" پکڑے۔۔۔دوسرے ہاتھ سے زین کے سینے پر ہاتھ مار کر دور دھکیلتے ہوئے ۔۔۔بپھر کر مقابل کی زبان میں کہا۔۔۔

اریبہ انسان ہے جاگیر نہیں تمھاری۔۔۔شرم کرؤ۔۔۔محبت کہتے ہو اسے" اپنی۔۔۔مگر اس کی عزت کا ذرا لحاظ نہیں تمھیں۔۔۔یوں روڈ پر سر عام اس کا تماشہ بنا کر کون سی محبت کی مثال قائم کرنا چاہتے ہو؟؟؟۔۔۔"وہ دھکا

ملنے پر ایک قدم پیچھے ہوا۔۔۔تو اگلے ہی لمحے شیر کی طرح دھاڑتے ہوئے۔۔۔واپس اس کے قریب آیا۔۔۔اس کی جنونی گرفت سے۔۔۔اریبہ کا بازو آزاد کرا کر۔۔۔زور سے نیچے کی جانب جھٹکا۔۔۔۔

اس کی کرسٹل سی چمکتی بھوری آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں۔۔۔۔

وہ اریبہ کے سامنے ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ اتنا ڈرئی ہوئی تھی۔۔۔کے اس خوبرو نوجوان کی کلائی اپنے دونوں لرزتے ہاتھوں سے تھام کر۔۔اس کے پیچھے چھپی۔۔۔

اس حسین دلربا کا ہاتھ تھامتے وقت کیکپا نازین نے محسوس کیا تھا۔۔۔

پیچھے پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔۔کیونکے واقف تھا کے وہ حسین دلربار ورہی ہے۔۔۔۔اوراسے روتاہوانہیں دیکھ سکتا تھاوہ۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔۔

اسے پوری دنیامیں فقطایک چیز خوفزدہ کرتی تھی۔۔۔وہ تھےاس لڑکی کے آنسو۔۔۔۔

اریبہ ناٹک بند کرؤ یوں ڈرنے کا۔۔۔۔بات کرؤ مجھ سے سامنے" آکر۔۔۔جواب دومیرے سوالات کا۔۔۔یوں زندگی بھر چھپ نہیں سکتیں تم۔۔۔"زین کے جملے اس پراثرانداز ہوئے۔۔۔وہ ایک دوثانیوں کے لیے خاموش ہوا۔۔۔مگر جیسے ہی اریبہ کوزین کاہاتھ پکڑ کر۔۔۔اس کے پیچھے چھپتے دیکھا۔۔۔اسے گمان ہوا جیسے وہ زین کے قریب ہورہی ہے۔۔۔جو کسی صورت برداشت نہیں تھا۔۔۔۔

وہ کوئی ی ناٹک نہیں کر رہی۔۔۔جس طرح تم چیخ رہے ہو روڈ پر کھڑے ہو کر۔۔۔کوئی بھی لڑکی ڈر جائے گی۔۔۔فلحال۔۔۔میں اریبہ کو لے کر جا رہا ہوں۔۔۔جب انسانوں کی طرح تمیز سے بات کرنے کے قابل ہو جاؤ تو بات کر لینا آ کر۔۔۔۔"اس لڑکے نے صحیح غلط کا فیصلہ نہیں کیا۔۔۔نہ ہی اریبہ و فہد کے معاملات میں بیچ میں آنے کی کوشش کی۔۔۔اس نے صرف فہد سے اریبہ کو عزت دینے کا مطالبہ کیا۔۔۔۔

کے جب تمیز سے بات کرنے کے قابل ہو جاؤ۔۔۔۔تو آنا۔۔۔

عزت ہر انسان کا حق ہے۔۔۔بھلے ہی وہ شخص آپ کے احسانات تلے دبا ہوا ہو ہی کیوں ناں ہو۔۔۔۔۔۔۔آپ یوں سر عام کھڑے ہو کر اپنے غصے میں اس کی عزت مجروح کریں گے۔۔۔اور بعد میں محبت محبت چیخیں گے۔۔۔تو کیا وہ شخص آپ کی محبت قبول کر سکے گا؟؟۔۔۔۔

غصے میں اپنے احسان جتانا فہد کی فطرت تھی۔۔۔اور انسان کی فطرت بدلا نہیں کرتی۔۔۔۔

عورت کو برانڈڈ کپڑوں۔۔۔لاکھوں کروڑوں کی جیولری۔۔۔اچھے ریسٹورنٹ میں کھانے پینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

عزت کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔

اور وہ خوبرو نوجوان دے رہا تھا۔۔۔اور نہ صرف خود دے رہا تھا۔۔۔فہد کو بھی مجبور کر رہا تھا۔۔۔

وہ بھرم سے فہد کو کہتا۔۔۔ہلکا سہ پلٹا۔۔۔اریبہ اور اس کی آنکھیں ملیں۔۔۔

پہلی بار تھا جب کوئی ی اس کے آگے آ کر ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔جو کہ رہا تھا وہ انسان ہے۔۔۔وہ لڑکی ہے۔۔۔وہ کھانے کھلانے یا شاپنگ کرانے سے جاگیر نہیں ہو گ ئی ان کی۔۔۔۔ جس کی وہ جب چاہیں عزت کا تماشہ بنا دیں۔۔۔ حتی کے گھر و باہر کی تمیز بھی نہ رکھیں۔۔۔۔

اس حسین دلربا کی جھلملاتی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ رہا تھا وہ۔۔۔ان آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا۔۔۔احسان۔۔ شکر۔۔۔ محبت۔۔۔ عزت۔۔۔

وہ اک لمحے کے لیے اس کی آنکھوں میں محو ہوا۔۔۔

ہم تو ایک دوسرے پہ مرتے ہیں۔۔۔جانتا یہ جہان سارا ہے۔۔۔

تم کون ہوتے ہو مجھے میری ہی منگیتر سے بات کرنے کی تمیز سیکھانے" والے؟؟۔۔۔اور اریبہ ہاتھ چھوڑو اس کا۔۔۔۔"اریبہ کی آنکھوں میں جو احساسات زین کو دیکھتے ہوئے ابھر رہے تھے۔۔۔وہ انھیں پڑھ سکتا تھا۔۔۔۔

یہ وہی احساسات تھے جنھیں وہ اس لڑکی کی آنکھوں میں اپنے لیے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔مگر کبھی دیکھ نہ سکا۔۔۔۔

جیسے آگ لگ گ ئی تھی سینے میں۔۔۔۔

وہ بری طرح جز بز ہو کر۔۔۔زین کا کالر پکڑ کر دھاڑا۔۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے پیچھے کھڑی اریبہ کو غراتے ہوئے حاکمانہ انداز میں ہاتھ چھوڑنے کا کہا۔۔۔۔

فہد تماشہ مت بناؤ۔۔۔میں کوئی لڑائی نہیں چاہتا۔۔۔ابھی تم" غصے میں ہو۔۔۔جب ٹھنڈے ہو جاؤ۔۔۔تو گھر پر آکر بات کر لینا۔۔۔جو بھی کرنا ہو۔۔۔مگر اس طرح روڈ پر کھڑے ہو کر نہیں۔۔۔۔"غصہ اسے بھی تھا۔۔مگر اسے لحاظ تھا اپنی اور اپنے پیچھے کھڑی لڑکی کی عزت کا۔۔۔۔وہ روڈ پر کھڑے ہو کر لڑ کر دنیا کو اپنا تماشہ نہیں دیکھانا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

پھر ایک جھٹکے سے۔۔اس کے ہاتھوں کو اپنے کالر سے ہٹایا۔۔

اریبہ شدید خوفزدہ تھی اس سے۔۔۔وہ کسی صورت زین کا ہاتھ چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔۔

چلو۔۔۔"اسی کے سامنے۔۔۔اریبہ کا ہاتھ اپنی کلائی ی سے"
ہٹا کر۔۔۔اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھامتا۔۔۔آگے بڑھنے لگا۔۔۔

اریبہ کہیں نہیں جائے گی تمھارے ساتھ۔۔۔۔"زین نے سوچ بھی کیسے"
لیا۔۔۔وہ اس کی اریبہ کو لے جا سکتا ہے۔۔۔

اریبہ کے دوسرے ہاتھ کی نازک کلائی ی مضبوطی سے گرفت میں لے
کر۔۔۔چنگھاڑتے ہوئے اعلانیہ کہا۔۔۔۔

وہ لڑکی ڈرپوک نہیں تھی۔۔۔بس زندگی کے تلخ حادثات نے اسے ڈرپوک بنادیا تھا۔۔۔اگر شہریار اس کی زندگی میں نہ آیا ہوتا۔۔۔تو یقیناً اِس لمحے وہ خود کافی ہوتی فہد سے لڑنے اور جواب دینے کے لیے۔۔۔مگر خوف کے مارے اس کا ذہن کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔اسے فہد میں شہریار نظر آرہا تھا۔۔۔جس سے وہ بھاگ رہی تھی۔۔۔۔

شہریار کے جسم پر مارے زخم تو بھر گ ئی ے تھے۔۔مگر جو چوٹیں ذہن و روح پر لگی تھیں۔۔۔وہ ابھی بھی ہری تھیں۔۔۔ان کا اثر ابھی بھی موجود تھا۔۔۔۔

اسے لگتا تھا وہ آگے بڑھ گ ئی ہے۔۔۔اپنے تلخ ماضی کو پیچھے چھوڑ آئی ی ہے۔۔۔مگر ایسا نہیں تھا۔۔۔۔

روح پر جو زخم لگتے ہیں وہ محبت کے مرہم سے بھرتے ہیں۔۔وقت کے مرہم سے نہیں۔۔۔۔

میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔میں بیوی نہیں ہوں تمھاری اب۔"وہ اپنا ہاتھ" نہایت جھنجھلاتے وروتے ہوئے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

فہد کے دل کو چھلی کر رہا تھا یہ منظر۔۔۔جس طرح وہ لڑکی ہاتھ چھڑوا رہی تھی اپنا۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اسے مار رہا ہو۔۔۔یا کچھ غلط کر رہا ہو اس کے ساتھ۔۔۔جب کے وہ اس کی بے وفائی پر اپنے نزدیک صرف اس سے جواب مانگ رہا تھا۔۔جو حق تھا اس کا۔۔۔۔۔کے اتنی محبت واندھے یقین کے بعد۔۔۔کیوں کی بے وفائی اس سے؟؟۔۔کیوں دیا دھوکا اسے؟؟۔۔۔۔

فہد وزین دونوں نے ہی اپنے غصے میں غور نہیں کیا۔۔۔وہ منگیتر کا لفظ نہیں بول رہی تھی۔۔۔۔وہ بیوی کا لفظ بول رہی تھی۔۔۔۔

فہد ہاتھ چھوڑو اس کا۔۔۔۔ نظر نہیں آرہا تمھیں۔۔۔وہ ڈر رہی ہے تم" سے۔۔۔ نہیں کرنا چاہتی وہ اِس وقت تم سے کوئی ی بات۔۔۔۔"زین کے لیے اپنے غصے پر قابو کرنا اب مشکل ہو گیا تھا۔۔۔وہ حسین دلربار ورہی تھی۔۔۔وہ بھی اس کے سامنے۔۔۔وہ کیسے برداشت کر لیتا؟؟۔۔۔کے وہ حسین دلربار ورہی ہے اور وہ خاموش کھڑا ہے۔۔

وہ بپھر کر فہد پر برسا۔۔۔۔ مگر مقابل کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا۔۔۔۔

میں نے کہاہاتھ چھوڑو۔۔۔"اس کی آنکھوں میں جنون اترا تھا۔۔۔اس" بار صرف زبان سے نہ کہا۔۔۔بلکے ایک زوردار مکا فہد کے منہ پر رسید بھی کیا۔۔۔۔۔۔۔

کیونکے حملہ اچانک ہوا تھا۔۔اس لیے فہد خود کو سنبھال نہ سکا۔۔۔۔وہ پیچھے کی جانب گرا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ سے اریبہ کا ہاتھ چھوٹ گیا تھا۔۔۔۔

اگلے لمحے اس نے خود کو روڈ پر گرا پایا۔۔۔۔زین نے ایک ہی مکے میں اس کا جبڑا ہلا دیا تھا۔۔۔۔مگر تکلیف اس مکے کی نہیں ہوئی ی تھی۔۔۔تکلیف تو صرف اس حسین دلربا کا ہاتھ چھوٹنے کی ہوئی ی تھی۔۔۔

اک لمحے کے لیے اپنے خالی ہاتھ پر نظر کی۔۔۔جیسے دل کرچی کرچی ہوا ہو۔۔۔اگلے ہی پل طیش کے عالم میں اٹھا۔۔۔اور اپنی پوری طاقت سے سامنے کھڑے لڑکے کے ڈائی ریکٹ چہرے پر وار کیا۔۔۔

اس کے وار کے نتیجے میں زین کی پھر ناک زخمی ہوئی ی۔۔۔لگا جیسے آج تو ظالم نے ہڈی توڑ ہی دی۔۔۔۔

اس کا سر گھوم کر رہ گیا تھا۔۔۔اریبہ کا ہاتھ چھوڑ کر اپنی ناک پکڑنے لگا۔۔۔۔

ان دونوں نے غور نہیں کیا۔۔۔اس لڑائی ی میں دونوں کے ہی ہاتھوں سے اریبہ کا ہاتھ چھوٹ گیا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ ان دونوں کو روکتی۔۔۔اس سے قبل ہی وہاں پولیس آن پہنچی۔۔۔

ہماری بات ابھی باقی ہے۔۔۔"فہد کو پولیس آفسر نے پیچھے سے آکر" جکڑا۔۔۔وہ مسلسل خود کو آزاد کرانے کی سعی میں پھڑ پھڑا رہا تھا۔۔۔

اسے ہتھ کڑی لگا کر جب پولیس آفسر اپنی کار میں بیٹھانے لگے تو وہ سامنے کھڑی روتی ہوئی لڑکی کو دیکھ۔۔۔گمبھیر لہجے میں۔۔۔اردو زبان میں بولا۔۔۔

اس کے گاڑی میں بیٹھ جانے کے بعد۔۔۔

میں خود چلنے کے لیے تیار ہوں آفیسر۔۔۔بس مجھے میری وائف سے" بات کرنے دیں دو منٹ۔۔۔وہ بہت ڈری ہوئی

ہے۔۔۔پلیز۔۔۔۔"اپنا خیال کس کم بخت کو تھا۔۔وہ تو اب بھی صرف اسی کی فکر میں گھل رہا تھا۔۔۔اس کے التجائی لہجے میں کہتے ہی۔۔۔پولیس آفسر نے اجازت دی۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔"وہ فورا اس" حسین دلربا کے پاس آیا تھا۔۔۔صرف دو منٹ تھے اس کے پاس۔۔۔

اپنے ہاتھوں کا اس کے حسین چہرے پر پیالہ بنا کر۔۔۔اسے اپنی آنکھوں سے آنکھیں ملانے پر مجبور کیا۔۔۔پھر نہایت محبت سے کہا۔۔۔۔

تمھاری ناک سے خون نکل رہا ہے۔۔۔"وہ اس خوبرو نوجوان کی ناک" سے خون نکلتا دیکھ۔۔۔روتے ہوئے بولی۔۔۔

کچھ بھی نہیں ہے یہ۔۔۔۔بس ہلکی سی چوٹ ہے۔۔۔تم میری فکر مت" کرؤ۔۔۔اور پلیز رومت۔۔۔یہ آنسو بہت قیمتی ہیں۔۔انھیں یوں ہر وقت نہ بہایا کرؤ۔۔۔تم گھر جاؤ۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔"اس کے کہتے ہی زین نے اپنی ناک پر ہاتھ لگایا۔۔۔پھر ہاتھ ہٹا کر۔۔دیکھا۔۔تو اسکے ہاتھ پر خون تھا۔۔۔۔

اپنی چوٹ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔۔دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں سے اریبہ کے آنسو صاف کیے۔۔۔پھر نہایت محبت و نرمی سے اسے گھر جانے کا کہا۔۔۔۔

وہ اسے یوں خوفزدہ حالت میں چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔مگر جانا تو تھا۔۔۔۔

ان دونوں کو پولیس اریبہ کے سامنے ہی اپنے ساتھ کار میں بیٹھا کر لے گ ئی تھی۔۔۔

وہ اکیلی کھڑی تھی وہاں۔۔آتے جاتے لوگ اسے عجیب نگاہوں سے تک رہے تھے۔۔لوگوں کی نگاہیں اسے چبھ سی رہی تھیں۔۔۔۔وہ تیزی سے وہاں سے بھاگی۔۔۔۔

تھوڑا دور آکر۔۔۔وہ روڈ کے کنارے بیٹھ کر۔۔۔اپنا منہ گھٹنوں سے لگا کر۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

اس لمحے ذہن مفلوج تھا۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے کیا کرے۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر اکیلے بیٹھ کر روتی رہی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

"میم آپ؟؟؟۔۔"وہ ہسپتال میں لیٹا ہوا تھا۔۔۔جب بشری بیگم اس کی عیادت کرنے پھولوں کا گلدستہ ہاتھ میں لیے کمرے میں داخل ہوئی یں۔۔۔

عمران بہت حیران ہوا تھا انھیں دیکھ۔۔۔

"اب کیسی طبیعت ہے تمھاری؟؟؟۔۔۔"انھوں نے گلدستہ سائی یڈ ٹیبل پر رکھ کر۔۔۔نرمی سے استفسار کیا۔۔۔

شکر ہے کے زندہ ہوں۔۔۔ورنہ آپ کے بیٹے نے تو مجھے مار ہی دیا" تھا۔۔۔" وہ بیڈ پر بے ست سہ لیٹا۔۔۔دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔۔

اپنے پورے جسم میں سوائے زبان کے وہ کوئی ی حصہ بغیر کراہے ہلا تک نہیں پا رہا تھا۔۔۔ایسا مارا تھا زین نے اسے۔۔۔۔

زین نے؟؟" وہ الجھیں۔۔۔۔"

"جی بالکل۔۔زین نے کیا ہے میرا یہ حال۔۔۔"

وہ تو جیسے شاکڈ میں آگ ئی یں تھیں۔۔۔عمران کا انکشاف سن۔۔

۔ضرور تم نے ہی کچھ کیا ہو گا۔۔۔ورنہ میرا بیٹا خواہ مخواہ تم جیسوں سے" نہیں اڑتا۔۔۔" وہ خاصہ مغرور لہجے میں۔۔۔ چھوٹی آنکھوں سے مقابل کو گھوری سے نوازتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

میں تو وہ ہی کر رہا تھا۔۔۔جو میرا کام تھا۔۔۔آپ کو چاہیے تھا کے آپ مجھے" پیسے دینے سے پہلے یہ بتاتیں کے آپ زین کی عورت کو میرے ذریعے اس سے دور کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔۔۔یقین مانیں اگر آپ مجھے یہ پہلے بتا دیتیں۔۔تو میں کبھی اس سر پھرے کی عورت پر نظر رکھنے کی غلطی نہ کرتا۔۔۔۔دیکھیں کیا حال کر دیا ہے اس نے میرا۔۔۔آپ نے جتنے پیسے دیے تھے اِس کام کے۔۔۔۔وہ سارے تو ہسپتال میں، میرے علاج پر لگ گ ئی ے۔۔۔اب میرے پاس آپ کو واپس دینے کے لیے بھی کچھ نہیں۔۔۔۔اس لیے میں لفظی معذرت کے ساتھ آپ سے کہ رہا

ہوں۔۔۔ک اب میں مزید آپ کا کوئی کام نہیں کرنے والا۔۔۔۔"عمران کی باتیں۔۔۔بشری بیگم کے دماغ کے پرخچے اڑاگ ئی یں تھیں۔۔۔۔

زین کی عورت؟؟۔۔۔یہ کس نے کہا تم سے؟؟۔۔۔"وہ غصے سے پوچھنے" لگیں۔۔۔

"زین نے خود کہا مجھ سے۔۔۔وہ بھی بار بار ڈنڈے مار مار کر۔۔۔۔"

ان کے لیے یقین کرنا بہت مشکل تھا کے زین نے اریبہ جیسی معمولی شکل و صورت والی لڑکی کو اپنے لیے پسند کیا ہے۔۔۔۔

ابھی وہ بات کر ہی رہی تھیں۔۔۔کے ان کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

سیل پر پولیس کی جانب سے انھیں فہد اور زین کے روڈ پر لڑنے اور اب لوک۔اپ میں بند ہونے کی اطلاع دی گ ئی۔۔۔۔

لگتا ہے اب اس لڑکی سے خود بات کرنی ہی پڑے گی۔۔۔" وہ دانت پیستے" ہوئے کہ کر۔۔۔ تیزی سے کمرے سے نکلیں۔۔۔۔

انھوں نے کار میں بیٹھتے ہی اریبہ کے سیل پر کال کی۔۔۔۔ مگر سیل سوئی چ اف آرہا تھا۔۔۔ جس پر وہ مزید آگ بگولہ ہونے لگیں۔۔۔۔

ان کا بیٹا پہلی بار جیل گیا تھا وہ بھی صرف اس لڑکی کے پیچھے۔۔۔ وہ کیسے معاف کر دیتیں اس لڑکی کو۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

گاڑی روکو ڈرائی یور۔۔۔"جب کافی دیر گزر گ ئی۔۔۔تو اسے گھر" جانے کا خیال آیا۔۔۔ تیزی سے اپنے پرس سے سیل نکال کر۔۔۔ سوئی چ اون کیا۔۔۔۔

اس کے سیل پر 56 مس کالز تھیں زین کی۔۔۔۔اور تین سے چار میسجز۔۔۔۔ساتھ ساتھ بشری بیگم اور مہرین کی بھی کالز کے نو ٹیفیکیشن شروع ہو رہے تھے۔۔۔۔

اس نے سب سے پہلے مہرین کو کال کی۔۔۔۔اور اسے کال پر ہی زین و فہد کی لڑائی ی۔۔۔پولیس کا ان دونوں کو لے جانا۔۔۔اور اپنے انجان سڑک پر بیٹھے ہونے کے متعلق آگاہ کیا۔۔۔

ابھی دس منٹ بھی نہ گزرے تھے کے ایک گاڑی اس کے سامنے آکر رکی۔۔۔۔

اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔تو گاڑی سے مہرین اترتی نظر آئی ی۔۔وہ فورا روتے ہوئے۔۔اٹھ کر اس کے گلے لگی۔۔

تم رومت۔۔۔ان دونوں کے لیے تو بالکل نہیں۔۔۔اسی قابل ہیں'' دونوں۔۔کوئی ی لحاظ ہی نہیں ہے۔۔ہر جگہ لڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔۔میری مانو تو سختی سے دونوں کو شٹ۔اپ کی کال دو۔۔۔دونوں ہی قابل نہیں ہیں تمھارے۔۔۔۔۔''مہرین نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔

مانا ایک اس کا کزن بھائی تھا اور ایک کزن بھائی جیسا۔۔۔ مگر وہ دونوں ہی اس کے نزدیک زبردستی بیچاری اریبہ کی زندگی پر قابض آنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ جو ایک غلط عمل تھا۔۔۔۔

اریبہ نے کتنی ہی بار واضح الفاظ میں دونوں سے کہ دیا تھا کے وہ کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔ پھر بھی دونوں ہی پیچھا چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھے۔۔۔۔

اریبہ نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔ اس لمحے وہ بات کرنے کی حالت میں نہیں تھی۔۔۔۔

وہ اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر گھر آگئی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اوہ۔۔۔ تمھارا ہی انتظار تھا۔۔۔۔" وہ لاونج میں ابھی مہرین کے ساتھ "
داخل ہی ہوئی ی تھی۔۔۔کے مبشری بیگم جو صوفے پر میگزین ہاتھ میں
پکڑے بیٹھی تھیں۔۔۔ تیزی سے بولیں۔۔۔

میرا؟؟۔۔" وہ الجھی۔۔۔انھیں اس سے کیا کام ہو سکتا ہے بھلا؟؟۔۔۔"

ہاں۔۔ تمھارا۔۔۔۔ تم غریب لوگ اپنی اوقات دیکھانے سے باز نہیں "
آتے۔۔ہیں ناں؟؟۔۔۔" وہ جز بز ہو کر۔۔ میگزین سامنے ٹیبل پر غصے سے
پھینکتی ہوئی یں۔۔۔ کھڑے ہو کر۔۔۔۔ حقارت بھری نگاہ اس کے وجود پر
ڈالتے ہوئے۔۔ گویا ہوئی یں۔۔۔۔

جی؟؟؟۔۔"وہ ناسمجھی سے انھیں دیکھتے ہوئے۔۔۔"

سمجھ نہیں آیا وہ اچانک کیوں چڑھائی ی کر رہی ہیں اس پر۔۔۔

"تمھیں ذرا بھی شرم ولحاظ ہے کے نہیں؟؟۔۔۔فہد اور میری بہن کے کتنے احسانات ہیں تم پر۔۔۔جن کا شمار نہیں۔۔۔تم خوب جانتی ہو فہد پاگل ہے تمھارے عشق میں۔۔۔مان لیا میں نے۔۔دھوکا دیا اس نے تمھیں۔۔۔مگر وہ بھی تمھاری ہی لاپرواہی کے سبب دیا تھا۔۔۔تم اسے وقت نہیں رہے رہی تھیں۔۔۔۔اگر محبت نہیں لوٹا سکتیں تو کم از کم احسان ہی مان لو احسان فراموش لڑکی۔۔"

انٹی یہ کیا بول رہی ہیں آپ؟۔۔۔"مہرین فوراہی احتجاجا بول اٹھی۔۔۔"

تم چپ رہو مہرین۔۔۔آج اس لڑکی کو اس کی صحیح اوقات یاد دلاؤں گی" میں۔۔"وہ مہرین کو غراتے ہوئے خاموش کرانے لگیں۔۔۔

مگر۔۔۔"مہرین چپ نہیں رہ پا رہی تھی۔۔۔"

تم جاؤ یہاں سے۔۔۔فورا۔۔۔"بشری بیگم تیزی سے چیخیں۔۔۔جس پر" وہ سر نفی میں جھٹکتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی تھی۔۔۔

بشری بیگم کی بات کو ٹالنے کی۔۔۔گھر میں کسی کی جرات نہ تھی۔۔۔

انٹی"وہ اس کی سخت تذلیل کر رہی تھیں۔۔۔اسے احسان فراموش کہ" رہی تھیں۔۔۔وہ کیسے خاموش رہ سکتی تھی۔۔۔ابھی جوابی کاروائی ی کے لیے منہ کھولا ہی تھا۔۔۔کے وہ تیزی سے چیخ کر۔۔۔نہایت تلخ لہجے میں

بولیں۔۔۔"ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی ی ہے۔۔۔۔فہد نے کیا کچھ نہیں کیا تمھارے لیے۔۔۔اپنے والدین سے لڑ کر تمھیں اپنے ساتھ اسکول لگایا۔۔۔تمھیں اپنے برابر کی جگہ دی۔۔۔۔۔تمھیں ہمیشہ وہ کھلایا جو خود کھاتا تھا وہ پہنایا جو خود پہننا پسند کرتا تھا۔۔۔تم سے منگنی کی۔۔۔جب کے تم اور تمھاری فیملی اس قابل نہیں تھی کے ہم جیسے لوگ ان سے رشتہ جوڑتے ۔۔۔کوئی ی میل ہے تمھارا اور فہد کا۔؟؟۔۔۔پھر بھی وہ دیوانا وار تمھیں چاہتا رہا۔۔کیا ہو گیا اگر ذرا دل لگی کر لی باہر۔۔۔تمھاری عزت میں تو کوئی ی کمی نہ کی۔۔۔کبھی تم نے اس کا یہ احسان مانا کے چاہتا تو دل لگی کر کے پھینک دیتا تمھیں۔۔۔مگر تمھاری عزت کی حفاظت کی ہمیشہ۔۔۔تمھیں اپنی عزت بنایا دنیا کے سامنے۔۔۔آج جب تم ایک طلاق یافتہ ایک مرد کی چھوڑی ی ہوئی ی عورت ہو اس کے باوجود تمھارے پیچھے پاگلوں کی طرح خوار ہو رہا ہے۔۔۔تمھیں منانے کی کوشش میں لگا ہے۔۔۔تم نے کیا دیا اُس کے احسانوں کے بدلے؟؟۔۔۔اس کا باپ بیمار ہے۔۔۔اپنا پورا کاروبار

چھوڑ چھاڑ کر وہ تمھارے پیچھے یہاں بیٹھا ہوا ہے۔۔۔بجائے اس کے ساتھ جانے کے تم میرے بیٹے کو پھنسانے کی کوشش میں لگی ہو۔۔۔۔دل نہیں بھر رہا تمھارا ایک لڑکے سے۔۔۔جواب زین کو بھی اپنی اداوں میں پھنسا رہی ہو۔۔۔۔صرف تمھاری وجہ سے وہ دونوں بھائی ی جیسے جگری دوست روڈ پر کھڑے ہو کر لڑئی یں ہیں۔۔۔کیا چاہتی ہو۔؟؟۔۔جیسے فہد اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر تمھارے پیچھے بھاگ رہا ہے ویسے زین بھی بھاگے ؟؟۔۔۔"وہ تو جیسے نون اسٹاپ برسے ہی چلی جا رہی تھیں۔۔۔۔

ان کے تلخ جملے اس لڑکی کی روح کو چھلی کر رہے تھے۔۔۔۔

اپنا آپ شدید ذلیل ہوتا محسوس ہوا۔۔۔لگا جیسے بے عزتی کا زوردار طمانچہ چہرے پر رسید کیا ہو انھوں نے۔۔۔۔

اس کے گال جل رہے تھے۔۔۔کانوں سے جیسے دھواں سہ نکلتے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

آپ زیادتی۔۔۔ز۔۔زیادتی کر رہی ہیں۔۔۔م۔۔میں نے فہد وزین" دونوں سے صاف صاف کہا ہے۔۔۔کے میں اپنے ای سے محبت کرتی ہوں۔۔۔اس کے باوجود اگر وہ دونوں میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہے تو اس میں میری کیا غلطی؟؟۔۔۔اور رہی احسانات کی بات۔۔۔تو احسانات کے بدلے ۔۔۔غلامی کر سکتی ہوں اپنا دل نہیں دے سکتی۔۔۔محبت نہیں کر سکتی۔۔ایک ایسے شخص سے شادی نہیں کر سکتی جسے میرے ہوتے ہوئے باہر والی سے دل لگی کی ضرورت پڑے۔۔۔۔۔" وہ روتے ہوئے ۔۔۔جواب دینے لگی۔۔۔۔

غلامی کرؤ یا محبت۔۔۔مجھے پرواہ نہیں۔۔۔بس میرے گھر سے نکلو اور" میرے بیٹے کی زندگی سے بھی۔۔۔میں نے تمھاری فلائی ٹ بک کروادی ہے۔۔۔اور سامان بھی پیک کروادیا ہے۔۔۔اٹھاؤ اپنا سامان۔۔۔اور میرے گھر سے نکل جاؤ۔۔۔مجھے صبیحہ سمجھنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔میں صبیحہ نہیں ہوں۔۔۔۔میں بشری ہوں۔۔۔۔میں تم جیسیوں کو ٹریٹ کرنا اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔میرے بیٹے کی زندگی میں دوبارا آنے کی کوشش بھی کی ناں۔۔۔تو تمھارا کیا حشر کرؤں گی یہ سوچ بھی نہیں سکتی تم۔۔۔بہتر یہی ہے تمھارے لیے۔۔۔کے زین کے خواب دیکھنا بند کر دو۔۔جتنی جلدی ہو۔۔۔فہد کا ہاتھ تھام کر شادی کرلو۔۔۔۔اوکے۔۔۔"اریبہ نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ایک دن اِس قدر ذلت بھی اٹھانی پڑے گی۔۔۔

اس لمحے تو شدت سے دل چاہا۔۔کے زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔

یہ امیر تو غریبوں کو انسان تک نہیں سمجھتے۔۔۔۔کیا غریبوں کے پاس دل نہیں ہوتا؟۔۔کیا ضروری ہے جس نے احسان کیا اس سے دل لگا لیا جائے؟؟۔۔۔اسے محبت کا محور بنا لیا جائے۔۔۔۔

وہ مجبور تھی احسان لینے پر۔۔۔۔کوئی ی شوقیائی ی تو نہ لیے تھے۔۔۔۔

وہ اسے خوب جی بھر کر ذلیل کرنے کے بعد۔۔۔وہاں سے چلی گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

اس نازک صفت لڑکی کی آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔وہ اپنا سامان لینے سیڑھیوں کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی۔۔۔کے ایک ملازمہ اس کا سامان لیے سامنے کھڑی نظر آئی ی۔۔۔۔

میں گاڑی میں رکھ دیتی ہوں۔۔۔آپ باہر چلیں۔۔۔میم نے کہا" ہے۔۔۔کے آپ یہاں ایک منٹ بھی نہیں رک سکتیں۔۔۔۔"ملازمہ کی بات سنتے ہی۔۔۔اسکا دل چاہا کے پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔۔

کیا غلط کیا تھا جس کی اتنی بڑی سزا مل رہی تھی۔۔۔وہ اسے گھر سے نکال رہی تھیں۔۔۔

وہ بہت خوددار لڑکی تھی۔۔۔اب تو جیسے پانی بھی حرام تھا اِس گھر کا اُس پر۔۔۔۔

میں خود لے جاؤں گی شکریہ۔۔۔"اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسو" بے دردی سے اپنی ہوڈی کی آستین سے رگڑتے ہوئے۔۔ملازمہ کے ہاتھ سے اپنا سامان لیا۔۔۔اور تیزی سے پلٹ کر چل دی۔۔۔۔

قانونا بیوی تھی وہ زین کی۔۔۔چاہتی تو ایک منٹ میں بشری بیگم کا دماغ ٹھیکانے لگا سکتی تھی۔۔۔۔۔ قانونا اب وہ زین کی جائیداد میں حصے دار تھی۔۔۔۔۔ مگر کچھ نہ کہا۔۔۔۔کیونکے لالچی نہیں تھی۔۔۔اسے کچھ نہیں کے۔۔۔۔ divorce چاہیے تھا زین سے۔۔۔۔ سوائے

چپ چاپ اپنا سامان لے کر باہر نکل گ ئی۔۔۔ان کی گاڑی تک میں نہ بیٹھی۔۔۔

اپنے لیے باہر جا کر ٹیکسی کی۔۔۔۔ڈرائی یور نے اس کا سامان ہاتھ سے لے کر۔۔۔۔ڈیگی میں رکھا۔۔۔۔

وہ شدید اذیت میں تھی اس لمحے۔۔۔۔اذیت سے کہیں زیادہ غصے میں۔۔۔

غصہ تھا تو فقط اپنی بے بسی پر۔۔۔

ٹیکسی میں بیٹھ کر بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

زین کے والد وقار الدین نے ان دونوں کی لوک۔اپ سے رہائی کروالی تھی۔۔۔۔

دونوں ہی پورے راستے گاڑی میں خاموش رہے۔۔۔۔

دلی طور پر زین بہت بے چین تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں اس حسین دلربا کی آنسوؤں سے بھری نیم شہد رنگ آنکھیں گھوم رہی تھیں۔۔وہ جلد سے جلد گھر پہنچ کر اس سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ گھر پہنچے۔۔۔۔تو دونوں ہی بے صبروں کی طرح تیز قدم لیتے مینشن میں داخل ہوئے۔۔۔

فہد۔۔۔۔میں تمھارے ڈیڈ کو کال کر رہا ہوں۔۔تم یہیں رکو۔۔۔"وقار" الدین صاحب اس کے کارناموں کی شکایت رئیس صاحب سے لگانے کے لیے اسے روک رہے تھے۔۔۔

وہ اسکے سامنے ہی بات کرنا چاہتے تھے۔۔۔۔

ان کی بات سنتے ہی فہد جو سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔رکنے پر مجبور ہوا۔۔۔جبکے زین تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔۔

وہ اریبہ کے کمرے کی جانب آیا تو دروازہ کھلا ہوا پایا۔۔۔

اندر داخل ہوا۔۔۔تو یہ دیکھ حیران رہ گیا کے دو تین ملازمین مل کر اس کمرے کی صفائی ی میں لگیں ہیں۔۔۔۔

ان کے چہروں پر ماسک تھا اور جگہ جگہ اسپرے کر رہے تھے۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟؟۔۔اور اریبہ کہاں ہے؟؟۔۔"وہ الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔"

"ماسٹر زین۔۔۔وہ تو چلی گ ئی یں ہیں اپنے ملک واپس۔۔۔اور ہم میم کے کہنے پر یہاں کی صفائی ی کر رہے ہیں۔۔۔۔"جس طرح وہ ملازمین صفائی کر رہے تھے گمان ہو رہا تھا جیسے اسکی خوشبو تک کمرے سے مٹا دینا چاہتے ہوں۔۔۔۔

اس ملازمہ کا کہا جملہ ایٹم بم کی طرح اس خوبرو نوجوان کے سر پر پھوٹا تھا۔۔۔

"وہ چلی گ ئی؟؟۔۔۔مجھے بغیر بتائے۔۔۔"اسے شدید شاکڈ لگا تھا۔۔۔۔"

دماغ جیسے گھوم کر رہ گیا ہو۔۔۔۔وہ یوں اسے چھوڑ کر کیسے جا سکتی تھی؟؟

کتنی دیر پہلے ؟؟۔۔۔"بہت مشکل تھا اس لمحے حواسوں پر قائم" رہنا۔۔۔مگر اسے روکنا تھا۔۔۔۔کسی بھی صورت و کسی بھی قیمت پر۔۔۔۔

وہ نہیں جانے دے سکتا تھا اسے۔۔۔

ایک بار وہ چلی گئی تو پھر نہ لوٹے گی۔۔یہ سوچ کر ہی دل بیٹھنے لگا۔۔۔۔

اس کے جلد بازی سے سوال کرتے ہی ملازمین ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے۔۔۔انھیں زین کو اریبہ کے متعلق کوئی بھی بات کرنے سے بشری بیگم نے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں؟؟"وہ اس بار زور سے دھاڑا۔۔۔"

وقت نہیں تھا اس کے پاس ضائع کرنے کے لیے۔۔۔۔

ہو سکتا ہے ائی یر پورٹ پر مل جائے۔۔۔"مہرین جو اس کے چیخنے کی آواز" سن۔۔۔کمرے میں آئی ی تھی۔۔۔نرمی سے بولی۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی۔۔۔وہ تیزی سے بھاگا۔۔۔۔

---Kawasaki Ninja H2R

--,Suzuki Hayabusa,

--BMW,

--Panigale.

اس کے پاس دنیا کی مہنگی ترین بائی یکس کا کلیکشن تھا۔۔۔جنھیں وہ بہت... کم چلایا کرتا تھا اب۔۔۔ان ہی میں سے اپنی سب سے پسندیدہ بائی یک کی چابی ملازم سے لے کر۔۔۔سر پر ہیلمٹ پہن Ninja H2R کر۔۔۔۔بائی یک لے کر نکلا۔۔۔۔۔

وہ کوئی ی بائی یک چلا رہا تھا۔۔۔وہ تو اسے ہواؤں میں اڑا رہا تھا۔۔۔۔

دوسری جانب فہد نے دیکھا تھا اسے تیزی سے باہر جاتے۔۔۔

وقار صاحب اس کے والد سے سیل پر۔۔۔اسکی شکایات لگانے میں مصروف عمل تھے۔۔۔جب اس نے ایک ملازم کو بلا کر۔۔۔آہستگی سے ''پوچھا۔۔۔''اریبہ کہاں ہے؟؟

کہیں ناں کہیں زین کا یوں باہر جانا اسے الرٹ دے رہا تھا کے وہ حسین دلربا گھر میں نہیں ہے۔۔۔۔

سر۔۔۔ میم تو چلی گ ئی یں اپنے ملک واپس۔۔۔" ملازم کے اطلاع دیتے" ہی۔۔۔اس کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

یوں اچانک واپس کیسے چلی گ ئی وہ؟؟۔۔" وہ حیران و پریشان ہوا۔۔۔۔"

لیکن اگلے ہی لمحے خیال آیا۔۔۔کے اس کا یہاں سے چلے جانا ہی بہتر ہے۔۔۔۔۔

چلو اچھا ہی ہوا۔۔۔اب میں گھر جا کر آرام سے بات کر سکتا ہوں اس" سے۔۔۔ہمارے بیچ میں اب یہ زین نامی کانٹا نہیں آ سکے گا۔۔۔" وہ جیسے پُر سکون ہوا تھا یہ سوچ کر۔۔۔۔

فہد نے نہ صرف اس لڑکی کا تماشہ بنایا بلکے زین کو بھی مارا پیٹا"
ہے۔۔۔میرا بیٹا پہلی بار جیل گیا ہے رئیس۔۔۔وہ بھی صرف تمھارے بیٹے کی وجہ سے۔۔۔میں بتا نہیں سکتا میں کتنا شرمندہ ہو رہا تھا پولیس اسٹیشن میں کھڑا ہو کر۔۔۔۔میں تو یہ شکر کر رہا ہوں کے میڈیا کو خبر نہیں ہوئی ی۔۔۔ورنہ کل یہ نیوز چینلز پر چل رہی ہوتی۔۔۔کے مسٹر وقار کا بیٹا سر عام روڈ پر مار پیٹ کرتا پایا گیا۔۔۔۔بشری اور میں بہت مایوس ہوئے ہیں فہد کے رویے سے۔۔۔اب تم اپنی زبان میں اپنے بیٹے کو سمجھاؤ پلیز۔۔۔۔" وقار صاحب کا لہجہ ماناد ھیما تھا۔۔۔مگر اس میں دبا دبا غصہ رئیس صاحب محسوس کر سکتے تھے۔۔۔۔

لو فہد۔۔۔بات کرؤ اپنے ڈیڈ سے۔۔۔"زین کا اریبہ سے دور ہونا اس" کے لیے کسی جنگ کے میدان میں فتح یاب ہونے سے کم نہ تھا۔۔وہ مطمئن انداز میں اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔ان سے سیل لینے لگا۔۔۔۔

اسے اندازہ تھا کے رئیس صاحب اسے ڈانٹیں گے۔۔۔یہ کوئی پہلی بار تو نہ تھا زندگی میں۔۔۔جب وہ اسے اریبہ کے پیچھے ڈانٹ رہے ہوں۔۔۔۔

"تم کب بڑے ہو گے بتادو مجھے آج؟؟۔۔۔کتنا شرمندہ ہو رہا ہوں میں تمھاری خالہ خالو کے سامنے۔۔۔۔فہد تم کیوں اس لڑکی کا پیچھا نہیں چھوڑ دیتے؟؟۔۔۔آخر ایسی بھی کیا خاصیت ہے اس میں جو پاگل ہوئے جا رہے ہو تم اس کے پیچھے۔۔۔۔دنیا بھری پڑی ہے حسین لڑکیوں سے۔۔۔۔اک بار اریبہ سے ہٹ کر دیکھو تو صحیح۔۔۔وہ طلاق یافتہ لڑکی تمھارے قابل نہیں

ہے۔۔۔"کاٹو تو جسم میں خون نہ ہو۔۔۔اِس قدر رئی یس صاحب کو شرمندگی ہوئی ی تھی وقار صاحب کے سامنے۔۔۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کے اریبہ کے پیچھے جنون کو لے کر شدید پریشان تھے۔۔۔۔

آئی یندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔سوری۔۔۔"وہ کوئی ی شرمندہ نہیں تھا" زین کو مار کر۔۔۔بلکے اس کے نزدیک پولیس نے آکر زین کو بچا لیا تھا اس سے۔۔۔۔

اگر دوبارا موقع ملا تو اسے کسی صورت نہیں چھوڑے گا یہ سوچ لیا تھا اس نے۔۔۔۔

فقط لفظی معذرت کی۔۔۔تاکے اس کے والد اپنی طبیعت خراب نہ کریں اس پر غصہ کرکے۔۔۔۔

وہ معافی مانگ رہا ہے یہ دیکھ۔۔رئی یس صاحب خاموش ہو گئی ے۔۔۔۔

رئی یس صاحب اس کی معافی سن۔۔۔گمان کر بیٹھے کے وہ واقعی شر مندہ ہے۔۔۔ورنہ جتنا وہ انا پرست ہے۔۔۔ کبھی معافی نہ مانگتا۔۔۔۔

تم مجھ سے ملنے آجاؤ۔۔۔۔مجھے بہت یاد آرہی ہے" تمھاری۔۔۔"رئی یس صاحب واقف تھے وہ وہاں رہا۔۔۔تو لڑائی ی دوبارا ضرور ہو گی۔۔۔اور ڈائی ریکٹ بلائی یں گے تو کبھی آئے گا نہیں۔۔۔۔اس لیے ایموشنلی انداز میں بلیک میل کر کے واپس بلا رہے تھے اپنے پاس۔۔۔۔

اُپنے والد کا یوں محبت سے کہنا۔۔اس کے دل کو لگا تھا۔۔۔

وہ انکار نہ کر سکا۔۔۔کیسے کرتا۔۔۔اپنے باپ سے شدید محبت تھی اسے۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔میں آجاتا ہوں۔۔۔مگر۔۔۔"کیا وہ نہیں جانتا تھا کے اس" کے والد ایموشنلی بلیک میل کر کے بلا رہے ہیں۔۔۔ابھی ٹوکنے ہی لگا تھا۔۔۔کے پھر کچھ یاد آنے پر مسکرا دیا۔۔۔۔

باپ ذرا سخت مزاج ہوتے ہیں۔۔۔اتنی آسانی سے اپنے دل کی بات نہیں کہتے۔۔۔۔ایموشنلی بلیک میل ہی صحیح۔۔کہا تو۔۔۔کے یاد کرتے ہیں۔۔۔۔

مگر کیا؟؟"رئیس صاحب تجسس سے۔۔"

کچھ نہیں۔۔۔پہلی فلائٹ لے کر اسپین آرہا ہوں۔۔۔ابھی بک" کرواتا ہوں فلائٹ۔۔۔"اس نے سر جھٹک کر۔۔ہلکا سہ مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

چلو جلدی آؤ۔۔۔میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔"انھوں نے نرمی سے کہ کر" کال منقطع کی تھی۔۔۔

فہد نے وقار صاحب کا سیل ان کے ہاتھ میں دیا۔۔۔

میں بک کروادیتاہوں تمھاری فلائی ٹ۔۔۔"ان کے خاندان میں کبھی" کوئی ی جیل نہیں گیا تھا مگر صرف فہد کی وجہ سے زین کو جیل کی ہوا کھانی پڑئی ی تھی۔۔۔اگر یہ بات میڈیا پر چلی جاتی تو ان کی کتنی بدنامی ہوتی وہ یہ سوچنا بھی نہیں چاہتے تھے۔۔۔ان کے نزدیک فہد اور زین دونوں ہی جوان و گرم خون ہیں۔۔آمنے سامنے رہیں گے تو لڑئی یں گے ضرور۔۔۔اس لیے فہد کو جلد سے جلد واپس بھیج دینا چاہتے تھے۔۔۔

نہیں شکریہ۔۔۔میں خود کروالوں گا۔۔۔"وہ منہ بسور کر کہتے" ہوئے۔۔۔اٹھ کر باہر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

وہ کچھ وقت اکیلے گزارنا چاہتا تھا۔۔۔اریبہ پر غصہ ختم نہیں ہوا تھا اس کا۔۔بس اس کے یوں اچانک واپس چلے جانے سے گمان کیا کے وہ شرمندہ

ہے۔۔۔اپنی غلطی پر نادم ہے۔۔۔۔تب ہی اپنے ای۔ میل فرینڈ کو ڈھونڈنا چھوڑ کر۔۔۔واپس چلی گ ئی ہے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اریبہ کا ذہن سوچ سوچ کر مفلوج ہوئے جا رہا تھا۔۔۔کے اب آگے کیا ہو گا۔۔۔۔

وہ نیو یارک کے قانون کے مطابق زین کی وائی ف تھی۔۔۔اب اگر وہ اپنے ملک جاتی ہے۔۔تو کیا صورت بنے گی۔۔۔۔

اس نے روتے روتے اپنا سیل پرس سے نکالا۔۔۔آنکھوں میں آنسو ہونے کے سبب۔۔اسکرین صاف نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔

بے دردی سے آنسو اپنی آستین سے پونچھے۔۔۔پھر کانٹیکٹ لسٹ میں عالمہ کا نمبر سرچ کرنے لگی۔۔۔جن سے پچھلی بار بات کی تھی۔۔۔نمبر ملتے ہی میسج کیا۔۔۔۔

۔۔۔۔مجھے ایک مسئلے پر رہنمائی چاہیے تھی۔۔۔۔اگر ایک لڑکی حالتِ نشے میں بغیر گواہوں کی موجودگی میں نیویارک کے قانون کے مطابق شادی کر لے۔۔۔انھیں شادی کا سرٹیفیکٹ بھی مل جائے۔۔۔۔تو کیا شرعا اس شادی کا اعتبار ہے؟؟۔۔۔کیا وہ دونوں میاں بیوی ہیں؟؟۔۔۔۔" السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

وعلیکم السلام،اگر عقل سلامت تھی اور دو مسلمان مرد گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول کیا تو نکاح ہو گیا" کچھ منٹ انتظار کرتے ہی جواب آگیا تھا۔۔۔۔

لڑکی ہوش میں نہیں تھی۔۔۔ مگر پیپر زپر دستخط کیے ہیں اپنے۔۔۔اس ملک کے قانون کے مطابق انھیں سرٹیفیکٹ مل گیا ہے شادی کا۔۔۔ پھر بھی یہی حکم ہو گا؟؟؟"اس نے پھر سوال کیا۔۔۔

اگر لڑکی اتنی ہوش میں تھی کہ پتا تھا کہ نکاح ہو رہا ہے تو 2 مسلمان گواہوں کی موجودگی میں نکاح ہو جائے گا۔۔۔ملک کے قانون کا اعتبار نہیں، یہ دیکھا جائے گا کہ ایجاب و قبول شرعی تقاضوں پر ہوا ہے یا نہیں"۔۔۔ان کی جانب سے جواب آیا۔۔۔جسے پڑھ کر وہ اپنا سر پکڑ رہی تھی۔۔۔۔

وہ ہوش میں بالکل نہیں تھی۔۔۔اس کا مطلب صاف تھا کے ان کی شادی شرعی اعتبار سے نہیں ہوئی ہے۔۔۔

اس کا مطلب وہ میرا ہسبینڈ نہیں ہے۔۔۔" سمجھ نہیں آیا اُس لمحے۔۔۔" کے ہنسے یا روئے۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ؟؟۔۔۔اب میں کیا کرؤں؟؟۔۔۔" وہ" اپنے سیل کو پیشانی سے لگا کر۔۔۔رونے لگی تھی۔۔۔۔کے اچانک اس کا سیل کسی نے چھینا۔۔۔۔

ایسا کیا پڑھ لیا ہے جو رو رہی ہو بیٹھ کر؟؟"جس چیز کی وہ کبھی امید نہ" کرتی۔۔۔وہ تھا اس لمحے زین کا وہاں نمودار ہونا۔۔۔اسے اچانک اپنے سامنے کھڑا دیکھ۔۔ سمجھ نہیں آیا کیا کرے۔۔۔

دل چاہا کے اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔بتائے کے اس کی ماں نے کس طرح بے عزت کر کے گھر سے نکالا ہے اسے۔۔۔ مگر اگلے لمحے خیال آیا کے وہ کون سہ اچھا ہے۔؟؟؟۔۔وہ کون سہ اپنا ہے؟؟۔۔۔جب نکاح کی ضد کی۔۔تو کیسے بے مروتی سے انکار کر دیا تھا سنگ دل نے۔۔۔۔

مقابل نے کہتے ہوئے۔۔۔ سیل کی اسکرین پر نظر ڈالی۔۔۔۔

میسج پڑھنے کے بعد۔۔۔وہ کچھ لمحوں کے لے سوچ میں پڑا۔۔۔

اریبہ نے دانستہ طور پر میسج پڑھنے دیا۔۔۔کیونکے ضروری تھا وہ جان لے اِس اہم مسئلے کے متعلق۔۔۔۔۔

بیوی نہیں ہوں میں تمھاری۔۔۔۔پڑھ لیا۔۔۔"سخت مہری سے کہتے" ہوئے۔۔۔۔کھڑے ہو کر۔۔۔اس کے ہاتھ سے سیل لیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔"مقابل کیا بولتا۔۔۔۔اس کا ماحول اریبہ کے ماحول سے بہت" مختلف تھا۔۔۔اس کے یہاں لوگ ریلیشن شپ میں بی ساتھ رہ لیتے تھے اسکے باوجود اس نے اریبہ سے پہلے قانونا شادی کی۔۔جو اس کے نزدیک بہت اہمیت کی حامل تھی۔۔۔۔

اپنی جانب سے اس نے اریبہ کو اپنے ساتھ ایک مضبوط رشتے میں باندھ لیا تھا۔۔۔مگر شرعا۔۔۔معاملات اس کی سوچ سے بہت مختلف تھے۔۔۔۔

"سب تمھاری غلطی ہے۔۔۔کیوں نہیں تھیں تم اس دن ہوش میں؟؟۔۔۔اگر تم ہوش میں ہوتیں تو ہماری شادی شرعا مان لی جاتی۔۔۔" وہ اگلے ہی لمحے جیسے اس پر بگڑا۔۔۔

"اگر میں ہوش میں ہوتی تو یقینا نوبت یہاں تک آتی ہی نہیں۔۔۔" وہ بھی غصے سے بھری بیٹھی تھی۔۔۔تیزی سے دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

"فلحال۔۔جو ہو گیا سو ہو گیا۔۔۔۔اب آگے کا سوچتے ہیں۔۔۔چلو میرے ساتھ"۔۔۔اُس نے ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔۔جیسے اپنا غصہ

ڈھنڈا کرنے کی سعی کی ہو۔۔۔پھر اس کی نازک کلائی ی پکڑ کر سنجید گی سے کہا۔۔۔۔

"مجھے کہیں نہیں جانا تمھارے ساتھ۔۔۔ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔"وہ بپھر کر اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"اریبہ میں پہلے ہی غصے میں ہوں۔۔مزید غصہ مت دلاؤ مجھے۔۔"وہ حسین نوجوان اپنی آنکھوں سے اسے ڈراتے ہوئے۔۔۔وارن کرنے لگا۔۔۔۔

"چلو چپ چاپ۔۔۔"

چھوڑو مجھے۔۔میں کہیں نہیں جانے والی تمھارے ساتھ۔۔۔۔"اس نے" ایک جھٹکے سے۔۔۔مقابل کی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کرایا۔۔۔۔

اس لمحے اریبہ نے اپنے ارگرد ویٹینگ میں بیٹھے لوگوں کو دیکھا۔۔۔جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

زین تماشہ بننا بند کرؤ میرا۔۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ خاصہ جزبز ہو کر منتی اندز" میں۔۔۔اس کے آگے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

کیا وہ نہیں جانتا تھا اگر آج وہ حسین دلربا چلی گ ئی تو پھر کبھی اس کی زندگی میں واپس نہیں آئے گی۔۔۔پھر کیسے ہٹ جاتا پیچھے؟؟۔۔۔۔

اب تو حالت یہ تھی کے جان جائے تو جائے۔۔۔ مگر اسے نہ جانے دے۔۔۔۔

اناوسمنٹ کی آواز پر اریبہ نے اپنے سوٹ کیس کا ہینڈل پکڑا۔۔۔اور اس کے پاس سے ہی گزر کر جانے لگی۔۔۔

ابھی ایک قدم ہی چلی تھی۔۔۔کے زین نے تیزی سے سوٹ کیس کا ہینڈل پکڑ لیا۔۔۔۔

زین چھوڑو۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔"

کبھی نہیں۔۔۔تم میرے ساتھ واپس چل رہی ہو۔" جیسے ضد پر اڑ گیا" ہو۔۔۔۔

زین میں تمھاری مام کو کال کر دوں گی اگر تم نے نہیں چھوڑا تو۔۔۔"اسے" یقین تھا بشری بیگم کو بتانے کی دھمکی کافی رہے گی مقابل کو پیچھے ہٹانے کے لیے۔۔۔۔

میں کوئی بچہ ہوں جسے تم اس کی مام کی دھمکی دے کر ڈرا رہی ہو۔۔"وہ" استہزائی یہ انداز میں پلٹ کر پوچھنے لگا۔۔۔

ٹھیک ہے دیکھ لیتے ہیں پھر۔"اس نے کہ کر۔۔ہینڈل سے ہاتھ" ہٹایا۔۔۔اور زین کے سامنے ہی اس کی ماں کو فون ملانے لگی۔۔۔۔

کال دوسری جانب سے فوراہی ریسیو ہو گئی تھی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔"

"ہیلوانٹی۔۔۔میں اریبہ۔۔۔"

"ہاں۔۔۔جانتی ہوں۔۔۔بولو کیا کام ہے؟؟"انھوں نے خاصہ منہ بسورتے ہوئے۔۔۔بے زاری سے پوچھا۔۔۔

"آپ میرا کام کیا کریں گی پہلے اپنی بگڑی اولاد کو تو سنبھال لیں۔۔۔آپ نے مجھ سے کہا تھاناں۔۔۔کے میں اپنی اداؤں میں آپ کے بیٹے کو نہ پھنساؤں۔۔۔مگر شاید آپ جانتی نہیں۔۔۔آپ کا بیٹا کتنا بڑا دل پھینک عاشق وڈھیٹ انسان ہے کے میرے لاکھ انکار کرنے کے باوجود میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہا ہے۔۔۔اس وقت بھی ائی یر پورٹ پر میرے سوٹ کیس کا ہینڈل پکڑے کھڑا ہے۔۔۔برائے کرم اپنی اولاد کو اپنی زبان میں

سمجھائی یں۔۔۔کے پیچھا چھوڑئے میرا۔۔۔میری فلائی ٹ کاٹائی م ہو گیا ہے۔۔اناو سمنٹ ہو رہی ہے۔۔۔مجھے جانے دے۔"اریبہ نے اب تک ان کا بہت لحاظ کیا تھا۔۔۔مگر اب نہیں۔۔۔۔

ان دونوں بہنوں نے بہت مزاق اڑالیا تھااس کی غربت و بے بسی کا۔۔۔مگر اب نہیں۔۔۔وہ غریب تھی اس کا مطلب یہ نہیں کے اس کے جذبات نہیں۔۔۔احساسات نہیں۔۔۔وہ انسان نہیں۔۔۔۔

ایک بہن نے اپنے بیٹے سے دور رکھنے کے لیے نیو یارک بھیج دیا تو دوسری واپس پاکستان بھیج رہی تھی۔۔۔کیا کوئی ی کھیل تھی اس کی زندگی؟؟۔۔۔اپنے بیٹے دونوں سے سنبھل نہیں رہے تھے اور الزام اس پر لگا رہی تھیں اداؤں میں پھنسانے کا۔۔۔۔

یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو لڑکی تم مجھ سے۔۔۔"اریبہ کا سخت لہجہ" سن۔۔۔۔بشری بیگم جو بیڈ پر مزے سے بیٹھی اپنے ہاتھوں میں لوشن لگا رہی تھیں۔۔۔لوشن لگانا چھوڑ۔۔۔سیدھی ہو کر بیٹھیں۔۔۔۔

خاصہ غصیلے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

ان کے نزدیک۔۔۔۔کسی کی ہمت نہ تھی ان سے اِس لہجے میں بات کرنے کی۔۔۔جس میں وہ معمولی ودو کوڑی کی لڑکی ان سے کر رہی تھی۔۔۔

اسی لہجے میں جس میں آپ نے مجھ سے بات کی تھی۔۔۔۔میری فلائیٹ" کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔پلیز مہربانی کریں اور جان چھڑوائیں میری اپنے بیٹے سے۔۔۔۔سنبھالیں اپنے بگڑے شہزادے کو آ کر۔۔۔۔"ان ہی کی طرز میں جواب دے کر۔۔کال ان کے منہ پر کاٹ دی تھی۔۔۔

اس کا یوں کال کاٹنا شدید تذلیل معلوم ہوا بشری بیگم کو۔۔۔۔

"یہ دو کوڑی کی لڑکی مجھ پر چیخ رہی تھی۔۔۔اس کی اتنی جرأت۔۔۔۔اور یہ زین۔۔۔یہ وہاں کیا کر رہا ہے۔۔" وہ غصے سے پاگل ہوئے جا رہی تھیں۔۔۔۔

"کر دی شکایت؟؟۔۔۔مل گیا سکون؟؟۔۔اب چلیں۔۔۔یا میرے ڈیڈ کو بھی کال ملا کر کچھ کہنا ہے؟؟۔۔۔" اریبہ کو لگا تھا وہ غصہ ہو گا۔۔۔اس پر برسے گا۔۔۔کے کس لہجے میں اس کی ماں سے بات کی ہے اس نے۔۔۔ مگر مقابل تو ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں اور دوسرے ہاتھ سے ہینڈل مضبوطی سے پکڑے۔۔۔نارمل انداز میں کھڑا۔۔۔ہلکا سہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

اریبہ کی باتوں سے زین نے اندازہ لگالیا تھا کے ضرور اس کی ماں نے کچھ کہا ہے اسے۔۔۔جس کے سبب وہ اچانک سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر جا رہی ہے۔۔۔۔

ابھی وہ جواب دیتی۔۔۔اس سے قبل ہی اس خوبرو نوجوان کا سیل رنگ ہونے لگا۔۔۔

کال ریسیو کرلو۔۔۔اگر ہمت ہے تو۔۔۔تمھاری مام کی ہو گی مجھے یقین ہے۔۔" وہ طنزیہ اپنی آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے۔۔چیلنج دینے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔"اس حسین دلربا نے چیلنج دیا تھا۔۔۔وہ کیسے قبول نہ" کرتا۔۔۔۔

فوراہی ایٹیٹیوڈ کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے۔۔۔اپنی جیب سے سیل نکالا۔۔۔کال ریسیو کر کے۔۔کان سے لگایا۔۔۔۔

زین کہاں ہو تم؟؟۔۔۔"بشری بیگم تیزی سے پوچھنے لگیں۔۔۔۔"

ان کے لہجے میں جھلکتی برہمی نظرانداز نہیں کر سکتا تھا وہ۔۔۔

"ائی یر پورٹ پر۔۔۔ابھی میں بہت بیزی ہوں۔۔۔آپ کی بہو کو جانے سے روک رہا ہوں۔۔اُسے گھر پر لے آؤں پھر بات کرتا ہوں آپ سے۔۔"اس نے نہایت میٹھے لہجے میں تیزی سے اطلاع دے کر۔۔۔کال منقطع کر دی۔۔۔۔

ان کا ریپلائے سننے تک کی زحمت نہ کی۔۔۔۔

بشری بیگم کو ایک تپ اترتی تو دوسری چڑھتی۔۔۔۔زین نے ان کے منہ پر پہلی بار جواب دیا تھا وہ بھی صرف اس معمولی سی لڑکی کی خاطر۔۔۔وہ کیسے برداشت کر لیں۔۔۔۔

غصے میں آکر۔۔۔پاس رکھی لوشن کی بوتل اٹھا کر پھینک دی۔۔۔۔

اریبہ کو لگتا تھا وہ کبھی اسے اپنے گھر والوں کے سامنے نہیں اپنائے گا۔۔۔خاص طور پر اپنے والدین کے سامنے۔۔۔۔تب ہی تو نکاح کی ضد پر صاف انکار کر دیا۔۔۔۔

مگر پھر یہ کیا تھا؟؟۔۔۔اس نے تو صاف کہا اپنی ماں سے۔۔۔کے ان کی بہو کو واپس لا رہا ہے۔۔۔

یہ کون سہ کھیل، کھیل رہا تھا وہ ستمگر اس کے ساتھ۔۔۔اپنی گرل فرینڈ ہونے کے باوجود اسے بشری بیگم کی بہو کیوں کہا؟؟۔۔۔

بات کر لی میں نے۔۔۔اوکے۔۔۔اب چلیں؟؟"اس نے کہتے ہی ہینڈل" زور سے کھینچا۔۔۔جیسے بتا رہا ہو اپنے عمل سے۔۔۔کے یہ اس کی حد ہے صبر و برداشت کی۔۔۔۔

میں کہیں نہیں جا رہی تمھارے ساتھ۔۔۔میں بیوی نہیں ہوں تمھاری" ۔۔۔سمجھ نہیں آ رہا تمھیں۔۔۔۔تمھاری ماں کو لگتا ہے میں اپنی اداؤں میں

پھنسا رہی ہوں تمھیں۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہی تھی۔۔۔کے مقابل مسکرا کر قریب آیا۔۔۔

بالکل ٹھیک کہتی ہیں۔۔۔ تم پھنساتی ہو مجھے اپنی ان پیاری پیاری ادائوں" میں۔۔۔" یہ جملا ادا کرتے وقت وہ بالکل نزدیک آگیا تھا۔۔۔۔

اس کی کرسٹل سی چمکتی آنکھوں میں شوخی مچل رہی تھی۔۔۔وہ کیسے نہ دیکھتی۔۔۔۔

پیاری پیاری ادائوں؟؟۔۔" وہ لڑکی بے یقینی سے دوہراتے ہوئے۔۔۔"

وہ تو بہت سیدھی سادی سی لڑکی تھی۔۔۔پرفیوم بھی ابھی کچھ دنوں پہلے ہی یوس کرنا شروع کیا تھا۔۔۔

جو کھانے کے لیے ملا۔۔اللہ کا شکر ادا کر کے کھالیا۔۔۔جو کپڑا پہننے کے لیے ملا۔۔۔ شکر ادا کر کے پہن لیا۔۔۔ نزاکتیں وادائی یں۔۔۔یہ کن بلاؤں کے نام ہیں وہ نہیں جانتی۔۔۔۔پھر اتنا بڑا الزام کیسے لگا سکتا تھا مقابل اس پر۔۔۔۔

کون سی ادائی یں؟؟۔۔"وہ الجھ کر پوچھ اٹھی۔۔۔۔"

تمھاری یہ آنکھیں۔۔۔ کبھی نشیلی نشیلی تو کبھی برہم برہم سی۔۔۔جب" دیکھتا ہوں کھو سہ جاتا ہوں۔۔۔اور تمھاری یہ مغرور ناک۔۔جو روتے ہوئے لال ٹماٹر کی طرح ہو جاتی ہے۔۔۔مجھے بہت کیوٹ لگتی ہے۔۔۔۔ تمھاری گھنی زلفیں۔۔جن کی مہک میرے دل کو تمھاری

جانب کھینچتی ہے۔۔۔دل چاہتا ہے ان سے ہی کھیلتا رہوں۔۔۔"اس کی زلفوں میں اپنی انگلیاں الجھاتے۔۔۔۔خاصہ رومانوی انداز میں کہا۔۔۔۔۔

تمھارے یہ خوبصورت ہونٹ۔۔اف۔۔۔جب دیکھو مجھے دعوت دیتے" رہتے ہیں۔۔۔میں ہی جانتا ہوں کتنی مشکل سے کنڑول کرتا ہوں خود پر"اس کے یاقوت نما سرخ ہونٹوں کو پیاسی نگاہوں سے تکتے۔۔۔بھری بھری آواز میں کہا۔۔۔۔۔۔۔

اس کی سانسوں کی مہک مقابل کو مجبور کر رہی تھی اس کی جانب راغب ہونے پر۔۔۔

اس کا جسم پورا گرم پڑنے لگا تھا۔۔۔

کان و گال جل رہے تھے۔۔۔

اور یہ گلابی گلابی گال۔۔۔"اس کے سیدھے رخسار کو اپنے ہاتھ کی چٹکی میں" بھر کر۔۔۔پیار کرنے والے انداز میں ہلکا سہ ہلاتے ہوئے۔۔ابھی وہ بول ہی رہا تھا۔۔۔کے مقابل کھڑی لڑکی سے مزید اس کی گہری بولتی نظروں کی تپش برداشت نہ ہوئی ی۔۔۔اور وہ تیزی سے اس کا ہاتھ جھٹک کر بولی۔۔۔

یہ کوئی ی ادائی یں نہیں ہیں۔۔۔نیچرل اعضا ہیں میرے۔۔۔۔اور" ہینڈل چھوڑو۔۔۔۔مجھے جانا ہے۔۔۔ تمھاری ان فالتوہ باتوں کے چکر میں میری فلائی ٹ مس ہو جائے گی۔۔۔۔"ایسا نہیں تھا اس حسین نوجوان کی تعریفیں اثر انداز نہیں ہو رہی تھیں۔۔۔سر سے پاؤں تک پورا جسم سلگنے لگا تھا۔۔۔

دل تواس کی قربت کے سب پگھلنے لگا ہی تھا۔۔۔کے دماغ نے احتجاج کیا۔۔اور یاد دلایا۔۔۔۔کے یہ وہی ستمگر ہے جس نے صبح ریجیکٹ کیا تھا اسے۔۔۔۔

وہ تیزی سے ایک قدم پیچھے کی جانب۔۔۔اس کے مہکتے و حسین وجود سے دور ہٹتے ہوئے۔۔۔منہ بسور کر بولی۔۔۔۔

ہم بیٹھ کر آرام سے بات کرتے ہیں پہلے۔۔۔اوکے۔۔۔چلو" شاباش۔۔۔"وہ ہینڈل چھوڑنے کے لیے کسی صورت راضی نہ تھا۔۔۔اس کے رخسار پر ہاتھ رکھ۔۔۔سمجھانے والے انداز میں نرمی سے کہا۔۔۔۔

مجھے کوئی ی بات نہیں کرنی تم سے۔۔۔تم جو کوئی ی بھی ہو۔۔۔۔میری" طرف سے بھاڑ میں جاؤ۔۔۔۔ناک رگڑ رگڑ کر مر بھی جاؤ ناں تم۔۔۔تو بھی تمھاری زندگی میں کبھی واپس نہ آؤں میں۔۔۔۔۔ویسے بھی اب ہمارے درمیان کوئی ی ایسا تعلق نہیں جو مجھے باندھے تم سے۔۔۔۔کوئی ی ایسی ڈور نہیں جو کھینچے تمھاری جانب۔۔۔۔ صبح تم نے ریجیکٹ کیا۔۔۔میں نے قبول کر لیا۔۔۔اب میں کر رہی ہوں تمھیں۔۔۔تم بھی خاموشی سے قبول کرؤ۔۔۔"ابھی وہ ایک ایک لفظ خاصہ جتاتے ہوئے ادا کر ہی رہی تھی کے مقابل کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں۔۔۔

کیوں کیا خاموشی سے قبول؟؟۔۔۔لڑتی ناں۔۔۔کیوں نہیں" لڑئی یں؟؟؟۔۔۔پکڑ تیں میرا کالر اور لڑ تیں۔۔۔کے کیسے اتنا آگے آنے کے بعد پیچھے ہٹ رہا ہوں۔۔۔۔۔مگر تم تو خود جیسے مجھ سے بھاگ رہی ہو۔۔۔اور رہی میرے خاموشی سے تمھارے ریجیکٹ قبول کرنے کی

بات۔۔۔تو سوچ ہے تمھاری۔۔"آخری جملہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔طنزیہ ادا کیا۔۔۔۔

پھر سے اناوسمنٹ ہونے لگی۔۔۔۔

زین۔۔۔پلیز۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔"وہ شدید جھنجھلا کر۔۔۔ہینڈل پکڑ کر" کھینچنے لگی۔۔۔۔

چل رہی ہو یا اٹھا کر لے جاؤں؟؟"وہ جز بز ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔۔"

کسی صورت نہیں۔۔۔۔میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں بس۔۔۔"وہ شدید" آگ بگولہ ہو کر۔۔۔اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ۔۔۔۔قطعی انداز میں بولی۔۔۔۔

آخر چاہتا کیا تھا وہ ستمگر۔۔۔۔ریجیکٹ کرنے کے بعد بھی جانے کیوں نہیں دے رہا تھا؟؟؟۔۔۔۔

لاؤ پھر میرا ایڈوانس واپس دو۔۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے اس کے آگے" اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا وہ ستمگر نہیں جانتا تھا کے ایڈوانس تو وہ کب کا اپنے گھر والوں کو بھیج چکی ہے۔۔۔۔

ایڈوانس؟؟"وہ پریشان ہو کر۔۔۔۔"

بالکل۔۔۔ایڈوانس دو میرا واپس۔۔۔جب مجھ سے کوئی ی تعلق" نہیں۔۔۔تو میرے پیسے واپس کیوں نہیں کر رہیں"اس کی بات سنتے ہی وہ پریشان ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ڈر لگا کے کہیں وہ بھی فہد کی طرح سب کے سامنے اس کا تماشہ نہ بنانے لگ جائے۔۔۔

میں واپس جا کر بھیج دوں گی۔۔۔ابھی نہیں ہیں میرے پاس۔۔۔"وہ" لچکدار انداز میں جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے ابھی چاہیے۔۔۔پہلے میرے پیسے دو۔۔۔"وہ بضد انداز" میں بولا۔۔۔

زین کہاناں۔۔۔ نہیں ہیں میرے پاس۔۔۔۔"وہ پریشان ہو کر جواب" دے رہی تھی۔۔۔۔

تو یہ میرا سر درد نہیں۔۔۔۔مجھے میرے پیسوں سے مطلب ہے" بس۔۔۔۔واپس دو میرے پیسے۔۔۔۔"اس نے تو لمحہ بھر میں جیسے اپنا لہجہ ہی بدل لیا تھا۔۔۔اس کے سخت لہجے میں پیسے طلب کرتے ہی۔۔۔مقابل کا دم خشک ہونے لگا۔۔۔۔

وہ اپنے ہونٹ چبانے لگی۔۔

نہیں ہیں۔۔۔"وہ خاصہ شرمندگی سے نظریں جھکا کے بولی۔۔۔"بس" ۔۔۔یہ ہے میرے پاس۔۔۔۔۔یہ رکھ لو۔۔۔"اپنا سیل اس کی جانب بڑھاتے ہوئے لچکدار لہجے میں کہا۔۔۔۔

وہ ڈر رہی تھی۔۔۔گلے میں تھوک نگلا۔۔۔۔

مزید ذلیل ہونے کی ہمت نہیں بچی تھی اب۔۔۔۔

تمھیں سمجھ نہیں آرہا کیا؟؟۔۔یا سمجھنا نہیں چاہ رہیں؟؟۔۔۔میں اس سیل کا کیا کرؤں گا۔۔۔مجھے سیل والی چاہیے۔۔"اسے خود سے یوں شرمندہ ہوتا دیکھ۔۔۔اپنی پیشانی مسلنے لگا۔۔۔کیا وہ بے وقوف لڑکی واقعی سمجھ بیٹھی تھی کے وہ اس سے پیسے لینا چاہتا ہے۔۔۔۔

دل چاہا اپنا سر دیوار سے دے مارے۔۔۔۔

اس کے ہاتھ سے سیل لینے کے بجائے۔۔۔ہاتھ کو مضبوطی سے گرفت میں لے کر ایک جھٹکے سے اپنے قریب کیا۔۔۔

اچانک جھٹکے پر۔۔۔اس لڑکی کی نیم شہد رنگ آنکھیں بڑی ہوئی یں تھیں ۔۔۔جبکے نازک وجود مقابل کے کشادہ سینے سے ٹکرایا تھا۔۔۔۔

برہم لہجے میں۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔آخری جملہ خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا تھا۔۔۔۔

زین بس کرؤ۔۔۔الریڈی تمھاری ایک گرل فرینڈ ہے۔۔۔"اس کے" ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے۔۔۔برہمی سے یاد دہانی کرانے والے انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

گرل فرینڈ؟؟۔۔۔کیا میں نے تمھیں بتایا نہیں تھا چھوڑ دیا اس نے" مجھے۔۔۔"اس نے تیزی سے جواب دیا۔۔۔

وہ اس وقت کسی بھی غلط فہمی کو ان دونوں کے بیچ نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔۔۔

زین چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔مجھے جانے دو۔۔۔میری فلائی ٹ مس" ہو جائے گی۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی وہ جھمی۔۔۔اسے اچھی طرح یاد تھا کے زین نے اپنی گرل فرینڈ کے متعلق اسے شاپنگ مال میں بتایا تھا۔۔۔

ابھی وہ سوچ میں پڑھی تھی۔۔۔کے لاسٹ اناونسمنٹ ہونے لگی۔۔۔جسے سن۔۔۔وہ ہڑ بڑا کر۔۔۔مزید طاقت لگا کر۔۔۔خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

تم ایسے نہیں مانو گی۔۔۔۔"اسے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتا"
دیکھ۔۔۔اپنا سر نفی میں جھٹکا۔۔۔۔پھر اگلے ہی لمحے دانت پستے ہوئے کہ کر۔۔۔جھکا اور اس کے نازک وجود کو اپنے کندھے پر بورے کی طرح لاد لیا۔۔۔۔

ارد گرد کے لوگ اسے آٹھوئے عجوبے کی طرح دیکھ رہے تھے۔۔۔

اس کے سر سے ہو ڈاتر گیا تھا۔۔کھلی گھنی آبشار ستمگر کے پاؤں کو مس ہو رہی تھیں۔۔۔۔

"زین چھوڑو مجھے۔۔۔۔تم اس طرح نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔۔۔ہر چیز کی حد ہوتی ہے نیچے اتارؤ مجھے ابھی کے ابھی۔۔۔۔۔ورنہ میں تمھارا حشر کر دوں گی۔۔۔زین وقار۔۔۔میں وارننگ دے رہی ہوں

تمھیں۔۔۔مجھے نیچے اتارو۔۔۔"وہ زور زور سے چیختے ہوئے احتجاج کر رہی تھی۔۔۔مگر اس کی چیخیں جیسے ارد گرد کے لوگوں تک تو پہنچ رہی تھیں مگر اس ستمگر تک نہیں۔۔۔

وہ اسے اپنے کندھے پر ڈالے۔۔۔نہایت فخر و اطمینان کے ساتھ۔۔۔ایک ہاتھ سے اس کا سوٹ کیس کا ہینڈل کھینچتے ہوئے۔۔۔باہر نکلنے لگا۔۔۔۔

وہ بلا کا لاپرواہ و ضدی مزاج لڑکا تھا یہ بات اریبہ نے اُس لمحے جان لی تھی۔۔۔۔

"ہیلو آفیسر۔۔۔۔"اسے ائی یر پورٹ ہال سے نکلتے ہی پولیس والوں نے روک لیا تھا۔۔۔مگر اس کے چہرے پر ذرا بھی رد و بدل نہ تھا۔۔۔نہایت پُر اعتماد انداز میں پولیس کو سامنے سے آنے پر ویلکم کیا۔۔۔۔

حالت تو یہ تھی کے اریبہ چیخ رہی تھی اسے مسلسل دھمکیاں دے رہی تھی۔۔۔مگر مجال ہے بندے کے چہرے پر ذرا بھی فکر کا کوئی ی عنصر نمایا ہوا ہو۔۔۔

"یہ لڑکی؟؟؟۔۔"پولیس آفیسر اپنا جملہ مکمل کر پاتے۔۔۔اِس سے قبل ہی" وہ اپنی جیب سے میرج سرٹیفیکٹ نکال کر ان کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"میری بیوی ہے آفیسر۔۔۔۔۔یہ ہمارا میرج سرٹیفیکٹ۔۔۔۔۔ڈائی منڈ نیکلس کی ضد کر رہی تھی۔۔۔میں غریب بندہ دلا نہیں سکا تو چھوڑ کر جا رہی ہے۔۔۔۔میں بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔اسے یوں روٹھ کر جاتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔اس لیے روکنے چلا آیا۔۔۔۔مان نہیں رہی تو اٹھا کر لے جا رہا

ہوں۔۔۔بار بار کہہ رہا ہوں نیکلس دلوادوں گا چاہے اپنی جان سے پیاری بائی یک کیوں ناں بیچنی پڑے۔۔مگر مان ہی نہیں رہی۔۔۔"دنیا جہاں کی مظلومیت و معصومیت اپنے چہرے پر طاری کیے۔۔۔۔وہ پریشان لہجے میں بولا۔۔۔۔

اریبہ کو اندازہ نہیں تھا وہ میرج سرٹیفیکٹ اپنی جیب میں لے کر گھومتا ہے۔۔۔۔جہاں تک اسے یاد تھا۔۔اس نے سرٹیفیکٹ پھاڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔یہ میرا شوہر نہیں ہے۔۔۔تم جھوٹے مکار" فریبی۔۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔۔"اریبہ اس کی بات سنتے ہی چیخنے لگی۔۔۔

زین نے آہستگی سے اسے نیچے اتارا۔۔۔تاکے پولیس آفیسر اس کا چہرہ دیکھ سکیں۔۔۔اور شناخت کر سکیں کے سرٹیفیکٹ میں موجود لڑکی وہ ہی ہے۔۔۔۔

پولیس آفیسر نے میرج سرٹیفیکٹ دیکھا۔۔۔پھر اک نظر اریبہ کو۔۔۔جو نیچے اترتے ہی زین کے سینے پر مکے برسانے لگی تھی۔۔۔۔

اس نے خود کو بچانے کی کوشش نہ کی۔۔۔بلکے۔۔۔دونوں باہیں پھیلا کر۔۔۔اس کے برہم وجود کو اپنی باہوں کے حصار میں زبردستی بھینچا۔۔۔ایسے کے وہ مزید کچھ بول نہ سکے۔۔۔

"اس نے۔۔۔دیکھ رہے ہیں ناں آفیسر آپ۔۔۔کتنا غصہ ہو رہی ہے۔۔۔" اریبہ کے چہرے کو زبردستی اپنے کشادہ سینے میں چھپا رکھا تھا۔۔۔

وہ بالکل بھی سانس نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔

زین کا معصوم و بھولا و پریشان چہرا دیکھ۔۔۔پولیس آفسر اس پر یقین کر کے ۔۔۔گڈ لک کہ کر وہاں سے چلے گ ئی ے۔۔۔۔

ان کے جاتے ہی۔۔۔اس نے اپنی باہوں کے جکڑ سے آزاد کیا۔۔۔

وہ حسین دلربا آزاد ہوتے ہی۔۔۔اس کے سینے پر مکے مار کر خود سے دور دھکیل کر۔۔۔لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔۔

میرج سرٹیفیکٹ کو اپنی جیب میں رکھ کر۔۔۔۔سیل نکال کر اپنے ڈرائی یور کو کال کی۔۔۔۔"جلدی ائی یر پورٹ پہنچو۔۔۔اور یہاں آکر اریبہ میم کا سارا سامان گھر لے آؤ۔۔۔"

اوکے سر۔۔۔۔"ڈرائی یور نے فوراً اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔اپنی" کار اسٹارٹ کی۔۔۔۔

ٹھیک ہو؟؟۔۔"وہ اسے تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔۔۔مگر زبردستی کے" علاوہ اور کوئی ی راستہ بھی تو نہیں چھوڑا تھا اس لڑکی نے۔۔۔۔

فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

نفرت ہونے لگی ہے مجھے تم سے۔۔۔کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ" ایسا؟؟۔۔۔۔تم امیروں کو مزا آتا ہے کیا ہم جیسے غریبوں کا تماشہ بنا کر؟؟؟۔۔۔ایک کی ماں مجھے نیویارک بھیج رہی ہے۔۔۔دوسرے کی ذلیل کر کے واپس پاکستان۔۔۔اُپنے بگڑے شہزادے تو سنبھالے نہیں جا رہے دونوں بہنوں سے اور مجھے خواہ مخواہ ذلیل کر رہی ہیں۔۔" وہ خاصہ جھنجھلاتے ہوئے۔۔مقابل پر برسنے لگی۔۔۔

ہمم۔۔۔۔اور چیخو۔۔۔جتنا غصہ ہے سب مجھ پر نکال دو۔۔۔۔" مقابل" دونوں ہاتھ سینے پر فولٹ کر۔۔۔نرمی سے بولا۔۔۔۔

زین بس کرؤ۔۔۔انسان ہوں میں۔۔۔" وہ شدید غصے سے بپھر کر" احساس دلانے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

میں کر کیا رہا ہوں؟؟۔۔۔خاموشی سے کھڑا تمھاری بات ہی تو سن رہا" ہوں۔۔۔"وہ لاعملی میں کندھے اچکا کر۔۔۔معصومیت سے گویا ہوا۔۔۔۔

"جانے دو مجھے واپس۔۔ورنہ سر پھاڑ دوں گی تمھارا۔۔۔"ہر انسان کے صبر و برداشت کی حد ہوتی ہے۔۔۔اس کی بھی تھی۔۔۔۔اس کے نزدیک یہ امیر لوگ اس کی بے بسی کا تماشہ بنا رہے تھے۔۔۔۔

ماں ذلیل کر کے گھر سے نکال چکی تھی اور بیٹا جانے نہیں دے رہا تھا اب بھی۔۔۔۔آخر چاہتے کیا تھے اس سے؟؟۔۔۔

وہ جز بز ہو کر۔۔۔۔وارن کرنے والے انداز میں چیخی۔۔۔۔

کول۔۔۔کول بے۔بی۔۔۔اتنا غصہ اچھا نہیں۔۔۔ہم آرام سے بیٹھ" کر بات کرتے ہیں پہلے۔۔۔" وہ قریب آکر۔۔۔اس کے حسین چہرے کو۔۔۔اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر۔۔۔بڑی محبت سے سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔۔۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم سے۔۔۔۔دور ہٹو۔۔۔۔" وہ شدید" جھنجھلاہٹ کے ساتھ۔۔۔اس کے ہاتھوں کو جھٹکتے ہوئے۔۔۔سپاٹ سے لہجے میں بولی۔۔۔

وہ اپنے سوٹ کیس کا ہینڈل پکڑ کر۔۔۔ابھی ایک قدم ہی چلی تھی مڑ کر۔۔۔۔واپس اندر کی جانب۔۔۔کے پیچھے سے اس کی نازک کلائی جس سے وہ ہینڈل پکڑی ہی تھی۔۔۔جنونی گرفت میں محسوس ہوئی ہی۔۔۔۔

اگلے لمحے وہ بولتی کے ہاتھ ہٹاؤ۔۔۔اِس سے قبل ہی۔۔۔اس کا وجود مقابل پھرتی سے اپنی باہوں کے حصار میں بھر چکا تھا۔۔۔۔۔

اس بار برائی یڈل اسٹائی ل میں کیری کیا تھا اس نازک وجود کو۔۔۔

جب میں شروع میں کہ رہا تھا کے واپس چلی جاؤ۔۔تو کیوں نہیں" گ ئی یں؟؟۔۔۔تم نے خود اس جنونی زین کو دعوت دی ہے۔۔اب برداشت کرؤ ڈئی یر۔۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔اس کی نیم شہد رنگ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔غصیلے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔۔۔

اپنا عادی بنا کر یوں رستے میں چھوڑ جاؤ گی اور سوچتی ہو کے میں خاموش" رہوں گا۔۔۔تو یہ بھول ہے تمھاری۔۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔شکوتا گول رہا تھا۔۔۔۔

مقابل کی آنکھیں اس لمحے جنون برسا رہی تھیں۔۔۔وہ کیسے نہ دیکھتی۔۔۔۔

اِس قدر جنون۔۔۔۔اِس قدر دیوانا پن۔۔۔یہ دو دن کی محبت میں تو نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔یقیناً یہ محبت بڑی پرانی تھی۔۔۔۔جو آنکھوں میں جھلک آئی ی تھی آج۔۔۔۔

زین۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔میں نہیں جانا چاہتی تمھارے ساتھ۔۔۔"اس" کی باہوں کے حصار میں خود کو ہوا میں بلند محسوس کر۔۔۔وہ مقابل کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے پُر زور احتجاج کر رہی تھی۔۔۔مگر وہ ستمگر اس احتجاج کو کہاں خاطر میں لانے والا تھا۔۔۔۔

اسے زبردستی اپنی بائی یک پر بیٹھایا۔۔۔

ہیلمنٹ پہنو۔۔۔"نرمی سے حکم صادر کیا۔۔۔"

مجھے جانا ہی نہیں ہے تمھارے ساتھ۔۔۔ سمجھ کیوں نہیں آرہا" تمھیں؟؟" وہ شدید جز بز ہو کر کہتی ہوئی ی بائی یک سے اترنے لگی۔۔۔

شرافت سے بیٹھ جاؤ۔۔۔ورنہ میں مجبور ہو جاؤں گا دوسرے طریقے" ازمانے پر۔۔۔"اسے اترتا دیکھ۔۔ تیزی سے اس کے دونوں سائی یڈ پر اپنے ہاتھ حائی ل کر۔۔۔ سیٹ پر جمائے۔۔۔ مقابل کے حسین چہرے پر جھک کر۔۔۔دانستہ طور پر اس کے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ لا کر۔۔۔۔ بھرائی ی بھرائی ی آواز میں وار ننگ دینے لگا۔۔۔

اس کی کرسٹل سی چمکتی آنکھوں سے رومانیت جھلک رہی تھی۔۔۔وہ اتنا قریب آگیا تھا ظالم۔۔۔کے سانسوں کو بحال رکھنے میں دقت پیش آنے لگی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں کوئی ی مقناطیسی طاقت ہو جیسے۔۔۔وہ اپنا آپ کھینچتے ہوئے محسوس کرنے لگی۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے دنیا جہاں سے بیگانی ہو کر۔۔۔وہ اپنے ستمگر کی سانسوں کی مہک میں اپنا آپ محو ہوتا پا رہی تھی۔۔۔۔

پورے جسم میں آگ سی لگی ہو۔۔۔

کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا۔۔۔

گال بری طرح جل رہے تھے۔۔۔۔

اس ستمگر کی قربت تو سردی میں بھی پسینہ لا رہی تھی۔۔۔۔گلا خشک ہوتا محسوس ہوا اس لڑکی کو اپنا۔۔۔۔۔

دور ہٹو۔۔۔"اچانک ہی جیسے حواس بحال ہوئے۔۔ تیزی سے اپنا چہرہ" پیچھے کی جانب گراتے ہوئے۔۔۔ نظریں چراتے۔۔ہلکے سے کہا۔۔۔۔

کیا وہ ستمگر نہیں دیکھ رہا تھا اس کے گالوں کو سرخ پڑتے۔۔۔

لگتا ہے کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔۔"اس لڑکی کی غیر ہوتی حالت" دیکھ۔۔وہ مضحکہ خیز انداز میں اپنی گردن کی پشت نرمی سے مسلتے ہوئے ۔۔شوخی سے مسکرا کر بولا۔۔۔۔

ہیلمنٹ پہنو۔۔"اس بار کہ کر وقت ضائع نہ کیا۔۔۔بلکے اپنے ہاتھوں" سے اس کے سر پر پہنانے لگا۔۔۔۔

میں تمھارے گھر نہیں جانا چاہتی۔۔۔"وہ اپنے سر پر ہیلمنٹ پہن رہا" تھا۔۔۔جب مقابل غصے سے کہنے لگی۔۔۔

ہمارے۔۔۔۔"اس نے،ہیلمنٹ پہن کر۔۔۔۔مقابل کے،ہیلمنٹ سے" اپنا ہیلمنٹ ہلکے سے ٹکراتے۔۔۔اس کے بولے جملے کی تصحیح کی۔۔۔

کیا؟؟"وہ نادان لڑکی سمجھ نہ سکی۔۔۔اس کی بات کا مطلب۔۔۔"

کچھ نہیں۔۔۔"وہ سر نفی میں ہلاتے۔۔۔بائی یک پر بیٹھا۔۔۔۔"

یہ پہلی بار تھا جب اس کی بائی یک پر اک لڑکی بیٹھی تھی اسکے ساتھ۔۔۔

وہ بائی یک اسٹارٹ کرنے سے پہلے مسکرانے لگا۔۔۔

"ٹائی ٹ سے پکڑ لو مجھے۔۔۔"اس نے نرمی سے کہا۔۔۔جسے مقابل دلربا مکمل اگنور کر گ ئی۔۔۔مگر کتنی دیر کر سکتی تھی وہ یہی دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ واقف تھا۔۔۔بس بائی یک اسٹارٹ کرنے کی دیر ہے۔۔۔وہ حسین دلربا چیختے ہوئے از خود ہی دوری مٹائے گی۔۔۔

"آہ۔۔۔"زین نے بائی یک اسٹارٹ کی۔۔۔پھر تو جیسے بائی یک روڈ پر نہیں ہواؤں میں اڑ رہی ہو۔۔۔اریبہ نے تیزی سے اس کے مضبوط وجود کو پیچھے سے اپنے ہاتھوں کے حصار میں جکڑا تھا۔۔۔

وہ بالکل اس سے چپک گ ئی تھی۔۔۔۔۔۔ساتھ ساتھ زور زور سے چیخنے لگی۔۔۔۔

زین اسپیڈ کم کرؤ۔۔۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ ''وہ اسپیڈ کا شوقین'' تھا۔۔۔اپنے لحاظ سے وہ اِس وقت بہت سلو بائی یک چلا رہا تھا۔۔۔۔

اب اس سے زیادہ کیا کم کرؤں؟؟۔۔۔ٹائی ٹ سے پکڑ لو مجھے۔۔اور'' بھروسہ رکھو۔۔۔'' وہ مسکراتے ہوئے خود پر بھروسہ کرنے کا کہنے لگا۔۔۔۔

اریبہ الریڈی اسے بہت مضبوطی سے جکڑ کر بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔

اگر اریبہ اس لمحے۔۔۔اس نوجوان کے چہرے پر رقصا حسین مسکراہٹ دیکھتی تو جان لیتی وہ بہت خوش ہے آج۔۔۔

تجھ پہ جان ہم نے لوٹائی ی ہے۔۔۔

تب جا کے تو سنگ آئی ی ہے۔۔۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کے چہرے پر ایک لمحے کے لیے بھی مسکراہٹ غائی ب نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

جیسے ہی بائی یک وقار مینشن کے مین دروازے سے داخل ہوئی ی۔۔۔کام کرتے سارے ملازمین اپنا کام چھوڑ۔۔۔حیرت سے زین کی بائی یک دیکھنے لگے۔۔۔کیونکے انھوں نے پہلی بار زین کے ساتھ کسی لڑکی کو بیٹھا دیکھا تھا۔۔۔

اس نے بائی یک روکی۔۔۔تواریبہ کا سر بری طرح چکرا رہا تھا۔۔۔

اس نے توبہ کرلی تھی آئی یندہ کبھی زین کے ساتھ بائی یک پر نہیں بیٹھنا۔۔۔۔

زین کے لیے یہ سفر جتنا خوشگوار تھا اریبہ کے لیے اتنا ہی خوفناک۔۔۔۔

اس نے بائی یک سے اترتے ہی۔۔۔الٹی کی۔۔۔

آرام سے۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔"وہ اس حسین دلربا کی کمر نرمی سے" سہلاتے ہوئے بولنے لگا۔۔۔۔

اس لمحے جیسے کوئی ی یاد ذہن سے ٹکرائی ی ہو۔۔۔۔

ایسالگا۔۔۔جیسے یہ سب پہلے بھی ہوا ہے۔۔۔۔مگر کب؟؟۔۔۔یہ یاد نہیں؟۔۔۔

پانی پیو۔۔۔"اس نے ملازمہ سے پانی منگا کر۔۔۔اسے دیا۔۔۔ساتھ" ساتھ اپنی جیب سے رومال نکال کر۔۔۔اس کے ہونٹ کے کنارے پر لگے ذرات خود صاف کرنے لگا۔۔۔

زین بہت مختلف تھا اور امیر زادوں سے۔۔۔یہ بات وہ شدت سے محسوس کر رہی تھی۔۔

مقابل نے کراہت کا اظہار نہیں کیا۔۔۔اسے الٹی کرتا دیکھ۔۔۔بلکے برابر میں کھڑا کمر سہلاتا رہا۔۔۔پھر خود ہی اپنے ہاتھوں سے اس کا منہ صاف کرنے لگا۔۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے وہ بے یقینی سی کیفیت میں گرفتار ہو کر۔۔اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

پہلی بار تھا ناں اِس لیے ایسا ہوا۔۔۔آہستہ آہستہ عادت ہو جائے گی۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

پانی تو پیو۔۔۔"اریبہ نے ابھی تک پانی منہ سے نہیں لگایا تھا یہ دیکھ۔۔۔وہ" نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

اس گھر کا پانی بھی حرام ہے مجھ پر۔۔۔" وہ جز بز ہو کر تیزی سے پانی کی" بوتل اسے واپس پکڑانے لگی۔۔۔جو الٹی کرتے وقت بے دھیانی میں اس نے ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔میں باہر کا منگا دیا کرؤں گا۔۔۔" وہ لاپرواہی سے" بولا۔۔۔۔

مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔بڑی بڑی آنکھیں" کر۔۔۔مقابل کو کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے۔۔۔غصے سے کہنے لگی۔۔۔

ابھی وہ جواب دیتا اس سے قبل ہی ایک ملازمہ تیزی سے آکر "بولی۔۔۔"ماسٹر۔۔۔میم آپ کو بلا رہی ہیں۔۔۔

ویٹ کا کہو۔۔۔"اس نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔"

مگر انھوں نے ابھی بلایا ہے۔۔"وہ زور دینے لگی۔۔۔۔"

کہاناں۔۔۔ویٹ کا کہو۔۔۔۔"اس بار وہ سخت لہجے میں گویا ہوا۔۔۔تو وہ" ملازمہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلا کر چلی گ ئی۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔تم نے جس اسپیڈ میں بائی یک چلائی ی۔۔اس اسپیڈ میں تو" کوئی ی ریسر ہی چلا سکتا ہے۔۔۔جب کے تم نے کہا تھا۔۔۔کے تمھیں ریس پسند نہیں۔۔۔تم نے جھوٹ کہا تھاناں مجھ سے؟؟۔۔"اچانک ہی اس کا ذہن کام کیا تھا۔۔۔وہ مقابل کو دیکھ۔۔۔۔تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔

پہلے اندر چلتے ہیں۔۔باقی باتیں بعد میں کرلیں گے فرصت سے بیٹھ" کر۔۔۔۔اوکے۔۔۔چلو۔۔"اریبہ سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔کیوں خود اسے روک کر۔۔۔اُسی سے بھاگ رہا ہے؟؟۔۔۔

میں نے کہاناں۔۔۔۔ سمجھ کیوں نہیں آتی تمھیں۔۔۔میں اندر نہیں" جاؤں گی۔۔"وہ ابھی شہادت کی انگلی دیکھا کر۔۔۔بپھر کر اعلانیہ بول ہی رہی تھی۔۔۔کے مقابل نے تیزی سے اس کی انگلی پکڑ ئی ی۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے۔۔۔ تھوڑا جھک کر۔۔۔اس کے نازک وجود کو اپنے کندھے پر پھر بوری کی طرح لاد لیا۔۔۔۔۔

زین ہر چیز کی حد ہوتی ہے۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے میرے" ساتھ۔۔۔۔" وہ پُر زور احتجاج کر رہی تھی۔۔۔جبکے مقابل اسے یوں ہی احتجاج کرتے ہوئے لے کر۔۔۔ مینشن میں داخل ہوا۔۔۔۔

اس کے کانوں میں جوں تک نہیں رینگ رہی تھی۔۔۔جبکے باقی گھر والے اریبہ کی چیخیں سن کر۔۔۔اپنے اپنے کمروں سے نکل آئے تھے۔۔۔

زین؟؟؟" وقار صاحب اسٹڈی سے باہر آکر۔۔اسے دیکھ۔۔۔ حیرت سے" الجھ کر بولے۔۔۔

انھیں یقین جو نہیں آرہا تھا اپنی آنکھوں پر۔۔۔

زین یہ کیا کر رہے ہو؟؟؟"عمر بھی الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔"

بعد میں آکر بات کرتا ہوں۔۔۔"وہ اطمینان سے کہتا ہوا سیڑھیوں کی" جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

اریبہ نے نوٹ نہیں کیا۔۔۔وہ سب کو بتا چکا تھا اپنے عمل سے۔۔۔کے وہ لڑکی خود نہیں آئی ی۔۔۔میں اسے زبردستی اِس گھر میں لایا ہوں۔۔۔۔

یعنی اسے کوئی ی کچھ نہ کہے۔۔۔جو کر رہا ہوں میں کر رہا ہوں۔۔۔۔جسے کوئی ی پر بلم ہو۔۔۔وہ مجھ سے بات کرئے۔۔۔

"۔کمینے۔۔۔کتے کے بچے۔۔۔۔میں تمھارا سر پھاڑ دوں گی۔۔اکڑو کی اولاد۔۔آلو کے پھٹے۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔میں نے کہا چھوڑو مجھے۔۔۔میں بتا رہی ہوں۔۔۔۔میرے ساتھ یوں زبردستی کر کے تم ٹھیک نہیں کر

رہے۔۔"وہ مسلسل اسے گالیوں ود ھمکیوں سے نواز رہی تھی۔۔۔جو اسے سخت ناگوار گزر رہا تھا۔۔۔لیکن پھر بھی آزاد کرنے کے لیے تیار نہ ہوا۔۔۔

اسی کے کمرے میں لے جا کر۔۔۔بیڈ پر زور سے پٹکنے لگا۔۔۔۔کے اچانک خیال آیا۔۔کہیں غصے میں زیادہ نہ لگ جائے اس حسین دلربا کے۔۔۔

مانا غصہ تھا۔۔۔مگر خیال و فکر بدرجہ اولی ذہن پر غالب تھے۔۔۔۔۔

اُک لمحے کے لیے جیسے خود پر غصہ آیا ہو۔۔۔اس کے نزدیک جتنا وہ گالیاں و دھمکیاں دے رہی تھی وہ قابل تھی کے اسے زور سے بیڈ پر پٹکا جائے۔۔۔مگر اِس دل کا کیا کرے۔۔جو اسے ذرہ برابر بھی تکلیف پہنچانے کے لیے راضی نہیں۔۔۔۔

تکلیف پہنچائے۔۔۔اریبہ کو۔۔۔وہ بھی خود؟؟۔۔۔ناممکن۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

نہایت آہستگی سے اسے بیڈ پر لیٹایا۔۔۔۔

باسٹرڈ۔۔۔۔" وہ بالکل اس کے چہرے پر جھکا ہوا تھا۔۔۔"

دونوں کی آنکھیں ملیں۔۔۔اس بار اریبہ کا دل نہیں دھڑک رہا تھا اس کی نزدیکی سے۔۔۔بلکے غصے سے دماغ کی رگ پھٹتی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

دانت پیستے ہوئے۔۔۔مقابل کے منہ پر گالی دی۔۔۔

یوں گالیاں نہ دو۔۔۔تم جیسے حسین دشمنوں کے لیے ہم سزائی یں بھی" نیر الی رکھتے ہیں۔۔۔گالی کے جواب میں۔۔۔لب چوم لیا کرتے ہیں۔۔۔"اس کے نازک جسم پر مکمل قابض تھا وہ۔۔۔اریبہ نے ہاتھ سے دور دھکیلنا چاہا تو حسین ستمگر نے اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں الجھا کر۔۔۔اپنی طاقت کا نصف استعمال کرتے۔۔۔بیڈ سے لگا دیں۔۔۔

پھر اس کے لبوں کے قریب اپنے ہونٹ لا کر۔۔۔۔شریر لہجے ور ومانیت سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔بھرائی ی آواز میں کہا۔۔۔۔

اب دو گالی۔۔"۔اس نازک جان پر مکمل قابض ہوئے۔۔۔ہلکے سے" ہونٹوں کو جمبش دیتے ہوئے چیلنج دیا۔۔۔۔

مقابل نے اپنا تھوک بھی بمشکل گلے میں نگلا تھا۔۔۔گالی کہاں سے دیتی۔۔۔۔

اس حسین نوجوان کی قربت جان پر شدید بھاری تھی۔۔۔لگا جیسے اب جان نکلی۔۔۔کے تب نکلی۔۔۔

گال و کان مکمل سرخ پڑ گ ئی ے تھے۔۔۔اور آنکھیں خوف کی شدت سے پھیلیں ہوئی یں۔۔۔وہ اک لمحے کے لیے بھی نظریں نہیں ہٹار ہی تھی۔۔۔کے کہیں کوئی ی واردات پیش نہ آجائے۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔بولتی کیوں بند ہے اب؟؟۔۔۔"وہ ایک ابرو" اچکا کر۔۔۔چہرے پر مسکان و آنکھوں میں فتح کا غرور لیے۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

وہ خاصہ محظوظ ہو رہا تھا اس لڑکی کو سرخ پڑتا دیکھ۔۔۔۔

"پلیز مجھے جانے دو۔۔۔میں تھک گ ئی ہوں۔۔۔میں تم سے یا کسی سے بھی نہیں لڑنا چاہتی۔۔۔میں صرف اپنے گھر واپنے ملک جانا چاہتی ہوں۔۔۔میں ہار گ ئی۔۔۔پلیز مجھے جانے دو۔۔۔۔" کبھی کبھار جو کام طاقتِ بازو سے نہیں ہوتا۔۔۔وہ آنسوؤں سے ہو جاتا ہے۔۔۔

وہ واقف تھی جتنی طاقت لگائے گی مقابل اتنا ہی جبر دیکھا کر اس پر قابض آئے گا۔۔۔۔اِس لیے ہار مان گ ئی۔۔۔۔

اس کی جگہ کوئی ی بھی ہوتا تو مان لیتا۔۔۔

پیسے نہیں تھے اس کے پاس۔۔۔۔بشری بیگم کے گھر رہنا۔۔۔ تھوک کر چاٹنے والی مثال لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہ کسی صورت بشری بیگم کے گھر میں رہنے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔۔

اسے اپنے گھر جانا تھا اپنے ملک۔۔۔۔وہ نہیں رہنا چاہتی تھی اس پردیس میں۔۔۔۔

ہار ماننے والے انداز میں روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی زین اتنا ظالم نہیں ہو سکتا کے اسے روتا ہوا دیکھ کر بھی۔۔۔ زبردستی یہاں روکے۔۔۔۔

اس حسین دلربا کی آنکھوں سے جھلکتے آنسو۔۔۔مقابل کے ذہن کو مفلوج کر گ ئی ے تھے۔۔۔

وہ ڈر جاتا تھا۔۔۔جب اسے روتا دیکھتا۔۔۔۔

اس کا ذہن کام نہیں کرتا تھا۔۔۔ سمجھ نہیں پاتا تھا کیسے اسے کمفرٹ دے۔۔۔کیسے اسے چپ کرائے۔۔۔

اس کی بھیگی پلکیں۔۔۔ٹوٹا و بکھرا ہار ماننے والا لہجہ مقابل کے دل کو لگا تھا۔۔۔۔

وہ فوراً ہی اس پر سے ہٹا۔۔۔۔

رومت۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔نہیں بھی ہے۔۔تو میں کر دوں" گا۔۔۔تم یوں رومت۔۔۔"اس کے ہٹتے ہی اریبہ بھی سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔

مقابل فوراً ہی اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کے پوروں سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔وہ بہت محبت سے اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

مجھے جانے دو۔۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ لڑکی تو بچوں کی طرح ایک ہی رٹ لگا کر" بیٹھ گ ئی تھی۔۔کے وہ اسے جانے دے۔۔۔۔

وہ اسے روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔مگر جانے دے۔۔۔یہ بھی کہاں ممکن؟؟؟۔۔۔۔۔

تم آرام کرؤ۔۔۔بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔" وہ اسے روتا چھوڑ کر" تیزی سے اٹھ کر باہر چل دیا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی تیزی سے باہر جانے کے لیے پیچھے آئی ی تھی۔۔۔مگر مقابل نے بجلی کی پھرتی سے دروازہ باہر سے بند کر کے لاک کر دیا۔۔۔۔

"زین کھولو۔۔۔۔مجھے گھر جانا ہے۔۔۔زین پلیز۔۔۔۔۔کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا؟؟۔۔۔پلیز جانے دو مجھے۔۔۔۔زین۔۔۔زین میں نے کہا کھولو۔۔۔" وہ لاک پکڑ کر کھولنے لگی۔۔۔۔لیکن دروازہ کھل نہیں رہا تھا۔۔۔۔

اسے ایک دوثانیوں کے لیے یقین نہ آیا کے زین اِس قدر ستمگری پر اتر آیا ہے۔۔کے اس کی التجاؤں کو بھی اپنے پاؤں تلے روند کر چلا گیا۔۔۔۔اسے یوں روتا چھوڑ گیا۔۔۔۔

وہ دروازے پر ہاتھ مار مار کر۔۔۔ چیخنے لگی۔۔۔۔

"میری اجازت کے بغیر یہ دروازہ کھلنا نہیں چاہیے۔۔۔"اس نے پاس کھڑے سارے ملازمین پر ایک ساتھ نظر ڈال کر۔۔۔رعب دار انداز میں حکم صادر کیا۔۔۔

اس لمحے وہ زین نہیں تھا۔۔۔کم از کم وہاں موجود کسی شخص کو نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔کہاں سیدھا سادا اپنے کام سے کام رکھنے والا۔۔۔خاموش مزاج زین۔۔۔اور کہاں یہ جنونی نوجوان۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ نیچے آیا۔۔۔تو سب گھر والے اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"زین یہ سب کیا ہے؟؟۔۔۔اس لڑکی کو اس طرح گھر لانے کا کیا مطلب؟۔۔۔" وقار صاحب بولتے اِس سے قبل ہی بشریٰ بیگم آگے آکر۔۔۔اس کے روبرو کھڑے ہو۔۔۔۔بپھر کر پوچھنے لگیں۔۔۔

"میں اپنی بیوی کو اپنے گھر نہ لاؤں تو کہاں لے کر جاؤں؟؟۔۔۔۔" اس کا انکشاف جہاں سب کے کان کھڑے کر گیا تھا۔۔۔وہیں بشریٰ بیگم کا تو دل ہی ہلا گیا تھا۔۔۔۔

زین نے یقیناان کے سر پر ایٹم بم پھوڑا تھا۔۔۔

کچھ ثانیوں کے لیے ان کا دماغ گھوم کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

اتنا بڑا دھماکہ کرنے کے باوجود وہ نہایت نارمل انداز میں۔۔۔ان کے سامنے کھڑا۔۔۔دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتے۔۔ابرو اچکا کر۔۔۔نرمی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"کیا کہا؟؟۔۔۔بیوی؟؟۔۔۔"بشری بیگم بے یقینی سے دوہراتے ہوئے۔۔۔۔

اپنے کانوں پر یقین کرنا جو محال تھا۔۔۔۔

وہ دو کوڑی کی لڑکی۔۔۔جس کے وجود سے بھی انھیں گھن آتی تھی۔۔جسے انھوں نے اپنے آفس میں کام کرنے تک کے قابل نہ سمجھا۔۔۔۔وہ اب ان کے اکلوتے بیٹے کی بیوی تھی۔۔۔۔

جی۔۔۔میری بیوی۔۔۔۔۔یہ رہا ہمارا میرج سرٹیفیکٹ۔۔۔"اس نے" جیب سے سرٹیفیکٹ نکال کر۔۔۔اپنی ماں کے آگے کر دیا۔۔۔

بشری بیگم کے ہاتھ لرزنے لگے تھے سرٹیفیکٹ لیتے وقت۔۔۔

پڑھنے کے بعد تو جیسے وہ صدمے سے بے ہوش ہونے کو تھیں۔۔۔

زین یہ کیا طریقہ ہے؟؟۔۔۔اس طرح بن بتائے شادی؟؟۔۔۔یوں" اچانک۔۔۔وہ بھی اپنے ہی کزن کی منگیتر سے۔۔۔" وقار صاحب آزادانہ ماحول کی سوچ رکھنے والے شخص تھے۔۔۔

انھیں اریبہ سے کوئی ی خاص مس ئی لہ نہیں تھا۔۔۔وہ اپنے بیٹے کے لائی ف پار ٹنر منتخب کرنے میں کبھی اپنی مداخلت نہ کرتے۔۔۔اعتراض تو فقط انھیں اتنا تھا کے زین نے یوں بن بتائے شادی کیسے کرلی؟؟۔۔۔وہ بھی فہد کی منگیتر سے۔۔۔

فہد کی منگیتر نہیں ہے وہ۔۔۔ منگنی ٹوٹے بھی سالوں گزر چکے ہیں۔۔۔" فوراہی جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

زین۔۔۔وہ قابل نہیں ہے تمھارے۔۔۔پھر شادی بہت بڑا فیصلہ ہوتا" ہے۔۔۔یوں اچانک اس انجان لڑکی سے شادی کر لینا۔۔۔سوری اگر برا لگے۔۔۔مگر بہت بے وقوفانہ فیصلہ ہے تمھارا۔۔۔"انا سے مزید خاموش نہ رہا گیا۔۔۔اریبہ اسے بھی ایک آنکھ نہیں بہاتی تھی۔۔۔

وہ بھی مخالفت کرنے والوں میں پیش پیش تھی۔۔۔۔

سوری۔۔۔مگر آپ سے یا گھر میں کسی سے بھی اپنے فیصلے پر رائے نہیں" مانگی میں نے۔۔۔تو اپنی رائے اپنے پاس رکھیں۔۔۔"وہ زین تھا۔۔۔شاید بھول گ ئی تھی انا۔۔۔۔

مقابل نے دو لمحے نہ لگائے تھے اسے ذلیل کرنے میں۔۔۔

میں نہیں مانتی اِس شادی کو۔۔۔"بشری بیگم اعلانیہ بولیں۔۔۔"

آپ کے نہ ماننے سے۔۔۔میری شادی پر کوئی ی اثر نہیں پڑے گا۔۔ہاں" البتہ ہمارے رشتے پر ضرور پڑے گا۔۔۔۔"آخری جملہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

وہ چالاک لڑکی۔۔ایک ساتھ دو لڑکوں کو پھنسا رہی ہے۔۔۔کیا تمھیں" نظر نہیں آرہا؟؟؟۔۔۔۔۔"ان کے منہ بگاڑ کر کہتے ہی۔۔۔وہ سختی سے بولا۔۔۔

"مام۔۔۔۔پلیز۔۔۔"

اس کے لہجے میں دبا دبا غصہ بشری بیگم کیسے محسوس نہ کرتیں۔۔۔

تواب تم اس لڑکی کے لیے مجھ سے لڑو گے ؟؟۔۔۔اپنی ماں سے ؟؟" وہ" ایموشنلی بلیک میل کرنے پر اتریں۔۔۔۔

آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو نمایا تھے۔۔۔۔

کون لڑ رہا ہے یہاں ؟؟۔۔۔میں تو صرف اپنا میرج سرٹیفیکٹ دیکھا رہا" ہوں آپ کو۔۔۔تا کے آپ جان لیں۔۔۔جتنا یہ گھر آپ کا ہے۔۔۔اتنا میری بیوی کا بھی ہے۔۔۔" وہ لڑکا اکیلا کافی تھا سب کے منہ بند کرانے کے لیے۔۔۔۔

تمھارے نزدیک ہماری کوئی ی اہمیت نہیں ؟؟۔۔۔ہم والدین ہیں" تمھارے" وہ اکلوتا بیٹا تھا ان کا۔۔۔وہ اس کے لیے دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی لانے کا خواب رکھتی تھیں۔۔۔۔

وہ اریبہ کو قبول کر لیں یہ ممکن نہ تھا ان کے نزدیک۔۔۔۔

خاصہ شکوئے بھرے لہجے میں جتاتے ہوئے۔۔روہانسہ ہو کر بولیں۔۔۔

مام۔۔۔میں بچہ نہیں ہوں اب۔۔۔جس کی لائف آپ اپنے کنٹرول" میں رکھنا چاہتی ہیں۔۔۔اریبہ میری پسند ہے۔۔اور میں چاہتا ہوں کے گھر میں اسے وہ عزت ملے جس کی وہ حقدار ہے۔۔۔۔ورنہ اگلی بار وہ اکیلے نہیں جائے گی میں ساتھ چلا جاؤں گا۔۔۔۔"اس کے جملے بشری بیگم کو سر سے پاؤں تک ہلا کر رکھ گ ئی ے تھے۔۔۔۔

اس کل کی آئی ی لڑکی کی خاطر وہ انھیں چھوڑ کر چلے جانے کی دھمکی دے رہا تھا۔۔۔

آرام سے بھئی۔۔۔کوئی ی کہیں نہیں جائے گا۔۔۔اور نہ ہی کوئی ی اس" لڑکی کو کچھ کہے گا۔۔۔۔وہ تمھاری پسند ہے۔۔۔اور میں اپنے بیٹے کی پسند کی عزت کرتا ہوں۔۔۔"اپنے اکلوتے بیٹے کے منہ سے جانے کی بات سن۔۔۔وقار صاحب فوراہی معاملہ ٹھنڈا کرنے کے لیے بیچ میں آئے تھے۔۔۔

فکر مت کرؤ۔۔۔ہم میں سے کوئی ی اس کے خلاف نہیں ہے۔۔۔ہم تو" بس تمھارے یوں اچانک شادی کر لینے پر شاکڈ میں مبتلا ہیں۔۔۔اوپر سے جس طرح تم اسے گھر میں لائے ہو۔۔۔مطلب۔۔۔عجیب۔۔"عمر نے دوستانہ انداز میں اس کی کمر پر ہلکے ہاتھ سے سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔آخری جملے پر۔۔۔۔وہ خود کنفیوز تھا کے کیا کہے۔۔۔ہونٹوں کو سوکیڑتے ہوئے عجیب کا لفظ ادا کیا۔۔۔۔

مہرین الجھی کھڑی تھی۔۔۔کے زین نے کیسے اریبہ سے اچانک شادی کرلی ۔۔۔اور سب سے بڑھ کر حیرانی کی بات اس کے لیے اریبہ کا اِس شادی کے لیے راضی ہونا تھا۔۔۔

تو بتاؤ آگے کا کیا پلان ہے؟؟۔۔۔شادی کا۔۔۔"ابھی وقار صاحب" بڑے دوستانہ انداز میں زین سے پوچھ ہی رہے تھے۔۔۔کے وہ تیزی سے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے گمبھیر لہجے میں بولا۔۔۔

"ابھی کچھ نہیں۔۔۔میں تھوڑا وقت دینا چاہتا ہوں اپنے رشتے کو۔۔۔"

بس اس کا جملہ سننا تھا کے بشری بیگم تیزی سے منہ بسور کر بولیں۔۔۔"یہ شادی سے پہلے کرنے کے کام ہوتے ہیں۔۔۔اناو عمر سے ہی کچھ سیکھ لیتے۔۔۔"

بشری۔۔۔"وقار صاحب نے بڑی مشکل سے زین کو ٹھنڈا کیا"
تھا۔۔۔مگر بشری بیگم پھر بھی باز نہیں آ رہی تھیں یہ دیکھ۔۔۔وہ گھوری
سے نوازتے ہوئے۔۔۔اشارتا خاموش رہنے کا کہنے لگے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔جیسا تم اور تمھاری وائف چاہیں۔۔۔"وقار صاحب"
اسے مطمئن کرنے لگے۔۔۔جبکے بشری بیگم انگارے چبا رہی
تھیں۔۔۔۔

شکریہ ڈیڈ۔۔۔۔مام کو سنبھال لیجیے گا۔۔۔پلیز۔۔۔"وہ مسکرا کر شکریہ ادا"
کرتے ہوئے۔۔۔اپنے والد کے گلے لگا۔۔۔ساتھ ساتھ ان کے کان میں
آہستگی سے منتی انداز میں التجا کی۔۔۔جس پر وہ بھی مسکرا دیے۔۔۔

پسند اچھی ہے تمھاری۔۔۔"اس کے والد نے تعریف کی۔۔تو مزید گرم" جوشی سے ان کے وجود کو اپنی باہوں کے حصار میں جکڑا۔۔۔

وہ محسوس کر سکتے تھے۔۔۔کس قدر پسند ہے وہ لڑکی اسے۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ویسے مبارک ہو۔۔۔"وہ اپنے باپ کے گلے سے ہٹا۔۔۔تو عمر" مبارکباد دیتا اس کے گلے لگا۔۔۔

خوشی خوشی مبارکباد قبول کی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ دروازہ بجاتے بجاتے وہیں بے ست سی ہو کر بیٹھ گ ئی۔۔۔

پھر اچانک شدید غصے کی لہر پورے جسم میں سرایت کرنے لگی۔۔۔اٹھ کر دروازے کو پن کر دیا۔۔۔

اگر وہ باہر نہیں جاسکتی تو باہر والا بھی اندر نہ آسکے۔۔۔۔

کچھ وقت گزرا۔۔۔تو بیٹھے بیٹھے بھی تھک گ ئی۔۔۔پھر خالی ذہن کے ساتھ۔۔۔۔وہیں دروازے کے پاس ہی لیٹ گ ئی۔۔۔

اریبہ۔۔۔اریبہ۔۔۔"وہ غنودگی کے عالم میں تھی۔۔جب کسی کے" پکارنے کی آوازیں کانوں کی سماعت سے ٹکرانے لگیں۔۔۔

امی؟؟۔۔کیا آپ آئی یں ہیں؟"وہ آواز نہیں پہچان پا رہی تھی۔۔۔"

بخار کی شدت سے آنکھیں کھل ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔اس لیے غنودگی کے عالم میں بڑبڑانے لگی۔۔۔

وہ کھڑکی توڑ کر کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

اس حسین نوجوان کی جیسے جان ہلکان ہوئی ی۔۔۔اسے بخار میں فرش پر لیٹا دیکھ۔۔۔

خود میں سمٹ کر۔۔۔۔۔وہ بری طرح کانپ رہی تھی

اریبہ۔۔۔۔"اس نے ہلکے سے چہرے پر تھپکا۔۔۔۔مگر مقابل نے" آنکھیں نہ کھولیں۔۔۔

اگلے ہی لمحے تیزی سے باہوں کے حصار میں اٹھا کر۔۔اسے بیڈ کی جانب لایا۔۔۔۔

پھر ڈاکٹر کو کال کرنے کے بعد۔۔۔۔اس کے بے ست سے مجسمے کو افسردگی سے نہارنے لگا۔۔۔۔

ڈاکٹر کے چیک اپ کر کے جاتے ہی۔۔۔اسے اپنے ہاتھوں سے دوائی یاں کھلائی یں۔۔۔

ای۔۔۔ای۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔۔میں سچ کہتی ہوں۔۔۔میں" بہت محبت کرتی ہوں تم سے۔۔۔۔ای۔۔۔پلیز۔۔۔پلیز۔۔پلیز مت جاؤ۔۔۔۔میں تمھاری خاطر اتنی دور چلی آئی ی ہوں۔۔پلیز مجھے چھوڑ کر

مت جاؤ۔۔۔ای۔۔۔ای۔۔۔ای۔۔۔"وہ غنودگی کے عالم میں اپنے سامنے ایک لڑکے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جس کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ چھوٹ رہا تھا۔۔۔وہ چیخ چیخ کر اسے اپنی محبت کا یقین دلانے لگی۔۔۔منتیں کرنے لگی کے اسے چھوڑ کر نہ جائے۔۔۔

ای۔۔۔ای۔۔۔ای۔۔۔مجھے ایک موقع تو دو۔۔۔۔مجھے چھوڑ کر مت" جاؤ۔۔۔ای۔۔۔"زین اس کے برابر میں بیٹھا۔۔۔اس کی پیشانی پر ابھی کول پیچ لگا ہی رہا تھا۔۔کے وہ بدحواسی کے عالم میں اچانک ای کا نام چیختے ہوئے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

زین ابھی کچھ کرتا۔۔۔اس سے قبل ہی۔۔۔وہ بدحواسی و جنونی حالت میں بیڈ سے آناً فاناً اتر کر۔۔۔باہر کی جانب ای کا نام پکارتی۔۔۔و منتیں کرتی ہوئی ی بھاگنے لگی۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔پُر سکون رہو۔۔۔"زین تیزی سے اس کے پیچھے" بھاگا تھا۔۔۔وہ ابھی کمرے سے نکلتی۔۔۔کے اس سے قبل ہی زین نے اسے پیچھے سے آکر۔۔۔اپنے حصار میں جکڑ کر روکنا چاہا۔۔۔۔

ای۔۔۔۔ای۔۔۔۔ای۔۔مت جاؤ۔۔۔"وہ صرف کہتی نہیں ہے۔۔وہ" لڑکی واقعی جنون کی حد تک اپنے ای کے لیے پاگل تھی۔۔۔۔اور یہ بات آج زین نے باخوبی جان لی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی پوری طاقت سے خود کو زین کے حصار سے آزاد کرانے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔باہر کی جانب دیکھ۔۔۔چیخ رہی تھی۔۔۔۔

وہ ابھی تک اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔اس کے نزدیک اس کا ای اسے چھوڑ کر جا رہا تھا۔۔۔۔جسے روکنے کے لیے وہ پاگل ہوئے جا رہی تھی۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے۔۔۔وہ خواب تھا۔۔۔صرف تمھارا خواب۔۔۔۔میں" ۔۔۔میں ہوں حقیقت تمھاری۔۔۔۔مجھے قبول کرؤ۔۔۔۔"اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔سرگوشی کرنے والے انداز میں کہنے لگا۔۔۔اس کی گرم سانسیں اریبہ کے کان کی لو کو جھلساتی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

اسکے ادا کیے جملے۔۔۔جیسے ذہن پر جا کر لگے۔۔۔وہ حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔۔جیسے ہی حواس بحال ہوئے۔۔۔۔خود کو اپنے ستمگر کے حصار میں جکڑا پایا۔۔۔۔

اس کی مہک مقابل کو دیوانا بنا رہی تھی۔۔۔اس کے کندھے پر اپنے ہونٹ مس کیے کچھ لمحوں کے لیے۔۔ساکت سہ کھڑا رہا۔۔۔۔

پھر آہستگی سے اپنی باہوں کے حصار سے اسے آزاد کیا۔۔۔

وہ فورا مڑ کر۔۔۔۔اسے دیکھنے لگی۔۔۔

اس کی نیم شہد رنگ آنکھوں میں بہت کرب تھا۔۔۔۔ویرانی و وحشت کا راج۔۔۔۔ای کا اسے چھوڑ جانا کسی ڈراؤنے خواب سے کم نہ تھا۔۔۔۔

وہ بے چین سی نظر آرہی تھی۔۔۔

وہ خواب تھا۔۔میں حقیقت ہوں۔۔۔اور میں تمھیں کبھی چھوڑ کر نہیں"
جاؤں گا۔۔۔۔مجھ پر بھروسہ رکھو۔۔۔۔"اس کی سرخی جھلکاتی
آنکھیں۔۔۔لرزتے سے ہونٹ۔۔۔۔پھولی پھولی
سانسیں۔۔۔۔بکھرئی ی آبشار۔۔جو کچھ چہرے پر۔۔۔اور باقی پوری کمر کو
ڈھانکے ہوئے تھی۔۔۔۔پنک رنگ کی ہوڈی میں وہ بہت خوبصورت لگ
رہی تھی۔۔۔۔

اس کے چہرے پر آتے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے۔۔۔۔دونوں ہاتھوں
کی چار چار انگلیاں مقابل حسینہ کی گردن کی پشت پر جمائے۔۔۔انگوٹھوں
کے پوروں کو نرمی سے اس کے گلابی و گرم رخسار پر مسلتے۔۔۔بڑی محبت
سے کہا۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کی آنکھیں اس لمحے رومانی تھیں۔۔۔۔

اس کے لفظوں کی صدقات مقابل محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنے پیار بھرے لفظوں سے۔۔اس لڑکی کے بے چین دل کو اپنے حصار میں جکڑ لیا تھا۔۔۔وہ خود کو اب تنہا نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

اپنے جملے ادا کرتے ہی۔۔۔بڑی محبت والفت وشدت سے مقابل کی پیشانی کا بوسہ لیا۔۔۔۔

اس حسین دلربا کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

تم میرے ای ہوناں؟؟"نہایت محبت و ظنِ غالب کے ساتھ استفسار" کیا۔۔۔۔

کیونکے دل کو قرار ایسے ہی نہیں آجاتا۔۔۔زین اس کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد نہ تھا۔۔۔مگر اس کی قربت سے دل کو چین نصیب ہوتا تھا۔۔۔قرار آتا تھا۔۔۔ایک سرور سہ چھا جاتا۔۔ذہن دلائی ل و ثبوت ڈھونڈ رہا تھا۔۔جبکے دل بغیر کسی دلیل و ثبوت کے اس کی قربت میں دھڑکنے لگتا ہے۔۔۔

ابھی ظنِ غالب تھا۔۔۔ظنِ غالب شک سے زیادہ درجے پر فائی ز ہوتا ہے اور یقین سے کم۔۔۔بات ابھی یقین تک نہیں پہنچی تھی۔۔۔اس کے باوجود۔۔۔ذہن پہچانے یا نہ پہچانے دل پہچان رہا تھا۔۔۔کے یہ شخص وہ ہی ہے۔۔۔۔جس کی وہ راہ تکتی ہے۔۔۔۔جس کی وہ آرزو کرتی ہے۔۔۔جس سے دل ملا ہے اس کا۔۔۔

کیوں مجھے زبردستی اپنا ای بنانے پر تلی رہتی ہو؟؟۔۔۔کوئی ی ثبوت ہے" تمھارے پاس؟؟؟" وہ اپنے ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹاتے۔۔۔ایک قدم پیچھے ہو کر۔۔۔دونوں ہاتھ سینے پر فولٹ کر۔۔۔۔ مضحکہ خیز انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

کیونکے میرا دل دھڑکتا ہے تمھارے لیے۔۔۔۔"اس نے صاف گوئی ی" سے جواب دیا۔۔۔جیسا وہ محسوس کرتی تھی۔۔۔۔

پھر وہ دوری جو مقابل نے دونوں کے درمیان حائی ل کی تھی ایک قدم پیچھے ہو کر۔۔۔۔۔وہ مٹاتے۔۔۔اس کے قریب خود آ کر۔۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہا۔۔۔۔

اور رہی ثبوت کی بات۔۔۔تو تمھیں بتادوں۔۔۔بس ملنے کی دیر"
ہے۔۔۔پھر یوں سوال نہیں پوچھوں گی۔۔۔بلکے سب کے سامنے کالر پکڑ
کر اعلانیہ کہوں گی۔۔۔کے تم میرے ای ہو۔۔۔۔صرف اور صرف
میرے۔۔۔۔"ایک ایک لفظ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔ادا کیا۔۔۔۔

اس کی نیم شہد آنکھوں سے جھلکتی جنونیت وہ چاہ کر بھی نظر انداز نہیں
کر سکتا تھا۔۔۔

اور اگر میں تمھارا ای نہ ہوا تو؟؟۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے استفسار"
کیا۔۔۔۔۔

اگر بعد میں تمھیں پتا چلے کے دل غلط انسان کے لیے دھڑک رہا ہے"
تمھارا۔۔۔ تمھارا ای تو کوئی ی اور ہے پھر؟؟۔۔۔ پھر کیا کرؤ
"گی؟؟؟۔۔۔

اگر بعد میں تمھیں پتا چلے کے دل غلط انسان کے لیے دھڑک رہا ہے"
تمھارا۔۔۔ تمھارا ای تو کوئی ی اور ہے پھر؟؟۔۔۔ پھر کیا کرؤ
"گی؟؟؟۔۔۔

دل بھلے ہی لیفٹ پر ہو۔۔ مگر ہوتا ہمیشہ رائی ٹ ہے۔۔۔" وہ خاصہ"
جتاتے ہوئے جواب دے کر۔۔ بیڈ پر آ کر بیٹھی۔۔۔۔

یہ کھڑکی کا شیشہ کس نے توڑا؟؟۔۔"وہ فرش پر بکھرے کانچ۔۔۔اور" کمرے کی کھڑکی ٹوٹی دیکھ۔۔۔پریشان ہو کر۔۔۔استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

میرے علاوہ اور کوئی ہی ہے یہاں؟؟۔۔ویسے کیا میں پوچھ سکتا" ہوں۔۔۔یہ کیا حرکت تھی؟؟۔۔دروازہ اندر سے لاک کیوں کیا تھا تم نے؟؟"وہ قریب آکر۔۔۔غرا کر مقابل حسینہ کو دیکھ۔۔۔ڈپٹ والے لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں اریبہ۔۔۔"اسے جواب نہ دیتا دیکھ۔۔۔وہ پہلے سے" زیادہ غراہٹ کے ساتھ۔۔اپنی بات پر زور دیتے۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔سوالیہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔

مجھ پر لازم نہیں تمھاری باتوں کے جواب دینا۔۔۔اب پلیز۔۔۔میرا دماغ" کھانا بند کرؤ۔۔۔مجھے سونا ہے۔۔۔کیونکے جانے تو مجھے تم دو گے نہیں۔۔"آخری جملہ خاصہ طنزیہ لہجے میں۔۔کھا جانے والی نگاہ سے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اب بات ہار سے کہیں زیادہ کی تھی۔۔۔اسے اپنے ای کو ڈھونڈنا تھا وہ بھی ثبوت کے ساتھ۔۔۔ایسے ثبوت جنھیں وہ ستمگر جھٹلا نہ سکے۔۔۔۔

وہ نہیں جا سکتی تھی۔۔کبھی نہیں۔۔۔

جس پر دیسی سے ملنے وہ اتنی دور چلی آئی ی تھی۔۔۔جبکے جانتی ہی کیا تھی اس کے متعلق۔۔۔کوئی ی سنے تو دیوانہ کہے۔۔بھلا جسے کبھی دیکھا ہی

نہیں۔۔۔اس سے کیسی محبت؟؟۔۔۔۔مگر اُسے تھی۔۔۔وہ بھی مر مٹنے والی۔۔۔اس پر جان لوٹانے والی۔۔۔۔خود کو وار دینے والی۔۔۔۔

جب چاروں طرف صرف اندھیرا تھا وہ تب نہیں ہاری۔۔۔تو اب۔۔جب امید کی کرن سامنے چمک رہی تھی۔۔۔بلکے یوں کہاں جائے تو زیادہ بہتر ہو گا کے آب وتاب سے جگمگا رہی تھی۔۔۔تو وہ کیسے پیچھے ہٹ جاتی؟؟۔۔۔۔

نہ نہ نہ۔۔۔اب نہیں جانا اس پردیسی کا ملک چھوڑ کر۔۔۔۔

اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا۔۔۔اپنے ای سے ملے بغیر اب واپس نہیں جائے گی۔۔۔۔

اسے ثبوت چاہیے تھا۔۔۔اور وہ لڑکی ثبوت ڈھونڈنے کے لیے بالکل تیار تھی۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی۔۔۔مقابل کے حسین چہرے پر اگلے ہی لمحے بڑی سی مسکراہٹ بکھر آئی ی۔۔۔۔

شکر ہے۔۔۔ تمھاری موٹی عقل میں یہ بات تو آئی ی۔۔۔کے تم یہاں" سے جا نہیں سکتیں۔۔۔"وہ اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے۔۔ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کر۔۔۔۔چہرے پر پیاری سی مسکان سجائے گویا ہوا۔۔۔۔

لیکن شاید آپ کی موٹی عقل میں نہیں آئی ی مسٹر زین۔۔۔شوہر نہیں" ہیں آپ میرے۔۔۔۔آپ کا میرے کمرے میں اس وقت ہونا بالکل بھی

مناسب نہیں۔۔تو برائے کرم اپنی تشریف کا ٹوکرا لے کر باہر دفع ہو جائیں۔۔۔اِس سے قبل کے۔۔میں دھکے دے کر نکالوں۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر اردو زبان میں بولی۔۔۔۔

تم نے ابھی کیا کہا۔۔۔ سمجھ نہیں آیا۔۔۔ مگر امید ہے اچھا ہی کہا" ہو گا۔۔۔" وہ مسکرا کر اپنی انگریزی زبان میں کہتے ہوئے۔۔۔بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔

آہ۔۔کتنا نرم و ملائم بیڈ ہے۔۔۔" وہ مسلسل گھوری سے نواز رہی تھی" اسے۔۔۔ مگر مجال ہے اس بلا کے ڈھیٹ پر ذرا بھی کوئی ی اثر رونما ہو رہا ہو۔۔۔

اپنے ایک ہاتھ کو سر کے نیچے تکیہ کی طرح لگا کر۔۔۔۔پُر سکون انداز میں آنکھیں بند کر۔۔۔۔دھیمی آواز میں گویا ہوا۔۔۔جیسے سونے لگا ہو۔۔۔

زیادہ ایڑا بن کر پیڑا نہ کھاؤ۔۔۔مجھے اچھی طرح پتا ہے اردو زبان مکمل آتی" ہے تمھیں۔۔۔اب اٹھو میرے بیڈ سے۔۔۔" وہ منہ بسور کر۔۔۔چڑھتے ہوئے۔۔۔اسے بیڈ سے اٹھنے کا حکم دینے لگی۔۔۔۔۔

وہ دانستہ طور پر زین سے اردو میں بات کر رہی تھی۔۔۔دیکھنا جو تھا ۔۔۔۔کے مقابل کتنا پانی میں ہے۔۔۔۔

پتا تو چلے کے اردو آئی ی تو آئی ی کہاں سے اِس گورے کو؟؟۔۔۔جس کے متعلق اس کا اپنا کزن فہد تک نہیں جانتا۔۔اور نہ اسکے گھر والے۔۔۔۔۔

بھلا زبان پر عبوریت بھی کوئی ی عیب ہے؟؟۔۔۔جو چھپا کر رکھتا ہے

وہ۔۔۔۔

لگتا ہے بخار زبان پر چڑھنا بھول گیا۔۔یا۔۔۔ہو سکتا ہے اتنی لمبی زبان ہے" بیچارا تھک گیا ہو چڑھتے چڑھتے۔۔۔۔چڑھ ہی جاتا تو اچھا تھا۔۔کم از کم خاموش تو ہوتی۔۔۔۔۔" دنیا جہاں کی بے زاری کے ساتھ اپنی آنکھیں کھول کر۔۔۔لیٹے ہوئے۔۔۔اس حسینہ کو دیکھ۔۔منہ بسور کر۔۔۔کہنے لگا۔۔۔۔

تم جا رہے ہو۔۔۔یا نہیں؟؟" مقابل حسینہ نے غرا کر سوال کیا۔۔۔"

Zubi Novels Zone

شوہر نہ صحیح۔۔۔باس تو ابھی بھی ہوں تمھارا۔۔۔اسی کا لحاظ" کرلو۔۔۔تھوڑی دیر لیٹ کر خود ہی چلا جاؤں گا۔۔"وہ جانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔بخار ابھی پوری طرح اترا نہیں تھا اس لڑکی کا۔۔۔

وہ کہیں بھی چلا جائے۔۔اسی کی فکر میں گھلتا رہے گا۔۔۔سامنے رہے گی تو کم از کم دل کو تو تسلی ہو گی۔۔۔۔کے وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

معصومیت سے لچکدار انداز میں کہہ کر۔۔۔اس نے آنکھیں پھر موند لیں تھیں۔۔۔

اگر تم اس طرح بیچ بیڈ پر لیٹو گے۔۔تو میں اپنے پاؤں کیا تمھارے سر پر" رکھوں گی؟؟۔۔"وہ طنزیہ۔۔۔برہمی سے پوچھنے لگی۔۔۔

میں تو برابر والے تکیے پر لیٹ جاؤں۔۔۔مگر تم ہی چِک چِک کرؤ"
گی۔۔۔"وہ آنکھیں کھول۔۔۔اپنی ہاتھ کی کونی بیڈ سے ٹکا کر۔۔۔ہاتھ کے
پیالے میں اپنا رخسار رکھ۔۔۔۔لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم لیٹ جاؤ۔"اسنے نرمی سے مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے"
۔۔۔اسے لیٹنے کی اجازت دی۔۔۔۔

جس پر وہ بے یقینی و حیرت سے۔۔تیزی سے اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

واقعی؟"کرسٹل سی چمکتی آنکھوں میں جھلکتی حیرت وہ باآسانی پڑھ سکتی"
تھی۔۔۔۔

بالکل۔۔۔آرام سے لیٹو۔۔۔ تمھارا ہی تو گھر ہے۔۔۔"اس نے دانت" پیس کر طنزیہ کہتے ہوئے۔۔۔اپنا تکیہ اٹھایا۔۔۔۔

اور اٹھ کر اسی کے سامنے دروازے کی جانب چل دی۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو؟؟۔۔"وہ الجھ کر سوال کرنے لگا۔۔۔"

جب تم میرے کمرے میں سوگے۔۔۔تو ظاہر سی بات ہے مجھے تو لاونج" میں ہی سونا پڑے گا ناں۔۔۔"وہ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔نرمی سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

اچھا بابا۔۔۔جا رہا ہوں۔۔۔مگر دروازہ لاک مت کرنا اندر سے۔۔۔"وہ" ہار ماننے والے انداز میں کہتا ہوا۔۔۔اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

کرین منگادوں اگر اٹھا نہیں جا رہا تو۔۔۔"اس کا دل ہی نہیں تھا جانے"
کا۔۔۔بیٹھ کر۔۔۔ سر جھکا کر اونگنے لگا۔۔۔

کیا مقابل دلربا نہیں جانتی تھی۔۔۔کے ڈرامے کر رہا ہے وہ۔۔۔

تیزی سے دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔اس خوبرو نوجوان کو گھورتے ہوئے
۔۔۔طنز کا تیر چلانے لگی۔۔۔

پتھر دل عورت۔۔۔"وہ منہ بسور کر شکوتا گویا۔۔۔"

عورت نہیں لڑکی ہوں میں۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے اس کے جملے کی"
تصحیح کرنے لگی۔۔۔۔

تمھیں واقعی لگتا ہے تم اب بھی لڑکی ہو؟؟۔۔"۔۔۔ہونٹ سو کیڑ کر"
۔۔اسے بغور سر تا پاؤں تنقیدی نظروں سے تکتے ہوئے کہا۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے دانستہ طور پر خدشہ ظاہر کیا تھا۔۔۔

ک۔۔۔کیا مطلب؟؟؟"مقابل کی بات سنتے ہی وہ گڑ بڑائی ی۔۔۔"

وہی مطلب ہے جسے سمجھ کر تمھارے گال سرخ پڑ رہے ہیں۔۔۔"وہ"
خاصہ محظوظ ہوا تھا اس کے حسین رخسار کو سرخ پڑتا دیکھ۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا تھا ہمارے درمیان۔۔۔۔میں نے الٹی کر دی"
تھی۔۔۔۔مجھے یاد آ گیا ہے۔۔۔"اس نے فوراً ہی بھرم سے کہا۔۔۔

وہ الگ بات ہے۔۔۔اسے کچھ یاد نہیں آیا تھا۔۔۔بس آج الٹی کرتے وقت محسوس ہوا۔۔۔جیسے یہ سین پہلے بھی ہوا ہو۔۔۔

بھرم سے تو فقط اِس لیے کہا تا کے مقابل خود بتائے۔۔۔کے اُس رات ہوا کیا تھا۔۔۔

اس کا اندازہ صحیح نکلا تو دل سے منو بوجھ اتر جائے گا۔۔۔۔

اور کب یاد آیا یہ؟؟"اس نے تجسس سے استفسار کیا۔۔۔"

جب میں الٹی کر رہی تھی۔۔۔۔"دو بدو جواب دیا۔۔۔"

جسے سن۔۔اس نے مزید کچھ نہ کہا۔۔۔اور منہ بسورتا ہوا اٹھ کر کمرے سے چلا گیا۔۔۔زین کا خاموشی سے چلے جانا۔۔۔اس بات کا ثبوت تھا۔۔۔۔کے اس رات کچھ نہیں ہوا تھا ان کے درمیان۔۔۔

اریبہ نے اسکے جاتے ہی کمرے کا دروازہ بند کیا۔۔۔پھر ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔

شکر ہے خدا کا۔۔۔اس رات کچھ نہیں ہوا۔۔۔" وہ بہت شکر گزار تھی" اپنے رب کی۔۔۔۔

اس لمحے پہلی بار احساس ہوا کے جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے۔۔۔۔اگر زین اسے زبردستی بائی یک پر بیٹھا کر نہ لاتا۔۔۔تو اسے الٹی نہ ہوتی۔۔۔اور اگر الٹی نہ ہوتی تو اسے کبھی وہ سین دوبارا ہوتا محسوس نہ ہوتا۔۔۔

کتنا بڑا بوجھ اترا تھا دل سے۔۔۔۔

زنا بہت بڑا گناہ ہے۔۔۔ جس سے خدا نے اسے بچا لیا تھا۔۔۔

وہ بتا نہیں سکتی۔۔۔ کتنا سکون آ گیا تھا روح کو۔۔۔ یہ جاننے کے بعد۔۔ کے اس کا زین سے ایسا کوئی ی تعلق نہیں۔۔ جس کے لیے دوبارا اس کے سامنے نکاح کی بھیک مانگنی پڑے۔۔۔۔

اس لڑکی نے یہ تو دیکھا۔۔۔ کے اس ستمگر نے نکاح سے انکار کیا۔۔۔ مگر یہ غور نہ کیا۔۔۔ کے چاہتا تو فائی دہ اٹھاتا۔۔۔ کون روک سکتا تھا اس لمحے اُسے۔۔ جب وہ ڈر گزر کے نشے میں خود اپنا آپ اُس پر پھینک رہی تھی۔۔۔۔۔ مگر اس نے کوئی ی ناجائی ز تعلق قائی م نہ کیا۔۔۔ بلکے

حفاظت کی۔۔۔۔عزت کی حفاظت۔۔۔اس کی ابرو کی حفاظت۔۔۔۔کیونکے روح سے عشق کرنے والے عاشق۔۔۔۔باتیں جسموں کی کرتے نہیں۔۔۔۔

ایسا نہیں۔۔۔کے جسم کی طلب نہ تھی۔۔۔بالکل تھی۔۔۔۔مرد ہو اور طلب نہ ہو۔۔یہ کہاں ممکن؟؟۔۔۔وہ بھی مرد ہے۔۔اسے بھی طلب تھی۔۔۔۔لیکن ہوش و حواس و دلی رضامندی کے ساتھ پانے کی طلب تھی۔۔۔۔صرف اس لڑکی کے جسم کو نہیں۔۔۔۔

عالم تو یہ تھا۔۔۔کے پوری رات صرف اس حسین دلربا کے وجود کو اپنی باہوں کے حصار میں جکڑ کر۔۔۔۔اس کے حسین چہرے کو سوتے ہوئے تکتا رہا۔۔۔اور یقین کرنے کی کوشش کرتا رہا۔۔۔۔کے یہ لمحہ سچ ہے ۔۔۔۔حقیقت ہے۔۔۔کوئی ی خواب نہیں۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔کے اچانک نظر سامنے سے گزرتی لڑکی پر پڑئی ی۔۔۔۔

اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا مارے حیرت کے۔۔۔۔جیسے کوئی ی بھوت دیکھ لیا ہو۔۔

اریبہ؟؟۔۔۔"اسے تو آدھے گھنٹے میں یہاں سے اسپین کے لیے روانا ہونا" تھا۔۔۔فلائی ٹ بک تھی اس کی۔۔۔سارا سامان بھی پیک کر لیا تھا۔۔۔یہاں تک کے وقار صاحب کو بھی بتا دیا تھا کے ناشتہ کرتے ہی نکل جائے گا۔۔۔۔

اریبہ؟؟۔۔کہاں جارہی ہو؟؟۔۔"فہد تو ابھی حیران کن نظروں سے"
اسے باہر جاتا دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔کے مہرین نے پیچھے سے آواز دے کر
۔۔۔۔اس سے استفسار کیا۔۔۔

آفس۔۔۔اور کہاں۔۔۔"وہ مڑ کر اسے دیکھ۔۔لاپرواہی سے بولی۔۔۔"

مگر بروتو ابھی تک سو رہے ہیں۔۔پھر تم کیا اکیلے جارہی ہو؟؟۔۔وہ بھی"
بغیر ناشتہ کرئے۔۔۔"مہرین فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

پہلے سے کہیں زیادہ گہرا رشتہ تھا اب ان کا۔۔۔۔اریبہ بھابھی تھی اب اس
کی۔۔۔

ہمم۔۔۔میں سیکرٹری ہوں ان کی۔۔۔ساتھ جانا ٹھیک نہیں"

لگتا۔۔۔آفس کے لوگ دیکھ کر باتیں بناتے ہیں۔۔۔میں نے سبوے کارڈ بنوالیا ہے۔۔۔میں آرام سے چلی جاؤں گی۔۔تم فکر مت کرؤ۔۔۔۔"اس نے نرمی سے جواب دیا۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی سب الجھے تھے۔۔۔۔مگر ہمت کسی میں نہ تھی کچھ پوچھنے کی۔۔

زین نے کہا تھا وہ اپنے رشتے کو ٹائی م دینا چاہتا ہے۔۔۔۔باقی سب اریبہ کی بات سے اندازہ لگانے لگے۔۔۔کے شاید زین اور اریبہ ابھی لوگوں پر اپنے رشتے کی حقیقت آشکار نہیں کرنا چاہتے۔۔۔۔اور نہ ہی میاں بیوی کی طرح ابھی رہنا چاہتے ہیں۔۔۔کیونکے دونوں الگ کمروں میں سوئے تھے۔۔۔۔اور یہ بات گھر کا ہر شخص نوٹ کر چکا تھا۔۔۔۔

اور ناشتہ ؟؟" وہ مڑ کر جاتی اس سے قبل ہی مہرین نے آواز لگا کر "
پوچھا۔۔۔۔

آفس میں ہی کر لوں گی۔۔۔" بشری بیگم اور فہد کو ناگواری سے دیکھتے "
ہوئے۔۔۔ سنجیدگی سے جواب دے کر۔۔۔ جانے لگی۔۔۔

اچھا۔۔۔ کیا پانچ منٹ رک سکتی ہو۔۔۔ مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے "
سب سے۔۔۔" اس کے لچکدار انداز میں پوچھتے ہی۔۔۔ اریبہ ناچاہتے ہوئے
بھی رکی تھی۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں لاونج میں بیٹھی ہوں۔۔۔ تم فری ہو کر آجاؤ۔۔۔" اس "
نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

تم تو چلی گ ئی یں تھی ناں؟؟۔۔۔پھر واپس کیوں آئی یں؟؟"فہد مزید" خود کو نارمل نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔۔

کیا وہ زین کی خاطر یہاں رکنے کے لیے تیار ہو گ ئی تھی؟۔۔یا ای کی خاطر؟؟۔۔۔۔۔یہ سوچ ہی اسے غصے سے پاگل کر رہی تھی۔۔۔وہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔کیا وجہ ہے کے وہ واپس لوٹ آئی ی۔۔۔

فورا ہی ناشتہ چھوڑ کر۔۔۔لاونج کی جانب آیا تھا۔۔۔جہاں ابھی وہ صوفے پر بیٹھنے ہی والی تھی۔۔۔کے اس لڑکے نے آکر۔۔۔غصے سے اس کا بازو دبوچتے ہوئے۔۔۔اپنی جانب موڑ کر۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

اپنی حدود میں رہو فہد۔۔۔میں خریدی ہوئی غلام نہیں" تمھاری۔۔ تمھیں یا کسی کو بھی مجھ سے سوال کرنے کا کوئی حق نہیں۔۔۔ سمجھے۔۔۔"کل رات وہ ڈر گئی تھی۔۔۔ مگر اب نہیں۔۔۔۔اس نے فوراہی جز بز ہو کر۔۔۔ فہد کا ہاتھ اپنے بازو سے جھٹکا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں شدید کدورت تھی۔۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔مقابل حیران رہ گیا تھا۔۔۔۔

وہ مزید کچھ کہ پاتا۔۔۔کے مہرین اور باقی سب لاونج میں آئے۔۔۔ساتھ ساتھ زین بھی سیڑھیوں سے اتر کر۔۔۔ڈائی ریکٹ لاونج کی جانب آیا۔۔۔۔

ہاں بھئی بولو۔۔۔کیا بات کرنی ہے تمھیں ہم سب سے؟؟۔۔"عمر نے" سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

"وہ۔۔۔مجھے آپ لوگوں کو بتانا تھا کے میں نے اور حارث نے شادی کا فیصلہ کیا ہے۔۔ہم اسی ہفتے شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"مہرین کی بات سنتے ہی۔۔۔سب ہکا بکا ہوئے۔۔۔۔

"آئے دن تو تمھارے بوائے فرینڈ بدلتے ہیں۔۔یہ والا دو ماہ کیا ٹک گیا۔۔۔تم نے شادی کا ہی فیصلہ کر لیا۔۔۔"انا فورا ہی منہ بسور کر بولی۔۔۔

"شادی کوئی ی کھیل نہیں ہے۔۔کے کل کو تمھیں پسند نہیں آیا تو بوائے فرینڈ کی طرح شوہر بدل لیا۔۔۔پوری زندگی کا سوال ہے۔۔۔"عمر بھی اسکے فیصلے پر احتجاج کرتا دیکھائی ی دیا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ٹھیک کہ رہا ہے عمر۔۔۔شادی بہت بڑا فیصلہ ہے۔۔۔یوں"
اچانک شادی کر لینا ٹھیک نہیں۔۔۔پہلے ٹھیک طرح اسے جان تو
لو۔۔۔کچھ ماہ اس کے ساتھ اس کے گھر پر رہو۔۔۔پھر سوچنا۔۔۔"بشری
بیگم کی بات سنتے ہی اریبہ کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

یہ کیسے لوگ ہیں۔۔۔۔جو نکاح پر زنا کو ترجیح دے رہے ہیں؟؟۔۔۔

شادی کو کیوں اتنا مشکل بنا دیا گیا ہے؟؟۔۔۔کے ریلیشن شپ جیسے حرام
فعل میں لوگوں کو رہنا آسان لگنے لگا۔۔۔۔

شادی واحد ایک جائز طریقہ ہے لڑکا لڑکی کے لیے اپنی جسمانی و نفسانی
خواہشات کو پورا کرنے کا۔۔۔مگر معاشرے نے طلاق کے خوف کو اتنا ہوا

دے دی ہے۔۔۔کے لوگ شادی کرنے سے ڈرنے لگیں ہیں۔۔۔انھیں ریلیشن شپ میں رہنا آسان لگتا ہے۔۔۔کیونکے اس میں کوئی ی طلاق کا خوف نہیں۔۔۔کوئی آپ کو طلاق یافتہ نہیں کہے گا۔۔۔۔آپ کی کوئی ی بدنامی نہیں ہوگ ئی۔۔۔

باہر ممالک میں۔۔۔۔اِس وقت اِس ن ئی ی بگاڑ والی سوچ سے لڑنا بھی کسی جہاد پر جانے سے کم مشکل کام نہیں۔۔۔۔

یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ لوگ۔۔۔اگر وہ شادی کرنا چاہتی ہے۔۔۔تو بجائے سپورٹ کرنے کے۔۔۔آپ اسے زنا کی جانب دھکیل رہے ہیں۔۔۔"اریبہ مزید خاموش نہ رہ سکی۔۔۔

اس نے سب کے درمیان میں کھڑے ہو کر۔۔۔پُر زور انداز میں احتجاج بلند کیا۔۔۔۔

زین چپ کراؤ اِسے۔۔۔"بشری بیگم تیزی سے بپھر کر چیخیں۔۔۔۔"

ان کا بس نہیں چل رہا تھا کے اس لڑکی کا حشر کر دیں۔۔۔جو نہ صرف ان کے بیٹے کو لے اڑی ہے۔۔۔بلکے گھر کے معاملات میں اب دخل اندازی کرنا بھی شروع کر چکی ہے۔۔۔۔

فہد کو بشری بیگم کی بات بہت عجیب لگی۔۔۔اگر انھیں اریبہ کو چپ کرانا تھا تو خود کراتیں۔۔۔زین سے کیوں کہ رہی تھیں۔۔۔

مام۔۔۔مجھے بھی لگتا ہے کے ہمیں مہرین کے فیصلے کو سپورٹ کرنا"
چاہیے۔۔۔"زین نے اس کی بات کی تائید کیا کر دی۔۔۔اناو بشری بیگم
کے تو تن بدن میں آگ بھڑک اٹھی۔۔۔

اس لڑکی کی تائید کیسے کر سکتے ہو تم؟؟۔۔۔دیکھو تو صحیح کس طرح کے"
الفاظ استعمال کر رہی ہے یہ۔۔۔"انا فوراہی بپھر کر بولی تھی۔۔۔

تو آپ اس طرح ریلیشن شپ میں رہنا جائز سمجھتی ہیں؟؟"اگر انا سامنے"
سے اس موضوع پر بحث کرنے آئی ی تھی۔۔۔تو اُس لڑکی نے بھی آڑے
ہاتھوں لینا ہی بہتر سمجھا۔۔۔

ہم محبت کرتے ہیں ایک دوسرے سے۔۔۔آفیشل بوائے فرینڈ گرل"
فرینڈ ہیں ہم۔۔۔"انا خاصہ جتاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

محبت کرنے یا آفیشل کار یلیشن شپ میں ٹیگ لگا لینے سے۔۔۔آپ کا عمل" جائی زقرار نہیں پا جائے گا۔۔۔۔انا میم۔۔۔۔"اس نے نرمی سے۔۔ مگر ٹکا کے جواب دیا تھا۔۔۔۔

زین و فہد دونوں باخوبی واقف تھے۔۔۔کے اریبہ اکیلے سب سے لڑنے کے لیے کافی ہے۔۔۔وہ خود ی سنبھال لے گی۔۔۔۔اس لیے خاموشی سے کھڑے بحث بڑھتی دیکھ رہے تھے۔۔۔

تم چھوٹی سوچ والے لوگ ہو۔۔۔میں تمھارے منہ نہیں لگنا" چاہتی۔۔۔"انا ذلیل کرنے پر اتر ئی۔۔۔۔

آپ کتنی بھی بڑی سوچ کر لیں۔۔۔کتنے بھی یونیک نام دیں"
لیں۔۔۔۔ہم اسلام ماننے والوں کے نزدیک نکاح ایک واحد جائز طریقہ
ہے لڑکا لڑکی کے درمیان جسمانی تعلقات قائم کرنے کا۔۔۔اس کے
علاوہ ہر طریقہ زنا کے زمرے میں آتا ہے۔۔۔۔آپ ذہین ہیں۔۔۔خود
ڈیسائیڈ کر لیں آپ کہاں کھڑی ہیں۔۔۔"اس نے مفاہمانہ انداز میں بڑا گہرا
طنز کر دیا تھا۔۔۔۔

تمھاری اتنی جرأت۔۔۔"انا کا پارہ آسمانوں سے باتیں کرنے لگا تھا۔۔"

اس کے اور بشریٰ بیگم کے خیالات زیادہ جداگانہ نہ تھے اریبہ کے
متعلق۔۔۔۔

بہت خار کھاتی تھی وہ اُس سادی سی دکھنے والی لڑکی سے۔۔

اسے اپنے آگے ذلیل گمان کرتے۔۔۔۔ تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ بلند کیا۔۔۔۔

وہ لڑکی اسے ہاتھ اٹھاتا دیکھ۔۔۔ڈر کر آنکھیں میچ گ ئی۔۔۔۔

اس نے محسوس کیا۔۔۔وہ ڈر جاتی ہے اب۔۔۔اگر کوئی ی اس پر آواز بلند کرئے۔۔۔یا ہاتھ۔۔۔۔

ماضی میں پہنچی تکالیف اسے ذہنی طور پر کمزور کر گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

یقینا مقابل تھپڑ جڑ دیتی بغیر کسی کی پرواہ کیے۔۔۔کے اچانک اس کا ہوا میں بلند ہاتھ۔۔۔کسی نے اپنی مضبوط گرفت میں لے کر روکا۔۔۔۔

سوچیے گا بھی نہیں۔۔۔۔فہد مرا نہیں ہے ابھی۔۔۔"مانا شدید ناراضگی" تھی۔۔۔مگر اسے کوئی ی تکلیف پہنچائے۔۔۔وہ بھی اس کے سامنے۔۔۔یہ کیسے برداشت ہو؟۔۔۔وہ جان ناں لے لے تکلیف پہنچانے والے کی۔۔۔

آنکھوں میں انگارے بھرے۔۔۔انا کو دیکھ۔۔۔دانت پیستے ہوئے وارن کیا۔۔۔کے حد میں رہے۔۔۔۔

زین شدید رنجیدہ سہ ہو گیا تھا اُس لمحے۔۔۔۔وہ دیر سے آیا۔۔۔اس لیے اریبہ سے دور کھڑا تھا۔۔۔انا کو ہاتھ اٹھاتا دیکھ۔۔۔وہ بھی بچانے آگے بڑھا تھا۔۔۔مگر فہد قریب ہونے کے سبب سبقت لے گیا۔۔۔۔

کیوں ہمیشہ میں دور ہوتا ہوں اور فہد پاس؟؟" دل میں عجیب سہ درد اٹھا تھا۔۔۔اسے چبھنے لگا تھا فہد کا اریبہ کے قریب کھڑے ہونا۔۔۔۔

وہ حسین دلربا آنکھیں میچے کھڑی تھی۔۔۔فہد کے جملے سن۔۔۔اس نے ہمت کی آنکھیں کھول کر دیکھنے کی۔۔۔۔

جب آپ ڈر جائی یں۔۔۔اور دلی طور پر چاہتے ہوں کے کوئی ی مدد کرئے۔۔۔ٹھیک اُسی لمحے کوئی ی بن کہے آپ کا سائی بان بن جائے۔۔۔آپ کا محافظ بن جائے۔۔۔آپ کے لیے دوسروں سے لڑ جائے۔۔۔آپ کے سامنے آکر کھڑا ہو جائے۔۔۔تو وہ شخص کتنا ہی زہر کیوں نہ لگتا ہو۔۔۔دل میں اپنا نرم گوشہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو ہی جاتا ہے۔۔۔وہ بھی ہو گیا تھا۔۔۔جب دیکھا کے فہد نے اسے بچایا ہے۔۔۔۔

نیم شہد رنگ آنکھیں از خود ہی اسکی مشکور ہوئی یں۔۔۔

جب کے کچھ فاصلے پر کھڑا حسین نوجوان شدید جل رہا تھا یہ منظر دیکھ۔۔۔۔

دل جیسے جل کر خاکستر ہو رہا ہو۔۔۔۔

اس کی آنکھیں غم و غصے سے سرخ ہونے لگیں۔۔

جل کر وہ تیزی سے بغیر کچھ کہے۔۔۔ باہر چل دیا تھا۔۔۔۔

فہد الجھا ہوا تھا۔۔ وہ اریبہ کو بچپن سے جانتا تھا۔۔۔ کوئی ڈرپوک یا سہمی سہمی رہنے والی لڑکی کبھی نہ تھی وہ۔۔۔

وہ تو بہت نڈر و بہادر لڑکی تھی۔۔۔پھر وہ اچانک ڈرنے کیوں لگی تھی؟؟۔۔۔کیوں وہ انا سے ڈر گ ئی؟؟۔۔کیوں وہ کل رات اس سے ڈر گ ئی تھی؟؟۔۔۔

ایسا بھی کیا ہوا اس کی زندگی میں۔۔۔جو اتنی بڑی تبدیلی رونما ہو گ ئی ہے اس کی شخصیت میں۔۔۔

فہد چاہتا تھا کے پوچھے۔۔۔مگر علم تھا کے جواب نہ دے گی۔۔۔اس لیے صحیح وقت کا انتظار کرنے کا سوچا۔۔

انا۔۔۔"عمر نے بھی غرا کر اس کا نام لیا۔۔۔جیسے وارن کر رہا ہو۔۔کے نہ" بھولو۔۔۔اریبہ کون ہے اور اس کا کیا مقام ہے اس گھر میں۔۔۔۔

آپ لوگ پلیز لڑنا بند کریں۔۔۔۔میں شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔اور یہ" میرا اور حارث کا بہت سوچ سمجھ کر کیا جانے والا فیصلہ ہے۔۔۔اس لیے پلیز۔۔۔۔"مہرین نے سب کو سنجیدگی سے اپنا فیصلہ سنایا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔اگر تم دونوں بچوں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔تو ہم اب کیا کہ" سکتے ہیں۔۔۔ویسے بھی یہ تمھاری لائف ہے۔۔۔"بشری بیگم نے رضامندی ظاہر کی۔۔۔۔

مہرین و عمر کے والدین۔۔۔ان کے بچپن میں ہی کار ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گئے تھے۔۔۔تب سے بشری بیگم نے اپنے بچوں کی طرح ان کی پرورش کی تھی۔۔۔۔

شکریہ انٹی۔۔۔۔"مہرین مسرت سے کہتے ہوئے۔۔۔ان کے گلے" لگی۔۔۔۔

حارث سے کہو۔۔۔ہو سکے تو کل ہی اپنے والدین کو لے آئے۔۔۔"وقار" صاحب کے کہتے ہی۔۔۔وہ خوشی خوشی اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

تمھاری تو فلائی ٹ ہے ناں؟؟۔۔۔چلو میں تمھیں ائی یر پورٹ تک" چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔"وقار صاحب نے فہد کو اریبہ کے پاس کھڑا دیکھ۔۔۔۔سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔شکریہ انکل۔۔۔مہرین میری چھوٹی بہن جیسی ہے۔۔۔اس کی" شادی چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔۔۔"اریبہ چلی گ ئی ہے یہی سوچ کر۔۔۔وہ اسپین جانے کے لیے باخوشی راضی ہوا تھا۔۔۔اب جبکے وہ حسین دلربا یہیں رہ رہی تھی۔۔۔تو یہ کیسے ممکن۔۔۔کے وہ اسے یہاں تنہا چھوڑ جائے۔۔۔

اسے تو صرف بہانے کی تلاش تھی۔۔۔جو مہرین کی شادی کے سبب۔۔۔اسے آسانی سے مل گیا تھا۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی۔۔۔وقار صاحب نے منہ بسورا۔۔۔۔

اگر بس میں ہوتا تو ضرور اس لڑکے کو ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر سے نکال دیتے۔۔۔مگر بس ہی تو نہیں چل رہا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلانے لگے۔۔۔۔"

اریبہ؟؟؟ابھی تو میرے برابر میں ہی کھڑی تھی۔۔۔کہاں گ ئی؟؟؟"وہ" وقار صاحب سے باتیں کرنے لگا۔۔۔اتنی دیر میں وہ آفس جانے کے لیے گھر سے نکل گ ئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

چھوڑ کر چلا گیا؟؟۔۔۔۔۔بے مروت انسان۔۔۔"وہ باہر آئی ی۔۔۔تو" کہیں ناں کہیں دل کو امید تھی کے وہ حسین نوجوان انتظار کرتا ملے گا۔۔۔۔

پھر زبردستی کر کے اپنے ساتھ گاڑی میں بیٹھالے گا۔۔۔

مگر باہر آئی ی تو پتا چلا۔۔۔کے وہ ستمگر تو جا چکا تھا۔۔۔

وہ اپنا سہ منہ لے کر۔۔۔پیدل چلنے لگی۔۔۔۔

پھر سبوے اسٹیشن پر پہنچ کر۔۔۔۔ٹرین سے اپنی منزل تک پہنچی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آج آپ کو پارٹی میں جانا ہے اپنے ن ئی ے بزنس پار ٹنر جیم سر کے گھر۔۔۔۔" وہ ایس آسیکر ٹری اسے آج کا شیڈول بتا رہی تھی۔۔۔

پھر۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی۔۔۔"

تم ساتھ چلو گی میرے۔۔۔"اس نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے۔۔ تیزی" سے کہا۔۔۔۔

میں؟؟" مقابل کو قریب آتا دیکھ۔۔۔۔وہ نا سمجھی سے کہتی"
ہوئی ی۔۔۔اس سے دوری قائم کرنے کے لیے ڈیسک کے قریب
ہوئی۔۔۔

کیوں؟؟۔۔کوئی ی انوکھی بات کی ہے میں نے؟؟۔۔۔"وہ حسین" نوجوان چھوٹی آنکھیں کر۔۔سپاٹ سے لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ ٹھیک۔۔۔۔میں تیار ہو جاؤں گی۔۔۔"اس کا" خشک انداز دیکھ۔۔۔مقابل جھم کر گویا ہوئی ی۔۔۔

زین کے ساتھ کاروباری معاملات کی ہونے والی پارٹیزاٹینڈ کرنا۔۔۔اس کی جاب کا حصہ تھااور وہ یہ بات جانتی تھی۔۔۔

کرنا ہے تمھیں؟"وہ Seduce تیار؟؟۔۔کیوں؟؟۔۔۔کسی کو" قریب آکر۔۔۔کھڑا ہو۔۔۔۔ابرو اچکا کر تفتیشی انداز میں۔۔۔اپنے دونوں ہاتھ اس کے خوبصورت وجود کے گرد ڈیسک پر جماتے۔۔۔پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس حسین دلربا کا راستہ مکمل طور بند کر دیا تھا زین نے۔۔۔۔

لہجہ خاصہ چبھتا ہوا معلوم ہو رہا تھا مقابل کو۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا۔۔۔اچانک زین کو کیا ہو گیا ہے؟؟۔۔۔کل رات تک تو بالکل نارمل بات کر رہا تھا۔۔۔۔

اسکی نزدیکی کے سبب۔۔وہ حسین دلربا فوراہی گردن پیچھے کی جانب گرانے لگی۔۔۔۔

"مسٹر زین کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟؟۔۔۔ضروری ہے تیار کسی کو seduce کرنے کے لیے ہی ہوا جائے؟؟۔۔۔"وہ احتجاجا پوچھ اٹھی۔۔۔۔

"میں تو روزاسی لیے ہوتا ہوں کے اپنی سیکرٹری کو seduce بالکل۔۔کر سکوں۔۔۔۔زندگی میں پہلی بار لیٹ بھی اِس لیا ہوا۔۔۔کیونکے تمھیں کرنے کے چکر میں دو گھنٹے تک آئی ینے کے سامنے کھڑا رہا seduce آج۔۔مگر اب لگتا ہے۔۔۔بے کار ہی دو گھنٹے ضائع کیے۔۔۔۔"آخری جملہ دانت پیستے ہوئے ادا کیا تھا۔۔۔۔

اس کا لہجہ شکوہ جھلکا رہا تھا۔۔۔جبکے آنکھیں خفگی۔۔۔۔

اریبہ نے واقعی نوٹ نہیں کیا تھا اب تک۔۔اور نہ ہی کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

دل پر تو وہ ستمگر پہلے ہی غالب ہے۔۔۔اگر یوں حسن کے جلوے دیکھائے گا۔۔۔تو یقینا حواسوں پر بھی غالب آنے میں دیر نہ لگے گی۔۔۔۔

شاید وہ ستمگر واقف نہیں۔۔۔کس قدر حسن سے مالا مال وجیہہ مرد تھا وہ۔۔۔اسے مزید تیاری کی کیا ضرورت۔۔۔

وہ گھر میں اپنی سادی سی سفید ٹی۔شرٹ اور بلیک پاجامے میں بھی قیامت برپا کرتا ہے اس کے دل پر۔۔۔۔جسے پہن کر یقیناوہ خوبصورت لگنے کی کوشش نہیں کرتا ہو گا۔۔۔۔مگر وہ پھر بھی لگتا ہے۔۔۔

اریبہ نہیں بتا سکتی اسے۔۔۔۔کتنا مشکل ہے اسے دیکھ کر اپنے دل کو دھڑکنے سے روکنا۔۔۔۔جو باولا ہو جاتا ہے اسکی نزدیکی سے۔۔۔جیسے اِس لمحہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

مسٹر زین مجھے تنخواہ کام کرنے کی ملتی ہے یہاں۔۔۔۔آپ کو دیکھنے کی" نہیں۔۔۔تو پلیز۔۔مجھے میرا کام کرنے دیں۔۔۔"اپنے بکھرتے جذبات پر قابو پا کر۔۔۔۔وہ اشارتاً۔۔۔دبے دبے غصے میں۔۔۔راستہ چھوڑنے کا کہنے لگی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔تو آج سے ڈیوٹی چینج کر رہا ہوں میں تمھاری۔۔۔۔آج" سے تمھاری ڈیوٹی صرف مجھے دیکھنا ہے۔۔۔۔"اس کے ہاتھ میں پکڑی نوٹ بک ایک ہاتھ سے چھین کر۔۔۔ڈیسک پر ڈالتے۔۔۔

مقابل کے چہرے کے قریب اپنا حسین چہرہ لا کر۔۔۔۔بھرائی ی بھرائی آواز میں کہا۔۔۔۔

ویسے۔۔اگر دیکھا جائے۔۔۔تو میں بیسٹ آپشن ہوں تمھارے" لیے۔۔۔۔فہد سے زیادہ امیر ہوں میں۔۔۔۔اور یقینا تمھارے ای سے بھی زیادہ ہی ہو نگا۔۔۔۔پھر کیوں نظر عنایت مجھ پر نہیں پڑھ رہی؟؟۔۔۔۔یقین جانو۔۔۔ایسا کچھ نہیں جو میں تمھیں نہ دے سکوں۔۔۔"اس کی نزدیکی سے ڈر کر۔۔۔وہ دوری قائم کرنے کے

لیے۔۔۔پیچھے کی جانب سر گرانے لگی تھی۔۔۔مگر وہ جتنا سر گراتی۔۔۔مقابل اتنی ہی نزدیکی بڑھاتا۔۔۔۔

"قریب سے دیکھو مجھے۔۔۔۔اسے مسلسل خود سے دور ہونے کی کوشش کرتا دیکھ۔۔۔۔اس نے ڈیسک پر ہاتھ مار کر سارا سامان نیچے گرا دیا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے۔۔۔اس کی نازک کمر کو پکڑ کر۔۔۔۔اسے ڈیسک پر بیٹھایا۔۔۔۔

پھر بالکل قریب آکر۔۔۔خود کو بغور دیکھنے کا حکم صادر کرنے لگا۔۔۔۔۔

بھلا ایسا کون کرتا ہے؟؟؟۔۔۔

اریبہ الجھ کر رہ گئی تھی۔۔۔اس ستمگر کے عجیب رویے پر۔۔۔۔

کیا میں خوبصورت ہوں؟؟"اس نے نہایت اشتیاق و بے صبرے لہجے" میں پوچھا۔۔۔۔

ہمم؟"۔۔۔وہ نا سمجھی سے۔۔۔اس کی قربت کے سبب آواز حلق میں ہی" کہیں گم ہو گئی تھی۔۔۔

میں نے پوچھا ہے کچھ؟؟"وہ جواب دینے پر زور ڈالتے ہوئے۔۔۔"

مسٹر زین ہم آفس میں ہیں اس وقت۔۔۔پلیز۔۔اپنی اور میری عزت کا" خیال کریں۔۔۔"اس کی نزدیکی کے سبب گلا خشک پڑ رہا تھا۔۔۔۔مگر خوف بھی لاحق تھا کے کہیں کوئی ی آنہ جائے۔۔۔۔

اگر کسی نے دیکھ لیا۔۔۔تو کیا عزت رہ جائے گی اسکی؟؟۔۔۔

لوگ تو اسے ہی غلط ٹھرائی یں گے۔۔۔ سمجھیں گے امیر لڑکے کو پھنسا رہی ہے۔۔۔۔

اچھا نہیں لگتا تو صاف کہو۔۔۔۔ بات کو ٹالنے کے لیے موضوع بدلنے کی کوشش نہ کرؤ۔۔۔۔" مقابل نے سنجیدگی سے کہا۔۔

اس کے لہجے میں دبی دبی غراہٹ نمایا تھی۔۔۔۔

مسٹر زین بہت ہو گیا۔۔ دور ہٹیں۔۔۔ مجھے اترنا ہے۔۔۔" اسے اپنی عزت بڑی پیاری تھی۔۔ جیسے ہر لڑکی کو ہوتی ہے۔۔۔۔

خاصہ سختی سے حکم صادر کیا۔۔۔۔

زین کا بدلا بدلا روپ اسے پریشان کر گیا تھا۔۔۔اب وہ لڑکی کیا جانے۔۔۔ صبح سے آگ لگی ہوئی ی تھی مقابل کے دل میں۔۔۔۔

"اور نہ ہٹوں تو؟؟"اس کے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ لا کر۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔چیلنجنگ انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

"اور نہ ہٹوں تو؟؟"اس کے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ لا کر۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔چیلنجنگ انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

تو میں روؤں گی۔۔۔"وہ روتو سہ منہ بنا کر بولی۔۔۔۔"

روںے کی کیا ضرورت ہے؟؟۔۔ہم بات کر رہے ہیں ناں۔۔۔میں کون" سہ کوئی زبردستی کر رہا ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔۔"اس حسین دلربا کا جواب توقع سے بالکل برعکس تھا۔۔۔۔وہ فوراہی ہلکا سہ اس کے چہرے سے دور ہو کر۔۔۔ سنجیدگی سے اس کی نیم شہد رنگ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔ گویا ہوا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔ تمھیں ڈر لگتا ہے مجھے روتا ہوا دیکھنے سے؟؟۔۔"فاتحانہ" مسکراہٹ چہرے پر سجائے استفسار کیا۔۔۔۔

سوال کیا ہی جواب جاننے کے بعد تھا۔۔۔۔

بھلا کسی کو روتا ہوا دیکھ کر بھی کوئی ڈرتا ہے؟؟۔۔۔عجیب۔۔۔"وہ" نظریں چورا کر۔۔۔مضحکہ خیز انداز میں جواب دینے لگا۔۔۔

"تم ڈرتے ہو۔۔۔میں نے خود دیکھا ہے۔۔۔تم مجھے رونے نہیں دیتے۔۔۔ای بتایا کرتا تھا مجھے۔۔۔کے جب وہ خوابوں میں مجھے روتے دیکھتا ہے تو اس کا دماغ بالکل بلیک ہو جاتا ہے۔۔۔اس کا ڈراؤ ناخواب فقط مجھے روتے ہوئے دیکھنا ہے۔۔۔وہ گھبرا جاتا ہے۔۔۔۔تم بھی گھبرا جاتے ہو۔۔۔میں نے بہت بار محسوس کیا۔۔۔۔تم کتنا ہی مجھ پر غصہ کیوں نہ ہو۔۔۔کتنے بھی ناراض ہو۔۔۔۔مجھے روتا دیکھ فوراً خاموش کرانے چلے آتے ہو۔۔۔۔تم روتا نہیں دیکھ سکتے مجھے۔۔۔ہے ناں؟؟۔۔ہے ناں ای؟؟۔۔۔"اسے نظریں چراتا دیکھ۔۔اپنی دونوں باہیں اس کی گردن کے گرد حائل کر۔۔۔مقابل کو اپنی آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور

کرتے۔۔۔۔محبت کے جال آنکھوں سے ڈالتے۔۔۔نہایت الفت ویقین کے ساتھ گویاہوئی۔۔۔۔

وہ جکڑ رہی تھی مقابل کواپنی محبت کے سحر میں۔۔۔۔

جادو چلارہی تھی اس پر۔۔۔۔

زین کی کرسٹل سی چمکتی آنکھیں بے تاب سی ہوگ ئی یں تھیں۔۔۔

اس حسین دلربانے دانستہ طور پر۔۔۔آخری جملے میں اسے ای کہ کر مخاطب کیا۔۔۔۔

کام شروع کریں؟؟۔۔۔یاپورے دن یہیں بیٹھے رہنا ہے تم "
نے۔۔۔اترؤ میری ڈیسک سے۔۔۔"کیاوہ نہیں جانتا تھا۔۔۔کے یہ
محبت۔۔۔جو آنکھوں ولہجے سے برس رہی ہے۔۔۔وہ کس کے لیے
ہے۔۔۔۔

اس حسینہ کے منہ سے آخری جملہ سنتے ہی وہ حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔فوراہی
اس کی باہیں بے زاری سے اپنے کندھے سے ہٹاتے۔۔۔سپاٹ سے لہجے میں
کہا۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔اب تنخواہ دیکھنے کی نہیں دوگے؟؟"اریبہ نے اس کے "
کوٹ کے بٹن کو چھیڑتے ہوئے۔۔۔شرمی شرمی سی مسکراہٹ چہرے پر
سجائے۔۔۔۔ محظوظ انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

اتنا تو وہ بھی سمجھ گ ئی تھی زین تب تک قریب آتا ہے جب تک وہ بھاگتی ہے۔۔۔ جیسے ہی وہ پلٹ کر قریب آنے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔۔زین پہلی فرست میں یوٹرن لے لیتا ہے۔۔۔۔

"نیچے اترو۔۔۔اپنی شرٹ سے اس کے ہاتھ ہٹا کر۔۔۔نرمی سے نیچے کرتے۔۔۔۔ سنجیدگی سے حاکمانہ انداز میں کہنے لگا۔۔۔

وہ بھی موقعے کو غنیمت جان کر۔۔۔ تیزی سے نیچے اتر ئی ی۔۔۔

زین اس کے سامنے ہی اپنی چی ئی ر پر بیٹھ کر۔۔۔لیپ ٹائی پ پر کام کرنے میں مگن ہو گیا۔۔۔۔

جبکے وہ خاموشی سے کھڑی۔۔۔اسے ہی تک رہی تھی۔۔۔۔

کچھ ہوا ہے کیا؟؟۔۔۔۔"اریبہ کو اس کی خاموشی چبھ سی رہی تھی۔۔وہ" نظر تک نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔نہ ہی ایک بار بھی بیٹھنے کا کہا۔۔۔۔

جانتی تھی من موجی ہے وہ۔۔۔۔ کبھی آسمانوں پر بیٹھاتا ہے تو کبھی زمین پر لا کر پٹک دیتا ہے۔۔۔اس لیے ڈر رہی تھی سوال کرتے ہوئے۔۔۔۔

کیا؟؟"مقابل بغیر نگاہ اٹھائے۔۔۔۔لاپرواہی سے۔۔۔۔"

تم ناراض ہو مجھ سے؟؟۔۔۔۔"وہ فکر مند ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

کیونکے صبح سے اس کا مزاج بہت الگ تھا۔۔۔۔

ناراض؟؟۔۔۔"وہ دو بار ادانت پیستے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔"

ہونٹوں پر اس لمحے دل جلی سی مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔۔

بیوی نہیں ہو تم میری۔۔۔جو ناراض ہوتا پھروں تم سے۔۔۔صرف" معمولی سی سیکرٹری ہو تم۔۔۔۔اپنے آپ کو اتنی اہمیت مت دو۔۔۔"اس نے خاصہ نروٹھے پن سے جواب دیا۔۔۔۔

اس کے جملے شدید تذلیل آمیز لگے مقابل کو۔۔۔۔

پچھتاوہ ہونے لگا کے سوال کیا ہی کیوں؟؟۔۔۔نہ کرتی۔۔۔نہ اسے ذلیل کرنے کا موقع ملتا۔۔۔۔

غصے میں اُس لمحے۔۔۔

اُس میں فہد کا عکس نظر آیا۔۔۔لگا وہ اوقات دیکھا رہا ہو اسکی۔۔۔جیسے فہد و شہریار دیکھاتے تھے۔۔۔۔

اس لمحے ذہن میں خیال آیا۔۔۔اتنی دور آکر۔۔اگر اوقات ہی دیکھنی تھی اپنی۔۔۔تو پھر فہد میں کیا برائی تھی؟؟۔۔۔اس کے احسانات تلے زندگی گزرئی تھی۔۔۔اگر ان احسانات کے بدلے وہ اس کی بے وفائی کو معاف کر دے۔۔۔تو بقول بشری بیگم کے یہ کوئی بڑی بات نہیں۔۔۔۔

بالکل۔۔۔ معمولی سی سیکرٹری۔۔۔۔تب ہی مسٹر زین پاگل ہوئے" جارہے تھے مجھے روکنے کے لیے۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے جوابی کاروائی ی ۔۔۔نہایت جتاتے ہوئے۔۔۔طنزیہ لہجے میں کرنے لگی۔۔۔

اس کا پورا جسم گرم پڑ رہا تھا غصے کی شدت کے سبب۔۔۔

دل چاہا کے روئے۔۔۔۔کیوں اس قدر بے مروتی دیکھا رہا ہے وہ۔۔۔۔آخر کیا کیا ہے اس نے۔۔۔۔

غلطی ہو گ ئی۔۔۔۔ نہیں روکنا چاہیے تھا۔۔۔"۔۔۔اس خوبرو نوجوان" نے اس لڑکی کی جانب غرا کر دیکھ۔۔۔خاصہ جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایسی بھی کوئی ی دیر نہیں ہوئی۔۔۔فلائی ٹ آج بھی بک ہو سکتی" ہے۔۔۔ بھیج دو مجھے۔۔۔۔"اس ستمگر کی بات سنتے ہی۔۔۔۔جیسے تن بدن میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔۔

وہ فوراہی جل ککڑے انداز میں کہ کر۔۔۔۔کیبن سے باہر چلی گ ئی۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔۔وہ اپنی پیشانی مسلنے لگا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

پارٹی میں جانا تھا۔۔۔اگر یاد ہو تمھیں"اسے کیبن میں بلا کر۔۔۔سرتا" پاؤں جائی زہ لیتے ہوئے۔۔۔یاد دہانی کرانے والے انداز میں کہا۔۔۔

یاد ہے مجھے۔۔۔کام ہے میرا آخر۔۔۔ چلیں۔۔۔۔"وہ خاصہ نروٹھے پن" سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

تم تو تیار ہونے کا کہ رہی تھیں؟؟"وہ لڑکی بلیک رنگ کی ہوڈی وسفید" پینٹ میں ملبوس تھی۔۔۔۔چہرے پر میک۔اپ کے نام پر صرف لائی ٹ اورنج رنگ کا لپ۔گلو لگا ہوا تھا۔۔۔۔

ماناوہ سادگی میں بھی خوبصورت لگ رہی تھی اسے۔۔۔مگر پارٹی میں اس طرح لے جانا بالکل بھی مناسب نہیں تھا۔۔۔

معمولی سی سیکرٹری ہوں سر۔۔۔۔آپ کی بیوی نہیں۔۔۔جو آپ کے" ساتھ جانے کے لیے تیار ہوں۔"۔۔۔مقابل کے بولے جملے جیسے دل پر لکھ

گ ئی ے تھے۔۔۔۔وہ تو غصہ میں کہ کر بھول گیا۔۔۔مگر وہ اب تک نہیں بھولی تھی۔۔۔۔

اسی کے بولے جملے پلٹ کر جواب میں۔۔۔ بھیگو کر مارتے ہوئے۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔"غصے میں اپنے بولے جانے والوں الفاظوں پر اب وہ شدید" شرمندہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ حسین دلربا غصے میں نظر آرہی تھی۔۔۔جو اس کا حق بھی تھا۔۔۔۔

بغیر مزید کوئی ی بات کیے۔۔۔وہ خاموشی سے آگے چل دیا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ سیل پر اونلائی ن ہی اس کے لیے ڈریس آرڈر کیا۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔"اس نے کار کے پاس آکر۔۔۔اس کے لیے پیسنجر سیٹ کا ڈور"
کھولا۔۔۔مگر وہ منہ بسورتی ہوئی ی۔۔۔دوسری جانب سے
آکر۔۔۔ڈرائی یور کے برابر والی سیٹ پر بیٹھنے کے لیے ڈور کھولنے لگی۔۔۔

اسے ڈور کھولتے دیکھ۔۔وہ احتجاجا بولا۔۔۔۔

جی سر؟؟۔۔"وہ جان کر بھی انجان بنتے ہوئے۔۔۔"

ڈور کھول لیا تھا اس نے۔۔۔

کیا ڈرائی یور کے ساتھ بیٹھنے کا ارادہ ہے؟؟۔۔"وہ خوبرو نوجوان دبے"
دبے غصے میں۔۔۔۔طنزیہ استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

تو کیا مسٹر زین اپنے باس کے ساتھ بیٹھوں؟۔۔۔ظاہر سی بات" ہے۔۔۔معمولی سی سیکرٹری ہوں ڈرائی یور کے ساتھ ہی بیٹھوں گی۔۔۔"اس نے نوٹ نہیں کیا۔۔۔اریبہ نے روٹھ کر حق جتایا تھا اس پر۔۔۔۔۔۔کیونکے روٹھا انہی سے جاتا ہے جن پر ہم اپنا حق سمجھتے ہیں۔۔۔۔

وہ یوں خفگی ہر کسی پر ظاہر نہیں کرتی۔۔۔یقینا یہ زین کا خاصہ تھی۔۔۔۔

خاصہ تلخ لہجے۔۔۔مگر دھیمی آواز و طنزیہ مسکان چہرے پر سجائے جواب دہ ہوئی ی۔۔

مقابل دانت کچکچاتے۔۔۔اس کی جانب تیزی سے آیا تھا۔۔۔ مگر وہ مزید کوئی ی بحث کیے بغیر۔۔۔ڈرائی یور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گ ئی تھی۔۔۔۔

زین کا خون کھول گیا تھا اس کے عمل پر۔۔

اریبہ کے بیٹھتے ہی۔۔۔ڈرائی یور اسے الجھی نگاہ سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

ابھی وہ ڈور بند کرتی۔۔۔اس سے قبل ہی زین نے ڈور پکڑ لیا۔۔۔اور جھک کر پہلے اسے۔۔ پھر اپنے ڈرائی یور کو کھا جانے والی نگاہ سے گھورنے لگا۔۔۔۔

انویٹیشن کارڈ دوں اترنے کا؟؟۔۔۔اترؤ فورا۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان" واقف تھا کے وہ لڑکی شدید خفا ہے۔۔۔کچھ بھی کہ لے۔۔۔وہ نہیں سننے

والی۔۔۔اس لیے ڈرائی یور کو غصیلی نگاہ سے گھور کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے حکم صادر کیا۔۔۔

ڈرائی یور اس کے آرڈر پر۔۔۔ہڑ بڑا کر کار سے اترنے لگا۔۔۔۔

اریبہ کی جانب کا ڈور غصے کی شدت کے سبب زور سے بند کر۔۔۔دوسری جانب آیا۔۔۔جیسے سارا غصہ اس بے جان ڈور پر نکالا ہو۔۔۔۔

کار میں مکمل خاموشی طاری تھی۔۔۔

دونوں ہی غصے سے بھرے بیٹھے تھے۔۔۔

اترؤ۔۔۔"اس نے کار ایک بیوٹی سلون کے پاس پارک کی۔۔۔۔"

میری جاب آپ کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔تیار ہونے کی کوئی ضرورت نہیں مجھے۔۔۔۔"وہ اس خوبرو نوجوان کی جانب دیکھ۔۔۔سنجیدگی سے گویا ہوئی۔۔۔۔

"اریبہ۔۔۔۔مجھے مزید غصہ مت دلاؤ۔۔۔۔"کار کا اسٹیرنگ غصے سے پکڑے۔۔۔اس کی جانب نگاہ کر۔۔۔۔وارننگ آمیز لہجے میں کہا۔۔۔۔

"چھوٹی آنکھیں کیوں؟؟۔۔۔مجھے نوکری سے نکال دو گے؟؟۔۔۔"کر۔۔۔۔مقابل کو گھوری سے نوازتے ہوئے۔۔۔نڈر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

ہر گز نہیں۔۔۔ہاں البتہ کچھ اور ضرور سوچ رہا ہوں۔۔۔" جانتا تھا اگر" غصے کا جواب غصے سے دے گا۔۔۔تو معاملہ مزید بگڑ جائے گا۔۔۔۔۔

۔۔۔ایک دو ثانیوں تک خاموش رہا۔۔۔۔ جیسے خود کو ٹھنڈا کرنے کی سعی کر رہا ہو۔۔۔۔

پھر چہرے پر مسکان سجائے۔۔۔اس کے حسین چہرے پر اچانک جھک کر۔۔۔۔ نزدیکی بڑھاتے۔۔۔۔ بھرائی ی آواز میں کہا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں مچلتی شوخی۔۔۔اریبہ کا گلا خشک کرنے کے لیے کافی تھی۔۔۔

وہ فوراہی گلے میں تھوک نگلتے۔۔۔حیرت سے بڑی آنکھیں کر۔۔۔اسے تکنے لگی۔۔۔۔

"اگر آپ کو یاد ہو ار یبہ میم۔۔۔۔تو میرے ملک کے قانون کے مطابق آپ بیوی ہیں میری۔۔۔اور میں جب چاہے اپنا حق لے سکتا ہوں۔۔۔۔"ذو معنی انداز میں کہتے ہوئے۔۔۔۔اس کے لبوں کو ترسی نگاہ سے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"صبح تک تو معمولی سی سیکرٹری تھی۔۔۔اب۔۔۔"اس وجیہہ مرد کی نزدیکی جہاں سانس لینے میں مشکل پیدا کر رہی تھی۔۔۔وہیں پورا جسم سلگانے لگی تھی۔۔۔۔

گال جل رہے تھے اس لڑکی کے۔۔۔اور کانوں سے جیسے دھواں نکلنے لگا ہو۔۔۔۔

مگر اس کی بات سنتے ہی۔۔۔۔اگلے ہی پل۔۔۔اس ستمگر کا کہا جملہ یاد آیا۔۔۔۔

بڑی ہمت جمع کی تھی اس لمحے لڑنے کے لیے۔۔۔۔

ابھی وہ لڑنے والے انداز میں بول ہی رہی تھی۔۔۔کے مقابل نے اپنی شہادت کی انگلی۔۔۔اسکے لبوں پر رکھی۔۔۔۔"شششش"۔۔۔

سوری۔۔۔ صبح کچھ زیادہ ہی بول گیا غصے میں۔۔۔"اسے احساس تھا کے" غصے میں کچھ زیادہ بول گیا تھا۔۔۔وہ معذرت طلب کرنے لگا۔۔۔۔

کوئی ی بات نہیں۔۔۔عادت ہے مجھے سننے کی۔۔۔مگر تم سے امید نہیں" تھی۔۔اس لیے دکھ زیادہ ہوا۔۔۔امید رکھنا میری بے وقوفی تھی تمھاری خطا نہیں۔۔۔۔شاید سارے مرد فہد جیسے ہی ہوتے ہیں۔۔۔میں ہی بے وقوف ہوں جو اسے ٹھکرا کر ایک ایسے شخص کو ڈھونڈنے نکل پڑئی ی۔۔۔جو میرے نزدیک مجھے عزت دیتا تھا۔۔۔۔مگر اب میں نے جان لیا ہے۔۔۔۔تم فہد سے کوئی ی مختلف نہیں۔۔۔۔"اس کے سخت جملے نشتر کی طرح پیوست ہوئے تھے مقابل کے دل میں۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا۔۔۔وہ اسے فہد میں ملا رہی ہے۔۔۔۔

دل میں جیسے ٹیس سی اٹھی تھی۔۔۔۔

میں فہد جیسا نہیں ہوں۔۔" وہ فوراہی سیدھا ہو کر بیٹھ۔۔۔ قطعی لہجے میں" بولا۔۔۔۔

تم ہو۔۔۔اگر مجھے صرف محبت چاہیے ہوتی۔۔۔تو اس کے لیے فہد" تھا۔۔۔وہ جنون کی حد تک محبت لوٹاتا ہے مجھ پر۔۔۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے میں نہیں جانتی۔۔۔اس وقت بھی اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر۔۔ صرف میرے لیے بیٹھا ہوا ہے۔۔۔۔اگر مجھے صرف دولت چاہیے ہوتی۔۔۔تو شہریار کافی تھا۔۔۔ مگر مجھ گدھی کو تو عزت چاہیے تھی۔۔۔۔ لیکن اچھا ہوا تم نے بتا دیا۔۔۔۔ تم ان سے کوئی ی الگ نہیں۔۔ان جیسے ہی ہو تم۔۔۔اور اگر تم ان جیسے ہی ہو۔۔۔ تو میرا انتخاب فہد ہو گا۔۔۔۔ کیونکے میں اس سے محبت نہیں کرتی۔۔۔۔اس لیے امیدیں بھی وابستہ نہیں۔۔۔۔اور تمھیں تو پتا ہی ہو گا۔۔۔انسان تکلیف نہیں دیتا۔۔۔اس سے وابستہ امیدیں تکلیف دیتیں ہیں۔۔۔۔"

اگر فہد نے کہا ہوتا تو تکلیف ہوتی مگر اِس قدر شدت سے نہیں۔۔۔جس قدر زین کے کہنے پر ہوئی ی۔۔۔

وہ اپنی بات کہ کر۔۔مقابل کو صدمے کی حالت میں چھوڑ۔۔۔باہر چلی گ ئی تھی۔۔۔۔

زین کو یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔وہ کتنی آسانی سے کہ گ ئی۔۔۔کے فہد کا انتخاب کرے گی۔۔۔۔

ایسا بھی کیا کہ دیا میں نے؟"وہ الجھا ہوا تھا۔۔۔۔اور الجھن سے کہیں" زیادہ غمزداہ۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ایک گھنٹہ گزر چکا تھا۔۔۔اسے گ ئ ے۔۔۔۔

وہ کار میں خاموشی سے بیٹھا رہا۔۔۔اس کے ذہن میں ابھی بھی اریبہ کے جملے چل رہے تھے۔۔۔۔

کیا واقعی میں کچھ زیادہ ہی بول گیا صبح؟؟۔۔۔" وہ بار بار خود سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

کون نہیں جانتا سر پھری سی ہے وہ لڑکی۔۔۔نڈر۔۔۔بے باک۔۔۔۔۔ نفع نقصان کی پرواہ کیے بغیر فیصلے کرتی ہے وہ۔۔۔اور جب ایک بار کر لے۔۔۔تو پھر مڑ کر نہیں دیکھتی۔۔۔۔

اگر فہد وشہریار کو چھوڑ سکتی تھی۔۔۔تو یقیناً اسے بھی چھوڑ سکتی تھی۔۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم سم سہ تھا۔۔۔کے باہر سے کسی نے کھڑکی کو نوک کیا۔۔۔۔

وہ حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔۔

کار سے باہر نکل کر۔۔۔جیسے ہی سامنے نگاہ پڑئی ی۔۔۔۔لگا جیسے وقت تھم گیا۔۔۔۔

وہ سفید رنگ کی خوبصورت سی میکسی میں ملبوس تھی۔۔۔۔بالوں میں خوبصورت سہ جوڑا بنا ہوا تھا۔۔۔۔

اس لمحے وہ جیسے مقابل پر اپنے حسن کا جادو بکھیر رہی تھی۔۔۔۔

اس کے چہرے پر آتی ناگن جیسی لٹیں۔۔۔۔اس کے حسن کو دوبالا کرتی معلوم ہوئی یں۔۔۔۔

اریبہ نے ایک سرسری سی خفگی بھری نگاہ اس کی جانب کی۔۔۔اور پھر نظریں جھکالیں۔۔۔۔

اس کی نظروں میں خفگی پڑھتے ہی۔۔۔وہ مزید رنجیدہ ہوا۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔چلتے ہوئے اسکی طرف آیا۔۔۔۔

اس حسین دلربا کے لیے کار کا ڈور کھولا۔۔۔۔

وہ بھی اپنی میکسی سنبھالتے ہوئے۔۔۔کار میں بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

ڈور بند کرتے وقت۔۔۔۔دونوں کی آنکھیں ملیں۔۔۔۔حسرت و شکوئے جھلکتے نمایاتھے مقابل کی نگاہوں میں۔۔۔۔جنھیں وہ لڑکی چاہ کر بھی نظرانداز نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

سوری۔۔۔مگر تمھیں نہیں لگتا تم کچھ زیادہ ہی اوورری ایکٹ کر رہی ہو۔۔۔۔"کار میں مکمل خاموشی طاری تھی۔۔۔۔

زین سے مزید نہ رہا گیا۔۔۔اس حسین دلربا کی جانب دیکھ۔۔۔شکوتا کہا۔۔۔۔

میں کوئی ی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"نہایت کرختگی سے کہ کر۔۔۔۔" منہ پھیر۔۔۔ کھڑکی کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

اس کی بات سن۔۔۔۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔

جبکے یہ خاموشی اس کے دل پر بڑی بھاری تھی۔۔۔۔

وہ بات کرنا چاہتا تھا اس لمحے۔۔کچھ باتوں کو سمجھانا چاہتا تھا تو کچھ باتوں پر لڑنا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن مقابل تو سنگ دل بنے بیٹھی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ پارٹی میں موجود تھے۔۔۔۔

جیم اور اس کی وائف اپنی شادی کی سالگرہ سلیبریٹ کر رہے تھے۔۔۔۔

ہیلو" وہ دونوں پارٹی کا سب سے خوبصورت کپل لگ رہے تھے۔۔۔"

ہر کسی کی نگاہ ستائی شی تھی ان دونوں کو دیکھتے وقت۔۔۔۔

جیم کی نگاہیں کافی دیر سے اریبہ پر ٹکی تھیں۔۔۔وہ صرف زین کے اریبہ سے الگ ہونے کا منتظر تھا۔۔۔۔۔

زین کے جاتے ہی۔۔۔۔وہ الگ سے اریبہ سے ملنے آیا۔۔۔۔

ہیلو سر۔۔۔" چہرے پر رسمی مسکان لیے۔۔۔جواب دیا۔۔۔"

"آپ زین کی نیو سیکرٹری؟۔۔۔"

جی۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلا کر تائید کی۔۔۔"

ہمم۔۔۔ مسٹر زین نظر نہیں آرہے۔۔۔۔اپنی اتنی خوبصورت سیکرٹری کو" اکیلے کیسے چھوڑ گ ئی ے وہ۔۔۔" وہ سر تا پاؤں اریبہ کے خوبصورت فیگر کو بغور دیکھتے ہوئے۔۔۔ تعریفی کلمات ادا کرنے لگا۔۔۔۔

اس نے پہلے بھی اریبہ کو دیکھ رکھا تھا۔۔۔ مگر وہ ہمیشہ ڈھیلی ڈھالی ہوڈی میں نظر آتی تھی۔۔۔آج پہلی بار وہ فیٹنک کی میکسی میں جلوہ گر تھی۔۔۔ جس کے سبب اس کا خوبصورت فیگر خاصہ نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔

جیم کی آنکھیں اس کے جسم کی بناوٹ پر ہی ٹک گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

اس کی نگاہیں مقابل کو آن کمفر ٹیبل فیل کرا رہی تھیں۔۔۔

وہ یہ میکسی کبھی نہ پہنتی۔۔۔اگر زین کی جانب سے یہ پہلے سے آرڈر نہ کی گ ئی ہوتی۔۔۔۔

جیم۔۔۔یہ کون ہے؟؟"جیم کی وائی ف اچانک سے نمودار ہو کر۔۔۔اس" سے بالکل چپک کر کھڑی ہو۔۔۔اریبہ کے متعلق پوچھنے لگی۔۔۔

یہ مس اریبہ ہیں۔۔۔میرے نیو بزنس پار ٹنر کی سیکر ٹری۔۔۔میں ان" سے اپنے پار ٹنر کے متعلق ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔"جیم اپنی بیوی کے آنے پر ہلکا

سہ گڑ بڑا گیا تھا۔۔۔ مگر پھر خود کو سنبھالتے۔۔۔اریبہ کا تعرف دینے لگا۔۔۔

ہیلو میم۔۔۔"اریبہ نے اس کے تعرف دیتے ہی۔۔۔ مصافحے کے لیے" ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

ہیلو۔۔۔کیا تم" Charity جیم کی وائف کے ؟؟"میں مدد کرؤ گی سوال پر۔۔۔وہ نا سمجھی سے اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔۔

اریبہ کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر ہی۔۔۔ جیم کی وائف نے اس سے حصہ لینے کے لیے پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

میں ؟؟۔۔۔کیسے ؟؟"وہ الجھ کر۔۔۔۔"

پریشان مت ہو۔۔۔ تمھیں کچھ نہیں کرنا۔۔۔بس کچھ دیر میرا نیکلس" پہن کر کھڑا ہونا ہے اسٹیج پر۔۔۔۔"اسے نروس و پریشان ہوتا دیکھ۔۔۔۔ جیم کی وائف نرمی سے سمجھانے لگی۔۔۔۔

اسٹیج پر؟؟۔۔کیوں؟؟۔۔"وہ مزید الجھی۔۔۔"

شاید تم پہلی بار حصہ لے رہی ہو۔۔۔فکر مت کرؤ۔۔۔ تمھیں صرف" میرا نیکلس پہن کر کھڑا ہونا ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے کہ کر حوصلہ بڑھانے لگی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اس کی پُرامید نگاہیں اریبہ کو پریشرائی زکرتی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔۔

یہ زین کہاں چلا گیا مجھے اکیلا چھوڑ کر؟؟" وہ انکار کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر" کرنے کی ہمت نہ کر سکی۔۔۔۔

ڈر لا حق تھا کے کہیں انکار کرنے پر کوئی بدمزگی نہ ہو جائے۔۔۔

وہ اِدھر اُدھر نظر دوڑانے لگی۔۔۔

زین کافی دور کچھ لوگوں کے ساتھ باتوں میں مصروف نظر آیا۔۔۔۔

چلو ناں۔۔۔ یہ چیریٹی خاص ویلفیئر کے بچوں کے لیے ہے۔۔۔۔" وہ" خاصہ زور دینے لگی۔۔۔۔ جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی راضی ہو گئی۔۔

ہے؟"اریبہ اسٹیج کے پیچھے کھڑے دیکھ Charity یہ کس طرح کی"
رہی تھی۔۔۔۔جیم اور اس کی وائف اپنے گھر کی مہنگی و مشہور پینٹنگ و دیگر
چیزوں کی بولی لگوا رہے تھے۔۔۔۔جو سب سے اونچی بولی لگاتا۔۔۔وہ چیز
اس کی ہو جاتی۔۔۔۔اور اس بولی کی رقم کو ویلفیئر کے بچوں کے لیے
مخصوص کر دیا جاتا۔۔۔

وہ بہت نروس ہو گئی تھی۔۔۔۔جب اس کی باری آئی ی۔۔۔۔

اس حسین دلربا کے اسٹیج پر آتے ہی۔۔۔۔ناجانے کتنے ہی لوگوں کی
آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔۔۔

یہ نیکلس ہمارا فیملی نیکلس ہے۔۔۔۔ہمارے یہاں اسے گڈ لک چارم سمجھا"
جاتا ہے۔۔۔اس کی قدر دانی کرتے ہوئے اونچی بولی لگائی یں۔۔۔آپ کا لگایا

پیسہ ویلفیئر کے بچوں کے لیے ہو گا۔۔۔اس نیک عمل میں اپنا کردار ادا کریں۔۔۔" جیم کی وائی ف نے اریبہ کو سب کے سامنے نیکلس پہناتے ہوئے۔۔۔ مسرت بھرے لہجے میں اعلان کیا۔۔۔

اریبہ کے گلے میں وہ ڈائی مند کا سفید نیکلس جیسے چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔۔

جیم کی وائی ف نے جتنا سوچا تھا اس سے کہیں زیادہ کی بولی لگنا شروع ہوئی ی۔۔۔۔

اگر بچوں کی مدد ہی کرنی ہے تو ایسے ہی کر دیں۔۔۔اتنے ڈرامے کرنے" کی کیا ضرورت ہے۔۔۔"اریبہ دل ہی دل بڑبڑائی ی۔۔۔

بہت دیر تک بولی لگتی رہی۔۔۔

اریبہ نے نظر اٹھا کر تک نہ دیکھا۔۔۔ہمت ہی نہ ہوئی ی۔۔۔۔

وہ صرف بولی لگتے سن رہی تھی۔۔۔۔

اچانک ایک قیمت پر پہنچ کر بولی لگنار ک گ ئی۔۔۔۔وہ اس نیکلس کی تین گنا زیادہ قیمت تھی۔۔۔۔

جس بزنس مین نے یہ قیمت لگائی ی تھی۔۔۔۔وہ فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔اس حسین لڑکی کو تک رہا تھا۔۔۔۔

دو ملین ڈالرز،،نیکلس اس کا ہو جاتا۔۔۔اگر اچانک پوری خاموش محفل،، میں ایک گرج دار آواز نہ گونجتی۔۔۔۔

سب اس امیر زادے کو مڑ کر دیکھنے پر مجبور ہوئے تھے۔۔۔جس نے نیکلس کی پانچ گنا زیادہ قیمت لگائی ی تھی۔۔۔

وہ لڑکی اس آواز کو باخوبی پہچانتی تھی۔۔۔اس خوبرو نوجوان کے اعلان پر۔۔۔اریبہ نے بھی نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

دور کھڑا وہ بھوری و چمکتی آنکھوں والا لڑکا۔۔اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے۔۔۔اریبہ نے نظریں فوراً جھکا لیں۔۔۔

زین کی لگائی ی بولی کے بعد۔۔۔سب خاموش ہو گ ئی ے تھے۔۔۔

آخر کار نیکلس اس کا ہوا۔۔۔

آپ اسٹیج پر آجائی یں سر۔۔۔"ہوسٹ نے زین کواوپرا سٹیج پر آنے کی" دعوت دی۔۔۔

وہ بھی فوراہی بھرم سے چلتاہوا آگیا تھا۔۔۔۔

میں اِس قدر Charity مسٹر زین خوشی ہوئی ی جان کر کے آپ کو" انٹرسٹ ہے۔۔۔۔"جیم اوراس کی وائی ف فوراہی زین کا ویلکم کرنے آگے آگ ئی ے تھے۔۔۔۔جیم نے ہاتھ ملا کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زین نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔۔اس کی نگاہیں توسامنے کھڑی لڑکی پر ٹکی تھیں۔۔۔۔

کیا میں قریب سے دیکھ سکتا ہوں؟؟"زین کے سنجیدگی سے استفسار"
کرتے ہی۔۔۔ہوسٹ فوراہی بولی۔۔۔

"بالکل سر۔۔۔آپ ہی کی چیز ہے۔۔۔"

ہاں ہاں بالکل۔۔۔"جیم بھی فوراتائی ید میں بولا۔۔۔۔"

بہت خوبصورت۔۔۔۔نظر ہی نہیں ہٹ رہی۔۔۔"بالکل اس حسین"
دلربا کے سامنے آکر کھڑا ہو۔۔۔ہونٹوں کو گول کر۔۔۔سر تا پاؤں اس کا
جائزہ لیتے۔۔۔تعریفی کلمات ادا کیے۔۔۔۔

اریبہ نے اس کی تعریف سن۔۔۔ نظر اٹھائی ی۔۔۔۔وہ جس قدر گہری بولتی نگاہوں سے تک رہا تھا۔۔۔۔وہ حسین دلربا تاب نہ لا سکی۔۔۔۔فورا نظر جھکالی۔۔۔۔

دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

تو سر کیسا لگا آپ کو اپنا نیکلس؟؟"ہوسٹ قریب آکر۔۔۔بڑے اشتیاق" سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

کون سہ نیکلس؟؟۔۔۔"زین نے پلٹ کر خاصہ انجان لہجے میں" پوچھا۔۔۔۔

جس پر سب اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔

اگر اسے نیکلس کا علم ہی نہیں تھا۔۔۔تو بولی کس چیز کی لگائی ی تھی اس نے؟؟۔۔۔۔

زین اپنی فیلڈ میں بہت سنجیدہ بزنس مین مشہور تھا۔۔۔اس لیے کوئی ی مزاق کی امید بھی نہ تھی اس سے۔۔۔۔

ہوسٹ بھی عجیب سی کیفیت میں گرفتار ہوئی ی۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا تھا کے بات کیسے بنائے۔۔۔

جبکے اس حسین دلربا نے اس کی بات سنتے ہی۔۔۔حیرت سے نگاہ اٹھا کر۔۔۔اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

اچھامزاق کرلیتے ہیں سر آپ۔۔۔"ہوسٹ نے بمشکل ماحول پر چھائی ی" کو کور کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔ awkwardness

ظاہر سی بات ہے مزاق ہی تھا۔۔۔ورنہ اتناخوبصورت ونایاب وانمول" ہیرہ مجھے اتنی معمولی قمیت پر تھوڑی ملتا۔۔۔۔"مقابل کی نیم شہد رنگ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔محبت سے لبریز لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔جیسے جتارہاہو۔۔۔کے وہ بہت انمول ہے اس کی نگاہ میں۔۔۔۔

تو کیا میں اپنی چیز لے جاسکتاہوں؟؟۔۔۔"اس نے نہایت نرمی سے اریبہ" کاہاتھ پکڑ کر۔۔۔سب کے سامنے اپنے لبوں سے لگا کر چومتے ہوئے۔۔۔۔اعلانیہ استفسار کیا۔۔۔۔

بالکل سر۔۔۔ میم آپ نیکلس اتار دیں۔۔۔"ہوسٹ نے مسکراتے ہوئے" اریبہ کو دیکھ کہا۔۔۔۔

جس پر وہ فوراہی۔۔اپنے ہاتھ گردن کے پیچھے لے جا کر۔۔۔ نیکلس اتارنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

مگر نا جانے کیوں۔۔۔ نیکلس اٹک گیا تھا۔۔۔۔

وہ مسلسل کوشش کرتی نظر آ رہی تھی۔۔۔

لگتا ہے سر۔۔۔ نیکلس والی کو ساتھ ہی لے جانا پڑے گا اب آپ" کو۔۔۔۔"نیکلس اس کی کوشش کے باوجود نہ اترتا دیکھ۔۔۔ہوسٹ نے مضحکہ خیز انداز میں کہا۔۔۔ جس پر سب ہنسنے لگے۔۔۔

پھر تو یہ نیکلس واقعی میرے لیے گڈ لک چارم ثابت ہو گیا۔۔۔"اس نے" بھی جیسے ساتھ دیا تھا ہوسٹ کا۔۔۔ایک آنکھ دبا کر۔۔۔شوخی سے کہا۔۔۔

جہاں لوگ زین کا یہ ہنستا مسکراتا نیا روپ دیکھ۔۔۔حیران ہو رہے تھے۔۔۔

وہیں بیچاری اریبہ کے ہاتھ پاؤں پھولتے دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔

اسے یہ سب بہت عجیب لگ رہا تھا۔۔۔۔

اگر ذرا بھی آئی یڈیا ہوتا کے یہ سب ہو گا۔۔۔تو وہ کبھی راضی نہ ہوتی۔۔۔

لاؤ میں مدد کر دوں۔۔۔"اریبہ اب جھنجھلا کر کھولنے کی کوشش کر رہی" تھی۔۔۔اسے جھنجھلاتا دیکھ۔۔۔مقابل نے نرمی سے مدد کی آفر کی۔۔۔

نہیں۔۔شکریہ۔۔۔میں خود۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی۔۔کے" مقابل سامنے سے قریب آیا۔۔۔اتنا قریب کے اس کی گرم سانسیں وہ اپنی گردن و شولڈر پر محسوس کرنے لگی۔۔۔۔

دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔کچھ زیادہ بول گیا میں۔۔۔۔مگر سچ یہی ہے کے تم میرے" لیے بہت خاص ہو۔۔۔"آہستگی سے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کرتے۔۔۔۔پھر سے معذرت کی۔۔۔۔

اس کی معذرت سنتے ہی۔۔۔وہ فوراً اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔
کرسٹل سی چمکتی بھوری آنکھیں کھینچ رہی تھیں اپنی جانب۔۔۔۔

ان میں جھلکتی محبت وہ لڑکی ہر گز نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

اس نے اگلے ہی پل نظر چورالی۔۔۔وہ ابھی معاف کرنے کا کوئی ی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔

پہلے سے زیادہ طاقت وشدید جھنجھلا کر۔۔۔ گردن سے نیکلس کو پکڑ کر۔۔۔آگے کی جانب سے کھینچا۔۔۔۔ جس کے سبب وہ گلے سے اتر کر ہاتھ میں آگیا تھا۔۔۔

یہ لیں مسٹر زین۔۔۔آپ کا نیکلس۔۔۔۔ہر چیز ہی انمول ہے اگر قدر کی" جائے تو۔۔۔۔زندگی بھر یوں کوئی ی راہ میں بیٹھا نہیں رہے گا آپ کی۔۔۔"اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔۔اپنے ہاتھ سے اس پر نیکلس رکھ۔۔۔مفاہمانہ انداز میں جواب دے کر۔۔وہ تیزی سے اسٹیج سے اتر گ ئی تھی۔۔۔۔

آخر کب تک؟؟۔۔کب تک کھیلے گا وہ چوہے بلی کا کھیل۔۔۔

وہ سیدھی سادی۔۔۔نارمل وخوشحال زندگی کی چاہ رکھنے والی لڑکی تھی۔۔۔۔تھک گ ئی تھی وہ۔۔۔زین کے ان پیچیدہ کھیلوں سے۔۔۔۔

جس میں ایک لمحے میں وہ آسمان پر بیٹھاتا ہے تو دوسرے لمحے زمین پر لا پٹختا ہے۔۔۔۔

اک لمحے میں جیسے سب کچھ۔۔۔اور اگلے ہی لمحے جیسے کچھ بھی نہیں۔۔۔۔
دھوپ چھاؤں کا یہ سفر طے کرتے کرتے اس کے پاؤں تھک گ ئ ے
تھے۔۔۔۔

اب یا تو اقرار کرئے یا انکار کرئے۔۔۔بیچ کی کوئی راہ نہیں چاہتی وہ۔۔۔۔

تم خوش نصیب ہو۔۔۔۔شاید اسی لیے جوای نے غلطی کی وہ زین بھی کر" بیٹھا"اس کی پشت تکتے ہوئے۔۔۔۔وہ رنجیدہ سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔لب بھینچ کر۔۔۔دل ہی دل کڑنے لگا۔۔۔۔۔پھر ہاتھ میں پکڑے نیکلس کو کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال کر۔۔۔۔وہ بھی اسٹیج سے اتر گیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آج مہرین کا نکاح کا فنکشن تھا۔۔۔۔۔

"یہ والا دیکھو۔۔۔یہ اچھا لگے گا؟؟؟"اریبہ نے اپنے اوپر ایک لال و بلیک رنگ کی فراک لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"نہیں بھئی ی۔۔۔۔۔یہ والا ٹرائے کرؤ تم۔۔۔۔یہ اِس سے تو بہتر ہی ہے۔۔۔۔"مہرین لائٹ پنک رنگ کی فراک اس کے آگے بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"اچھا یہ والا دیکھو۔۔۔"وہ مہرین کی پسند سے مطمئن نہیں ہوئی ی تھی۔۔۔اس لیے دوسرا سوٹ دیکھانے لگی۔۔۔۔

اف۔۔۔اریبہ۔۔۔اتنے تو دولہن ہو کر میرے نخرے نہیں جتنے" تمھارے ہیں۔۔۔۔"مہرین فوراہی منہ بسور کر گویا ہوئی ی تھی۔۔۔

ہاں تو۔۔۔دوست ہوں تمھاری۔۔۔کیا خبر۔۔۔کوئی ی اچھا وہینڈسم سہ" مل جائے آج مجھے۔۔۔۔"اس نے ایک آنکھ دبا کر۔۔۔شرارت سے جواب دیا تھا۔۔۔۔

کیوں میرے برو کو بھری جوانی میں قاتل بنانے پر تلی ہو۔۔۔"وہ بھی" پلٹ کر۔۔ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔

وہ کپڑے چینج کر رہی تھی۔۔۔

لائی ٹ پنک رنگ کی فراک زیب تن کی۔۔۔۔۔

وہ فراک کی زپ لگانے کے لیے ہاتھ پیچھے کمر کی جانب لے گ ئی۔۔۔۔

مگر ہاتھ پہنچ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

مہرین۔۔۔ذرا اندر آنا یار۔۔۔"اس نے بلند آواز میں پکار لگائی ی۔۔۔۔"

مہرین کمرے کا دروازہ ہلکے سے بند کر۔۔۔باہر آئی ی تھی۔۔۔۔اس کی آنکھیں متلاشی تھیں۔۔۔

پورے گھر میں نظر دوڑانے کے بعد۔۔۔اسے زین ڈیکوریشن کراتا سیڑھیوں کے پاس نظر آیا۔۔۔وہ تیزی سے نیچے اترئی تھی۔۔۔

آنکھوں میں شرارت ابھرئی ی تھی اس لڑکی کے۔۔۔

زین کے پاس پہنچ کر۔۔۔پہلے تو اُس کا سر تا پاؤں جائزہ لینے لگی۔۔۔

وائی ٹ شرٹ پر بلیک پینٹ کوٹ زین تن کیے وہ نہایت ہی خوبصورت و ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔۔اتنا حسین۔۔۔کے بے ساختہ مہرین نے سیٹی بجائی ی تھی۔۔۔

ووو۔۔۔آج تو کوئی ی بڑا ہینڈسم لگ رہا ہے۔۔"وہ تعریف کرئے بغیر رہ" نہ سکی۔۔۔

جس کے جواب میں وہ نفی میں سر جھٹک کر مسکرادیا

"تھا۔۔۔"شکریہ۔۔۔تم بھی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔

"او۔۔۔میں تو بھول گ ئی۔۔۔ برو۔۔۔اوپر اریبہ آپ کو بلا رہی ہے۔۔۔"اس نے بمشکل ہنسی ہونٹوں میں دبا کر۔۔۔ سنجیدگی سے کہنے کی کوشش کی۔۔۔

"اریبہ ؟؟۔"وہ حیران ہوا تھا۔۔۔اور کیوں ناں ہوتا۔۔۔ تین چار دنوں سے ان کی بات چیت بالکل بند جو تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔آپ دیکھ لیں۔۔۔"وہ جلد بازی سے کہتی۔۔۔ باہر کی جانب بڑھ گ ئی۔

"لگتا ہے غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔۔۔"اریبہ کا بلاوا سنتے ہی۔۔اسکا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے ڈیکوریشن والے کو کام سمجھا کر۔۔۔اوپر اریبہ کے کمرے کی جانب چل دیا تھا۔۔۔

"مہرین۔۔۔بہری ہو گئی ہو کیا؟؟۔۔۔"وہ دو تین آوازیں لگا چکی تھی۔۔۔مگر باہر سے کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اس بار ذرا جھنجھلا کر کہا۔۔۔

"ضرور ہینڈ فری لگا کر بیٹھ گئی ہو گی۔۔"وہ مسلسل کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر ہاتھ نہیں پہنچ رہا تھا۔۔۔تھک ہار کر پھر آواز لگائی۔۔۔۔

"مجھ غریب کی بھی سن لو یار۔۔۔۔پلیز اندر آؤ۔۔۔۔مجھے ضرورت ہے۔۔۔"زین اسی لمحے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی۔۔۔اس کے کانوں کی سماعت سے اریبہ کی منتی آواز ٹکرائی ی تھی۔۔۔جو چینجنگ روم سے آرہی تھی۔۔۔۔

کیونکے اس کے نزدیک اریبہ نے اسے خود بلایا تھا۔۔۔اس لیے وہ بغیر کچھ سوچے اس کی مدد کرنے اندر داخل ہو گیا۔۔۔۔

اریبہ کے سامنے کی پوری دیوار پر مرر لگا تھا۔۔۔جیسے ہی وہ خوبرو نوجوان داخل ہوا۔۔۔اریبہ کو آئی ینے کے عکس میں نظر آ گیا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں۔۔۔۔

مگر دوسری جانب۔۔۔زین ساکت سہ رہ گیا تھا۔۔۔جو اس نے دیکھا۔۔۔اس پر یقین نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

وہ حسین دلربا فوراہی گھبرا اس کی جانب مڑی تھی۔۔۔

وہ تو اپنی کمر چھپانے کی نیت سے اس کی جانب مڑی تھی۔۔۔مگر وہ ہڑبڑاہٹ میں بھول بیٹھی تھی۔۔۔کے پیچھے لگے شیشے میں اس کی کمر کا عکس وہ وجیہہ نوجوان صاف دیکھ سکتا ہے۔۔۔اور وہ دیکھ بھی رہا تھا۔۔۔

زین ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔فوراً باہر جاؤ۔۔۔"وہ بگڑ کر گویا" ہوئی ی۔۔۔ساتھ ساتھ اپنے سیدھے کندھے پر ڈلی۔۔۔گھنی آبشار کمر کی جانب کی۔۔۔۔جس سے پوری کمر ڈھک گ ئی تھی۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"وہ قریب آنے لگا۔۔۔تو اریبہ گھبرا کر پیچھے قدم لینے لگی۔۔۔مگر اگلے ہی پل۔۔۔اس نے نازک کلائی ی تھام کر۔۔اپنی جانب کھینچا۔۔۔

یوں کھینچنے کے سبب وہ نازک سی لڑکی سینے سے آلگی تھی۔۔۔

وہ کچھ کہ پاتی۔۔۔اس سے قبل ہی وہ گلے لگا۔۔۔اور اپنے ہاتھ سے اسکے بال کمر سے ہٹائے۔۔۔

اپنے ہوش و حواس میں وہ پہلی بار زین کے اتنا قریب آئی ی تھی۔۔۔لگا جیسے اگلا سانس ہی نہیں آئے گا۔۔۔

ہاتھ پاؤں بالکل ٹھنڈے پڑ گ ئی ے تھے۔۔۔

پورے جسم میں آگ سی سلگنے لگی۔۔۔۔

یہ نشان کیسے ؟؟"اس کی کمر پر شہریار کے بیلٹ سے مارنے کے نشانات آج" بھی موجود تھے۔۔۔ جنھیں دیکھ۔۔۔وہ کرب کی شدت سے پاگل ہوئے جارہا تھا۔۔۔۔

لگا جیسے وہ نشان اس کی کمر پر نہیں مقابل کے دل پر لگے ہوں۔۔۔۔۔

نشان پوری کمر پر تھے۔۔۔۔ جنھیں دیکھ۔۔۔وہ اندازہ لگا سکتا تھا۔۔۔۔

کس قدر اذیت سے گزرئی ی ہے وہ۔۔۔

کس قدر تکلیف برداشت کی ہے اس نے۔۔۔۔

اگلے ہی پل اس حسین دلربا سے ایک قدم خود ہی پیچھے ہٹ۔۔۔بھرئی ی آوازں س استفسار کیا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں رنج کی شدت سے سرخ پڑ گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

او۔۔تو تم یہ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔دکھ ہو رہا ہے۔۔۔دکھ" ہو رہا ہے کے مجھے کوئی تم سے بھی زیادہ تکلیف پہنچانے میں کامیاب ہو چکا ہے۔۔۔۔"طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔۔بھیگو کر جو تا مارا تھا اس نے۔۔۔۔

اریبہ کی بات جیسے دل کو مزید گھائی ل کر گ ئی تھی۔۔۔۔

کس نے کیا یہ؟؟"اس کی آنکھیں اس کے درد کا پتا دے رہی"
تھیں۔۔۔۔لگا جیسے جان پر بنی ہو اس کی۔۔۔۔جیسے جان نکل رہی ہو اس
کی۔۔۔

کیوں؟؟۔۔جا کر لڑو گے اس سے۔۔۔کے تمھارا حق کیسے چھین"
لیا۔۔۔"پھر طنز کا زہریلا تیر چلایا۔۔۔۔

اریبہ میں نے پوچھا کس نے کیا یہ؟؟"اس خوبرو نوجوان کی پلکیں بھیگی"
بھیگی سی نظر آنے لگیں۔۔۔۔

وہ دانت پیس کر۔۔جواب دینے پر زور دیتے ہوئے۔۔۔استفسار کرنے
لگا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔۔چہرہ شدید غضبناک۔۔۔وہ اپنی دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔۔۔

شہریار نے۔۔۔یقیناتم سوچ رہے ہوگے۔۔جس قابل تھی وہ ہی ملا" مجھے۔۔۔" وہ رنجیدہ سی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔دل جلے انداز میں جواب دے کر۔۔۔اس کے پاس سے گزر کر جانے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔میں نے ایسا کبھی نہیں سوچا۔۔۔اور نہ کبھی سوچ سکتا" ہوں۔۔۔" وہ حسین دلربار نجیدہ رنجیدہ سی گزر جاتی۔۔۔اگر وہ ہاتھ تھام کر اس کی جانب دیکھ۔۔۔۔محبت سے لبریز لہجے میں نہ کہتا۔۔۔۔

میرے نزدیک تم وہ لڑکی ہو جو قابل ہے کے اسے ٹوٹ کر چاہا" جائے۔۔۔اس میں اپنے دن رات بسر کیے جائیں۔۔۔اس کی زلفوں کا

آسیر ہوا جائے۔۔۔اس کے نخرے پلکوں پر اٹھائے جائیں۔۔۔اس کے شکوئے سر آنکھوں پر رکھے جائیں۔۔۔اس کی ناراضگی کا قدردان بنا جائے ۔۔۔۔"وہ اس حسین دلربا کے قریب آکر۔۔۔اسکے جھکے چہرے کو۔۔۔ ٹھوڑی سے پکڑ کر۔۔۔اونچا کر۔۔۔

اس کی نیم شہد رنگ آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔

محبت سے لبریز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

"اگر تمھیں قابل نہ سمجھتا تو کیا خود تم سے شادی کرتا؟۔۔۔"اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے حسین چہرے پر پیالہ بنا کر۔۔۔الفت بھرے لہجے میں پوچھا۔۔۔

یقیناوہ جانتی تھی مقابل پوچھ نہیں رہا۔۔۔وہ تو جتا رہا ہے۔۔۔۔

اس کی گہری بولتی نظریں اپنی جانب تیزی سے راغب کر رہی تھیں۔۔۔

اس کے ہاتھوں کا لمس رخسار کو جھلسا رہا تھا۔۔۔اچانک شدید گرمی کا احساس ہونے لگا۔۔۔

اریبہ۔۔۔اریبہ۔۔۔"وہ دونوں ابھی ایک دوسرے میں ہی محو" تھے۔۔کے باہر سے مہرین کی آواز آئی ی۔۔۔جس پر دونوں ہی حواسوں میں لوٹے۔۔۔

تم باہر مت آنا مہرین کے سامنے۔۔۔وہ غلط مطلب اخذ کرئے" گی۔۔۔"اریبہ فوراہی ہڑ بڑا کر بولی۔۔۔۔

تو؟؟۔۔"مقابل نا سمجھی سے۔۔۔۔"

تو میں نہیں چاہتی۔۔کوئی ی کچھ غلط سمجھے۔۔۔چپ چاپ یہاں" رہو۔۔۔میں جب مہرین کو لے کر چلی جاؤں تو باہر نکلنا۔۔اس سے پہلے نہیں۔۔"وہ دبی آواز میں حکم صادر کرتی۔۔۔تیزی سے باہر نکلی۔۔۔۔

تم کہاں چلی گ ئی تھیں؟؟"وہ باہر نکلتے ہی مہرین پر بگڑئی۔۔۔"

سوری یار۔۔۔وہ نیچے انٹی نے بلالیا تھا۔۔۔ارے یہ فراک اتنی ڈھیلی" "کیوں ہو رہی ہے؟؟

نہیں لگی ہے۔۔۔نہ اسٹیپ۔۔۔پلیز لگادو۔۔"وہ اس کی Zip کیونکے"
جانب کمر کر۔۔۔جلد بازی سے گویا ہوئی ی۔۔۔

مہرین الجھی۔۔۔کیا اس نے زین کو نہیں بھیجا تھا اس کام کے لیے۔۔۔

کیا بر و آئے نہیں؟؟"وہ سوچ میں پڑئی ی۔۔۔۔"

کیا سوچ رہی ہو؟؟۔۔۔چلو جلدی کرؤ۔۔۔"اریبہ کا ہر گزرتے لمحے کے"
ساتھ دم خشک ہو رہا تھا۔۔۔اسے ڈر تھا کے کہیں مہرین کو زین کے روم میں
موجود ہونے کا پتا نہ چل جائے۔۔۔

بال تو بنالو۔۔۔"وہ جلد بازی میں باہر جانے لگی۔۔تو مہرین نے پیچھے سے"
ٹوکا۔۔۔

ٹھیک ہیں۔۔۔کون سہ میری بارات چڑھ رہی ہے۔۔۔اب چلو بھی"
۔۔۔"وہ لاپرواہی سے اپنے بالوں میں انگلیوں سے کنگھی کرتی۔۔۔اسے
لے کر باہر چلی گ ئی تھی۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔
وہ خون کے گھونٹ پی رہا تھا۔۔۔

شہریار میری عورت کو تکلیف پہنچائی ی ہے تو نے۔۔۔آج سے الٹی گنتی"
شروع کر دے۔۔۔۔میں تجھے تباہ نہ کر دوں تو میرا نام بھی زین و قار الدین
نہیں۔۔۔بہت جلد تیری تباہی کا سورج طلوع ہو گا۔۔۔بس تو انتظار
کر۔۔۔"وہ پکا عزم کر چکا تھا۔۔۔کے شہریار کو تباہ و برباد کر دے
گا۔۔۔۔اس نے ہمت بھی کیسے کی۔۔۔اس کی عورت کو ہاتھ لگانے

کی۔۔۔اسے تکلیف پہنچانے کی۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو لانے کی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

قبول ہے۔۔۔"ایجاب و قبول ہوتے ہی۔۔۔حارث و مہرین ایک" دوسرے کے گلے لگے تھے۔۔۔۔

اریبہ دور کھڑی۔۔۔بڑی رشک بھری نظروں سے یہ منظر تک رہی تھی۔۔۔

سوچتی ہوں۔۔۔اس محبت کو پانے کا احساس کیسا لگتا ہو گا جسے دن رات" دعاؤں میں مانگا ہو۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ فولٹ کرئے۔۔۔سامنے ہنستے مسکراتے کپل کو دیکھ۔۔۔۔۔آہستگی سے بولی۔۔۔۔

مجھے کیسے پتا ہو گا۔۔۔مجھے کون سہ ملی" وہ تو خود سے باتیں کر رہی" تھی۔۔۔کیا خبر تھی کے وہ خوبرو نوجوان برابر میں کھڑا اس کی بات سن رہا ہے۔۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

زین نے بڑی حسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

اریبہ اس کی اچانک آواز سن۔۔چونک کر۔۔۔اس کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔

مگر وہ شکوئے بھری نگاہ سے اس کے وجود کو تکتا ہوا۔۔۔مزید کوئی ی بات کیے بغیر آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

♥* Husny Kanwal*♥

آج بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔" وہ جوس کا گلاس منہ سے لگائے" کھڑی تھی۔۔کے کسی نے۔۔پیچھے سے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کی۔۔۔

شکریہ۔۔۔" رسمی مسکان چہرے پر ظاہر کیے۔۔۔فہد کا شکریہ ادا" کیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔اور تمھارے اس ای کا کچھ پتا چلا؟؟"فہد جاننا چاہتا تھا۔۔۔اریبہ" یہاں کس کے لیے رکی ہے۔۔اس نے خاصہ دوستانہ انداز میں پوچھا۔۔۔

اتفاق سے اسی لمحے دو تین لوگوں کے ساتھ زین پیچھے آکر کھڑا ہوا تھا۔۔۔وہ بزنس کی باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔

فہد کا سوال زین کے کانوں تک رسائی ی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔"اریبہ نے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیا۔۔۔وہ اس بارے" میں بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔فہد سے تو ہر گز نہیں۔۔۔نہ جانے کس بات پر اس کا پارہ ہائی ی ہو جائے اور وہ تماشہ بنانا شروع کر دے۔۔۔یہی خوف تھا جو وہ اس لڑکے سے حتی المکان دور رہنا ہی پسند کرتی تھی۔۔۔

مجھے لگتا ہے تم اپنا وقت ضائع کر رہی ہو اسے ڈھونڈنے" میں۔۔۔" مقابل سمجھانے والے انداز میں۔۔۔

بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے۔۔۔کے تمھاری اور میری رائے اس" معاملے میں بہت حد تک ایک جیسی ہے۔۔۔" اس نے دانستہ طور پر زین کو سنانے کے لیے۔۔۔گہری افسردہ آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس لڑکی کی بات سنتے ہی۔۔۔زین اپنے ساتھیوں سے بات کرتے کرتے رکا۔۔۔۔

جب تم جانتی ہو کے صرف وقت ضائع کر رہی ہو۔۔۔تو پھر کیوں رکی" ہوئی ہو یہاں؟؟۔۔۔"اس حسین دلربا کا جواب۔۔۔فہد کی آنکھوں میں چمک کا سبب بنا تھا۔۔۔

ابھی وہ جواب دیتی۔۔۔اس سے قبل ہی کیمرہ مین انا کے کہنے پر وہاں آیا۔۔۔۔

میم سر۔۔ایک کپل فوٹو ہو جائے؟؟"بس اس کیمرہ مین کا کپل کا لفظ ادا" کرنا تھا۔۔۔کے پیچھے کھڑا نوجوان سرخ پڑا۔۔۔جبکے فہد کے خوبصورت چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ رقصا ہوئی ی۔۔۔۔

وہ کیمرہ مین انا کے کہنے پر انھیں کپل سمجھ رہا تھا۔۔۔

کپل؟؟۔۔۔"اریبہ الجھ کر۔۔پیچھے کی جانب زین کو دیکھنے لگی۔۔۔جو اس" لمحے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

اسے جل کر لال پیلا ہوتا دیکھ۔۔۔جیسے دل کو تسکین ملی ہو۔۔۔

اسکی غراہٹ بھری نگاہ کو مکمل اگنور کرتے۔وہ واپس کیمرہ مین کی جانب متوجہ ہوئی ی۔۔۔

ہم کپل نہیں ہیں۔۔۔"اس نے نارمل انداز میں کہا۔۔۔"

مگر فیوچر میں ضرور ہوں گے۔۔۔"فہد تیزی سے پُر اعتماد لہجے میں" بولا۔۔۔جس پر وہ غصیلی نگاہ سے اسے تکنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔صرف تمھارے خوابوں میں۔۔۔"وہ دانت پیس کر۔۔اترا کر" کہتی ہوئی ی۔۔۔ابھی مڑ کر ایک قدم ہی چلی تھی۔۔۔کے اسے اپنی نازک ودودھیائی ی کلائی ی مضبوط گرفت میں محسوس ہوئی ی۔۔۔

فہد نے کلائی ی پکڑتے ہی کیمرہ مین کو تصویر بنانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

اریبہ کے مڑ کر فہد کو دیکھتے۔۔۔۔کیمرہ مین نے اس لمحے کو قید کر لیا۔۔۔۔

فہد۔۔"وہ احتجاجی نگاہوں سے۔۔۔"

ایک تصویر تو بنوا ہی سکتی ہو میرے ساتھ۔۔۔"معصوم سہ چہرہ بنا کر" ۔۔۔لچکدار انداز میں گویا ہوا۔۔۔

نہیں۔۔۔دیکھو فہد۔۔۔تم اچھی طرح جانتے ہو مجھے تم میں کوئی ی" انٹرسٹ نہیں۔۔۔۔"وہ صاف گوئی ی سے۔۔۔اسے منہ پر انکار کر رہی تھی۔۔۔

تم بھی اچھی طرح جانتی ہو مجھے تم میں بہت انٹرسٹ ہے۔۔۔"وہ قریب" آکر۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔جتاتے ہوئے۔۔۔۔

زین ان دونوں کو باتیں کرتا دیکھ۔۔۔۔جل کر کوئی لہ ہوا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

مجھے ای نہ بھی ملے تو بھی تمھارا کوئی ی چانس نہیں۔۔۔"وہ حسین دلربا" دبے دبے غصے و قطعی لہجے میں بولی

جو سنتے ہی مقابل کا دل تڑپ اٹھا تھا۔۔۔۔

تم صرف میری ہو۔۔۔جتنی جلدی یہ بات سمجھ لو۔۔۔اتنا اچھا ہے" تمھارے لیے۔۔۔"آنکھوں میں جنونیت لیے۔۔۔وہ قطعیت و بھرم کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے خود ہی اس کی کلائی ی اپنی گرفت سے آزاد کر۔۔۔پلٹ کر اپنے رعب دار انداز میں چل دیا۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی تھیں؟؟"فہد کے جاتے ہی۔۔۔وہ اپنے ساتھیوں سے" اسکیوز کر۔۔۔تیزی سے چلتا ہوا اس کی جانب آیا تھا۔۔۔

تم سے کوئی ی مطلب نہیں۔۔۔"اریبہ منہ بسور کر کہتی۔۔۔مڑ کر چل" دی۔۔۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان دانت کچکچاتا رہ گیا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

پوری شادی کی تقریب میں بشری بیگم نے اریبہ کا تعارف صرف زین کی سیکرٹری کے طور پر کروایا تھا۔۔۔جس سے اسے بھی کوئی ی اعتراض نہیں تھا۔۔۔۔

آج مہرین کی رخصتی کا فنکشن تھا۔۔۔صبح سے زین و عمر بہت اداس نظر آرہے تھے۔۔۔وہ دونوں کے لیے چھوٹی سی چلبلی گڑیا تھی۔۔۔۔۔پورے گھر کی رونق تھی وہ۔۔۔۔

اریبہ ابھی لاونج سے نکل کر اوپر جا ہی رہی تھی۔۔۔کے اس کے کانوں سے بشری بیگم کی ملازمہ کو ڈپٹنے کی آوازیں ٹکرانے لگیں۔۔۔

وہ آوازیں کچن کی جانب سے آ رہی تھیں۔۔۔

اسے اشتیاق ہوا کے آخر بشری بیگم کیوں اِس طرح چیخ رہی ہیں۔۔۔اِس سے پہلے تو اس نے کبھی انھیں اپنے ملازمین پر چیختے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

یہ آم کے جوس کی بوتل آئی کیسے گھر میں؟؟۔۔۔کیا تمھیں نہیں پتا'' زین کو آم سے ایلرجی ہے'' وہ کچن کی جانب آئی تھی۔۔۔ابھی وہ بشری بیگم کے پیچھے آ کر کھڑی ہی ہوئی تھی۔۔۔کے ان کی بات سن۔۔۔اس کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

ہر چیز اتفاق ہو سکتی تھی۔۔۔

ایک یونی میں پڑھنا۔۔۔

کھانے میں پیزا پسند ہونا۔۔۔

بائی یک ریس کا شوق۔۔۔

لیکن آم سے ایلرجی؟؟۔۔دو الگ بندوں کو ایک جیسی ایلرجی کیسے ہو سکتی ہے؟؟۔۔۔وہ بھی ایسی ایلرجی کو کروڑوں میں کسی ایک کو ہوتی ہے۔۔۔۔

زین کو بھی ای کی طرح آم سے ایلرجی ہے۔۔۔" وہ منہ میں" بڑبڑائی ی۔۔۔

وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب آئی ی تھی۔۔۔۔

آج اسے یقین ہو گیا تھا۔۔۔زین ہی اس کا ای ہے۔۔۔اپنے یقین کو مزید پختہ کرنے کے لیے اس کے ذہن میں فاطمہ کا خیال آیا۔۔۔۔

کیونکے فاطمہ واحد تھی جس نے مایوں والے دن ای کو دیکھا تھا۔۔۔

اس نے فاطمہ کے گھر کال کی۔۔۔

اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔

رسمی سلام دعا کے بعد وہ اصل موضوع پر آئی ی۔۔۔

فاطمہ تمھیں یاد ہے۔۔۔میری مایوں والے دن ایک گورا ہمارے گھر آیا" تھا"اس کی پیشانی ہر پسینہ چمک رہا تھا۔۔۔

دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا یہ سوال کرتے وقت۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔۔۔۔

ہاں آپی۔۔بالکل یاد ہے۔۔ہائے ئے۔۔کتنا خوبصورت وہینڈسم لڑکا" تھا۔۔"فاطمہ نے شرارت سے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے۔۔۔جواب دیا۔۔۔

اس کا جواب اریبہ کے دل کو مزید بے قابو کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ عجیب سی کیفیت میں گرفتار تھی اس لمحے۔۔۔

خوشی سے لگ رہا تھا آج جان نکل جائے گی۔۔۔

تمھیں اس کا چہرہ یاد ہے؟؟"نہایت بے صبری کے ساتھ استفسار" کیا۔۔۔۔

جی جی آپی۔۔۔۔اتنا پیارا چہرہ بھلا کوئی ی بھول سکتا ہے۔۔۔"وہ تو جیسے" مکمل فدا تھی ای پر۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے۔۔میں تمھیں پک بھیج رہی ہوں۔۔ذرا دیکھ کر بتاؤ۔۔۔کیا" یہی وہ لڑکا ہے جو مایوں والے دن مجھ سے ملنے آیا تھا۔۔۔"اس نے جلد بازی سے ٹائی پ کیا۔۔۔۔

اوکے آپی۔۔۔آپ بھیجیں۔۔میں دیکھ کر بتاتی ہوں۔۔۔ویسے آپ اتنے" سالوں بعد کیوں ڈھونڈ رہی ہیں اسے؟؟"فاطمہ کو اشتیاق پیدا ہوا تھا جاننے

کا۔۔۔کے آخر اریبہ اتنے سالوں بعد اچانک اس لڑکے کو کیوں ڈھونڈ رہی ہے۔۔۔

بس ایک بہت ضروری کام ہے اس سے۔۔"سرسری سہ جواب دیا۔۔۔"

"اوکے۔۔۔آپ بھیجو۔۔۔میں بتاتی ہوں۔۔۔"

ذرا جلدی جواب دینا۔۔۔میں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔"اس کی تو جیسے جان سولی پر لٹکی ہو۔۔۔

اس لمحے اس دیوانی کی بے صبری دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔

جی" فاطمہ کے جواب دیتے ہی اس نے کال منقطع کی۔۔۔اور اسے زین کی "
پک بھیجی۔۔۔۔

کہنے کو صرف کچھ لمحوں کا انتظار تھا۔۔۔مگر اس کے لیے ہر لمحہ صدیوں کے
برابر تھا۔۔۔

لگ رہا تھا بس مثبت جواب آئے گا۔۔۔اور جان خوشی کی شدت کے سبب
جسم سے نکل جائے گی۔۔۔۔

وہ ناخن نہیں چبایا کرتی تھی۔۔۔مگر اس لمحے چبا رہی تھی۔۔۔

اس کی نظریں صرف سیل کی اسکرین پر ٹکی تھیں۔۔۔

ہر گزرتا لمحہ جان پر جیسے بھاری تھا اس کی۔۔۔۔

اس کی بے صبری اس لمحے دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔

لگ رہا تھا۔۔۔بس اس کا جواب آئے گا۔۔۔اور جان خوشی کی شدت سے جسم سے نکل جائے گی۔۔۔۔

ہاں آپی۔۔۔۔یہی تو تھا وہ گورا۔۔۔بس تب تھوڑا پتلا سہ تھا۔۔۔۔"ایک" منٹ بعد۔۔۔جب فاطمہ کا جواب آیا۔۔۔تو وہ تیزی سے پڑھنے لگی۔۔۔

اس لمحے آنکھوں سے خوشی کے سبب آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

اس کا ای۔۔۔اس کے سامنے تھا۔۔۔اس کے پاس۔۔۔ہر وقت اس کے ساتھ۔۔۔۔بس اسے ہی خبر نہ تھی۔۔۔۔

وہ اس دن پارک میں آیا تھا۔۔۔۔"اپنا سیل جس پر زین کی تصویر تھی" سینے سے لگا کر۔۔۔روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کس قدر نادان تھی وہ۔۔۔کہاں جانتی تھی کے جس کا پلکیں بچھائے رستہ تک رہی ہے کھڑکی سے باہر۔۔۔وہ دلبر تو برابر میں پُر سکون بیٹھا اس کی بے چینی و بے قراری کا امتحان لے رہا ہے۔۔۔

اب سمجھ آئی ی تھی کیوں اس دن ای کے خالی میسجز آئے تھے۔۔۔جب وہ سردی میں ٹھٹر رہی تھی۔۔۔

وہ جس گرل فرینڈ کی بات کرتا ہے۔۔۔۔جو اسے چھوڑ گ ئی تھی۔۔۔وہ لڑکی اور کوئی نہیں وہ خود ہے۔۔۔۔یہ خیال آتے ہی اس کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔۔۔۔

کیونکر خوش نہ ہو وہ دیوانی۔۔۔اس دلبر کی زندگی میں آج بھی اس کے لیے جگہ خالی تھی۔۔۔یا یوں کہا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا کے اس نے خالی رکھی تھی۔۔۔۔

وہ آنسو صاف کر۔۔۔کمرے سے نکلی۔۔۔اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے زین کے کمرے کے سامنے پہنچ گ ئی۔۔۔۔

دروازہ نوک نہ کیا۔۔۔بلکے جھک کر میٹ کے نیچے سے چابی نکالی۔۔۔

ای اپنے کمرے کی چابی میٹ کے نیچے رکھ کر جاتا ہے یہ بات اس سے بہتر کون جانتا تھا۔۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گ ئی۔۔۔۔

آج اس نے اپنے ای کی دنیا میں قدم رکھا تھا۔۔۔وہ دنیا جس میں وہ آنے کی اجازت نہیں دے رہا تھا اب تک۔۔۔۔

کمرا بالکل ویسا ہی تھا جیسا اس خوبرو نوجوان کے بتانے پر وہ ایمیجن کیا کرتی تھی۔۔۔۔

کمرے میں ہر چیز سفید تھی۔۔۔کیونکے ای کا پسندیدہ کلر سفید تھا۔۔۔

نہایت وسیع کمرا تھا وہ۔۔۔جیسے کسی شہزادے کا ہو۔۔۔۔

بیڈ کا حصہ اونچا نظر آرہا تھا۔۔۔۔دو سیڑھیاں اتر کر۔۔۔چھوٹا مگر خوبصورت لاونج تھا۔۔۔جہاں سفید رنگ کے صوفے وایل سی ٹی وغیرہ رکھے نظر آرہے تھے۔۔۔۔

دروازے سے بالکل لگ کر جو دیوار تھی۔۔۔اس پر خوبصورت شیل بنا نظر آیا۔۔۔جہاں اس کی ڈگریاں وفٹ بال ٹیم کی تصویریں لگی نظر آرہی تھیں۔۔۔۔

وہ ایک ایک تصویر کو نم آنکھوں کے ساتھ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اس کمرے میں اس کے ای کی خوشبو بسی تھی۔۔۔

یہ وہی کمرا تھا جہاں سے اس کا ای بیٹھ کر باتیں کرتا تھا اس سے۔۔۔۔

ہر چیز سے اسے انس ہو رہی تھی۔۔۔

سامنے دیوار پر اردو گانوں کی سی ٹی کا کلیکشن تھا۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔۔وہ بے ساختہ مسکرادی تھی۔۔۔۔

وہ چلتے ہوئے کھڑکی کے پاس آئی ی تھی۔۔۔وہاں وہ نیلے رنگ کے طوطے کا شوپیز لٹکا ہوا تھا۔۔۔جو ایک گول تار سے منسلک نظر آرہا تھا۔۔۔ہوا چلنے پر اس تار کے نیچے لگے چھوٹے چھوٹے سفید و نیلے رنگ کے موتی بجتے۔۔۔جن سے ایک خوبصورت آواز پیدا ہوتی۔۔۔۔اسے باخوبی یاد

تھا۔۔۔کے یہ ای نے اسکول کے آخری دن خریدا تھا۔۔۔۔اور اس کے متعلق اسے بتایا بھی تھا۔۔۔۔

وہ بہت پیار سے اس طوطے کی چونچ کو پکڑ کر۔۔۔نرمی سے سہلانے لگی۔۔۔۔

کمرے کی ہر چیز چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کے زین ہی اس کا ای ہے۔۔۔۔

اچانک اس کی نگاہ بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھے سیل پر گئی۔۔۔

زین اپنا سیل کمرے میں ہی چھوڑ گیا تھا۔۔۔اس سنہرے موقعے کو وہ کیسے جانے دیتی۔۔۔۔

فوراہی اس کا سیل اٹھایا۔۔۔آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔۔۔جس کے سبب سب دھندلا نظر آرہا تھا۔۔۔۔

اس نے نرمی سے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

پھر سیل کی اسکرین پر کلک کیا۔۔۔۔

اسکرین پر پاس ورڈ لگا نظر آیا۔۔۔

پریشان ہوئی ی۔۔۔۔جو پاس ورڈ اس کے علم میں تھا۔۔۔وہ پرانا تھا۔۔۔یقیناً اس نے تبدیل کر دیا ہو گا۔۔۔۔

مگر پھر خیال آیا ایک بار چیک کر لینے میں کیا حرج۔۔۔۔

(Areeba)میں اپنا نام لکھا۔۔۔ alphabet اس نے انگلش

کوئی ی امید نہ تھی کے لاک کھلے گا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے آنکھیں چمک اٹھیں۔۔۔ یہ دیکھ۔۔۔ کے اس پردیسی کا پاس ورڈ آج بھی اسی کا نام ہے۔۔۔۔

وہ نہیں بدلا۔۔۔" وہ خوشی سے بڑبڑائی ی۔۔۔"

بیڈ پر بیٹھ کر۔۔۔۔ اس کا سیل چلانے لگی۔۔۔

گوگل آئی ی ڈی زین وقار کے نام سے اوپن تھی۔۔۔

یہ تو وہ آئی ی ڈی نہیں ہے۔۔۔جس سے ای مجھے میل کرتا تھا۔۔۔ایک "
"منٹ۔۔۔چیک کرتی ہوں۔۔۔اس میں اور کوئی ی آئی ی ڈی ہے۔۔

پر گ ئی۔۔۔وہاں ساری میلز زین Gmail اس خیال کے آتے ہی وہ وقار والی آئی ی ڈی کی شو ہو رہی تھیں۔۔۔۔مگر اس کی سیٹنگ میں آتے ہی اسے دوسری آئی ی ڈی شو ہوئی ی۔۔۔۔

اور یہ وہ ہی آئی ی ڈی تھی۔۔۔جو اس کے ای کی تھی۔۔۔۔

اب تو جیسے۔۔۔خوشی کے مارے دل ہی بند ہونے کو تھا۔۔۔

ہاتھ نا جانے کیوں کپکپانے لگے۔۔۔پورا وجود لرز رہا تھا اس لڑکی کا۔۔۔

کپکپاتی انگلی کے ساتھ۔۔۔ای والی آئی ی ڈی پر کلک کیا۔۔۔تا کے اس کے میلز شو ہوں۔۔۔

اور پھر کیا تھا۔۔کلک کرتے ہی۔۔۔اس کی بھیجی ساری میلز چمکنے لگیں۔۔۔۔

ان میں سے ایک ای۔ میل بھی ایسی نہیں تھی جو نہ پڑھی گ ئی ہو۔۔۔۔وہ سب پڑھی ہوئی ی ای۔ میلز تھیں۔۔۔یعنی بھلے ہی جواب نہ دے۔۔۔ مگر پڑھتا ضرور تھا وہ بندہ۔۔۔۔

کب سوچا تھا اس پردسی سے دوستی کرتے وقت۔۔۔۔کے ایک دن اسی کے عشق میں دیوانی ہو جائے گی۔۔۔یوں مستانی ہو جائے گی کے دنیا سے بیگانی ہو جائے گی۔۔۔

یہ تو کبھی خیالوں میں بھی نہ گزرا تھا۔۔۔کے ایک دن اس کے ملک میں۔۔۔اس کے کمرے میں۔۔۔ حتی کے اس کے بیڈ پر بیٹھی ہو گی۔۔۔

اس کی مہک سے وابستہ چیزوں کو چھو رہی ہو گی۔۔۔۔

دل چاہا کے پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔یقین جو نہیں آ رہا تھا کے وہ مل گیا۔۔۔اور یوں ملا جیسے کبھی کھویا ہی نہ تھا۔۔۔

وہ دیوانی کمرے کی ایک ایک چیز کو اپنے ہاتھوں سے چھو رہی تھی۔۔۔

اسے وقت کا کوئی ی اندازہ نہ تھا۔۔۔اور نہ ہی کوئی ی فکر۔۔۔۔وہ بالکل بھول بیٹھی تھی کے آج مہرین کی رخصتی کا فنکشن ہے۔۔۔۔

اس کے سیل میں ہزاروں تصاویر تھیں اسکی۔۔۔۔اس کے بیڈ پر آرام سے لیٹ کر۔۔۔اس کی ایک ایک تصویر بڑے اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ہر تصویر سے جوڑی کہانی۔۔۔اس کے علم میں پہلے سے تھی۔۔اچانک ایک تصویر پر آکر اس کا ہاتھ رکا۔۔۔وہ فوراہی سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

"میری بارات کی تصویر؟؟۔۔"وہ خاصہ حیرانی کے عالم میں

"بڑبڑائی ی۔۔۔۔"ای کے پاس یہ کیسے؟؟۔۔

یہ تو کار میں لی گ ئی تصویر ہے"اس تصویر میں اریبہ کی آنکھیں بند"
تھیں۔۔۔اور سیٹ سے سر ٹکائے بیٹھی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔۔۔وہ
دولہن کے لباس میں ملبوس تھی۔۔۔۔

کار میں تو صرف وہ اور ڈرائی یور تھے۔۔۔
آپ کی منزل تو آچکی ہے۔۔۔مسافر تو میں ہی ٹھہرا۔۔۔"اسے اچانک"
ڈرائی یور کا بولا ہوا جملہ یاد آیا۔۔۔جو اس وقت تو اسے سمجھ نہیں آیا
تھا۔۔۔مگر آج۔۔۔باخوبی آگیا تھا۔۔۔۔

اس لمحے سمجھ نہیں آیا کے ہنسے یا روئے۔۔۔۔کس قدر پاس تھا وہ۔۔۔کے
ہاتھ بڑھائے تو تھام لے۔۔۔مگر وہ پہچان نہ سکی۔۔۔جس کا آج شدید رنج
ہو رہا تھا اسے۔۔۔

اگر یہ تصویر نہ دیکھتی تو شاید کبھی علم ہی نہ ہوتا کے وہ پردیسی ڈرائی یور کے روپ میں اس کے کتنے قریب آیا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ اپنی دنیا میں مگن تھی۔۔۔کے اسے کسی کے پکارنے کی آوازیں کانوں کی سماعت سے ٹکراتی محسوس ہوئی یں۔۔۔۔

وہ آواز دینے والا کوئی ی اور نہیں اس کا ای تھا۔۔۔

بس آواز کا آنا تھا۔۔۔دل باولا ہو گیا۔۔۔۔

جانِ وفا ہو کے بے قرار

برسوں کیا میں نے انتظار۔۔۔۔

وہ دیوانہ وار بھاگتی ہوئی ی کمرے سے نکلی۔۔۔۔

آج وہ زین نہیں تھا۔۔۔آج وہ اس کا ای تھا۔۔۔اس کا عشق۔۔۔اس کی محبت۔۔۔اس کا سچا انس۔۔۔وہ پردیسی جسے بن دیکھے محبت کی تھی۔۔اور ایسی کی۔۔۔کے کوئی دیکھنے والا بھی کیا کرے گا۔۔۔

وہ سیڑھیوں کی جانب آئی ی۔۔۔تو وہ بلیک پینٹ کوٹ میں کھڑا اسے ہی خفگی سے گھور رہا تھا۔۔۔۔

کب سے آواز لگا رہا ہوں۔۔۔کہاں غائب ہو؟؟۔۔۔سب جا چکے ہیں" ہال۔۔۔تمھیں جانا نہیں ہے کیا؟۔۔"زین کی بہن کی شادی تھی۔۔۔۔مہرین کی گرینڈ شادی کی خواہش نے عمر و زین کو صبح سے نچا کر رکھا تھا۔۔۔

اپنی ساری مصروفیات کے باوجود بھی وہ اس حسین دلربا کو نہیں بھولا تھا۔۔۔۔

اس نے نوٹس نہ کیا کے اریبہ اپنے کمرے کی جگہ اس کے کمرے کی طرف سے آئی ی ہے۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"ابھی وہ بول کر چپ بھی نہ ہوا تھا۔۔۔کے وہ لڑکی دیوانہ وار" سیڑھیوں سے اتر کر۔۔بھاگتی ہوئی ی آکر۔۔۔اس کے سینے سے لگی۔۔۔

اس قدر گرم جوشی سے۔۔۔۔کے وہ ایک دو لمحوں کے لیے ساکت سہ رہ گیا۔۔۔۔

جیسے سانس رک گیا ہو اس کا۔۔۔۔

وہ تو ایسے اپنے ای سے ملی تھی۔۔۔۔کے دنیا بھول بیٹھی تھی۔۔۔۔

اپنی باہوں کے حصار میں اس کی گردن کو جکڑا تھا۔۔۔ حتی کے اس کے پاؤں زمین سے اٹھ گ ئی ے تھے۔۔۔۔

وہ اپنے پردیسی پیا سے ملی تھی آج۔۔۔۔
وہ اپنے محبوب سے ملی تھی آج۔۔۔۔
اب اسے کسی کی پرواہ نہ تھی۔۔۔
اب اسے کسی کی خبر نہ تھی۔۔۔
وہ ایسے ملی تھی کے اب کوئ ی کل نہیں۔۔۔
وہ ایسے ملی تھی کے اس کے سوا دنیا میں اب کچھ نہیں۔۔۔۔

اس کی گرم و پھولی سانسیں زین کے کندھے و گردن کو جھلسا رہے تھے۔۔۔اس کے تن و من کو پگھلا رہے تھے۔۔۔

آنکھیں پُر سکون انداز میں بند کر لیں تھیں اس لڑکی نے۔۔۔۔۔۔۔۔

لگ رہا تھا جیسے یہ کوئی ی خوبصورت خواب ہو۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کے جسم کی مہک۔۔۔اریبہ کے دل کو خوشی سے سرشار کر رہی تھی۔۔۔۔یقین دلا رہی تھی یہ کوئی ی خواب نہیں۔۔۔آج وہ واقعی اپنے ای کے پاس ہے۔۔۔۔اس کی قربت میں ہے۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کے دل کی دھڑکنیں سن رہے تھے۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔۔"وہ مزید کچھ بولتا۔۔۔اِس سے قبل۔۔سامنے سیڑھیوں پر کھڑے۔۔۔فہد پر نظر گئی۔۔۔۔جو کھا جانے والی نگاہ سے اسے تک رہا تھا۔۔۔۔

فہد نے دیکھا تھا اریبہ کو چابی میٹ کے نیچے سے نکال کر زین کے کمرے میں جاتے۔۔۔۔

فہد کو دیکھتے ہی۔۔۔اس کے چہرے پر اسمارٹ مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔۔۔

اس کی نازک کمر کے گرد اپنا حصار باندھ کر۔۔۔فہد کو آنکھوں کے اشارے "میں جتانے لگا۔۔۔"میری ہے۔۔۔۔

وہ کیا سمجھتا ہے۔۔۔کے اس کی عورت کے ساتھ تصویر بنوائے گا۔۔۔اور وہ خاموشی سے دیکھتا رہے گا۔۔۔۔

فہد کے تن بدن میں آگ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔وہ غصے سے سرشار حالت میں تیزی سے آناًفاناً سیڑھیاں اترا۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔۔"آخری سیڑھی پر پہنچتے ہی۔۔۔حلق کے بل اس کا نام دھاڑتا" ہوا۔۔۔اس کے قریب پہنچا۔۔۔

اپنا نام سن۔۔۔وہ حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔

فہد کی غصیلی آواز پر وہ چونک کر۔۔۔زین کو چھوڑ کر۔۔۔پیچھے مڑی۔۔۔

باسٹرڈ۔۔"ابھی فہد غصے سے زین پر حملہ کرنے ہی لگا تھا۔۔۔کے اریبہ" بجائے ڈر کر پیچھے ہونے کے۔۔۔اس کے آگے آکر کھڑی ہو گ ئی۔۔۔

اگر فہد اس پر چیختا۔۔تو یقیناوہ ڈر کر پیچھے ہٹ جاتی۔۔۔کیونکے اپنی جان کا سب کو خوف ہوتا ہے۔۔۔مگر وہ اس کے جان سے زیادہ پیارے ای پر حملہ آور ہونے والا تھا۔۔وہ کیسے پیچھے ہٹ جاتی؟؟۔۔

وہ نڈر و بے خوف ہو کر سامنے تن کر کھڑی ہو گ ئی۔۔۔۔

اس کی محبت ای کے لیے بڑھتے بڑھتے اتنی بڑھ گ ئی تھی۔۔۔کے جنون بن گ ئی تھی اس دیوانی کا۔۔۔۔

کیونکے یہ اک دو لمحوں میں ہوا تھا۔۔۔اس لیے زین روک بھی نہ سکا۔۔۔۔

میرے ای پر ہاتھ اٹھانے کی سوچنا بھی مت۔۔۔" وہ سرخ انگارے بھری" آنکھوں سے تکتے ہوئے۔۔۔مقابل کو شہادت کی انگلی دیکھا کر۔۔۔وارن کرنے لگی۔۔۔۔

فہد کا ہاتھ اریبہ کو آگے آتا دیکھ۔۔۔۔ہوا میں ہی رک گیا تھا۔۔۔۔

لگا جیسے دل پھٹ جائے گا۔۔۔۔جسے ہمیشہ اپنا کہا۔۔۔آج وہ ہی لڑکی ۔۔۔کسی دوسرے کو اپنا کہ رہی تھی۔۔۔

کیسے برداشت کر لے؟؟۔۔۔

روح تڑپ اٹھی تھی اس کی۔۔۔

چہرے پر رنج صاف ظاہر تھا۔۔۔

میں خود بات کر سکتا ہوں اِس سے۔۔۔تم اِدھر کھڑی ہو۔۔۔"زین" دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔کے کیسے وہ نازک سی لڑکی اس پر جان وار نے آگے آکر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

جیسے دل پر لگا تھا اس کا یہ عمل۔۔۔

مگر فہد پر ذرہ برابر اعتبار نہ تھا۔۔۔ڈر لاحق ہوا۔۔۔کے کہیں فہد اس پر ہی چڑھائی نہ کر ڈالے۔۔۔اس لیے۔۔۔ تیزی سے ہاتھ پکڑ کر۔۔۔اس نازک صفت کو اپنے پیچھے کرنے لگا۔۔۔

دیکھو فہد۔۔۔خواہ مخواہ کی لڑائی کا کوئی مطلب نہیں۔۔۔کسی کو" مجبور نہیں کیا جا سکتا محبت کے معاملے میں۔۔۔۔اگر وہ تم سے محبت نہیں کرتی۔۔۔تو نہیں کرتی۔۔۔تم زبردستی نہیں کر سکتے۔۔ت۔"زین لڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔خاص طور پر اپنی بہن کی شادی والے دن۔۔۔۔

وہ نہایت تحمل سے سمجھانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

حرام زادے تو چپ کر۔۔۔۔"ابھی وہ سمجھا ہی رہا تھا۔۔۔کے فہد غصے" سے چنگھاڑتے ہوئے اس پر جھپٹا۔۔۔

اچانک حملے کے سبب زین اپنا بیلنس برقرار نہ رکھ سکا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے پیچھے فرش پر گرا۔۔۔

فہد فوراہی اس کے پیٹ پر بیٹھ کر۔۔۔مکے ہی مکے اس کے چہرے پر برسانے لگا۔۔۔۔

تجھے دوست سمجھتا تھا میں۔۔۔تونے میری ہی پیٹھ پر چھرا گھونپ دیا۔۔۔شرم نہیں آئی میری منگیتر کو پھنساتے۔۔۔۔میری محبت چھینی ہے تونے۔۔۔میں آج تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"اریبہ اسے روکنے تیزی سے آئی تھی۔۔۔مگر روک نہیں پارہی تھی۔۔۔۔فہد غضبناک ہو کر مکے پر مکے زین کے منہ پر جڑے چلا جارہا تھا۔۔۔حتی کے ناک و منہ سے خون نکلنے لگا۔۔۔

جب سے اریبہ نے فہد کو بتایا تھا کے اس کا ای نیو یارک میں رہتا ہے۔۔اور اس نے میک۔ بک بھیجا تھا تب سے ہی فہد کو شک ہو گیا تھا۔۔۔کے اریبہ کا ای اور کوئی ی نہیں زین ہی ہے۔۔۔۔

مگر وہ خاموش رہا۔۔۔کیونکے زین سامنے نہیں آرہا تھا اریبہ کے۔۔۔اور نہ ہی اس کے پاس کوئی ی ثبوت تھا۔۔۔

اس کے نزدیک زین نے اس کی منگیتر کو پھنسایا تھا۔۔۔یقینا اس سے بدلا لینے کے لیے۔۔۔۔

فہد ہٹو۔۔۔اس کے خون نکل رہا ہے۔۔۔۔"اریبہ چیختے ہوئے۔۔۔اسے" زین پر سے ہٹانے کی سعی کر رہی تھی۔۔۔۔

محبت؟؟۔۔"اس کے جملے سنتے ہی۔۔زین بپھر اٹھا تھا۔۔۔اگلے ہی"
پل۔۔۔غصے سے اٹھتے ہوئے۔۔۔پوری طاقت کے ساتھ اسے اپنے وجود
سے نیچے پھینکا۔۔۔اور لمحے بھر کا بھی موقع دیے بغیر اس پر چڑھ
دوڑا۔۔۔۔

محبت نہیں تھی وہ تمھاری۔۔۔کیا میں نہیں جانتا صرف اپنی ملکیت سمجھتے"
تھے تم اسے۔۔۔اس کے سامنے دوسری لڑکیوں کو لائی ن مارتے
تھے۔۔۔۔حتی کے اس کے منگیتر ہوتے ہوئے تم دوسری لڑکیوں کے
رہے ہو۔۔۔۔۔تمھیں خوش فہمی تھی کے وہ involve ساتھ انوال
کوئی ی چیز ہے جسے تم نے خرید لیا۔۔۔جس کے ہوتے ہوئے تم باہر بھی
آرام سے منہ مار سکتے ہو۔۔۔۔مگر جھٹکا تو تمھیں تب لگا۔۔۔بھرم تو تمھارا
تب ٹوٹا۔۔۔جب اریبہ نے تمھاری غلامی میں رہنے سے انکار
کر دیا۔۔۔تمھاری دی لاکھوں کی انگوٹھی اتار دی۔۔۔اور تمھارے منہ پر مار

گ ئی۔۔۔کسے بے وقوف سمجھتے ہو تم؟؟۔۔تم بھی جانتے ہو محبت وہ تمھاری تب بنی۔۔۔جب تم نے اسے اپنی مغروریت کے جنون میں کھو دیا۔۔۔اگر تم نے واقعی اس سے محبت کی ہوتی تو میں مان ہی نہیں سکتا کے تمھیں اس کے ہوتے ہوئے ٹائی م پاس کی ضرورت پڑتی۔۔۔"اس کے منہ پر مکے نوجوان نے بھی اب کوئی ی لحاظ نہ رکھا۔۔۔پے در پے فہد برسانے لگا۔۔۔۔

زین ہوش کرؤ۔۔۔چھوڑو اسے۔۔۔پلیز۔۔۔میری" خاطر۔۔۔۔"اریبہ نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زین کی انگلیوں پر فہد کا خون لگا تھا۔۔۔۔

ایک مرد کو غصے کے وقت صرف اس کی عورت قابو کر سکتی ہے۔۔۔گھر میں سوائے ان تینوں کے کوئی نہ تھا۔۔۔لیکن اگر ہوتا بھی تو اس جنونی نوجوان کو روک نہ پاتا۔۔۔کیونکے اس لمحے وہ کسی کی نہیں سنتا۔۔۔۔۔۔۔۔مگر اس حسین دلربا کی سنی۔۔۔۔نہ صرف سنی اس کی بات کا مان بھی رکھا۔۔۔۔

فہد کو لہولہان کر۔۔۔وہ اریبہ کے ہاتھ پکڑ کر کھینچنے پر۔۔۔اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ابھی وہ کھڑا ہی ہوا تھا۔۔۔کے فہد پھرتی سے اٹھا۔۔۔اور زین کے پیٹ پر زوردار مکا رسید کیا۔۔۔

وہ مار دینا چاہتا تھا زین کو۔۔۔۔جس نے دانستہ طور پر اپنی جھوٹی محبت کے جال میں اس کی منگیتر کو پھنسایا۔۔۔۔

زین کے منہ سے خون نکلنے لگا۔۔۔

فہد بس کرؤ۔۔۔دور ہٹو تم۔۔۔میں نے کہا دور رہو میرے ای" سے۔۔۔ورنہ۔۔۔"زین ابھی پہلے حملے سے سنبھل پاتا کے فہد نے پھر مکا رسید کر دیا۔۔۔وہ پیچھے کی جانب گرا۔۔۔اس کا سر دیوار سے ٹکرایا تھا۔۔۔جس کے سبب اسے چکر آنے لگے تھے۔۔۔۔

مزید مارنے کے لیے فہد اس کے قریب پہنچتا۔۔۔اِس سے پہلے ہی۔۔۔وہ نازک صفت لڑکی اس کے سامنے زین کی ڈھال بن کر۔۔۔کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھوں سے مار کر۔۔دور دھکیلتی۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں چیخی۔۔۔

ورنہ کیا؟؟۔۔۔ نظر نہیں آرہا تمھیں؟؟۔۔۔بے وقوف بنایا ہے اس نے" تمھیں۔۔۔کوئی ی محبت نہیں کرتا یہ تم سے۔۔۔۔یہ صرف بدلا لے رہا ہے مجھ سے۔۔۔یہ کمینا بہت اچھے سے جانتا ہے کے محبت کرتا تھا تم سے شروع سے میں۔۔۔اور اسے عادت ہے جو چیز مجھے پسند ہو۔۔۔اسے چھیننے کی۔۔۔۔پھر چاہے وہ ایک معمولی سی کار ہو۔۔۔۔گھڑی ہو بائی یک ہو۔۔یا میری منگیتر۔۔۔ہماری بچپن سے نہیں بنی۔۔۔۔میں نے اسے تم سے دوستی نہیں کرنے دی تھی۔۔۔اس کا بدلا لینے کے لیے اس نے تمھیں اپنی جھوٹی محبت کے جال میں پھنسا کر مجھ سے چھین لیا۔۔۔۔کیا تم نے کبھی سوچا۔۔۔اس نے اپنی پہچان کیوں چھپائی ی تم سے؟؟۔۔۔کیا کبھی سوچا۔۔۔کیوں پوری دنیا کی لڑکیوں کو چھوڑ کر اس نے تم سے دوستی

کی؟؟۔۔۔تم تو بڑی اصولوں والی تھیں ناں۔۔۔خود بتاؤ۔۔۔۔کسی کی منگیتر سے چھپ کر۔۔۔دوستی کرنے کا کیا مطلب؟؟۔۔۔۔"فہد جان دے سکتا تھا اپنی۔۔۔۔مگر اریبہ کو نہیں۔۔۔

زین اور فہد کی بچپن سے ہی نہیں بنتی تھی۔۔۔وجہ۔۔۔ان کا ہم عمر اور اپنے اپنے گھر کا لاڈلا ہونا۔۔۔۔جب زین بچپن میں فہد کے گھر رہنے آیا تھا۔۔۔۔تب فہد اسے اپنا کوئی ی کھلونا کھیلنے کے لیے نہیں دے رہا تھا۔۔کیونکے شیئر کرنے کی عادی تھی ہی کب اسے۔۔

سوائے اریبہ کے وہ اپنی چیزیں کسی کو نہیں دیتا تھا۔۔۔۔۔۔جس کے سبب زین نے اپنے گھر فون کر۔۔۔۔اپنے والد سے فہد کے جیسے سارے کھلونے منگا لیے تھے۔۔۔۔

یہی سبب تھا کے جب اریبہ نے بچپن میں زین کے ہاتھ میں گاڑی دیکھی تھی تو وہ ہو بہو فہد کے جیسی تھی۔۔۔بس کلر کا فرق تھا۔۔۔۔

فہد جو بھی چیز لیتا۔۔۔اس کی پک لے کر نیٹ پر اپلوڈ کر دیتا۔۔۔چاہے وہ معمولی سہ کیمرہ ہو گھڑی ہو کسی برانڈ کی شرٹ ہو۔۔۔یا بائی یک۔۔۔۔ دوسرے ہی دن زین کی آئی ڈی پر بھی وہ چیز اپلوڈ ہو جاتی۔۔۔۔

فہد کو آج بھی اچھی طرح یاد ہے یہ حسد کا سلسلہ نویں جماعت سے اچانک بند ہو گیا تھا۔۔۔۔زین نے اس کے جیسی چیزیں لینا چھوڑ دی تھیں۔۔۔۔تب اسے لگا زین تھک گیا ہے بچپنہ کرتے کرتے۔۔۔۔ مگر اسے کب خبر تھی۔۔۔اس کی نظر اب بے جان چیزوں سے آگے بڑھ گ ئی ہے۔۔۔۔وہ اب اس کی اریبہ کو حاصل کرنے کے درپے ہے۔۔۔۔۔

کون نہیں جانتا تھازین وہ ہر چیز حاصل کرلیتا ہے جو فہد کے پاس ہو۔۔۔۔

مگر یہ کھیل تو بے جان چیزوں تک محدود تھاناں۔۔۔۔پھر اس کی جیتی جاگتی محبوبہ کو کیوں شامل کیا اُس کمینے نے اِس کھیل میں؟؟۔۔۔یقیناً اس کمینے نے اپنی حد پار کی تھی۔۔۔۔

اس کے سوالات اریبہ کا دماغ گھوما گ ئی ے تھے۔۔۔۔

پہلی بار وہ کہانی کا دوسرا رخ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ایسا رخ جو اس کی روح تک کو تڑپا گیا تھا۔۔۔۔ایسا رخ۔۔۔ جس کے بعد اسے اپنا آپ کوئی ی کھلونا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

شرٹ اپ۔۔۔بکواس بند کرؤ اپنی۔۔۔"اس کی باتیں جہاں اریبہ کے دل کو کرچی کرچی کر گ ئی یں تھیں۔۔وہیں زین کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا گ ئی یں۔۔۔

وہ شیر کی طرح دھاڑتے ہوئے۔۔۔اس پر لپکا۔۔۔فہد سنبھل نہ سکا۔۔۔اگلے پل۔۔وہ پلر سے چپکا ہوا تھا۔۔۔۔

زین نے اس کے منہ ہی منہ پر آگ بگولہ ہو کر مکے جڑے۔۔۔

فہد کا دماغ پہلے ہی مکے سے چکرا گیا تھا۔۔۔۔

اریبہ ان دونوں کو لڑتے دیکھ رہی تھی۔۔۔مگر روکا نہیں۔۔۔

وہ ٹوٹ چکی تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔اس کے ای نے فقط استعمال کیا تھا اس کا۔۔۔

کوئی محبت و دوستی نہیں تھی انکے درمیان۔۔۔وہ تو صرف فہد سے چھیننے میں لگا ہوا تھا اسے۔۔۔

کیا وہ انسان نہیں تھی؟؟۔۔کیا اس کے احساسات نہیں تھے؟؟۔۔۔کیا سوچ کر زین نے اسے اپنے کھیل میں شامل کیا؟؟۔۔۔۔

ان دونوں امیر شہزادوں کا صرف کھلونا تھی وہ۔۔۔۔یہ سوچ وہ لڑکی دل جلے انداز میں مسکرادی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ مگر لب۔۔۔۔لب خاموش تھے۔۔۔۔ کوئی ی شکوہ نہیں کوئی ی شکایت نہیں۔۔۔۔ کیوں کرتی شکوہ ۔۔۔اور کس سے کرتی۔۔۔۔ فہد سے۔۔۔ جس نے اس کے منگیتر ہوتے ہوئے ٹائی م پاس کے لیے لڑکیاں رکھ رکھی تھیں۔۔۔۔ یا اُس زین سے۔۔۔۔ جس نے اپنے کزن سے چھیننے کے لیے اس سے دوستی کی۔۔۔۔ محبت کے جھوٹے دعوے کیے۔۔۔۔

تو اس لیے وہ میرے سامنے نہیں آرہا تھا۔۔۔ کیونکے مقصد مجھے اپنانا" تھوڑی تھا۔۔۔ مقصد تو فہد کو ہرانا تھا۔۔۔" وہ ٹوٹے و بکھرے لہجے میں بڑبڑائی ی۔۔۔اور یوں ہی بڑبڑاتی وہاں سے باہر چل دی۔۔۔ان دونوں کو لڑتا ہوا چھوڑ کر۔۔۔۔

اسے اب نہیں پرواہ وہ دونوں جی ئی یں یا مریں۔۔۔کیونکے پرواہ زندہ لوگ کرتے ہیں۔۔۔اور وہ تو مر چکی تھی۔۔۔۔ہاں مر چکی تھی وہ آج۔۔۔۔مار دیا تھا اسے ای کے دھوکے نے۔۔۔۔

وہ غموں سے نڈھال چلتی ہوئی ی مین گیٹ سے باہر آگ ئی تھی۔۔۔کے اچانک سامنے کسی سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

تم تیار نہیں ہوئی یں۔۔۔اور کہاں جا رہی ہو اکیلے ؟؟" وہ ٹکرائی ی بھی تو" کس سے۔۔۔اپنے سب سے بڑے دشمن سے۔۔۔۔

وہ ٹکرانے کے باوجود۔۔۔انھیں دیکھ کر ان دیکھا کر گزر جاتی۔۔۔اگر بشری بیگم اس کا ہاتھ نہ تھامتیں۔۔۔۔۔

انکے سوال کرتے ہی۔۔۔اس نے نیم شہد رنگ آنکھیں اٹھا کر انھیں دیکھا۔۔۔

اس کی سرخ آنکھیں اس کے کرب ورنج کا پتا دے رہی تھیں۔۔۔

کیا آپ میری ایک مدد کر سکتی ہیں۔۔۔پلیز۔۔۔۔مجھے میرے گھر بھیج دیں۔۔۔پلیز۔۔۔۔مجھے اپنے گھر جانا ہے۔۔۔۔"وہ منتی انداز میں روتے ہوئے بولی۔۔۔

بشری بیگم کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔۔۔وہ تو پہلے ہی اسے زین کی زندگی سے نکال کر باہر پھینک دینا چاہتی تھیں۔۔۔۔

بالکل۔۔۔۔کیوں نہیں۔۔۔"وہ باخوشی راضی ہوئی یں۔۔۔"

"کل ہی میں تمھیں واپس بھجوادوں گی۔۔۔"

"کل نہیں۔۔آج۔۔۔ابھی۔۔۔مجھے ابھی واپس جانا ہے۔۔۔" وہ روہانسہ لہجے میں۔۔۔

چاہ کر بھی وہ اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روک نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔۔۔۔۔تم ویٹ کرو۔۔۔میں فلائی ٹ بک کرتی ہوں۔۔۔"

یہ اس کا نصیب تھا۔۔۔اچھا یا برا وہ نہیں جانتی۔۔۔۔کے اسے فلائی ٹ مل گ ئی تھی۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کو مار مار کر لہولہان کر چکے تھے۔۔۔۔

فہد نے خود کو بچانے کے لیے پاس رکھا گلدان اٹھا کر۔۔۔اس کی کمر پر مارا۔۔۔

وہ شیشے کا لال رنگ گلدان زین کی کمر سے ٹکراتے ہی ٹوٹ گیا تھا۔۔۔۔

آہ"زین تکلیف کی شدت سے اپنی کمر پکڑنے لگا۔۔۔۔"

دونوں کے سر پر خون سوار تھا۔۔۔دونوں ہی ایک دوسرے کو ختم کر دینا چاہتے تھے۔۔۔۔

زین جیسے ہی ہلکا پڑا۔۔۔فہد کو موقع ملا۔۔۔اسے خود سے دور دھکیلنے کا۔۔۔۔

باسٹرڈ۔۔۔۔تیری ہمت بھی کیسے ہوئی میری اریبہ پر نظر رکھنے کی؟؟؟"فہد نے جز بز ہو کر چنگھاڑتے ہوئے۔۔۔۔اس کے پیٹ پر جوتے سمیت لات ماری تھی۔۔۔۔

جس کے سبب وہ پیچھے شیشے کی میز پر جا گرا۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔شیشے کی میز ٹس کی پُر زور آواز کے ساتھ ٹوٹی۔۔۔

اور زین اندر دھنس گیا۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان سر کے بل گرا تھا۔۔۔جس کے سب وہ فوراہی بے ہوش ہو گیا۔۔۔

فہد اس کے سر سے خون نکل کر بہتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

یہ تیری سزا ہے میری اریبہ پر گندی نظر رکھنے کی۔۔۔۔اریبہ کوئی ی" بے جان چیز نہیں جسے تو چھیننے چلا تھا۔۔۔وہ جان ہے میری۔۔۔۔۔سنا تو نے۔۔۔وہ جان ہے میری۔۔۔۔وہ میری تھی۔۔میری ہے۔۔۔اور میری رہے گی۔۔"اتنا کہ کر وہ خود بھی فرش پر گر گیا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے آگے کچھ ہی لمحوں میں مکمل اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔

بشری بیگم جب گھر میں داخل ہوئی یں۔۔۔توان دونوں کی حالت دیکھ۔۔۔ان کی چیخ بلند ہوئی ی۔۔۔۔

اس لمحے اپنے حواسوں پر قائ م رہنا بہت مشکل تھا۔۔۔

لیکن عام عورتوں کی طرح بجائے چیخنے چلانے ورونے کے۔۔۔۔انھوں نے سب سے پہلے ایمبو لینس کو کال کی۔۔۔

زین کے سر سے کافی خون بہہ چکا تھا۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب فہد کی سفید شرٹ پوری خون آلود تھی۔۔

زین نے مار مار کر اس کے دونوں گال و ہونٹ پھاڑ دیے تھے۔۔۔۔جن سے خون مسلسل بہہ رہا تھا۔۔۔

بشری بیگم ایمبولینس میں ان دونوں کو لے کر ہسپتال پہنچیں۔۔۔اسی دوران انھوں نے وقار صاحب کو کال کر کے زین و فہد کی حالت کے متعلق آگاہ کیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

...ڈاکٹر۔۔اب دونوں کیسے ہیں؟؟"وہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگیں"

"وہ دونوں آپ کے کون ہیں؟؟"

ایک میرا بیٹا ہے اور دوسرا بھانجا۔۔ سمجھیں دونوں ہی میرے بیٹے" ہیں۔۔۔" وہ روتے ہوئے بولیں۔۔۔

بشری بیگم ایک بہادر عورت تھیں۔۔۔۔ مگر اس لمحے ان کے آنسو رک نہیں رہے تھے۔۔۔

آپ حوصلے سے کام لیں۔۔۔۔ پیشنٹ کے سر پر کافی گہری چوٹ آئی ی" ہے۔۔۔۔ اگلے چوبیس گھنٹے تک اس کا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے۔۔۔ تب ہی ہم کچھ کہ سکیں گے۔۔۔ باقی۔۔۔ دوسرے پیشنٹ کو چوٹیں آئی یں ہیں۔۔ مگر اتنی سیریس نہیں۔۔ انھیں دوسرے روم میں شفٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔ آپ وہاں جا کر مل سکتی ہیں ان سے۔۔۔" ڈاکٹر کی بات سنتے ہی۔۔۔ ان کا دل بیٹھ گیا تھا۔۔۔

زین کی حالت کافی سیر س تھی۔۔۔۔اگلے چوبیس گھنٹے اس کے لیے بہت اہمیت کے حامل تھے۔۔۔۔

وہ زندگی وموت سے لڑ رہا تھا۔۔۔

وہ موت وزندگی کے بیچ کھڑا تھا۔۔۔۔لمحہ بہ لمحہ اس کی سانسیں کم ہوتی جارہی تھیں۔۔۔۔

اس کے چاہنے والے باہر بیٹھ کر رو رہے تھے۔۔۔۔مگر اسے کچھ خبر نہیں۔۔۔۔۔

اپنی آنکھوں کے آگے اسے سفید روشنی دیکھائی ی دی۔۔۔اور سفید روشنی میں بنتا۔۔۔وہ ایک حسین چہرہ۔۔۔جسے اس نے اپنے بچپن میں دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ نیم شہد رنگ آنکھیں۔۔۔۔۔ناجانے کیا تھا ان آنکھوں میں۔۔۔

کتنی آنکھیں دیکھیں زندگی میں۔۔۔۔کتنے رنگوں کی دیکھیں۔۔۔۔ مگر انھیں نہ بھول سکا۔۔۔۔

عجیب بات تو یہ تھی۔۔۔کے کوئی ی رشتہ کوئی ی تعلق کوئی ی ناطہ نہ ہوتے ہوئے بھی۔۔۔وہ نیم شہد رنگ آنکھوں والی لڑکی خوابوں میں آنے لگی۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے نظر آتی۔۔چیختے ہوئے۔۔۔۔ان آنکھوں میں شدید رنج و کرب نمایا ہوتا تھا۔۔۔وہ اِس قدر چیخ چیخ کر رو رہی ہوتی تھی۔۔۔کے اس کی چیخیں اُس کم عمر لڑکے کا دل دہلا دیتی تھیں۔۔۔وہ اکثر ڈر کر اٹھ جایا کرتا۔۔۔۔

سمجھ نہیں آتا تھا۔۔۔کیوں آتی ہے وہ خوابوں میں ؟؟۔۔۔کیوں وہ اسے روتے دیکھتا ہے ؟؟۔۔۔کیوں اس کی تکلیف وہ محسوس کرتا ہے ؟؟۔۔۔ہر چیز جو خواب میں ہوتی ہے۔۔وہ کیوں اتنی حقیقت پر مبنی لگتی ہے ؟؟۔۔۔گویا کے گمان ہو۔۔۔۔کے حقیقت ہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اکثر جب آنکھ کھولتا۔۔۔تو سانس پھول رہا ہوتا۔۔۔۔پورا جسم پسینوں میں تر بہ تر۔۔۔۔۔وہ ڈر جاتا تھا۔۔۔ہاں وہ ایک انجان لڑکی کے لیے ڈرنے لگا

تھا۔۔۔ایک ایسی لڑکی کے لیے جسے زندگی میں بس ایک ہی بار دیکھا تھا اس نے۔۔۔

وہ الجھنوں میں تھی۔۔۔وہ سلجھنوں میں بھی تھی۔۔۔۔کچھ یوں لگی تھی ذہن سے۔۔۔کے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

روز نا جانے کتنوں سے ملتا۔۔۔۔وقت گزر رہا تھا۔۔۔۔

دن۔۔۔رات۔۔۔۔مہینے۔۔۔سال۔۔۔ گزرتے چلے گ ئ ے۔۔کتنا کچھ بدلا زندگی میں۔۔۔اگر نہیں بدلا۔۔۔تو فقط اس لڑکی کا خوابوں میں آنا۔۔۔۔

وہ خوابوں سے ڈر کر اٹھتا۔۔۔تو اکثر فجر کا وقت ہوتا۔۔۔یا تہجد کا۔۔۔۔

ناجانے کیوں اس انجان لڑکی کے لیے دل چاہا دعا کرئے۔۔اِس طرح ۔۔۔فجر کی نماز پڑھنا شروع کی۔۔۔۔۔وہ صرف دو ہی نماز پڑھا کرتا تھا۔۔۔اور وہ تھی فجر اور تہجد۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

عمر بروو۔۔۔۔اگر کوئی لڑکی خوابوں میں آئے تو اس کا کیا مطلب ہوتا'' ہے؟؟''عمر آرام سے صوفے پر بیٹھا ایک ہاتھ سے سیب کھاتے۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے سیل پکڑے۔۔۔۔کوئی ی انگلش مووی دیکھنے میں مشغول تھا۔۔۔جب اس نے قریب آکر بیٹھ۔۔۔اچانک سوال کیا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔ تمھارے خوابوں میں کوئی ی لڑکی آنے لگی ہے کیا؟"وہ"
بہت چھوٹا تھا۔۔۔اس کا ایک لڑکی کے متعلق کیا جانے والا سوال
۔۔۔اس کے کزن کو حیران کر گیا تھا۔۔۔وہ اچھنبے سے اس کا معصوم چہرہ
بغور دیکھتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔میں تو اپنے فرینڈ کے لیے پوچھ رہا تھا۔۔اس کے خوابوں"
میں آرہی ہے۔۔۔"عمر کے پلٹ سوال پر۔۔۔وہ بوکھلا کر۔۔۔ تیزی سے
جھوٹ بولنے لگا۔۔۔ڈر جو لاحق تھا۔۔۔ کہیں عمر اس کی مام سے شکایت نہ
کر دے۔۔۔۔

او۔۔۔ تمھارا دوست تو تمھاری ہی عمر کا ہو گا ناں"عمر بغور اس کا چہرہ دیکھتے"
ہوئے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ بڑا ہے۔۔۔آپ یہ چھوڑو۔۔۔میرے سوال کا جواب" دو۔۔کیا مطلب ہوتا ہے ایک لڑکی کے خواب میں آنے کا۔۔۔۔" وہ خاصہ تجسس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کے لہجے کی بے صبری مقابل نے محسوس کر لی تھی۔۔۔

یہی کے وہ اس لڑکی میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔۔" وہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔۔"

اس کا جواب سنتے ہی زین ایک دو ثانیوں کے لیے سوچ میں پڑا۔۔۔

تو اس کا مطلب۔۔۔۔میں اس لڑکی میں انٹرسٹڈ ہوں؟؟۔۔" وہ بے یقینی" سے نہایت مدھم آواز میں خود سے ہی سوال کرنے لگا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میں تو اسے جانتا تک نہیں۔۔۔۔یہ سب اس جَرک فہد کی وجہ" سے ہو رہا ہے۔۔۔۔اگر وہ مجھے اس سے دوستی کرنے سے نہ روکتا۔۔۔۔تو وہ مجھے اتنا اٹریکٹ ہی نہ کرتی۔۔۔۔بلکے مجھے یاد بھی نہ رہتی۔۔۔۔اور پھر شاید خوابوں میں بھی نہ آتی۔۔۔۔" وہ اپنے کمرے کی جانب بڑبڑاتا ہوا آ رہا تھا۔۔۔۔

فہد کو اپنی حالت کا ذمہ دار مان رہا تھا وہ اب۔۔۔۔۔۔

وہ شدید چڑھتا تھا فہد سے۔۔۔۔کیونکے وہ لڑکا اس کے نزدیک نہایت خود غرض و خود پسند تھا۔۔۔۔اسی کے سبب اسے اریبہ نامی لڑکی کے خوابوں میں آنے کی بیماری لگی تھی۔۔۔۔

وہ ان خوابوں سے بھی چڑھتا تھا۔۔۔جو اسے نہ صرف خوفزدہ کرتے تھے۔۔۔بلکے اس کی نیند بھی خراب کرتے۔۔۔جن کے سبب اس کی پڑھائی ی پر اثر ہو رہا تھا۔۔۔۔

بشری بیگم کو پرنسپل نے آفس بلایا۔۔۔اس کی کلاس میں دورانِ تعلیم سونے کی شکایت کرنے۔۔۔جس کے سبب اسے گھر آکر خوب ڈانٹ پڑی ی۔۔۔

وہ اپنا غصہ کس پر نکالتا۔۔۔۔کوئی ی تو چاہیے تھا اپنی حالت کا ذمہ دار ٹھرانے کے لیے۔۔۔

رہا سہا اسی دن فہد نے اپنی آئی ی ڈی پر نئی ی گھڑی کی پک لگائی۔۔۔۔جو نہ صرف برانڈ کی تھی۔۔بلکے پورے پاکستان میں اس ڈیزائن کی کوئی ی دوسری گھڑی تھی بھی نہیں۔۔۔۔وہ بہت مہنگی گھڑی تھی۔۔۔۔۔جسے

دیکھ۔۔۔وہ جز بز ہوا۔۔۔اسے ان ڈرائو نے خوابوں کی بیماری لگا کر۔۔۔وہ کتنے مزے سے جی رہا تھا۔۔۔۔

اسے جلانے کی نیت سے۔۔۔۔زین نے وقار صاحب سے ضد کر کے اسی برانڈ کی حتی کے اسی ڈیزائن کی گھڑی جرمنی سے منگوالی۔۔۔اور چوبیس گھنٹے سے پہلے پہلے اس کی پک لے کر آئی ڈی پر اپلوڈ کر دی۔۔۔۔

کاش میں اِس وقت اس جَرک کا چہرہ دیکھ سکتا۔۔۔" وہ خوب لوٹ پوٹ " ہو کر ہنس رہا تھا۔۔۔اسے یقین تھا کے فہد جیسا مغرور و خود سر شخص اپنی جیسی چیز کسی اور کے پاس دیکھ۔۔۔۔جل کر خاک ہو رہا ہو گا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

پہلے دعا کرتا تھا خواب آنا بند ہوں۔۔۔دو ہفتوں بعد۔۔۔جیسے دعا قبول ہو گ ئی۔۔۔خواب آنا اچانک رک گ ئی ے۔۔۔۔

وہ پر سکون ہو گیا۔۔۔۔یہ وہی وقت تھا۔۔۔جب اریبہ کی فہد سے منگنی ہوئی ی۔۔۔۔

فہد نے اس حسین دلربا کی انگوٹھی پہناتے وقت کی تصاویر فیس بک پر شی ئی رک ئی یں۔۔۔۔

وہ تصاویر سب نے دیکھیں۔۔۔۔سب کو ان کا چھوٹی عمر کا کپل بہت پسند آیا۔۔۔۔

سب اس تصویر میں ایک پرفیکٹ کپل دیکھ رہے تھے۔۔۔مگر وہ واحد تھا۔۔۔جس نے اس تصویر میں اس لڑکی کی دکھی آنکھیں دیکھیں۔۔۔۔

اسے وہ خوش نہیں لگی۔۔۔۔

لگا جیسے وہ اداس ہو۔۔۔۔لگا جیسے وہ رو رہی ہو۔۔۔۔

اس دن کے بعد۔۔۔وہ بے چین رہنے لگا۔۔۔۔خواب پھر آنا شروع ہو گئی ے۔۔۔۔

دل چاہتا کے پوچھے اس سے۔۔۔۔کیوں اتنی اداسی ہے اس کی آنکھوں میں؟؟۔۔۔۔

کیوں آتی ہے وہ خوابوں میں ؟؟؟۔۔۔جب کے وہ تو اسے جانتا تک نہیں۔۔۔۔۔۔دیکھا بھی ایک ہی بار ہے زندگی میں۔۔۔۔

وہ پندرہ سال کا ایک خوبصورت لڑکا تھا۔۔۔کتنی ہی لڑکیاں اس سے دوستی میں انٹرسٹڈ تھیں۔۔۔لیکن اس کا دل عجیب سی کیفیت کا شکار تھا۔۔۔۔

جیسے کچھ ڈھونڈ رہا ہو۔۔۔کیا ڈھونڈ رہا تھا اس پندرہ سالہ لڑکے کا دل؟؟۔۔۔وہ نہیں جانتا۔۔۔۔

بس اتنا جانتا تھا اسے کوئی ی لڑکی اتنی خاص خوبصورت نہیں لگتی۔۔۔۔اس کی آنکھوں کو نہیں بھاتی۔۔۔

ایک دن یوں ہی بیٹھے۔۔۔۔ فیس بک پر اسکرول کر رہا تھا۔۔۔جب فہد کی منگنی والی تصاویر پھر سامنے آئی یں۔۔۔۔

فہد کو دیکھنا تو کجا۔۔۔وہ تو ان نیم شہد رنگ آنکھوں میں ہی اٹک گیا۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہ ان آنکھوں کو تکتا رہا۔۔۔۔

کیوں اتنی غمزادہ ہیں تمھاری آنکھیں؟؟۔۔۔کیوں آتی ہو میرے خوابوں" میں تم؟؟۔۔۔میں تو تمھیں جانتا تک نہیں۔۔۔۔" وہ باتیں کرنے لگا۔۔۔۔پہلی بار وہ اس حسین دلربا سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔

اب تو دل پہلے سے زیادہ بے چین رہنے لگا۔۔۔

آخر کار فیصلہ کیا۔۔۔معلوم کرئے گا۔۔۔آخر کیا تکلیف ہے اس لڑکی کو۔۔؟؟۔شاید اس کی کوئی ی مدد کر سکے۔۔۔۔

کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں۔۔۔جن کا کوئی نام نہیں ہوتا۔۔۔وہ بھی کچھ ایسے ہی رشتے سے بندھا تھا اس لڑکی سے۔۔۔۔

فہد کی فیس۔بک آئی ڈی کی فرینڈ لسٹ میں اس نے اریبہ کی آئی ڈی ڈھونڈی۔۔۔۔

آئی ڈی تو یوں ہی مل گ ئی۔۔۔سوچا میسنجر پر رابطہ کرئے۔۔۔۔

خیال آیا۔۔۔فہد کو پسند نہیں آئے گا اس کی منگیتر سے بات کرنا۔۔۔کہیں خواہ مخواہ کا وہ کوئی ی وبال کھڑا نہ کر دے۔۔۔۔

اس لیے فیس۔بک پر فیک آئی ڈی بنائی۔۔۔۔کوئی ی غلط ارادہ نہ تھا اس کا۔۔۔۔وہ تو فقط اپنے مرض وبے چینی کی دواڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔

مگر وہ نادان کیا جانے۔۔۔۔وہ اپنے مرض کی دوا کے بجائے مزید اسے ہوا دینے چلا تھا۔۔۔

جسے ایک بار دیکھا۔۔۔تو سر پر چڑھی تھی۔۔۔۔بات کرئے گا تو کہاں پوچھیں گی یہ نہ سوچا۔۔۔۔چاہیے تھا کے سوچے۔۔۔۔

میسج کیا۔۔۔تو جواب میں فوراریپلائے آیا۔۔۔

میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں؟؟۔۔۔"زین نے میسج کیا۔۔۔۔"

میں لڑکا ہوں۔۔۔پھر بھی دوستی کرنے کے خواہش مند ہو تو ضرور" کرلو۔۔۔"دوسری جانب سے آنے والا جواب زین کو حیران کر گیا۔۔۔

"لڑکا؟؟؟"

ہاں۔۔۔فہد نام ہے میرا۔۔۔"بس اتنا پڑھنا تھا کے زین اپنا سر پکڑنے" لگا۔۔۔۔

اسے سمجھ آگیا تھا کے فہد اریبہ کی آئی ڈی کا میسنجر یوس کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔یہ بات دیکھ۔۔۔زین بہت حیران ہوا۔۔۔۔۔۔۔

ماناوہ منگیتر تھی اس کی۔۔۔مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں۔۔کے اس کی کوئی ی پرائیویسی نہیں۔۔۔

"عجیب پاگل لڑکا ہے یہ۔۔۔۔نہ اسے کسی سے بات کرنے دیتا ہے۔۔۔نہ دوستی کرنے دیتا ہے۔۔۔یہاں تک کے اس کا میسنجر بھی خود یوس کر رہا ہے۔۔۔۔حد ہوتی ہے ہر چیز کی۔۔۔۔یہ اسے سانس بھی لینے دیتا ہے یہ نہیں۔۔۔۔"وہ جز بز ہو کر بولا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اس نے اپنے پیسوں سے میک۔بک خریدا۔۔۔اور اس لڑکی کے گھر بھیج دیا۔۔۔۔

ارادہ صرف اس کی تکلیف دور کرنے کا تھا۔۔۔اسے لگا یہی واحد حل ہے۔۔۔ان خوفناک خوابوں کو روکنے کا۔۔۔۔جو اسے تنگ کرتے ہیں۔۔۔جو اسکے اعصاب پر سوار رہتے ہیں۔۔۔۔

مگر کب جانتا تھا۔۔۔وہ ہنسی میں اڑا دے گی اس کی بات کو۔۔۔یقین نہ کرئے گی۔۔۔اور کون کرتا۔۔۔۔

آپ کسی کی زندگی میں اچانک شامل ہو کر کہو۔۔میں تمھیں خوابوں میں دیکھتا ہوں۔۔۔وہ بھی روتے ہوئے۔۔۔۔تو کیا وہ یقین کر لے گا۔۔۔۔۔

اس کا گمان تھا۔۔۔۔بس وہ تکلیف معلوم کرئے گا۔۔مگر اِس کے برعکس۔۔۔دن بہ دن تشنگی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔جتنی باتیں کر لے اس سے۔۔۔دل ہی نہیں بھرتا تھا۔۔۔۔

وہ زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی تھی جس کی باتیں بور نہیں کرتی تھیں۔۔۔۔جس کا رونا بھی پیارا لگتا تھا۔۔۔

جس کی ہر تکلیف میلوں دور بیٹھ کر بھی وہ محسوس کر پاتا تھا۔۔۔۔

آہستہ آہستہ وہ دوست بنی۔۔

وہ اپنی ہر بات اس سے شیئر کر لیا کرتا تھا۔۔۔بغیر کسی ہچکچاہٹ کے۔۔۔۔اس کے سامنے کھلی کتاب بنتا جا رہا تھا وہ۔۔۔۔

بس یوں ہی اچھی لگنے لگی وہ۔۔۔

اور وہ کیا اچھی لگی۔۔۔ سمجھو۔۔۔دن رات کا چین لوٹ گئی۔۔۔

یہ خیال اب مارنے لگا تھا۔۔۔کے وہ فہد کی ہے۔۔۔۔مگر پھر بھی کبھی اسے فہد سے بد ظن کرنے کی کوشش نہ کی۔۔۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسے سمجھ آگیا تھا۔۔۔کے اس لڑکی سے محبت ہو گئی ہے اسے۔۔۔۔

ایک باریوں ہی باتوں میں اس کا اظہار گانے کے ذریعے کیا بھی۔۔۔۔مگر مقابل نے پھر مزاق سمجھا۔۔۔۔

ناجانے کیوں وہ اس کی باتوں کو مزاق میں اڑا دیتی تھی۔۔۔شاید وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

وقت اپنی رفتار سے گزرتا رہا۔۔باتیں چلتی رہیں۔۔۔۔

وہ دل میں اترتی چلی گ ئی۔۔۔

۔۔یوں ہی ایک دن اچانک۔۔۔اس کی میلز آنا بند ہو گ ئی یں۔۔۔۔

وہ میلز پر میلز کرتا رہا۔۔ مگر جواب نہ آیا۔۔۔۔

کس قدر ڈر گیا تھا وہ۔۔۔۔خوف لاحق ہوا اسے کچھ ہو تو نہیں گیا۔۔۔۔کس سے پوچھے۔۔۔وہ تو پردیس میں بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

پہلی بار دوری کا شدت سے احساس ہوا۔۔۔۔

وہ سنگ دل لڑکی تو جانتی بھی نہ ہو گی کے کس قدر پاگل ہو رہا تھا وہ۔۔۔۔

کیوں اچانک بات چیت بند کر دی؟؟ کوئی ی خطا ہو گ ئی تھی اس سے؟؟۔۔۔ یا کوئی ی بات برئی ی لگ گ ئی تھی اس کی؟؟۔۔۔ جو بھی تھا۔۔۔ بولتی تو صحیح۔۔۔ یوں اچانک خاموش ہو جانے کا کیا مطلب؟؟؟۔۔

روح کو بے چین و بے قرار کر۔۔۔ وہ غائ ب ہو گ ئ ی۔۔۔ ایسی غائ ب۔۔۔ کے وہ تڑپتا رہ گیا۔۔۔

پھر فہدان کے گھر رہنے آیا۔۔۔ جس سے اسے پتا چلا۔۔۔ کے اریبہ نے منگنی توڑ دی ہے۔۔۔ اسکے دھوکہ دینے کے سبب۔۔۔

پہلی بار اپنی محبت کو پانے کی امید جاگی تھی اس کے دل میں۔۔۔۔

وہ اب جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔اتنے آسمان پر ستارے نہیں ہوں گے۔۔جتنے اس کے خواب تھے۔۔۔۔

کس قدر چاہ تھی کے اس کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے۔۔۔

اس کے قدم سے قدم ملا کر چلے۔۔۔اس کے ساتھ شاپنگ پر جائے۔۔۔اس کے ناز نخرے اٹھائے۔۔۔

اور پھر ان آنکھوں نے اسے اپنی دولہن کے روپ میں دیکھنے کی جرأت کر لی۔۔۔۔

بہت ہمت کی۔۔۔۔اسے لو ولیٹر بھیجنے کی۔۔۔۔۔کہیں ناں کہیں ڈر رہا تھا۔۔۔کے وہ اس بات کو بھی مزاق میں نہ اڑا دے۔۔۔۔

وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔اِسی چاہ میں۔۔۔۔اس حسین دلربا کے ملک پہنچا۔۔۔۔

مگر ایک قیامت تھی جو دل پر برپا ہوئی ی۔۔۔اس کی تو شادی ہو رہی تھی۔۔۔۔

کتنے ارمان لایا تھا۔۔۔۔سب چکنا چور ہوئے۔۔۔

تو جس بات کا ڈر تھا۔۔۔آخر وہ ہی ہوا۔۔۔اس کی محبت کو مزاق میں اڑا گ ئی۔۔ایک ستم تھا جو وہ ظالمہ ڈھ گ ئی۔۔۔۔۔

سفید پھول لے کر نہیں نکلی تھی وہ۔۔۔وہ تو پیلے رنگ کے لباس میں۔۔۔۔ہاتھوں میں کسی اور کے نام کی مہندی سجائے اسے پکار رہی تھی۔۔

دل ٹوٹ گیا۔۔۔۔وہ ٹوٹ گیا۔۔۔سارے ارمان کرچی کرچی ہو کر بکھر ئے۔۔۔۔

اگر محبت نہ تھی تو انکار کر دیتی۔۔۔۔برا نہ مانتا وہ دیوانہ۔۔۔۔محبت میں کوئی زبردستی تھوڑی۔۔۔مگر اس کی خاموشی نے امید دی۔۔۔۔اسی امید پر تو وہ اتنی دور چلا آیا تھا۔۔۔۔پردیس چلا آیا تھا۔۔۔۔

محبت تو کجا اس نے تو سالوں پرانی دوستی کا بھی لحاظ نہ رکھا۔۔۔۔جانتی تھی کے دولہن بنانا چاہتا ہے اپنی۔۔۔پھر بھی کسی اور کی دولہن بن کر اس کے سامنے آئی ی۔۔۔۔

وہ ہی جانتا ہے کتنا تڑپا تھا وہ۔۔۔۔

کیسے بلک بلک کر رویا تھا وہ۔۔۔

کیا اتنا آسان تھا اسے چھوڑ دینا۔۔۔یوں منہ موڑ لینا؟؟۔۔۔اور اگر اتنا ہی آسان تھا۔۔۔تو وہ کیوں نہ کر سکا؟؟۔۔۔۔۔

وہ تو ایسے چھوڑ گ ئی۔۔۔جیسے وہ کبھی تھا ہی نہیں اس کی زندگی میں۔۔۔۔

شکوہ کرئے تو کس سے ؟؟۔۔۔روئے تو کس کے آگے ؟؟۔۔۔وہ تو چھوڑ گ ئی۔۔۔۔بس۔۔۔یوں ہی رستے میں منہ موڑ گ ئی۔۔۔

کوئی ی معقول وجہ بتاتی۔۔۔تو دل کو سمجھالیتا۔۔شاید دل سمجھ جاتا۔۔۔۔مگر سنگ دل نے کوئی ی خطانہ بتائی ی۔۔۔۔ہوتی تو بتاتی ناں۔۔۔شاید وہ دل بہلانے کا کھلونا تھا اس کا۔۔۔۔جس سے دل بھر جانے پر یوں پھینک دیا اس نے۔۔۔جیسے کوئی ی وقعت ہی نہیں۔۔۔۔جیسے کوئی ی حیثیت ہی نہیں۔۔۔۔

وہ کیا گ ئی پوری دنیا ویران لگنے لگی۔۔۔۔

اسکے ارد گرد اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔وحشت زدہ اندھیرا۔۔۔کوئی خواہش کوئی طلب باقی نہ رہی۔۔۔۔وہ مر گیا تھا۔۔۔۔اس کی روح مر گ ئی

تھی۔۔۔اس ستمگر نے بڑا گہرا ستم ڈھایا تھا اس کی جان پر۔۔۔جوانی کی دہلیز پر قدم رکھے تھے اس جوان نے ابھی۔۔۔کے موت سے ہمکنار کرا گئی تھی وہ۔۔۔

اس نے مار دیا تھا ای کو۔۔۔وہ نہیں مانتا اب۔۔۔کے وہ زندہ لوگوں میں تھا۔۔۔

مگر وہ اکیلا نہیں تھا اس غم میں۔۔۔جب واپس اپنے ملک آیا۔۔۔تو فہد کو بالکل اسی حالت میں پایا۔۔۔جیسے خود پر گزر رہی تھی۔۔۔

چلو اس نے تو پھر خطا کی۔۔۔تو سزا کا حقدار ہوا۔۔۔اس وقت دل شدت سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔میری خطا کیا ہے؟؟۔۔۔میں کیوں سزا کا حقدار ٹھرا؟؟۔۔۔کس جرم کی سزا میں مجھے سزائے موت دی؟؟۔۔۔

اب لگتا تھا کے خواب رک جائیں گے آنا۔۔۔مگر اس کی توقع کے برعکس۔۔۔۔خواب پہلے سے زیادہ آنے لگے۔۔۔۔

پہلے سے زیادہ اب وہ اسے تکلیف واذیتوں میں گھرا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کتنا کہا نفرت ہے اس سے۔۔۔۔۔وہ بیچ راہ میں چھوڑ گئی۔۔۔مگر پھر بھی دل نہ مانا۔۔۔اس کے لیے مصلے تک کھینچ ہی لایا۔۔۔۔

اب تو وہ پردیسی اتنی دور تھی کے سوائے دعاؤں کے۔۔کچھ نہیں کر سکتا تھا اس کے لیے۔۔۔۔

ایک دن وہ سو رہا تھا۔۔۔جب سیل رنگ ہوا۔۔۔

کیونکے عادت تھی اریبہ کی میل کی نوٹیفکیشن کی بیل پر اُٹھنے کی۔۔۔تو دل فورا الرٹ ہو گیا۔۔۔ہڑ بڑا کر تیزی سے اٹھا۔۔۔

ناجانے کیوں۔۔۔۔بھول بیٹھا تھا وہ دشمنِ جاناجا چکی ہے۔۔۔اب واپس نہیں آئے گی۔۔۔۔

سیل اٹھایا۔۔۔تو میل کی جگہ فہد کا نام چمک رہا تھا۔۔۔جسے دیکھتے ہی۔۔۔اپنے دل میں آنے والے خیال پر اداسی سے مسکرا دیا۔۔۔۔

فہد کی کال ریسیو کی۔۔۔تو وہ بہت غصے میں تھا۔۔۔اس نے اطلاع دی۔۔کے اریبہ کے شوہر نے اسے مارا ہے۔۔۔۔

دل چاہا آگ لگادے اسے۔۔۔ہمت بھی کیسے ہوئی ی اس کی۔۔۔اریبہ پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔پھر جیسے اپنے غصے پر خود ی کا مزاق اڑانے لگا۔۔۔۔اُس کی کیا وقعت؟؟۔۔۔کیا اہمیت؟؟۔۔۔ہے کون وہ؟؟۔۔۔۔کس حق سے وہ غصہ کر رہا تھا شہر یار پر۔۔۔۔فہد تو پھر ایک وقت پوری دنیا کے سامنے اس کا متخب کیا ہوا منگیتر تھا۔۔۔

وہ کیا تھا؟؟۔۔۔ایک دل بہلانے وٹائی م پاس کا کھلونا۔۔۔۔۔

شہر یار کو اس لڑکی نے خود چنا تھا۔۔۔اور یہ خیال آتے ہی جیسے دماغ کی رگیں تن گ ئی یں۔۔۔

ایک دل جلی مسکراہٹ چہرے پر بکھر ئی ی۔۔۔۔

وہ لڑکیوں میں انٹرسٹڈ بالکل نہیں تھا۔۔۔مگر پھر بھی خوبصورت تتلیاں ارد گرد منڈلاتی رہتیں۔۔۔۔شروع میں تو یہی خیال آیا کے اس کا غم بھولنے کے لیے کسی سے دل لگالے۔۔۔مگر دل تھا۔۔۔اسی پر اڑا تھا۔۔۔اور کچھ یوں اڑا۔۔۔کے اسے واپس کھینچ ہی لایا۔۔۔

وہ روازنہ نیند سے بیدار ہوتے ہی۔۔۔جو سب سے پہلا کام کرتا۔۔وہ تھا نوٹیفیکشن چیک کرنا۔۔۔کیوں کرتا تھا وہ یہ عمل؟؟۔۔۔شاید کوئی امید تھی۔۔۔جو ٹوٹنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔۔۔۔

پورے دو سال بعد۔۔۔

ایک دن اچانک اس کی میل آئی ی۔۔۔۔لگا جیسے سانس رکی۔۔۔۔۔

وہ آفس میں تھا۔۔۔۔۔اس کی ایک ضروری میٹنگ چل رہی تھی۔۔۔۔مگر اس میل کے نوٹیفیکشن کے بعد۔۔۔اک لمحہ بھی نہ رہا گیا۔۔۔۔

کہو کے ڈھیٹ ہے۔۔۔تو سر تسلیم خم کر لے گا۔۔۔۔مان لے گا کے ڈھیٹ ہے۔۔۔اس کے میل کو اگنور کر دے۔۔یہ کہاں ممکن؟؟۔۔۔۔دل تو ایک لمحے کے کروڑوے حصے میں بھی اسے انتظار کرانے کے لیے راضی نہ تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔کیسے ہو؟؟۔۔۔مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔کچھ بتانا ہے" تمھیں۔۔۔۔مجھے پتا ہے بہت غصہ ہو تم مجھ پر۔۔۔ہونا بھی چاہیے۔۔۔۔ریپلائی نہ کرؤ تو کوئی ی گلہ نہیں۔۔۔میں اسی قابل "ہوں۔۔۔مگر میری بات سن لو ایک بار۔۔۔۔

اپنی ضرورمیٹنگ چھوڑ کر۔۔۔وہ نم آنکھوں وبے یقینی کے ساتھ اس کی میل پڑھ رہا تھا۔۔۔۔

ہاتھ نا جانے کیوں کپکپانے لگا۔۔۔

دل چاہا کے چیخ کر روئے۔۔۔آخر کار دو سال بعد اس لڑکی کو اپنا کھلونا یاد آ ہی گیا تھا۔۔۔۔

مزید میٹنگ کو ٹینیو کر پانا اب بہت مشکل تھا۔۔۔۔

اسکے ہاتھ پاؤں ساتھ چھوڑ رہے تھے۔۔۔۔

وہ اٹھ کر میل ٹائی پ کرتا ہوا باہر چل دیا۔۔۔

اس بار اسے اپنی زندگی میں آکر اپنے دل سے کھیلنے کی اجازت نہ دی۔۔۔۔

صاف انکار کیا۔۔۔وہ الگ بات ہے دل شدید اعتراضی ہوا۔۔۔۔۔مگر اِس بار دل کی نہ سنی۔۔۔۔

جواب نہ دینے کے باوجود اس کی پہلے کی طرح میلز آنے لگیں۔۔۔۔

وہ جانتا تھا اس کی طلاق ہو چکی ہے۔۔۔

پھر کچھ ہی دنوں بعد میل موصول ہوئی ی۔۔۔جس میں اس نے بتایا کے وہ نیو یارک آرہی ہے۔۔۔۔

بس اس ای۔ میل کا پڑھنا تھا۔۔۔ایسا لگا جیسے سارے زخم ہرے ہو گئے ہوں۔۔۔۔

دو سال بہت طویل عرصہ ہوتا ہے۔۔۔اس طویل عرصے کے باوجود۔۔۔وہ آج بھی دل پر قبضہ جمائے ہوئے تھی۔۔۔ایسا قبضہ۔۔۔کے وہ لاکھ کوشش کے باوجود اُسے اُس کے منصب سے ہٹا نہیں سکا تھا۔۔۔

مگر دل کو سمجھا دیا۔۔۔اسے دیکھ کر باولا نہ ہو۔۔۔۔

پوری رات عجیب سی بے چینی لگی ہوئی ی تھی۔۔۔نیند کوسوں دور۔۔۔اس کی بے چینی و بے قراری کا مزا لے رہی تھی۔۔۔۔

اگر پہلے والا ای ہوتا اور تب اریبہ آتی تو یقیناوہ پورا گھر پھولوں سے سجا دیتا۔۔۔ہر ایک کو چیخ چیخ کر بتاتا۔۔۔کے اس کی گرل فرینڈ آرہی ہے۔۔۔۔

اس نے شروع سے سب کو بتا رکھا تھا۔۔۔کے اس کی ایک غیر ملکی گرل فرینڈ ہے۔۔۔۔۔

مگر اب حالات کچھ اور تھے۔۔۔۔

صبح سے ہی اس کی آنکھیں بار بار گھڑی کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

وقت آج گزر ہی نہیں رہا تھا۔۔۔سب نے محسوس کیا تھا۔۔۔۔وہ بہت بے چین ہے۔۔۔

وہ گارڈن میں پول سائی یڈ پر بیٹھا خود کو مگن رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

دل بار بار دوھائی یاں دے رہا تھا کے وہ آگ ئی ہو گی۔۔۔ایک بار دیکھنے ہی چلے چلو۔۔۔وہ کون سہ جانتی کے تم اس کے ای ہو۔۔۔۔

بہت مشکل تھا اپنے باولے ہوتے دل کو قابو میں رکھنا۔۔۔۔وہ اسے دوبارا اپنی زندگی میں نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔۔۔

اس لیے ائی یر پورٹ نہیں گیا۔۔۔وہ الگ بات ہے۔۔ بار بار اس کی نیو یارک آنے والی میل پڑھ رہا تھا۔۔۔

میں نیو یارک آرہی ہوں۔۔۔۔وہ بھی بہت جلد۔۔۔۔مزاق نہیں ہے" یہ۔۔۔سچ بول رہی ہوں۔۔۔۔میں چاہتی ہوں ائی یر پورٹ پر۔۔۔سب سے پہلے جس شخص سے ملوں وہ تم ہو۔۔۔۔کیا تم آؤ گے ؟۔۔۔پلیز جواب "دوناں۔۔۔

آنکھیں سرخ ہوتی جارہی تھیں۔۔۔۔

وہ اٹھ کر اندر کی جانب فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

واش روم میں وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔۔۔جیسے دم نکل رہا ہو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ۔۔۔۔

کیوں کیا دو سال انتظار؟؟۔۔۔جب اسے دوبارا زندگی میں آنے دینا ہی نہ تھا۔۔۔دل تو جیسے بغاوت پر اتر آیا تھا۔۔۔۔

اس حسین دلربا نے صرف اتنا بتایا تھا کے وہ آرہی ہے۔۔کیوں آرہی ہے یہ نہیں بتایا۔۔۔نہ یہ بتایا کے کہاں اور کتنے دن رہنے والی ہے۔۔۔۔

ائی یر پورٹ پر جانے کے لیے دل تڑپ رہا تھا۔۔ مگر اس کی انا اڑے آ رہی تھی۔۔۔وہ ضد کا بڑا پکا تھا۔۔۔۔

جب کہ دیا کے نہیں آنے دے گا۔۔۔ مطلب نہیں آنے دے گا۔۔۔

مگر وہ نہیں جانتا۔۔۔ قسمت میں جن کا ملنا لکھا ہو۔۔۔۔وہ مل کر ہی رہتے ہیں۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان کہاں جانتا تھا۔۔۔۔ جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے دل بغاوت پر اترا ہوا ہے۔۔۔وہ اسی کے گھر کے گارڈن میں کھڑی ہے اِس لمحے۔۔۔۔

وہ اپنے دل پر جبر کر۔۔۔خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتا ہوا۔۔۔باہر آیا۔۔۔اور سوئی منگ پول میں چھلانگ لگادی۔۔۔۔

شدید سردی کے سبب پانی برف کی طرح ٹھنڈا تھا۔۔۔وہ خود کو ٹھنڈا ہی تو کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔مگر کیا خبر تھی۔۔۔وہ حسین دلربا۔۔۔۔اچانک ہی پانی کے اندر ڈوبتی ہوئی نظر آئے گی۔۔۔۔

اک لمحے کے لیے آنکھوں پر یقین نہ آیا۔۔۔۔

کہاں اتنی دور۔۔۔اور کہاں بس ہاتھ بڑھانے کی دیر۔۔۔۔

وہ ڈوب رہی تھی۔۔۔اسی کے سامنے۔۔۔اپنی قسمت پر یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی جسے صرف خوابوں میں دیکھا کرتا تھا۔۔۔خیالوں میں سوچا کرتا تھا۔۔۔جسے پانے کی چاہ میں تڑپا کرتا تھا۔۔۔وہ اچانک ہی یوں سامنے آجائے گی۔۔۔یہ کہاں جانتا تھا وہ۔۔۔۔

اس لمحے دماغ نے کام کرنا بند کر دیا۔۔۔اور دل۔۔۔دل کی تو پوچھو ہی مت۔۔۔۔

بس چاہا۔۔۔اسے باہوں میں بھر لے۔۔۔۔

قسمت کے کھیل بھی نرالے ہی ہیں۔۔۔۔اسے یوں لایا گیا دوبارا۔۔۔کے چاہ کر بھی منہ نہ موڑ سکے۔۔۔وہ بڑی اناوالا تھا۔۔۔۔ایسے آنے نہ

دیتا۔۔۔مگر جب وہ خود ہی آگ ئی تھی۔۔۔تو جانے دے۔۔۔۔یہ بھی کہاں ممکن؟؟۔۔۔

کتنی حسرت تھی اسے باہوں میں بھرنے۔۔۔اسے چھونے کی۔۔۔اسے قریب سے محسوس کرنے کی۔۔۔۔

آخر وہ لمحہ آ ہی گیا تھا زندگی میں۔۔جب وہ صرف اس کی تھی۔۔۔

پہلی بار اسے چھونے کا احساس۔۔۔نہایت ہی دلفریب تھا۔۔۔۔

اسے پانی سے باہر لایا۔۔۔تو اس کی حالت دیکھ۔۔۔شدید غصہ آنے لگا۔۔۔۔۔

جان بسی تھی اس لڑکی میں۔۔۔یہ الگ بات ہے وہ انا زادہ ماننے کے لیے اب تیار نہ تھا۔۔۔۔

اسے سانس نہ لیتا دیکھ۔۔۔اپنی سانس بھی تھمتی ہوئی۔۔۔۔محسوس ہوئی ی۔۔۔

ایسا لگا اسے کچھ ہوا۔۔۔تو اس کے جسم سے بھی جان نکل جائے گی۔۔۔۔

اتنے قریب آکر۔۔۔سارے سوئے ارمانوں کو ایک لمحے میں جگا کر۔۔۔۔وہ یوں چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھی۔۔۔

اٹھو۔۔۔ڈیمٹ۔۔۔ہوش میں آؤ۔۔۔۔میں نے کہاہوش میں آؤ اریبہ۔۔۔۔" وہ اس کے چہرے پر ہلکے سے تھپتھپاتے ہوئے۔۔۔اٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

وہ نام سے پکارنے لگا تھا۔۔۔بغیر یہ پرواہ کیے کے اگر وہ اٹھ کر پوچھ لے ۔۔۔کے نام کیسے جانتے؟؟۔۔۔۔مجھے کیسے پہچانتے؟؟؟۔۔۔تو کیا جواب دے گا۔۔۔۔

وہ ہوش میں آئی ی تو جیسے جان میں جان آئی ی تھی۔۔۔۔

شاکڈ تو تب لگا۔۔۔جب علم ہوا۔۔۔کے اسی کے گھر۔۔۔اسی کے مام کے پاس کام کرنے آئی ی ہے وہ۔۔۔

کتنا مشکل تھا اس کے قریب رہتے ہوئے لاتعلقی ظاہر کرنا۔۔۔بار بار اسے واپس چلے جانے کا کہنا۔۔۔۔خود اسے اپنے آپ سے بد ظن کرنا۔۔مگر وہ بھی بلا کی ڈھیٹ ٹھہری۔۔محبت کا کلمہ ایسے رٹتی رہی۔۔۔کے آخر مجبور کیا اپنی فکر کرنے پر۔۔۔۔

وہ فکر ہی تو تھی۔۔۔۔جو اسے سردی میں باہر نہیں جانے دے رہا تھا۔۔۔۔اور جب اس کی بات نہ مانتے ہوئے وہ حسین دلربا باہر چلی گئی۔۔۔۔تو شدید پریشان ہوا۔۔۔۔

جانتا تھا نہایت ہی انا پرست ہے وہ۔۔۔۔سردی میں اپنی کلفی جم وانا منظور کرلے گی۔۔۔مگر ناک نیچے کر کے واپس اندر نہیں آئے گی۔۔۔۔

تم کیا چاہتے ہو وہ بیمار پڑھ جائے ؟؟" ایک تو بیچارہ اپنے دل سے پریشان"
تھا۔۔۔جو اس لڑکی کی خاطر اسی سے ہر وقت بغاوت پر اترا رہتا
تھا۔۔۔۔ابھی بھی اُس ظالم حسینہ کی خاطر لڑ رہا تھا۔۔۔کے وہ کچھ نہیں
جانتا۔۔۔اسے واپس بلاؤ۔۔۔۔وہ سردی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔بیمار
پڑھ جائے گی۔۔۔۔

مرتا کیا نہ کرتا۔۔۔۔اپنی قسم توڑ ئی ی۔۔۔۔کے میل نہ کرئے گا اسے
کبھی۔۔۔۔۔۔۔صرف اس کی صحت کے پیش نظر۔۔۔ میل کی۔۔۔۔مانا
خالی۔۔۔۔مگر کی۔۔۔

وہ اپنے ای کی میلز دیکھ کر تیزی سے اندر چلی گ ئی۔۔۔۔وہ بھی جانے ہی
لگا تھا۔۔۔کے اچانک سامنے کمرے میں روشنی ہوئی ی۔۔۔اس نے روشی

کی جانب دیکھا۔۔۔وہ اریبہ کے کمرے سے آنے والی مدھم سی روشنی تھی۔۔۔۔

دل کو ایک انجانی خوشی نے جکڑا۔۔۔۔

وہ وہیں چئی یر پر بیٹھ گیا۔۔۔اور اس کھڑکی کو تکنے لگا۔۔۔

یقین تھا اب اس کی میل آئے گی۔۔۔کیونکے خالی میلز جو بھیجی تھیں۔۔۔۔

ہائے ئے۔۔۔کتنے سحر انگیز تھے یہ لمحے۔۔۔جب وہ حسین دلربا اتنے قریب تھی۔۔۔کے جب اسے دیکھ سکتا تھا۔۔۔اس کی مہک کو محسوس کر سکتا تھا۔۔۔اسے چھو سکتا تھا۔۔۔۔

وقت کا پتا ہی نہ چلا۔۔۔اور وہ کھڑکی کے سامنے دیوانوں کی طرح بیٹھا رہا۔۔۔ حتی کے پوری رات گزر گئی۔۔۔۔

صبح تک اسے ٹھیک ٹھاک سردی لگ چکی تھی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

جب جب وہ اعلانیہ کہتی۔۔۔کے اسے ای سے محبت ہے۔۔تب تب۔۔۔وہ خوبرو نوجوان ہی جانتا ہے کتنا مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔اپنے باولے دل کو سنبھالنا۔۔۔۔کے بس نہ چلتا ہو۔۔۔اس کے قدموں میں آن گرئے۔۔۔۔

اپنے غصے کو قائم رکھتے۔۔۔۔سامنے نہ آیا اسکے۔۔۔۔مکمل ناامید کیا اسے۔۔۔

آپ کہیں جارہی ہو؟؟۔۔۔"ابراہیم نے بال لیتے ہی۔۔۔مسکرا کر" پوچھا۔۔۔۔

ہاں۔۔اپنے گھر۔۔۔"اس لڑکی نے خاصہ رنجیدہ لہجے میں جواب" دیا۔۔۔۔۔یہ محض اتفاق تھا۔۔۔کے اسی لمحے وہ حسین نوجوان وہاں سے گزر رہا تھا۔۔۔اس کا جواب سنتے ہی قدم از خود اس کے دروازے پر رکے۔۔۔۔

پھر کب آؤ گی؟؟"وہ نہایت اشتیاق سے۔۔۔۔"

کبھی نہیں۔۔۔۔"اس حسین دلربا نے نفی میں سر کو جمبش دیتے" ہوئے۔۔۔۔۔۔۔قطعی انداز میں کہا۔۔۔

چاہت تو یہی تھی کے اسے ناامید کر کے واپس لوٹا دے۔۔۔۔ مگر جب واقعی ایسا ہونے لگا۔۔اپنا پلان حقیقت سے ہمکنار ہوتا نظر آیا۔۔۔۔ تو جان نکلنے لگی۔۔۔۔

غصہ اپنی جگہ۔۔۔ ناراضگی اپنی جگہ۔۔۔۔۔ تنگ کرنا اپنی جگہ۔۔۔ مگر ساتھ رکھے گا اسے۔۔۔۔ اپنی نظروں کے سامنے رکھے گا اسے۔۔۔ پھر دور نہیں جانے دے گا اسے۔۔۔۔

یہی سبب تھا کے خود اپنی سیکرٹری کو کال کر کے چھٹی دے دی۔۔۔

اسے باخوبی اندازہ تھا۔۔۔ اریبہ کو جاب کی کتنی ضرورت ہے۔۔۔

بشری بیگم وانااس کے سامنے بیٹھ کرار یبہ کامزاق اڑارہی تھیں۔۔۔۔اسے برا بھلا کہ رہی تھیں۔۔۔۔

اس لمحے اس کا خون کھول گیا۔۔۔۔

کوئی ی اس کی محبوبہ کامزاق اڑائے وہ کیسے برداشت کرلے۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا۔۔۔جب اس نے اریبہ کی خاطر اپنی مام کی بات کاٹی۔۔دانستہ طور پر اس نے اریبہ کو بشری بیگم کی بات نہیں سننے دی تھی۔۔۔۔کیونکے نہیں چاہتا تھا کے وہ ان کی فالتوہ کی باتوں کو دل پر لے کر دکھی ہو۔۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی کتنا ارمان تھا اس کا ہاتھ پکڑ کر شاپنگ کرنے کا۔۔۔۔اس کے لیے چیزیں لینے کا۔۔۔۔

آج جب موقع ملا۔۔تو دل کھول کر وہ ایسے سامان لے رہا تھا۔۔۔جیسے فری میں بٹ رہا ہو۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

زین۔۔۔تمھیں ریس کرنا پسند ہے؟؟"بڑے تجسس کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ اپنی فائل پڑھتے ہوئے۔۔۔لاپرواہی سے جواب دہ" ہوا۔۔۔۔

اس نے جھوٹ نہیں کہا۔۔۔وہ واقعی اب ریس کرنا چھوڑ چکا تھا۔۔۔ریس تو کجا۔۔۔اپنے ہر شوق سے ہی اس نے منہ موڑ لیا تھا۔۔۔وہ خود کو انسان کب تصور کرتا؟؟۔۔۔وہ تو مشین تھا۔۔۔۔ہر وقت کام کرنے والی مشین۔۔۔۔

اس خوبرو نوجوان نے بے دیھانی میں جواب دے تو دیا تھا۔۔لیکن اگلے ہی لمحے اس کا دماغ کام کیا۔۔۔۔اور شاکڈ سے آنکھیں بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"۔فائل بند کر کے ٹیبل پر رکھتے" ہوئے۔۔۔اس حسین دلربا کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔ایک ابرو اچکا کر ۔۔۔تفتیشی انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔۔۔

کہیں ناں کہیں کچھ تو غلطی ہوئی ی تھی اس سے۔۔۔ورنہ اریبہ اچانک یہ سوال کیوں کرتی۔۔۔۔

پھر نگاہ سامنے دیوار پر لگی اپنی ڈگری پر گئی۔۔۔اریبہ کو روکنے کے چکر میں وہ اِسے ہٹانا تو بھول ہی بیٹھا تھا۔۔۔۔

دے بیٹھا clue اپنی غلطی کے سبب وہ اریبہ کو پہلا اور نہایت اہم ۔۔جس کے سب اسے خود پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

بولوناں۔۔۔میرے ای ہو تم"اپنی باہوں کے حصار میں اس کی گردن" کو جکڑتے۔۔۔اپنے یاقوت نما سرخ ہونٹ۔۔۔اس کے عنابی ہونٹوں کے بالکل قریب لا کر۔۔۔سرگوشی کرنے والے انداز میں منت کرنے لگی۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔نشے میں ہو کر بھی۔۔۔وہ اسی سے کیوں بضد تھی۔۔۔کے مان لے۔۔۔کے اس کا ای ہے۔۔۔۔اس سے پہلے وہ حسین دلربا عمران کے ساتھ تھی۔۔وہ نشے میں عمران کو بھی تو ای سمجھ سکتی تھی۔۔۔مگر نہ سمجھا۔۔۔کیوں نہ سمجھا؟؟۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔بولو۔۔۔ای ہوناں تم میرے؟؟۔۔"اس کی گرم سانسیں زین" کو بہکانے لگی تھیں۔۔۔۔اس کے سرخ ہونٹوں سے اپنی نظریں ہٹانا ناممکن سہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس نے کڑے امتحان میں ڈالا تھا مقابل کو۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی کتنا مشکل تھا خود پر اس لمحے قابو رکھنا۔۔۔آخر کو وہ برسوں کی خواہش تھی اسکی۔۔۔ایسی خواہش جس کے لیے وہ دن رات تڑپتا تھا۔۔۔آج وہ خود سامنے سے اپنا آپ اس پر نچھاور کر رہی تھی۔۔چاہتا تو حاصل کر لیتا۔۔۔کتنا مشکل تھا ایک ڈرنک لڑکی کو حاصل کرنا۔۔۔

طلب و تڑپ دونوں تھیں۔۔اسے چاہیے ضرور تھی۔۔۔مگر ہوش و حواس کے ساتھ۔۔۔۔

جب وہ حد سے زیادہ قریب آنے لگی۔۔۔حتی کے شرٹ کے بٹن بھی کھولنا چاہے۔۔۔۔

اس لمحے ڈر لاحق ہوا۔۔۔کے بہک جائے گا۔۔۔زیادہ وقت اپنی خواہشات پر قانونہ رکھ سکے گا۔۔۔۔آخر کووہ مرد تھا۔۔۔۔اس حسین نشیلے نینوں والی سے کہیں زیادہ خود سے ہی ڈر رہا تھاوہ۔۔۔

اس کی حالت کے پیش نظر شادی کا فیصلہ کیا۔۔۔۔اپنے مطابق دنیا کے سب سے مضبوط رشتے میں باندھ لیا تھا اسے۔۔۔۔

جب اس کی کمر پر نظر گ ئی۔۔۔۔۔لگا جیسے جان نکل گ ئی ہو۔۔۔۔

اس کی خوبصورت دودھیائی ی رنگت پر وہ نشانات مزید واضح وابھرے ہوئے تھے۔۔۔۔

تو خواب پورے ہو گ ئی ے۔۔وہ قیامت آگ ئی جس کے متعلق وہ خواب دیکھا کرتا تھا۔۔۔۔

اس نازک جان نے قیامت سہ لی اور اسے کچھ خبر ہی نہیں۔۔۔۔

جب وہ کچھ روک ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔کچھ بدل ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔تو پھر ان خوابوں کا کیا مطلب؟؟۔۔۔۔وہ تو اسے نہ بچا سکا۔۔۔ حتی کے جس وقت اسے سب سے زیادہ اس کی ضرورت تھی وہ اس کے پاس نہ تھا۔۔۔۔اور یہ ہی خیال سوہان روح تھا۔۔۔۔

وہ تڑپا۔۔۔شدت سے تڑپا۔۔۔۔چاہا کے روئے۔۔۔۔کس قدر مشکل سے وہ اپنے آنسوؤں کو واپس دھکیل رہا تھا۔۔یہ وہی جانتا ہے۔۔۔۔مگر پھر بھی آنکھیں نم ہو ہی گ ئی یں تھیں۔۔۔۔

اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔۔۔۔دل شدتِ غم سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔

وہ لڑکی تو اذیت سہہ چکی تھی۔۔۔۔لیکن شاید وہ اتنا نہ تڑپی ہو۔۔۔جتنا وہ دیوانا اس کی خوبصورت کمر پر نشانات دیکھ تڑپ رہا تھا۔۔۔

دل چاہا آگ لگا دے سب کو۔۔۔اگر اس وقت شہریار سامنے آجاتا۔۔۔تو یقیناوہ اسے اپنے ہاتھوں سے مار دیتا۔۔۔۔۔

وہ بخشنے والا نہیں تھا اسے۔۔۔اس نے ہمت بھی کیسے کی۔۔۔اس کی عورت پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اس دیوانی کو لگتا ہے اس نے اپنے ای کو ڈھونڈ لیا۔۔۔وہ کہاں جانتی ہے۔۔۔وہ خود ہی اب اسے مل جانا چاہتا تھا۔۔۔

پہلے ہی بہت اذیت سہ چکی تھی وہ۔۔۔

اس کے دامن کو اب خوشیوں سے بھر دینا چاہتا تھا۔۔۔

بازار سے جا کر۔۔۔آم کے جوس کی بوتل خود خرید کر لایا تھا وہ۔۔۔

پھر سب کی نظروں سے بچا کر اسے فریج میں رکھ دیا۔۔۔کیونکے جانتا تھا۔۔آم کا جوس گھر میں دیکھتے ہی اس کی والدہ ہنگامہ مچادیں گی۔۔۔اور اِس طرح اُس حسین دلربا کے کانوں تک یہ آواز پہنچ جائے گی۔۔۔کے زین کو آم سے الرجی ہے۔۔۔۔

وہ واقف تھا یہ جاننے کے بعد اس کا ظن یقین میں بدل جائے گا۔۔۔وہ اس کے کمرے میں ضرور جائے گی۔۔۔

اس لیے اپنا سیل دانستہ طور پر اس دن کمرے میں چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

ثبوت خود فراہم کیے تاکے کوئی ی شک وشبہ باقی نہ رہے۔۔۔۔

اس کا گمان تھا کے وہ ثبوت ملنے کے بعد خوب لڑے گی۔۔۔وہ بھی تیار تھا۔۔۔گلے شکوے اس کے پاس بھی کم نہ تھے۔۔۔مگر سوچا تھا پہلے خوب دل بھر کر اس سے لڑے گا۔۔۔سارے شکوے کرے گا۔۔۔پھر آخر میں اسے منا کر نکاح کے لیے پرپوز کرے گا۔۔۔۔۔

ہال میں ساری تیاریاں کروا کر آیا تھا وہ۔۔۔
کے کس طرح وہ اسٹیج تک اس حسین دلربا کو لے کر جائے گا۔۔۔پوری دنیا کے سامنے کس طرح نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسے پرپوز کرے گا
۔۔۔کس طرح انگوٹھی پہناتے ہی ان پر پھولوں کی برسات شروع ہو گی۔۔۔۔ہر چیز پلان تھی۔۔۔ہر چیز مکمل تھی۔۔۔وہ صرف اسے لینے آیا تھا۔۔۔

توقع کے برعکس۔۔۔۔وہ تو بجائے لڑنے کے سینے سے آ لگی تھی۔۔۔

کوئی ی شکوہ نہیں کیا۔۔۔

کوئی ی شکایت نہیں کی۔۔۔

حتی کے یہ بھی نہ پوچھا کے کیوں تنگ کرتے رہے ہو مجھے ؟؟۔۔۔۔

جس کے سبب اسے محسوس ہوا۔۔۔کے محبت کے معاملے میں وہ لڑکی اس سے کہیں آگے ہے۔۔۔

وہ محبت میں بھی اس کی غلطیاں معاف نہیں کر سکا تھا۔۔۔مگر مقابل مکمل نظر انداز کر گ ئی۔۔۔

ابھی وہ ٹراس کی سی کیفیت میں اس حسین لمحے کو جی ہی رہا تھا۔۔اس کی مدھم چلتی دھڑکنوں کی سازسن ہی رہا تھا۔۔۔کے فہد سب بگاڑنے آن پہنچا۔۔۔۔

وہ بھولا نہیں تھا۔۔۔فہد نے کپل پک بنوائی ی تھی اریبہ کے ساتھ۔۔۔جب کے وہ راضی نہیں تھی۔۔۔اور یہی بات اب تک چبھ رہی تھی اس خوبرو نوجوان کے۔۔۔۔

دانستہ طور پر اریبہ کی نازک کمر کے گرد ہاتھ حائی ل کیا۔۔۔تا کے مقابل کو بتا سکے۔۔۔کے دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔۔۔
اور اس کی یہاں کوئی ی جگہ نہیں۔۔۔

اس لڑکے کے تو خوابوں میں بھی نہ گزرا تھا کے صرف کچھ لمحوں میں سب کچھ بدل جائے گا۔۔۔۔

سب کچھ اتنی جلد بازی میں ہوا۔۔۔کے وہ چاہ کر بھی اس حسین دلربا کا ہاتھ نہ تھام سکا۔۔۔۔

فہد نے جو غلط فہمی اس کے دل میں پیدا کی وہ دور نہ کر سکا۔۔۔۔

مگر وہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

فہد کے آخری جملے اس کے کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔۔"یہ تیری سزا ہے میری اریبہ پر گندی نظر رکھنے کی۔۔۔۔اریبہ کوئی بے جان چیز نہیں جسے تو چھیننے چلا تھا۔۔۔وہ جان ہے میری۔۔۔۔۔سنا تو نے۔۔۔وہ جان ہے میری۔۔۔۔وہ میری تھی۔۔میری ہے۔۔۔اور میری رہے گی۔۔"

لگا جیسے کانوں میں کسی نے سیسہ پگھلا کر ڈال دیا ہو۔۔۔۔

وہ فہد کی نہیں تھی۔۔۔وہ فہد کی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔کیسے ہو جاتی۔۔۔کیا وہ مر گیا تھا؟۔۔نہیں وہ ابھی زندہ تھا۔۔۔۔

مانا اس حسین دلربا نے نشے میں اسے قبول کیا۔۔مگر اس نے۔۔۔اس نے پورے ہوش حواس میں اس سے شادی کی تھی۔۔۔

وہ موت سے لڑ رہا تھا۔۔۔وہ کیسے مر سکتا تھا۔۔۔ابھی تو اسے شرعا اپنی دولہن بنانا تھا۔۔۔اس کے ناز نخرے اٹھانا تھا۔۔۔۔

اس سے لڑنا تھا۔۔پھر خود ی جھک کر اسے منانا بھی تھا۔۔۔

ابھی تو ایک خوشحال وخوابوں بھری زندگی اس کی منتظر تھی۔۔۔

"۔۔۔وہ جان ہے میری۔۔۔۔۔سنا تو نے۔۔۔وہ جان ہے میری۔۔۔۔وہ میری تھی۔۔میری ہے۔۔۔اور میری رہے گی۔۔"فہد کے دل خراش جملے اسے مجبور کر رہے تھے زندگی کی جانب لوٹنے کے لیے۔۔۔۔

وہ سفید دھند گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔اتنی گہری کے اس میں اریبہ کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آنا بند ہونے لگا۔۔۔

مگر وہ تلخ و روح جلانے والے الفاظ مزید کانوں میں گونجتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔۔۔

"

"وہ میری تھی۔۔میری ہے۔۔۔اور میری رہے گی

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔وہ بھاگ کر دھند میں غائب ہوتی لڑکی کو ڈھونڈنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

وہ نہیں مل رہی تھی۔۔۔۔وہ بس بھاگے چلا جا رہا تھا اس سفید دھند میں۔۔۔۔ساتھ ساتھ یہ کانوں میں گونجتی آوازیں اسے شدید زہر لگ رہی تھیں۔۔۔اس نے کانوں پر ہاتھ رکھے۔۔۔

وہ انھیں سننا نہیں چاہتا تھا۔۔۔مگر کوئی ی فائی دہ نہ ہوا ہاتھ کانوں پر رکھنے کا۔۔۔وہ آواز پہلے سے بلند ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

"وہ میری تھی۔۔میری ہے۔۔۔اور میری رہے گی "

اریبہ۔۔۔۔اریبہ۔۔۔۔"وہ حلق کے بل چیخا۔۔۔۔۔مگر اپنی آواز کسی" دور کھائی ی سے آتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

آواز حلق سے نکل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

اریبہ اریبہ۔۔۔۔اریبہ۔۔۔۔"وہ پھر اپنی پوری جان سے چیخا۔۔۔۔مگر" آواز پھر نا جانے کہاں دب گ ئی۔۔۔۔

ایک انسان کی وِل پاور زندہ ہو۔۔۔تو وہ بڑی سے بڑی و مشکل سے مشکل جنگ جیت جاتا ہے۔۔۔فہد کو تو علم بھی نہ ہو گا۔۔۔۔اگر اس وقت زین لڑ رہا تھا موت سے۔۔تو وہ فقط اس کے ان آخری جملوں کے سبب تھا۔۔۔۔جسے اس نے سنا ضرور تھا مگر جواب نہ دے سکا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ میری عورت ہے۔۔۔وہ میری عورت تھی۔۔وہ میری" عورت ہے۔۔۔وہ میری ہی عورت رہے گی۔۔۔"اس کے لرزتے لبوں پر از خود یہ جملے جاری ہو گ ئ ے تھے۔۔۔

وہ لڑکی کوئ ی ایک دو دن کی محبت تھوڑی تھی۔۔۔وہ تو پہلی نگاہ کا معطر و پاکیزہ عشق تھا اس کا۔۔۔۔

جو آنکھوں میں رہتی تھی۔۔۔دھڑکنوں میں بستی تھی۔۔۔خوابوں میں آتی تھی۔۔۔خیالوں میں ستاتی تھی۔۔۔۔

کوئ ی معمولی ڈور تھوڑی تھی جو یوں ہی ٹوٹ جاتی۔۔۔وہ عشق تھا۔۔۔پہلی نظر کا عشق۔۔۔۔۔

وہ اچھی کیا لگی۔۔۔پھر آنکھوں کو کوئی ی کبھی اچھا ہی نہ لگا۔۔۔۔

وہ کیونکر خوابوں میں نہ آتی۔۔۔۔روحوں کا وصل خوابوں میں ہی ہوا کرتا ہے۔۔۔۔

دیوانوں کی طرح ڈھونڈ رہا تھا اسے وہ۔۔۔۔

نہ ملی تو مر جائے گا۔۔۔۔

آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔جن سے آنسوؤں تھمنا بند نہیں ہو رہے تھے۔۔۔۔

وہ میری تھی۔۔میری ہے۔۔۔اور میری رہے گی"پھر آواز"
آئی۔۔۔جس پر وہ پوری جان سے چیخا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔وہ میری عورت ہے۔۔۔وہ میری عورت تھی۔۔وہ میری"
"عورت ہے۔۔۔۔وہ میری ہی عورت رہے گی۔۔۔۔

اس قدر بلند آواز سے چیخا تھا وہ۔۔۔کے پورے گال سرخ پڑ گ ئی ے
تھے۔۔۔۔

گردن کی ساری نسیں چمکنے لگی تھیں۔۔۔

نہیں۔۔۔۔وہ میری عورت ہے"وہ پھر ایک بار حلق کے بل پوری"
جان۔سے چیخا۔۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے۔۔۔اس کی آنکھیں کھل گ ئ یں۔۔۔

اس نے خود کو ایک کمرے میں پایا۔۔۔اس کے ارد گرد ماسک لگائے ڈاکٹر کھڑے تھے۔۔۔۔

جو اس کے ہوش میں آجانے پر خوش نظر آرہے تھے۔۔۔۔

ایسا لگا جیسے بہت گہری نیند سے جاگا ہو۔۔۔

اریبہ۔۔۔۔اریبہ۔۔۔"اس کے خشک وزخمی سفید لبوں سے جو نام نکلا وہ" اریبہ کا تھا۔۔۔

اپنے ہوش میں آنے کے بعد وہ سب سے پہلے اس حسین دلربا سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔۔۔۔"ڈاکٹر کے اطلاع دیتے" ہی۔۔۔سب کے پریشان چہروں پر سکون کی لہر دوڑ ئی ی۔۔۔۔

بشری بیگم تیزی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں۔۔۔"کیا میں "اپنے بیٹے سے مل سکتی ہوں؟؟۔۔۔
وہ بے صبری ہوئے جا رہی تھیں۔۔۔اپنے لخت جگر سے ملنے کے لیے۔۔۔۔آخر ان کی اکلوتی اولاد تھا وہ۔۔۔

جی ابھی ہم انھیں دوسرے روم میں شفٹ کر رے ہیں۔۔۔ان کے ابھی" کچھ ٹیسٹ ہونا ضروری ہیں۔۔۔۔ٹیسٹ کے بعد آپ کو ملنے کی اجازت

دے دیں گے۔۔۔۔فلحال۔۔۔آپ میں سے اریبہ کون

ہیں؟؟۔۔۔پیشنٹ بار بار اس کا نام پکار رہا ہے۔۔۔بہتر ہے کے وہ مل

لے۔۔۔۔"ڈاکٹر کے کہتے ہی۔۔۔وہاں موجود ہر شخص ایک دوسرے کی

شکل تک رہا تھا۔۔۔۔

بشری بیگم کو یقین نہ آیا۔۔۔وہ اس حالت میں بھی صرف اریبہ سے ملنا چاہتا

ہے۔۔۔۔

کیا ہے ایسا اس معمولی سی لڑکی میں۔۔۔جو زین اس میں اپنی جان بسا کر بیٹھ "

گیا ہے۔۔۔۔"وہ کڑھے بغیر رہ نہ سکیں۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ اب کافی بہتر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

سب اس سے ملنے کمرے میں آئے ہوئے تھے۔۔۔

مام۔۔۔اریبہ کہاں ہے؟؟۔۔۔پلیز اسے بلا دیں۔۔۔"گمان تھا کے وہ" ناراض ہو گی۔۔۔تب ہی اندر ملنے نہ آئی ی۔۔۔۔

حق بھی بنتا تھا۔۔۔فہد نے جتنی بکواس کی تھی۔۔۔اس کے بعد وہ ناراض ہو اُس سے۔۔۔یہ حق ہے اس کا۔۔لیکن اسے یقین تھا وہ منا لے گا۔۔۔ساری باتیں کلیئر کر دے گا۔۔۔۔

اریبہ نہیں ہے۔۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔۔سب ایک دوسرے کا چہرہ" دیکھنے لگے۔۔۔۔پھر عمر نے ہمت کی۔۔

کیا مطلب نہیں ہے؟۔"وہ نا سمجھی سے۔۔۔"

مطلب کے وہ چلی گ ئی۔۔۔"وقار صاحب نے سختی سے کہا۔۔۔"

اسے یقین نہ آیا اپنے کانوں کی سماعت پر۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنی بہن کی جانب دیکھا۔۔۔اس کی آنکھیں سوالیہ تھیں۔۔۔

مہرین کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔۔۔وہ روتے ہوئے اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔وقار صاحب کی بات کی تائید کر گ ئی۔۔۔۔

وہ چلی گ ئی۔۔۔۔اسے مرتا ہوا چھوڑ کر۔۔۔کیسی محبت تھی اس لڑکی کی؟؟۔۔۔۔ تھی بھی یا نہیں؟۔۔۔۔

کیا وہ محبت کے دعوے جھوٹے تھے؟؟۔۔کیا وہ بار بار نہیں کہتی تھی کے اسے ای سے محبت ہے؟؟۔۔۔پھر اپنے ای کو مرتی ہوئی ی حالت میں کیسے چھوڑ گ ئی وہ؟؟۔۔۔کیسے؟؟۔۔۔

لگا جیسے دل میں زور کی ٹیس اٹھی ہو۔۔۔اپنے اندر کچھ ٹوٹ کر بکھرتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

اس لڑکی نے ظلم کی انتہا کی تھی۔۔۔ایک بار صفائی ی دینے کا موقع دیے بغیر اسے مجرم مان کر سزا دے کر چلی گ ئی۔۔۔۔

وہ موت سے اس کے لیے لڑ آیا تھا۔۔۔اور وہ ظالم وسنگ دل لڑکی کچھ دیر اس کے لیے صبر بھی نہ کر سکی۔۔۔

تو پھر ایک بار وہ مجھے چھوڑ گ ئی۔۔۔"وہ کھوئے کھوئے لہجے میں کہ " کر۔۔۔ تلخی سے مسکرا دیا۔۔۔اس کی آنکھوں سے ایک آنسو نوٹ کر بہا۔۔۔اور بالوں میں جذب ہو گیا۔۔۔۔

وہ لیٹا ہوا تھا۔۔۔اسے اٹھنے یا چلنے پھرنے کی ابھی اجازت نہ تھی۔۔۔۔

ارے۔۔۔میرا بہادر بیٹا ہے۔۔۔۔اسے ایک لڑکی کمزور نہیں " کر سکتی۔۔۔بھول جاؤ اسے۔۔۔وہ چلی گ ئی فہد کے ساتھ۔۔۔۔جاتے جاتے ڈیورس کے پیپرز بھی سائن کر کے گ ئی ہے۔۔جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ وہ تم سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی۔۔"بشری بیگم نے

تیزی سے آگے بڑھ کر۔۔۔اس کی آنکھوں کے نیچے سے نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ان کے جملے تھے یا ایٹم بم۔۔۔۔اسے اپنا سر پھٹتا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔

بشری۔۔۔یہ ان باتوں کا وقت ہے؟؟۔۔۔اِس کی حالت دیکھو۔۔۔ کبھی" کبھار حد کرتی ہو تم۔۔۔"ڈاکٹر نے سختی سے منع کیا تھا کے زین کے سامنے ایسی کوئی ی بات نہ کی جائے جس سے اسے اسٹریس فیل ہو۔۔۔یا وہ پریشان ہو۔۔

عورت اپنی جیلسی میں ہر حد پار کر جاتی ہے۔۔۔اس لمحے وقار صاحب کو بشری بیگم کو دیکھ ایسا ہی لگا۔۔۔۔۔جو بجائے اپنے بیٹے کو حوصلہ دینے

کے۔۔۔اپنی بہو سے اسے بد ظن کرنے میں مشغول نظر آ رہی تھیں۔۔۔ حتی کے اس کی حالت کا بھی خیال نہ کیا۔۔۔

وقار صاحب کے سختی سے دانت پیستے ہوئے کہتے ہی۔۔۔وہ خاموش ہوئی یں۔۔۔

جبکے زین اس صدمے کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اس لمحے دل ماتم کرتے ہوئے ایک ہی صدا لگا رہا تھا۔۔۔کے کاش مر ہی جاتا تو اچھا تھا۔۔۔کم از کم اس وہم کے ساتھ تو جاتا کے وہ محبت کرتی ہے۔۔۔

اب کچھ باقی چھوڑا تھا اس لڑکی نے۔۔۔جسے وہ محبت کے نام پر بچانے کی کوشش کرتا؟؟۔۔۔

دل میں طوفان برپا تھا۔۔۔مگر لب خاموش تھے۔۔۔اور کچھ یوں خاموش ہوئے۔۔۔کے پھر نہ دیکھا کسی نے اسے مسکراتے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ایک سال بعد۔۔۔۔

تم اریبہ کو ڈیورس کب دو گے؟؟۔۔۔"وہ ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔جب بشریٰ" بیگم نے بڑی ہمت جمع کر موضوع چھیڑا۔۔۔۔

سب جانتے تھے۔۔۔نام سے بھی نفرت ہے اس کے۔۔۔۔

کسی کی بھی ہمت نہ تھی اس کے سامنے اس دشمن جاں کا نام لینے کی۔۔۔۔

بشری بیگم اب شادی کروانا چاہتی تھی اُس کی۔۔۔۔جس کے لیے ضروری تھا اس اریبہ نامی بلا کو ڈیورس دلوانا۔۔۔۔

جب وہ خود آکر مانگے گی مجھ سے"اس کی بھوری آنکھوں میں سرخی" اترئی ی تھی۔۔۔اس لڑکی کا ذکر بھی پرانے زخموں کو کھرچ دینے کا کام کرتا تھا۔۔۔۔۔

اب ناشتہ تو کیا پانی بھی گلے سے نہ اترئے۔۔۔وہ ناشتہ چھوڑ کر اٹھ گیا تھا۔۔۔

آج شام کی blind date سنو۔۔۔تمھاری میں نے بلائنڈ ڈیٹ" رکھی ہے۔۔۔پلیز اس بار آجانا۔۔۔۔شرمندہ نہ کرادینا پھر سے مجھے۔۔۔۔"وہ لچکدار انداز میں گزارش کرنے لگیں۔۔۔

وہ جواب کی منتظر تھیں۔۔۔کے بندہ سر ہی ہلادے۔۔۔مگر نہیں۔۔۔وہ تو سنی اَن سنی کرتا۔۔۔۔آفس جانے کے لے نکل گیا تھا۔۔۔۔

پتا نہیں اس لڑکی کا بھوت کب اترے گا سر سے۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے" بولیں۔۔۔ان کا حلق تک اریبہ کے ذکر سے کڑوا ہو گیا تھا۔۔۔

لگتا ہے یہ نہیں آنے والا۔۔۔مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا اب۔۔۔"انھوں" نے سوچتے ہوئے۔۔۔۔۔پاس رکھا سیل اٹھایا۔۔۔

ہیلورومی۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے ایک ہیلپ چاہیے تھی تمھاری۔۔۔"بشری"
بیگم نے اپنی سہیلی کی بیٹی کو پسند کرر کھا تھازین کے لیے۔۔۔۔جوان کے
نزدیک زین کے لیے بالکل پرفیکٹ تھی۔۔۔۔

ہاں بولوڈئی یر۔۔۔"دوسری جانب سے آواز آئی ی۔۔۔"

مجھے نہیں لگتازین آج بلائی نڈڈیٹ پر آئے گا۔۔۔۔وہ اس لڑکی کو بھول"
نہیں سکا ہے ابھی۔۔۔۔اس لیے ڈئی یر میں چاہتی ہوں تم عینی کو کچھ دنوں
کے لیے ہمارے گھر رہنے بھیج دو۔۔۔"بشری بیگم خاصہ لچکدار انداز و
گزارش امیز لہجے میں گویا ہوئی یں۔۔۔۔

میں عینی کو بول دیتی ہوں۔۔۔۔بھئی آج کل کے بچے اپنی مرضی" کے مالک ہیں۔۔۔اس بلائنڈ ڈیٹ کے لیے بھی بڑی مشکل سے منایا تھا "میں نے اسے۔۔۔۔

وہ مان تو جائے گی ناں؟؟۔۔۔کیونکے میں چاہتی ہوں وہ جلد سے جلد زین" کی زندگی میں آئے۔۔۔۔تاکے اس اریبہ نامی ڈائن سے میرے بیٹے کا پیچھا چھوٹے۔۔۔۔" وہ منہ بسورتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔۔۔

میں بات کرتی ہوں اس سے ڈئیر۔۔۔" دوسری جانب سے آنے والا" جواب انھیں اطمینان بخش نہ لگا۔۔۔۔

بات نہیں کرؤ۔۔۔منا ؤ اسے۔۔۔۔وہ بھی جلد سے جلد۔۔۔۔میں تو" چاہتی ہوں وہ کل ہی شفٹ ہو جائے۔۔۔۔" وہ خاصہ بے صبری ہوتی محسوس ہوئی یں مقابل کو۔۔۔۔

اوکے اوکے ڈئی یر۔۔۔۔میں اپنی جانب سے سو فیصد کو شش کرؤں" "گی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔بس عینی سے کہو۔۔۔کسی طرح میرے بیٹے کی زندگی سے اس" اریبہ کو نکال دے۔۔۔۔۔بدلے میں جو چاہے مانگ لے مجھ سے۔۔۔۔" ان کا لہجہ ہی بتانے کے لیے کافی تھا۔۔کے وہ ہر قیمت پر اپنے بیٹے کی زندگی سے اریبہ کو نکال دینا چاہتی ہیں۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ کار میں آکر بیٹھا۔۔۔تو دل کو بے چین و بے قرار پایا۔۔۔

آنکھوں میں اس حسین دشمن جاناکا سراپا لہرا گیا تھا۔۔۔جس کے سبب اک گہری آہ بھر کر۔۔۔آنکھیں کرب کی شدت سے موند کر۔۔۔سر پیچھے سیٹ سے ٹکا دیا۔۔۔

وہ اسے یاد نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔مگر وہ پھر بھی بے اختیار یاد آجایا کرتی تھی۔۔۔۔

آفس پہنچا۔۔۔تو سب گڈ مارننگ کہ کر ادب میں کھڑے ہونے لگے۔۔۔وہ اپنی ازلی سنجیدگی چہرے پر سجائے اثبات میں سر ہلاتا۔۔۔اپنے کیبن میں آیا۔۔۔۔

اپنی جگہ پر بیٹھتے ہی۔۔اس نے پاس کھڑی اپنی سیکرٹری کو دیکھا۔۔۔جو اسے آج کا شیڈیول بتانے کے لیے پین وڈائری ہاتھ میں لیے کھڑی تھی۔۔

ابھی وہ بتانا شروع کرتی اِس سے قبل ہی۔۔۔اس خوبرو نوجوان نے پاس رکھی فائل کھولی۔۔۔جس میں ایک لفافہ رکھا نظر آیا۔۔۔

سر یہ آپ کے لیے انویٹیشن کارڈ آیا ہے۔۔۔۔"اس کے کہتے" ہی۔۔۔اس نے سنجیدگی سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اور بغیر کچھ سوچے۔۔۔لفافہ کھولا۔۔۔

اگلے ہی لمحے آنکھیں شاکڈ سے بڑی ہوئی ہیں۔۔۔

اس لفافے میں شادی کا کارڈ تھا۔۔۔اس لال رنگ کے فائی ل نما خوبصورت کارڈ کے اوپر ہی۔۔۔ فہد واریبہ کا نام گولڈن لفظوں میں چمک رہا تھا۔۔۔

اک دو ثانیوں کے لیے وہ دم بخود بیٹھا اس کارڈ کو تکتا رہا۔۔۔

تو وہ پھر سے دولہن بننے جا رہی تھی کسی اور کے نام کی۔۔۔۔

شادی کر رہی تھی۔۔۔وہ بھی فہد سے۔۔۔۔۔

ہاتھ لرزنے لگے۔۔۔۔وہ پورا کانپنے لگا تھا۔۔۔۔

تو وہ آگے بڑھنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔حال تو یہ تھا کے اس کے ڈیورس دینے کا بھی انتظار نہ کیا۔۔۔

مانا شرعی اعتبار سے وہ بیوی نہیں تھی اس کی۔۔۔۔کیونکے وہ نشے میں تھی۔۔۔اِس لیے نکاح منعقد ہوا ہی نہیں۔۔۔

وہ پابند نہیں تھی اس کی۔۔ایک آزاد عورت تھی وہ۔۔۔جس سے چاہے نکاح کرئے۔۔۔۔شرعی اعتبار سے وہ کر سکتی تھی۔۔۔۔

لرزتے ہاتھوں کے ساتھ کارڈ کھولا۔۔۔۔تین دن بعد جمعہ کے دن نکاح۔۔۔پیر کے دن بارات و منگل کے دن کا ولیمہ۔۔۔۔اسے ہر فنکشن کی دعوت بھیجی تھی۔۔۔۔

ک۔۔کس۔۔۔کس نے بھیجا ہے یہ؟۔۔۔"اس کی بھوری آنکھوں میں" خون کی طرح مکمل سرخی چھاگ ئی تھی۔۔۔جن میں کرب ورنج نمایا تھا۔۔۔

لگ رہا تھا جیسے سانس بھی بڑی مشکل سے لے رہا ہو۔۔۔

اس کا حسین چہرہ مکمل اناری ہو چکا تھا۔۔۔

سر۔۔۔مس اریبہ نے۔۔۔۔"بس نام کا سننا تھا۔۔۔کے وہ ہکا بکا" ہوا۔۔۔

گمان تھا کے فہد نے بھیجا ہو گا۔۔۔۔مگر توقع کے بر عکس۔۔۔یہ کام اس ظالم حسینہ کا تھا۔۔۔

ہر فنکشن کی دعوت دی تھی اسے۔۔۔حتی کے مایو مہندی کی بھی۔۔۔

کل سے اس لڑکی کے گھر میں شادی کی رونقیں شروع ہونے والی تھیں۔۔۔۔

کارڈ ہاتھ میں پکڑے۔۔۔وہ اداسی سے مسکرا دیا۔۔۔

اپنے ماضی کو بھول کر۔۔۔وہ آگے بڑھ جانا چاہتی تھی۔۔۔پاکستان واپس آکر۔۔۔اس نے جاب تلاش کرنا شروع کی۔۔۔

اللہ کے کرم اور اپنے تائے ابو کی مہربانی سے اسے گورنمنٹ اسکول میں ٹیچر کی جاب مل گ ئی تھی۔۔۔شام میں وہ ٹیوشن پڑھاتی۔۔۔۔پورا صحن و کمرا بچوں سے بھر جاتا۔۔۔۔

بچوں کو پڑھا کر فارغ ہوتی تو اپنی والدہ کے ساتھ مل کر سلائی ی کا کام کرنے لگ جاتی۔۔۔

ندا بیگم پورے پورے دن بیٹھ کر سلائی ی کر تیں۔۔۔ حتی کے ان کی کمر میں شدید درد رہنے لگا تھا۔۔۔۔ مگر وہ اپنی تکلیف کا ذکر اریبہ سے نہ کر تیں۔۔

سب کچھ معمول کے مطابق چلنے لگا تھا۔۔۔کے ایک دن اسکول سے واپسی پر فہد نے راستہ روکا۔۔۔۔

وہ کہاں اس کا پیچھا چھوڑنے والا تھا۔۔۔۔

"اریبہ میری بات سنو۔۔۔۔اریبہ۔۔۔"اس کی نازک کلائی ی اپنی گرفت میں لے کر مجبور کیا اپنی بات سننے پر۔۔۔۔

"فہد۔۔۔یہ مین روڈ ہے۔۔۔۔یہاں تماشہ مت لگاؤ۔۔۔"وہ اپنی کلائی ی آزاد کرانے کی کوشش کرتے ہوئے دبے دبے غصے میں گویا ہوئی ی۔۔۔

"اریبہ ایک بار کا کیا گناہ تو خدا بھی سچی توبہ سے معاف کر دیتا ہے۔۔۔۔پلیز یار۔۔۔۔۔کتنی بار کہوں کے میں شرمندہ ہوں۔۔۔۔"وہ معافی مانگتے مانگتے بھی اب تھک چکا تھا۔۔مگر وہ سنگ دل لڑکی کسی صورت اسے معاف

کرنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔جس کے سب اس کے لہجے میں جھنجھلاہٹ آ گ ئی تھی۔۔۔

"بس کردو فہد۔۔پلیز۔۔۔جان چھوڑ دو میری۔۔۔ہاتھ جوڑتی ہوں تمھارے آگے۔۔"آخر کس زبان میں کہے کے پیچھا چھوڑ دو میرا۔۔۔مجھے نہیں رکھنا تم سے کوئی ی تعلق۔۔۔۔

وہ خاصہ بے زاری و چڑھ کر۔۔اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"اریبہ غلطی تمھاری بھی تھی۔۔۔۔تم میری منگیتر ہو کر زین سے دل لگی کرتی رہیں۔۔۔لیکن اس کے باوجود میں تمھیں معاف کر رہا ہوں۔۔۔کوئی ی شکوہ نہیں کوئی ی شکایت نہیں۔۔۔کیونکے میں محبت کرتا

ہوں تم سے۔۔۔۔ تمھارے بغیر زندگی جینے کا کوئی ی تصور ہی نہیں ہے۔۔۔میں مر سکتا ہوں مار سکتا ہوں مگر تمھیں نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔اور یہ بات تم بھی جتنی جلدی سمجھ لو اتنا اچھا۔۔۔۔۔۔" وہ سنگ دل کیوں نہیں سمجھتی۔۔۔کتنا پچھتا رہا تھا اپنی ایک غلطی پر وہ۔۔۔۔ کتنی معافیاں مانگ چکا تھا۔۔۔ مگر مقابل پر کوئی ی اثر ہی نہیں۔۔۔۔

وہ حسین دلربا جب کہتی۔۔۔کے پیچھا چھوڑ دو۔۔۔تو دل یہ سن۔۔۔دو ٹکڑے ہو جاتا۔۔۔لگتا جیسے روح کو چھلنی کر دیا ہو۔۔۔

کس قدر بے زاری تھی اس کے لہجے میں۔۔۔۔اگر اپنے دل کے ہاتھوں مجبور نہ ہوتا۔۔تو یقیناً اسے کب کا چھوڑ دیا ہوتا۔۔۔۔اتنے نخرے برداشت نہ کرتا۔۔۔یوں بار بار ذلیل ہونے اس کے راستے میں نہ آتا۔۔۔۔

۔وہ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔اپنے مخصوص رعب دار انداز میں کہ کر چلا گیا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

پاپا اتنے پیسے کہاں سے آئے آپ کے پاس؟؟" وہ بچوں کو پڑھا کر "۔۔۔۔ایک کام سے اندر کمرے میں آئی ی۔۔۔تو سامنے اپنے والد کو الماری کے پاس کھڑا پیسے گنتے پوئے پایا۔۔۔۔

ان کے ہاتھ میں اچھی خاصی رقم نظر آرہی تھی۔۔

تجھے کیا؟؟۔۔۔ تجھ سے اور تیری ماں سے نہیں مانگے۔۔۔میرے اپنے" ہیں۔۔۔۔ نظر مت رکھنا تم دونوں ماں بیٹی ان پر۔۔۔۔ گن کر رکھ رہا ہوں اِس لیے۔۔۔"افضل صاحب نے اکڑ کر کہتے ہوئے پیسوں کو گِن کر ۔۔الماری کھول کر۔۔۔اپنے کپڑوں کے نیچے دبا دیا۔۔۔۔

اریبہ الجھی تھی۔۔۔اتنے پیسے اس کے نکھٹو باپ کے پاس کہاں سے آئے۔۔۔۔

مگر آئے کہاں سے یہ؟؟۔۔"وہ ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ تفتیشی انداز میں" پوچھنے لگی۔۔۔۔

تجھے کیا مس ئی لہ ہے؟؟۔۔۔۔ بڑے طعنے دیتی تھیں ناں تم ماں بیٹی" ۔۔کچھ کماتے نہیں ہو کچھ کماتے نہیں ہو۔۔۔اب دیکھنا بس کچھ ہی دنوں

میں مالامال ہو جاؤں گا میں۔۔۔۔پھر تم دونوں کو اچھا سبق سیکھاؤ گا ۔۔۔۔بڑا ذلیل کیا ہے تم ماں بیٹی نے مجھے۔۔۔کبھی میری عزت نہیں کی ۔۔۔۔مرد، مرد ہوتا ہے۔۔۔۔نہ کمائے تو بھی۔۔۔۔۔تم ماں بیٹی ایک مہینے میں اتنا نہیں کماؤ گی جتنا میں ایک دن میں کما لاؤں گا۔۔۔۔۔تم دیکھنا۔۔۔"وہ خاصہ اکڑے ہوئے لہجے میں اریبہ کو دیکھ بولے۔۔۔۔

کہیں نوکری کرنا شروع کیا ہے آپ نے؟؟۔۔۔۔"وہ تجسس سے پوچھ" اٹھی۔۔۔۔

دل ہی دل وہ کافی خوش ہوئی ی تھی۔۔۔کے آخر کار اس کے باپ کو عقل آئی ی۔۔۔اور اس نے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھا۔۔۔۔

زیادہ میری ماں نہ بن۔۔۔جا پانی لا میرے لیے۔۔۔"افضل صاحب کے پاس پیسے کیا آئے ان کا تو لہجہ ہی بدل گیا تھا۔۔

مگر اریبہ خوش تھی۔۔۔اس نے خاص دھیان نہ دیا ان کے بدلے ہوئے رویے پر۔۔۔

اریبہ دیکھتی رہتی۔۔۔افضل صاحب اکثر اسے الماری میں پیسے رکھتے نظر آتے۔۔۔۔

وہ اور ندا بیگم دونوں ہی انھیں کماتا دیکھ۔۔۔۔خاصہ خوش تھے۔۔۔کیونکر خوش نہ ہوتے۔۔۔گھر کا واحد مرد اب کمانے لگا تھا۔۔۔

یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

"امی جان۔۔۔کیا آپ نے میرا میک۔بک دیکھا ہے؟؟۔۔وہ اسٹور میں مل نہیں رہا؟؟" مانا پکا عہد کیا تھا کبھی اس دھوکے باز کی جانب پلٹ کر نہ دیکھے گی۔۔۔مگر نا جانے کون سی امید تھی جس کے چلتے وہ روز ایک بار میک۔بک ضرور کھول کر دیکھتی تھی۔۔۔کے شاید کوئی میل آئی ہو اس ستمگر کی۔۔

اپنے موبائل سے توغصے میں آئی ڈی نیویارک کے ائیر پورٹ پر ہی بند کر دی تھی....

Zubi Novels Zone

اس دن بھی وہ یہی دیکھنے اسٹور میں گ ئی تھی۔۔ مگر میک۔ بک اپنی جگہ سے غائ ب تھا۔۔۔

وہ پورا اسٹور روم چھان چکی تھی مگر نہ ملا۔۔۔ جس کے سبب وہ پریشان ہو کر ندا بیگم سے پوچھنے لگی۔۔ جو کچن میں کھانا پکا رہی تھیں۔۔۔

مجھے نہیں پتا بیٹا۔۔۔۔ وہیں ہو گا۔۔ اچھی طرح دیکھو۔۔۔ تمھیں تو ویسے" بھی سامنے رکھی چیزیں بھی نظر نہیں آتیں۔۔۔" وہ ٹماٹر کڑھائی میں ڈالتے ہوئے۔۔۔ نرمی سے جواب دہ ہوئی یں۔۔۔۔

ان کی پیشانی پر پسینہ چمک رہا تھا۔۔۔

نہیں ہے۔۔۔میں نے اچھی طرح دیکھا ہے۔۔۔ایک بار آپ چل کر" دیکھیں ناں۔۔۔"وہ پریشانی کے عالم میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

اچھا بابا۔۔۔چلتی ہوں۔۔۔بس اس میں ابال آنے دو۔۔۔"وہ دوسرے" چولہے پر چڑھی دیگچی کو دیکھتے ہوئے بولیں۔۔۔جس پر دودھ ابالنے کے لیے رکھا ہوا تھا۔۔

افضل صاحب نے جب سے گھر میں پیسے لانے شروع کیے تھے۔۔۔گھر کے حالات دن بہ دن بہتر سے بہتر ہوتے جا رہے تھے۔۔۔۔

ندا بیگم واریبہ نے مل کر پورا گھر چھان لیا۔۔۔مگر میک۔بک کہیں نہ ملا۔۔۔

اپنے ٹیوشن کے بچوں پر نظر رکھو۔۔۔مجھے لگتا ہے وہ ہی گھر کی چیزیں چورا" کرلے جاتے ہیں۔۔۔"ندا بیگم صوفے پر تھک کر بیٹھتے ہوئے کہنے لگیں۔۔۔

جبکے اریبہ کا چہرہ فکر و پریشانی سے سفید پڑ گیا تھا۔۔۔۔

گھر کی چیزیں چوری ہو رہی تھیں اس بات کا اسے بھی اندازہ تھا۔۔۔مگر میک۔بک۔۔۔۔اسٹور روم میں اونچی جگہ پر رکھا ہوا تھا۔۔۔وہ کیسے کوئی ی بچہ چورا سکتا ہے۔۔۔پھر اسٹور روم کی چابی تو صرف اس کے یا افضل صاحب کے پاس رہتی ہے۔۔۔۔

مانااس ستمگر سے اب کوئی تعلق نہ تھا۔۔۔مگر وہ میک۔بک اس کی دی ہوئی ی پہلی وآخری نشانی تھااس کے پاس۔۔۔جسے وہ کسی صورت کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

افضل صاحب کے گھر آتے ہی۔۔اس نے عجلت کے ساتھ ان سے بھی میک۔بک کے متعلق پوچھا۔۔مگر وہ لاعملی میں کندھے اچکاتے۔۔۔اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی ے۔۔۔

وہ پوری رات بیٹھ کر اس میک۔بک کے لیے روتی رہی۔۔۔جو گھر ہی گھر میں سے اچانک غائی ب ہو گیا تھا۔۔۔۔

یہ کوئی پہلی رات نہ تھی جو اس نے رو کر گزارئی ی ہو۔۔۔۔اس کا تکیہ تو روز ہی بھیگا ہوا پاتی تھیں ندا بیگم۔۔۔۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جذبات میں تبدیلی آگ ئی تھی۔۔۔اب شدید غصے کی جگہ پچھتاوے نے لے لی تھی۔۔

وہ رویا کرتی تھی سب سے چھپ چھپ کر۔۔۔۔

دن تو کاموں میں مصروف ہو کر گزار ہی لیا کرتی تھی۔۔۔وہ تو راتیں تھیں جن میں وہ ستمگر نہ چاہتے ہوئے بھی یاد آ ہی جاتا تھا۔۔۔

صدیوں سے لمبی ہیں راتیں۔۔۔

راتوں سے لمبے ہوئے دن۔۔۔

آجا لوٹ کر تم۔۔۔

دل یہ کہ رہا ہے۔۔۔

ایک آس تھی جو روز بہ روز ٹوٹ رہی تھی۔۔

دلِ ناداں امید لگائے بیٹھا تھا کے اسے اپنے کھیل میں ہی صحیح شاید محبت ہو گئی ہو۔۔۔شاید وہ پچھتاتا ہو۔۔۔مگر ایسا ہر گز نہ تھا۔۔۔وہ تو دل کی جگہ پتھر لیے گھومتا تھا اس کے نزدیک۔۔۔جسے اتنے سال ایک لڑکی سے بات کرنے کے بعد بھی محبت نہ ہوئی ی۔۔۔جب کے وہ اس کی محبت میں اتنی دیوانی ہوئی ی۔۔۔کے اس کے ملک تک جا پہنچی۔۔۔۔

کیا نکاح کی بھیک نہ مانگی اس ستمگر سے۔۔۔۔۔مانگی۔۔۔اپنی انا کو اس کے قدموں میں رکھ دیا مگر وہ راضی نہ ہوا۔۔۔اور کیونکر ہوتا۔۔۔۔اپنے کزن کو ہرانا و تڑپانا مقصود تھا انھیں۔۔ہماری تو کوئی ی آرزو ہی نہ تھی۔۔۔وہ تو ہم ہی پاگل تھے جو دیوانہ وار ان پر جان وارتے رہے۔۔۔۔" وہ شدید رنجیدہ

لہجے میں اوپر چھت کو تکتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔اور آنسو کرب کی شدت سے آنکھوں سے بہہ کر بالوں اور تکیے میں جذب ہونے لگے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اریبہ بالیاں کہاں گ ئی یں؟؟۔۔۔" وہ اپنے کپڑے طے کر کے الماری" میں رکھ رہی تھی۔۔جب ندا بیگم پریشانی کے عالم میں اس کے کمرے میں آکر پوچھنے لگیں۔۔۔

کون سی بالیاں؟؟" وہ نا سمجھی سے۔۔۔"

ارے سونے کی بالیاں۔۔۔جو پچھلے مہینے میں نے تمھاری شادی میں دینے" کے لیے بنوائی ی تھیں۔۔۔۔"وہ تیزی سے سر پکڑے جواب دینے لگیں۔۔۔۔

گھر میں لوگوں کے کپڑے سلائی ی کر کے۔۔۔کچھ پیسے جوڑ کر۔۔۔۔اپنی بیٹی کے لیے انھوں نے سونے کی بالیاں بنوائی یں تھیں۔۔۔مگر اب اچانک وہ الماری سے غائی ب ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔

اچھا آپ روئی یں نہیں۔۔۔چلیں میں دیکھتی ہوں۔۔۔ہو سکتا ہے وہیں" ہوں۔۔۔آپ کو ہڑ بڑاہٹ میں نظر نہ آئی یں ہوں۔۔۔"ندا بیگم نے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔یہ پہلا زیور تھا جو انھوں نے دن رات کپڑے سلائی ی کر کے اپنی بیٹی کے لیے بنوایا تھا۔۔۔ایک ماں خوب جانتی ہے زیور

کی کتنی اہمیت ہوتی ہے بیٹی کے لیے۔۔۔۔خاص طور پر تب جب بیٹی طلاق یافتہ ہو۔۔۔۔

اریبہ انھیں روتا دیکھ۔۔۔فوراان کے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔۔

تسلی بخش الفاظ کہتے ہوئے۔۔۔اپنا دوپٹہ جو بیڈ پر ڈالا تھا۔۔اٹھا کر شانو پر ڈالتی ان کے ساتھ بالیاں ڈھونڈنے کے لیے بڑھی۔۔۔

مگر وہ تو غائب ہو چکی تھیں۔۔۔جسے گھر کا دیگر سامان ہونے لگا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اوئے افضل.... باہر نکل۔۔۔"دروازہ جارحانہ انداز میں بجا۔۔۔جس پر"
ندا بیگم واریبہ پریشان ہو کر دروازے کی جانب لپکے۔۔۔۔

دروازہ کھلتے ہی۔۔۔دو آدمی گھر میں گھسے چلے آئے۔۔۔۔جن میں سے ایک
پینٹ شرٹ میں تھا اور دوسرا قمیض شلوار میں۔۔۔۔

اندر آتے ہی بلند آواز میں افضل صاحب کو بلانے لگے۔۔۔۔

افضل باہر نکل۔۔۔ورنہ۔۔۔"ان میں سے ایک نے دھمکی آمیز لہجے میں"
کہتے ہوئے۔۔۔صحن میں رکھے صوفے پر لات ماری۔۔۔

آپ لوگ کون ہیں؟؟۔۔اور اس طرح ہمارے گھر میں کیوں گھسے چلے"
آئے ہیں؟؟۔۔"ندا بیگم تو انھیں دیکھ کر ہی ڈر گ ئی یں تھیں۔۔۔وہ اریبہ

تھی جس نے ہمت کر۔۔۔ان دو آدمیوں کے سامنے ڈٹ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال استفسار کیا۔۔۔۔

وہ دونوں ہی اچھی ورزشی جسامت کے مالک نظر آرہے تھے۔۔۔ گریبان کھلے ہوئے۔۔اور منہ سے سیگریٹ کی بدبو آرہی تھی۔۔۔۔۔۔

دونوں کے ہی چہروں پر خباثت برستی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

دیکھنے سے ہی شرابی و جواری لگ رہے تھے۔۔۔

ابے وہ رہا۔۔۔"ان میں سے ایک نے افضل صاحب کو دبے پاؤں کمرے" کی جانب جاتا دیکھا۔۔

وہ دونوں ہی تیزی سے ان کی جانب لپکے۔۔۔۔

چھوڑو میرے پاپا کو۔۔۔ چھوڑو۔۔۔"ان میں سے ایک نے ابھی افضل" صاحب کا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑا ہی تھا۔۔کے اریبہ وندا بیگم ان کے ہاتھوں سے گریبان چھڑوانے آن پہنچیں۔۔۔۔

وہ نازک جان لڑکی اپنی پوری طاقت سے اپنے باپ کا گریبان چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

چھوڑو۔۔۔انھیں۔۔۔"ندا بیگم بھی حلق کے بل چیخ رہی تھیں۔۔۔۔"

ہاتھ نہ لگانا میرے پاپا کو۔۔۔ورنہ ہاتھ توڑ دوں گی۔۔۔نکلو ہمارے گھر سے۔۔۔"اریبہ وندا بیگم نے مل کر آخر کار اس ظالم کی پکڑ سے افضل صاحب کو چھڑوا ہی لیا تھا۔۔۔

اس کے سینے پر ہاتھ مار کر دور دھکیل کر۔۔۔خود اپنے باپ کے سامنے آکر کھڑی ہو۔۔۔شیرنی کی طرح دھاڑی ی۔۔۔۔۔۔

نکل جائیں گے۔۔۔پہلے اپنے باپ سے بول۔۔۔۔ہمارے پانچ لاکھ" دے۔۔۔جو جوئے میں ہارا ہے یہ۔۔۔"ان کے جملے تھے یا ایٹم بم۔۔۔اریبہ کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا۔۔۔

پانچ لاکھ؟؟۔۔"ندا بیگم بے یقینی سے بڑبڑائیں۔۔۔"

ہاں پانچ لاکھ۔۔۔کب سے گولی دے رہا ہے ہمیں۔۔۔لیکن اب" نہیں۔۔۔ابھی کے ابھی پیسے دے ہمارے۔۔ورنہ۔۔۔"ان میں سے ایک دھمکی آمیز لہجے میں چنگھاڑتے ہوئے۔۔۔گھر میں اِدھر اُدھر نظر دوڑانے لگا۔۔۔

کے کوئی ی قیمتی چیز نظر آجائے۔۔۔مگر ہوتی تو آتی ناں۔۔۔

ابے اس کنگال کے پاس تو کوئی ی ڈھنک کی چیز بھی نہیں۔۔۔جو پانچ لاکھ" کی وصولی کر سکیں۔۔۔"وہ نظر دوڑانے کے بعد چیخا۔۔۔

مگر دوسرے والے کے چہرے پر خباثت سے مسکراہٹ بکھرئی ی۔۔۔

کیوں نہیں ہے۔۔۔۔اس کی بیٹی ہے ناں۔۔۔۔"اس خبیث شخص کی" بات سنتے ہی۔۔۔اریبہ کو محسوس ہوا جیسے اس کے پاؤں سے جان نکل رہی ہو۔۔۔۔

تھوک بھی بمشکل گلے میں نگلا تھا۔۔۔۔

لے چلتے ہیں اِسے۔۔۔۔جب پانچ لاکھ دے گا ہمارے۔۔تو واپس کر دیں" گے۔۔۔تب تک۔۔۔"اس لال رنگ کے قمیض شلوار زین تن کیے ہوئے خبیث شخص نے دانستہ طور پر اپنا مفاہمانہ جملہ ادھورا چھوڑا۔۔۔۔پھر قہقہہ لگانے لگا۔۔۔۔

اریبہ ان کے شیطانی مقاصد سن۔۔۔فوراً ہی اپنی ماں کی جانب لپکی۔۔۔

اس کا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔

"قریب مت آنا میری بیٹی کے۔۔۔۔ہم دے دیں گے پیسے۔۔۔۔بس کچھ دن کی مہلت دو ہمیں۔۔۔"ایک عورت کمزور ہو سکتی ہے۔۔۔ مگر ایک ماں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔

ندا بیگم نے اریبہ کو فوراہی اپنے پیچھے چھپایا۔۔۔۔

پھر آنکھوں میں شعلے لیے۔۔۔چنگھاڑتے ہوئے۔۔ان دونوں کی جانب دیکھ۔۔۔بولیں۔۔۔۔

"دیکھ کمینے۔۔۔ تجھ سے تو تیری عورت بہادر ہے۔۔۔۔"ان میں سے ایک افضل صاحب کو دیکھ۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔ حقارت سے بولا۔۔۔

جو باپ ہو کر بھی خاموش کھڑا تھا۔۔۔جب کے اس کی بیٹی کو لے جانے کی بات چل رہی تھی۔۔۔۔

"تھوہے ایسے باپ پر۔۔۔" وہ لال کپڑوں والا افضل صاحب پر تھوکتے ہوئے۔۔۔ گویا ہوا۔۔۔

"تین دن کی مہلت دے رہے ہیں تمھیں۔۔۔اگر تین دن کے اندر اندر ہمارے پیسے واپس نہ کیے۔۔۔تو ہمیں اپنے پیسے وصول کرنا اچھے سے آتا ہے۔۔۔ تین دن۔۔۔یاد رکھنا۔۔۔" لائی ٹ پیلے رنگ کے شرٹ و بلیک پینٹ زین تن کیے ہوئے۔۔وہ شخص غرا کر وارن کرتا۔۔۔اپنے ساتھی کو لے کر چلا گیا تھا۔۔۔۔

جب کے ان کے جاتے ہی۔۔۔پوری گلی میں چہ میگوئی یاں شروع ہو گئی یں تھیں۔۔۔۔

تو آپ کی کوئی ی جاب نہیں لگی تھی۔۔۔آپ نے جوا کھیلنا شروع کر دیا" تھا۔۔۔"ندا بیگم افضل صاحب کو دیکھ۔۔۔اپنا سر پیٹتے ہوئے رونے لگیں۔۔۔

ان کے گھر میں تو ماتم برپا تھا۔۔۔۔

پانچ لاکھ جیسی بڑی رقم کا انتظام کرنا وہ بھی صرف تین دنوں میں۔۔۔یہ کیسے ممکن؟؟۔۔۔

اریبہ کو اب سمجھ آیا تھا۔۔۔میک۔بک و سونے کی بالیاں اور گھر کا دیگر سامان کیسے غائب ہوا۔۔۔تو اس کے باپ کو اس قدر لت لگ گ ئی تھی جوئے کی۔۔۔کے اس نے گھر کا سامان بیچنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

اس کی تو عزت داؤ پر لگی تھی۔۔۔۔

دل چاہا کہیں بھاگ جائے۔۔۔۔

اتنی بڑی رقم کہاں سے آئے گی۔۔وہ یہ سوچ سوچ کر پاگل ہوئے جا رہی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

دو دن گزر گ ئے تھے۔۔۔اپنے سارے رشتے داروں سے مدد مانگ کر گھر لوٹی تھی وہ۔۔۔۔

دل ہی جانتا تھا کس قدر خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔

کوئی ی راضی ہوا مدد کرنے کے لیے؟؟۔۔۔"ندا بیگم نے عجلت و" بے صبری سے پوچھا۔۔۔۔

وہ اِس قدر غم و غصے میں تھی۔۔۔کے پاس دیوار سے زور زور سے اپنا سر پھوڑنے لگی۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔یہ کیا کر رہی ہو؟؟۔۔۔پاگل ہو گ ئی ہو کیا؟؟۔۔۔"اس کی" ماں کی جان نکلی تھی اپنی بیٹی کی حالت دیکھ۔۔۔۔

اس نے اتنی زور زور سے اپنا سر دیوار سے مارا تھا۔۔۔کے خون نکلنے لگا۔۔۔مگر وہ لڑکی رک نہیں رہی تھی۔۔۔۔

اریبہ ہوش میں آؤ۔۔۔۔میری بچی۔۔۔اللہ سب ٹھیک کرئے" گا۔۔۔۔صبر کرؤ۔۔۔"اریبہ کا عمل دیکھ۔۔۔وہ سمجھ چکی تھی۔۔کوئی ی بھی پانچ لاکھ جیسی بڑی رقم دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔۔۔۔

وہ لڑکی تھک چکی تھی اپنی زندگی سے۔۔۔۔آج جب ایک ایک رشتے دار کے گھر جا کر مدد کی پکار لگائی ی۔۔۔۔اپنے عزت نفس کو مجروح کیا اس کے باوجود کوئی ی راضی نہ ہوا مدد کرنے کے لیے۔۔۔۔تو دل شدت سے چاہا کے مر جائے۔۔۔۔

زیادہ ترکا تو یہی کہنا تھا کے اپنی ماں کو لے کر کہیں چلی جاؤ۔۔۔۔افضل کو تو جوئے کی لت لگ گ ئی ہے اب تو اس طرح کے قرضدار تمھارے گھر آتے رہیں گے۔۔۔۔ہم کب تک تمھارا بوجھ اٹھائیں گے وہ بھی اِس مہنگائی کے دور میں۔۔۔۔

امی۔۔۔میں تھک گ ئی ہوں۔۔۔مجھ سے اب برداشت نہیں" ہو رہا۔۔۔۔"وہ ٹوٹ کر بکھر ئی ی تھی اپنی ماں کی باہوں میں۔۔۔

پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔کے اچانک دروازہ بجا۔۔۔۔

ندا بیگم نے افضل صاحب کو گمان کر۔۔۔تیزی سے دروازے کی جانب لپکیں۔۔۔۔

کیونکے افضل صاحب بھی پیسوں کا۔انتظام کرنے کا کہ کر صبح سے گھر سے نکلے ہوئے تھے۔۔۔

مگر دروازے پر افضل صاحب کی جگہ فہد کو کھڑا پایا۔۔۔۔

دو دن سے جو خبریں گردش کر رہی تھیں وہ اس کے کانوں تک نہ پہنچیں۔۔۔یہ کیسے ممکن۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔"اس کی نظر سب سے پہلے صحن میں کھلے آسمان تلے فرش پر" بیٹھی اس حسین دلربا پر گئی۔۔۔جس کی پیشانی سے خون نکل رہا تھا۔۔۔۔

یہ خون کیسا؟؟۔۔"وہ فوراہی اس کے قریب آکر بیٹھتے ہوئے۔۔ابھی" فکر مند لہجے میں پوچھنے ہی لگا تھا۔۔۔کے اریبہ نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔

فہد۔۔۔مجھے بچالو۔۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے بچالو۔۔۔وہ لوگ مجھے لے" جائیں گے۔۔فہد پلیز۔۔۔۔۔۔"اس کا رونا تھا یہ قیامت۔۔۔۔جو فہد کے دل پر برپا ہوئی۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر مدد طلب کر رہی تھی۔۔۔۔

فہد نے اسے یوں تڑپتا و بلکتا پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔۔۔

ششش۔۔۔۔کس کی مجال ہے جو اریبہ کو ہاتھ بھی لگا لے فہد کے ہوتے" ہوئے۔۔۔۔میں جان سے نہ مار دوں اسے۔۔۔۔"اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔۔

آنکھوں میں انگارے ابھرے۔۔

چلو اٹھو۔۔۔۔انٹی آپ دیکھ کیا رہی ہیں۔۔۔اس کے سر سے خون نکل رہا" ہے۔۔۔فرسٹ ایڈ باکس لائی یں۔۔۔۔"وہ اریبہ کو اٹھاتے ہوئے۔۔۔ندا بیگم کی جانب دیکھ۔۔۔۔تیزی سے بولا۔۔۔

ندا بیگم فورا ہی اثبات میں سر ہلا کر چلی گ ئی یں۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا۔۔۔میں ہوں ناں۔۔۔پگلی۔۔۔۔اب رونا تو بند" کرؤ۔۔۔میرے دل پر گر رہے ہیں تمھارے یہ موٹے موٹے آنسو۔۔۔۔"وہ اسے بیڈ پر بیٹھاتے۔۔۔خود اس کے برابر میں بیٹھ کر۔۔۔اس کے سر پر پٹی باندھنے لگا۔۔۔۔

مگر وہ ابھی بھی روئے چلی جا رہی تھی۔۔۔۔جس پر وہ حسین نوجوان مسکراتے ہوئے۔۔۔بڑی محبت سے بولا۔۔۔۔

اس لمحے فہد کو دیکھ۔۔۔شدت سے زین کی یاد آئی ی۔۔۔۔۔

ناراضگی میں بھی رابطے نہیں ختم کرنے چاہیے۔۔۔اگر رابطہ ہوتا تو کیا وہ اپنے ای کو نہ بتاتی۔۔۔کے اس کے سر پر کیسی قیامت آن پڑئی ی ہے۔۔۔اور کیا وہ پردیسی سخت ناراضگی کے باوجود اس کی مدد کرنے دوڑا

دوڑا نہ چلا آتا۔۔۔مگر سارا غم اِسی بات کا تو ہے۔۔۔کے رابطہ نہ تھا اب اس پردیسی سے کوئی ی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

میں آپ سے اتنی بڑی رقم کیسے لے سکتا ہوں۔۔۔لوگ کیا کہیں گے۔۔۔آپ تو ہمارے کوئی ی رشتے دار بھی نہیں۔۔۔"فہد اپنے والد رئیس صاحب کو لے کر اریبہ کے گھر آن پہنچا تھا۔۔۔

وہ لڑکی الجھی ہوئی ی تھی۔۔۔فہد ان کی مدد خود بھی تو کر سکتا تھا۔۔۔اس جیسے امیر زادے کے لیے پانچ لاکھ کوئی ی بڑی رقم نہ تھی۔۔۔۔پھر اپنے والد کو ان کے گھر کیوں لایا؟؟۔۔۔۔

رئیس صاحب نے جب پیسوں سے بھرا لفافہ افضل صاحب کے آگے کیا۔۔۔تو وہ رسمی طور پر باتیں کرنے لگے۔۔۔وہ الگ بات ہے۔۔۔۔پیسوں کا لفافہ تیزی سے ان کے ہاتھ سے لے لیا تھا۔۔۔۔

کیوں رشتے دار نہیں؟۔۔۔۔فہد نے تو بتایا تھا کے آپ لوگ راضی ہیں" اریبہ کو ہمارے گھر کی بہو بنانے کے لیے۔۔۔ان دونوں بچوں نے اپنے درمیان کے سارے مسائل حل کر لیے ہیں۔۔"ان کے جملے سنتے ہی اریبہ نے ہکا بکا ہو کر فہد کو دیکھا۔۔۔جو اسمارٹ مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ایک آنکھ دبا گیا۔۔۔

جی جی بالکل۔۔۔۔ہم بالکل راضی ہیں۔۔۔۔"افضل صاحب فورا" بولے۔۔۔۔وہ رئیس صاحب جیسے امیر شخص کو انکار کرنے کی جرأت کیسے کر سکتے تھے۔۔۔۔

یہ پیسے دینا تو بہانا تھا۔۔۔میں ویسے بھی آنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔میں بہت بیمار" رہتا ہوں آج کل۔۔۔۔آپ کے تو علم میں ہو گا سارا بزنس فہد نے ہی سنبھال رکھا ہے۔۔۔۔چاہتا ہوں اپنی زندگی میں ہی اس کی شادی کر جاؤں۔۔۔۔اس لیے خاص یہی بات کرنے آج یہاں آیا ہوں۔۔۔میں چاہتا ہوں آپ جلد سے جلد ہماری امانت ہمیں سونپ دیں۔۔۔یہ دونوں ہی بہت جذباتی فیصلے کرتے ہیں۔۔۔اِس لیے میں اِس بار ان دونوں پر کچھ نہیں چھوڑنا چاہتا۔۔۔میں چاہتا ہوں سارے فیصلے ہم بڑے کریں۔۔۔"رئیس صاحب کی باتیں۔۔اس لڑکی کا دل بند کرنے لگیں تھیں۔۔۔۔

آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔۔۔۔

ناجانے کیوں اس ستمگر کا سراپا آنکھوں کے آگے لہرانے لگا۔۔۔۔

پاپا۔۔۔"اریبہ نے احتجاجی انداز میں افضل صاحب کو دیکھ مخاطب "
کیا۔۔۔۔

یقیناوہ یہ رشتہ روکنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ جب سے نیویارک سے آئی ی تھی۔۔۔صاف اعلان کر دیا تھا کے اب شادی نہیں کرئے گی۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔زندگی بھر کنواری ہی رہے گی۔۔۔۔

بیٹا بڑے بات کر رہے ہیں ناں۔۔۔آپ اندر جاؤ۔۔۔"افضل صاحب "
نے اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے۔۔۔اندر جانے کا حکم صادر کیا۔۔۔۔

امی جان۔۔۔روکیں اس رشتے کو۔۔۔میں شادی نہیں کرنا"

چاہتی۔۔۔"ندا بیگم اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کمرے کی جانب لے آئی یں تھیں۔۔۔

وہ تیزی سے روتے ہوئے اپنی والدہ سے بولی۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔حالات کی نزاکت کو سمجھو۔۔۔۔کیا تم نہیں دیکھ رہی۔۔۔جب" کسی نے ہماری مدد نہ کی۔۔۔تب فہد واس کے والد خود سامنے سے مدد کرنے آئے۔۔۔۔پھر وہ عزت سے تمھیں اپنے گھر کی بہو بنانا چاہ رہے ہیں تو یہ تو تمھاری خوش قسمتی ہے۔۔۔۔ویسے بھی تمھارے لیے جیسے رشتے آتے ہیں کوئی ی دو بچے کا باپ تو کوئی ی چار کا۔۔۔یا اپاہج۔۔۔ان سے تو لاکھ گنا بہتر ہے فہد۔۔۔طلاق یافتہ کو کنوارا لڑکا ملے تو یہ کسی نعمت سے کم نہیں ہے

ہمارے معاشرے میں۔۔۔۔میری بچی پلیز سمجھو۔۔۔۔" وہ اسے سمجھانے لگیں۔۔۔۔

ان کے نزدیک فہد کا رشتہ اریبہ کے لیے بہترین تھا۔۔۔جسے وہ ہاتھ سے اپنی بیٹی کی نادانی کے سبب جانے نہیں دینا چاہتی تھیں۔۔۔۔

مگر امی میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔آپ سمجھتی کیوں نہیں ہیں۔" وہ" اپنا سر پکڑے۔۔۔۔بے بسی سے روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تم کیوں نہیں سمجھتیں؟؟۔۔۔۔میں کتنی اذیت میں" ہوں۔۔۔۔ تمھارے باپ کو جوئے کی لت لگ گ ئی ہے۔۔۔چلو آج میں تمھاری بات مان کر فہد کو واپس لوٹا دوں۔۔۔تو تم گارنٹی دے سکتی ہو کل تمھارا باپ کوئی ی نیا چاند نہیں چڑھائے گا؟؟۔۔۔میرے گھر میں کنواری

بیٹی بیٹھی ہے۔۔۔جواری وشرابی لوگ ہمارے گھر قرضے کی وصولی کے لیے آئیں گے۔۔۔تو کون سہ شریف آئے گا ہمارے گھر رشتہ لے کر؟؟۔۔۔وہ شہریار۔۔۔کیڑے پڑیں اسے۔۔۔میری بیٹی کو طلاق کا داغ لگا کر خود دوسری شادی کر کے بیٹھ گیا۔۔۔لوگ تو یہی سمجھیں گے ۔۔۔۔کے تم ہی میں کچھ خرابی ہے۔۔۔تب ہی تمھاری شادی نہیں ہو رہی اب تک۔۔۔"

شہریار کی شادی؟؟؟"اریبہ کو شدید جھٹکا لگا تھا یہ سن۔۔۔۔"

ہاں۔۔۔تم جب نیویارک میں تھیں تب میٹھائی کا ڈبہ آیا تھا ان کے گھر" سے۔۔۔سنا ہے سولہ سالہ کم عمر لڑکی سے شادی ہوئی ہے۔۔۔۔بہت خوبصورت ہے وہ۔۔۔اسے ورلڈ ٹور کرانے لے کر چلا گیا ہے شہریار۔۔۔۔تمھاری تائی ی۔۔۔میرے گھر میں حتی کے میرے منہ پر بیٹھ

کر کہ رہی تھیں۔۔۔کے لڑکا نامرد ہوتا تو دوسری شادی اتنی جلدی کیسے ہو جاتی۔۔۔ضرور اریبہ کا ہی دل بھاگ رہا تھا اُس سے۔۔۔اِس لیے الازم لگا کر چھوڑ آئی ی اسے۔۔۔"ندا بیگم اسے تائی ی کے سخت جملے بتا رہی تھیں۔۔۔جبکے وہ۔۔۔وہ تو ایک الگ ہی دنیا میں پہنچ چکی تھی۔۔۔

وہ شدید غمزدہ تھی۔۔مگر یہ غم اپنے لیے نہ تھا۔۔۔غم تھا تو اس سولہ سالہ کم عمر لڑکی کے لیے۔۔۔جسے کبھی دیکھا نہ تھا۔۔۔مگر آج بن دیکھے اس کا غم محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

شہریار کا مارا ہوا وہ پہلا تھپڑ۔۔۔

اس کا اوقات یاد دلانا۔۔۔

اس کا بیلٹ سے مار مار کر کمر کو لہولہان کر ڈالنا۔۔۔ہر اذیت و تکلیف اس کی آنکھوں میں گھوم رہی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی تو اس سے بھی کم عمر تھی۔۔۔کتنے خواب سجائے ہوں گے اسنے۔۔۔۔جو بالی عمر اسکی ہے۔۔۔۔۔وہ تو خواب دیکھنے کی ہی ہوا کرتی ہے۔۔۔

ہائے ظالم۔۔۔۔پھر ایک لڑکی کے خواب چکنا چور کر گیا۔۔۔۔۔

کیوں والدین بیٹی کے معاملے میں اتنی جلد بازی کرتے ہیں؟؟۔۔۔کیوں جاج پرتال نہیں کرتے؟؟۔۔۔۔۔۔کیا اسکی ماں نے چیخ چیخ کر۔۔۔حتی کے گھر میں آنے والے ایک ایک فرد کو نہ بتایا تھا کے شہریار نامرد ہے۔۔۔۔پھر کیسے اس کی دوبارا اتنی جلدی شادی ہو گئی؟؟۔۔۔۔

ندا بیگم مسلسل کچھ بول رہیں تھیں۔۔۔ان کے ہونٹوں کو جمبش ہوتا دیکھ رہی تھی وہ۔۔۔ مگر دماغ ماؤف ہو گیا تھا۔۔۔۔ بالکل ماؤف۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔۔۔۔ جیسے ہر گزرا لمحہ پھر سے یادوں کے ذریعے ان اذیتوں کو کھینچ لایا ہو۔۔۔۔

تو شہریار کو اتنی آسانی سے ایک اور اریبہ مل گ ئی۔۔۔۔" وہ کھوئے" کھوئے لہجے میں۔۔۔ بھیگی پلکوں کے ساتھ اپنی ماں کو دیکھ کر کہتی ۔۔۔۔اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔۔

وہ ظالم دھوکا دے کر بھی آباد تھا۔۔۔وہ مظلوم وفا کر کے بھی برباد۔۔۔

لوگ آج بھی اسے ہی غلط سمجھتے تھے۔۔۔۔

بس ایک ہفتے میں آپ ہماری امانت ہمیں دے دیں۔۔۔میری تو یہی" خواہش ہے۔۔"فہد کی خوشی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔جب رئیس صاحب نے اریبہ کو جلد سے جلد اپنے گھر کی بہو بنانے کی خواہش ظاہر کی۔۔۔۔

جس پر افضل صاحب نے بغیر اریبہ سے پوچھے۔۔۔۔انھیں ہاں کر دی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

مبارک ہو۔۔۔جمعہ کو ہمارا نکاح ہے۔۔۔"وہ خوشی سے اریبہ کے کمرے" کی جانب آیا تھا۔۔۔جہاں وہ بیڈ پر بیٹھی گھٹنوں میں چہرہ چھپائے نظر آئی ی۔۔۔۔

تم نے فائی دہ اٹھایا ہے ہماری مجبوری کا۔۔۔"چہرہ اٹھا۔۔۔تو وہ نیم شہد" رنگ آنکھیں سرخ تھیں۔۔ جنھیں دیکھ محسوس ہوا۔۔۔کے جیسے خون نکلنے لگے گا۔۔۔۔

وہ بپھر کر بولی تھی۔۔۔۔

میں پہلے دن سے تمھیں اپنی مانتا ہوں۔۔۔جب میں جانتا بھی نہیں تھا کے" عشق کیا ہوتا ہے تب سے۔۔۔۔میری روح میں بسی ہو تم۔۔۔۔دنیا جانتی ہے میں پاگل ہوں تمھارے عشق میں ناجانے تمھیں کیوں نظر نہیں

آتا۔۔۔"اریبہ کے جملے نے اسے تکلیف پہنچائی ی تھی۔۔۔۔جس کے سبب وہ تڑپ کر اپنی محبت کا پھر ایک بار یقین دلانے لگا تھا۔۔۔۔

آخری جملہ خاصہ شکوہ بھرے لہجے میں ادا کیا۔۔۔۔

"کسی کی مجبوری کا فائی دہ اٹھانا محبت نہیں ہوتا۔۔۔"وہ جز بز ہو کر بولی۔۔۔۔

"ہاں نہیں ہوتا۔۔۔۔مگر اور کوئی ی راستہ چھوڑا ہے تم نے میرے پاس؟؟۔۔۔۔تمھیں اپنی عزت مانتا ہوں میں۔۔۔۔اور میرے نزدیک میری عزت اب اِس گھر میں محفوظ نہیں۔۔۔اس لیے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔اگر تمھارے نزدیک اپنی محبت کی عزت کی حفاظت کرنا مجبوری سے فائی دہ اٹھانا ہے تو ہاں اٹھا رہا ہوں میں فائی دہ۔۔۔۔فخر سے کہتا

ہوں۔۔۔کے اٹھا رہا ہوں۔۔۔"اگر وہ ایک بار کہتا تب بھی بات مقابل کے سمجھ آجاتی۔۔۔۔لیکن متکلم نے اپنے جملے کو دو بار ادا کیا۔۔۔۔جو تکرار کا سبب بنا۔۔۔اور تکرار بلاشبہ مزید اپنی بات میں پختگی ظاہر کرنے کے لیے ہوتی ہے۔۔۔۔وہ بتا نہیں رہا تھا۔۔۔وہ جتا رہا تھا اس لڑکی کو۔۔۔کے کوئی ی گِلٹ نہیں اسے۔۔۔۔۔گروہ سمجھتی ہے کے یہ فائی دہ اٹھانا ہے تو ہاں اٹھایا ہے اس نے۔۔۔۔

ایک سوال پوچھوں۔۔۔یہ آنسو کس کے لیے بہا رہی ہو؟؟۔۔۔اس" دھوکے باز زین کے لیے؟؟۔۔۔۔۔جو کبھی پلٹ کر معافی مانگنے تک نہیں آیا۔۔۔۔"اس کے نازک بازو کو اپنی جنونی گرفت میں لے کر جھنجوڑتے۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔استفسار کیا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔میں اس دھوکے باز کے لیے آنسو بہا رہی ہوں۔۔۔۔جیسے تم" اپنی محبت سے منہ نہیں موڑ پاتے ویسے میں بھی نہیں پا رہی۔۔۔"فہد کو اندازہ نہیں تھا۔۔۔وہ یوں ڈٹ کر بلا خوف جواب دے گی۔۔۔۔

تسلیم کرے گی کے آج بھی اسی کو دل میں لیے ہوئے ہے۔۔۔۔

میری محبت سچی ہے۔۔"اس لڑکی کا جواب سن۔۔۔وہ تلملا کر۔۔۔خاصہ" جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

میری بھی انس سچی ہے۔۔۔۔"مقابل نے تیزی سے کہا۔۔۔۔"

میں جان سے مار دوں گا اسے۔۔۔"آنکھوں میں جنون لیے۔۔۔۔دانت" پیستے ہوئے بولا۔۔۔

اس کی آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں۔۔۔۔

مار دو۔۔۔ مگر پہلے مجھے مار جانا۔۔۔۔"وہ لڑکی دیوانگی کی انتہا پر تھی۔۔۔۔"

دھوکا دیا ہے اس نے تمھیں۔۔۔بھول گ ئی ہو کیا؟؟۔۔۔"اپنے اندر" سب کچھ ٹوٹا ٹوٹا سہ محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔سینے پر بھاری بوجھ محسوس ہونے لگا۔۔۔۔ غم و غصے کی ملی جھلی سی کیفیت میں۔۔۔۔یاد دہانی کرانے لگا۔۔۔

اس نے نہیں دیا۔۔۔میں نے خود کھایا۔۔۔اس نے تو کہا تھا پھینک دو" میک۔بک۔۔۔میں نے ہی سنبھال کر رکھا۔۔۔۔ساری غلطی میری

ہے۔۔۔اس نے نہیں کہا تھا محبت کرنے کو۔۔۔وہ میں تھی۔۔۔جو بنا اسے دیکھے محبت کر بیٹھی۔۔۔اس نے نہیں بلایا تھا نیویارک۔۔میں ہی پاگل تھی اس کے عشق میں۔۔۔جو بن بلائے جا پہنچی۔۔۔۔وہ تو سامنے بھی نہیں آرہا تھا۔۔۔اقرار بھی نہیں کر رہا تھا۔۔۔اور نہ کیا۔۔۔۔وہ میں تھی جو زبردستی سارے پردوں کو چاک کر آئی ی۔۔۔اور اب روتی ہوں کیوں کر آئی ی۔۔۔۔کاش۔۔۔میں نے اسے ڈھونڈنے کی کوشش نہ کی ہوتی۔۔۔کاش وہ مجھے نہ ملا ہوتا۔۔۔کاش میں واپس صرف اس کی یادوں کے ساتھ آتی۔۔۔۔نہ ان پچھتاوں کے ساتھ جو مجھے جینے نہیں دیتے۔۔۔۔اس کی کوئی ی غلطی نہیں۔۔۔ غلطی ساری میری ہے۔۔۔صرف میری۔۔"زبان پر اقرار تھا۔۔۔اور آنکھوں میں پچھتاوے کے آنسو۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔۔فہد کے کندھے سے سر ٹکا کر۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔

مقابل کا دل پارے پارے ہو رہا تھا ہر گزرتے لمحے کے ساتھ۔۔۔وہ جس پر جان وارتا تھا وہ رو رہی تھی مگر کسی اور کے لیے۔۔۔وہی جانتا ہے کتنی اذیت میں تھا وہ۔۔۔۔

آسان نہیں ہوتا اپنے محبوب کو کسی اور کے لیے روتے دیکھنا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اریبہ آپی دیکھو۔۔۔کتنا خوبصورت جوڑا آیا ہے آپ کے نکاح" کا۔۔۔آنکھیں نہیں ٹھہر رہیں۔۔۔"مریم اسے کریمی رنگ کی میکسی نما

فراک دیکھاتے ہوئے۔۔۔رشک بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔اور یہ رشک صرف اس کی آنکھوں میں نہ تھا۔۔۔وہاں موجود ہر لڑکی کی نگاہ اریبہ کے لیے ایسی ہی تھی۔۔۔

لوگ اش اش کر اٹھے تھے اس کے نصیب پر۔۔۔فہد جیسا امیر و خوبصورت شہزادہ نما لڑکا ایک طلاق یافتہ کو مل رہا تھا لوگ کیونکر اش نہ کرتے۔۔۔۔

اس کی جیولری و کپڑے سب فہد کے گھر سے آئے تھے۔۔۔۔

کل نکاح تھا اس کا۔۔۔

صبح سے گھر میں رونق لگی ہوئی ی تھی۔۔۔

اس دل جلی نے ایک نگاہ اٹھا کر بھی اپنے نکاح کے سوٹ کو نہ دیکھا۔۔۔۔

وہ تو بس اپنے سیل کی اسکرین تک رہی تھی۔۔۔جس میں ای کی بنائی ی آئی ی ڈی لونگ کی تھی آج۔۔۔۔اِس آس پر کے شاید کوئی ی میل آئی ی ہو۔۔۔۔

مگر میل کا خالی باکس اسے منہ چڑھا رہا تھا۔۔۔

وہ اتنا سنگ دل ہے کاش پہلے خبر ہوتی۔۔۔۔تو کبھی دل نہ لگاتی وہ دیوانی اس سے۔۔۔۔

وہ بیڈ پر بے ست سی لیٹ گ ئی۔۔۔ سیل کو اپنے دل کے مقام سے لگائے۔۔۔آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔۔۔تاکے بہتے موتی کسی کی نظر میں نہ آئی یں۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب فہد کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

کمرے میں مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔

وہ کھڑکی سے لگ کر کھڑا۔۔۔بظاہر باہر گارڈن میں دیکھ رہا تھا۔۔جبکے اس کا ذہن کہیں سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔۔۔

اریبہ کے کہے جملے اس کے کانوں میں گردش کر رہے تھے۔۔۔۔"مار "دو۔۔۔مگر پہلے مجھے مار جانا۔۔۔۔

بڑی چاہ تھی اس کی آنکھوں میں محبت دیکھنے کی۔۔۔وہ چاہ پوری بھی ہوئی ی تو کس طرح۔۔۔۔اس کی نیم شہد رنگ آنکھوں میں محبت ابھرئی ی مگر ہائے وہ اس کے لیے نہ تھی۔۔۔وہ تو کسی اور کے لیے تھی۔۔۔۔

دل کے کسی کونے میں وہ جانتا تھا کے زین کی محبت کوئی ی دھوکا نہ تھی۔۔۔۔وہ واقعی اریبہ پہ مرتا ہے۔۔۔۔کیونکے بچپن سے لے کر آج تک اس نے کوئی ی فی۔ میل دوست نہیں بنائی ی۔۔۔نہ کوئی ی گرل فرینڈ۔۔اس سے تعلق رکھنے والا ہر شخص جانتا تھا کے اس کی ایک غیر ملکی گرل فرینڈ ہے۔۔۔ جس کے معاملے میں وہ بہت سیر س ہے۔۔۔۔سب کچھ جانتے بوجھتے بھی وہ اس حقیقت کو قبول نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

پورے گھر میں شور برپا تھا۔۔۔ مگر دولہے کا کمرا تاریکی میں ڈوبا ہوا ۔۔۔ بالکل اس کے دل کی مانند۔۔۔۔

کل اس لڑکی سے نکاح تھا۔۔۔ جس کی آرزو کب سے دل کو لاحق تھی شاید خود بھی نہیں جانتا۔۔۔۔ مگر پھر بھی جو خوشی ہونی چاہیے تھی۔۔۔اس خوشی کو اپنے اندر محسوس نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔

جب سے اریبہ کو زین کے لیے روتے دیکھا تھا وہ مر گیا تھا۔۔۔۔

وہ اس لڑکی کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ مگر جس طرح اسے روتے دیکھ کر آیا تھا لگا جیسے کبھی پا بھی نہیں سکے گا۔۔۔۔

وہ قریب ہو کر بھی بہت دور لگی۔۔۔۔اتنی دور کے دل تڑپ رہا تھا اس کے قرب کی چاہ میں۔۔۔

وہ کیوں نہیں سمجھتی میں شرمندہ ہوں۔۔۔۔ہو گئی غلطی۔۔۔۔کیوں" نہیں معاف کرتی وہ مجھے۔۔۔۔۔۔"اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں گرا کر۔۔۔۔اگلے ہی پل۔۔۔ کھڑکی کے بند شیشے پر زور سے مکا جڑ دیا۔۔۔ جیسے اس پر سارا غصہ نکالا ہو۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اریبہ دیکھاؤ تو ذرا۔۔ماشاءاللہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہے میری" بچی۔۔۔۔"ندا بیگم کمرے میں آئی یں۔۔۔تو اریبہ کو آئی ینے کے سامنے چی ئی ر پر بیٹھا پایا۔۔۔۔پارلر والی اسے مکمل تیار کر چکی تھی۔۔۔

اس کے ارد گرد ساری کزنز جمع تھیں۔۔۔

وہ فہد کے گھر سے آئے اس کریمی میکسی نما فراک میں آسمان سے اتری پری معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

اس کے سر پر پیروٹی گرین رنگ کا نیٹ کا دوپٹہ تھا۔۔۔کریمی میکسی پر وہ پیروٹی رنگ کا کنڑاس نہایت ہی جچ رہا تھا۔۔۔

دوپٹے کے کناروں پر خوبصورت بیل لگی تھی جس پر شیشے کا نفیس کام لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔۔۔

لائٹ میک اپ میں بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ندا بیگم نے اپنی چاند سی گڑیا کی بلائیں لیں۔۔۔

اس کی پیشانی پر سفید نگوں سے جڑی بندیاں چمک رہی تھی۔۔۔۔جس پر شدت الفت سے اس کی ماں نے اپنے ہونٹ مس کیے۔۔۔۔

بوسہ لینے کے بعد وہ اپنی گڑیا کو دیکھنے لگیں۔۔۔جس کی آنکھیں جھکی ہوئی ی تھیں۔۔۔۔

فہد اور اس کے گھر والے آگ ئی ے ہیں۔۔۔بس کچھ ہی دیر میں میری" بیٹی پرائی ی ہو جائے گی۔۔۔"وہ خوشی و غم کی ملی جھلی کیفیت سے سرشار حالت میں۔۔۔ہونٹوں پر مسکان و آنکھوں میں آنسو لیے بولیں۔۔۔

وہ بہت خوش تھیں آج۔۔۔۔انھیں یقین تھا فہد ان کی بیٹی کو بہت خوش رکھے گا۔۔۔

خدا بہتر لے کر بہترین دیتا ہے۔۔۔بس اس پر یقین رکھو۔۔۔"انھوں نے" اپنے سینے سے لگا کر۔۔۔اس کے کانوں میں سرگوشی کی۔۔۔

جسے سنتے ہی۔۔۔اس کا دل تڑپ اٹھا۔۔۔

وہ جو بہت وقت سے آنسوؤں پر ضبط کیا ہوا تھا۔۔۔اب ٹوٹ گیا۔۔۔۔دل مزید برداشت نہ کر سکا۔۔۔وہ اپنی ماں سے لگ کر بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔

ارے رو نہیں۔۔۔سارا میک۔اپ خراب ہو جائے گا۔۔۔"اس کی کزن" وپارلر والی فوراہی اس کی کمر نرمی سے سہلاتے ہوئے چپ کرانے لگے۔۔۔

اریبہ رو نہیں بیٹا۔۔۔سب خدا پر چھوڑ دو۔۔خدا بہتر فیصلہ فرمانے والا" ہے۔۔۔کبھی لے کر تو کبھی دے کر۔۔۔دونوں طرح آزماتا ہے وہ۔۔۔دیکھو آج تمھارے حصے میں کیا آتا ہے۔۔۔جو بھی فیصلہ ہو۔۔۔اسے پورے دل سے قبول کرنا یہ سوچ کر کے اس سے بہتر تو میرے لیے کچھ ہو ہی نہیں سکتا کیونکے یہ میرے رب نے میرے لیے پسند کیا ہے۔۔۔"۔۔بڑی محبت سے اسے گلے سے ہٹا کر۔۔۔اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے سمجھایا۔۔۔

جس پر وہ روتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

مولوی صاحب آگ ئے ہیں۔۔۔آپی کو باہر بلا رہے ہیں۔۔۔"بس ان" الفاظوں کا کانوں کی سماعت سے ٹکرانا تھا۔۔۔۔لگا جیسے جان نکلی ہو جسم سے۔۔۔۔

وہ گرنے لگی۔۔تو پاس کھڑی اس کی کزن نے فورا سنبھالا۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔۔"ندا بیگم نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔۔۔"

چلو بیٹا۔۔باہر چلو۔۔۔۔"اس کی تائی ی نے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے" شفقت سے کہا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔"وہ اپنی ماں سے ہاتھ چھڑا کر۔۔۔بیڈ کے سائی یڈ ٹیبل کی" جانب آئی ی۔۔۔ تیزی سے سیل اون کیا۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

اگر میل آتی تو نو ٹیفیکشن الگ ہی اسکرین کے اوپر چمک رہا ہوتا۔۔۔ مگر اسکرین خالی تھی۔۔۔اس کے باوجود نہ جانے وہ کون سی آس تھی جو ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

ای نے کہا تھا کے وہ محبت کرتا ہے۔۔۔ مگر زین نے تو کبھی نہ کہا کے وہ محبت کرتا ہے۔۔۔ حتی کے یہ تک نہ مانا کے وہ اس کا ای ہے۔۔۔ نکاح سے بھی صاف انکار کیا۔۔۔۔ پھر کیوں؟؟۔۔ کیوں دیوانوں کی طرح آس لگائے بیٹھی تھی کے شاید کوئی ی میل آگ ئی ہو اس کی۔۔۔ شاید اسے احساس ہو گیا ہو اپنی محبت کا۔۔۔۔ شاید وہ معافی مانگ لے اپنی غلطی کی۔

بس یہ شاید ہی تو رہ گیا تھا اس کے دامن میں۔۔۔۔ باقی تو کچھ باقی نہ بچا تھا۔۔۔

باہر اس کا نکاح کے لیے انتظار ہو رہا تھا۔۔۔اور وہ صرف ایک ای۔ میل کے لیے بیٹھی تھی۔۔۔۔

بس ایک میل۔۔۔اور وہ سب روک دیتی۔۔۔۔ مگر کوئی ی ن ئی میل موصول ہی نہیں ہوئی ی۔۔۔۔

زین و قار الدین۔۔۔ تم پتھر دل انسان ہو۔۔۔۔میں نے ہر حد پار کی" تمھاری محبت میں۔۔۔اور تم۔۔۔تم سے اک معافی تک نہ مانگی گ ئی۔۔۔۔"شدید صدمے سے دوچار حالت میں وہ اسکرین کو حسرت بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے بڑ بڑائی ی۔۔۔

آنکھوں میں سرخ ڈورئی یں سجی تھیں۔۔۔۔

اگر وہ دلدارِ قاتل سامنے ہوتا تو یقیناً اس کا گریبان پکڑ لیتی۔۔۔اور جھنجھوڑ کر پوچھتی۔۔۔کیا اتنے سالوں میں اک لمحے کے لیے بھی کبھی پیار نہ آیا مجھ پر؟؟۔۔۔کیا میں اتنی بری تھی کے تم کبھی مجھے چاہ ہی نہ سکے؟؟۔۔۔

چلو اریبہ۔۔۔سب انتظار کر رہے ہیں باہر۔۔۔"ندا بیگم نے اس کی نیم" شہد رنگ آنکھوں کو کرب کی شدت سے آنسو جھلکاتے دیکھا۔۔۔جس پر وہ بڑی محبت سے اپنی جانب سے تیار کیا ہوا لال رنگ کا دوپٹہ اس کے سر پر اوڑھاتے ہوئے نرمی سے بولیں۔۔۔۔

اس دوپٹے پر گولڈن رنگ سے (فہد کی دولہن) تحریر تھا۔۔۔

دل چاہا بھاگ جائے۔۔۔۔راہ فرار اختیار کر لے۔۔۔۔مگر اب بس میں کچھ نہ تھا۔۔۔

اس کی ماں اور تائی ی اسے باہر صحن میں لائی یں۔۔۔جہاں سامنے صوفے پر فہد کاٹن کے سفید قمیض شلوار میں ملبوس اس کا منتظر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

وہ مردہ قدم چلتی ہوئی ی آرہی تھی۔۔۔اس نے اک نگاہ اٹھا کر بھی اپنے ہونے والے دولہے کو نہ دیکھا۔۔۔۔

جبکے دوسری جانب۔۔۔فہد کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رک گ ئی تھی اس حسین دلربا کو دیکھتے ہی۔۔۔۔

آج خوابوں کی بارات کا دن تھا۔۔۔اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑھ رہے تھے مارے بے انتہا خوشی و مسرت کے۔۔۔

یقین نہیں آرہا تھا کے آخر کار وہ دن آن پہنچا جب وہ اس کی ہو جائے گی۔۔۔وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔

اسے فہد کے برابر میں بیٹھایا گیا۔۔۔

شروع کریں مولوی صاحب۔۔۔"اس نے عجلت سے کہا۔۔۔۔"

فہد کی بے صبری اس لمحے دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔جس پر وہاں موجود لوگ دبی دبی ہنسی ہنسنے لگے۔۔۔

ہاں مولوی صاحب جلدی کریں۔۔۔دولہے میاں سے مزید انتظار نہیں" ہو رہا۔۔۔"اریبہ کی پھوپھو فہد کو چھیڑتے ہوئے بولیں۔۔جس پر سب ہنسے

بغیر نہ رہ سکے۔۔۔جبکے فہد شرمیلی سی مسکان چہرے پر سجائے نظر جھکا گیا۔۔۔۔

اب شروع بھی کردیں۔۔۔"اس سے رہا نہیں جارہا تھا۔۔۔ہر گزرتا لمحہ" جیسے جان پر بھاری ہو۔۔۔۔ڈرجولا حق تھا کے پھر کچھ ہو نہ جائے۔۔۔اس کی یہ خوشی اس سے چھن نہ جائے۔۔۔

اسے باخوبی علم تھا دل میں مچی یہ ہل چل صرف اس حسین دلربا کو اپنے نکاح میں باندھنے کے بعد ہی قرار و سکون پائے گی۔۔۔۔

مولوی صاحب اپنا پین جیب سے نکال رہے تھے۔۔۔جب اس نے جلد بازی سے دوبارا کہا۔۔۔۔

شروع کر دیں گے پہلے دولہے کو تو آجانے دو۔۔۔"ابھی وہ بول کر" خاموش بھی نہ ہوا تھا کے ایک بلند ور عب دار آواز باہر کی جانب سے آئی ی۔۔۔۔

اس آواز نے جہاں سب کو چونکایا تھا وہیں اریبہ کے دل کو ہلا کر رکھ دیا۔۔۔

وہ کیسے نہ پہچانتی اس خوبصورت وانگریزی طرز میں بولے جانے والی اردو کو۔۔

کیا وہ واقعی سات سمندر پار کر کے۔۔۔صرف اسکے لیے آگیا تھا؟؟۔۔۔

اس نے نظر اٹھا کر باہر کی جانب دیکھا۔۔۔

اس کے سر پر دوپٹہ تھا۔۔۔مگر وہ اتنا ہلکا تھا کے اس سے آر پار صاف نظر آرہا تھا۔۔۔۔

وہ حسین نوجوان کالے رنگ کے پینٹ شیٹ میں ملبوس انہی کی جانب بھرم سے چلتا ہوا آرہا تھا۔۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے زین؟؟۔۔"فہد کا خون کھول اٹھا تھا اسے دیکھتے" ہی۔۔۔اس کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی ی تھی۔۔۔جبکے مقابل کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔۔۔۔۔

فہد اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر اٹھا ہی تھا۔۔۔کے رئی یس صاحب اس کے آگے آکر کھڑے ہو۔۔۔۔زین کی جانب دیکھ۔۔۔غصیلے انداز میں استفسار کرنے لگے۔۔۔

بدتمیزی؟؟۔۔۔کیسی بدتمیزی۔۔۔آپ لوگ میری بیوی کی یہاں" دوسری شادی کرارہے ہیں وہ بھی میرے زندہ ہوتے ہوئے۔۔۔اور آپ جاہتے ہیں میں خاموشی سے تماشہ دیکھوں۔۔۔" وہ خاصہ طنزیہ لہجے میں دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی سب ہکابکارہ گ ئی ے تھے۔۔۔سوائے ندا بیگم کے ۔۔۔

اریبہ اپنی والدہ سے کبھی کچھ نہیں چھپاتی تھی۔۔۔اس نے بتادیا تھا انھیں کے اس نے ڈر گزکے نشے میں زین سے شادی کرلی تھی۔۔مگر شرعاوہ شادی مانی نہ گ ئی۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم؟؟"اس کا انکشاف فہد کے دماغ کے پرخچے اڑا گیا" تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے وہ اپنے باپ کو سامنے سے ہٹاتا۔۔۔چیر پھاڑ کر دینے والے انداز زین کے گریبان تک جا پہنچا۔۔۔۔

اس کے گریبان کو پکڑ کر جھنجھوڑتے۔۔۔آگ بگولہ ہو کر استفسار کیا۔۔۔

پیچھے ہٹو۔۔۔۔ورنہ تمھیں ابھی کے ابھی جیل بجھوا دوں گا۔۔۔۔"اس کا" ری۔ایکشن زین کے چہرے پر اطمینان بھری مسکان بکھیر لایا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھوں کو جھٹکے سے اپنے گریبان سے جھٹکتے۔۔۔نارمل انداز میں کہا۔۔۔

وہاں موجود ہر شخص کو ہلا کر وہ خود پُر اعتماد و مطمئن کھڑا تھا۔۔۔

اکیلا نہیں آیا ہوں پولیس اور وکیل کو ساتھ لایا ہوں۔۔۔۔چاہے تو آپ" سب دیکھ سکتے ہیں۔۔۔یہ ہمارا میرج سرٹیفیکٹ ہے۔۔۔۔۔۔قانونا بیوی ہے اریبہ میری۔۔۔جیسے دنیا کا کوئی ی قانون جھٹلا نہیں سکتا اور نہ ہی میرے زندہ ہوتے ہوئے اسے دوسری شادی کی اجازت دے سکتا ہے۔۔۔۔" وہ اکیلا نہیں آیا تھا۔۔۔پوری تیاری سے آیا تھا۔۔۔اس کے کہتے ہی دو پولیس افسر و وکیل گھر کے مین دروازے سے داخل ہوئے۔۔۔

وکیل نے میرج سرٹیفیکٹ نکال کر رئی یس صاحب کے آگے کر دیا۔۔۔۔

اس کا اعلان وہاں موجود ہر شخص کو حیران و پریشان کر گیا تھا۔۔۔۔

جبکے اریبہ خاموش بیٹھے دوپٹے میں سے اسے تک رہی تھی۔۔

وہ پردیسی آگیا تھا۔۔۔اور نہ صرف آیا تھا بلکے سب کے سامنے اسے اپنی بیوی بھی مان چکا تھا۔۔۔۔

اریبہ وزین کے علاوہ کوئی ی نہیں جانتا تھا کے یہ شادی نشے کی حالت میں ہوئی ی تھی۔۔۔

لڑکی کے نشے میں ہونے کے سبب پاکستان کا قانون اس شادی کو نہ مانتا ۔۔۔مگر زین نے دانستہ طور پر اریبہ کے نشے میں ہونے کی بات کو چھپالیا تھا۔۔۔

جس کے سبب اس کا کیس مضبوط ہو گیا۔۔۔اور اریبہ کو پاکستان کے قانون کے مطابق بھی زین کے کیس کرنے پر اس کی بیوی قرار دیا گیا۔۔۔۔

میں نہیں مانتا۔۔۔یہ جھوٹے ڈاکومنٹ ہٹاؤ میرے سامنے سے"فہد" میرج سرٹیفیکٹ کوزین کے منہ پر مارنے والے انداز میں پھینکتے ہوئے دھاڑا۔۔۔

اف۔۔۔تمھارے ساتھ بحث کرنے کا وقت نہیں ہے میرے" پاس۔۔۔۔چلو اریبہ اٹھو۔۔۔واپس چلیں۔۔۔"خاصہ بے زاری سے فہد کو دیکھ۔۔گویا ہوا۔۔۔پھر اس لال دوپٹے سے ڈھکی لڑکی کی جانب دیکھ ۔۔۔سختی سے حکم صادر کیا۔۔۔

بس کرؤ لڑکے۔۔۔ابھی اریبہ کا باپ زندہ ہے۔۔۔۔تم ہو کون" ؟؟۔۔۔اور کیوں ہماری عزتوں کا جنازہ نکال رہے ہو۔۔۔"افضل صاحب چنگھاڑتے ہوئے سامنے آکر کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

ہاں۔۔۔تم کیا سمجھتے ہو؟؟۔۔۔لاوارث ہے بچی۔۔۔ابھی ہم زندہ" ہیں۔۔۔تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔اگر ایسا کچھ ہوتا تو اریبہ ہمیں پہلے ہی بتا دیتی۔۔۔ہم اپنی بچی کو اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔"ماحول میں گرما گرمی شروع ہو چکی تھی۔۔۔

اریبہ کے بڑے تایا جو خاصہ امیر و کھاتے پیتے تھے۔۔۔وہ بھی افضل صاحب کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے۔۔زین پر چیخے۔۔۔۔

اس لڑکی کا کلیجہ منہ کو آنے کو تھا۔۔۔۔

☺"نکاح اسپیشل"

آپ لوگ پیچھے ہٹیں۔۔۔میں بات کرتی ہوں۔۔۔"صبیحہ بیگم زین پر چھا" گ ئی تھیں۔۔۔۔کسی کو اس کے قریب نہ آنے دیا۔۔۔

بشری بیگم کب اریبہ وزین کی شادی کو مانتی تھیں جو اپنی بہن یا خاندان میں اس شادی کا ڈھنڈورا پیٹتیں۔۔۔۔انھوں نے اپنی سگی بہن تک کو اِس متعلق کچھ نہ بتایا تھا۔۔۔جس کے سبب صبیحہ بیگم خاصہ حیران وپریشانی کے عالم میں اپنے بھانجے کے سامنے ڈھال بن کر کھڑی ہو گ ئی ی تھیں۔۔۔۔

انھیں آگے آتا دیکھ۔۔۔سب پیچھے ہوئے۔۔۔وہ کوئی ی عام عورت نہیں تھیں وہ رئی یس صاحب جیسے امیر وکبیر شخص کی بیوی تھیں۔۔۔جن کا اپنا ہی رعب ودبدبا تھا پوری سوسائٹی میں۔۔۔

"زین مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔چل کیا رہا ہے؟؟۔۔۔۔تم اور اریبہ ؟؟۔۔۔مطلب یہ کیسے ممکن ہے؟؟۔۔۔اور اگر تم دونوں کی شادی ہو چکی ہے تو پھر بشری نے یہ بات مجھے کبھی کیوں نہیں بتائی؟؟۔۔اور اریبہ ایک سال سے یہاں اپنی ماں کے گھر کیوں رہ رہی ہے؟؟۔۔۔" وہ سوالات جو ہر ایک کے ذہن میں گردش کر رہے تھے ان کے لبوں پر بھی وہ ہی آن ٹھہرے۔۔۔۔

"مجھے نہیں پتا مام نے آپ کو کیوں نہیں بتایا۔۔ مگر سچ یہی ہے آنی۔۔۔اریبہ میری وائف ہے۔۔۔۔اور رہی اس کے یہاں ایک سال رہنے کی بات۔۔۔تو وہ ناراض ہو کر آئی ہے مجھ سے۔۔وہ بھی آپ کے بیٹے کے بدگمان کرنے پر۔۔۔۔شرم آنی چاہیے آپ کے بیٹے کو۔۔۔" وہ دے دبے غصے میں فہد کو دیکھتے ہوئے۔۔۔آخری جملہ گویا ہوا۔۔۔

جس پر فہد اسے جان سے مار دینے کی غرض سے آگے بڑھا۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے رئی یس صاحب نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔اور آنکھوں کے اشارے سے صبر و تحمل سے کام لینے کی تلقین کرنے لگے۔۔

بہت ہو گیا۔۔۔یہ لڑکا ہے کون آخر؟؟۔۔۔۔اور کیوں یہاں آکر سب لوگوں کے سامنے ہمارا تماشہ بنا رہا ہے۔۔۔" اریبہ کے بڑے پھوپھا آگ بگولہ ہو کر دھاڑے۔۔۔۔

اریبہ کے خاندان والے زین واس کے اسٹیٹس کو کہاں جانتے تھے۔۔۔اگر جانتے تو یقیناً خوشی خوشی اس کی بات مان جاتے۔۔ان کے نزدیک رئی یس صاحب بہت امیر و کبیر آدمی تھے ان کے بیٹے سے خاندان کی لڑکی کی شادی سب کے لیے منافعے کا سودا تھی۔۔۔۔

آج کے زمانے میں کون نہیں چاہتا کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا امیروں کے ساتھ ہو۔۔۔۔

رئیس صاحب کے سامنے اچھا بننے کے لیے ہر کوئی آگے آرہا تھا۔۔۔ مگر سامنے کھڑا وہ خوبصورت لڑکا لاپرواہی کی انتہا پر تھا۔۔۔۔ مجال ہے اسے ذرا بھی فرق پڑا ہو ان لوگوں کا پُرزور احتجاج و جارحانہ رویہ دیکھ۔۔۔۔

اریبہ کب تک خاموش رہنے کا ارادہ ہے؟؟؟" وہ بغیر کسی کو جواب دینے کی زحمت کیے بغیر۔۔۔۔ اس لال دوپٹے میں ملبوس دولہن کو دیکھ۔۔۔ دانت پیستے ہوئے چنگھاڑا۔۔۔۔

تم جو کوئی ی بھی ہو لڑکے مجھ سے بات کرؤ۔۔۔میری بیٹی کی طرف آنکھ" اٹھانے کی جرأت بھی نہ کرنا۔۔۔ورنہ۔۔۔"افضل صاحب سرخ آنکھیں لیے اس کی جانب شہادت کی انگلی اٹھا کر ورن کرتے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں بولے۔۔۔۔

سر آپ کی بیٹی میری وائف ہے۔۔۔۔اور اس سے بات کرنے کے لیے" مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔۔۔اگر یقین نہیں آتا میری بات پر یا اس سرٹیفیکٹ پر۔۔۔تو پوچھیں اپنی بیٹی سے۔۔۔کیا ان پیپر زپر اس نے سائن نہیں کیے تھے؟؟۔۔۔"خاصہ برہمی سے ایک ایک لفظ جتاتے ہوئے چیلنجنگ انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔

وہ واقف تھا اریبہ مکر نہیں سکتی۔۔۔کے پیپر زپر سائن اس نے نہیں کیے۔۔۔

مجھے اپنی بیٹی پر پورا یقین ہے مجھے اس سے کچھ پوچھنے کی ضرورت" نہیں۔۔تم یہاں سے باہر نکلوا بھی کے ابھی۔۔۔۔ور۔۔۔"ابھی افضل صاحب دھمکی آمیز لہجے میں زین سے بول ہی رہے تھے کے پیچھے سے آواز آئی۔۔۔

"پاپا۔۔۔۔وہ سچ کہ رہا ہے۔۔۔۔"بس اِن جملوں کا سننا تھا فہد ہکا بکا ہو کر اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

لگا جیسے پگھلا ہو سیسہ انڈیل دیا ہو اُس ظالمہ نے۔۔

یہ۔۔؟؟۔۔یہ کیا؟؟۔۔کیا بول رہی ہو تم؟؟۔۔۔"فہد اپنے جذبات کو" بکھرنے سے روک نہیں پا رہا تھا۔۔۔فوراً ہی بے یقینی سے کہتا ہوا اس کی جانب آیا۔۔۔۔

وہ ہی۔۔۔۔جو سچ ہے۔۔۔"اریبہ نے کھڑے ہوتے ہی۔۔۔اپنے" چہرے سے وہ نیٹ کا لال رنگ کا دوپٹہ اوپر اٹھا دیا تھا۔۔۔۔

وہ دھیمے سے گویا ہوئی ی۔۔۔۔

تم جانتی بھی ہو اریبہ۔۔۔۔تم کیا بول رہی ہو؟؟۔۔۔۔ہم بارات لے کر" آئے ہیں تمھاری۔۔۔۔میرا بیٹا دولہا بن کر آیا ہے تمھارا۔۔۔اور تم۔۔۔تم کہہ رہی ہو۔۔۔۔کے تم پہلے سے شادی شدہ ہو۔۔۔۔"صبیحہ بیگم اس کے قریب آکر اس کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے جذباتی ہو کر کہنے لگیں۔۔۔

اس لڑکی نے ان کا مزاق بنا دیا تھا پوری برادری ورشتہ داروں و دوست حباب کے سامنے۔۔۔۔

ان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس لڑکی کا منہ نوچ لیں۔۔۔۔جوان کے بیٹے کے جذبات کے ساتھ کھیل کر اب دھڑلے سے کھڑے ہو کر اس بات کا اقرار کر رہی تھی۔۔۔۔

فہد اسے بلا کی حسرت و شکوے بھری نگاہوں سے تکنے لگا۔۔۔۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔کے اریبہ اسے اتنا گہرا گھاؤ بھی دے سکتی ہے۔۔۔

یہ سب کیا تماشہ ہے افضل؟؟"رئیس صاحب بمشکل اپنا غصہ ضبط کیے" افضل صاحب کو دیکھتے ہوئے استفسار کرنے لگے۔۔۔

اریبہ۔۔۔۔"افضل صاحب کا دماغ گھوم کر رہ گیا تھا۔۔۔۔اگر واقعی" اریبہ شادی کر چکی تھی تو پھر رئیس صاحب کے دیے ہوئے ان پانچ لاکھ کا کیا؟؟۔۔۔

وہ تو قرضہ اتار آئے تھے۔۔۔اب واپس دینے کے لیے ایک پھوٹی کوڑی تک نہ تھی ان کے پاس۔۔۔۔

وہ غصے سے پاگل ہو کر۔۔۔بری طرح چیختے ہوئے اس کی جانب لپکے۔۔۔

فہد کا تو دماغ ہی کام کرنا بند ہو گیا تھا۔۔۔وہ بلا کی حسرت و شکوئے آنکھوں میں سموئے الٹے قدم لیتے ہوئے پیچھے جا رہا تھا۔۔۔۔

جبکے صبیحہ بیگم اسے برا بھلا کہ کر اب ندا بیگم سے لڑنے لگیں تھیں۔۔۔۔

یہ سب ہوتا دیکھ۔۔۔افضل صاحب غضبناک ہو کر اریبہ کو عزت کے نام پر مار دینے کی نیت سے۔۔۔۔اس دولہن بنی لڑکی کی جانب لپکے۔۔۔انھوں نے اسے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا۔۔۔۔تو وہ ڈر کر منہ پیچھے کر۔۔۔آنکھیں میچ گ ئی۔۔۔۔

کوشش بھی مت کیجیے گا اسے ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔بیوی ہے" میری۔۔۔۔"ابھی وہ مار پاتے اس سے قبل ہی ان کے اور اریبہ کے درمیان وہ حسین سیاہ کپڑوں میں ملبوس نوجوان دیوار بن کر حائ ل ہو گیا۔۔۔افضل صاحب کا ہاتھ ہوا میں ہی اس نے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

بھرم سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہتے۔۔۔۔اگلے ہی پل ان کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔۔

اریبہ اس کا جملہ سن دیوانہ وار اسے تکنے لگی۔۔۔لگا جیسے آج پھر اس سے محبت ہو گئی ہو۔۔پھر عشق ہوا ہو۔۔۔۔۔۔

ایک ہی دل ہے کتنی بار جیتے گا وہ؟؟۔۔۔

میں اریبہ کی ماں ہونے کی حیثیت سے آپ سب سے ہاتھ جوڑ کر معافی" مانگتی ہوں۔۔۔۔پلیز اپنی بارات واپس لے جائیں۔۔۔"ندا بیگم نے نہایت شرمندہ لہجے میں نظریں جھکائے اور دونوں ہاتھ جوڑے کہا۔۔۔۔

ان کے کہتے ہی صبیحہ بیگم انگارے چباتے ہوئے اپنی بارات بناد ولہن کے واپس لے جانے کے لیے تیار ہوئیں۔۔۔

میں اور رئی یس کبھی بھی تمھاری اس آوارا بیٹی کو اپنی بہو بنانے کے لیے" راضی نہ تھے۔۔۔وہ تو فہد ہی پاگل تھا اس کے پیچھے۔۔۔مگر شکر ہے آج اس نے اپنی آنکھوں سے اس بد کردار و بد چلن کا اصل روپ دیکھ لیا۔۔۔اگر زین نہ آتا تو یہ تو نکاح پر نکاح کر لیتی بے شرم کہیں کی۔۔۔"صبیحہ بیگم اریبہ کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔۔مستقل اسے برا بھلا کہ رہی تھیں۔۔۔۔

بس۔۔۔۔۔میری بیوی کے خلاف ایک لفظ اور نہیں آنی۔۔۔۔۔"زین" زور سے دھاڑا تھا صبیحہ بیگم کی جانب دیکھ۔۔۔۔اس کی آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں ان پر۔۔۔۔

چلو صبیحہ یہاں سے۔۔۔یہاں ایک لمحہ اور رکنا میں اپنی توہین سمجھتا" ہوں۔۔۔"رئی یس صاحب صبیحہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر اعلانیہ اریبہ کے خاندان وزین کی جانب دیکھ۔۔بھرم سے گویا ہوئے۔۔۔

وہ بارات لے کر واپس لوٹ گ ئی ے تھے۔۔۔۔

"اب مجھے بھی اجازت دیں۔۔۔میں بھی اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔"اس خوبرو نوجوان نے ندا بیگم کی جانب دیکھ۔۔۔رعب دار انداز میں اپنی بات کہی۔۔۔۔۔یقیناوہ پوچھ نہیں رہا تھا وہ بتا رہا تھا۔۔۔۔کے ساتھ لے جانے آیا ہے۔۔۔۔

اگلے ہی پل اس نے اریبہ کا نازک ہاتھ سب کے سامنے تھاما۔۔۔۔اپنے ساتھ لے جانے کی نیت سے۔۔۔۔

"رک جاؤ۔۔۔۔"اریبہ نے اگلے ہی لمحے اس کی پکڑ سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔۔۔۔

زین حیران ہو کر پیچھے مڑا۔۔۔

ندا بیگم اور باقی سب الجھ کر دیکھ رہے تھے۔۔۔

نکاح کرؤ مجھ سے۔۔۔ابھی اِسی وقت میرے پورے خاندان کے سامنے۔۔۔۔ورنہ طلاق دو مجھے۔۔۔۔۔"وہ کس رشتے سے اس کے ساتھ غیر ملک جاتی؟؟۔۔۔مانا یہ مطالبہ کرتے وقت دل شدید ڈر رہا تھا کے کہیں وہ ستمگر پھر انکار نہ کر دے۔۔۔پھر اس کی عزت نفس کو مجروح نہ کر دے۔۔۔۔سب کے سامنے اسے تماشہ بنا کر نہ چھوڑ جائے۔۔۔۔

وہ کرسٹل سی چمکتی بھوری آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔فیصلہ کن لہجے میں بولی۔۔۔۔

یاتو آر کرے یا آج پار کرے۔۔۔

بیچ کی اب کوئی ی راہ نہیں۔۔۔۔

سب سن سی کیفیت میں اس حسین جوڑے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ جن کے درمیان چل کیا رہا تھا کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

وہ کچھ لمحے خاموش کھڑا رہا۔۔۔۔

اس کی خاموشی اریبہ کے دل پر شدید بھاری تھی۔۔۔۔

اسکی نیم شہد رنگ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

ستمگر کا جواب نہ دینا۔۔۔اس کی روح کو چھلی کر رہا تھا۔۔۔۔

لگا جیسے کانٹوں پر لوٹ رہی ہو۔۔۔۔

آنسوؤں سے آنکھیں بھر جانے کے سبب اب ستمگر کا چہرہ دھندلانے لگا۔۔۔۔

وہ نظر جھکا کر رونے لگی۔۔۔۔

تو تم اب بھی مجھ سے نکاح کرنے کے لیے راضی نہیں۔۔۔۔"وہ دل ہی" دل شدید صدمے سے دوچار حالت میں ابھی زمین پر گرنے ہی لگی تھی۔۔۔۔کے کانوں میں اس خوبرو نوجوان کی گرج دار آواز گونجی۔۔۔۔

"مولوی صاحب نکاح شروع کریں۔۔۔۔"

اس کے کہتے ہی۔۔۔اریبہ نے بے یقینی سے چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔۔۔۔مگر پھر بھی وہ خوشی سے جھوم اٹھی تھی۔۔۔۔

بس نہ چلتا ہو کے اس کے سینے سے لگ جائے۔۔۔

اسنے آنکھوں کے اشارے سے بیٹھنے کا کہا۔۔۔مگر وہ دیوانی حواسوں میں کہاں تھی۔۔۔۔

اسے آج کیا ملنے جا رہا تھا کوئی ی پوچھے تو ذرا۔۔۔

اسے اشارہ نہ سمجھتا دیکھ۔۔۔۔خود ہی اسکی نازک دودھیائی ی کلائی ی تھام کر۔۔۔صوفے کی جانب بڑھا۔۔۔مگر پھر اگلے ہی پل مڑ کر اس کے سر سے وہ لال نیٹ کا دوپٹہ اتارا کر زمین پر دانت پیستے ہوئے پھینکا۔۔۔۔جس پر فہد کی دولہن لکھا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ ہی جانتا ہے کس دل سے برداشت کر رہا تھا یہ دوپٹہ اس کے سر پر۔۔۔۔

پھر دوبارا ہاتھ تھاما۔۔۔پہلے سے زیادہ مضبوط۔۔۔

اپنے ساتھ اسے صوفے پر لے کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

زین نے اپنے وکیل و پولیس افسر کو گواہ بنایا۔۔۔اور اریبہ کی جانب سے کیونکے کوئی ی اس شادی کے لیے راضی نہ تھا اس لیے سب خاموشی سے کھڑے نکاح ہوتے دیکھنے لگے۔۔۔

سر پہ سجا کے سہارا۔۔۔

بارات لے کے آؤ۔۔۔

دولہن مجھے بنا کے۔۔

ڈولی میں لے کے جاؤ۔۔۔۔

وہ قبول ہے کہ رہا تھا۔۔۔اپنی انگریزی طرز کی اردو میں۔۔۔اردو پہلے کبھی اتنی میٹھی نہ لگی جتنی اس کے منہ سے لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ پلک تک نہیں چھپکا رہی تھی دیوانی۔۔۔۔اسے تک رہی تھی۔۔۔۔ایسے تک رہی تھی جیسے پہلے کبھی اس جتنا حسین نہ دیکھا ہو۔۔ حقیقت بھی یہی تھی کے دیکھا نہیں تھا۔۔۔وہ دنیا کا سب سے حسین و جمیل مرد تھا اس کے لیے۔۔۔کیونکے وہ اس کا دولہا تھا۔۔۔۔

اس کا ای۔۔۔وہ اپنے ای کی دولہن بنی تھی آج۔۔۔۔

سب نے دیکھا اس حسین نوجوان کے ہاتھ کانپ رہے تھے دستخط کرتے ہوئے نکاح نامے پر۔۔۔

بار ہا زندگی میں اپنے دستخط کیے تھے۔۔۔ مگر نکاح نامے پر دستخط اس کی روح کو عجیب سے سحر و جذبے میں جکڑ رہے تھے۔۔۔۔

وہ شدید نفرت لے کر آیا تھا اپنے دل میں۔۔۔ لیکن اس لمحے بچپن کی محبت اس بلا کی نفرت پر بھی غالب آگ ئی۔۔۔۔

تجھے میں مناؤں

تیری بات میں مانوں

تجھے پیار کرؤں میں سجنا۔۔۔

ہاں تم سے ہے پیار ہوا۔۔۔

ہاں تم ہی سے اقرار ہوا۔۔۔

ہاں تم سے ہے پیار ہوا۔۔۔

تم ہی سے ہر بار ہوا۔۔۔

ہاں تم سے ہے پیار ہوا۔۔۔۔

اس لڑکی کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔

بچپن میں ایک شہزادہ صوفے پر بیٹھا دیکھا تھا۔۔۔جو آنکھوں کے رستے دل میں اتر گیا تھا۔۔۔مانا اسے خبر نہ تھی مگر دل جانتا تھا۔۔۔۔

کب سوچا تھا وہ سات سمندر دور رہنے والا شہزداہ ایک دن اس کے لیے دنیا سے لڑ جائے گا۔۔۔اسکا ہاتھ سب کے سامنے اعلانیہ تھام لے گا۔۔۔۔

اسے اپنی بیوی ہونے کا درجہ دے گا۔۔۔۔

وہ لمحہ۔۔۔۔۔جیسے وقت ٹھر گیا۔۔۔۔

پوری زندگی آنکھوں کے آگے گھومنے لگی۔۔۔۔

کہاں وہ عام سی لڑکی کہاں وہ نیویارک کا بزنس مین۔۔۔۔

کہاں وہ فاقوں میں زندگی گزارنے والی۔۔۔کہاں وہ کروڑوں کی شاپنگ کرنے والا۔۔۔۔

کہاں وہ عید پر ایک سوٹ بنوانے والی۔۔۔کہاں وہ برانڈڈ کپڑے ایک بار پہن کر پھینک دینے والا۔۔۔۔

زمین و آسمان کا فرق تھا دونوں کے اسٹیٹس میں۔۔۔۔۔

اپنی ماں کا کہا جملہ اس پل شدت سے یاد آیا۔۔۔کے خدا بہتر لے کر بہترین دیتا ہے۔۔۔اور اس کے ای سے زیادہ بہترین کون ہو سکتا تھا اس کے لیے۔۔۔

قب۔۔۔قبول ہے۔۔۔

وہ پھولی پھولی سانسوں کے ساتھ بولی۔۔۔۔

اس کے پورے وجود کو لرزتے ہوئے زین نے بھی باقی سب کی طرح دیکھا۔۔

وہ خوشی تھی اس دیوانی کی۔۔۔حد سے زیادہ خوشی۔۔۔۔ایسی خوشی جو وہ لفظوں میں بیان نہ کر سکے۔۔۔

قبو۔۔۔ق۔۔ قبول ہے۔۔۔مجھے قبول ہے۔۔یہاں بھی اور جنت میں بھی۔۔۔"۔۔۔۔اس لڑکی کا روتے ہوئے کہا جملہ۔۔۔زین کے دل کو جا کر لگا تھا۔۔۔۔

وہ اسے دونوں جہانوں میں اپنا سردار و دلبر قبول کر چکی تھی۔۔۔۔

سائی ن کرؤ بیٹا۔۔۔۔"مولوی صاحب کے کہتے ہی۔۔۔اس نے اپنی" آنکھیں رگڑ کر۔۔۔ نکاح نامے کو غور سے دیکھا۔۔۔۔وہ اس لمحے کو دھندلا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

پھر کپکپاتے ہاتھ سے اس پر اپنا دستخط کیا۔۔۔

مبارک ہو آج سے آپ دونوں شرعا میاں بیوی ہیں۔۔۔"مولوی" صاحب کے کہتے ہی۔۔۔ندا بیگم کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی یں۔۔۔۔

کیا وہ نہیں جانتی تھیں ان کی بیٹی کس قدر والہانہ محبت کرتی ہے اس زین نامی لڑکے سے۔۔۔جسے وہ پہلی بار دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

مبارک ہو مسز زین وقار الدین"اس نے اریبہ کی جانب سرخ دوڑئی یں" آنکھوں میں سجائے۔۔۔سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

بس اتنا سننا تھا۔۔۔کے وہ اس کے سینے لگ کر۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

وہ دیوانی ایسے روئی ی کے اسے بھی ساتھ رونے پر مجبور کر گ ئی۔۔۔آخر وہ اکیلی تو نہ تھی ناں جسے اس کا محبوب ملا ہو۔۔۔۔

زین اسے اپنے حصار میں جکڑ کر۔۔۔اس کے کندھے میں منہ چھپا کر رونے لگا۔۔۔۔

وہ دونوں بچوں کی طرح روئے چلے جا رہے تھے۔۔۔۔نہ دنیا کی پرواہ نہ دنیا والوں کی۔۔۔وہ تو بیگانے ہوئے تھے عشق میں۔۔۔۔

وہ اریبہ کو لے کر کار میں بیٹھا۔۔۔۔

گاڑی میں خاموشی چھائی ی تھی۔۔۔سوگوار خاموشی۔۔۔۔اور کیونکر نہ ہوتی۔۔۔پہلی بار اسکے باپ نے اسے اپنی بیٹی ماننے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔۔نہ سر پر ہاتھ رکھا نہ کوئی ی دعا دی۔۔۔۔اس کی ماں نے بھی اسے گلے نہ لگایا۔۔۔

وہ روتی ہوئی ی اپنے گھر سے وداع ہوئی ی۔۔۔

زین واقف تھا کے وہ رو رہی ہے۔۔۔لیکن اسکی جانب رخ نہ کیا۔۔۔۔کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اپنی موٹھیاں بھینچنے لگا۔۔۔۔۔

اسے روتا دیکھ کر خود پر کنٹرول کرنا بہت مشکل تھا لیکن جانتا تھا کہ اس وقت وہ خاموش نہ ہو گی چاہے وہ کچھ بھی کہ لے۔۔۔۔۔

وہ اسے ہوٹل کے روم میں لے آیا تھا۔۔۔

اریبہ روم میں ہچکچاہٹ کے ساتھ داخل ہوئی ی۔۔۔

زین نے دروازہ لاک کیا۔۔۔تو دل بے قابو ہو کر دھڑکنے لگا۔۔۔

جبکے مقابل بغیر اس کی جانب دیکھے۔۔۔صوفے پر بیٹھ کر پانی پینے لگا۔۔۔

کیا وہ خوش بھی تھا اس نکاح سے؟؟

اریبہ اس کی جانب دیکھ۔۔۔ابھی یہی سوچ رہی تھی۔۔۔کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

دروازہ زین نے کھولا۔۔۔تو اس کا آرڈر کیا سامان لے کر دو ویٹر دروازے پر کھڑے نظر آئے۔۔۔

شکریہ۔۔۔"وہ کھانے کا سامان ٹیبل پر سجا کر۔۔۔اور شاپنگ بیگ صوفے" پر رکھ کر چلے گ ئی ے تھے۔۔۔۔

دروازہ ان کے جاتے ہی اس نے دو بار الاک کر دیا تھا۔۔۔۔

وہ اجنبی ہر گز نہ تھے۔۔۔ لیکن نا جانے کیوں اس لمحے ایک دوسرے کو اجنبی ہی لگ رہے تھے۔۔۔

تم نے تو رو رو کر ہی پیٹ بھر لیا ہو گا اپنا۔۔۔"وہ روکھے سے لہجے میں کہتا" ہوا کھانا شروع کرنے لگا۔۔۔

جب وہ حسین دلربا خود ہی اٹھ کر اس کے برابر میں آکر بیٹھی۔۔۔۔

تم خوش نہیں ہو کیا زین؟؟" وہ کافی دیر سے زین کی خاموشی کو محسوس "
کر رہی تھی۔۔۔آخر کار اس کی جانب دیکھ۔۔۔ہمت کر ہی لی سوال کرنے
کی۔۔۔۔

تم خوش ہو؟؟۔۔۔"بغیر کوئی ی تاثر چہرے پر لائے۔۔۔اس کی نیم شہد"
رنگ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال پلٹا۔۔۔۔

خوش؟؟۔۔۔شاید یہ لفظ میرے جذبات کی عکاسی کے لیے ناکافی "
ہے۔۔۔"وہ اطمینان بخش انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

ہمم۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔مزید کوئی ی بات کیے"
بغیر۔۔۔چاولوں سے بھرا چمچہ منہ میں رکھ گیا۔۔۔۔

اس میں تو بہت مرچیں ہیں۔۔۔"وہ اسپائسی کھانے کا عادی نہ"
تھا۔۔۔جبکے چاول کافی مرچوں والے تھے اس کے نزدیک۔۔۔جبکے
اریبہ نے لقمہ لیا تو اسے الٹا چاول پھیکے سے لگے۔۔۔۔

کہاں ہیں مرچیں؟؟۔۔۔"وہ ابرو اچکا کر۔۔۔اچھنبے سے بولی۔۔۔"

مجھے تو لگ رہی ہیں۔۔۔"وہ بھولے پن سے جواب دہ ہوا۔۔۔"

تم کھالو۔۔۔میں میٹھا کھالوں گا۔۔۔"اسنے اپنا چمچہ پلیٹ میں رکھتے"
ہوئے۔۔۔صوفے سے کمر ٹکا کر۔۔۔معنی خیز انداز میں اس کے سراپے کو
تکتے ہوئے کہا۔۔۔

میٹھا؟؟۔۔۔مگر میٹھے کی تو کوئی ی ڈش ہے ہی نہیں۔۔۔۔"اریبہ نے اس"
کی آنکھیں نہیں دیکھی تھیں جو وہ سمجھ پاتی کے مقابل کیا کہہ رہا ہے۔۔۔وہ
حسین دلربانا سمجھی سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔بھولے پن سے کہنے
لگی۔۔۔

واقعی نہیں ہے؟؟"گردن کو ہلکا سہ آڑا کر۔۔۔شوخی آنکھوں میں"
سجائے۔۔۔اپنے نیچے کے ہونٹ کو چباتے۔۔۔۔اس کی لٹ کو کان کے
پیچھے کر۔۔مفاہمانہ انداز میں استفسار کیا۔۔۔

اس کے حسین چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ رقصاں تھی۔۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔اریبہ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رک گیا تھا۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑا چاولوں سے بھرا چمچہ۔۔۔۔جسے وہ بس منہ میں ڈالنے ہی لگی تھی۔۔۔اس خوبرو نوجوان کی بات کا مطلب سمجھتے ہی۔۔۔ہڑبڑاہٹ میں ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟؟۔۔۔یا بھاگنے کا سوچ رہی ہو پھر" سے ؟۔۔۔"اس کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوتی دیکھ۔۔۔۔وہ کان کی لو کے پاس اپنا منہ لا کر۔۔۔مدھم سی سرگوشی کرنے والے انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

اگر سوچ بھی رہی ہو۔۔تو میں بتادوں۔۔۔اب نہیں۔۔۔ہر گز"

نہیں۔۔۔ قانوناوشرعابیوی ہواب تم میری۔۔۔۔اور آج سے میرے علاوہ

کسی کا خیال بھی گزرا تمھارے ذہن میں تو میں جان لے لوں گا

تمھاری۔۔۔"اریبہ اس کی بات سن۔۔۔ابھی احتجاج میں بولنے ہی لگی

تھی۔۔۔کے مقابل اس کے عنابی لبوں پر اپنی انگلی رکھ گیا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ کا دہکتا لمس۔۔۔۔پورے وجود کو سلگا گیا تھا۔۔۔۔

لفظ منہ میں ہی کہیں دم توڑ گ ئی ے۔۔

مقابل بیٹھا وہ حسین نوجوان اس کے بالوں میں اپنی ہاتھ کی چار انگلیاں

الجھا کر انگوٹھے کو اس کے رخسار پر نرمی سے مسلتے ہوئے۔۔۔ایک ایک لفظ

چبا چبا کر ادا کرنے لگا۔۔۔۔

اسکی کرسٹل سی چمکتی آنکھوں میں جنونیت اترئی ی تھی۔۔۔۔

تمھارے علاوہ کسی کے متعلق سوچنا۔۔۔یہ تومر کر بھی ممکن" نہیں۔۔۔" وہ حسین دلربا مقابل کی آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔۔محبت سے لبریز لہجے میں بولی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں ولہجے میں صداقت تھی۔۔۔مگر نا جانے کیوں مقابل پھر بھی بے اعتباری سے مسکرادیا۔۔۔۔

کھانا کھالو تم۔۔۔" کہ کر اپنا ہاتھ اس کے بالوں سے ہٹایا۔۔۔۔"

تم بھی کھاؤ ناں۔۔۔"اس کی گہری بولتی نگاہوں کی تپش وہ اپنے وجود پر" محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

دل نے اسپیڈ پکڑئی ی تھی۔۔۔جبکے پورا جسم عجیب سی کیفیت کا شکار تھا۔۔۔اب ایسی حالت میں کھانا کہاں سے حلق سے اترتا۔۔۔۔

وہ شرمگی سے نظریں جھکائے بولی۔۔۔

نہیں۔۔۔مجھے صرف میٹھے کی چاہ ہے۔۔۔"وہ اپنی ناک اس کے رخسار پر" نرمی سے مسلتے۔۔۔مدھم و بھرائی ی آواز میں۔۔اپنی چاہ کا اظہار کرنے لگا۔۔۔۔

جس پر وہ مزید چھیپ گ ئی۔۔۔اس کے رخسار مکمل سرخ پڑنے لگے۔۔۔

پورا جسم گرم پڑنے لگا۔۔۔۔

کانوں سے جیسے دھواں نکل رہا ہو۔۔

فل اے سی چلنے کے باوجود اس کے ہاتھوں میں پسینہ آ رہا تھا۔۔۔۔

زین اس کے گالوں کو سرخ پڑتا دیکھ۔۔۔خاصہ محظوظ ہو کر۔۔۔۔اس کے الٹے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر۔۔۔اس کا خوبصورت و چوڑیوں سے بھرا ہاتھ اپنے لبوں تک لا کر۔۔۔نرمی سے چومنے لگا۔۔۔۔

"کھانا تو کھاؤ۔۔۔"دانستہ طور پر مسلسل تنگ کرنے کے باوجود بھی وہ کھانا کھانے پر زور دے رہا تھا۔۔۔۔

کھانا اِس حال میں اس بیچاری کے حلق سے کیسے اترے؟؟۔۔۔اب کوئی اس شرارتی ستمگر سے یہ بھی تو پوچھے۔۔۔۔

کھالیا۔۔۔بس۔۔۔"اریبہ نے اپنے سیدھے ہاتھ سے پانی کا گلاس منہ" سے لگایا۔۔اور ایک ہی سانس میں سارا پانی پی گ ئی۔۔۔گلا مکمل خشک پڑھ چکا تھا اس ستمگر کی شرارتوں کے سبب۔۔۔۔پھر بچے ہوئے کھانے کو ڈھک دیا۔۔۔۔

زین اس کی حالت دیکھ بے اختیار مسکرائے چلا جا رہا تھا۔۔۔جو مزید اس حسین گڑیا کو نروس کر رہا تھا۔۔۔

میں فریش ہو کر آجاؤں" زین جیسے ہی قریب آنے لگا۔۔۔اریبہ فوراہی" نروس ہو کر صوفے سے اچانک کھڑی ہو کر بولی۔۔۔۔

اس کی حالت کے پیش نظر زین نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

بس مقابل کے سر ہلانے کی دیر تھی۔۔۔وہ تو ایسے بھاگی جیسے اس کے پیچھے کسی نے کتے چھوڑ دیے ہوں۔۔۔۔

فوراہی بھاگ کر واش روم میں گھس گ ئی۔۔۔

واش روم میں جاتے ہی دروازہ لاک کیا۔۔۔دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا۔۔جیسے ابھی باہر نکل آئے گا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب دل کی اسپیڈ نارمل ہوئی ی۔۔۔تو اپنا چہرہ آئی ینے کے عکس میں دیکھا۔۔

چہرہ گلابی ہو رہا تھا۔۔۔اس پر دیسی پیا کی محبت کا رنگ اپنے چہرے پر چھایا دیکھ۔۔۔۔وہ خود سے ہی چھیپ گ ئی تھی۔۔۔

ایک شرملی سی مسکراہٹ ان عنابی ہونٹوں پر آن بکھر ئی ی۔۔۔۔

وہ واش روم سے باہر آئی ی تو کمرے میں اندھیرا چھایا نظر آیا۔۔۔۔

اس قدر اندھیرا کے ہاتھ کو ہاتھ سجھائی ی نہ دے۔۔۔وہ تھوڑا ڈر کر اِدھر اُدھر دیکھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

ای۔۔۔ای۔۔۔"اس نے اندھیرے میں آواز دی۔۔۔"

وہ چلتی ہوئی کسی چیز سے ٹکرائی ی۔۔شاید بیڈ سے۔۔۔"آہ۔۔۔"ابھی کراہ کر اس کی سسکی کی آواز کمرے میں گونجی ہی تھی۔۔۔کے سائی یڈ ٹیبل پر رکھا لیمپ اون ہوا۔۔۔

لیمپ کے اون ہوتے ہی پورے کمرے میں زرد رنگ کی روشنی پھیلی۔۔جس کے سبب وہ حسین نوجوان بیڈ پر لیٹا ہوا نظر آنے لگا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟"وہ بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ۔۔۔فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔"

اندھیرے کے سبب بیڈ سے پاؤں ٹکرا گیا۔۔۔"اس نے بیڈ پر بیٹھ"
کر۔۔۔اپنا پاؤں اٹھا کر بیڈ پر رکھ کر۔۔۔نرمی سے اپنے پاؤں کا انگوٹھا مسلتے
ہوئے جواب دیا۔۔۔

او۔۔دیکھاؤ مجھے زیادہ تو نہیں لگی۔۔"وہ فکر مند لہجے میں کہتا"
ہوا۔۔۔اس کے پاؤں پر جھک کر بغور معائنہ کرنے لگا۔۔۔

اس کا خوبصورت پاؤں اب اس ستمگر کے ہاتھ میں تھا۔۔۔وہ نرمی سے
انگوٹھا مسلنے لگا۔۔۔اس کے ہاتھوں کا لمس پورے وجود میں برقی رو کی طرح
بجلی دوڑا رہا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب؟؟۔۔۔"اریبہ کا دل پھر بے قابو ہونے لگا۔۔۔"

دل اُس خوبرو نوجوان کے قریب آتے ہی ایسے ہی بے قابو ہو جایا کرتا تھا۔۔۔لیکن آج معاملہ مزید سنگین نوعیت اختیار کر گیا تھا۔۔۔

وہ جھک کر ان خوبصورت وسنگ مرمر سے تراشے حسین پاؤں کو اپنے لبوں سے چوم کر۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔آہستگی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

اس کے عمل پر جیسے جان نکلی تھی۔۔۔وہ جھیپ کر مسکرادی۔۔۔۔۔۔۔

میں تمھیں آواز دے رہی تھی تم نے جواب کیوں ناں دیا؟؟"وہ ایک ابرو" اچکا کر الجھی نگاہ سے مقابل کو تکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

کیونکے میں چاہتا تھا تم اندھیرے میں آکر مجھ پر گر جاؤ۔۔۔"وہ شوخی سے" بولا۔۔۔اس کا جواب سنتے ہی۔۔۔اریبہ مزید جھیپ گ ئی۔۔۔

مگر بجائے گرنے کے۔۔۔تم تو چوٹ ہی لگا بیٹھیں۔۔"اریبہ کو محسوس" ہوا جیسے وہ شکوہ کر رہا ہو اس سے۔۔۔۔کے اس پر کیوں نہ گرئی ی؟؟۔۔۔جس پر وہ بے اختیار ہی چھیپ کر مسکرا دی۔۔۔

یہ سب ایسے ہی پہنے رہو گی؟؟"اسنے معصومانہ سوال کیا۔۔۔۔"

نہیں۔۔۔۔مگر میرے کپڑے وغیرہ۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی" پریشان کن لہجے میں۔۔۔کے زین فورا اٹھا۔۔۔اور سامنے صوفے پر رکھے شاپنگ بیگ اٹھا کر لے آیا۔۔۔

یہ لو۔۔۔چینج کر لو۔۔۔"اس نے بیگ اس کی گود میں رکھتے ہوئے" سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

تم تو پوری تیاری سے آئے ہو۔۔۔"وہ بے ساختہ ہی کہ اٹھی۔۔۔"

بالکل۔۔۔فلحال یہ باتیں چھوڑو۔۔۔پہلے چینج کر لو۔۔۔کمفرٹیبل" محسوس کرؤ گی۔۔۔"بیڈ پر بیٹھتے ہوئے نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔میں چینج کر لیتی ہوں۔۔"وہ اثبات میں سر ہلا کر بیگ ہاتھ" میں لے کر اٹھی۔۔۔

کیا میں کوئی ی مدد کر سکتا ہوں؟؟"لچکدار انداز میں استفسار کیا۔۔۔" ہاں۔۔۔یہ دوپٹہ بہت ساری بال پنوں سے سیٹ ہے۔۔۔انھیں نکالنے" میں میری مدد کر دو۔۔۔"اس نے نرمی سے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

زین مسکراتے ہوئے فوراقریب آکر۔۔۔اس کے بالوں سے دوپٹہ الگ کرنے میں مدد کرنے لگا۔۔۔

دوپٹہ اترا۔۔۔توزین نے بیڈ کے سائیڈ پر رکھ دیا۔۔۔پھر جوڑے سے اس کے ریشمی بالوں کو آزاد کیا۔۔۔

ریشمی زلفیں کھلتے ہی کمر کو ڈھانک گ ئی یں۔۔۔

اس لڑکے کی انگلیاں از خود ہی ان ریشمی زلفوں سے کھیلنے لگیں۔۔۔۔

کیا میں نے کبھی کہا تمھارے بال بہت خوبصورت ہیں۔۔۔"اس نے" بالوں کو سونگھتے ہوئے۔۔۔بھرائی آواز میں کہا۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں اریبہ کو اپنی گردن جھلساتی معلوم ہوئی یں۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ تم نے تو کبھی یہ بھی نہیں کہا کے تم میرے ای" ہو" مانا اس کی نزدیکی تن و من سلگا رہی تھی۔۔۔ مگر جو شکوہ دل میں ہر وقت رہتا تھا وہ زبان پر از خود ہی پھسل آیا تھا۔۔۔

میں زین ہوں اریبہ۔۔۔ زین وقار الدین۔۔۔" اس نے خاصہ جتاتے" ہوئے۔۔ ان نیم شہد رنگ آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے۔۔۔ سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

اس لمحے کچھ عجیب سہ کھچاؤ تھا اس کی بھوری آنکھوں میں۔۔ جو اریبہ محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اس ستمگر نے شکوہ کرنے کے باوجود بھی نہ کہا کے وہ اس کا ای ہے۔۔۔۔یہ بات اسے خاصہ چبھی تھی۔۔۔

زین و قار الدین تو تم دنیا کے لیے ہو ناں۔۔۔میرے لیے تو میرے ای" ہو۔۔۔" وہ نہایت پُر امید نگاہوں سے تکتے ہوئے۔۔۔لچکدار انداز میں بھولے پن سے بولی۔۔۔

ای کو تم بہت پہلے ہی مار چکی ہو۔۔۔اور مرے ہوئے واپس نہیں آتے" ۔۔" وہ خاصہ سپاٹ سے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اس کا جملہ مقابل کے دل کو زخمی کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔جس کے عشق میں دیوانی ہونے کی انتہا ہے وہ اسے ہی اپنا قاتل قرار دے رہا ہے۔۔۔وہ لڑکی۔۔وہ دیوانی کیسے نہ تڑپے؟؟۔۔

تو پھر تم کون ہو؟؟۔۔۔"زین نے اس کی آواز میں کرب محسوس" کیا۔۔۔جسے اس حسین دلربا کا دل ٹوٹ گیا ہو اس کا سخت جملہ سن۔۔۔

زین۔۔۔۔زین وقار الدین۔۔۔تمھارا ہسبینڈ"اس کا لہجہ نہایت" اجنبیت بھرا تھا۔۔۔جیسے کسی اجنبی کو اپنا تعارف دے رہا ہو۔۔۔۔

اریبہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت کے جذبے کو تلاش کرنے لگی۔۔۔۔

لیکن مجھے اپنا ای چاہیے۔۔۔۔"جیسے کوئی ی بچہ ضد پر اڑا ہو۔۔۔ویسے ہی" وہ چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت سجائے۔۔۔۔بضد لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔زین میں کچھ خرابی ہے؟؟"وہ مسکرا دیا تھا اس دولہن بنی" لڑکی کی بچگانہ ضد دیکھ۔۔۔۔

صرف کچھ؟؟۔۔۔وہ مجھے نہیں سمجھتا۔۔۔نہ وہ مجھ سے اپنائیت سے بات" کرتا ہے۔۔۔نہ ہی مجھے اس کی باتوں سے انسیت ہوتی ہے۔۔۔وہ اجنبیت کا احساس دلاتا ہے مجھے۔۔۔۔ہر وقت غصے میں ہی رہتا ہے وہ۔۔۔ بعض اوقات مجھے لگتا ہے وہ چڑھ رہا ہو میرے وجود سے۔۔۔وہ میرے صدق جذبات سن کر ہنستا ہے۔۔۔۔جبکے میرا ای ایسا نہیں ہے۔۔۔زمین آسمان کا فرق ہے میرے ای اور زین میں"وہ اس کی بھوری آنکھوں میں جھانکتے

ہوئے۔۔۔معصومیت کی انتہا پر پہنچ کر۔۔۔۔اس سے ہی اس کی شکایات کر رہی تھی۔۔۔۔بتا رہی تھی کے کس قدر محسوس کرتی ہے وہ اس کا اکھڑا پن۔۔اجنبیت۔۔۔۔غصہ۔۔۔چڑ چڑا پن۔۔۔۔طنزیہ ہنسی۔۔۔۔

جواب میں وہ پھر مسکرا دیا۔۔۔اس لمحے اس ستمگر کی مسکراہٹ دل کو کاٹتی معلوم ہوئی ی۔۔۔۔

ایک لفظ بھی جھوٹے منہ ادا نہ کیا دل جوئی ی کے لیے۔۔

تم ابھی بھی صرف ہنس ر۔۔۔۔۔"ناجانے کیوں آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔اس کی بیگانگی دل کو اذیت میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔

شش۔۔۔اس خوبصورت رات کو میں شکوئے وشکایات کی نظر نہیں کرنا" چاہتا۔۔۔"ابھی وہ بولنے ہی لگی تھی۔۔۔کے مقابل نے اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ کر۔۔۔۔بات کو بڑھنے سے روکا۔۔۔

اس کی بات سن۔۔۔وہ اداسی سے مسکرادی۔۔۔۔

آج کی رات میں ہر چیز بھول جانا چاہتا ہوں۔۔ہر بات۔۔۔ہر تلخ" یاد۔۔۔۔ہر زخم جو تم نے دیا مجھے۔۔۔۔"اس کی زلفوں میں اپنی لمبی انگلیاں الجھا کر۔۔۔۔صراحی دار ودودھیائی ی گردن کو ایک جھٹکے سے اپنے چہرے کے نزدیک کرتے۔۔۔۔سنجیدگی سے کہا۔۔۔

پیلی روشنی اس دولہن بنی لڑکی کے حسن میں مزید چار چاند لگا رہی تھی۔۔۔۔

کون سے زخموں کی بات کر رہا تھا وہ؟؟۔۔۔اریبہ سوچ کر الجھی۔۔۔۔اپنے کزن سے چھینے کے چکر میں ایک کھلونے کی مانند اس کا استعمال کیا اس ستمگر نے۔۔۔اور اب خود کو ایسے مظلوم ظاہر کر رہا ہے جیسے کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔۔

وہ ابھی احتجاجا بولتی اِس سے قبل ہی وہ اس کی پیشانی کو نرمی سے چومتے ہوئے ۔۔۔مدھم و سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔۔۔"تمھاری مہک بہت میٹھی سی ہے۔۔۔مجھے بہت پسند ہے۔۔۔۔" ،،

وہ آنکھیں موند گئی۔۔۔۔شکریہ تک نہ کہا تعریف کرنے پر۔۔۔۔کیونکے اس کا گمان یہی تھا کے مقابل رسمی تعریفیں کر رہا ہے۔۔۔۔جبکے ایسا ہر گز نہ تھا۔۔۔۔اسے واقعی بہت پسند تھی اس حسین دلربا کی خوشبو۔۔۔

اس کا شدت بھرا لمس جسم سے جان نکالتا معلوم ہوا۔۔۔۔

"مجھ سچ بتانا۔۔۔کیا کبھی ایک لمحے کے کروڑویں حصے کے لیے ہی صحیح۔۔۔مجھ سے محبت کی تم نے؟؟۔۔۔۔کبھی ایسا ہوا کے میری کوئی ی بات واقعی تمھارے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر لائی ی ہو؟؟۔۔۔کیا کبھی ایسا ہوا۔۔۔کے تنہائی ی میں کسی بھولی بسری چیز کی مانند میں یاد آئی ی ہوں؟؟۔۔۔کیا کبھی ایسا ہوا۔۔۔کے میری باتیں تمھاری ذہن میں خون کی روانگی کی طرح گردش کر رہی ہوں؟؟۔۔۔۔"نہایت پُرامید لہجے میں ۔۔۔مقابل کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوالات کیے۔۔۔۔۔وہ صرف سوالات نہیں تھے۔۔۔وہ ایک کوشش تھی یہ جاننے کی۔۔۔کے مقابل کے دل میں کتنا مقام رکھتی ہے۔۔۔رکھتی ہے بھی یا نہیں۔۔۔۔۔

کپڑے چینج کر آؤ۔۔۔ایزی فیل کرؤ گی۔۔۔"گندم کا جواب چنادیا" مقابل نے۔۔۔جو اس بات کو ظاہر کرنے کے لیے کافی تھا کے وہ جواب نہیں دینا چاہتا۔۔۔

وہ اپنے ہونٹوں کو چباتی۔۔آنکھوں میں تیرنے والے آنسوؤں کو واپس اندر دھکیلنے کی کوشش کرتی۔۔اثبات میں سر ہلا کر فورا گود میں رکھے بیگ ہاتھ میں پکڑ کر اٹھی۔۔۔۔

وہ واش روم میں جا کر رونے لگی۔۔۔جس شخص کی خواہش برسوں سے اپنے دل میں لیے ہوئے تھی آج اس کے قریب ہو کر بھی شدید دوری کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

آئی ینے میں خود کو دیکھا۔۔۔ جیسے خود سے ہی نفرت ہو رہی ہو۔۔۔ کیونکر اس ستمگر سے دل لگا بیٹھی۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کے صرف اک معمولی سہ کھلونا ہے اس کا۔۔۔ پھر بھی ایک سال اس کی راہ تکی۔۔۔۔ اس کا انتظار کیا۔۔۔ اسکے لیے اپنے قیمتی آنسو ضائی ع کیے۔۔۔۔ اپنی جان جلائی ی۔۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کے فہد اپنی غلطی پر پچھتا رہا ہے۔۔ بار بار اس کے آگے اپنا ہاتھ پھیلا رہا ہے۔۔۔ گویا کے محبت میں جھکتا ہو اس کے آگے۔۔۔ مگر پلٹ کر جواب۔۔۔ محبت کا محبت سے نہ دیا۔۔۔۔ اس کی آخری بار شکوہ کرتی آنکھیں۔۔۔ اب آنکھوں میں گھوم رہی تھیں۔۔۔۔

محبت جھکاتی ہے انسان کو۔۔۔۔ اس کے نزدیک وہ جھک کر آئی ی تھی زین کے ساتھ۔۔۔۔ کوئی ی معافی نہیں مانگی اس نے۔۔۔۔۔ نہ کوئی ی محبت کا دواع کیا۔۔۔ حتی کے یہ تک نہ مانا کے اس کا ای ہے۔۔۔۔۔ پھر بھی آگ ئی۔۔۔

لہو پی رہی تھی یہ محبت اس کا۔۔۔۔

اسے گمان ہوا۔۔۔زین کوئی ی محبت نہیں کرتا۔۔۔۔وہ اب بھی صرف فہد سے چھیننے کے لیے یہ سب کر رہا ہے۔۔۔۔۔

اور یقیناوہ کامیاب بھی ہو جائے گا اسے مکمل طور پر فہد سے چھین لینے میں آج۔۔۔ مگر پھر کیا؟؟۔۔۔کیا اسے وہ یوس کرئی ی اپنی کسی چیز کی مانند ایک سائی یڈ میں پھینک دے گا؟؟۔۔۔کیا کرنے والا ہے وہ اس کے ساتھ اب؟؟۔۔۔وہ یہی سوچتے ہوئے۔۔۔نل کھول کر زور زور سے منہ پر چھپکے مارنے لگی۔۔۔۔

وہ کپڑے چینج کر۔۔۔۔مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے باہر نکلی۔۔۔تو زین کو اس بار دروازے پر ہی کھڑا۔۔۔۔اپنا منتظر پایا۔۔۔

"میک۔اپ کیوں ریموو کر دیا؟؟۔۔۔ابھی تو میں نے ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔"اس کے لہجے میں ہلکا سہ شکوہ ابھرا۔۔

مگر مقابل کھڑی اس لڑکی نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔۔بس نظر جھکا لی۔۔۔۔

"یہ سوٹ صبیحہ انٹی نے بھیجا تھا۔۔۔۔یہ جیولری وغیرہ سب انہی کے گھر کی ہے۔۔۔پلیز مجھے ایک بار ان کے گھر لے چلنا۔۔۔۔یہ سامان واپس کرنے کے ساتھ ساتھ میں معافی مانگنا چاہتی ہوں ان سے۔۔۔"اس نے نظر

جھکائے آہستگی سے التجائی انداز میں کہا۔۔۔جسے سن۔۔۔مقابل اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔"اس نے سوٹ اریبہ کے ہاتھ سے لے کر۔۔۔سامنے صوفے پر ڈال دیا۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔وہ واپس اس کی جانب مڑا۔۔۔اور اسے برائیڈل اسٹائل میں اٹھالیا۔۔۔

اریبہ نے اس حسین نوجوان کی گردن کے گرد فوراً اپنے ہاتھوں سے حصار باندھا۔۔۔۔

دونوں کی اسی لمحے آنکھیں ملیں۔۔۔۔

وہ دونوں کچھ ثانیوں تک ایک دوسرے کی آنکھوں میں محو رہے۔۔۔۔پھر زین اسے بیڈ کی جانب لے جانے لگا۔۔۔۔

لے کر اجازت اب آپ سے
سانسیں یہ آتی جاتی ہیں۔۔۔۔
ڈھونڈئے سے بھی ملتے نہیں ہیں ہم
❤بس آپ ہی آپ باقی ہیں۔۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

اسکی آنکھ کھلی۔۔۔۔تو کل رات کی حسین یادوں نے کچھ لمحوں کے لیے اسے اپنے حصار میں جکڑ لیا۔۔۔۔

وہ شرملی شرملی سی مسکان چہرے پر سجائے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔وہ اس پل زین کی بلیک رنگ کی ٹی شرٹ وٹراؤزر میں ملبوس تھی۔۔۔

کھلی آبشار پوری کمر کو ڈھانکے ہوئے تو کچھ آوارا لٹیں چہرے پر بکھری ہوئی ی۔۔۔ جنھیں اس نے اک ادا سے کان کے پیچھے کیا۔۔۔۔

اس نے برابر میں دیکھا۔۔۔توزین موجود نہ تھا۔۔۔البتہ اس کی سائی یڈ ٹیبل پر ایک پیلے رنگ کی چٹ دودھ کے گلاس کے ساتھ رکھی نظر آئی ی۔۔۔جسے اس نے تھوڑا سہ آگے بڑھ کر۔۔۔اپنا ہاتھ لمبا کر اٹھایا۔۔۔۔

گڈ مارننگ ڈئی یر۔۔"پہلا جملہ پڑھتے ہی وہ مسکرائی ی۔۔۔"

مگر اگلے ہی پل چہرے سے مسکراہٹ مکمل غائب ہو گئی۔۔۔اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی یں تھیں۔۔۔یقین نہ آیا اپنی آنکھوں پر۔۔۔۔

کیا وہ واقعی اتنا بڑا ظلم ڈاہ سکتا تھا اس کی جان پر۔۔۔

محبت نہ سہی۔۔۔ہمدردی ہی رکھ لیتا۔۔۔

ایسا تو کوئی ی اپنے دشمن کے ساتھ نہ کرے جو وہ اس کے ساتھ کر گیا تھا۔۔۔۔

اس نے بے اعتباری سے۔۔۔آنکھوں کو رگڑتے ہوئے دوبارا پڑھا۔۔۔"تمھیں بہت شوق ہے ناں بھاگنے کا؟؟۔۔۔۔ہمیشہ چھوڑ کر بھاگ جاتی ہو مجھے۔۔۔مگر کیسا ہو۔۔۔۔کے اس بار الٹا ہو جائے؟؟۔۔۔کل کی حسین رات کے بعد جب تم آنکھیں کھولو تو میں غائب ہوں۔۔۔اسی طرح جیسے تم اچانک غائب ہو جاتی ہو۔۔۔مجھے تنہا رولنے کے لیے چھوڑ کر۔۔۔۔مگر میں تمھاری طرح سنگ دل نہیں۔۔۔۔۔میں بتا کر جا رہا ہوں۔۔۔۔ہاں۔۔۔میں جا رہا ہوں اریبہ۔۔۔واپس اپنے ملک۔۔۔۔۔کل رات کی حسین یادیں اپنے ساتھ لیے۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔تمھارا زین۔۔۔۔"

یقین نہ آیا وہ اسے ایک رات کی دولہن بنا کر ہمیشہ کے لیے چھوڑ گیا۔۔۔۔

اس نے جب کہا کے پھر ای۔ میل نہ کرئے گا۔۔۔تو اپنا وعدہ وفا کیا۔۔۔پھر ای۔ میل نہ کی کبھی۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کے جسم سے جان نکلی۔۔۔

وہ وعدہ وفا کرتا ہے کم بخت۔۔۔

وہ حسین گڑیا حواس باختہ ہو کر باہر کی جانب بھاگی۔۔۔

اس امید پر کے اسے روک سکے۔۔۔

ننگے پاؤں۔۔۔دوپٹے سے بے نیاز۔۔۔دونیا جہاں سے بے خبر۔۔۔۔لوگوں کی نظروں سے لاپرواہ۔۔۔۔پاگلوں کی طرح چیختی ۔۔۔زین زین کی پکار لگاتی وہ پارکنگ تک آن پہنچی تھی۔۔۔۔

زین کی گاڑی اب وہاں موجود نہ تھی یہ دیکھ۔۔۔سانس لینے میں مشکل ہونے لگی۔۔۔

وہ تیزی سے ننگے پاؤں دیوانہ وار بھاگتی ہوئی واپس ہوٹل میں آئی۔۔۔ ریسیپشن پر آکر۔۔۔پھولے پھولے سانس کے ساتھ پوچھا۔۔۔

مسٹر زین وقار الدین۔۔۔میرے ہسبینڈ۔۔۔ان کی گاڑی پارکنگ میں" اب موجود نہیں۔۔۔کیا آپ بتا سکتے ہیں وہ یہاں سے کتنے وقت پہلے نکلیں ہیں"نہایت عجلت تھی اس کے لہجے میں۔۔۔۔

یقیناً اس کے لیے تو یہ معاملہ زندگی و موت کا تھا۔۔۔۔

پیسہ نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔جو نیو یارک جا سکتی بغیر زین کے۔۔۔۔اور وہ ستمگر ہمیشہ کے لیے اسے پاکستان میں تڑپنے و بلکنے کے لیے چھوڑ گیا تھا۔۔۔

میم۔۔۔چار گھنٹے پہلے۔۔۔۔"وہ تیزی سے جواب دہ ہوا۔۔"

اسکی بات سنتے ہی اس کی آخری امید بھی دم توڑ گ ئی۔۔۔

وہ چلا گیا۔۔۔وہ پردیسی اس کا سب لوٹ کر چلا گیا۔۔۔

مرئے قدموں سے چلتی ہوئی ی وہ واپس اپنے کمرے میں آئی ی۔۔۔۔سب سے پہلی نگاہ بیڈ پر پڑی ی۔۔۔کل رات کی سنہری یادیں اس کی آنکھوں کے پردوں پر فلم کی طرح چل رہی تھیں۔۔۔۔

وہ ٹوٹ کر بکھری تھی۔۔۔۔۔

وہیں بیڈ کے پاس گرنے والے انداز میں بیٹھ کر۔۔۔۔منہ گھٹنوں میں چھپائے۔۔۔پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

تو میرا ڈر سچ نکلا۔۔۔مجھے حاصل کر کے بے وقعت کر۔۔۔وہ ستمگر چلا" گیا۔۔۔۔وہ مجھے دنیا کے سامنے مزاق بنا گیا۔۔۔۔وہ مجھ سے کوئی ی محبت نہیں کرتا تھا۔۔۔۔میں صرف اس کا کھلونا تھی۔۔۔میں صرف اس کا ایک کھلونا تھی۔۔۔" وہ بار بار ایک ہی جملہ دوہراتے ہوئے بلک بلک کر رو رہی تھی۔۔۔۔

اب شاید وہ اسے کبھی نہ دیکھ سکے۔۔۔سوچ لیا تھا اس نے۔۔۔۔

ظلم کی کیااب کوئی ی اورانتہا بھی ہو گی اس پر؟۔۔۔۔عین اس کے نکاح کے وقت آکر۔۔۔دنیا کے سامنے اس سے نکاح کر۔۔۔اسے ایک رات کی دولہن بنا کر۔۔۔یوں ہوٹل کے کمرے میں تنہا چھوڑ گیا تھا وہ ظالم ستمگر۔۔۔

وہ تواپنی ساری کشتیاں جلا کر زین کے ساتھ آئی ی تھی کل رات۔۔۔اب اس کا خاندان حتی کے اس کا باپ اسے قبول نہیں کرئے گا۔۔۔وہ کہاں جائے گی؟؟۔۔۔۔

کیاہوا؟؟۔۔۔ایسے کیوں بیٹھی ہو؟؟"۔۔ابھی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو ہی" رہی تھی۔۔۔کے اچانک اس خوبرو نوجوان کی میٹھی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

اریبہ نے اس کی آواز سن۔۔۔۔ تیزی سے چہرہ اٹھایا۔۔۔۔

وہ نہا کر نکلا تھا۔۔۔اس کے لور پارٹ پر سفید ٹاول بندھا تھا۔۔۔اور دوسرے سفید رنگ کے ٹاول سے وہ اپنے گیلے بال ہلکے سے مسل رہا تھا۔۔۔

وہ حسین دلربا اسے ہکا بکا ہو کر دیکھنے لگی۔۔۔

کیا؟؟۔۔ایسے کیوں دیکھ رہی ہو جیسے کسی بھوت کو دیکھ لیا ہو؟؟" وہ" مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

جبکے مقابل کی آنکھیں وناک مکمل سرخ تھے۔۔۔

کیا چہرے پر شدتِ رنج نمایاں تھا؟؟۔۔یا جان کر بھی انجان بن رہا تھا وہ؟؟۔۔

یہ کیا ہے؟؟۔۔"اگلے ہی پل۔۔۔وہ رونا بھول۔۔۔غصے سے بپھر کر" اٹھی۔۔۔ہاتھ میں پکڑی ی وہ پیلے رنگ کی چٹ اسے دیکھاتے ہوئے۔۔۔آگ بگولہ ہو کر استفسار کیا۔۔۔

اویہ۔۔۔ چھوٹا سہ مزاق۔۔۔"پلے فل مسکراہٹ چہرے پر سجائے" ۔۔۔لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔۔۔۔

چھوٹا سہ مزاق؟۔۔۔"وہ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔مقابل کو کھا جانے والی" نگاہ سے گھورتے ہوئے۔۔۔بے یقینی سے اس کا جملہ دوہرانے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔"وہ اب بھی نہایت لاپرواہی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔۔جسے" دیکھ۔۔۔اریبہ کا دل چاہا کے اس کا منہ نوچ لے۔۔۔۔

تمھارا دماغ خراب ہے کیا؟؟۔۔۔۔الو کے پٹھے۔۔۔۔یہ کوئی ی مزاق" ہے کرنے والا؟؟۔۔۔۔"وہ بپھر کر چیخی تھی مقابل کے روبرو کھڑے ہو۔۔۔۔

میں چھوڑ جاتی ہو۔۔۔میں مزاق بھی نہیں(real ریل) تم تو" کر سکتا؟؟۔۔۔۔"اس لڑکی کا خود پر چیخنا.... شدید ناگوار گزرا تھا اس حسین نوجوان کو۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس کی کلائی ی اپنی مضبوط گرفت میں لے کر۔۔۔ جھٹکے سے اپنی جانب کھینچ۔۔۔اس کے نازک وجود کو خود سے

لگا کر۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔ طنزیہ مگر شکوے بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

نہیں کر سکتے۔۔۔"وہ قطعی لہجے میں بھرم سے گویا ہوئی ی۔۔۔"

اور کیوں نہیں کر سکتا؟؟۔۔۔"دو بدو سوال کیا۔۔۔"

کیونکے یہ صرف مزاق نہیں ہے۔۔۔یہ میرے بھروسے واندھی محبت" کا قتل ہے۔۔اگر آج تم واقعی چلے جاتے۔۔۔تو یقین جانو میں نہ مرتی مگر تم میرے نزدیک ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مر جاتے۔۔۔"اس کا جواب۔۔۔ مقابل کے دل کو گھائی ل کر دینے کے لیے کافی تھا۔۔۔

پتا ہے کتنی اذیت میں آگ ئی تھی میں۔۔۔۔میرے پاس تو پیسے بھی نہیں" ہیں تمھاری طرح۔۔میں نیو یارک کیسے آتی؟؟؟؟۔۔" وہ اگلے ہی پل اپنی بے بسی پر رونے لگی تھی۔۔۔

اس کے آنسو آنکھوں سے موتی بن کر بہے۔۔۔جسے دیکھ مقابل کی پکڑ از خود ڈھیلی پڑئ ی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔رومت پلیز۔۔۔۔۔" وہ فورا جھم گیا تھا۔۔۔اس لمحے یقین نہ" آیا اپنے بکھرتے جذبات پر۔۔۔اپنی ابھرتی محبت و فکر پر۔۔۔۔۔۔کے اس بے وفا لڑکی کے آنسو آج بھی اسی شدت سے اثر انداز ہوئے دل پر جیسے پہلے ہوا کرتے۔۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔کیوں وہ آج بھی اثر انداز ہو رہی تھی اس پر؟۔۔۔

شدید غصہ آیا اس وقت خود پر۔۔۔۔

وہ آنسو تکلیف دے رہے تھے۔۔۔اور زیادہ تکلیف و رنج اس بات کا تھا کے ان آنسوؤں کی وجہ وہ خود تھا۔۔۔۔

شش۔۔۔بس۔۔۔۔چپ۔۔۔" وہ فوراہی اس کے آنسو اپنے دونوں " ہاتھ کے انگوٹھوں کے پوروں سے۔۔۔نرمی کے ساتھ صاف کرنے لگا۔۔۔۔

وہ اگلے ہی پل سینے سے لگی۔۔۔۔اپنے دونوں نازک ہاتھوں سے اس کی کمر کے گرد حصار باندھا۔۔۔۔

تمھیں مجھ سے لڑنے کا حق ہے ای۔۔" "

مگر چھوڑ کر جانے کا نہیں۔۔۔۔"۔۔۔اس کے سینے سے ذرا سہ ہٹ کر۔۔۔۔ جنونیت بھری آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں جھانک ۔۔۔۔۔روتے ہوئے بولی۔۔۔

"کیا تم پر لاگو نہیں ہوتا؟؟۔۔۔۔تم کیسے چھوڑ گ ئی یں rule تو یہ رول مجھے ؟؟۔۔۔۔۔ صرف پندرہ منٹ۔۔۔۔اور تمھیں اتنی اذیت ہو رہی ہے۔۔۔مجھے پندرہ سیکنڈ یا پندرہ منٹ یا پندرہ گھنٹے نہیں۔۔۔پورے پندرہ مہینے تڑپایا ہے تم نے۔۔۔۔اس کا کوئی ی احساس ہے تمھیں ؟؟۔۔لڑتی مجھ سے۔۔۔۔بات کرتیں۔۔۔موقع دیتیں مجھے اپنی بات کہنے کا۔۔۔اپنی صفائی ی دینے کا۔۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔تم تو بھاگ گ ئی یں مجھے تڑپتا و بلکتا چھوڑ کر۔۔۔۔اور تو اور ڈیورس پیپر بھی سائی ن کر گ ئی یں۔۔۔۔ مطلب۔۔۔تم نے تو کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا ہمارے

درمیان جو میں تمھیں لینے واپس آ پاتا۔۔۔۔بلکے ڈر لگتا تھا۔۔۔کے کہیں سامنے آؤں اور تم ڈیورس مانگناناں شروع کر دو۔۔۔

میری پوری زندگی میں یہ پندرہ ماہ واحد ہیں جن میں، میں نے اپنی ای۔ میل نہیں کی۔۔۔پتا ہے کیوں۔۔۔۔اس خوف سے کے login والی آئی ی کہیں تم ای۔ میل کے ذریعے مطالبہ نہ کر دو۔۔۔۔

میں بہت غرور والا تھا۔۔۔مجھے لگتا تھا میں برداشت کر سکتا ہوں۔۔۔۔پہلے بھی تو چھوڑ دیا تھا تم نے۔۔۔بغیر کوئی وجہ بتائے۔۔۔جب میں تب سہہ گیا۔۔۔ تمھیں دوسرے کی دولہن بنتا دیکھ آیا۔۔۔تو لگا یہ دوری بھی سہہ لوں گا۔۔۔۔ مگر میں غلط تھا۔۔۔۔۔تب بات اور تھی۔۔۔تب ہمارے درمیان اتنی نزدیکی نہیں تھی۔۔۔تم میری بیوی نہیں تھیں۔۔۔میں ان ہاتھوں کے لمس کا عادی نہیں تھا۔۔۔میں ان نیم شہد رنگ آنکھوں کو ہر

روز دیکھنے کا عادی نہ تھا۔۔۔۔میں ان کٹھی میٹھی لڑائی یوں کا عادی نہ تھا ۔۔۔۔میں اس خوبصورت ونازک مجسمہ کو اپنے باہوں کے حصار میں جکڑنے کا عادی نہ تھا۔۔۔۔مجھے نہیں خبر تھی تمھاری مہک اتنی پیاری ہے۔۔۔۔مجھے نہیں علم تھا کے تم خود اتنی پیاری ہو۔۔۔۔"اس کے چہرے پر اپنے دونوں ہاتھوں سے پیالا بنا کر۔۔۔۔محبت سے لبریز لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

"تم تو سوچ بھی نہیں سکتیں۔۔۔۔کس قدر اذیت برداشت کی ہے میں نے۔۔۔۔۔جب مام مجھے کہتیں کے تمھیں ڈیورس دوں۔۔۔تم میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتیں تو کیوں باندھ کر رکھ رہا ہوں تمھیں اپنے ساتھ۔۔۔۔۔ایس آمرد۔۔۔۔میرا ایگوہرٹ ہوتا تھا۔۔۔کے ایک عورت میرا ساتھ نہیں چاہتی مجھے ریجیکٹ کر کے چلی گ ئی ہے۔۔۔اس کے باوجود میں اسے نہیں چھوڑ پا رہا۔۔۔۔کبھی کبھار تو خود سے لڑتا۔۔۔۔کیوں

تمھارے معاملے میں خود کو اتنا بے بس پاتا ہوں؟؟۔۔۔۔کیوں تمھاری طرح ایک لمحے میں فیصلے نہیں کر پاتا؟؟۔۔۔

میں تمھاری خاطر انتظار میں بیٹھا رہا۔۔۔کے شاید تمھیں اپنی غلطی کا احساس ہو۔۔۔احساس ہو کے تمھیں مجھے ایک موقع دینا چاہیے تھا صفائی دینے کا۔۔۔۔۔۔۔۔مگر موقع دینا تو دور کی بات۔۔۔۔تم نے تو الٹا کارڈ بھیج دیا۔۔۔۔۔۔میرے صبر کا باندھ ٹوٹ گیا۔۔میں خود ٹوٹ کر بکھر گیا۔۔۔۔۔۔میں نے فیصلہ کیا کے میں تمھیں ڈیورس دے دوں گا۔۔۔۔یقین مانو میں بس سائن کرنے ہی لگا تھا پیپر زپر۔۔۔کے مجھے عمر برو نے روک دیا۔۔۔۔انھوں نے کہا۔۔۔میں صرف منفی ہی کیوں سوچ رہا ہوں۔۔۔۔مثبت بھی تو سوچ سکتا ہوں۔۔۔۔سوچوں کے شاید تم شادی رکوانے کے لیے مجھے وہاں بلا رہی ہو۔۔۔۔اور میں پہنچ گیا۔۔۔۔کیونکے نہ

پہنچتا تو بھی تو سب ختم ہو جاتا۔۔۔"اس کی آنکھیں کرب کی شدت سے لہو رنگ برسا رہی تھیں۔۔۔۔

وہ اسے بتا رہا تھا کتنا تڑپا ہے وہ۔۔۔کتنا ڈرا ہے وہ۔۔۔۔

وہ کس قدر خوفزدہ رہا۔۔۔کے پیچھے تک نہ آیا۔۔جبکے وہ آنا چاہتا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہا تھا کے اریبہ الجھ کر بیچ میں بول پڑی ی۔۔۔"کون سہ کارڈ؟؟"

شادی کارڈ۔۔۔"وہ جتاتے ہوئے۔۔۔۔"

میں نے تمھیں کوئی ی کارڈ نہیں بھیجا۔۔۔"خاصہ الجھے لہجے میں اس" نے انکشاف کیا۔۔۔

"وہ کارڈ تمھارے ہی نام سے آیا تھا۔۔۔"

مگر میں نے نہیں بھیجا۔۔۔"وہ اپنی بات پر قائم تھی۔۔۔"

وہ دونوں ابھی بات کر ہی رہے تھے کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

اریبہ کو چھوڑ۔۔۔وہ دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔جبکے چہرہ سرخ۔۔۔

دیکھنے والا پہلی ہی نگاہ میں بتا سکتا تھا کے وہ رو کر آیا ہے۔۔۔

اس نے دروازے پر پہنچ کر۔۔۔ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کیا۔۔۔۔پھر اپنی آنکھیں و چہرہ مسلا۔۔۔۔

دروازہ کھولا۔۔تو ویٹر ناشتہ لیے کھڑا تھا۔۔۔اس سے ناشتے کی ٹرے لے کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔

چلو ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔۔لڑنے کے لیے تو پوری زندگی پڑی ی ہے" ہمارے پاس"نروٹھے پن سے کہتے ہوئے۔۔۔وہ صوفے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

دل کو مزید اس حسین دلربا کا رونا گوارا نہ تھا۔۔۔۔

ریسپشنسٹ نے تو کہا تھا کے۔۔۔"ابھی وہ یاد آنے پر۔۔۔بولنے ہی لگی" تھی۔۔۔کے مقابل فورا بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔"میں نے ہی کہا تھا اسے۔۔"سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

ہم یہاں دو ہفتے اور رکیں گے۔۔۔۔مجھے کچھ ضروری کام" ہیں۔۔۔۔"اس نے ناشتہ کرتے ہوئے۔۔۔بغیر اس کی جانب نظر اٹھائے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

ناشتہ ٹھیک طرح کرؤ۔۔۔کھانے کو صرف دیکھنے سے وٹامنز نہیں مل" جاتے۔۔۔"مقابل بیٹھی لڑکی وہاں ذہنی طور پر موجود ہی کب تھی جو جواب دیتی۔۔۔۔

وہ تو ابھی بھی اس مزاق میں الجھی تھی۔۔۔

تصور کرنا بھی محال لگ رہا تھا کے اگر وہ مزاق سچ ہوتا۔۔۔تو کیا کرتی؟؟۔۔کہاں جاتی؟؟۔۔۔کس سے مدد مانگتی؟؟۔۔۔اور کون کرتا ایسے حالات میں اس کی مدد؟؟۔۔۔۔

وہ خالی پلیٹ لیے کتنی ہی دیر سے بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔۔پہلے تو مقابل لاپرواہ بننے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔مگر اب حد ہوئی ی تھی۔۔۔وہ تو ٹیبل پر سجی کسی بھی چیز کو ہاتھ تک نہیں لگا رہی تھی۔۔۔۔کل رات بھی بس دو تین چمچے ہی چاول کے کھائے تھے اس نے۔۔۔۔

"ایسے مت جتاؤ جیسے بہت فکر ہے تمھیں میری۔۔۔۔"زین نے ہاتھ میں پکڑا چمچہ ہلکا سہ اس کی پیشانی پر ٹھوکنے والے انداز میں مار کر۔۔۔۔ڈپٹ

بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔جس پر وہ فوراہی حواسوں میں لوٹی۔۔۔۔مگر اگلے ہی پل۔۔۔وہ خفگی سے بگڑ کر بولی۔۔۔

زین ابھی جواب میں کچھ کہتا۔۔۔کے اِس سے قبل ہی وہ اٹھ کر سامنے بیڈ پر جا کر لیٹ گ ئی۔۔۔اور کمبل کو منہ تک اوڑھ لیا۔۔۔۔یقیناوہ خفگی کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔۔جو اس کا حق بھی تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد دروازہ بند ہونے کی آواز آئی ی۔۔۔

وہ نازک لڑکی دروازے کی آواز پر فوراہی اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

بجائے منانے یا معافی مانگنے کے یہ اکڑو باہر ہی چلا گیا۔۔۔۔"وہ دروازے" کو غصے سے تکتی ہوئی ی۔۔۔منہ بسور کر بڑبڑائی ی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

پورا دن گزر گیا۔۔۔۔ مگر زین واپس نہ آیا۔۔۔وہ ہوٹل کے کمرے میں اکیلی بیٹھی رہی۔۔۔۔

رات کے بارہ بجنے کو آرہے تھے۔۔۔ مگر اس ستمگر کی کوئی ی خبر نہ تھی۔۔۔۔

دل میں ہزار طرح کے وسوسے آرہے تھے۔۔۔۔

کہیں وہ مجھے چھوڑ کر تو نہیں چلا گیا؟؟۔۔"ناجانے کتنی ہی بار وہ یہ سوال" خود سے کر رہی تھی۔۔۔۔ مگر جواب۔۔۔جواب میں ذہن کی جانب سے

ہاں تھی۔۔جبکے دل ماننے کے لیے تیار نہ تھا کے وہ ایسا بھی ظلم ڈہ سکتا تھا اس کی جان پر۔۔۔۔

کہاں تھے تم؟؟۔۔۔"دروازہ کھلتے ہی۔۔اس لڑکے کا حسین چہرہ نمودار" ہوا تھا۔۔۔جس پر وہ تیزی سے بیڈ سے اتر کر۔۔۔اس کی جانب لپکی۔۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے زین۔۔۔۔کہاں تھے تم؟؟۔۔"وہ بغیر جواب" دیے۔۔۔۔اپنا کوٹ اتارنے لگا۔۔۔جس پر وہ تیزی سے...اس کے آگے آکر۔۔۔۔اپنے سوال پر خاصہ زور دیتے ہوئے بولی۔۔

اس کے چہرے پر ہوائی یاں اڑ رہی تھیں۔۔۔یقیناوہ ڈرئی ہوئی ی تھی۔۔۔کیاوہ ستمگر نہیں جانتا۔۔۔کے جان نکال دی ہے اس کے مزاق نے۔۔۔کیا بہت مشکل تھا اپنی بیوی کو پُرا عتماد کرنا۔۔۔اسے بھروسہ دلانا

کے وہ صرف مزاق تھا۔۔۔اس کا چھوڑ کر جانے کا کوئی ی ارادہ نہیں۔۔۔ مگر وہ تو خاموش تھا۔۔۔اس کی یہ خاموشی اندر ہی اندر اس لڑکی کو دیمک کی طرح کھا رہی تھی۔۔۔۔

شادی کی ہے تم سے۔۔۔گلے میں پٹا نہیں باندھا تمھارا۔۔۔۔جو کہیں" بھی جانے سے پہلے تمھیں اطلاع دوں۔" وہ خاصہ غصیلے لہجے میں کہ کر ۔۔۔اپنی ٹائی ی صوفے پر پھینک کر۔۔۔ کف کے بٹن کھولتا ہوا۔۔۔۔ فریش ہونے کے لیے واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

اس لڑکے کے لہجے سے کہیں زیادہ تکلیف اس کی آنکھوں نے دی تھی۔۔۔۔جن میں بلا کی بیگانیت اپنا راج جمائے ہوئے تھی۔۔۔۔

لگا ہی نہیں وہ اس غصیلے زین کو جانتی بھی ہے۔۔۔۔

کیوں آئے ہو میری زندگی میں واپس؟؟۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان واش روم"
سے ٹاول سے منہ سوکھاتا ہوا باہر نکلا تو وہ نازک لڑکی روبرو
آکر۔۔۔سنجیدگی سے دوٹوک انداز میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

اس کی نیم شہد رنگ آنکھوں میں سرخ ڈوریں نمایا تھیں۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے کیوں آیا ہوں میں؟؟"ہاتھ میں پکڑا ٹاول صوفے پر"
ڈالتے ہوئے۔۔۔دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر۔۔۔اسی کا سوال پلے فل انداز
میں واپس اسی کی جانب الٹا۔۔۔۔

نہیں پتا۔۔۔"وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔الجھے پن سے بولی۔۔۔"

تمھیں پتا ہے۔۔۔تم سمجھتی ہو مجھے۔۔۔۔وہ تو میں بے وقوف ہوں جو" اتنے سال تمھارا دوست رہنے کے باوجود تمھیں سمجھ نہ سکا۔۔۔"آخری جملہ نہایت دل جلے انداز میں ادا کیا۔۔۔۔وہ الگ بات ہے چہرہ بالکل سپاٹ تھا اس کا۔۔۔۔کوئی ی تاثر نہیں۔۔۔جیسے ہر جذبے سے عاری ہو۔۔۔۔

کیا بات ہے۔۔اِس معاملے میں تو ہم ایک ہی کشتی کے مسافر" ٹھرے۔۔۔۔میں بھی یہی سوچتی ہوں۔۔۔"وہ اداسی سے مسکرا کر بولی۔۔۔

ویسے مسٹر زین آپ کو نہیں لگتا آپ کو مجھ سے صبح کے اپنے اُس گھٹیا" مزاق کے لیے معافی مانگنی چاہیے"وہ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔۔تیکھے انداز میں معافی کا مطالبہ کرنے لگی۔۔۔۔

پہلے تمھیں مانگنی چاہیے مسز زین کیونکے میں نے تو صرف مزاق کیا۔۔۔تم" تو ریل میں مجھے چھوڑ آئی یں تھیں۔۔۔۔۔ویسے اگر میں نہ آتا تو کیا تم واقعی فہد سے شادی کر لتیں؟؟۔۔۔بقول تمھارے۔۔۔تم نے وہ کارڈ نہیں بھیجا۔۔۔اسکا مطلب میں ایک غلط فہمی کی بناپر اتنی دور بے وقوفوں کی طرح چلا آیا۔۔۔" وہ آخری جملہ خاصہ دانت پیستے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔"زین معافی نہیں مانگ رہا۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔مقابل کا پارا" چڑھا۔۔۔۔

وہ نروٹھے پن سے جواب دے کر پلٹنے لگی۔۔۔

اسی لمحے زین نے غصے سے اس کا بازو دبوچ کر۔۔۔جھٹکے سے اپنے قریب کیا۔۔۔

اچانک حملے کے سبب وہ کسی بے جان گڑیا کی مانند اس کے کشادہ سینے سے آ لگی تھی۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔۔خود کو سنبھال کر غصے سے بپھر کر۔۔ابھی ہٹنے ہی لگی تھی۔۔۔کے روبرو کھڑے اس نوجوان نے اس کی نازک کمر کے گرد اپنا حصار باندھ۔۔۔اسے تیزی سے گھوما کر دیوار سے لگا ڈالا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب پتا نہیں؟؟۔۔۔"اس کی بھوری آنکھوں میں جنون اترا" تھا۔۔وہ دانت پیستے ہوئے چیخا۔۔۔۔

وہ سوال کیوں کر رہے ہو جس کا جواب پہلے ہی تمھارے علم میں ہے۔۔۔" مقابل کے غصے کو مکمل اگنور کر۔۔۔۔سپاٹ سے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

یعنی تم کر لیتیں۔۔۔۔ہے ناں؟۔۔۔" وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں" بولا۔۔۔۔

ہاں کر لیتی۔۔۔۔۔بلکے اب سوچتی ہوں کاش اسی سے کر لی ہوتی۔۔۔کم از" کم اس وقت سکون میں تو ہوتی۔۔۔۔یہ ڈرنہ لاحق ہوتا کے میرا دولہا مجھے چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔۔۔نہ۔۔" وہ دبے دبے غصے میں۔۔۔سرخ آنکھیں لیے۔۔۔ابھی بول ہی رہی تھی

شٹ۔اپ۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔۔ایک لفظ اور نہیں۔۔۔۔" کے "
مقابل دیوار پر زور سے اپنی مٹھی کا مکا بنا کر مارتے ہوئے چنگھاڑا۔۔۔۔

میں شوہر ہوں تمھارا۔۔۔میرے سامنے کسی اور مرد کی بیوی بننے کی آرزو" "
کرتے ہوئے تمھیں شرم نہیں آتی؟؟؟" دانت پیس کر۔۔۔دل جلے انداز
میں استفسار کیا۔۔۔

اس کی آنکھیں غصے کی شدت سے لہو برسا رہی تھیں مقابل پر۔۔۔۔

نہیں آتی۔۔۔جس عورت کا شوہر تم جیسا ہو۔۔۔اسے آنی بھی نہیں" "
چاہیے۔۔۔" وہ بھی غصے سے بھری بیٹھی تھی۔۔۔بغیر کچھ
سوچے۔۔۔تڑاک سہ جواب دیا۔۔۔

مجھ جیسا؟؟۔۔مطلب؟؟" مقابل ایک ابرو اچکا کر۔۔۔تفتیشی انداز" میں۔۔۔۔

وہ سمجھا نہیں تھا اس کی بات کا مطلب۔۔۔

تم اچھے سے جانتے ہو میری بات کا مطلب۔۔۔اتنے سیدھے نہ" بنو۔۔۔"آخری جملہ خاصہ طنزیہ ادا کیا۔۔۔اس حسین دلربا نے۔۔۔

میں اتنا ہی سیدھا ہوں مسز زین۔۔تب ہی تو آج تک آپ سے آگے بڑھ" ہی نہ سکا۔۔۔جبکے آپ جیسی ہزاروں مل سکتی ہیں مجھے۔۔۔۔"پہلا جملہ خاصہ معصومیت سے ادا کیا۔۔۔جبکے دوسرے جملے پر۔۔۔۔اریبہ اس کے چہرے پر غرور کے اثار نما یاں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔۔

اس کا مغرور لہجہ۔۔۔مقابل کے تن بدن میں آگ بھڑکا گیا تھا۔۔۔۔

اچھالگا جان کر۔۔۔چاہیے پھر بھی مجھ جیسی ہی مسٹر زین کو۔۔۔"اس نے" ترکی پہ ترکی ماری تھی۔۔۔

چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھیرئے۔۔۔مقابل کو مزید آگ بگولہ کیا۔۔۔

ماناوہ کوئی ی پھول نہیں برسا رہی تھی۔۔۔لیکن اس کے باوجود اس کی مسکراہٹ پر دل اٹک گیا۔۔۔۔

اس حسین نوجوان کی نگاہوں کا مرکز اب مقابل کے یاقوت نما سرخ ہونٹ تھے۔۔۔۔

وہ اتنے قریب تھی کے اس کی سانسوں کی گرمی وہ اپنے چہرے پر محسوس کر سکتا تھا۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا پھیرنے لگا۔۔۔جیسے ان کی نرمی کو محسوس کرنا چاہتا ہو۔۔۔جبکے مقابل نے خاصہ چڑ کر اس کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔۔

"چھونا مت مجھے۔۔۔۔"وہ تیکھے لہجے میں۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔"اسے ناگوار گزرا تھا اس حسین دلربا کا ہاتھ جھٹکنا۔۔۔اس کی گردن کی پشت پر اپنی انگلیاں جما کر۔۔۔اس کے چہرے کو مزید اپنے چہرے کے قریب کر۔۔۔۔بپھر کر پوچھا۔۔۔

کیونکے مجھے لگ رہا ہے کے تم مجھے چھوڑ جاؤ گے۔۔۔تم صرف کھیل رہے" ہو میرے ساتھ۔۔۔۔جب دل بھر جائے گا تم واپس چلے جاؤ گے اپنے ملک ۔۔۔۔مجھے رولنے کے لیے تنہا چھوڑ کر۔۔۔۔تم صرف فہد سے چھیننے کے لیے یہ سب کر رہے ہو میں جانتی ہوں اچھی طرح۔۔۔۔"اس لڑکی کے جملے نشتر کی طرح دل میں پیوست ہوئے تھے۔۔۔۔

اس حسین دلربا کو ذرہ برابر بھی یقین نہیں تھا اس پر۔۔۔۔اور آتا بھی کیسے ؟؟۔۔۔کب یقین دلانے کی کوشش کی اس نے ؟؟۔۔۔یقین واعتماد ہمیشہ دلانے سے آتا ہے۔۔۔۔

رشتوں میں غلط فہمیوں کا پیدا ہو جانا ایک عام سی بات ہے لیکن اگر انہیں وقت رہتے دور نہ کیا جائے تو یہ ناسور بن جاتے ہیں۔۔۔۔

تمھیں مجھ پر ذرا بھی بھروسہ نہیں؟؟" وہ جیسے ٹوٹا تھا۔۔۔"

اس کے لہجے میں بکھراپن نمایا محسوس کر سکتی تھی وہ۔۔۔۔۔وہ الگ بات ہے غصہ اِس قدر تھا۔۔۔کے کیا نہیں۔۔۔۔

بھروسہ؟؟۔۔۔جس شخص کا میں نام تک نہیں جانتی تھی۔۔۔اس کے" پیچھے میں سات سمندر پار چلی آئی ی۔۔۔یہ بھروسہ نہیں تو اور کیا تھا؟؟۔۔۔مگر تم نے توڑ دیا۔۔۔تم نے توڑ دیا زین۔۔۔نہ صرف بھروسہ۔۔۔تم نے مجھے بھی توڑ دیا۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کا گھونسہ بنا کر اس کے سینے پر پے در پے مارتے ہوئے۔۔روہانسہ لہجے میں شکوتا بولی۔۔۔۔

اس کی آنکھیں آنسو برسانے کے لیے مچل رہی تھیں۔۔۔مگر وہ اس کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔کیوں روئے اس ستمگر کے

سامنے ؟؟۔۔۔کیوں دیکھائے کے کمزور ہے ؟؟۔۔۔کیوں بتائے۔۔۔کے اس کی محبت بہت کمزور کر چکی ہے اسے۔۔۔۔اتنا کمزور۔۔۔کے سب کچھ جانتے بوجھتے بھی اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔۔۔۔

وہ بھروسہ نہیں تھا۔۔۔وہ صرف پچھتاوہ تھا جو تمھیں مجھ تک کھینچ لایا" ۔۔۔"وہ غصے کی شدت سے سرخ چہرے کے ساتھ چنگھاڑا۔۔۔۔ساتھ ساتھ اپنے ایک ہاتھ سے اس کے دونوں نازک ہاتھ پکڑ کر۔۔۔سر سے اوپر دیوار سے چپکا ڈالے۔۔۔

پچھتاوہ ؟؟۔۔کیسا پچھتاوہ ؟۔۔۔میں صرف اپنی محبت میں اتنی دور آئی ی" تھی۔۔"وہ اپنی بات پر ڈٹ کر بولی۔۔۔۔

اور سچ بھی یہی تھا۔۔۔وہ صرف اپنے ای کی محبت میں اتنی دور گ ئی تھی۔۔۔۔

محبت؟؟۔۔تم نام نہ لو محبت کا۔۔۔تم جیسے لوگ محبت نہیں کرتے" ۔۔۔صرف فائی دے کے سودے کرتے ہیں۔۔۔اگر مجھ سے اتنی ہی محبت تھی تو مجھے خالی ہاتھ کیوں لوٹایا پاکستان سے۔؟؟۔۔کیوں میری محبت کا جواب محبت سے نہ دیا؟؟۔۔۔کیوں کسی اور کی دولہن بن کر میرے سامنے آئی یں؟؟۔۔۔کیوں؟؟۔۔"اس کی ٹھوڑی پکڑ کر۔۔۔اپنی آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کرتے ہوئے۔۔۔حلق کے بل چیخا۔۔۔

یہ غصہ آج یا کل کا تو نہ تھا۔۔۔یہ سالوں پرانا غصہ تھا۔۔۔جو اندر پک پک کر آج لاوئے کی صورت اختیار کر گیا تھا۔۔۔

اس کی بھوری آنکھیں انگارے برسا رہیں تھیں۔۔۔ایسے انگارے۔۔۔جو جلا کر راکھ کر دیں۔۔۔۔

اگر اتنی ہی محبت کی دعوے دار ہے تو جواب محبت کیوں نہ دیا؟؟۔۔کیوں اسے میلز کرنا اچانک سے روک دیا؟؟۔۔کیوں اس کے سامنے پھولوں اور کارڈ کے ساتھ نہ آئی ی؟؟۔۔۔

میں کیسے دیتی۔۔۔مجھے پتا ہی نہیں تھا۔۔۔مجھے تو بہت بعد میں خبر" ہوئی ی۔۔۔تب تک تو تم مجھ سے منہ موڑ چکے تھے۔۔۔ایک منٹ۔۔۔میں تمھیں کیوں صفائی یاں دے رہی ہوں۔۔۔۔تم نے کون سہ مجھ سے سچی محبت کی۔۔۔تم تو صرف مجھے اپنے کزن سے چھیننے کے لیے یہ سب کر رہے تھے۔۔۔اور کوئی ی بعید نہیں کے ابھی بھی میں اسی کھیل کا حصہ ہوں۔۔۔"وہ جولا مکھی کی طرح پھٹ پڑئی ی تھی۔۔۔آخری جملہ ادا

کرتے وقت اس کا لہجہ شدید رنجیدہ و کرب بھرا تھا۔۔۔جسے وہ حسین نوجوان محسوس کر سکتا تھا۔۔۔۔

میں نے کی ہے۔۔ورنہ پاگل ہوں جو آج تک سنگل پھر رہا"

ہوں؟؟۔۔۔اگر صرف فہد سے چھیننا مقصد ہوتا تو کیا میں ایک دو گرل فرینڈز نہیں رکھ سکتا تھا؟؟۔۔ تمھیں کون سہ پاکستان میں بیٹھ کر نظر آجاتا کے زین گرل فرینڈ لے کر گھوم رہا ہے۔۔۔اور سب سے بڑی بات۔۔مجھے یاد نہیں پڑھتا کے میں نے تمھیں کبھی فہد سے بد گمان کرنے کی کوشش کی ہو۔۔۔تو پھر اتنا بڑا الزام مجھ پر کیسے لگا سکتی ہو تم؟؟۔۔۔تم دونوں کی منگنی فہد کی عیاش طبیعت کے سبب ٹوٹی۔۔۔۔نہ کے میرے سبب۔۔۔۔"وہ ایک ایک لفظ خاصہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

اگر تم اتنے ہی معصوم ہو۔۔تو نام کیوں نہیں بتایا اپنا؟؟۔۔۔کیوں اپنی پہچان چھپائی ی؟؟۔۔۔فلحال۔۔۔۔پہلے ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔درد ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔بات بیٹھ کر بھی تو ہو سکتی ہے ناں۔۔۔"اس کے ہاتھ اب دکھنے لگے تھے۔۔۔۔وہ نرمی سے بولی۔۔۔کیونکے جانتی تھی غصہ دیکھائے گی تو مقابل کبھی آزاد نہ کرئے گا اپنی قید سے۔۔۔

نہیں۔۔جب تک تم میرے سوالوں کے جواب نہیں دے دیتیں"
۔۔۔۔تب تک میں تمھیں نہیں چھوڑنے والا۔۔۔"وہ خوبرو نوجوان قطعی لہجے میں بولا۔۔۔۔جسے سن۔۔۔وہ بھڑکی۔۔۔

مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔"اس بار وہ جھنجھلا کر چیخی تھی۔۔۔۔"

چیخو مت۔۔۔ورنہ۔۔" وہ اس کے لبوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ "
کر۔۔۔وارننگ آمیز لہجے میں بولا۔۔۔۔

ورنہ کیا؟؟۔۔مارو گے مجھے؟؟۔۔۔مارلو۔۔۔۔میں ڈرتی نہیں "
ہوں۔۔۔تم سے پہلے شہریار بھی مار چکا ہے مجھے۔۔۔۔اب تم بھی اپنی
حسرت پوری کرلو۔۔۔مارو مجھے۔۔۔۔مارو اور مار پیٹ کر طلاق دے کر
چلے جاؤ۔۔۔۔میں جانتی ہوں یہی سب کرنے اتنی دور آئے ہو تم۔۔۔تم
صرف بدلا لے رہے ہو مجھ سے۔۔۔۔کے گریڈ مسٹر زین کو ایک معمولی
سی لڑکی چھوڑ کر کیسے آگ ئی؟؟۔۔۔ایگو ہرٹ ہوا ہے ناں
تمھارا؟؟۔۔۔۔اپنی ایگو کی تسکین کے لیے آئے ہوں ناں
تم؟؟۔۔ تمھارے صبح والے مزاق نے مجھے ذہنی طور پر تیار کر دیا ہے
اب۔۔۔اور پھر مجھے سزا بھی تو ملنی چاہیے ناں۔۔۔سزا۔۔۔تم سے محبت
کرنے کی۔۔۔۔ تمھیں ٹوٹ کر چاہنے کی۔۔۔۔ تمھارے پیچھے اپنے ماں

باپ تک سے لڑ جانے کی۔۔۔۔مجھے ملنی چاہیے سزا۔۔۔میں اِسی قابل ہوں۔۔۔پر پلیز ایک ریکویسٹ ہے آپ سے مسٹر زین۔۔۔۔مجھے زندہ چھوڑ کر مت جانا۔۔۔۔اپنے ہاتھوں سے مار کر جانا۔۔۔"ناچاہتے ہوئے بھی آخری جملہ ادا کرتے وقت۔۔وہ لڑکی رو دی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھیں جھر جھر موتی برسانے لگیں۔۔۔

جبکے مقابل کھڑا لڑکا۔۔۔اسے حیرت و بے یقینی سے تک رہا تھا۔۔۔۔

یقین کرنا مشکل تھا۔۔۔کے وہ اسے اتنا گرا ہوا سمجھتی ہے۔۔۔۔

ناجانے کتنی موتیں مرا تھا وہ اس ایک لمحے میں۔۔۔۔۔

دل کرچی کرچی ہو کر بکھرا۔۔۔۔

"میں نے تمھیں کب تکلیف دی یار؟؟۔۔۔کب تم پر ہاتھ اٹھایا؟؟۔۔۔مانا غصہ آجاتا ہے مجھے۔۔۔ہر کسی کو آتا ہے۔۔۔۔مگر میں حتی المکان اپنے غصے کو قابو کرنے یار ومانس کی جانب موڑنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔تا کے میرا غصہ تمھیں تکلیف نہ پہنچائے۔۔۔پھر ایسا کیسے سوچ سکتی ہو تم میرے متعلق؟؟۔۔۔۔مانا میں نے اپنی پہچان چھپائی ی۔۔۔مگر وہ صرف فہد کی وجہ سے۔۔۔۔کیونکے منگیتر تھا وہ تمھارا۔۔۔۔اس نے مجھے تم سے بات تک نہیں کرنے دی تھی دوستی کیا خاک کرنے دیتا۔۔۔۔میں۔۔۔"اپنے ٹوٹے و بکھرے جذبات کو بمشکل لفظوں میں پِرو سکا۔۔۔مگر کچھ جملے ادا کرنے کے بعد۔۔۔الفاظ یک دم ختم ہوئے۔۔۔۔

وہ بول نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے مقابل کی بے اعتباری سے بھرئی ی آنکھیں جو دیکھ لی تھیں۔۔۔

لگا وہ آنکھیں جان لے رہی ہوں۔۔۔۔

زین نے اگلے ہی پل۔۔۔اس کے ہاتھ اپنی قید سے آزاد کیے۔۔۔ مگر وہ اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہلی۔۔۔۔

بس نظر جھکائے۔۔۔اپنی دودھیائی ی کلائی یاں جن پر اس ستمگر کی پکڑ کے نشان تھے۔۔۔وہ نرمی سے مسلتے ہوئے رونے لگی۔۔۔

رونے کے سبب آنکھیں دھندلا گ ئی یں تھیں۔۔۔اسے اپنے ہاتھ بھی ٹھیک طرح نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔

مقابل آہستگی سے اسے شکوہ کن نظروں سے تکتے ہوئے پیچھے کی جانب قدم لینے لگا۔۔۔۔

تیری دھڑکن سے زندگی کا رشتہ ہے میرا۔۔۔

تو زندگی کا ایک اہم حصہ ہے میرا۔۔۔

یہ محبت تجھ سے صرف لفظوں کی نہیں۔۔

تیری روح سے روح کا رشتہ ہے میرا۔۔۔۔

اور کچھ دیر بعد اریبہ کو دروازہ بند ہونے کی آواز آئی ی۔۔۔۔اس آواز پر ۔۔۔وہ بلک بلک کر وہیں بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ روتے روتے کب سوئی ی۔۔۔کچھ خبر نہیں۔۔۔۔جب آنکھ کھلی۔۔۔تو فرش پر خود کو لیٹا پایا۔۔۔

رات گزر گئی تھی۔۔۔

وہ فورا اٹھ کر۔۔۔بیڈ کی جانب آئی ی۔۔۔وہ خالی تھا۔۔۔

کیا وہ پوری رات گھر نہیں آیا؟؟"آہستگی سے بڑبڑائی ی۔۔۔"

وہ اپنا سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔دل میں پھر وسوسوں نے ڈیرے ڈالے۔۔۔

ابھی وہ بیٹھی رو ہی رہی تھی کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

مرئے مرئے قدموں سے اٹھ کر۔۔۔اس نے سنگاردان پر رکھا سیل اٹھایا۔۔۔

سیل پر آن نون نمبر شو ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے زیادہ سوچے بغیر کال ریسیو کر لی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

گڈ مارننگ جان۔۔۔"دوسری جانب سے بہت میٹھی سی آواز" ٹکرائی ی۔۔۔

وہ گاڑی کے بونٹ پر چڑھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔اس کا دل شدید رنجیدہ و کرب بھرا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

دل کو جیسے بے چینی سی لگی ہو۔۔۔۔وہ وہیں لیٹ گیا۔۔۔ مگر کتنی ہی دیر گزر جانے کے باوجود بھی اسے سکون نصیب نہ ہو سکا۔۔۔۔

ذہن سوچ سوچ کر مفلوج ہوئے جا رہا تھا کے کہاں غلطی ہوئی ی ہے اس سے؟؟۔۔۔وہ تو ہمیشہ سے پرفیکٹ رہا ہے۔۔۔پھر یہ الجھنیں کیوں؟؟۔۔یہ بے سکونی کیوں؟؟۔۔۔۔

کیوں اس حسین دلربا کو روتا دیکھ۔۔۔۔اپنا آپ ظالم لگا؟؟۔۔۔۔

وہ حقدار تھی سزا کی۔۔۔۔کیوں دل توڑ کر گ ئی؟؟۔۔۔۔اور کیا چاہتی تھی جب واپس آئے تو ویسا ہی پائے جیسا چھوڑ کر گ ئی۔۔۔کیا یہ ممکن تھا؟؟۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔جو اس نے اعمال کیے ہیں وہ اس کا ری۔ایکشن ہی اسے لوٹا رہا ہے۔۔۔وہ کہیں غلط نہیں۔۔۔۔

جیسے خود کو ذہنی سکون دینے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔کے وہ کہیں غلط نہیں۔۔۔غلط ہے۔۔۔تو وہ لڑکی ہے۔۔۔۔جو اس کی محبت و نرمی کا ہمیشہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتی ہے۔۔۔

چاہے کتنا ہی خود کو تسلی دے لے۔۔۔۔مگر دل اس لڑکی کی بے اعتبار آنکھوں و کرب بھرے ان آنسوؤں میں اٹک گیا تھا۔۔۔۔

دل نے شدت سے خواہش کی۔۔کے کاش اس وقت میں واپس لوٹ جائے جب وہ دوست تھے۔۔۔۔ کتنی آسانی سے وہ ایک دوسرے سے ہر بات شیئر کر لیتے تھے جبکے میلوں کے فاصلے تھے دونوں کے درمیان۔۔۔۔ مگر آج۔۔۔جب دونوں اتنا قریب تھے کے ایک دوسرے کی سانسوں کی مہک تک محسوس کر سکیں۔۔۔تو بات نہ کی۔۔۔۔صرف لڑتے رہے۔۔۔۔ بھروسہ جو اٹھ گیا ان کے درمیان سے۔۔۔۔

وہ نہیں جانتا کتنی دیر وہاں لیٹا۔۔۔الجھے ذہن کے ساتھ چاند و تاروں سے بھرے آسمان کو دیکھتا رہا۔۔۔

وہ ویو خاصہ خوبصورت لگ رہا تھا دیکھنے میں۔۔۔۔ مگر نا جانے کیوں اس لمحے اپنے تنہا ہونے کا احساس ہونے لگا۔۔۔۔

وہ تنہائی کا احساس دل کو واپس اس حسین دلربا کی جانب کھینچ سہ رہا تھا۔۔

کل رات کی خوبصورت یادیں دل کو جکڑنے لگیں۔۔۔اک لمحے کے لیے دل چاہا۔۔۔ساری لڑائی بھول کر اس کے پاس پہنچ جائے۔۔۔۔مگر انا اڑے آئی۔۔کے نہیں وہ سمجھے گی۔۔۔رہ نہیں سکتا اس کے بغیر۔۔۔۔

مانا سچ یہی تھا کے جتنا اس کے نزدیک جاتا ہے اتنی ہی طلب اور بڑھتی ہے۔۔۔۔مگر اسے کیوں بتائے۔۔۔۔

کیوں بتائے کتنی اہم ہے وہ۔۔۔

کیوں جتائے کے جی نہیں پاتا اس کے بغیر۔۔۔

کیوں کہے کے تڑپ رہا ہے اس کی طلب میں۔۔۔۔

اچانک ایک خیال کے آنے پر۔۔۔وہ گاڑی سے تیزی سے اتر کر۔۔۔ڈرائی یونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔سیٹ بیلٹ باندھی۔۔۔پھر گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔۔

کچھ دیر کی ڈرائی یو کے بعد۔۔۔وہ اریبہ کے گھر کے باہر کھڑا تھا۔۔۔

اس نے گاڑی سے اتر کر۔۔۔۔گاڑی کو لاک کیا۔۔۔اور ایک گہرا سانس بھرتے۔۔۔۔۔۔اس کے گھر کا دروازہ نوک کرنے کی ہمت کی۔۔۔۔

دروازہ ندا بیگم نے کھولا تھا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے سلام کرتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔ندا بیگم نے بھی اس کا راستہ نہ روکا۔۔۔

نارمل حالت میں وہ پہلی بار اریبہ کے گھر آیا تھا۔۔۔

ندا بیگم نے اس سے اریبہ کے متعلق پوچھا۔۔۔تو وہ اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے ہوئے۔۔۔دانستہ طور پر بات ٹال گیا۔۔۔

انھیں محسوس ہو گیا کے وہ جواب نہیں دینا چاہتا۔۔۔اس لیے خاموش ہو گئی یں۔۔۔

کیا میں اریبہ کا کمرا دیکھ سکتا ہوں؟؟۔۔۔وہ۔۔مجھے ہوٹل کے کمرے میں" نیند نہیں آرہی۔۔۔اس لیے سوچا کے یہاں آکر سو جاؤں۔۔۔امید ہے آپ کو میرا یوں اچانک آنا برا نہیں لگا ہو گا"اس خوبرو نوجوان نے لچکدار

انداز میں کہا۔۔۔تو ندا بیگم نفی میں سر ہلاتے ہوئے۔۔ تیزی سے بولیں۔۔۔

"برا لگنے والی کیا بات ہے۔۔۔۔یہ تمھارا ہی گھر ہے۔۔۔۔اریبہ کو بھی لے آتے تو اچھا ہوتا۔۔۔اسے بھی کہاں نیند آ رہی ہو گی وہاں۔۔۔"

"میں نے تو کہا تھا۔۔۔ مگر وہ خود نہیں آئی ی۔۔"اس نے مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔نہایت صفائی ی سے جھوٹ کہا۔۔۔۔

"اچھا۔۔"وہ لاجواب ہو گ ئی یں۔۔۔یہ علم ہوتے ہوئے بھی کے مقابل جھوٹ بول رہا ہے ان سے۔۔۔

انھوں نے کھانے کا پوچھا تو اس نے دل رکھنے کے لیے ہاں کر دیا۔۔۔

تم اندر جا کر فریش ہو جاؤ۔۔۔میں کھانا لگا دیتی ہوں۔۔"وہ اسے اریبہ" کے کمرے میں لے آئی یں تھیں۔۔۔

ان کے جانے کے بعد۔۔وہ اس چھوٹے و بوسیدہ حال کمرے کو دیکھنے لگا۔۔۔جس میں ایک سادہ و پرانا سہ سنگل بیڈ۔۔۔

سامنے اک پرانی الماری۔۔۔جس پر بہت سارے کارٹون کریکٹرز کے اسٹیکرز چپکے نظر آرہے تھے۔۔۔

الماری کے برابر میں سنگاردان۔۔جس کا آدھا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔باقی آدھے پر بھی چٹک کے نشانات تھے۔۔۔۔

کمرے کی دیواروں کا رنگ نیچے کی سائیڈ سے مکمل ہٹ چکا تھا سیم آنے کے سبب۔۔۔۔

اسے گرمی محسوس ہوئی ی۔۔۔وہ اے۔سی کا عادی تھا۔۔۔اس نے چھت کی جانب دیکھا۔۔۔تو پرانا سہ پنکھا لگا نظر آیا۔۔۔۔

جس کا بٹن کہاں ہے وہ یہی ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔بٹن بیڈ کے سائیڈ لگا نظر آیا۔۔۔اسے تیزی سے کھولا۔۔۔

تو پنکھا اپنی سست رفتاری سے ہوا کے جھونکے دیتا معلوم ہوا۔۔۔اس لمحے پہلی بار احساس ہوا۔۔۔اریبہ نے اسے کبھی نہیں بتایا کے اس کا کمرا کیسا دکھتا ہے۔۔جبکے وہ جب بھی اپنا کمرا ڈیکوریٹ کراتا یا سیٹنگ چینج کراتا۔۔تو اسے ضرور بتاتا۔۔۔۔

وہ بے ست سہ بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔

اس کمرے کی حالت بتا رہی تھی کے کتنی مشکل زندگی گزار رہی تھی وہ لڑکی۔۔۔۔

لڑکیوں کے کمرے تو کتنے خوبصورت ہوتے ہیں۔۔ان کے سنگار دان کتنی ہی برانڈڈ میک۔اپ پرفیوم و کریموں و لوشن سے سجے ہوتے ہیں۔۔۔جبکے اس لڑکی کا بالکل خالی۔۔۔ سوائے اک کنگھے کے وہاں کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

وہ ایک ہاتھ سر کے نیچے لگائے۔۔۔ کتنی ہی دیر اس کمرے کو دیکھتا رہا۔۔۔

اس خالی وسادہ کمرے کا موازنہ اپنی بہن کے خوبصورت کمرے سے کرنے لگا۔۔۔

ابھی وہ اپنی سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔کے دروازہ ہلکے سے نوک ہوا۔۔۔

اریبہ کی والدہ اس کے لیے کھانا ٹرے میں سجا کر لے آئی یں تھی۔۔۔

کھانے میں سوائے کالی دال اور تازہ و گرم روٹی کے کچھ نہ تھا۔۔۔

مگر وہ دل جوئی ی کی نیت سے مسکراتے ہوئے کھانے لگا۔۔۔

وہ الگ بات ہے بمشکل ہی اس کے گلے سے تین چار لقمے اتر سکے۔۔۔۔

دال تو کیا تھی گمان ہو رہا تھا جیسے پانی سے روتی کھا رہا ہے۔۔۔۔

ایک پرانی یاد نے اچانک ہی ذہن پر دستک دی۔۔۔۔

"تم نے کھانے میں کیا کھایا آج؟؟۔۔۔"

"کالی دال۔۔۔۔۔"

ZNZ Zubi Novels Zone

پھر سے دال؟؟۔۔"وہ جیسے حیران ہوا تھا۔۔۔سال کے 365 دنوں" میں سے تقریبا تین سو دنوں میں، اس لڑکی کا یہی جواب آتا تھا کے اس نے کھانے میں دال کھائی ہے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔"وہ دانستہ طور پر انجان بنتے ہوئے۔۔۔"

مطلب۔۔بور نہیں ہوتی تم۔۔اک چیز کھاتے کھاتے۔۔۔۔مجھے پیزا" بہت پسند ہے لیکن اگر روز کھانے کو ملے۔۔تو شاید مجھے اس سے بھی چڑھ ہو جائے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے لکھنے لگا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ابھی میری امی کے ہاتھ کی دال نہیں کھائی ی تم نے۔۔۔۔وہ" اتنی مزے دار بناتی ہیں کے میرا دل ہی نہیں بھرتا۔۔۔۔تم کبھی آنا ہمارے گھر۔۔۔میں تمھیں ضرور کھلاؤں گی۔۔۔۔دیکھنا تم پیزا بھول جاؤ گے۔۔۔" وہ نہیں جانتا۔۔۔۔یہ جملے اس لڑکی نے روتے ہوئے لکھے تھے۔۔۔۔۔

مگر آج سمجھ آگیا تھا وہ لڑکی صرف اپنا جھوٹا بھرم رکھتی تھی۔۔۔۔

کیاوہ واقعی جانتا بھی تھااسے ؟؟۔۔۔

کیاوہ جانتاہے۔۔۔۔ کتنی اذیت میں رہی ہے وہ؟؟۔۔۔

کیااسے خبر ہے۔۔۔۔کے اندر سے ٹوٹ کر مکمل بکھر چکی ہے وہ؟؟۔۔۔

کیاجانتاہے۔۔۔۔کے اس کا تکیہ روزانہ بھیگاہوا ملتاہے؟؟۔۔۔

کیاخبر ہے۔۔۔۔کے وہ نون اسٹاف خود کو کمرے میں بند کر کے روتی رہتی ہے؟؟۔۔

کیاپتاہے اسے۔۔۔کے ذہنی طور پر وہ کس قدر ڈسٹرب ہے؟؟

کیاعلم رکھتاہے وہ۔۔۔۔کے اس لڑکی کا سیلف کانفیڈنس ختم ہو چکاہے؟؟

کیامعرفت بھی ہے اسے۔۔۔۔کے وہ لڑکی خود کو کمتری کی نگاہ سے دیکھتی ہے اب؟؟۔۔۔۔

کیاخیال ہے اسے۔۔۔کے اِس وقت جس چیز کی اس لڑکی کو واحد ضرورت ہے۔۔۔۔وہ ہے بے انتہا محبت کی؟؟۔۔۔

کیا سمجھتا ہے وہ۔۔۔کے جو چیز اسے اِن اندھیروں سے نکال سکتی ہے وہ صرف کسی کا اسے پیار و عزت دینا ہے؟؟۔۔۔

اس کا ذہن شدت سے اسے جھنجھوڑنے لگا۔۔۔۔

ان بھوری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ کچھ بھی تو نہیں سمجھتا۔۔۔۔وہ تو صرف ضدی بنے بیٹھا ہے کے وہ اپنی جگہ بلکل درست ہے۔۔۔کے وہ اس لڑکی کو سزا دے رہا ہے خود کو چھوڑ کر جانے کی۔۔۔

کیاہو۔۔۔وہ سزا دیتا رہ جائے۔۔۔اور وہ لڑکی جسے اِس وقت محبت و توجہ کی ضرورت ہے ان اندھیروں میں اترتی چلی جائے۔۔۔کے ایک وقت ایسا آئے زندگی میں۔۔۔کے واپس پانا ممکن ہی نہ ہو۔۔۔

ایسے ہی تو معافی کا درجہ بلند نہیں رکھا گیا ناں۔۔۔اعلی ظرفی ہی محبت کو مزید پروان چڑھاتی ہے۔۔۔۔۔

کیا ہوا بیٹا؟؟۔۔۔ہاتھ کیوں روک لیا؟"اس کا ہاتھ رک جانے پر۔۔۔ندا" بیگم فکر مند لہجے میں پوچھنے لگیں۔۔۔۔

وہ یاد آگیا کے اریبہ کو بہت پسند ہے۔۔۔وہ بہت تعریف کیا کرتی تھی آپ" کے ہاتھ سے بنے کھانوں کی۔۔۔خاص طور پر دال کی۔۔۔واقعی مزے کی

ہے۔۔۔"آنکھوں میں آنے والے آنسو پیچھے دھکیلتے۔۔۔ہونٹوں پر دل جوئی کی نیت سے بڑی سی مسکراہٹ سجائے کہا۔۔۔۔

اس لمحے وہ ہر چیز بہت قریب سے دیکھ رہا تھا۔۔۔جو اپنا اثر چھوڑ رہی تھی اس کے دل پر۔۔۔۔

کسی کی غربت و پریشانیوں کے متعلق سننا۔۔۔الگ بات۔۔۔جبکے قریب سے جاننا۔۔ایک الگ بات ہے۔۔دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔۔۔۔

ندا بیگم کے جانے کے بعد۔۔۔اس نے یوں ہی سامنے دیوار پر لگا پردہ کھسکایا۔۔۔اور گم سم سہ کھڑا۔۔۔باہر آسمان پر چھائی ی تاروں کی بارات کو دیکھنے لگا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

زین؟؟"وہ اس میٹھی آواز کو کیسے نہ پہچانتی۔۔۔۔"

نہیں۔۔۔ تمھارا ای۔۔۔سوچ رہا ہوں ای۔ میلز سے تھوڑی ترقی" کرلیں۔۔۔اب وائی س میں بات کرلیا کریں گے"۔۔۔مانا دیکھ نہیں رہا تھا۔۔۔ مگر واقف تھا یہ جملے سن۔۔وہ کس قدر حیران ہوئی ی ہو گی۔۔۔

غلط نمبر ڈائل کیا ہے کیا؟؟۔۔"وہ الجھ کر بول پڑئی ی۔۔۔"

کل رات وہ کتے بلی کی طرح لڑئے تھے۔۔ایسے جیسے ایک موقع ملے تو خون کر دیں ایک دوسرے کا۔۔۔۔وہ پوری رات باہر رہا۔۔۔واپس تک نہ

آیا۔۔۔اور اب اچانک ایک ن ئی ے نمبر سے کال کر کے۔۔۔اتنی میٹھی باتیں کر رہا ہے۔۔تو یقیناشک تو پیدا ہونا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔کر ہی نہیں سکتا۔۔۔میری بیوی میرے ہاتھ پاؤں توڑ دے" گی۔۔۔بہت خطرناک ہے وہ۔۔۔"وہ مضحکہ خیز انداز میں گویا ہوا۔۔۔

تو کیا اتنی پیار سے مجھ سے بات کر رہے ہو؟"بے یقینی سے استفسار کیا۔۔۔"

نہیں۔۔۔تمھارے فرشتوں سے۔۔۔"وہ طنزیہ کہ کر۔۔۔مسکرانے" لگا۔۔۔۔

تم ٹھیک تو ہو ناں زین؟؟؟"اس کا حد سے زیادہ میٹھا لہجہ ہضم نہیں ہو رہا تھا" اریبہ سے۔۔

نہیں۔۔۔پوری رات کروٹیں بدلتا رہا۔۔۔۔مچھر بہت کاٹ رہے" تھے۔۔۔سارا خون چوس لیا مجھ شریف بندے کا۔۔پھر شکر ہے تمھاری امی نے مچھر مارنے کے لیے کوئی ی دھواں جیسا کچھ کیا۔۔پھر سکون سے سویا۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی مقابل کو زبردست شاکڈ لگا۔۔۔

"تم نے میرے گھر پر رات گزارئی ی ہے؟"

ہاں۔۔۔وہ بھی تمھارے کمرے میں۔۔۔"خاصہ لاپرواہی سے جواب" دیا۔۔۔جبکے دوسری جانب اریبہ حیرت کے غوطے کھا رہی تھی۔۔۔

کیسے؟؟۔۔مطلب۔۔۔امی پاپا نے تمھیں اندر کیسے آنے دیا؟اور بغیر" "اے۔سی کے تم رہے کیسے وہاں؟؟

پاپاتو تمھارے رات بھر گھر ہی نہیں آئے۔۔۔انٹی کہ رہی تھیں ضرور" اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر جوا کھیل رہے ہوں گے۔۔۔باقی تمھاری امی کے ساتھ کافی اچھا لگا۔۔۔۔اچھی خاتون ہیں۔۔۔بالکل سلجھی نیک و شریف سی۔۔۔انھیں دیکھ کر مجھے یقین نہ آیا۔۔کے ان جیسی سلجھی عورت کی بیٹی اتنی خطرناک ہو سکتی ہے۔۔۔۔"آخری جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔وہ زبان دانتوں میں دبا رہا تھا۔۔۔یقیناوہ جانتا تھا دانستہ طور پر توپ کے دھانے اپنی جانب موڑ رہا ہے۔۔۔۔جس کے بعد سوائے دھماکوں کے کچھ نہیں ہونا۔۔۔۔

تمھیں نہیں لگتا کچھ زیادہ بول رہے ہو؟؟"اس کے لہجے سے جھلکتی" وارننگ وہ نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

نہیں تو۔۔بلکے آپ کی شان اس سے کافی بلند ہے۔۔۔جس کا بیان کرنے" سے مجھ ناچیز کی زبان لڑکھڑا جاتی ہے۔۔۔۔" وہ دبی دبی ہنسی ہنسنے لگا۔۔۔۔

جبکے اریبہ نے سیل ہٹا کر۔۔۔بے یقینی سے دیکھا۔۔۔۔

کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہی؟۔۔یہ اچانک اتنا بڑا بدلاؤ کیسے؟؟۔۔۔

پھر دوبارا سیل کان سے لگایا۔۔۔۔

فلحال یہ باتیں چھوڑو۔۔۔آدھے گھنٹے میں میرے آفس" پہنچو۔۔۔۔بہت آرام کر لیا تم نے۔۔۔ویسے بھی بیٹھ کر منفی سوچنے کے علاوہ تم کرتی کیا ہو۔۔۔بہتر ہے تمھیں وقت ہی نہ دیا جائے سوچنے کا۔۔۔۔اور ہاں۔۔۔ہوٹل سے لنچ لیتی آنا۔۔۔میں نے آرڈر کر دیا

ہے۔۔۔۔اوکے۔۔۔۔بائے ڈئی یر۔۔۔"اس نے بغیر جواب دینے کا موقع دیے کال منقطع کر دی تھی۔۔۔۔

اریبہ کنفیوز نظروں سے سیل کی اسکرین تکنے لگی۔۔۔۔

زین کے آج بات کرنے کا انداز بالکل اس کے ای جیسا تھا۔۔۔۔کتنے سالوں بعد اسے لگا۔۔کے اس نے اپنے ای سے بات کی۔۔۔۔

آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھر آئے۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔ندا بیگم چائے کا کپ لے کر مسکراتی ہوئی ی کمرے میں داخل ہوئی یں۔۔۔

"یہ لو۔۔۔بیٹا۔۔۔۔"

شکریہ انٹی۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ لے لیا تھا۔۔۔"

معاف کرنا چائے ذرا پانی والی ہے۔۔۔وہ دودھ تھوڑا کم تھا گھر میں۔۔۔اور" بسکٹ وغیرہ۔۔۔"ندا بیگم بہت شرمسار ہو رہی تھیں۔۔۔ان کا داماد پہلی بار ان کے گھر آیا۔۔۔اور وہ ناشتہ بھی ٹھیک طرح نہیں کرا پا رہی تھی۔۔۔

انٹی کیوں تکلف کر رہی ہیں۔۔۔۔آپ مجھے اچھے سے جانتی ہیں اور میں" آپ کو۔۔۔۔ان تکلفات کی ہمارے درمیان بالکل ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے چائے پینے لگا۔۔۔

جس کا ذائقہ اس کی زبان کو بالکل سمجھ نہیں آیا۔۔ مگر پھر بھی چہرے پر مسکراہٹ سجائے رکھی۔۔۔۔

وہ محسوس کر سکتا تھا ان کی آنکھوں سے جھلکتی شرمندگی کو۔۔۔۔

"آپ نے بھیجا تھا ناں وہ کارڈ مجھے ؟؟۔۔" اس نے چائے کا ایک گھونٹ گلے میں بمشکل اتارتے۔۔۔ان کے چہرے پر نظر جمائے استفسار کیا۔۔۔

"تمھیں کیسے پتا چلا؟؟۔۔۔" خاصہ حیرانگی کے عالم میں انھوں نے نظر اٹھا کر۔۔۔سامنے بیٹھے لڑکے کو دیکھا۔۔۔۔

وہ مسکرا دیا ان کی حیرت دیکھ۔۔۔۔

اور کیسے پتا نہ چلتا۔۔۔۔اریبہ کے ای کو سوائے دو لوگوں کے کوئی ی نہیں" جانتا۔۔۔۔ایک اریبہ اور دوسری آپ۔۔۔جب اس نے کہا کے اس نے وہ کارڈ نہیں بھیجا۔۔۔تو میں اسی لمحے سمجھ گیا کے وہ کارڈ آپ نے بھیجا ہو گا۔۔۔"

ہاں۔۔میں نے بھیجا۔۔۔۔میں زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہوں۔۔تو جہاں" میں پہلے کام کرنے جاتی تھی ان میڈم کے ذریعے تمھارے آفس بھجوایا۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بتانے لگیں۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔۔"یہ وہ سوال تھا جو اس کے ذہن میں رات سے گردش" کر رہا تھا۔۔۔

میری بیٹی بہت جذباتی ہے مگر دیکھاتی نہیں۔۔۔وہ اندر سے ٹوٹ چکی ہے" مگر ظاہر نہیں ہونے دیتی۔۔۔۔وہ بس سب کو یہی دیکھانا چاہتی ہے کے بہت مضبوط ہے۔۔۔وہ سب کر سکتی ہے۔۔۔کوئی ی اسے چھوڑ جائے اسے کوئی ی فرق نہیں پڑتا۔۔۔جبکے ایسا نہیں ہے۔۔۔ بچپن سے لے کر آج تک مجھے اس کا تکیہ دھوپ میں سکھانا پڑتا ہے۔۔۔پتا ہے کیوں۔۔۔کیونکے وہ اس کے آنسوؤں سے گیلا ہوتا ہے۔۔۔۔اتنا روتی ہی وہ تنہائی ی میں۔۔۔ چیختی ہے۔۔میرا کلیجہ پھٹتا ہے اس کی چیخیں سن۔۔۔ لیکن جب صبح کمرے سے نکلتی ہے۔۔۔تو بالکل نارمل۔۔۔ بچپن میں عید پر وہ تیار ہو کر۔۔۔ن ئی ے کپڑے پہن کر فہد کے گھر گ ئی۔۔۔وہ سوٹ میں نے بڑی محنت کر کے اپنی بیٹی کے لیے خریدا تھا۔۔۔۔وہ شہزادی لگ رہی تھی مجھے اس میں۔۔۔وہ بھی بہت فخر سے گھر سے نکلی تھی۔۔۔ مگر جب واپس آئی ی۔۔۔تو آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے۔۔۔روتے ہوئے کے سامنے فقیرنی کی بچی بتانے لگی کے فہد کی دادی نے اسے اپنے مہمانوں

کہا۔۔۔جو سن کر فہد کے گھر آئے مہمان ہنسنے لگے۔۔۔تم سمجھ سکتے ہو۔۔کتنی تکلیف ہوئی ہو گی اسے؟؟۔۔۔اس بچی کی خود اعتمادی و عزت کی دھجیاں اڑادی تھیں فہد کی دادی نے۔۔۔اور وہ ہی کیوں خود فہد بھی ایسا ہی تھا۔۔۔سوائے تمھاری خالہ کے ان کے گھر کا ہر ممبر اسے اسی طرح کے ناموں سے بلاتا۔۔۔جس کے سبب وہ گھر میں بھوکا پڑا رہنا قبول کر لیتی مگر ان کے گھر نہ جاتی۔۔۔وہ میں تھی جو اسے زبردستی ان کے گھر چھوڑ کر آتی۔۔۔اس لالچ میں کے اسے ایک وقت کا کھانا پیٹ بھر کر مل جائے۔۔۔"ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔جسے وہ اپنے دوپٹے سے صاف کرنے لگیں۔۔۔

تم نے کبھی سوچا۔۔۔تمھیں بغیر دیکھے بغیر تمھارے بارے میں کچھ" جانے۔۔۔وہ کیسے محبت میں گرفتار ہو گئی۔۔اس جیسی حقیقت پسند انا لڑکی۔۔۔"ان کے سوال نے زین کو سوچ میں ڈالا۔۔۔

اس نے اریبہ کو دیکھا تھا۔۔۔مانا ایک نظر۔۔۔مگر دیکھا تو تھا۔۔۔۔مگر اریبہ نے۔۔۔اریبہ نے اسے بن دیکھے محبت کی۔۔۔۔اس قدر محبت کے اس کے پیچھے نیو یارک تک جا پہنچی۔۔۔۔

اگر اسے صرف پیسے والا لڑکا چاہیے ہوتا۔۔۔تو وہ فہد کے پاس بھی تھا اور شہریار کے بھی۔۔۔۔

اگر اسے خوبصورت چاہیے تھا تو وہ دونوں بلاشبہ بہت خوبصورت تھے۔۔۔

مگر اسے نہ تو پیسے والا چاہیے تھا نہ خوبصورت۔۔۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔وہ کون سی خوبی ہے اس میں۔۔۔جواریبہ جیسی حقیقت پسند لڑکی اس کے عشق میں گرفتار ہوئی ی۔۔۔

تمھاری دی جانے والی عزت کے سبب۔۔۔۔وہ ہمیشہ سے تم سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔۔ کہتی تھی امی کاش میں نیو یارک میں پیدا ہو جاتی۔۔۔وہاں کے لوگ بڑے عزت دینے والے ہوتے ہیں۔۔۔وہ پیسوں سے نہیں تولتے۔۔۔وہ ہنر و محنت دیکھتے ہیں۔۔۔۔ تم ہمیشہ اسے مزید کام کرنے کا حوصلہ دیتے۔۔۔۔۔بتاتے کے محنت میں عزمت ہے۔۔۔اسے لگتا تھا کے تم اس کی مجبوریاں سمجھتے ہو۔۔۔۔ تم اسے خود سے کمتر نہیں دیکھتے جبکے تمھاری باتوں سے وہ اندازہ لگا چکی تھی کے تم بھی فہد کی طرح امیر زادے ہو۔۔۔۔"

جب اتنی ہی محبت تھی مجھ سے۔۔۔تو جوابِ محبت کیوں نہ دیا اس نے"
؟؟۔۔کیوں مجھے خالی ہاتھ لوٹا دیا؟؟۔۔۔"یہ سوال اس کے ذہن کو سکون
نہیں لگنے دیتا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا۔۔۔جو اس کا حق بھی تھا۔۔۔۔

کیسے دیتی۔۔۔میں نے وہ تمھارا بھیجا کارڈ و پھول اس تک پہنچنے ہی نہیں"
دیے تھے۔۔۔۔"ان کا شرمندگی سے کیا انکشاف زین کے کان کھڑے
کر گیا تھا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔"وہ بے ساختہ ہی بول اٹھا۔۔۔۔"

مجھے معاف کر دو۔۔۔۔ساری غلطی میری ہے۔۔۔۔میں جانتی تھی تم و"
اریبہ ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہو۔۔۔مگر اس کی شادی سر پر
رکھی تھی۔۔۔سارے مہمان آئے ہوئے تھے گھر میں۔۔۔میں ڈر

گ ئی۔۔۔ہم غریب لوگ ہیں۔۔۔ہمارے لیے ہماری عزت ہی سب کچھ ہوتی ہے۔۔۔مجھے لگا وہ بھول جائے گی تمھیں۔۔۔شہریار خوش رکھے گا اسے۔۔۔۔مگر ایسا کچھ نہ ہوا۔۔۔بلکے الٹا۔۔۔وہ اور اذیتوں میں آگ ئی۔۔۔۔میں جب اسے روتے دیکھتی شدید پچھتاوہ ہوتا اپنے ماضی میں کیے جانے والے فیصلے پر۔۔۔"وہ شدید رنجیدہ لہجے میں بول رہی تھیں۔۔۔۔

ان سے کہیں زیادہ زین رنج و کرب میں مبتلا ہوا۔۔۔۔

"مجھے ای۔ میل کرنا اچانک سے کیوں روک دیا تھا اس نے؟؟؟"

کیونکے فہد سے ملنے والے دھوکے نے اسے توڑ دیا تھا۔۔۔غلطی فہد کی" نہیں۔۔۔غلطی اس سوسائٹی کی ہے۔۔۔جو یہ سوچتی ہے کے غریب کی بچی

کو جس حال میں بھی رکھو وہ خاموش رہ لے گی۔۔۔اس کی حق تلفی کر دو وہ سہہ لے گی۔۔۔جبکے میری بیٹی بہادر نکلی۔۔وہ ڈرنے والوں میں سے نہ نکلی۔۔۔وہ نہیں سوچتی آگے کا۔۔۔بس فیصلہ کر ڈالتی ہے۔۔۔۔چھوڑ دیتی ہے۔۔۔بھلے بات میں روتی رہے۔۔۔۔مگر کسی کے سامنے جھکتی نہیں۔۔۔فہد کا گمان تھا وہ بے وفائی کرئے گا جو دل میں آئے کرتا پھرے گا۔۔۔کیونکے وہ اس کے احسانوں تلے دبی ہے تو اف تک نہ کرئے گی۔۔۔مگر وہ بچپن سے اس کے ساتھ رہتے ہوئے بھی اسے نہ سمجھ سکا۔۔۔وہ منہ پر مار آئی اس کی انگوٹھی۔۔۔۔بچپن کی دوستی کو اک لمحے میں ختم کر دیا۔۔۔وہ بکھر کر رہ گئی تھی۔۔۔کیونکے اس کے نزدیک فہد اس کے ساتھ یہ سب کبھی نہ کرتا اگر وہ کسی بڑے باپ کی بیٹی ہوتی۔۔۔اور نہیں دیتیں۔۔۔۔اپنی غلطی ہر گز نہ وجہ کیا بتائی۔۔۔کے تم مجھے وقت مانی۔۔۔۔کیا وہ نہیں جانتا تھا ہم کتنے غریب لوگ ہیں۔۔۔۔لوگوں کے گھر ایک مہینہ رمضان آتا ہے ہمارے یہاں تو پورا سال رہتا۔۔پتا ہے ہم

جمعرات کا انتظار کرتے۔۔۔کیونکے جمعرات کی شام پوری گلی والے نیاز باٹتے۔۔۔کوئی ی چاول تو کوئی ی میٹی کھیر۔۔۔کوئی ی میٹھائی۔۔۔۔یہ واحد دن تھا پورے ہفتے کا جو ہم پیٹ بھر کر سوتے۔۔۔ایسے حالات میں۔۔۔اگر وہ کام نہ کرتی تو گھر کیسے چلتا۔۔۔یہ جو تھوڑی بہت عزت دینے لگے لوگ ہمیں۔۔۔۔وہ بھی صرف میری بیٹی کی وجہ سے کیونکے میری بیٹی نے بڑے ہوتے ہی دن رات محنت کر کے ان کا ادھار اتار دیا۔۔۔۔مجھے یاد نہیں پڑتا اریبہ کے کام شروع کرنے کے بعد ہم نے کبھی کسی سے ادھار لیا ہو۔۔تم سے تو کچھ مخفی نہیں۔۔۔ایک ایسی لڑکی جو دن رات اپنے حالات بدلنے کی کوشش میں لگی ہو۔۔۔اس کا منگتیر جو بچپن کا ساتھی ہو وہ دھوکا دے جائے۔۔تو تم کیسے سوچ سکتے ہو وہ ایک ایسے لڑکے سے دوستی قائم رکھے جسے اس نے کبھی دیکھا تک نہیں۔۔۔جس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔اس کا بھروسہ ٹوٹا تھا۔۔۔وہ پھر کسی امیر زادے کا کھلونا نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔اسے ڈر لگنے لگا تھا پھر ٹوٹ جانے سے۔۔۔۔خاص طور پر

اس واحد شخص کے ہاتھوں۔۔۔جو اسے عزت ومان دیتا تھا۔۔۔۔۔اس لیے ہمارے کہنے پر اس نے شہریار سے شادی کرلی۔۔۔۔ مگر۔۔۔ شہریار بیمار نکلا۔۔۔ جسم سے کہیں زیادہ ذہنی۔۔۔۔ عورت رکھنا بھی تو ہر مرد کو نہیں آتا ناں۔۔۔"انھوں نے آخری جملہ خاصہ جتا کر ادا کیا۔۔۔۔چہرے پر پیکھی سی مسکان بکھرئی ی تھی۔۔۔

وہ طنز تھا۔۔۔گہرا طنز۔۔۔۔

یہ صرف عورت کا ظرف ہے کے چاہے مرد اس کی پسند کا ہو یا نہیں۔۔۔وہ اس کے ساتھ ڈھل جاتی ہے۔۔۔ تھوڑا وقت لگتا ہے۔۔۔وہ خود کو منا ہی لیتی ہے۔۔۔۔ مگر مرد۔۔۔ان میں اکثر کا حال تو یہ ہے کے اسے اپنی من پسند عورت کو بھی رکھنا نہیں آتا۔۔۔۔

انکی بات دل پر چوٹ کر گ ئی۔۔۔۔

اب چاہئے پہلے سے زیادہ بدذائی قہ لگی۔۔۔ مگر وہ ایک ہی سانس میں ساری چڑھا گیا۔۔۔۔

اسے اپنے ہر سوال کا جواب مل گیا تھا۔۔۔ مگر جوابات مل جانے کے بعد دل بجائے سکون میں آنے کے مزید دکھی و کرب میں مبتلا ہوا۔۔۔

وہ اس لڑکی کو سزا دے رہا تھا جو بچپن سے اس کی عادی رہی ہے۔۔۔۔ غربت سزا نہ تھی۔۔۔ مگر لوگوں نے بنا دی۔۔۔۔۔۔۔

محبت اُس سات سمندر دور بیٹھے اَن دیکھے شخص سے اِس لیے تو نہ کی تھی کے ایک دن وہ بھی سزا دے۔۔۔۔ یقیناوہ محبت ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ عزت

ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔اب جب وہ بھی سزا دینے پر تل آیا۔۔تو اس میں اور باقی سب میں کیا فرق رہ گیا؟؟۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان ان سے الوداع لے کر اٹھا۔۔۔۔

وہ اسے دروازے تک وداع کرنے آئی یں۔۔ابھی وہ دروازہ کھولتا۔۔۔کے اسی لمحے افضل صاحب گھر میں داخل ہوئے۔۔۔

"بیٹا۔۔۔تم یہاں۔۔۔"افضل صاحب کا لہجہ یکدم بدلا دیکھ۔۔۔ندا بیگم خاصہ حیران ہوئی یں۔۔۔

"جی انکل۔۔۔کیسے ہیں آپ؟؟۔۔اور آپ کا ادھار اتر گیا؟"زین کے سوال کرتے ہی۔۔۔ندا بیگم مزید الجھیں۔۔۔۔

میں بالکل ٹھیک۔۔۔اور ہاں ہاں۔۔۔کل تمھارے رقم دیتے ہی اتار" آیا تھا۔۔۔"افضل صاحب تیزی سے اطمینان بخش انداز میں بولے۔۔۔۔۔۔

چلیں۔۔۔کوئی اور مدد چاہیے ہو تو بلا جھجک کہیے گا۔۔۔میں ابھی دو ہفتے اور" رکنے والا ہوں پاکستان میں۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

اریبہ کو یہیں لے آؤ۔۔۔اپنی ماں سے مل لے گی۔۔۔"وہ لچکدار انداز" میں کہنے لگے۔۔۔

جی بالکل انکل۔۔۔میں لے آؤں گا ملانے۔۔۔چلیں اب میں چلتا" ہوں۔۔۔اوکے انٹی اللہ حافظ۔۔۔"وہ مسکرا کر الوداع کر۔۔۔وہاں سے

چلا گیا۔۔۔جبکے اس کے جاتے ہی ندا بیگم افضل صاحب کو گھوری سے نوازنے لگیں۔۔۔

"کیا آپ نے زین سے بھی پیسے لیے ہیں؟؟"افضل صاحب نے فہد کے والد کی دی ہوئی ی رقم ابھی واپس نہیں کی تھی۔۔۔جبکے زین کے سامنے جھوٹا رونا رو کر۔۔۔پندرہ لاکھ جیسی بڑی رقم لے لی۔۔۔۔

"اپنے ہی داماد کو لوٹتے ہوئے آپ کو شرم نہیں آئی ی؟؟۔۔۔کیا بالکل ہی شرم مرگ ئی ہے آپ کی؟؟۔۔۔"ندا بیگم بپھر کر چیخیں۔۔۔۔

"چپ۔۔۔زیادہ آواز بلند نہ کر۔۔۔مجازی خدا ہوں تیرا۔۔۔۔اوقات بھول جاتی ہے عورت بڑی جلدی اپنی۔۔۔۔تو کیا ہو گیا اگر کچھ پیسے لے لیے۔۔۔۔وہ کتنا امیر ہے تو جانتی بھی ہے؟؟۔۔۔ارے ارب پتی ہے ارب

پتی۔۔۔۔اتنا پیسہ ہے اس کے پاس۔۔۔کے جس کی کوئی ی حد نہیں۔۔۔ان میں سے پندرہ لاکھ اپنے سسر کو۔۔۔"ابھی وہ بے شرمی کی انتہا کو چھوتے ہوئے۔۔۔بول ہی رہے تھے کے ندا بیگم ان کی بات کاٹتے ہوئے۔۔۔ حیرت سے بولیں۔۔۔

پندرہ لاکھ؟؟۔۔۔آپ نے زین سے پندرہ لاکھ لیے ہیں؟؟۔۔۔"انھیں" یقین نہیں آرہا تھا اپنے کانوں پر۔۔۔

افضل صاحب کو لالچ نے جیسے اندھا کر دیا ہو۔۔۔۔

ماضی کی یاد۔۔۔۔۔

افضل صاحب گھر سے نکل کر ابھی گلی کے کونے پر ہی پہنچے تھے۔۔۔کے ایک شخص کو نیوز پیپر پڑھتے دیکھ۔۔۔ان کے قدم رکے۔۔۔اور کیو نکر نہ رکتے۔۔۔۔۔اپنے اس انجان گورے داماد کی تصویر جو دیکھ لی تھی انھوں نے۔۔۔۔

"بھائی ی صاحب۔۔۔ذرا دیکھائی یے گا۔۔۔"انھوں نے فوراً اس شخص سے نیوز پیپر مانگا۔۔۔۔

"مسٹر زین و قار الدین۔۔۔نیو یارک کے سب سے جانے مانے بزنس مین کی لسٹ میں سے ایک۔۔۔جو بہت کم عمر میں آسمانوں کی اونچائیوں کو چھو رہے ہیں۔۔۔وہ اب پاکستان میں اپنا نیا پروجیکٹ شروع کرنے والے ہیں۔۔۔اور جلد ہی حیدری پر ان کے ن ئی ے مال کی افتتاح کا بھی اعلان

ہو جائے گا۔۔۔"اس گورے داماد کے متعلق نیوز پڑھتے ہی ان کی آنکھیں حیرت سے چمکیں۔۔۔

اگلے ہی لمحے دل چاہا اپنا سر پیٹ لیں۔۔۔کیونکے انھوں نے تو اپنی بیٹی کو ہی گھر سے نکال دیا تھا۔۔۔اس ارب پتی داماد سے رشتہ کہاں سے بڑھاتے؟؟۔۔۔

مگر قسمت ان پر شدید مہربان تھی شاید۔۔۔۔تب ہی تو زین از خود ہی ان تک پہنچا۔۔۔۔

زین معافی کا طالب تھا۔۔۔وہ جانتا تھا اریبہ کی زندگی میں اس کے والدین کتنی اہمیت کے حامل ہیں۔۔۔۔اگر وہ روٹھے رہے تو وہ بھی خوش نہیں رہ

سکے گی۔۔۔اس لیے انھیں منانے چلا آیا تھا شادی کے دوسرے ہی دن۔۔

افضل صاحب نے اس کے سامنے اپنا جھوٹا رونا شروع کر دیا۔۔۔کے ان پر پندرہ لاکھ کا ادھار ہے۔۔۔جو فہد نے اریبہ سے شادی کرنے کے بعد اتارنے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔اب وہ ادھار کون اتارے گا؟؟۔۔۔یہ سنتے ہی۔۔۔زین نے بغیر دیری کے ان کے ہاتھ میں پندرہ لاکھ کا چیک پکڑا دیا۔

جس کے بعد انھیں زین کی صورت میں کوئی ی پیسے کا پیڑ نظر آنے لگا۔۔۔جس سے اب وہ جب چاہیں پیسے توڑ سکتے ہیں۔۔۔۔

اریبہ کی پسند پر اب انھیں فخر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

حال

میں اریبہ کو بتادوں گی۔۔پھر وہ اپنے طریقے سے آپ سے پیسے نکلوائے" گی۔۔۔حد ہوتی ہے ویسے۔۔۔اپنے داماد تک کو نہیں چھوڑا آپ نے"ندا بیگم دانت پیستی ہوئی ی کہ کر۔۔اندر کی جانب چل دیں۔۔۔۔

جا جا بتادے اپنی بیٹی کو۔۔۔میں ڈرتا نہیں ہوں اس سے۔۔۔بڑی آئی ی" بیٹی کی دھمکی دینے والی۔۔۔"مانا وہ ان کی دھمکی سے ڈر گ ئی ے تھے۔۔۔مگر پھر بھی اپنا جھوٹا بھرم قائی م رکھتے ہوئے اکڑ کر اعلانیہ بولے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ روز معمول کی طرح سادہ سی پونی باندھ کر۔۔۔بغیر میک۔اپ کے۔۔۔ناشتہ لے کر۔۔۔زین کے ڈرائی یور کے ساتھ اس کے آفس پہنچی۔۔۔۔

گاڑی سے اترتے ہی۔۔۔اس کی نظر سامنے موجود عالیشان بلڈ نگ پر گ ئی۔۔۔

واو۔۔۔"وہ بے ساختہ ہی تعریفی کلمات ادا کرا ٹھی۔۔۔"

ایک سال سے زیادہ کا عرصہ گزر گیا تھا۔۔۔اسے زین کے کاروبار کے متعلق کچھ خبر نہیں۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کے زین کی کمپنی کی ایک برانچ حیدر آباد میں بھی ہے۔۔۔

ہیلو۔۔۔میں اریبہ۔۔۔مسٹر زین کا ناشتہ لے کر آئی ہوں۔۔۔انھوں" نے منگایا تھا۔۔۔"ریسپشن پر پہنچ کر اس نے آہستگی سے۔۔مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے کہا۔۔۔

ریسپشن پر موجود لڑکے نے اس کا ایک سر تا پاؤں تنقیدی جائزہ لیا۔۔۔اس کی سادگی کے سبب اسے ملازمہ گمان کر۔۔۔"سر ابھی بیزی ہیں"کہ کر۔۔۔۔۔ویٹنگ ایریا میں بیٹھنے کا کہا۔۔۔۔۔

وہ بھی خاموشی سے جا کر سامنے ویٹنگ ایریا میں لنچ باکس لے کر بیٹھ گئی۔۔۔

دوسری جانب وہ میٹنگ میں تھا۔۔۔کام کے سبب اس کے ذہن سے بالکل نکل گیا تھا کے اس نے اریبہ سے ناشتہ لانے کی کہا ہے۔۔۔۔

آدھا گھنٹہ گزر گیا۔۔۔اسے انتظار کرتے کرتے۔۔۔۔

آپ کے دل میں جب بد گمانی جگہ بنا چکی ہو۔۔۔تو ہر چیز میں برائی ی کا پہلو نکل ہی آتا ہے۔۔۔۔اس لڑکی کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔۔

تو مجھے یہاں اپنا انتظار کرانے کے لیے بلایا ہے۔۔۔۔خود نے ناشتہ کر لیا'' ہو گا۔۔۔تب ہی دوسرے کی بھوک کا کوئی ی احساس نہیں اسے۔۔۔مجھے بھی ناشتہ ہوٹل میں ہی کر لینا چاہیے تھا۔۔۔پاگل ہوناں کے اس کے چکر میں بھوکی آگ ئی۔۔۔۔''وہ دل ہی دل کڑھے چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

اس کی نگاہیں وہاں فرسٹ فلور پر موجود پورے اسٹاف پر گھوم رہی تھیں۔۔۔۔جن میں زیادہ تر لڑکیاں تھیں۔۔۔

ان کی خوبصورتی و میک۔اپ سے لادھا چہرہ و مہنگے کپڑے دیکھ۔۔۔اس کے دل کو احساسِ کمتری نے تیزی سے گھیر لیا۔۔۔۔

اس نے ایک نگاہ خود پر ڈالی۔۔۔۔وہ بالکل سادہ سی سفید رنگ کی فراک و پاجامے میں ملبوس تھی۔۔۔اب اسے پچھتاوا ہونے لگا کہ وہ یہاں ذہن کے کہنے پر آئی ہی کیوں۔۔۔۔۔

انھیں دیکھ کر اسے گمان ہوا جیسے دنیا کی ساری حسین لڑکیاں زین کے آفس میں کام کر رہی ہوں۔۔۔۔

ناجانے کیوں وہ انتظار اب دل کو چبھ سہ رہا تھا۔۔۔لگا جیسے وہ ستمگر دانستہ طور پر اسے ویٹنگ روم میں بیٹھا کر اس کی حیثیت دیکھا رہا ہو۔۔۔۔

اس کے ذہن میں شہریار کی باتیں گھومنے لگیں۔۔۔"تجھ جیسی غریب کی بیٹی کو اس محل نما گھر میں اس لیے ہی لایا تھا میں۔۔۔۔کے تو خاموشی سے رہے گی۔۔۔ مگر تو۔تو کچھ ہی ماہ میں اپنی اوقات بھول بیٹھی۔۔۔۔۔تجھے پتا ہے میری امی کو تجھ میں کیا پسند آیا تھا۔۔۔۔میں بتاتا ہوں۔۔۔۔ تیرے چہرے سے جھلکتی ہوئی مفلسی و غربت۔۔۔۔۔ورنہ تو تھی اِس قابل کے "تجھے مجھ جیسا محلوں کا شہزادہ ملتا۔۔۔آئی مینے میں جا کر چہرہ دیکھ اپنا

اس کی نیم شہد رنگ آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔

اس نے دھندلی آنکھوں سے اپنے ہاتھ پر لگی مہندی دیکھی۔۔۔اک دل جلی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر بکھر آئی ی۔۔۔

توزین وقارالدین نے مجھے میری اوقات دیکھانے کے لیے اپنے آفس بلایا" تھا۔۔"آنکھوں سے کرب کی شدت سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔۔

اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتی۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔اسی لمحے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

Ammi)اس نے سیل کی اسکرین دیکھی۔۔۔تو اسکرین پر امی جان ...چمک رہا تھا (Jaan

اس نے واپس بیٹھتے ہوئے۔۔۔کال ریسیو کی۔۔۔

ندا بیگم نے اریبہ کو صرف یہ بتانے کے لیے کال کی تھی۔۔۔کے افضل صاحب نے زین سے پندرہ لاکھ روپے جھوٹ بول کر لیے ہیں۔۔۔

جو سنتے ہی وہ بہت شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔کانٹو تو جسم سے خون نہ نکلے ۔۔۔کچھ ایسی ہی حالت تھی اس لڑکی کی۔۔۔۔۔

دل چاہا کے پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔مگر خود کو بمشکل سنبھالا۔۔۔کے نہیں۔۔۔لوگ دیکھیں گے تو کیا سوچیں گے۔۔۔۔

اس کی میٹنگ ختم ہوئی ی۔۔۔تو وہ میٹنگ روم سے کچھ افراد کے ساتھ باہر نکلا۔۔۔۔

سر۔۔۔آپ کے گھر سے ناشتہ آیا ہوا ہے۔۔۔۔آپ کہیں تو آفس میں" لگوادوں۔۔"اس کی سیکرٹری نے آہستگی سے کان کے پاس منہ لا کر ۔۔نہایت شائستہ انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔

ناشتہ ؟؟۔۔"اس کی بات سنتے ہی۔۔اپنے سر پر زور سے دھپ" مارئی ی۔۔۔یاد جو آگیا تھا کے اپنی بیوی سے ناشتے کا کہا تھا اس نے۔۔۔

جی۔۔۔آپ کی ملازمہ اریبہ لائی یں ہیں۔۔۔"اس نے زین کا" ری۔ایکشن الجھ کر دیکھتے ہوئے۔۔۔دوبارا تصدیق کی۔۔۔۔

ملازمہ ؟؟۔۔ڈیمٹ۔۔۔بیوی ہے وہ میری۔۔۔کیوں گالیاں پڑھواؤ گے" مجھے۔۔۔وہ تو لحاظ بھی نہ رکھے گی کسی کا۔۔۔اک منٹ۔۔۔کتنی دیر سے

ویٹ کر رہی ہے وہ؟؟؟"اب اس خوبرو نوجوان کی پیشانی پر آتا پسینہ نمایا تھا۔۔۔

سارا اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ ایک سال سے زین کے ساتھ کام کر رہی تھی۔۔۔وہ پاکستان کم ہی آیا کرتا۔۔۔ مگر اسکائی پ وغیرہ پر تقریبا روز ہی بات ہوا کرتی۔۔۔۔وہ ہمیشہ سے اسے ایک رعبدار و بردبار شخصیت نظر آتا۔۔۔ مگر آج سامنے کھڑا نوجوان تو کوئی ی اور ہی لگا۔۔۔۔

آخری جملہ اس نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بے صبری سے پوچھا۔۔۔۔

سر ایک گھنٹے کے قریب۔۔۔"اس کے بتاتے ہی۔۔۔زین نے زور سے" آنکھیں میچیں۔۔۔

گیا۔۔۔میں تو آج پکا گیا۔۔"تیزی سے اپنا ایک ہاتھ گردن پر کاٹنے" والے انداز میں اک ادا سے پھیرتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔پھر اگلے ہی پل تیز قدم لیتا لفٹ کی جانب بڑھا۔۔۔سارا اور باقی سب بھی اس کے پیچھے پیچھے آئے۔۔۔

اس لمحے اسے کسی کی پرواہ نہ تھی۔۔تھی تو بس اس حسین دلربا کی۔۔۔جو انتظار میں ایک گھنٹے سے بیٹھی تھی اس کے۔۔۔

high tem- کیا وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔اس کی بیوی کس قدر ہائے ٹیمپر کی مالکن ہے۔۔۔۔اوپر سے جوانکے درمیاں رنجشیں وغلط فہمیاں per

تھیں۔۔۔اس کے سبب وہ باخوبی علم رکھتا تھا کے وہ کچھ مثبت تو نہ سوچ رہی ہو گی اُس کے بارے میں اِس وقت۔۔۔۔

وہ لفٹ کا ایک منٹ کا سفر بھی اسے صدیوں کے برابر لگا۔۔۔۔

اپنے دونوں ہونٹ ایک دوسرے میں سختی سے دبائے۔۔۔وہ بار بار اپنی کلائی پر بندھی گھڑی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بس لفٹ کھلنے کے انتظار میں کھڑا تھا وہ۔۔۔کے کب لفٹ کھلے۔۔۔اور کب وہ اپنی بیوی کے پاس پہنچے۔۔۔۔

وہ کیا سوچ رہا ہو گا میرے بارے میں؟؟۔۔۔پاپا کو کیا ضرورت تھی اس" سے پیسے لینے کی۔۔۔" وہ لڑکی اپنی انگلیاں چٹکاتے ہوئے۔۔۔ابھی بڑبڑا ہی

رہی تھی کے اسے سامنے سے وہ وجیہہ مرد اپنی جانب تیز قدم سے آتا ہوا دیکھائی دینے لگا۔۔۔

وہ فورا کھڑی ہوئی۔۔۔۔

سوری۔۔۔ سوری ڈئیر۔۔۔بس میرے ذہن سے نکل گیا۔۔۔"اگلے" ہی پل۔۔۔وہ تیزی سے آکر۔۔۔ایک ہاتھ سے اسے خود سے لگاتا ہوا۔۔۔۔ معافی طلب کرنے لگا۔۔۔۔

دھڑکن یہ کہتی ہے۔۔۔

دل تیرے بن دھڑکے ناں

اک تو ہی یار میرا۔۔۔

مجھ کو کیا دنیا سے لینا۔۔۔۔

کوئی ی جحک نہیں تھی اسے۔۔۔اتنا بڑا ابزنس مین ہو کر بھی اپنی بیوی سے سب کے سامنے بار بار معافی مانگتے ہوئے۔۔۔۔اور یہی بات تو اس لڑکی کے دل کو لگی تھی۔۔۔۔

جس لمحے اس نے معذرت کرتے ہوئے خود سے لگایا۔۔۔دل از خود دھڑکنے لگا۔۔۔

زین کے لہجے میں اس قدر محبت دیکھ۔۔وہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے۔۔۔جنھیں دیکھتے ہی زین مزید شرمندگی میں مبتلا ہوا۔۔۔

سوری۔۔۔۔میں کام میں بیزی ہو گیا تھا۔۔۔۔مجھے یاد ہی نہیں" رہا۔۔۔" وہ اس کی پیشانی کو ہلکے سے چومتے ہوئے۔۔۔۔معذرت کرنے لگا۔۔۔۔جبکے وہ مکمل خاموش تھی۔۔۔۔

سوری میم۔۔۔۔ہمیں علم نہیں تھا کے آپ سر کی وائی ف" ہیں۔۔۔" ریسپشنسٹ اور باقی سب حیرت سے اپنے باس کو سادہ سی دکھنے والی لڑکی سے بارہا معذرت کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کہاں زین وقار الدین۔۔۔وہ انگریز دکھنے والا خوبصورت و وجاہت سے مالا ۔۔کہاں وہ سادہ سی دکھنے والی پاکستانی billionaire مال لڑکی۔۔۔جس میں ایسی دور دور تک کوئی ی خاصیت نظر نہیں آرہی تھی

لوگوں کو۔۔جو وہ اسے زین و قار الدین کی بیوی گمان کر کے عزت دیتے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ تو بالکل عام سی لڑکی تھی۔۔۔۔

مگر زین کے معذرت کرنے کا انداز وہاں موجود ہر شخص کو بتانے کے لیے کافی تھا۔۔۔کے وہ کون ہے۔۔۔اس کا کیا مرتبہ ہے۔۔۔۔وہ کس قدر اہمیت کی حامل ہے۔۔۔۔

ریسپشنسٹ کے معافی مانگتے ہی۔۔۔اریبہ نے نظر جھکالی۔۔۔۔

تو پوچھنا چاہیے تھا ناں بے وقوف۔۔۔" وہ انگریزی زبان میں زور سے " دھاڑا۔۔۔۔

سوری سر۔۔۔ میم نے نہیں بتایا کے وہ آپ کی وائی ف ہیں۔۔ورنہ یہ" غلطی کبھی نہ ہوتی۔۔۔۔"وہ لڑکا خاصہ شرمندہ ہو کر۔۔اپنی صفائی ی دینے لگا۔۔۔

اس وقت میری نظروں کے آگے سے ہٹ جاؤ۔۔۔"وہ اس نازک گڑیا" کو اب بھی خود سے لگائے کھڑا تھا۔۔۔غصے سے بپھر کر اس ریسپشنسٹ کو دیکھتے ہوئے۔۔۔ گویا ہوا۔۔۔۔

سوری میم۔۔۔آپ کو ویٹنگ ایریا میں انتظار کرانے کے لیے۔۔آئی یندہ" ایسی غلطی نہیں ہو گی۔۔۔"سارا نے نظر جھکائے اپنے اسٹاف کی جانب سے معافی مانگی۔۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔"وہ نرمی سے بولی۔۔۔"

زین اسے اپنے کیبن میں لے آیا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی خاصہ شرمندہ تھی۔۔۔کیا کیا منفی سوچ رہی تھی وہ زین کے متعلق۔۔۔جبکے حقیقت اس کے بالکل برعکس نکلی۔۔۔۔

سوری یار۔۔۔پتا نہیں میں کیسے بھول گیا۔۔" وہ کیبن میں آتے ہی دوبارا" معافی مانگنے لگا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ہو جاتا ہے۔۔۔" وہ نرمی سے بولی۔۔۔۔جس پر مقابل" مسکرا دیا۔۔۔۔

تم نے ریسپشنسٹ سے کیوں نہیں کہا کے تم میری بیوی ہو؟؟"صوفے پر" اس کے ساتھ بیٹھتے ہی۔۔ایک ابرو اچکا کر پوچھا۔۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔"وہ کندھے لاعلمی میں اچکا گئی۔۔۔جبکے وجہ وہ باخوبی" جانتی تھی۔۔۔

کہاناں میں نے۔۔وہ صرف مزاق تھا۔۔۔ایسا سلوک مت کرؤ میرے" ساتھ یار۔۔۔"اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر۔۔۔دوسرا ہاتھ ۔۔۔اس کے رخسار پر نرمی سے رکھتے۔۔۔۔بڑی محبت سے کہا۔۔۔۔ساتھ ساتھ آخری جملہ خاصہ منتی انداز میں ادا کیا۔۔۔۔

اتنا بدلے بدلے کیوں ہو آج؟۔۔۔"وہ اپنی حیرت مزید نہ چھپا سکی۔۔۔"

کیونکے مجھے جنت چاہیے۔۔۔"اس کا جواب مقابل کو الجھا گیا۔۔۔"

"جنت؟؟۔۔۔مجھ پر صبر کر کے جنت لو گے؟؟"

نہیں۔۔۔تمھیں منا کر۔۔دنیا میں ہی جنت لے لوں گا خدا"

سے۔۔۔"محبت سے لبریز لہجے میں کہتے ہوئے۔۔۔اس کی پیشانی کا شدتِ الفت سے بوسہ لیا۔۔۔۔

اس حسین لڑکی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔وہ خوشی کے آنسو تھے۔۔۔یقین نہیں آرہا تھا اپنے کانوں پر۔۔۔وہ اسے اپنی جنت مان رہا ہے۔۔

کسی بھی عورت کے لیے اس سے زیادہ خوشی کا مقام کیا ہو گا۔۔۔کے اس کا شوہر اس کا جیون ساتھی اس کا شریک حیات اسے اپنی جنت مان لے۔۔اور شریک حیات بھی وہ۔۔۔جسے وہ دل و جان سے چاہتی ہے۔۔۔۔

"مجھے چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گے ناں؟؟۔۔"دل میں ڈر بس گیا تھا۔۔۔۔جسے اب وہ ستمگر ہی اپنی محبت سے نکال سکتا تھا۔۔۔

"تمھیں نہیں خبر تم عادت ہو میری۔۔۔ایسی عادت جو جان لیوا مرض بن گ ئی ہے۔۔۔اب جان تو جا سکتی ہے یہ۔۔۔عادت نہیں جا سکتی۔۔۔۔"نہایت محبت کے ساتھ اس کے لبوں کو نرمی سے چومتے ہوئے کہا۔۔۔

ابھی وہ اسے بے یقینی سی کیفیت میں تک ہی رہی تھی۔۔۔کے دروازہ نوک ہوا۔۔۔

آجاؤ۔۔۔"اس نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے۔۔۔انگریزی میں" کہا۔۔۔جس کے بعد ان کے سامنے۔۔۔اریبہ کا ہوٹل سے لایا ناشتہ لگا دیا گیا۔۔۔

چلو۔۔جلدی سے ناشتہ شروع کرتے ہیں۔۔۔۔تم ہے بھوک لگی" ہو گی۔۔مجھے انٹی نے چائے پلادی تھی۔۔۔تو میرا ناشتہ اسی سے ہو گیا ۔۔شاید یہی وجہ ہے کے مجھے یاد بھی نہ رہا کے میں نے تم سے ناشتہ لانے کی کہا تھا۔۔۔"وہ ناشتے کی پلیٹ خود اپنے ہاتھوں سے بھر کر۔ اس کے آگے بڑھاتے ہوئے گویا ہوا۔۔

تمھیں کیسے پتا؟؟"اریبہ اس کی بات سن۔۔۔حیران ہوئی ی۔۔۔مقابل" کیسے جانتا۔۔۔کے وہ اب تک بھوکی ہے۔۔۔۔

کیا؟"وہ الجھ کر۔۔۔"

یہی کے میں بھوکی ہوں۔۔۔"آہستگی سے کہا۔۔۔"

کیسے ممکن تھا کے تم میرے بغیر ناشتہ کر لیتیں۔۔۔۔وہ بھی خاص طور پر" تب۔۔۔۔جب تمھارے ای نے خود تمھیں فون کر کے بلایا ہو۔۔۔"وہ چاہتا تو خود کو زین کہہ کر مخاطب کرتا۔۔۔مگر اس نے اریبہ کے ای ہونے کو اس لمحے فوقیت دی۔۔۔کیونکے وہ جانتا تھا۔۔۔زین کہتا تو شاید ایک وقت وہ

نہ آتی۔۔۔۔۔۔۔لیکن اپنے ای کے بلانے پر۔۔۔وہ دیوانا وار ننگے پاؤں دوڑی ی چلی آئے گی۔۔۔

وہ جان گیا تھا والہانہ محبت ہے وہ اس لڑکی کی۔۔جسے اب وہ کسی آزمائی ش سے گزارنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

مقابل کی بات سنتے ہی اس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ای" وہ اریبہ کے لیے اپنے ہاتھوں سے چائے بنا رہا تھا۔۔جب اس نے "بڑی محبت سے پکارا۔۔۔

ہاں؟۔۔۔"اس نے تیزی سے ابرو اچکائے پوچھا۔۔۔"

کچھ نہیں۔۔۔"وہ خوبصورت لڑکی نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔"

ای۔۔۔"وہ چائے میں چینی چلا رہا تھا۔۔۔جب اس نے پھر پکارا۔۔۔"

ہاں؟۔۔"وہ پھر اس حسین دلربا کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔"

نہیں۔۔۔"اس نے بڑی پیاری سی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔پھر نفی" میں سر ہلایا۔۔۔

ای۔۔۔"یہ تیسری بار تھا جب وہ اسے بڑی محبت سے برابر میں بیٹھ کر پکار" رہی تھی۔۔۔

کیا؟؟۔"وہ الجھی نظروں سے تکتے۔۔انجان لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔"

نہیں۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔"اریبہ پھر مسکراتے ہوئے نفی کرنے" لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔کچھ تو مس ئی لہ ہے۔۔۔۔"چائے کا کپ تیار کر کے ٹیبل پر" رکھ۔۔۔اس کے چہرے کے یکدم قریب آکر۔۔۔چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔۔تجسس سے پوچھا۔۔۔

بس۔۔اچھا لگ رہا ہے تمھیں ای بلانا۔۔۔۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا" کے ایک دن میں تمھیں پکارؤں گی اور تم جواب دو گے۔۔۔"زین نے اس لمحے جگنو کی طرح چمکتی ہوئی ی اس کی نیم شہد رنگ آنکھیں دیکھیں۔۔۔۔

ان میں اِس قدر محبت و مسرت تھی۔۔۔کے وہ کچھ ثانیوں کے لیے مبہوت ہو کر فقط اس کی خوبصورت چمکتی آنکھیں دیکھنے لگا۔۔۔

میں نے بھی کب سوچا تھا کے ایک دن یوں تمھاری زلفوں سے کھیل" سکوں گا۔۔۔ تمھاری سانسوں کی مہک کو یوں قریب سے محسوس کر سکوں گا۔۔۔ تمھاری۔۔۔"اس کے گھنی زلفوں کو پونی سے آزاد کر۔۔۔گہری بولتی نظروں سے اس کے حسین چہرے کو تکتے۔۔۔۔۔ابھی وہ بھرائی ی آواز میں بول ہی رہا تھا۔۔۔کے مقابل کا دل ڈولنے لگا۔۔۔

اچانک شدید گرمی کا احساس ہوا۔۔۔

لگا جیسے کانوں سے دھواں نکل رہا ہو۔۔۔ساتھ ساتھ اپنے گال جلتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔

ای۔۔۔ہم آفس میں ہیں تمھارے۔۔۔ایسے مت دیکھو۔۔۔"اس"
خوبرو نوجوان کی نگاہوں کی تپش اس لمحے اریبہ کے پورے وجود کو سلگا رہی تھی۔۔۔

بہت مشکل تھا اس حسین لڑکے کی نگاہوں کی تاب لا پانا۔۔۔

فوراً ہی جھیپ کر۔۔۔اس کے رخسار پر اپنا ہاتھ جما کر۔۔نرمی سے دوسری سمت موڑتے ہوئے۔۔یاد دہانی کرانے والے انداز میں کہا۔۔۔

جس پر اس نے مسکراتے ہوئے۔۔۔دوبارا اس شرمیلی گڑیا کی سمت چہرا کیا۔۔۔

وہ شرماتے ہوئے مکمل سرخ پڑ رہی تھی۔۔۔یقیناً یہ منظر نہایت دلکش تھا۔۔وہ کیسے اپنی نظر ہٹا لیتا۔۔۔

ایسے مطلب؟؟۔۔"دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے۔۔۔انجان" لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

اریبہ باخوبی دیکھ سکتی تھی۔۔۔اس کی بھوری چمکتی آنکھوں میں مچلتی شوخی کو۔۔۔

جیسے تم دیکھ رہے ہو۔۔۔"وہ کیا کہتی؟؟۔۔۔شرم وحیا کے مارے الفاظ" ساتھ ہی نہیں دے رہے تھے۔۔۔

اور میں کیسے دیکھ رہا ہوں؟؟"مزید قریب آکر۔۔۔آنکھوں میں"
آنکھیں ڈال۔۔۔شوخی سے مسکرا۔۔۔ایک ہونٹ چباتے
ہوئے۔۔بھولے پن کی انتہا کو پہنچتے۔۔۔انجان لہجے میں پوچھا۔۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔۔کہیں اور دیکھوناں"اس کی نزدیکی اوپر کی سانس"
اوپر۔۔۔اور نیچے کی نیچے روک گ ئی تھی۔۔۔۔

حال تو یہ تھا۔۔کے اب جان نکلی۔۔۔کے تب جان نکلی۔۔۔جبکے وہ ستمگر
خاصہ محظوظ ہوتا نظر آرہا تھا۔۔۔۔

اریبہ کا چہرہ مکمل انارئی ی ہو گیا۔۔۔اس کے باوجود مجال ہے اس ستمگر کو ذرا
ترس آرہا ہو۔۔۔

وہ انجان بن کر۔۔۔پھر اس کے رخسار پر ہاتھ جما کر۔۔۔دوسری سمت موڑتے ہوئے بولی۔۔۔

"میری بیوی یہاں بیٹھی ہے میں کہیں اور کیوں دیکھوں؟؟۔۔۔بتاؤں ناں ڈئیر۔۔۔۔" وہ پھر سے اس کی جانب رخ کر۔۔۔اس کی کھلی زلفوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر۔۔اپنی جانب دیکھنے پر مجبور کر۔۔ایک ابرو اچکائے۔۔اپنے سوال کا جواب دینے پر زور دینے لگا۔۔۔۔

جادو تھا یا نشہ۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔لیکن اس لمحے اس ستمگر کی آنکھیں نہایت قاتلانہ تھیں۔۔۔۔

"اتنے سیدھے مت بنو تم۔۔۔" وہ نظر جھکائے لچکدار انداز میں منمنائی۔۔۔

قسم سے اتنا ہی سیدھا ہوں میں۔۔۔"خاصہ معصومیت سے مگر پُر اعتماد" لہجے میں۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے میری۔۔۔" گلے میں بمشکل تھوک نگلا۔۔۔۔"

اس کی نظر چائے کے کپ پر گئی۔۔۔اس کے شرارتی سوال سے بچنے کا یہی ایک رستہ نظر آیا۔۔۔۔

چائے کا کپ اٹھا کر۔۔ تیزی سے منہ سے لگا لیا۔۔۔۔

چلو تم چائے پی لو پہلے۔۔۔پھر میرا منہ میٹھا کرا دینا۔۔۔"بس ان ذو معنی" جملوں کا زین کے منہ سے ادا ہونا تھا۔۔۔کے اریبہ کے منہ سے بے دھڑک چائے کا فوارہ نکلا۔۔۔

سوری۔۔۔سوری۔۔۔"اس نے فورا ٹیبل پر رکھے ٹیشو باکس سے ٹیشو" نکال کر۔۔اپنا منہ اور فراک صاف کی۔۔۔

کافی شرمندہ سی ہو گئی تھی وہ۔۔۔۔

جبکے زین خاصہ محظوظ نظروں سے اس کے وجود کو نہار رہا تھا۔۔۔

میں صاف کر دیتا ہوں۔۔۔"اریبہ کا گمان تھا کے وہ کراہت کا شکار" ہو گا۔۔ مگر اس کے بر عکس۔۔۔وہ حسین نوجوان تو مسکراتے ہوئے ایک ن ئی ے ٹیشو سے اس کا چہرہ بڑی نرمی سے صاف کرنے لگا۔۔۔۔

اریبہ اس لمحے فقط اس کے چہرے پر آئی ی دلفریب مسکراہٹ دیکھ رہی تھی۔۔۔جس کے سبب اس کی امبیر سمنٹ کافی کم ہوئی ی۔۔۔

جاب کرنا چاہو گی پھر سے میری پر سنل ولائی ف ٹائی م سیکر ٹری" کی؟؟۔۔۔"اس نے اچانک ہی سوال کیا۔۔۔۔۔

اریبہ نے اسکا چہرہ دیکھا۔۔۔وہ بہت سنجیدہ نظر آرہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔"زین کو یقین تھا کے وہ ہاں کرے گی۔۔۔مگر اس کی توقع کے "
بالکل بر عکس جواب ملا تھا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔"وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔"

میں نے زندگی بھر کام ہی تو کیا ہے۔۔"بے ساختہ ہی منہ سے نکلا تھا اس "
کے۔۔۔

چلیں۔۔تو پھر ایک دو سال ریسٹ کر لیں آپ۔۔۔۔۔مگر میم جب بھی "
جاب کرنے کا موڈ ہو۔۔۔تو مجھے ہی شرف بخشیے گا۔۔۔میں اچھی پیمنٹ
دوں گا۔۔اور دیگر سہولیات بھی"خاصہ پروفیشنل انداز میں کہا۔۔جس پر وہ
مسکرانے لگی۔۔۔

"اوکے۔۔۔ویسے پچھلا بھی ادھار ہے تمھارا مجھ پر۔۔۔"

کون سہ ادھار؟؟۔۔"وہ خوبرو نوجوان لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے۔۔۔"

ایڈوانس کی رقم۔۔۔"اس نے ہلکا سہ حوالہ دیا۔۔۔"

اوووہاں۔۔۔میں تو بھول ہی گیا تھا۔۔۔۔"وہ خاصہ مسکرا" کر۔۔ہونٹ گول کرتے ہوئے بولا۔۔۔جیسے اس کے ہاتھ کوئی ی کمزوری لگ گ ئی ہو اس لڑکی کی۔۔۔

تو میم۔۔۔میرا ادھار کب اتار رہی ہیں آپ؟"اس کے عنابی ہونٹوں کو" معنی خیز نظروں سے تکتے ہوئے۔۔۔پلے فل مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

جلد۔۔۔دی۔۔۔"اس کی نگاہوں کا مطلب سمجھتے ہی۔۔۔زبان لڑکھڑا" گ ئی۔۔

ٹھیک ہے میم۔۔۔مگر یاد رکھیے گا بندہ بے صبری سے انتظار کر رہا" ہے۔۔۔"مسکرا کر کہتے ہوئے۔۔۔خود ہی پیچھے ہٹا۔۔۔اس شرمیلی لڑکی کی غیر ہوتی حالت پر ترس جو آگیا تھا۔۔۔

میں ن ئ ی چائے بنا دیتا ہوں تمھارے لیے۔۔۔"نہایت حسین تبسم" چہرے پر سجائے۔۔۔دوسرا کپ تیار کرنے لگا۔۔۔

ای۔۔۔"اس بار آواز میں سنجیدگی تھی۔۔۔"

ہاں ای کی جانی۔۔۔"بڑی محبت سے اس حسین دلربا کی جانب متوجہ" ہو کر۔۔۔ابرو اچکاتے ہوئے۔۔پوچھا۔۔۔۔

پاپا کو جو پیسے دی ئی ے ہیں وہ۔۔۔"زین محسوس کر سکتا تھا اس کے لہجے" سے جھلکتی شرمندگی کو۔۔۔

مارے شرم کے اسے یہ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کے بات کس طرح شروع کرئے۔۔۔۔

اس بات کی فکر تم کیوں کر رہی ہو۔۔۔ان کا ادھار اتر گیا ہے اب۔۔۔اور" میں نے وہ پیسے واپس لینے کی نیت سے نہیں دیے۔۔۔"وہ تیزی سے چائے کا دوسرا کپ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔

انھوں نے جھوٹ کہا ہے تم سے۔۔۔ان پر پانچ لاکھ کا ادھار تھا جو رئی یس" انکل کے دیے پیسوں سے اتر چکا تھا پہلے ہی۔۔۔"اریبہ کی بات سنتے ہی وہ حیران ہوا تھا۔۔۔

او۔۔۔سسر انکل گیم کھیل گ ئی ے میرے ساتھ۔۔۔"اگلے ہی پل" وہ بے اختیار ہنستے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"پاپا کی طرف سے میں تم سے معافی مانگتی ہوں۔۔۔اور۔۔۔"

ابھی وہ چائے کا کپ اس کے ہاتھ سے لے کر۔۔۔بول ہی رہی تھی شرمندہ سی ہو کر۔۔۔کے مقابل تیزی سے اپنا حسین چہرہ اس کے چہرے کے قریب لایا۔۔۔

اچانک اس کے نزدیک آنے پر آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔جبکے آگے کے الفاظ منہ میں ہی کہیں کھو گ ئی ے۔۔۔

ہوشیار۔۔۔لفظی معافی مانگ کر آسانی سے بچ کر نکلنا چاہتی ہو۔۔۔۔"وہ" دانستہ طور پر تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔

زین میں سیر س ہوں۔۔۔"وہ اپنی سنجید گی ظاہر کرتے ہوئے۔۔۔۔"

میں بھی سیر س ہوں میم۔۔۔ایڈوانس والا ادھار۔۔اور اب انکل کی" ٹوپی۔۔۔کل ملا کر اچھا خاصہ حساب بن گیا۔۔۔"اس کی زلفوں میں اپنی چار انگلیاں الجھا کر۔۔۔۔انگوٹھار خسار پر نرمی سے مسلتے۔۔۔۔ گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

ہمم۔۔۔میں کوشش کرؤں گی کے پاپا سے پیسے لے کر تمھیں واپس دے دوں۔۔۔" وہ ہاتھ میں پکڑا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے۔۔۔آہستگی سے جواب دینے لگی۔۔

پیسے واپس نہیں چاہیے مجھے۔۔۔ان کا میں کیا کرؤں گا؟؟۔۔۔" وہ منہ بسورتے ہوئے۔۔۔دوبدو بولا۔۔۔

تو پھر؟؟۔۔۔" جب بات پیسوں کی آتی تو اریبہ خاصہ سنجیدہ" ہو جاتی۔۔۔کیونکے اِس پیسے کی خاطر اُس نے اچھے اچھوں کے رنگ بدلتے دیکھے ہیں۔۔۔پھر پندرہ لاکھ اس کے نزدیک کوئی ی چھوٹی موٹی رقم نہ تھی۔۔۔۔وہ ہر صورت میں زین کے پیسے واپس لوٹانا چاہتی تھی۔۔۔

اریبہ الجھ کر پوچھ اٹھی۔۔۔

اس کی معصومیت دیکھ مقابل کا دل چاہا کے اپنا سر پیٹ لے۔۔۔۔

تم دانستہ طور پر میری باتیں سمجھ کر بھی انجان بنتی ہو ناں؟؟۔۔۔"تھوڑا" خفگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

کیا؟؟"مقابل نا سمجھی سے۔۔۔۔"

چھوڑو۔۔۔مجھے جو چاہیے میں خود لے لوں گا۔۔اور رہی انکل کو دیے" پیسوں کی بات۔۔۔تو بھول جاؤ انھیں۔۔۔۔۔"اس کی ٹھوڑی کو نرمی سے چومتے ہوئے۔۔ سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

آئی یندہ اگر وہ پیسے مانگیں تو صاف انکار کر دینا۔۔۔"اس کی تاکید سنتے ہی" مقابل اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

اور کوئی ی آر ڈر میم؟؟۔۔"ہلکا سہ سر جھکا کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے" عاجزی سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔رات کو گھر جلدی آجانا۔۔۔"اپنے نیچے کے ہونٹ کو چباتے" ہوئے۔۔۔شرمگی سے نظر جھکائے۔۔۔مقابل کے کوٹ کے بٹن کو پکڑ کر۔۔۔آہستگی سے کہا۔۔۔۔

کہو تو ابھی چل لیتے ہیں۔۔۔"وہ شوخی سے بولا۔۔"

واقعی؟؟"خاصہ حیرت سے نظر اٹھا کر۔۔۔مقابل بیٹھے اس نوجوان کو" دیکھتے ہوئے۔۔۔جگمگاتی آنکھوں کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔مزاق کر رہا تھا۔۔۔بہت کام ہے مجھے۔۔۔۔جلد سے جلد اپنے" سارے ضروری کام نمٹانا چاہتا ہوں۔۔۔۔شاید رات کو گھر بھی لیٹ آؤں۔۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

وہ سمجھ سکتی تھی۔۔۔۔اس لیے اثبات میں سر ہلانے "لگی۔۔۔"اوکے۔۔۔

لنچ باکس سمیٹتے ہوئے۔۔۔۔واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئی ی۔۔۔۔تو وہ حسین نوجوان بھی ساتھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

اریبہ کو لگا وہ دراز ے تک چھوڑنے آئے گا۔۔۔مگر حیران تو تب ہوئی ی۔۔۔جب وہ کیبن سے ساتھ باہر نکل آیا۔۔۔۔اور اس کے ساتھ ہی لفٹ میں داخل ہوا۔۔۔۔

اس لڑکی نے گمان کیا۔۔۔شاید اسے کوئی ی کام ہو فرسٹ فلور پر اس لیے ساتھ جا رہا ہے۔۔۔۔

لیکن مزید حیرانگی تب بڑھی جب وہ آفس سے اس کا ہاتھ تھامے ساتھ باہر نکلا۔۔۔۔

گاڑی کی پیسنجر سیٹ کا دروازہ اس کے لیے تیزی سے کھولا۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

اس لمحے اپنا آپ بہت خاص لگا۔۔۔لگا جیسے کوئی ی شہزادی ہو۔۔۔۔وہ شہزادی نہ تھی۔۔۔مگر اس کا شوہر اسے شہزادی کی طرح ہی ٹریٹ کر رہا تھا۔۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔"کھڑکی پر جھکتے ہوئے۔۔۔مسکرا کر کہا۔۔۔"

"اللہ حافظ و فی امان اللہ" دنیا میں سب سے عزیز وہی تو تھا اس لڑکی کو۔۔۔اس لیے اسے خدا کی امان میں دیا۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے دور ہٹ کر کھڑا ہوا۔۔۔۔

ڈرائی یور نے گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔اور گاڑی چلنے لگی۔۔۔

اریبہ نے تیزی سے پیچھے کے شیشے میں دیکھا۔۔۔وہ خوبرو نوجوان اسے اب بھی کھڑا نظر آیا۔۔۔یعنی وہ صرف اسے چھوڑنے باہر تک آیا تھا۔۔۔

اس کا یہ سادہ سہ عمل اریبہ کے دل کو چھو گیا۔۔۔۔وہ واقعی اس کا ای تھا۔۔۔یہ عزت یہ مان۔۔۔یہ اس کا ای ہی دیتا آیا تھا آج تک اسے۔۔۔۔

یہ سوچ۔۔۔وہ مسکرا دی۔۔۔۔

آنکھوں سے اوجھل ہو جانے تک اسے تکتی رہی۔۔۔۔ان آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا۔۔۔محبت۔۔الفت۔۔۔مان۔۔۔بھرم۔۔۔اعتبار۔۔۔۔اور سب سے بڑھ کر عزت۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ سو رہا تھا۔۔۔جبکے اریبہ کی آنکھوں میں نیند دور دور تک نہ تھی۔۔۔۔

اس کے ذہن میں اب تک اس لمحے کی یاد چل رہی تھی جب اس نے خود سے لگا کر۔۔۔ بڑی محبت سے معافی مانگی تھی۔۔۔۔

کروٹ اس خوبرو شہزادے کی جانب لے کر۔۔۔۔اس کے چہرے کے نقوش بغور دیکھنے لگی۔۔۔

وہ کس قدر خوبصورت تھا۔۔یقیناجب وہ کہتا ہے غرور میں۔۔۔کے اسے بہت سی مل جاتیں۔۔۔تو سچ کہتا ہے۔۔۔مل جاتیں۔۔۔۔مگر ملی نہیں۔۔۔۔نہ ہی مل سکتیں تھیں۔۔۔کیسے مل جاتیں۔۔۔۔جو جس کا نصیب ہوتا ہے اسے مل کر رہتا ہے۔۔۔چاہے سات سمندر پار ہی کیوں نہ

ہو۔۔۔۔وہ اس کا نصیب تھا۔۔۔اور آج اس خوبصورت لڑکے کو دیکھ ۔۔۔اسے اپنے نصیب پر رشک آرہا تھا۔۔۔۔

اس کی ناک سے اپنی ناک مس کر۔۔۔آنکھیں موند کر۔۔۔اس کی سانسوں کی گرمی کو اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگی۔۔۔وہ لمحہ اس دیوانی کے لیے دنیا کا حسین ترین لمحہ تھا۔۔۔۔

یاد ہے۔۔۔تم نے مجھے پہلی بار گاناگا کر پرپوز کیا تھا۔۔میں جواب میں ہنس" دی تھی۔۔۔جبکے ہنسنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔چلو۔۔۔آج میں تمھیں پرپوز کرتی ہوں۔۔۔اور تمھیں ہنسنا بالکل آلاؤ نہیں۔۔۔اور پرپوزل قبول کرنا لازم ہے تم پر۔۔۔۔اوکے۔۔۔"جس طرح ایک بار زین نے اس کے نرم گال سے اپنی ناک نرمی سے رگڑی تھی۔۔۔بالکل اسی طرح اپنی ناک اس کے رخسار سے رگڑتے۔۔ مسکراتے ہوئے آہستگی سے بولی۔۔۔

اسے یقین تھا وہ سوچکا ہے۔۔۔۔

کیا بنو گے میرے بی۔ایف میں اب تک۔۔۔ایک منٹ۔۔۔بی۔ایف" میں اب تک سنگل(Habby ہی) نہیں۔۔۔۔۔کیا بنو گے میرے ہوں۔۔۔ہونے کو بڑا من ہے بے بی۔۔ون سے ٹو۔۔۔ون سے ٹو۔۔۔"اس لمحے اریبہ کے چہرے سے خوشی کے جام بٹ رہے تھے۔۔۔۔

اس کے رخسار پر اپنا ہاتھ رکھ۔۔۔بڑی محبت سے پرپوز کیا۔۔۔۔پھر خودی اس کے گال کو نرمی سے چوم کر۔۔۔شرمیلی سے مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔گڈ نائی ٹ کہ کر۔۔اس کے ہاتھ جو سینے پر بندھے تھے۔۔۔خود آہستگی سے کھول کر۔۔۔۔سینے میں منہ چھپا کر۔۔۔۔آنکھیں موندلیں۔۔۔۔

نصیب والوں کو ملتی ہیں۔۔۔ من چاہے انسان کی قربتیں۔۔۔اسے ملی تھی ۔۔۔وہ کیونکر خوش نہ ہوتی۔۔۔۔کیونکر اپنے خدا کا شکر ادا نہ کرتی۔۔۔۔

زین کی دھڑکنوں کا ساز وہ سن سکتی تھی۔۔۔۔

کچھ ہی لمحے بعد۔۔۔زین نے نیند میں ہی اس کے نازک وجود کے گرد اپنا حصار باندھ لیا۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

وہ اندھیرے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

سرخ انگارے بھری آنکھیں۔۔۔۔خالی فرش کو تک رہی تھیں۔۔۔۔

کمرے میں ہر چیز بکھری ی پڑی ی تھی۔۔۔۔

دل ودماغ جنگ لڑ رہے تھے۔۔۔۔

بدلے کی آگ اسے سکون نہیں لگنے دے رہی تھی۔۔

اس کے نزدیک زین نے چھینا ہے اس کی محبت کو۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کے وہ جان وارتا تھا اس پر۔۔۔

بلاشبہ زین نے پیٹھ میں خنجر گھونپا تھا اس کے۔۔

اس ظالم ودھوکے باز شخص نے نہ تو رشتوں کا پاس رکھا نہ دوستی کی لاج۔۔۔

تو نے مجھ سے میری زندگی چھینی ہے۔۔۔میرے جینے کی وجہ۔۔۔میری" پہلی محبت میری دوست میری بچپن کی ساتھی۔۔۔۔میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا زین۔۔۔۔۔تو بس اپنی آخری سانسیں گن کمینے۔۔۔۔۔" وہ تب تک قرار نہ پائے گا جب تک دل میں لگی اِس آگ کو زین کی زندگی میں نہ لگا دے۔۔۔

وہ اسے معاف نہیں کر سکتا تھا۔۔۔کسی صورت نہیں۔۔

اب تو انتقام ہی اس کی زندگی کا حاصل رہ گیا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

آخر یہ زین و قار الدین ہے کون؟؟۔۔۔اور یہ انگریز کا بچہ ہمارے پیچھے" کیوں پڑا ہے؟" وہ پہلی فلائی ٹ سے پاکستان واپس چلا آیا تھا۔۔۔اور آتے ہی اپنی ن ئ ی دولہن کو گھر کے دروازے پر چھوڑ کر۔۔۔۔آفس پہنچا۔۔۔۔

آگ بگولہ ہو کر وہ اپنے بھائ ی مہروز کو دیکھ۔۔ٹیبل پر دونوں ہاتھ جما کر رکھتے ہوئے۔۔۔الجھ کر استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

مجھے خود نہیں سمجھ آرہا۔۔۔آخر کیوں ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گیا ہے" ہمارے۔۔۔لگتا ہے روڈ پر لا کر چھوڑے گا" مہروز صاحب اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بولے۔۔۔۔

میں جارہی تھی۔۔۔اَن قریب دیوالیہ loss ان کی کمپنی مسلسل لوس نکلنے کو تھا۔۔۔

غلطی ساری آپ کی ہے بھائی ی۔۔۔جب میں نے کہا تھا کے زمینیں بیچ" کرمال گودام میں نہ بھریں۔۔۔ تھوڑاانتظار کرلیں میں واپس آرہا "ہوں۔۔۔تو آپ سے انتظار نہیں ہوا۔۔۔

مجھے یقین نہیں آتا۔۔۔تم سارا الزام مجھ پر ڈال کر یوں بری الذمہ کیسے" ہو سکتے ہو؟؟۔۔۔"اس کی بات سنتے ہی۔۔۔جیسے پورے جسم میں آگ بھڑک اٹھی تھی مہروز کے۔۔۔۔

آپ پر نہ ڈالوں تو پھر کس پر ڈالوں؟؟۔۔۔پورے بزنس کی بھاگ دوڑ" آپ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔اور آپ نے کیا کیا ہمیں تباہ کر دیا اپنے غلط

فیصلوں سے۔۔۔۔۔"وہ پوری جان سے سرخ چہرے کے ساتھ مہروز پر چیخا۔۔۔

"بس کردو شہریار۔۔۔بس۔۔۔۔تمھیں بتا کر بھی کیا ہو جاتا۔۔۔تم تو اپنی سابقہ بیوی کے غم سے ہی نہیں نکل کر دے رہے۔۔۔دنیا کو اپنی مردانگی کا ثبوت دینے کے چکر میں اپنی ن ئی دولہن کے ساتھ گھومتے پھر رہے ہو۔۔۔ان سالوں میں اک بار بھی تم نے بزنس پر توجہ دی؟؟۔۔۔اب جب سب ہاتھوں سے نکل گیا ہے تو آگ ئی ے ہو چوڑے بن کر مجھ پر الزام ڈالنے۔۔۔"مہروز بھی بھرا بیٹھا تھا۔۔۔۔۔اسی کی طرز میں سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے۔۔۔دھاڑا۔۔۔

وہ دونوں بھائی بری طرح لڑ رہے تھے۔۔۔

حالات اتنے خراب نہ تھے جتنے مہروز صاحب نے شہریار کے سامنے پیش کیے۔۔۔۔

شہریار اپنی طلاق کے بعد سے ہی بہت ڈسٹرب تھا۔۔۔۔اس نے بزنس پر دیھان دینا بالکل چھوڑ دیا تھا۔۔۔سارا بزنس مہروز صاحب اکیلے چلا رہے تھے۔۔۔۔ایسے میں ان کے دل میں لالچ پیدا ہو گیا۔۔۔۔کے کیوں ناں ساری دولت اپنے نام کر لیں۔۔۔شہریار تو ویسے بھی اپنی مردانگی کا ثبوت دینے و دنیا کے طعنوں سے بچنے کے لیے اپنی دوسری بیوی کو ہنی مون کے لیے ورلڈ ٹور پر لے گیا ہے۔۔۔

انھوں نے اپنے گاؤں کی ساری زمینیں ایک کے بعد ایک کر۔۔۔بیچنا شروع کر دیں۔۔۔۔اور اس سے آنے والا سارا پیسہ اپنے ایک ن ئی ے اکاؤنٹ میں ڈلوا دیا۔۔۔اور اپنے بھائی کو یہی بتایا کے کمپنی کو مال کی سخت ضرورت

ہے۔۔۔اس لیے زمینیں بیچ کر اس کے پیسوں سے گودام میں مال بھروا رہے ہیں۔۔۔

پھر اپنے گتوں کے گودام میں خود آگ لگوا کر۔۔شہریار و والدین کے سامنے تباہ ہو جانے کا رونا رونے لگے۔۔۔۔۔

ایسا ظاہر کیا کے آگ حادثاتی طور پر لگی۔۔۔۔اس لیے موقع ہی نہ ملا انھیں انشورنس کروانے کا۔۔۔

جبکے انشورنس والوں سے بھی اچھی خاصی رقم حاصل کر کے سائیڈ کردی۔۔۔

ایک طرف مہروز سب لوٹنے میں لگا ہوا تھا۔۔۔دوسری جانب زین کے بندے کمپنی کے ستر فیصد شئیرز خرید چکے تھے۔۔۔۔

شہریار بہت وقت سے حیدری کی زمین خرید کر اس پر مال بنانے کا خواب دیکھ رہا تھا۔۔۔وہاں مال تو بنا۔۔۔ مگر مالک اب کوئی ی اور تھا۔۔۔۔شاکڈ تو تب لگا جب علم ہوا کے ایک ہی بندے نے ان کی کمپنی کے سارے شئیرز خرید لیے ہیں۔۔۔۔اور وہ ہی اس مال کا بھی مالک ہے۔۔۔

شہریار محسوس کر رہا تھا جیسے کوئی ی دشمنی نکال رہا ہو وہ لڑکا اس سے۔۔۔ مگر وہ تو اس نوجوان کو جانتا تک نہ تھا۔۔۔۔نہ کبھی ملا۔۔۔پھر بغیر ملے کسی دور بیٹھے شخص سے دشمنی کیسے ممکن؟؟۔۔۔۔وہ الجھا ہوا تھا۔۔۔۔

تھوڑا وقت لگتا ہے۔۔۔مگر مکافات عمل کی چکی چلتی ضرور ہے۔۔۔۔اور جب چلتی ہے تو اچھے اچھوں کو پیس کر رکھ دیتی ہے۔۔۔۔

جس دولت پر وہ ناز کرتا تھا۔۔۔اکڑتا تھا۔۔۔وہ دولت آج بند مٹھی سے ریت کی مانند پھسل رہی تھی۔۔۔اور وہ چاہ کر بھی اسے تھام نہیں پا رہا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

زین نے دانستہ طور پر شہریار کی کمپنی کے سارے خریدے ہوئے شیئرز اپنی وائف کے نام کر دیے۔۔۔۔

اس لمحے وہ پیپر زپر معنی خیز مسکان اپنے ہونٹوں پر سجائے دستخط کر رہا تھا۔۔۔۔

کیا ہو جب شہر یار کو خبر ہو۔۔۔کے اس کی ایکس وائی ف جسے وہ اپنے پاؤں کی جوتی گمان کر کے روند دیا کرتا تھا۔۔۔وہ اس کی کمپنی کی ستر فیصد شئیرز کی مالکن ہے اب۔۔۔یقیناوہ لمحہ دیکھنے سے تعلق رکھنے والا ہو گا۔۔۔جب وہ برابری پر نہیں برتری کے مقام پر بیٹھے گی۔۔۔زین کو اس لمحے کا شدت سے انتظار تھا۔۔۔

کیا تم میری تھوڑی مدد کر دو گی؟؟"وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے پیپرز" ۔۔۔اس حسین دلربا کی جانب بڑھاتے ہوئے۔۔۔لچکدار انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

مدد؟؟۔۔کیسی مدد؟؟۔۔"وہ ابرو اچکا کر۔۔۔پیپرز اس کے ہاتھ سے" لیتے ہوئے۔۔۔تجسس سے پوچھنے لگی۔۔۔

یار۔۔۔میں نے ایک ڈوبتی ہوئی کمپنی کے ستر فیصد شیئرز خرید" "لیے۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔مگر کیوں؟؟۔۔"وہ خاصہ الجھ کر پوچھ اٹھی تھی۔۔۔کے زین" جیسے کاروباری بندے نے ایک ڈوبتی ہوئی کمپنی میں اپنا اتنا پیسہ کیوں لگایا؟؟۔۔

کیونکے مجھے لگا تھا کے میں سنبھال لوں گا۔۔۔لیکن میری توقع کے" برعکس۔۔۔۔مجھے وقت ہی نہیں مل رہا اس کمپنی کو دیکھنے کا۔۔۔اِس لیے میں نے اس کمپنی کے سارے شیئرز تمھارے نام کر دیے ہیں اور چاہتا

ہوں تم کل سے اسے سنبھال لو۔۔۔"اس نوجوان کے چہرے کی سنجیدگی ۔۔بتانے کے لیے کافی تھی۔۔۔کے وہ مزاق نہیں کر رہا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔میں؟؟۔۔میں کیسے؟۔۔۔"وہ بے یقینی سے مقابل کو دیکھتے" ہوئے بولی۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔تم نے کیا ڈگریاں گھر میں سجانے کے لیے لی" تھیں؟؟۔۔۔"وہ ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ہونٹ سو کیڑتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔مگر۔۔۔تجربہ نہیں ہے میرے پاس۔۔۔"تیزی سے اپنا دفاع" کیا۔۔۔

تو آجائے گا۔۔۔اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔۔۔ویسے بھی وہ" دیوالیہ ہونے والی ہے۔۔تم سنبھال سکو تو ٹھیک۔۔۔ورنہ تباہی تو مقدر ہے ہی اس کا۔۔۔"اس نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔

"یعنی تم جانتے ہو میں سنبھال نہیں پاؤں گی۔۔۔"

نہیں۔۔۔مجھے یقین ہے تم کر سکتی ہو۔۔۔تب ہی اپنی جگہ تمھیں دے رہا" ہوں۔۔۔جو سوالات میں نہیں حل کر پاتا تھا میتھ کے وہ تم یوں منٹوں میں کر دیتی تھیں۔۔۔اس لیے میں واقف ہوں کے تم کتنی قابل و ہوشیار ہو۔۔۔اور سب سے بڑھ کر مجھے بھروسہ ہے تم اپنا سو فیصد دو گی جو کوئی ی پروفیشنل بندہ میرے لیے نہیں کرے گا۔۔۔"نازک کندھوں کو مضبوطی سے پکڑے۔۔۔وہ پُر اعتماد ہو کر گویا ہوا۔۔۔

اریبہ نے صرف اس کی آنکھیں دیکھیں۔۔۔جو مطمئن تھیں اپنے فیصلے پر۔۔۔

اوکے۔۔۔میں کوشش کرؤں گی اپنا بیسٹ دینے کی۔۔"وہ حسین دلربا" آہستگی سے۔۔۔ہاتھ میں پکڑی فائل کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

گڈ۔۔۔"وہ مسکرا کر پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے۔۔۔سامنے صوفے پر" جا کر بیٹھ گیا۔۔

اریبہ نے فائل کھولی۔۔۔تو کمپنی کا نام پڑھتے ہی۔۔۔اس کے ہوش اڑے۔۔۔یہ وہ ہی کمپنی تھی جہاں اس نے مہروز صاحب کی سیکرٹری کے طور پر سالوں جاب کی تھی۔۔۔

پرانی تلخ یادیں اس کی آنکھوں میں گھومنے لگیں۔۔۔۔

شہریار کا دیا ہر زخم جیسے تازہ ہو گیا ہو۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی بھر آئی ی۔۔۔

اس نے حیرت سے زین کی جانب دیکھا۔۔۔جو اپنے لیپ ٹائی پ پر کام کرنے میں مصروف نظر آرہا تھا۔۔۔

اس نوجوان نے یوں ہی نہیں خریدے وہ شی ئی رز۔۔۔یقیناوہ اس کے لیے خریدے تھے۔۔۔۔

کب سوچا تھا اس نے۔۔۔کے جو شہریار اسے جانوروں کی طرح مارتا پیٹتا اور اس کی عزت نفس و روح کو زخمی کرتا۔۔۔وہ ایک دن اسی شہریار کی کمپنی کی ستر فیصد کی مالکن ہو گی۔۔۔۔

شاید یہ کرامت تھی۔۔۔نہ بھی تھی۔۔۔تو اس کے لیے کسی کرامت سے کم بھی نہ تھی۔۔۔

سمجھ نہیں آیا کن لفظوں میں اس سامنے بیٹھے شخص کا شکر ادا کرئے۔۔۔جس نے برابر پر نہیں برتری پر بیٹھایا تھا۔۔۔۔

پہلے وہ صرف زین کا بھروسہ بحال رکھنے کی نیت سے محنت کرنے کا سوچ رہی تھی۔۔۔لیکن اب۔۔۔اب اسے خود کو پروف کرنا تھا۔۔۔

بتاناتھاکے پاؤں کی جوتی نہیں ہے وہ۔۔۔سر کاتاج ہے۔۔۔

اورتاج بادشاہوں وشہزادوں کے سرپر سجتے ہیں۔۔۔۔کم ظرف سوچ والوں کے نہیں۔۔۔۔انھیں قسمت سے میسر بھی آجائیں تووہ سنبھال نہیں پاتے۔۔۔۔اب ہر کسی کوتوخدانے شہزادوں والی اعلی ظرفی نہیں دی ناں۔۔۔۔

زین نے اسے خود کوپرووف کرنے کابہت سنہرا موقع دیا تھا۔۔۔جس کی وہ قدردان تھی۔۔۔

وہ ہمیشہ سے بہت برائی یڈاسٹونڈرہی تھی۔۔۔۔زین وفہد دونوں سے ہی اس کی ذہانت کاکوئی ی مقابلہ نہ تھا۔۔۔۔حال تویہ تھاکے فہداپنے اسائمنٹ تک اسی سے کرواتا تھا۔۔۔لیکن دونوں کیونکے بڑے بزنس مین

کے بیٹے تھے۔۔۔تو آج خود بھی ایک کامیاب بزنس مین بنے بیٹھے تھے جبکے وہ چھوٹی موٹی جابز کر کے اپنا گھر چلاتی آئی ی تھی۔۔۔۔

المیہ یہی تو ہے کے ہمارے یہاں موقع قابلیت وذہانت کو نہیں۔۔۔۔ وارثین کو ملتا ہے۔۔۔۔پھر کہتے ہیں کے ملک ترقی نہیں کرتا۔۔۔۔ قابلیت و ذہانت تو ہمارے یہاں بسوں کے دھکے کھاتی ہے۔۔۔۔دھوپ کے تماچے کھاتی ہے۔۔۔۔ بڑے لوگوں کے طعنے کھاتی ہے۔۔۔۔ہائے۔۔نہ پوچھو کیا کیا کھاتی ہے۔۔۔بس اپنا حق نہیں کھا پاتی۔۔۔۔باقی ذلت کے جتنے دروازے ہیں سب مہیا ہیں اسے۔۔۔۔۔حال تو یہ ہے کے کچھ دل جلے ۔۔۔ تھک ہار کر اِس سفر میں اپنی ڈگریاں ہی جلا دیتے ہیں۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔"مشکور نگاہوں سے اس حسین نوجوان کو تکتے ہوئے" ....آہستگی سے بڑبڑائی ی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ صبح اٹھ کر۔۔۔تیزی سے تیار ہوئی ی۔۔۔۔

اس نے عادت کے مطابق سادگی کو ہی ترجیح دی۔۔۔

بالوں کو پونی میں قید کرتے۔۔۔وہ آئی ینے میں اپنا عکس دیکھ۔۔۔ہلکا سہ مسکرائی ی۔۔۔

بہت اوقات اوقات کرتے ہو ناں۔۔۔۔بہت جلد میں دیکھاؤں گی" تمھیں۔۔۔کے اپنے باپ دادا کی جائیداد پر اتراتے واکڑتے ہو تم۔۔۔۔اگر وہ چھین لی جائے تو تمھاری اوقات ہم سے بھی بدتر ہے۔۔۔تم

میں تو اتنی بھی ہمت نہیں کے ہماری طرح مشکلات سے لڑ کر حالات کا سامنا کر سکو۔۔۔ہم ہر روز صرف پیٹ بھر روٹی کھانے کے لیے جنگ لڑتے ہیں اِس دنیا سے۔۔۔۔اور تمھارا حال تو یہ ہے کے اے۔سی والے کمرے و نرم بستر پر سوتے ہوئے بھی تم ڈیپریشن کا شکار ہو جاتے ہو۔۔۔"۔۔۔یقیناوہ اپنے خیالات میں شہریار سے مخاطب تھی۔۔۔

نہایت پر اعتمادی سے دوپٹہ سر پر اوڑھتے ہوئے۔۔۔بیڈ پر لیٹے اپنے ہسبینڈ کو دیکھا۔۔۔

جو سوتے ہوئے۔۔۔پیشانی پر بکھرے بالوں کے سبب اسے بہت معصوم و حسین لگا۔۔۔۔۔

پھر نظر اس کے کشادہ سینے پر گ ئی۔۔۔وہ وجیہہ نوجوان شرٹ لیس تھا ازخود ہی بڑھتی محسوس hotness اس لمحے۔۔۔فضا میں ہاٹنس ہوئی ی۔۔۔وہ جھیپ کر۔۔۔تیزی سے نظریں ہٹا گ ئی۔۔۔۔

ناشتہ کرئے بغیر آفس مت جانا۔۔۔اوکے ڈئی یر۔لوویو۔"اس نے چٹ" پر مسکراتے ہوئے لکھا۔۔پھر اس چٹ کو ہونٹوں سے چوما۔۔۔جس کے سبب اس پیلی چٹ پر اس کے ہونٹوں پر لگی اورنج رنگ کی لپ۔اسٹک چھپ گ ئی تھی۔۔۔

چٹ کو اس کی سائی یڈ ٹیبل پر رکھ کر۔۔۔فائی لز ہاتھ میں لیے۔۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی ی۔۔باہر نکلی۔۔۔۔پھر آہستگی سے دروازہ بند کیا۔۔۔تاکے اس کی نیند خراب نہ ہو۔۔۔کل پوری رات لیپ ٹائی پ پر کام کرتے گزارئی ی تھی اس نے۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

"کیا وقت آگیا ہے ہمارا۔۔۔اب ہم ملازمین کی طرح اپنے ہی آفس میں ایک لڑکی کے نیچے کام کریں گے۔۔۔" وہ مہروز کو دیکھ۔۔۔غصے سے تلملا کر بولا۔۔۔

اس کے نزدیک یہ ساری تباہی کا واحد ذمہ دار مہروز تھا۔۔۔۔۔۔اگر وہ انتظار کر لیتا اس کی واپسی کا۔۔۔تو یقیناوہ اسے زمینیں بیچنے ہر گز نہ دیتا۔۔۔

"ملازمین نہیں۔۔پارٹنرز ہیں ہم۔۔۔" مہروز فوراہی جتاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

پارٹنرز؟؟۔۔کیامزاق کررہے ہیں آپ مجھ سے؟؟۔۔۔وہ ستر فیصد" شئیرز کی مالک ہے اور ہم دونوں مل کر صرف تیس۔۔۔۔۔اب آفس کے ہر فیصلے میں اس کا ڈیسیجن چلے گا۔۔۔"شہریار چیئر کے اوپری حصے پر اپنی مٹھی کا مکا بنا کر مارتے ہوئے دھاڑا۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے حشر کر دے مہروز کا۔۔۔۔جس کی جلد بازی و غلط فیصلوں نے کسی عورت کے سامنے جی حضوری کرنے پر مجبور کر دیا ہے اسے۔۔۔

لڑنے کے بجائے دعا کرؤ وہ عورت ذہین نکل کر آئے۔۔۔کیونکے اس" کمپنی کے علاوہ ہمارے پاس کچھ نہیں بچا ہے۔۔۔۔"وہ سمجھانے والے انداز میں۔۔۔دانت پیستے ہوئے بولے۔۔۔۔

جی بالکل۔۔اب صرف دعا ہی کی جا سکتی ہے۔۔۔کے ایک عورت ہمیں" ان حالات سے نکال دے۔۔۔لعنت ہے ایسی مردانگی پر۔۔۔جب کرنی ایک عورت کی جی حضوری ہی ہے۔۔۔" وہ تلملا کر کہتا ہوا۔۔۔کمرے سے باہر جانے لگا۔۔۔

وہ آنے والی ہو گی۔۔۔ویلکم کی تیاری کرؤ۔۔۔مت بھولو۔۔۔ہمیں" اس وقت صرف اپنی کمپنی کو بچانے کی کوشش کرنی ہے۔۔ورنہ اس کا تو شاید کچھ نہ جائے مگر ہم سڑک پر آجائیں گے۔۔۔۔۔" مہروز پیچھے سے بولا۔۔۔جسے سن کر۔۔۔وہ نفی میں سر جھٹکتا ہوا۔۔باہر چلا گیا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ڈرائی یور کے ساتھ وہ کمپنی پہنچی۔۔۔جہاں پورا اسٹاف اس کا ویلکم کرنے پہلے سے کھڑا تھا۔۔۔جن میں مہروز و شہریار بھی شامل تھے۔۔۔

دونوں ہی بھائی بہت اشتیاق رکھتے تھے کمپنی کی نئی مالکن مسز زین وقارالدین کو دیکھنے کا۔۔۔۔

ان کے نزدیک جب زین وقارالدین نیویارک کا شہری تھا۔۔تو یقیناً اس کی بیوی بھی وہیں کی ہو گی۔۔۔نہایت خوبصورت۔۔پڑھی لکھی۔۔۔انگلش بولنے والی انگریز۔۔۔۔

وہاں موجود ہر شخص نے نہایت ہائی امیج بنایا ہوا تھا مسز زین وقارالدین کا۔۔۔۔

وہ لڑکی گھر سے تو پُر اعتماد ہو کر نکلی تھی۔۔۔لیکن جب وہ لمحہ آن پہنچا کے اس کا اور شہریار کا سامنا ہو۔۔۔تو دل خوف کے مارے بند ہونے لگا۔۔۔۔

شہریار کا چہرے پر مارا وہ پہلا تھپڑ۔۔۔اچانک ہی یاد آیا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں موتی برسانے لگیں۔۔۔

ظالم کا پے در پے بیلٹ سے مارئے چلا جانا۔۔۔آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح چلنے لگا۔۔۔

اپنی چیخیں آج بھی کانوں میں گونجتے سنائی دے رہی تھیں۔۔

وہ خود بھی نہیں جانتی تھی شہریار کا اِس قدر خوف ہے اُس کے دل میں۔۔۔

اس کا دل مارے خوف کے بند ہونے لگا۔۔۔طلاق کے بعد یہ ان کی پہلی ملاقات ہونے والی تھی۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں الجھائے۔۔۔اپنی ہی کھال میں ناخن گڑانے لگی۔۔۔

میم پہنچ گ ئی ے۔۔۔"ڈرائی یور کے اطلاع دیتے ہی۔۔۔اس نے" سفید پڑتے چہرے کے ساتھ۔۔۔اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اس کا پورا جسم لرزنے لگا تھا۔۔۔

تیزی سے سیل اٹھا کر زین کو کال کی۔۔۔

پہلی ہی کال پر اس نے ریسیو کر لی۔۔۔جیسے علم تھا۔۔۔کے کال آئے گی۔۔۔

"مجھے بہت ڈر۔۔۔ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"وہ تیزی سے پھولے سانس کے ساتھ بولی۔۔۔

"ڈر۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔وہ اب کچھ نہیں بیگاڑ سکتا تمھارا۔۔۔"وہ اطمینان بخش انداز میں گویا ہوا۔

"مگر پھر بھی بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"وہ روہانسہ لہجے میں بولی۔۔۔

آسان نہیں ہوتا مرد سے مار کھانا۔۔۔عزت نفس مجروح ہونے کے ساتھ ساتھ روح شدید زخمی ہو جاتی ہے۔۔۔اِس قدر زخمی کے جب دیکھو

۔۔۔تب تازی زخم نظر آئے۔۔تازی بھی ایسا۔۔۔کے ہاتھ لگاؤ تو خون رسنے لگے۔۔۔۔

"ڈرنے کی کوئی ی بات نہیں۔۔۔۔بہادر بنو۔۔۔میری اریبہ بہت بہادر ہے۔۔۔وہ ایسے نامرد سے نہیں ڈر سکتی جو عورت پر ہاتھ اٹھاتا ہے۔۔۔۔وہ ذہنی بیمار ہے۔۔۔اور ذہنی بیمار لوگوں سے ڈرا نہیں جاتا۔۔۔انھیں ٹریٹ کرنے کا طریقہ سیکھا جاتا ہے۔۔۔اسے بتاؤ میری جان۔۔۔کے انسان کی پہچان اس کے پیسوں سے نہیں اس کی قابلیت و ذہانت سے ہوتی یے۔۔۔اسے ٹریٹ کرنا سیکھو۔۔۔۔ڈرو مت۔۔۔ضرورت ہی نہیں ڈرنے کی۔۔۔میں ہوں ناں۔۔۔تمھارا ای۔۔۔۔وہ ہاتھ اٹھانا تو دور کی بات ترچھی نگاہ سے دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا اب۔۔۔۔اوکے۔۔۔تو آرام سے رہو۔۔۔اور پُر اعتمادی سے باہر

نکلو۔۔۔اسے دیکھاؤ کے اب باس کون ہے۔۔۔۔"زین نے اسے حوصلہ دیا۔۔۔جس کی اس لمحے اسے شدید ضرورت تھی۔۔۔

"چلو میری شیرنی۔۔۔یہ تو پہلی سیڑھی ہے۔۔۔۔تمھیں تو ابھی بہت آگے جانا ہے۔۔۔اور شہریار جیسے چھوٹے موٹے لوگ تمھیں کامیاب ہونے سے نہیں روک سکتے۔۔۔۔انھیں تو تم یوں ہی اڑا پھینکو گی۔۔۔"اس کی باتیں سن۔۔۔وہ کافی بہتر محسوس کرنے لگی۔۔۔جبکے آخری جملہ سنتے ہی چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔

"تم کچھ زیادہ ہی یقین نہیں کرنے لگے مجھ پر؟"وہ بے ساختہ ہی پوچھ اٹھی۔۔۔

لگے سے کیا مراد ہے ؟۔۔۔میں شروع سے کرتا ہوں۔۔اور کرتا رہوں" گا۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

چلو۔۔بیسٹ اف لک۔۔۔باہر نکلو شان سے۔۔۔۔وہ شان جو میری اریبہ" پر جچتی ہے۔۔۔"اس کے الفاظ نہ تھے جادو تھے۔۔۔۔جن کے سحر نے اسے پُر سکون کر دیا۔۔۔

اللہ حافظ"الوداع کہ کر۔۔۔کال منقطع کی۔۔۔۔"

گاڑی کا دروازہ آفس کے چوکیدار نے کھولا۔۔۔

وہ نازک صفت گڑیا گاڑی سے پر اعتماد انداز میں اتری ی۔۔۔۔

شہریار پھولوں کا گلدستہ ہاتھ میں تھامے ابھی مسکراتے ہوئے ویلکم کرنے ہی لگا تھا۔۔۔جب اس لڑکی کے چہرے پر نظر پڑی ی۔۔۔۔

بس نظر کا پڑنا تھا کے شاکڈ کے مارے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گ ئی یں۔۔۔

اپنی آنکھوں پر اس لمحے یقین کرنا ممکن نہ تھا۔۔۔اور کرتا بھی کیسے۔۔۔سامنے کھڑی لڑکی اس کی ایکس وائی ف تھی۔۔۔وہ لڑکی جس کی غربت و مفلسی چہرے سے جھلکتی ہے یہی طعنہ دیا کرتا تھا وہ۔۔۔۔

آج وہ مالکن تھی وہ بھی اسی کی کمپنی کی۔۔۔

یہ پھٹی آنکھیں۔۔یہ حیرت صرف اس کی تنہا نہ تھی۔۔۔مہروز بھی کچھ ایسی ہی کیفیت میں مبتلا تھا ار یہ کو دیکھ۔۔۔۔

ویلکم۔۔۔"شہریار کے توطوطے اڑ گ ئی ے تھے۔۔۔الفاظ منہ میں ہی" کہیں کھو گ ئی ے۔۔جبکے مہروز صاحب بمشکل اپنی حیرت پر قابو پاتے اس لڑکی کا ویلکم کرنے لگے۔۔۔

اریبہ نے پر اعتمادی سے مسکرا کر۔۔۔اثبات میں ہلکا سہ سر ہلاتے ہوئے۔۔۔۔ان کے ہاتھوں سے پھولوں کا گلدستہ لیا۔۔۔۔

اور شان سے چلتی ہوئی ی۔۔۔اندر داخل ہوئی ی۔۔۔

پورے آفس کے اسٹاف سے اس کا ن ئی ے باس کے طور پر تعارف کروایا گیا۔۔۔

اور یہ ہیں کمپنی کے مینیجر۔۔۔"مہروز کمپنی کے ہر ایک عہدے دار سے" اس کا تعارف الگ سے کروانے ہی لگا تھا۔۔جب وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

"یہ تعارف وغیرہ تو کام کے وقت ویسے ہی ہو جائے گا۔۔۔۔یہ چھوڑئی یں ۔۔۔اور اپنی سیکرٹری کو میرے آفس بھیج دیں۔۔۔"

اس کا مقصد العین صرف اپنی کمپنی کو بچانا اور اپنی قابلیت کو پروف کر کے دنیا کو دیکھانا تھا۔۔۔وہ ملنے ملانے میں وقت ضائع نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ضروری تو نہیں غریب کی بیٹی پیدا ہوئی ہو تو ہمیشہ غریب ہی رہے۔۔۔انسان اپنی محنت و قابلیت سے وقت کے دھارے موڑ دیا کرتا ہے۔۔۔اور وہ بھی یہی کرنے چلی تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

ایک ہفتے سے وہ ساتھ کام کر رہے تھے۔۔۔مگر مجال ہے اس لڑکی نے ایک بار بھی نظر بھر کر اسے دیکھا ہو۔۔۔۔

وہ اپنی ن ئی دلہن کے برابر میں لیٹا۔۔۔اریبہ کو ہی یاد کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا خوبصورت وسادگی سے بھرپور پُر اعتماد سراپا اب آنکھوں میں رہنے لگا تھا۔۔۔

دل میں شدید پچھتاوے کی لہر اٹھی۔۔۔کے کاش اس نے قدر کی ہوتی اس لڑکی کی۔۔۔تو آج وہ اس کے پاس ہوتی۔۔

آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔وہ اٹھ کر تیزی سے بیٹھا۔۔۔۔اور اپنی آنکھیں بے دردی سے رگڑ ئی یں۔۔۔۔

دل کڑ رہا تھا اس کا۔۔۔کے وہ لڑکی آج کسی اور کے نکاح میں ہے۔۔۔اب وہ in- اس کی نہیں رہی۔۔۔اس نے کھود یا اپنی بے وقوفیوں اور اِن سکیورٹی کے سبب اسے۔۔۔ security

♥*Husny Kanwal*♥

سب کچھ کیسا چل رہا ہے؟" وہ اپنے بال بنا رہی تھی۔۔۔جب وہ پیچھے آ کر۔۔۔اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی جما کر۔۔۔۔نازک وجود کو مکمل اپنی باہوں کے حصار میں جکڑتے۔۔۔استفسار کرنے لگا۔۔۔

بہتر ہے۔۔۔۔"اس نے آہستگی سے۔۔۔آئی مینے میں اس خوبرو نوجوان" کے خوبصورت عکس کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

ڈاک پیلے رنگ کی ٹی۔شرٹ اور سفید ٹراوزر میں وہ لڑکا خاصہ جچ رہا تھا۔۔۔

پتا ہے۔۔۔۔مہروز نے اکاونٹس میں بہت گھپلے بازی کر رکھی" ہے۔۔۔کمپنی کی اتنی بری حالت اسی کی وجہ سے ہے۔۔۔۔میرا بس نہیں چل رہا۔۔۔کے اٹھا کر اسے باہر پھینک دوں۔۔۔"اریبہ کے دانت پیس کر کہتے ہی زین سنجیدگی سے ہلکا سہ اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

ایک مدد کردو میری یار۔۔۔"وہ اس کے پیٹ کے مقام پر حصار باندھے" ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے۔۔۔۔لچکدار انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔

حکم۔۔۔"تیزی سے جواب دیا۔۔۔۔"

"کیا تم مسٹر مہروز کے متعلق انفارمیشن نکلوا سکتے ہو؟؟۔۔۔"

بالکل نکلوا سکتا ہوں۔۔۔اس میں کیا مشکل۔۔۔فلحال اب یہ باتیں" چھوڑو۔۔۔۔آفس کی ساری پریشانیاں وا لجھنیں آفس میں چھوڑ کر آیا کرؤ۔۔۔۔گھر میں آتے ہی تمھارے ذہن تمھارے دل۔۔۔حتی کے تمھارے لبوں پر بھی صرف میرا قبضہ ہونا چاہیے۔۔۔"وہ اپنی ناک اس کے

رخسار پر نرمی سے سہلاتے ہوئے۔۔۔آخری جملہ بڑے حق سے ادا کرنے لگا۔۔۔۔۔

کھانے میں کیا کھایا؟؟۔۔۔"کچھ لمحے بعد۔۔۔زین فکر مند لہجے میں" پوچھنے لگا۔۔۔

بتایا تو تھا کال پر۔۔۔پاس کے ریسٹورینٹ سے منگا لیا تھا۔۔۔۔"وہ" مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

مجھے ناں ویڈیو کال کر لیا کرؤ۔۔۔۔خاص طور پر کھانا کھاتے" وقت۔۔۔میرا دل مطمئن رہے گا۔۔۔ورنہ فکر سی لگی رہتی ہے۔۔۔"اس کی صراحی دار گردن سے اپنے ہونٹ مس کر۔۔۔۔آنکھیں

موندے۔۔۔اس کی میٹھی سی مہک سونگھتے۔۔۔۔آہستگی سے لچکدار انداز میں کہا۔۔۔

اوکے۔۔"وہ مدھم لہجے میں مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔"

بہت اچھا لگتا تھا اس کا یوں بچوں کی طرح خیال رکھنا۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں وہ اپنی گردن پر محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔جس پر اس ... نے جھیپ کر۔۔اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا

اگلے ہی پل اسے باہوں میں برائی یڈل اسٹائی ل میں اٹھائے۔۔۔وہ بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اریبہ۔۔مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔"شہریار اریبہ" کے کیبن میں آکر۔۔۔۔سامنے چیئر پر بیٹھنے کے بجائے۔۔۔اس کے قریب آتے۔۔۔ گمبھیر لہجے میں بولا۔۔۔

جو بھی بات کرنی ہے۔۔۔سامنے بیٹھ کر کرؤ۔۔۔"وہ تیزی سے سخت" لہجے میں حکم صادر کرنے لگی۔۔

شہریار سے حتی المکان وہ دور رہنا ہی پسند کرتی تھی۔۔۔۔مانا وہ اس ظالم پر ظاہر نہیں ہونے دیتی۔۔۔۔مگر وہ ڈرتی تھی اس سے۔۔۔

ابھی شہریار مزید کچھ بول پاتا۔۔۔اس سے قبل اریبہ کا سیل رنگ ہونے لگا۔۔۔

ہڑبڑاہٹ میں اس نے بغیر اسکرین پر نام دیکھے کال ریسیو کی۔۔۔

"ہیلو ڈئیر۔۔۔"

ہیلو ہبی۔۔۔۔"دوسری جانب سے زین کی آواز سن۔۔۔دل کو جیسے قرار" آیا ہو۔۔۔۔

بھولی تو نہیں ہو ناں۔۔۔۔میرے مال کی اوپننگ ہے آج۔۔۔"اس نے" یاد دہانی کرانے والے انداز میں کہا۔۔۔

Zubi Novels Zone

نہیں۔۔ نہیں۔۔۔میں کیسے بھول سکتی ہوں۔۔"اپنی پیشانی پر آتا" پسینہ۔۔۔ہاتھ میں پکڑے ٹیشو سے صاف کر۔۔۔۔۔آواز کو باقدر نارمل رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔ گویا ہوئی ی۔۔۔

ٹھیک ہے تو جلدی سے آجاؤ۔۔۔میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔میری مہمانِ" خصوصی تو تم ہی ہوناں۔۔"اس کی بات سنتے ہی جیسے محبت کا دریا دل میں اچھالے مارنے لگا۔۔۔

ساری رنجشیں و تکلیفیں ایک طرف۔۔۔اور اس کے شوہر کی بے پناہ محبت ایک طرف۔۔۔۔

او۔۔۔۔"اپنے ہسبینڈ سے بات کرتے ہوئے وہ بھول بیٹھی کے شہریار" ابھی بھی اسکے سامنے کھڑا ہوا ہے۔۔۔

جبکے وہ جل کر پاؤں پٹکتا۔۔۔وہاں سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

مال کی اوپننگ کے لیے زین نے کسی ایکٹر وایکٹرس یا کسی بڑی سیاسی شخصیت کو مہمانِ خصوصی کے طور پر نہیں بلایا تھا۔۔۔

کیونکے وہ ربن اپنی شریک حیات سے کٹوانے کی خواہش رکھے ہوئے تھا۔۔۔

اریبہ کی گاڑی مال کے باہر آکر رکی۔۔۔توزین نے خود آگے بڑھ کر پورے میڈیا کے سامنے اپنی بیوی کے لیے ڈور اوپن کیا۔۔۔

چلو آجاؤ۔۔۔"اس کے آگے اپنا ہاتھ مسکراتے ہوئے بڑھایا۔۔۔جسے" اس حسین دلربا نے تیزی سے تھام لیا۔۔۔۔

وہ اُس حسین نوجوان کا ہاتھ نرمی سے تھامے گاڑی سے اتر ئی ی۔۔

زندگی میں پہلی بار وہ میڈیا کے سامنے آئی ی تھی۔۔۔

خاصہ نروس محسوس کر رہی تھی وہ۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل۔۔۔زین نے اپنا ہاتھ اس کی کمر کے گرد حائی ل کر کے ۔۔۔اسے خود سے لگایا۔۔۔جس کے سبب نروسنس کافی کم ہوئی ی۔۔۔

یہ لو قینچی۔۔۔"وہ اب تک یہی سمجھ رہی تھی کے زین مزاق کر رہا ہے"
اس کے ساتھ۔۔۔ مگر وہ سنجیدہ تھا یہ دیکھ۔۔اسے زبردست جھٹکا لگا۔۔۔

بے یقینی سی کیفیت میں اپنے شوہر کو دیکھنے لگی۔۔جو اس کے آگے قینچی بڑھا
رہا تھا۔۔۔۔

"میں؟۔۔"

تم نہیں تو اور کون؟؟۔۔۔میری زندگی میں سب کچھ تم ہی تو"
ہو۔۔۔"اس نے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔۔محبت سے لبریز لہجے میں
سرگوشی کی۔۔۔جسے سن۔۔۔اس کی آنکھیں خوشی سے نم
ہو گئی یں۔۔۔

روکیوں رہی ہو؟؟۔۔"اس کی نیم شہد رنگ آنکھوں میں نمی ابھرتی" دیکھ۔۔۔وہ فورا فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

کیا کہتی۔۔۔۔کے کسی نے اتنی عزت پہلی بار دی ہے اس لیے رونا آگیا۔۔۔یقیناوہ یہ سنتے ہی ہنس دیتا۔۔۔اس لیے کچھ نہ کہا۔۔۔بس نفی میں سر ہلا گ ئی۔۔

اس لمحے ٹوٹ کر پیار آیا تھا اس نوجوان پر۔۔۔

اس کے ہاتھ سے قینچی لے کر مڑی۔۔۔اور لال رنگ کی ربن کاٹ کر مال کی افتتاح کی۔۔۔

زین کے کہنے پر سب سے پہلے مال میں وہ ہی داخل ہوئی ی۔۔۔

بس اس کا پہلا قدم رکھنا تھا۔۔۔کے اوپر سے بن موسم برسات کی مانند لال رنگ وہارٹ شیپ کے غبارے برسنے لگے۔۔۔۔

کیونکے اس لڑکی نے بالکل بھی اِس طرح کے خوبصورت ویلکم کی توقع نہ کی تھی۔۔۔تو وہ خاصہ حیرانگی کے عالم میں اوپر کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔جہاں سے مسلسل غبارے برس رہے تھے۔۔۔۔

مال بہت خوبصورت بنا ہوا تھا۔۔۔۔

میم شاید سادگی پسند زیادہ ہیں۔۔۔مطلب بالکل بھی تیار نہیں ہوئی یں" اپنے ہی مال کی اوپننگ میں۔۔"ایک نیوز رپورٹر نے زین کا انٹرویو لیتے

وقت اریبہ کو بغور سر تا پاؤں تنقیدی نظروں سے دیکھتے ہوئے۔۔۔منہ بسور کر سوال کیا۔۔۔

اریبہ کو اس لمحے احساس ہوا۔۔۔کے اسے تیار ہو کر آنا چاہیے تھا۔۔آخر کو۔۔۔اس کے ہسبینڈ کے لیے یہ دن بہت خاص ہے۔۔۔

اسے بھولنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔کے اب وہ اریبہ افضل نہیں جسے لوگ دیکھ کر بھی اَن دیکھا کر دیتے ہیں۔۔اب وہ مسز زین وقار الدین ہے۔۔ایک بزنس مین کی بیوی۔۔۔۔۔جس پر لوگوں کی نگاہیں جمی ہیں۔۔۔۔۔مانا زین کچھ نہیں کہتا۔۔۔۔۔مگر اسے زین کے اسٹیٹس کا خیال رکھنا چاہیے۔۔۔

وہ شرمندہ سی ہو کر۔۔۔نظر جھکا گئی۔۔۔یہ سوچتے ہوئے کے زین کو امبیرس سچویشن میں ڈال دیا اس نے۔۔۔

تیار؟؟۔۔۔ملکہ کسی سے ملنے کے لیے تیار نہیں ہوتی۔۔۔لوگ اس سے" ملنے کے لیے تیار ہو کر آتے ہیں۔۔جیسے آپ آئی یں ہیں۔۔۔"آخری جملہ۔۔۔۔چہرے پر پلے فل مسکراہٹ سجائے۔۔۔استہزائی یہ انداز میں کہا۔۔۔گویا مقابل کو چاروں شانے چت کیا تھا اس نے ایک ہی جملے میں۔۔۔۔

اریبہ نے اس کی بات سنتے ہی حیرت سے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔۔

نہایت پر اعتمادی کے ساتھ اسے خود سے لگا کر۔۔۔نیم شہد رنگ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔محبت سے کہنے لگا۔۔۔"اور میری وائی ف میری دل کی ملکہ ہے۔۔۔۔وہ جیسی ہے ویسی ہی اچھی ہے۔۔۔"

اریبہ اس کی بھوری چمکتی آنکھوں سے برستی محبت دیکھ۔۔۔ مسکراتے ہوئے نظر جھکا گ ئی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

زین اپنے ورکرز کو گائیڈ کرتا نظر آرہا تھا۔۔۔آج مال کی اوپننگ تھی اس وجہ سے مال میں لوگوں کا کافی ہجوم تھا۔۔۔۔

وہ جیولری کے اسٹال کے پاس کھڑی ہو کر۔۔۔۔ابھی جیولری پر سرسری سی نگاہ ڈال ہی رہی تھی۔۔۔کے اسے سامنے مرر کے عکس میں کوئی لڑکا پلر کے پیچھے کھڑا نظر آیا۔۔۔

کیونکے وہ کافی دور کھڑا تھا۔۔۔تو وہ نظر انداز کر گ ئی۔۔۔

مگر کچھ دیر بعد۔۔۔جب وہ میک۔اپ کی شاپ میں داخل ہوئی ی۔۔۔تو وہاں بھی اس نے محسوس کیا۔۔جیسے کوئی ی اسے دیکھ رہا ہو۔۔۔

وہ ابھی لپ۔اسٹک کے کلرز چیک کر ہی رہی تھی۔۔۔کے اسے سامنے لگے مرر کے عکس میں فہد نظر آیا۔۔۔۔

اس نے پیچھے پلٹ کر تیزی سے دیکھا۔۔۔مگر پیچھے کوئی ی نہ تھا۔۔۔

شادی کے بعد سے اس نے فہد کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

شاید میرا وہم ہو گا۔۔۔اگر وہ ہوتا تو یوں چھپن چھپائی تھوڑی کھیلتا میرے" ساتھ۔۔۔۔۔"وہ اپنے سر پر دھپ لگاتے ہوئے بولی۔۔۔

کچھ دیر فرسٹ فلور پر گھومنے پھرنے کے بعد۔۔۔جب وہ پرفیوم کے اسٹال پر آکر کھڑی ہوئی ی۔۔۔تو اس کی نگاہ اپنے قریب کھڑے زین پر گ ئی۔۔۔جو اپنے ورکرز کو ہدایات دیتا نظر آیا۔۔۔

وہ مسکرادی۔۔زین بھی اسے دیکھ کر ہلکا سہ مسکرانے لگا۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل۔۔۔اس کی نگاہ اوپر کی جانب گ ئی۔۔۔جہاں اسے فہد کھڑا نظر آیا۔۔۔

فہد۔۔۔"فہد کی نظریں اس لمحے زین پر ہی جمی تھیں۔۔۔"

اریبہ ابھی اسے دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے گن نکالی۔۔۔

اس کے ہاتھ میں گن۔۔۔اور نظر زین پر جمی دیکھ۔۔۔وہ لڑکی سمجھ چکی تھی۔۔۔کیا کرنے کا ارادہ ہے۔۔

فہد نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے۔۔۔زین کو نشانا بنا کر۔۔۔فائر چلا دی۔۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے آنکھیں حیرت سے پھٹیں۔۔

وہ کیسے دیکھ لیتی۔۔۔اپنے ای پر آتی مصیبت کو۔۔۔۔وہ جان وارتی تھی اس پر۔۔۔اس لیے اپنی جان دینے بغیر کچھ سوچے سمجھے چلی آئی ی۔۔

وہ بھاگتے ہوئے زین کے آگے آکر کھڑی ہوگئی تھی۔۔۔اس لیے گولی بجائے زین کے اریبہ کو لگی۔۔۔

وہ تو بس دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔جتنی دیر میں دماغ سمجھ پایا کے چل کیا رہا ہے۔۔۔۔اتنی دیر میں وہ اس

کی جگہ گولی کھا چکی

۔۔۔۔تھی

۔۔۔گولی لگنے کے سبب وہ بے جان ہو کر گرنے لگی

زین نے اسکے نازک سراپے

۔۔۔کو تیزی سے تھاما

۔۔۔۔فائر چلنے کی آواز سے پورے مال میں بھگدڑ مچ گئی تھی

ارادہ تو یہی کر کے آیا تھا

وہ۔۔۔کے گولی چلا کر زین کو

موت کی گھاٹ اتار۔۔۔اِس

بھگدڑ میں مل کر۔۔۔آرام

سے باہر نکل جائے گا۔۔۔مگر

.....اب۔۔۔۔اب سب بدل گیا تھا

۔۔۔۔گولی زین کو نہیں لگی تھی۔۔۔گولی تو اس کی اپنی جان کو لگ گئی تھی

وہ بے یقینی کے عالم میں

۔۔۔کھڑا تھا

.....اس لڑکی کو کبھی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا و

اگر بس چلتا ہو۔۔تو تکلیف

پہنچانا تو دور کی بات---وہ اسے کھروچ تک نہ آنے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

۔۔۔دے

۔۔۔اس لڑکی کے جسم سے خون نکلنے لگا

صرف کچھ ثانیوں میں اس کے لائٹ ہرے رنگ کا سوٹ مکمل لال ہو چکا

۔۔۔۔تھا

زین نے خون آلود نگاہوں سے اوپر کی جانب دیکھا۔۔۔جہاں سے گولی چلی

۔۔۔تھی

۔فہد اس بھگدڑ میں بھی اپنی جگہ منجمد کھڑا نظر آیا

۔۔۔اس لمحے شدت سے دل چاہا۔۔کے اسے شوٹ کر دے

اریبہ۔۔۔اریبہ۔۔۔ جس لڑکی ''کی آنکھوں میں آنسو دیکھ وہ ڈر جایا کرتا

تھا۔۔۔آج اسے خون میں لت پت دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔ تو کیسے نہ ڈرتا۔۔۔کیسے نہ گھبراتا

۔جسم سے جیسے جان نکلی ہو

۔۔۔دماغ مفلوج ہو گیا تھا ایک دو ثانیوں کے لیے

اس حسین دلربا کے سفید پڑتے چہرے پر تھپتھپاتے۔۔۔اس کا نام پکارنے ۔۔۔۔لگا

اریبہ اٹھو۔۔۔۔کچھ نہیں ہو گا" تمھیں۔۔۔ سن رہی ہو تم۔۔۔" وہ چیخ رہا تھا۔۔۔ لیکن مال میں مچے شور وافراتفری کے سبب شاید ہی اس کی آواز ۔۔۔۔اریبہ کے کانوں تک پہنچ پا رہی تھی

فائر کی آواز سے خوف کے سبب... لوگ اندھا دھن بھاگ رہے تھے۔۔۔ جس کی وجہ سے قوی امکان تھا کے ان کو راستے میں نہ دیکھتے ہوئے کچل دیتے۔۔۔ لیکن زین کے ورکرز تیزی سے ان کے گرد ۔۔۔۔گول دائرہ بنا کر... حفاظت کرنے لگے

سر۔۔۔میم کو ہسپتال لے کر ''چلیں جلدی۔۔۔۔''اس حسین دلربا کا سر

۔۔۔زین کی باہوں میں تھا۔۔۔وہ صرف اس کا فکر مند چہرہ دیکھ رہی تھی

وہ اس کا میک بک بھیجنا

۔۔۔۔وہ میل کے ذریعے دوستی کرنا

۔۔۔وہ اپنے غم وخوشی بلاججک ایک دوسرے کو بتانا

وہ ڈوبتے ہوئے اس کا آکر

۔۔۔۔بچانا

۔۔۔۔ وہ بار بار اصرار کرنا کے لوٹ جاؤ۔۔۔۔اور اس کا بضد رہنا

وہ بارہا اسی کے سامنے ای

....کی محبت کا دم بھرنا

وہ اس دلبر سے نکاح

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

...وہ حسین رات

وہ اس کا خود سے لگا کر

بار بار اپنے اسٹاف کے

---سامنے معافی مانگنا

---وہ باہر چھوڑنے تک آنا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

۔۔۔وہ زلفوں سے کھیلنا

وہ نروس ہونے پر محظوظ

۔۔۔ہونا

اس خوبرو نوجوان کا حسین چہرہ دیکھتے ہوئے۔۔۔لمحہ بھر میں پوری زندگی

۔۔۔۔آنکھوں میں گھوم گئی

۔۔۔یار کی باہوں میں موت بان موت نہیں دراصل حیات ہے

اس کی محبت بھری آواز سن۔۔۔چہرے پر ہلکی سی مسکان بکھر ئی

۔۔۔وہ پر سکون تھی۔۔۔۔۔۔پھر آنکھیں از خود بند ہو گئیں

اریبہ۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔پلیز"۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔"وہ حلق

۔۔۔۔کے بل چیختے ہوئے اسے باہوں میں بھر کر کھڑا ہوا

اس کے ورکرز عوام کے ہجوم و میڈیا کے لوگوں میں اُس کے لیے جگہ سے.

۔۔۔ہموار کرتے ہوئے۔۔۔اسے پارکنگ تک پہنچانے میں کامیاب ہوئے

وہاں بھی رش لگا پڑا

تھا۔۔۔لوگوں کی جلد بازی مچانے کے سبب گاڑیاں پھنس گئیں

۔۔۔۔تھیں

اس کے پاس اتناوقت نہ تھا کے گاڑیوں کے نکلنے کا

۔۔۔انتظار کرے

۔۔۔۔وہ اپنی بیوی کو باہوں میں لیے۔۔۔پیدل ہی نکل پڑا

اس کے دوور کرز اس کے ساتھ تھے۔۔۔انھوں نے باہر نکل کر۔۔۔زین

کے لیے ٹیکسی

۔۔۔کی

زین اریبہ کو گود میں لیے ٹیکسی کی پیسنجر سیٹ پر

.....بیتھا

۔۔۔اس کی سانسیں بری طرح پھول رہی تھیں

۔جان جیسے سولی پر لٹکی ہو۔۔۔لگ رہا تھا کے اب نکلی کے تب نکلی

اریبہ آنکھیں "کھولو۔پلیز...آنکھیں کھولو یار وہ بار بار اس کے چہرے پر

۔۔۔۔۔تھپک رہا تھا

۔۔۔غنودگی کے عالم میں۔۔۔اس حسین دلربا نے آنکھیں بلکی سی کھولیں

"۔۔۔فہد کے۔۔۔بہت قرض ہیں

مجھ پر۔۔۔میں نے اپنا قتل۔۔۔۔اسے معاف کیا۔۔۔تم بھی معاف کر دینا

۔۔۔في أمان الله "بمشکل ہی اس نے جملے ادا کیے

۔۔۔جیسے بوجھ ہو جان پر۔۔۔نکلے گی نہیں جب تک یہ ادا نہ ہو

کچھ نہیں ہو گا تمھیں۔۔۔پلیز" یار۔۔۔مجھے مت ڈراو۔۔۔میں نہیں جی سکتا تمھارے بغیر جانتی ہو ناں تم۔۔پلیز یار۔۔۔آنکھیں کھولے رکھو۔۔۔بس تھوڑا سہ حوصلہ۔۔۔ہم ہسپتال پہنچنے والے ہیں۔۔۔۔"پورا جسم برف کی طرح ٹھنڈا پڑ رہا تھا اس نوجوان کا۔۔۔۔

کوی بھی دیکھے تو پہلی نگاہ میں جان لے۔۔۔کے جان نکل رہی ہے جسم سے۔۔۔

ٹیکسی ڈرائیور بھی اسے دیکھ مزید ٹیکسی کی اسپیڈ بڑھانے لگا۔۔۔

اریبہ نے آنکھیں پھر بند کر لیں تھیں۔۔۔

تیز چلاو- تیز... "زین" بے چینی و بے قراری کے عالم میں ٹیکسی ڈرائیور پر

چیخا...

بر گزرتا لمحہ جان پر پہلے سے زیادہ بھاری تھا۔۔۔

ہسپتال پہنچے۔۔۔تو ہسپتال والوں نے اریبہ کی حالت دیکھ۔ایڈمٹ کرنے سے انکار کر دیا۔

"آپ انھیں کہیں اور لے کر "جائیں۔۔۔لڑکی کو گولی لگی

ہے۔یہ پولیس کیس ہے پھر

لڑکی کی حالت بھی نازک

ہے۔۔۔۔ہم نہیں لے

سکتے۔۔۔"اس کی بیوی۔۔۔اس

کی باہوں میں زندگی وموت

کے بیچ لڑ رہی تھی۔۔۔اور وہ

کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ حیدر آباد کے سب سے بڑے وپرائیوٹ ہسپتال میں کھڑا تھا اس

وقت....

تین چار منٹ تو ہسپتال کے اسٹاف سے بحث کرنے میں ضائع ہو گئے تھے

اس کے۔۔۔۔

اس نے بے یقینی کے عالم میں سامنے کھڑے ڈاکٹر کو

دیکھا...جوار یبہ کوٹریٹمنٹ دیناتودور۔۔۔ایڈمٹ کرنے تک کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔۔

"آپ کادماغ خراب ہے"کیا؟؟۔۔۔کیسے ڈاکٹر ہیں آپ؟؟۔۔۔۔میری بیوی یہاں زندگی وموت کے بیچ لڑرہی ہے۔۔۔اور آپ مجھے کہ رہے ہیں کے پولیس کیس ہے اس لیے آپ پیشنٹ نہیں لیں گے۔۔۔جب اپنی مرضی کے مریض لینے ہیں تو باہر لسٹ

Zubi Novels Zone

لگالوناں۔۔۔تاکے باہر سے

ہی پڑھ کر بندہ لوٹ

جائے۔۔۔اندر آکر اپنا وقت کا ضیاع نہ کرے۔۔۔۔۔"وہ نوجوان انگارے آنکھوں میں بھرے بپھر کر ڈاکٹر پر دھاڑا۔۔۔

دیکھیں سر۔۔۔آپ مجھ پر "چیخ کر صرف اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔۔۔ہم آپ کے پیشنٹ "کو نہیں لے سکتے۔۔۔۔

کیسے بے ضمیر ہو گئے ہیں

لوگ....

کسی کی جان جاتی ہے تو چلی جائے۔۔ ہسپتال کا نا خراب نہیں ہونے دیں گے۔۔۔۔ گویا ہسپتال کا نام انسانی جان سے کہیں زیادہ عزیم واہم ہو گیا۔۔۔

ابھی وہ ڈاکٹر تحمل سے جواب دے ہی رہا تھا۔۔۔کے اس کے منہ پر ایک زور دار گھونسہ پڑا۔۔۔

اس کا سر گھوم کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

علاج کر رہا ہے یا مار دوں "تجھے یہیں؟؟۔۔" وہ فہد تھا۔۔۔۔ جنونی سرخ آنکھیں لیے۔۔۔ وہ ڈاکٹر کو گردن سے دبوچے۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے اس کی پیشانی پر اپنی گن لگائے۔۔۔۔ استفسار کر رہا تھا

وہ ڈرا نہیں رہا تھا صرف وہ واقعی مار دیتا....

آپ۔۔ آپ۔۔ گن ہٹائیں۔۔ ہم۔۔۔ آپ "کا پیشنٹ لے رہے ہیں۔۔ نرس آپریشن تھیٹر تیار کرو۔۔ اپنے سر پر گن لگتے ہی۔۔۔ جیسے اس ڈاکٹر کی ساری اکڑ نکل گئی۔۔۔

زین نے تیزی سے اس لڑکی کے بے جان ہوتے جسم کو اسٹیچر پر لیٹایا۔۔۔۔

اس کا حسین چھرہ اب مکمل سفید پڑ گیا تھا۔۔۔۔کافی خون بہہ چکا تھا اس کا۔۔۔۔

کہاں صرف اس کے آنسو جان نکال دیتے۔۔۔کہاں آج اسکا خون ہاتھوں و کپڑوں کو رنگا ہوا تھا۔۔۔۔۔

آپ اندر نہیں" جا سکتے۔۔۔یہیں رکیں۔۔۔"نرس نے اسے آپریشن تھیٹر کے باہر ہی رکنے کو کہا۔۔۔

اس لمحہ جیسے وہ نوجوان ہزار موتیں مرا ہو جب اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ سے چھوٹتا محسوس کیا۔

فہد بھی اریبہ کا بے ست سہ چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

یہ وہ ہی چہرہ تھا۔۔۔ جس پر بکھری ایک خوبصورت مسکراہٹ نے۔۔۔

اسکے دل کو

ہمیشہ کے لیے اپنا کر لیا

تھا۔۔۔۔

وہ لمحے آنکھوں میں گھومنے لگے۔۔۔۔جب اریبہ پہلی بار اس کے کمرے

میں

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آئی تھی۔۔۔

ماضی کی یاد

وہ اپنے کمرے میں کسی کو آنے نہیں دیتا تھا۔۔۔ مگر وہ بچی گھر دیکھتے دیکھتے اس کے کمرے میں چلی آئی تھی۔۔۔

اوو۔۔۔ کتنے سارے "کھلونے۔۔۔" اسکا کمرا کسی شہزادے کی طرح سجا ہوا تھا۔۔۔ جس میں دنیا کا ہر مہنگا کھلونا موجود تھا۔ جنھیں دیکھتے اس کی ننھی نیم شہد

رنگ آنکھیں چمکیں۔۔۔

تم کون ہو؟؟۔۔۔اور میرے "کمرے میں کیسے آئیں؟؟"وہ ابھی کھلونے دیکھ ہی رہی تھی چمکتی آنکھوں کے ساتھ کے اچانک فہد کمرے

میں آیا۔۔۔

اسے اپنے کھلونوں سے چھیڑ چھاڑ کرتا دیکھ وہ ط

تیزی سے غصے سے بولا۔۔۔

وہ بچپن سے ہی بڑا غصیلا

تھا۔۔۔۔

میں اریبہ۔۔۔یہ سارے "تمھارے کھلونے ہیں؟؟۔۔۔"اس کے لہجے میں بڑی حیرت تھی۔۔۔اور چہرے پر بڑی پیاری سی مسکان----

پرانے کپڑے۔۔۔بالوں میں تیل۔۔موٹی سی چوٹی۔۔۔۔گورا رنگ۔۔۔۔آنکھوں میں بھرا بھرا کاجل۔۔پاؤں غبار آلودہ....

ہاں۔۔۔تم کھیلنا چاہو "گی؟؟۔۔نہیں جانتا۔۔۔وہ کیا چیز تھی جو دل نرم پڑ گیا۔۔وہ جو اپنے کھلونے کسی کو نہ دے۔۔۔اسے دینے کے

لیے تیار تھا۔۔

میں کھیل سکتی ہوں ان "سے ؟؟۔۔۔"وہ ایکسائیڈ ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

ان نیم شھد رنگ آنکھوں میں خوشی کے مارے ابھری چمک۔۔۔وہ کبھی نہیں بھول

سکتا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔مگر میری دوست بننا "پڑے گا؟؟۔۔۔جنھیں بغیر کسی خونی رشتے کے باوجود بھی ہم خود سے باندھ کر رکھنا چاہتے ہیں۔۔اسے دوستی کے رشتے کا نام دیتے ہیں۔۔۔۔

دوست ؟۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"وہ "خوشی خوشی راضی ہوئی۔

تب ہاں کرتے وقت۔۔۔کیا سوچا

ہو گا اس لڑکی نے۔۔۔کے ایک

دن یہی دوستی جان پر بن

جائے گی۔۔۔

حال...

ابھی وہ اپنی یادوں کے دریا میں غوطہ زن تھا۔۔۔کے ایک زوردار مکا اس کے منہ پر

سامنے سے رسید ہوا۔۔۔

وہ مکا اتنا جاندار تھا کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا فہد کے۔۔۔

زین نے پھر ایک بار مکا رسید کیا۔۔۔اس بار اس کے ہونٹ پھٹے۔۔۔اور ان سے خون رسنے لگا۔۔۔مگر کوئی

پلٹ وار نہیں۔۔

زین نے اس کے کالر سے پکڑ کر سامنے دیوار سے لگا دیا۔۔پھر مکے ہی مکے اس کے پیٹ میں جڑنے لگا۔۔۔لیکن مجال ہے کے اس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا بھی ہو آج

زین کی مار۔ضمیر کی مار کے آگے تو کچھ بھی نہ تھی۔۔۔

وہ مر رہا تھا اس لمحے۔۔وہ تڑپ رہا تھا اس لمحے۔۔۔۔

یہ اذیت جان لے رہی تھی کے وہ لڑکی جسے وہ دنیا میں سب سے زیادہ چاہتا ہے۔۔۔وہ

اسی کی وجہ سے زندگی و موت کے بیچ لڑ رہی ہے۔۔۔

زین کے ایک اور مکا پیٹ پر مارتے ہی۔۔منہ سے خون کا

فوارہ نکلا

چھوڑئیں۔۔پلیز۔۔ تھوڑا تو" خیال کریں آپ اس وقت ہسپتال میں

ہیں۔۔۔ ہسپتال کے اسٹاف

نے بمشکل زین سے فہد کو چھڑوایا۔ورنہ یقیناوہ مار مار کر آج جان لے لیتا

اسکی۔۔۔جس کی خودسری وضد نے اریبہ کو آج اس حال

میں پہنچایا تھا۔۔۔

اب تو خوش ہو نا تم ؟؟---مل "گیا سکون ہماری زندگی میں آگ لگا کر

؟؟---مل گیا تمھیں

سکون اُسے موت کے منہ میں پہنچا کے ؟؟---اب یوں منہ لٹکائے

کیوں کھڑے ہو ؟؟--جاو جا کر جشن مناو....تباہ کر دیا تم

نے سب----

تباہ کر دیا---تم نے ہمیشہ

اسے انسان نہیں اپنی خریدی ہوئی گڑیا سمجھا۔۔۔جس کے جذبات و

احساسات کی تمھیں

کوئی پرواہ نہ تھی۔کیا تم

نے کبھی جاننا بھی چاہا کے وہ کیا چاہتی ہے؟؟۔۔۔۔محبت میں انسان اتنا خود

غرض تو نہیں ہوتا جیسے تم ہو۔۔۔۔تم جھوٹ کہتے ہو کے تمھیں اس سے

محبت ہے۔۔۔ تمھیں نہیں ہے۔۔۔تمھیں کبھی تھی ہی نہیں۔۔۔اگر

ہوتی تو جانتے کے وہ دوستی کرنا چاہتی تھی

جسے تم نے حرام قرار دے

دیا تھا اس پر جبکے خود

جتنے چاہے دوست بناتے

پھرتے تھے۔۔۔اسے کسی سے

بات نہیں کرنے دیتے تھے

جبکے خود تم نا جانے کہاں

کہاں منہ مارتے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

پھرتے۔۔۔۔زین حلق کے بل

چنگھاڑ رہا تھا اس پر۔۔۔۔

مگر وہ سن سی کیفیت میں سامنے آپریشن تھیٹر کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

اک اسی کی جان تو نہ تھی اس لڑکی میں۔۔۔کیا زین نہیں جانتا۔۔۔وہ خود بھی بر لمحے

مر رہا تھا...

زین کیسے ہر الزام صرف اس

کے سر ڈال سکتا تھا؟؟۔۔۔کیا

وہ ان دونوں کی منگنی کے

درمیان نہیں آیا تھا؟؟۔۔۔چاہے

نیت اچھی ہو یا بری۔۔۔اگر دو

Zubi Novels Zone

ویل والی گاڑی میں تیسرا ویل

آئے گا تو گاڑی تو ڈس بیلنس

ہو گی ہی۔۔۔۔

وہ اس حالت میں کبھی نہ ہوتے اگر زین اریبہ سے چھپ کر اس کی پیٹھ پیچھے دوستی نہ کرتا۔۔۔ غلطی زین کی بھی تھی۔۔۔اور اریبہ کی بھی۔۔۔۔

چاہے وجہ کچھ بھی رہی ہو۔۔۔۔جب فہد کو نہیں پسند تھا تو اریبہ کو ایس آ منگیتر

چھپ کر زین کو دوست نہیں

بنانا چاہیے تھا۔۔۔مگر اس نے

بنایا اور نہ صرف دوست

بنایا۔۔۔بلکے اپنا دل بھی دے

بیٹھی۔۔۔۔وہ دل جس پر اسکے

ہونے والے شوہر کا حق

تھا۔۔۔جو اس وقت فہد تھا

۔۔۔زین نہیں۔۔۔

اریبہ فہد کے سامنے وقت کا

رونا روتی۔۔۔کے بہت بیزی

ہے۔۔۔وقت نہیں ہوتا اس کے

پاس۔۔۔اس سے بات کرنے

کا۔۔۔اس کے ساتھ شاپنگ

کرنے یا گھومنے پھرنے

جانے کا۔۔۔جبکے بات وقت

کی کمی کی نہیں۔۔۔دل کے پھر

جانے کی تھی۔

جن سے دل ملتا ہے۔۔۔آپ اس کے لیے اپنا وقت نکال ہی لیتے ہیں چاہیں کتنے بھی بیزی ہوں۔ جیسے وہ اپنے ای سے بات کرنے کے لیے

نکالتی تھی۔

دیکھا جائے۔۔۔تو تینوں میں سے کوئی بھی معصوم نہ

تھا۔۔۔۔پھر اکیلا وہ ذمہ دار

کیسے ٹھہرا ان حالات کا؟؟؟

کاش تم نے مجھ سے ایک ''بار پوچھ لیا ہوتا۔۔۔کے کیوں تمھیں کسی سے بات نہیں کرنے دیتا۔۔۔کیوں تمھیں کسی کے زیادہ قریب جانے نہیں دیتا۔۔۔تو میں تمھیں بتاتا۔۔۔کے میں ڈرتا ہوں۔۔۔ڈرتا ہوں کہیوہ شخص تمھیں من دور نہ کر دے۔ کہیں وہ چھین نہ لے کیوں مجھ سے۔۔

مجھے نہیں پتا چلا کب میرے ڈرنے ہمارے اتنے پیارے رشتے کو تمھارے لیے قید بنا دیا کے تم اس سے راہِ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرنے لگیں۔

منہ سے خون نکل رہا

تھا اس کے اندرونی سفید

ٹ شرٹ کا اوپری حصہ اب

رخ پڑنے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ آپریشن تھیٹر کی جانب

Zubi Novels Zone

دیکھ زمین پر بے جان ہو کر گرتے۔۔۔روہانسہ وٹوٹے

لہجے میں بڑبڑایا۔۔۔۔

میں نے اپنی پوری زندگی "صرف ایک ہی لڑکی سے محبت کی۔اور وہ تم بو صرف تم اریبہ ----اگر آج تمھیں کچھ ہو گیا تو تمھارا یہ عاشق بھی مر جائے گا۔وہ آنکھوں میں آنسو بھرے۔۔۔کھوئے کھوئے لہجے میں

بول رہا تھا۔

تم اپنا

سمجھو یا نہ سمجھو

میں نے تو مانا ہے تمھیں

زندگی

چاہا ہے۔۔۔

ہر پل یہ چاہا ہے۔۔۔

Zubi Novels Zone

تجھ کو ملے۔۔۔ہر خوشی

رک جاو

چھوڑ کے نہ جاو۔۔۔

روٹھے گی ہم سے۔۔۔۔بہر

خوشی...

زین بھی کچھ دور روتے ہوئے

Zubi Novels Zone

چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔

اپنے ہاتھوں میں سر گرا کر۔۔

مسلسل رو رہا تھا۔

اریبہ کے ساتھ گزارا ہر اک لمحہ آنکھوں کے آگے فلم کی طرح چلنے لگا

ہو کون تم؟؟؟

تمھارا دوست.."

دوست کا کوئی نام بھی تو"ہو گا ناں؟؟

بمم جو چاہے بلالو۔۔۔"پہلی بار میل پر کی گئی باتیں۔۔۔۔

ہاتھ تو چھوڑو

نہیں۔۔۔۔گم نہ ہو جاؤ کہیں۔۔۔"

کیا مزاق کر رہے ہو۔۔۔میں "بچی تھوڑی ہوں۔۔۔

مجھے اچھی طرح علم ہے "تم کتنی ذہین ہو وہ اس کا ہاتھ تھام کر شاپنگ کرانا۔

بے وقوف گدھا۔۔۔آلو کا "پٹھا کہیں کا۔جب دیکھو

غصہ دیکھاتا رہتا

ہے۔۔۔۔ سمجھتا کیا ہے خود کو۔۔۔۔۔آخر ہے ناں فہد کا کزن سڑیل اکڑو کہیں کا۔۔۔بندہ نرمی سے بھی بول سکتا تھا آخر پہلا دن ہے میرا پر نہیں۔۔۔ بندر کہیں کا۔۔۔۔۔۔" وہ حسین دلربا کا سامنے بیٹھ

کر دھڑلے سے گالیاں دینا اور اردو آتے ہوئے بھی

اس کا غصے سے دانت پیستے ہوئے لاعلم بنے رہنا...

دس بج گئے ہیں۔۔۔اب بھی انتظار کرنا ہے؟؟

مگر مقابل نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔اس کی نگاہیں اب بھی باہر کی جانب لگی تھیں۔

تھیک سے کرتی رہو" ظار میں سو رہا ہوں جب چلتا بوستو مجھے اٹھا لینا وہ اس کا برفباری میں تھتھرتے ہوئے اپنا انتظار کرتے ہوئے دیکھنا

نہیں ستم ای بو میریاب "بس بھی کرو ناں کب تک یون سخت میر بنے کھڑے

رہو گے۔۔۔کیا اچھی نہیں لگتی تمھیں میں؟؟۔۔۔کیا میں خوبصورت نہیں ہوں؟۔۔۔اس کا نشے میں اپنا ای ہونے پر اصرار کرنا۔

بس اچھا لگ رہا ہے تمھیں "ای بلانا۔۔۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کے ایک دن میں تمھیں پکاروں گی اور تم

جواب دو گے۔۔اس کا آفس میں بار بار بڑے پیار سے ای بلانا

قبو...ق. قبول ہے۔۔۔مجھے "قبول ہے۔یہاں بھی اور جنت میں بھی۔۔۔۔۔اس کے نکاح کے وقت ادا کیے خوبصورت جملے۔۔۔اب کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔

برسانس دعا گو تھی کے وہ واپس آجائے صحیح سلامت

اس کے بغیر جینے کا کوئی تصور ہی نہیں تھا۔۔۔۔گویا اس کے بغیر جینا آتا ہی نہیں۔۔۔۔

ای اس میٹھی آواز پر ''زین نے نگاہ اٹھائی۔۔۔وہ حسین دلربا برابر میں آکر بیٹھ گئی

ے چھوڑ کر تو نہیں" جاو گی ناں؟؟ تیزی سے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں مضبوطی

سے تھام کر۔۔۔۔۔بے قراری کے عالم میں استفسار کیا۔۔۔۔

بے چین تھا سننے کے لیے۔۔۔کے وہ کہ دے۔۔کے نہیں جائے گی۔۔۔۔

اپنا خیال رکھنا۔۔۔"اس "خوبصورت گڑیا نے آگے بڑھ کر پیشانی چومی

زین نے

آنکھیں موندلیں تھیں سکون قلبی کے سبب۔۔۔۔

ہا۔۔۔ابھی وہ مزید کچھ کہ "پاتا۔۔۔کے ایک تیز جھونکا آیا۔۔۔اس نے محسوس کیا کے وہ نیچے کی جانب گر رہا ہے۔۔۔اور چونک کر اس نے

آنکھ کھولی....

اب وہ حسین دلربا برابر میں

موجود نہ تھی۔۔۔اس نے

حیرانگی و پریشانی کے عالم

میں اِدھر اُدھر نظر دوڑائی

وہ کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

پھر سامنے کی جانب دیکھا۔آپریشن ابھی بھی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جاری تھا...

وہ خواب ہو کر بھی خواب نہ لگا لگا جیسے وہ واقعی آئی بو

دوسری جانب نیوز والے بسپتال کے باہر بجوم بنائے کھڑے تھے۔ جنھیں زین کے ور کرز اندر آنے سے روکنے

کا کام سرانجام دے رہے تھے۔۔۔۔

زین و قار الدین کی وائف کو ان ہی کے مال میں فائر کا نشانا بنایا گیا۔ ہر نیوز چینل

یہی نیوز چلا رہا تھا.....

جس کے سبب اریبہ کے پورے خاندان کو اس حادثے کی خبر پہنچ گئی تھی۔

اریبہ۔۔۔کہاں ہے میری "بچی؟؟۔۔۔ندا بیگم روتے ہوئے آئیں۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا انٹی۔۔۔اللہ بہتر کرنے والا ہے۔۔۔"زین نے فورا ہی اٹھ کر انھیں خود سے لگاتے ہوئے دلاسہ دیا۔جبکے وہ

پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھیں۔۔۔۔

انھوں نے فہد کو زمین پر خون آلود حالت میں بیٹھا نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔اور

نہ ہی انھیں علم تھا کے یہ فائر کرنے والا کوئی اور نہیں فہد ہی

ہے۔۔۔۔افضل صاحب دیوار سے ٹیک

لگائے کھڑے۔۔۔اپنی آنکھوں

میں آنے والی نمی بار بار

صاف کر رہے تھے۔۔۔وہ بیٹی

تھوڑی تھی ان کی۔۔۔وہ بیٹا

تھا۔۔۔ہاں۔۔۔اس لڑکی نے کب

بیٹی والی زندگی جی؟؟۔۔۔کب

اپنے نازاٹھوائی۔۔۔۔کب

فرمائشیں کیئں کے پاپا آج واپسی پر یہ لانا یاوہ لانا۔۔۔۔

ان کے نکھٹو پنے کے سبب ایک بچی سے اس کا بچپنہ چھین گیا تھا۔۔۔گھر چلانا

،ذمہ داریاں سنبھالنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔۔بہت قربانیاں دینی پڑتی ہیں

۔۔۔بڑا دل مارنا پڑتا

ہے۔۔۔۔اور وہ سب اریبہ کرتی آئی تھی۔۔۔

اب شدید پچھتا رہے تھے وہ

کتنی ہی دیر ماحول پر سوگ وار خاموشی چھائی رہی۔ پھر آپریشن تھیٹر سے ڈاکٹر باہر آئے۔۔۔۔ جنھیں دیکھ۔۔سب تیزی سے اریبہ کی حالت دریافت کرنے بڑھے۔۔۔۔

ڈاکٹر میری بیوی کیسی ہے ''اب؟زین نے بے تابی کے عالم میں پوچھا۔۔۔۔

جب کے ڈاکٹر نظر جھکا گیا۔۔۔۔

سوری--ہم انھیں بچا نہیں" سکے۔۔۔خون بہت بہہ چکا تھا۔۔۔آپ

تھوڑی جلدی لے آتے تو شاید ہم بچا

پاتے۔۔۔" یہ جملے۔۔۔زین کے

دل و دماغ پر کڑاکے دار بجلی کی مانند گرے۔۔۔۔

جب وہ منتیں کر رہا تھا کے اس کی بیوی کو ایڈمٹ کر لو۔۔۔تو ان ڈاکٹرز کو

اپنے ہسپتال کے نام کی پڑئی تھی۔۔۔

دوسری جانب فہد کی آنکھیں شاکڈ سے باہر آنے کو

تھیں۔۔۔۔

اسے یقین نہ آیا۔۔۔اس نے خود اپنی محبت کی جان اپنے

ہاتھوں سے لے لی۔۔۔۔۔

اس نے اگلے ہی پل تیزی سے اپنے ہاتھوں کو

دیکھا۔۔۔۔درد کی اس قدر گہری ٹھیس اٹھی۔۔کے اس کا دل بند ہونے کو

تھا۔۔۔۔۔

جھوٹ بول رہے ہو تم۔۔۔وہ "مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ایسا ہی ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔" وہ بے یقینی کے عالم میں ڈاکٹر کو دھکا دیتا ہوا آپریشن تھیٹر میں

داخل ہوا۔جہاں نرس اس لڑکی کے چہرے پر سفید کپڑا ڈال چکی تھی۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔۔اریبہ۔۔۔" اس نے "عجلت سے آکر۔۔۔ایک جھٹکے سے کپڑا اس کے چہرے سے ہٹایا۔۔۔پھر اس کے بے ست سے چہرے پر ہلکے ہلکے ہاتھ سے تھپتھپانے لگا۔۔۔اس کا نام پکارنے لگا۔۔۔۔

مگر اب وہ دنیا میں کہاں تھی

جو جواب دیتی.

جب اس نے کہا تھا کے ہم دو ہفتے کے لیے پاکستان میں رہیں گے۔۔۔پھر اپنے ملک جائیں گے تب کہاں جانتا تھا

وہ۔۔۔۔کے صرف بارہ دنوں کی مہمان ہے اس کی دولہن۔۔۔۔

بارہ سال تڑپنے کے بعد۔۔۔وہ ملی بھی تو صرف بارہ دنوں کے لیے۔۔۔اور پھر یوں چھوڑ گی کے زندگی بھر کے لیے تنھا و تڑپتا کر گئی۔۔۔۔۔

تم تو بڑی ستمگر " نکلیں۔۔۔کوئی یوں بھی اپنے چاہنے والے پر ستم ڈھاتا ہے بھلا؟؟۔۔نہ کر یار تیری ستمگری میری جان لے لے گی۔۔۔۔۔وہ گولی اس کے سینے پر لگنی تھی جو اریبہ نے اپنے سینے پر لی....

مرنا اسے تھا۔۔۔مگر وہ دیوانی اس کی ساری بلاوں کو اپنے سر لے گی۔۔۔۔

اریبہ۔۔۔۔پلیز اٹھو"

ناں۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔میرا مزاق میں جانا بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا تمھیں۔۔۔اور خود مجھے یوں چھوڑ کر جا رہی ہو۔۔۔۔پلیز اٹھو۔۔" وہ روتے ہوئے پکارنے لگا۔۔۔۔

وہ بار بار نام پکار رہا تھا.....

اپنے سینے سے اس کا سر لگا کر۔۔۔پاگلوں کی طرح چیخ چیخ کر رونے لگا۔۔۔۔

وہ تو کیا گی۔۔۔یوں محسوس ہوا۔۔پوری دنیا ویران ہو گی۔

اپنے گرد ایک بلیک ہول محسوس ہونے لگا۔۔۔۔لگا جیسے خود بھی مر گیا ہو۔۔۔۔

بس سانسیں ہی تو چل رہی تھیں۔۔۔ورنہ وہ تو اریبہ کے ساتھ ہی مر چکا تھا۔۔۔۔

اس نے پرائیوٹ ہسپتال اریبہ

کے نام پر بنوایا۔۔۔اور اس

میں ایمرجنسی میں آنے والے

پیشنٹ کے لیے الگ سے

سہولیات رکھیں۔۔۔تاکے پھر

کبھی کوئی اپنا پیارا ٹریٹمنٹ

دیر سے ملنے کے سبب نہ

Zubi Novels Zone

کھوئے۔۔۔۔

وقت گزر ہی جاتا ہے۔۔۔دنیا

کسی کے جانے سے کہاں

رکتی ہے۔۔۔یہ تو چلتے رہنے

کا نام ہے۔۔۔۔اس کی بھی چل

رہی تھی۔۔۔۔

بیلو جانی۔سوری۔۔آج دیر"

سے میل کر رہا ہوں۔۔۔ صبح سے ہسپتال کے کاموں میں بیزی تھا اور تم نے

کھانا کھا

لیا۔۔۔میں نے تو آج کھانا بھی

نہیں کھایا۔۔۔ابھی کھانے بیٹھ

ہی رہا تھا۔۔۔کے سوچا پہلے

تمھیں میل کروں۔۔۔تم انتظار

کر رہی ہو گی۔۔۔" وہ عادت

تھی۔۔۔ایسی عادت جو چھڑائی

نہ چھوٹے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بر روزاریبہ کی آئی ڈی پر میل کرتا۔۔۔جبکے علم

تھا۔۔۔دوسری جانب اب کوئی نہیں...جو جواب دے۔۔۔

مگر اچھا لگتا تھا اسے میل کرنا...دن بھر کی ساری باتیں

بتانا....

آج بھی اس نے معمول کے مطابق میل کی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے آنکھیں

حیرت سے

پھیلیں۔۔۔جب دوسری جانب سے میل کا جواب آیا۔۔۔۔

"بیلوزین۔۔۔۔"

تم کون؟؟۔۔"وہ پوچھے بغیر "نہ رہ سکا۔۔۔۔اریبہ کی آئی ڈی سیل میں اوپن تھی۔۔جو اسی کے پاس تھا۔پھر یہ جواب کیسے؟؟۔۔۔وہ الجھا...

میرا نام نوشابہ ہے۔۔۔اور "میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔۔۔

تمھارے پاس میری وائف "کی آئی ڈی کیسے آئی؟؟۔۔"وہ

حیرت سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

اس نے تو کبھی اریبہ کے منہ سے نوشابہ نامی کسی لڑکی

کا نام نہیں سنا تھا۔۔۔

میں آپ کے ہر سوال کا جواب مل کر دوں گی۔۔۔۔پلیز

مجھ سے ایک بار مل لیں۔۔۔اس کے بے حد اصرار پر زین اس سے ملنے پر

راضی ہوا...*

زین و قار الدین۔۔۔" وہ اپنی "گاڑی میں بیٹھنے لگا

سر۔۔۔میں نوشابہ۔۔۔یاد ہے "ہماری بات ہوئی تھی۔

..."اس نے فوراً اپنا حوالہ دیا۔۔۔

ہاں یاد ہے۔۔۔" وہ اسے سر "تا پاوں دیکھتے ہوئے۔۔۔اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔

وہ لڑکی سفید و اورنج رنگ کی لونگ فراک میں ملبوس تھی۔۔۔۔

بالوں میں پونی۔۔۔اور سر پر تمیز سے دوپٹہ لیے ہوئے۔۔۔وہ اپنے کندھے پر لٹکا پرس--- تیزی سے کھولنے لگی۔۔۔

سر۔۔۔میں ایک رائٹر "ہوں۔۔۔۔"اس نے تیزی سے ایک پین وڈائری

پرس سے

نکالتے ہوئے۔۔۔اپنا تعارف

دیا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔تو مجھ سے کیا کام "ہے آپ کو؟؟۔۔۔اور میری وائف

کی آئی ڈی آپ کو کیسے ملی؟؟۔۔۔وہ ایک ابرو اچکا کر

...تفتیشی انداز میں استفسار

کرنے لگا۔۔۔۔

سر۔۔کہیں بیٹھ کر بات "کریں۔۔۔یہاں روڈ پر تفصیل سے بات کرنے میں ذرا مشکل ہو گی۔۔۔"وہ تیزی سے مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

"اوکے۔۔۔"وہ لاپرواہی سے"

کہتا ہوا واپس اپنے آفس کی جانب بڑھا۔نوشابہ بھی پیچھے پیچھے ہو لی۔۔۔۔

شکریہ سر۔۔"وہ اسے اپنے "آفس میں لے آیا تھا۔۔اس کے لیے کافی آرڈر کی۔۔۔۔

جس پر وہ خاصہ مشکور لہجے میں شکریہ ادا کرنے لگی۔۔۔

تو بولیں رائٹر صاحبہ۔۔۔۔"وہ "اس کے سامنے والے صوفے پر باوقار انداز میں بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

سر یہ میک بک۔۔۔میرا "چھوٹا بھائی چور بازار سے نہایت کم قیمت میں خرید کر لایا تھا اسے اپنے گیم کھیلنے کے لیے۔اسی میں

مجھے آپ کی مرحوم وائف

اریبہ کی آئی ڈی ملی۔۔۔میں

رائٹر ہوں۔۔۔۔میں نے آپ کی

اور آپ کی وائف کی ساری

ای میلز پڑھی ہیں۔۔ابھی وہ

بتا ہی رہی تھی کے زین

غراتے ہوئے بیچ میں بولا۔۔۔

کیا آپ کو پتا ہے۔کسی کے "پرائیوٹ میسجز پڑھنا کتنی غلط بات ہے؟؟۔۔

اسے شدید ناگوار گزرا تھا نوشابہ کا عمل....

افضل صاحب نے اریبہ کا میک بک چور بازار میں سستی قیمت پر بیچ دیا تھا۔وہ آن پڑھ آدمی تھے۔۔۔انھیں کیا خبر۔۔۔کے میک بک میں اریبہ کی آئی ڈی اوپن تھی۔۔۔

وہ میک بک اتفاق سے نوشابہ کا چھوٹا بھائی خرید لایا....

Zubi Novels Zone

وہ رائٹر تھی۔۔۔۔جب اس نے میک بک کھولا۔۔۔تو اس میں اریبہ کی آئی ڈی اون تھی۔۔۔۔

میک بک میں کچھ نہ تھا سوائے میلز کے۔۔۔۔

وہ بہت حیران ہوئی یہ دیکھ کے ایک ہی آئی ڈی سے ساری میلز موصول ہوئیں۔۔اور اسی آئی ڈی کو جواب دیا گیا۔۔۔۔

اس نے تجسس کے سبب میلز پڑھنا شروع کیں۔۔۔اور آہستہ آہستہ اسے زین وار یبہ کے عشق سے عشق ہونے لگا۔۔۔اس قدر عشق کے وہ یہ سچی کہانی لکھنے کی خواہشمند ہو گی

مزید خواہش تب بڑھی...جب روزانہ زین کی محبت بھری میل پڑھتی۔۔۔

اسکے دل میں بڑا اشتیاق پیدا ہو گیا تھا زین کو دیکھنے کا

جی پتا ہے۔۔۔میں معذرت "چاہتی ہوں۔۔۔" وہ شرمندہ ہو کر تیزی سے بولی۔۔۔

مجھے یہ واپس دے "دو۔۔بدلے میں جتنی چاہے قیمت لے لو اس میک بک کو دیکھتے ہی کتنی ہی یادیں آنکھوں کے آگے چھم سے

آ گئیں۔۔

وہ حسین دلربا ہمیشہ غصے کے وقت چڑھ کر کہتی تھی۔۔۔کے کاش میں نے

وہ میک بک پھینک دیا ہوتا۔

آج شدت سے دل چاہا کے۔۔وہ بھی کہے۔۔۔کے کاش اس نے یہ میک بک پھینک دیا ہوتا۔۔۔۔

تو شاید وہ سب نہ ہوتا----شاید وہ آج زندہ

ہوتی۔۔۔۔شاید یہ شاید وہ۔۔۔۔بس شاید ہی تو رہ گیا تھا۔۔۔

سر۔۔۔میں آپ کے عشق کی "خوبصورت داستان لوگوں تک پہنچانا چاہتی ہوں۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے اجازت دیں۔۔۔۔اور کچھ سوالوں کے جواب

بھی۔۔۔جوان میلز میں نہیں

ہیں۔۔۔

اس نے التجائی لہجے میں

کہا۔۔۔

کچھ دیر سوچنے کے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بعد..زین راضی ہوا.

پوچھیں۔۔۔"اس نے ایک "گہری آہ بھرتے۔۔۔اجازت دی

فہد کا کیا ہوا؟؟۔۔۔کیا واقعی "آپ نے اسے اریبہ کے قتل کے جرم میں جیل نہیں بھیجا؟؟۔۔وہ خاصہ تجسس سے پوچھ رہی تھی۔

کیونکے ایک سال سے جو میلز آرہی تھیں۔۔۔ان میں کبھی بھی فہد کا کوئی ذکر نہیں تھا۔۔۔تو فہد کا کیا ہوا؟؟وہ یہی سوچا کرتی تھی۔۔۔۔

وہ ہمیشہ خود کو فہد کے "احسانات تلے دبا ہوا مانتی تھی۔۔۔اس کے نزدیک

وہ

واحد موقع تھا جب وہ اپنے سارے احسانات ایک لمحے میں اتار سکتی تھی اسے اپنا قتل معاف کر کے۔۔۔اس لیے اس نے معاف کر دیا تھا۔۔۔اور "مجھے بھی کہ کر گئی۔۔۔

تو اسے کوئی سزا نہیں "ہوئی؟؟۔۔وہ کہاں ہے اب؟؟۔۔" پے در پے تیزی سے سوال کیے۔۔۔

کیوں نہیں ہوئی۔۔۔اس کے"

ضمیر نے اسے جینے ہی

نہیں دیا۔۔۔اریبہ کے انتقال کے

ٹھیک ایک ماہ بعد بی وہ بھی

اپنے کمرے میں مردہ حالت میں ملا۔۔۔ڈاکٹرز کا کہنا تھا

کے شدید ڈیپریشن کا شکار

تھا وہ اس کا ایک ماہ تک

خالہ نے علاج کروایا وہ

بتاتی ہیں۔۔۔کے وہ رویا

نہیں۔۔۔۔اریبہ کے جانے کے

بعد نہ وہ رویا۔۔۔نہ کبھی کچھ

بولا وہ زندہ مردہ ایک

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تھا۔۔۔کمرے میں لیٹے لیٹے

خالی چھت کو تکتا رہتا

تھا۔۔۔اسے یقین نہیں آتا تھا

کے اس نے اپنی ضد و جلن

وخود سری میں اپنی ہی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

محبت کی جان لے

لی.....مجھے تو لگتا ہے وہ ہی اچھا رہا کم از کم اس میٹھے سے درد سے نجات تو پا گیا۔۔۔جس سے مجھے رہائی نہیں ملتی۔۔۔آخری جملہ اس نے اداسی سے مسکراتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

نوشابہ دیکھ سکتی تھی اس کی چمکتی بھوری آنکھوں میں ابھرے رنج و کرب کو

آپ نے مہروز کو کمپنی" سے کیوں نکالا۔۔جبکے غلط تو شہریار نے کیا تھا اریبہ کے ساتھ؟؟۔۔۔

اریبہ نے مجھے بتایا تھا" کے مہروز گھپلے بازی کر رہا ہے۔۔۔میں نے جب جانچ پڑتال کی تو معلوم ہوا۔۔۔کے مہروز ایک نمبر کا دھوکے باز ہے۔۔۔ گودام میں آگ اس نے اپنے بندوں سے خود لگوائی تھی۔۔اور وہ کمپنی کو

مسلسل نقصان پہنچا رہا تھا...اس لیے میں نے اسے

نکال دیا۔بچا شہریار تو وہ ابھی بھی کمپنی میں میرے انڈر کام کر رہا ہے۔۔۔۔

دوسری شادی کا کیا ارادہ" ہے؟؟۔۔۔"اس کے سوال پر زین نے ایک لمحے کے لیے اچھنبے سے اسے دیکھا۔۔۔۔

میں نیو یارک سے ہوں شاید ''آپ کو علم ہو۔۔۔اور ہمارے یہاں شادی تب تک نہیں ہوتی جب تک آپ سو فیصد اعتبار نہ کر لیں کے آپ ایک دوسرے کے لیے پرفیکٹ لائف پارٹنر ہیں۔۔۔اور شادی میں محبت کا ہونا تو بدرجہ اولی ضروری مانا جاتا ہے۔۔۔لیکن میرے کیس میں اب یہ دونوں چیزیں

ناممکن ہو گئیں ہیں۔۔۔اس نے

مجھے دیکھا نہیں تھا

کبھی۔۔۔پھر بھی اس کا دل

میرے لیے دھڑکتا تھا۔۔۔اب

ایسی والہانہ محبت کی جسے

عادت پڑئی ہو۔۔۔اس کے لیے

کیا کہیے"وہ ہار ماننے والے

انداز میں مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ عجیب سی ہی مسکراہٹ تھی وہ۔۔۔۔

ابھی تو پوری زندگی پڑی "ہے آپ کے سامنے۔۔۔کیا خبر کوئی اچھا لگ جائے۔۔۔؟؟

مجھے نہ تو اس جیسا" پہلے کوئی اچھا لگا اور نہ لگ سکتا ہے وہ قطعی لہجے میں۔۔۔

اس لیے وہ ہی تھی۔۔وہ ہی "ہے اور وہ ہی اس دل کی ملکہ رہے گی۔۔۔۔"اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ۔۔۔۔بہت سادگی سے کہ دیا۔۔۔کے اب نہیں آسکتا کوئی۔

سچ ہے کے دل تو دکھا ہے

ہم نے مگر سوچا ہے

دل کو ہے غم کیوں

آنکھ ہیں نم کیوں

ہونا ہی تھا جو ہوا ہے۔۔۔

Zubi Novels Zone

نوشابہ کو رشک آرہا تھا اریبہ کے نصیب پر۔۔۔۔جسے اس قدر چاہنے والا

عاشق

ملا۔۔۔کہاں ملتے ہیں ایسے

سچے عاشق.

یہ لیں۔۔۔کم لگے تو بتا"

دیں۔۔۔میں مزید بڑھادوں

گا۔۔۔مگر اسے نہیں دوں

گا۔۔"اس نے اٹھ کر اپنی ٹیبل

سے ایک چیک بک نکال

کر۔۔۔اس میں رقم لکھ

کر۔۔۔چیک نوشابہ کی جانب

بڑھا دیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

وہ اریبہ کا میک بک

تھا۔۔۔جس کے لیے اس نے پوری ایک رات رو کر گزارئی تھی۔بتایا تھا

اس نے۔کے

کیسے وہ غائب ہو گیا تھا

اسٹور سے اچانک۔۔۔۔

آج جب وہ واپس ملا۔۔۔۔تو آنکھیں شدید رنجیدہ ہو گئیں۔۔۔دل سے اسے

لگا کر ایک گہری سانس لی۔۔۔۔

نوشابہ کی اس خوبرو نوجوان کے ہر ایک عمل پر نظر تھی۔۔۔

وہ کتنا خوبصورت تھا... سفید

چھرہ فرنچ داڑھی بھوری

چمکتی آنکھیں۔۔۔۔ہلکے گولڈن

رنگ کے بال۔۔۔۔دراز

قد...ورزشی جسامت...یقیناوہ

وجابت وحسن سے مالامال

نوجوان تھا۔

نوشابہ کی نگاہیں اس کی

سرخ ہوتی آنکھوں پر ٹکی تھیں۔۔۔۔

لگ رہا تھا جیسے بس ابھی رودے گا۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ابھی وہ رشک بھری نگاہ سے اس خوبصورت لڑکے کو

دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے

دروازہ باہر سے نوک ہوا۔۔

اس کا آرڈر آگیا تھا۔۔۔۔

زین نے کافی کا مگ اٹھا کر۔۔۔خود نوشابہ کے آگے کیا۔۔۔۔اتنا بڑا بزنس

مین۔۔۔مگر

غرور رتی بھر نہیں۔۔۔۔وہ

لڑکی فدا ہوئے بغیر نہ رہ

سکی

زین سے الوداع لے کر وہ دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔

پھر اچانک کچھ یاد آنے پر مڑ کر زین کو دیکھا۔۔۔۔سر۔۔۔کیا واقعی اریبہ کی

امی بہت مزے دار دال بناتی ہیں؟؟

زین پاکستان آئے اور اس حسین دلربا کے گھر نہ جائے یہ کیسے ممکن؟؟۔۔۔

وہ اب ہوٹل میں قیام نہیں کرتا تھا۔۔۔اریبہ کے کمرے میں رہتا تھا۔۔۔وہ

بھی کوئی چیز

تبدیل کیے بغیر۔۔۔اور ندا بیگم جب اس سے کھانے کی پوچھتیں تو وہ دل و مان رکھنے کے لیے فوراہاں کر دیتا۔۔۔۔۔

پھر میل میں خوب کھانے کی تعریفیں لکھتا۔۔۔جسے پڑھ کر نوشابہ کو گمان ہونے لگا۔۔۔کے واقعی اریبہ کی امی کی دال بڑی مزے دار ہوتی ہے۔۔۔۔بہت۔۔۔۔اتنی مزے دار کے ''میں پورے سال کھا سکتا ہوں۔۔۔ کبھی وقت ملے تو آنا۔۔۔کھلاوں گا اپنی ساس کے ہاتھ کی دال۔۔۔اپنی فیورٹ ڈش بھول جاؤ گی۔۔۔''وہ مسکراتے

ہوئے۔۔ بھرم سے بولا۔۔۔۔جیسے کبھی وہ حسین دلربا اس سے کہا کرتی ۔اریبہ کے جانے کے بعد وہ اس کے والدین خاص طور پر ندا بیگم کا بہت خیال رکھتا.....

ندا بیگم اکثر روتے ہوئے کہا کرتیں۔۔۔کے خدا نے مجھے داماد کے روپ میں بیٹا دے دیا بوڑھاپے میں۔۔۔۔پانچ سال بعد...

وہ اپنے کمرے میں تیار ہو رہا تھا... آج عمرو رابعہ کی شادی تھی۔۔۔۔

انا سے دو سال پہلے ہی اس کا بریک اپ ہو گیا تھا۔۔۔۔وہ اپنے بیٹے کو لے کر چلی گئی تھی۔۔۔۔

سفید شرٹ پر بلیک پینٹ کوٹ زیب تن کیے وہ آئینے میں اپنا عکس سوار رہا تھا...

چلو پھر دل کے درد پر چادر "ڈال کر دنیاداری نبھاتے ہیں۔۔۔"خود کو دیکھ ادا سیسے مسکراتے ہوئے ہمکلام

ہوا۔۔۔

وہ ہال پہنچا۔۔۔تو نا جانے کتنی ہی لڑکیوں نے اپنے دل تھامے۔۔۔مگر وہ بے نیاز

بنے کھڑا تھا۔۔۔

سوچتی ہوں۔۔۔اس محبت کو" . پانے کا احساس کیسا لگتا

ہو گا جسے دن رات دعاوں میں مانگا ہو۔۔۔۔۔عمر کا نکاح ہوتے دیکھ۔۔

اچانک ہی اس حسین دلربا کے جملے کانوں میں گونجتے سنائی دینے لگے۔۔۔۔

مجھے کیسے پتا" ہو گا۔۔۔مجھے کون سہ ملا پھر اپنا کہا جملہ یاد آیا

اسکے ساتھ گزارا ہر لمحہ اب خواب سہ لگتا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے خالی ہاتھوں کی جانب دیکھ مسکرا دیا۔۔۔آج بڑی شدت سے یاد آ رہی تھی وہ

گھر لوٹ کر۔۔۔کپڑے تک نہ چینج کیے۔۔سب سے پہلے سیل لے کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

پتا ہے آج عمر بروکی "شادی تھی۔۔۔۔مگر ان سے کہیں زیادہ ہینڈسم تمھارا ہسبینڈ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ہر لڑکی مجھے ہی گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

مگر میں نے

نگاہ نہ اٹھائی۔۔۔۔ایک بار بھی

نہیں۔۔۔میں بہت وفادار شوہر ہوں اب تو میری کچھ قدر

کرلو ظالمہ۔۔۔او۔۔۔سب سے اہم

بات۔۔۔میری شادی کا

ٹاپک۔۔۔جو ناچاہتے ہوئے بھی

مام ہر بار محفل کا موضوع بنا

ہی دیتی ہیں۔۔۔۔اس بار بھی

سب بہت اصرار کر رہے

تھے۔۔۔اب ایک کام

کرو۔۔۔ جلدی سے مجھے اپنے پاس بلالو۔۔۔۔ورنہ میں نے دوسری شادی کر لینی ہے پھر رونا مت۔آخری جملہ اس نے ذرا خفگی سے دھمکی آمیز لہجے میں لکھا۔۔۔۔

اور لکھنے کے چند منٹ بعد۔۔۔منہ پر ہاتھ رکھ پھوٹ پھوٹ کر رونے

لگا۔۔۔۔

پھر روتے روتے جیسے خود کو سنبھالا۔۔۔اور آنکھیں موند کر بیڈ پر بے ست سہ سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔۔۔۔

بس آنکھوں کا بند ہونا تھا وہ دشمن جاں چھم سے آنکھوں میں مسکراتی ہوئی چلی آئی۔۔۔۔

جب سانسیں بھروں میں۔۔۔

بند آنکھیں کروں میں۔۔۔

نظر تو یار آیا۔۔۔۔

دل کو قرار آیا---

تجھ پہ ہے پیار آیا---

ابھی وہ ایسے ہی لیٹا ہوا تھا

کے سیل رنگ ہوا----

اس لمحے وہ تنہا رہنا چاہتا

تھا بس...

Zubi Novels Zone

اس لیے کال ریسیونہ کی۔۔۔

لیکن سیل مسلسل بجتا رہا تو مجبورا۔۔۔اٹھ کر۔۔۔اپنی سرخ آنکھیں جو

رونے کے سبب

نشیلی ہو گئیں تھیں بے دردی سے رگڑتے۔۔کال ریسیو کی...

ہیلو۔۔۔"بے رخی سے۔۔۔"

بیلو سر۔۔۔میں نوشابہ "....دوبدو جواب آیا...

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کون؟؟وہ نہیں پہچانا تھا"اِس لیے الجھ کر پوچھا۔۔۔

رائٹر نوشابہ---میک بک"والی Areeba

@gmail.com..."اس نے مختصر سہ اپنا تعارف دیا۔۔۔

جی میں پہچان"گیا۔۔۔بولیں۔۔۔کیا کام ہے؟؟بے زاری ابھی بھی لہجے میں نمایا تھی۔۔۔

کیا میں نے آپ کو ڈسٹرب"کیا سر؟؟۔۔۔وہ لچکدار انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔مقابل کی بے زاری کو محسوس کر جی بالکل۔۔۔بے مروتی سے"

جواب میں ہاں کہا۔۔۔

سوری سر وہ شرمندہ ہو کر معذرت کرنے لگی۔۔۔

میں بعد میں کال کر لوں"

گی۔ سوری۔۔۔

نہیں۔۔۔ سوری۔۔۔۔ میں کچھ زیادہ ہی تلخ بول گیا۔۔۔ مقابل کے معافی مانگتے ہی اسے احساس ہوا کے وہ اس لڑکی سے کچھ زیادہ ہی تلخ لہجے میں بات کر گیا ہے۔۔۔۔ جس پر وہ فوراً ہی اپنا سر جھٹک کر۔۔۔ تیزی سے معافی مانگنے لگا۔۔۔ بولیں۔۔۔ کیا کام تھا آپ "کو؟؟؟۔۔ اس بار ذرا نرمی سے

پوچھا...

سر۔۔۔مجھے بتانا تھا کے "میں نے آپ کی ریل لائف استوری پر ناول لکھا تھا...جو بہت ہٹ ہوا۔اتنا ہی نہیں مجھے ایک چینل سے آفر بھی ملی ہے۔۔۔آپ کی بہت مشکور ہوں میں۔۔۔کے آپ نے اپنی کہانی مجھ سے شیئر کی۔۔۔۔بس آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ہی کال کی تھی۔۔۔"اس نے مشکور و خوشی سے کھنکتے لہجے میں اطلاع دی۔

جس پر وہ رنجیدہ سہ مسکرا

دیا۔۔۔مبارک ہو آپ کو۔۔۔"فقط اتنا" کہ کر اس نے کال کاٹ

دی۔۔۔۔

دیکھ لو ڈئیر ----ہماری "ادھوری کہانی---داستان بن گی اب۔۔۔۔وہ منہ

میں رنجیدہ سہ بڑبڑایا۔۔۔یقینا مخاطب اریبہ تھی۔۔۔

یہ زندگی ہے اور یہ ایک بار

بی ملتی ہے۔۔۔بہت کم خوش

نصیب ہوتے ہیں جنھیں اسی

زندگی میں دوسرا موقع

ملے۔۔۔اب ضروری تو نہیں

آپ ان خوش نصیبوں میں

سے ہوں جنھیں دوسرا چانس

ملے۔۔۔اس لیے بہتر یہی ہے

کے آپس کی رنجشیں وحسد

وبدلے کی خواہش کو بھول

کراسے باخوشی جی لیں۔۔۔اوردوسروں کو بھی جینے دیں۔۔۔

ہم اکثر بدلے کی آگ میں نہ صرف دوسروں کے بلکے اپنے حصے کی خوشیوں کے لمحے بھی جلادیتے ہیں۔۔۔۔

کچھ محبتیں ادھوری ہو کر

بھی مکمل ہوتی

ہیں۔۔۔۔جیسے زین و اریبہ

The End

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

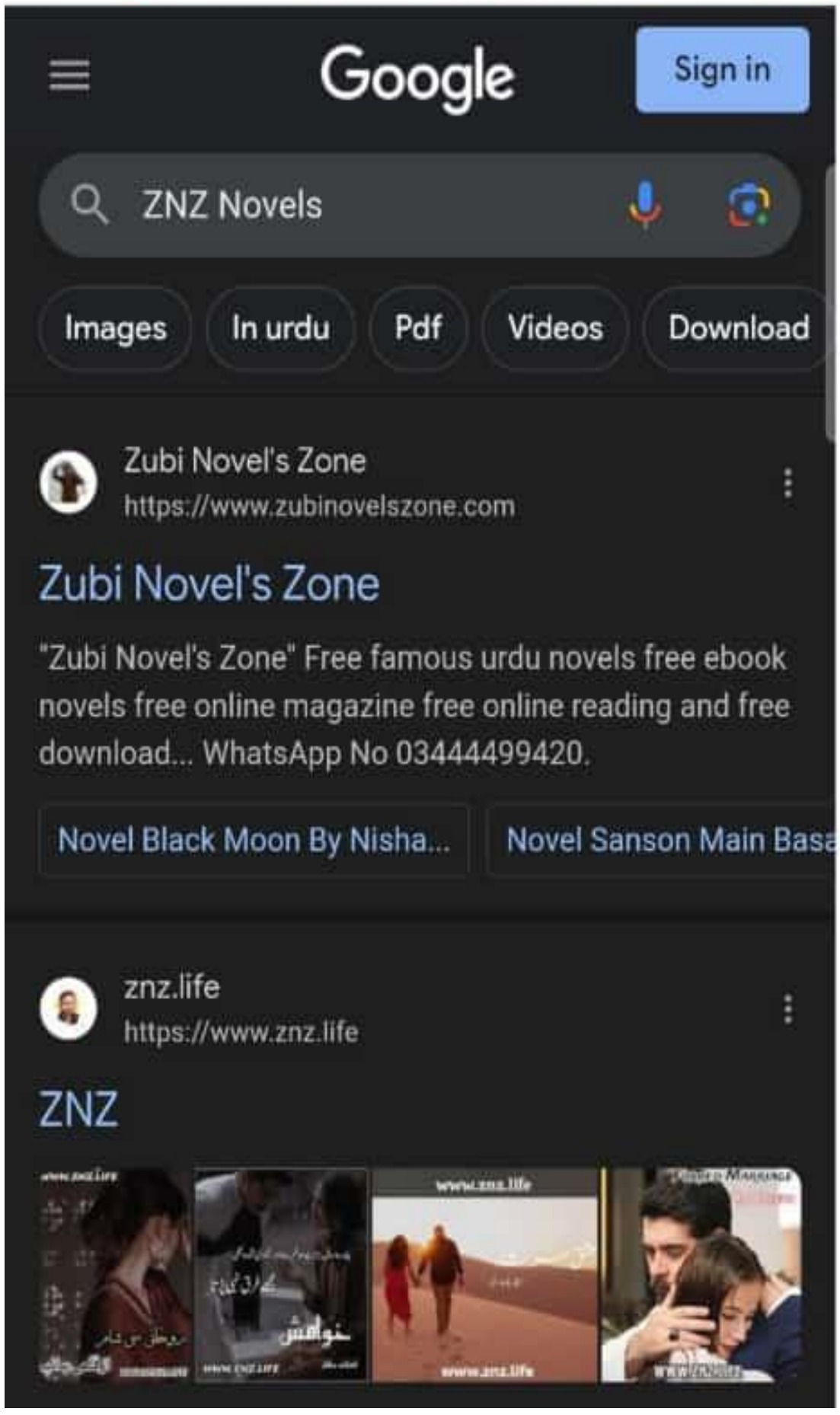

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے گے جسکی سکرین شاٹ آپ سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی ایک سائٹ وزٹ کریں اور اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے بآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں

مذید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

https://www.znz.life

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now